Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رگ جان سے آگے

از قلم۔شاہدہ اعظم

لندن ایئرپورٹ پر مختلف قسم کے مناظر تھے۔کوئی آرہا تھا تو کوئی جارہا تھا۔بہت سارے نفوس تھے لیکن کیفیات مختلف تھی۔کوئی خوش تھا تو کوئی غمزدہ۔

لیکن ڈاکٹر مستجاب کو ایسے لگ رہا تھا کہ اس سے بڑا دکھی کوئی پورے زمانے میں نہیں ہے۔کیونکہ آج وہ پورے پندرہ سال بعد پاکستان جارہی تھی۔وہ بھی اپنے باپ کی میت لے کر۔

"میں نے بہت کوشش کی لیکن مجھے چھٹی نہیں مل سکی"۔ڈاکٹر عمیر نے اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی کوشش کیجیے گا انکل کے چالیسویں کے بعد جلد واپس آنے کی۔۔۔اور تم بہت بہادر ہو ڈاکٹر مستجاب۔۔ ہمت نہیں ہارنی"۔یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر عمیر نے وکٹری کا نشان بنایا۔

"تھینک یو بیٹا تم نے ہمارا بہت ساتھ دیا"۔انھوں نے ڈاکٹر عمیر کو پیار کیا اور آگے بڑھ گئی۔

"ٹھیک ہے عمیر" I will try to come back soon

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئی۔

"کوئی اپنا بچھڑتا ہے تو ایسے کیوں لگتا ہے کہ ہماری جان بھی ساتھ جا رہی ہے"۔ مستجاب بہت ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی۔ غمزدہ تو تسلیم بیگم بھی بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ اپنی جان سے پیارے شوہر کو کھو چکی تھی۔ لیکن انھوں نے مستجاب کو بہت حوصلہ دیا۔

"بیٹا حوصلہ کرو۔۔۔ابھی تو زندگی میں بہت ساری جگہوں پر حوصلے اور ہمت کا امتحان ہونا ہے"۔

ان کو پتہ تھا کہ ان کے سسرال والوں نے ان کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا۔ پتا نہیں ان لوگوں کو دیکھ کر وہ کیا ردعمل دیں۔

وہ اپنی رو میں ہی اندر داخل ہو رہی تھی کہ آنے وجود سے ٹکرا گئی۔ جس پر اس کو شدت سے غصہ آیا۔

"آپ کو دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔کیا آپ بلائنڈ ہیں"؟ یہ کہہ کر وہ اپنی چیزیں جو بیگ سے گر گئی تھیں اکٹھی کرنے لگی۔

"مس میرے خیال میں آپ اندھی ہیں۔۔۔یا آپ اپنے حواسوں میں نہیں ہیں"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے بلیک گلاسز ٹھیک کیے۔انداز مغرور تھا جو مستجاب کو بری طرح تپا گیا۔

"شاید آپ کو کسی سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے جاھل انسان"۔اس نے بڑے برے طریقے سے کہا جس پر مقابل کے وجیہہ چہرے پر بڑے بڑے اثرات پڑے تھے۔

"اگر چلنے کی تمیز نہ ہو تو پھر پبلک پلیس پر نہیں آتے گھر ہی رہتے ہیں"۔اس نے ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔میں تمہارا منہ توڑ دوں گی بدتمیز انسان"۔وہ بہت ہائپر ہو گئی تھی۔۔۔۔ ابھی وہ چیخ رہی تھی کہ تسلیم بیگم آگے بڑھی اور مستجاب کو تھام لیا۔

"آئی ایم سوری بیٹا۔۔آپ جائیں"وہ شرمندہ نظر آرہی تھی کیونکہ غلطی مستجاب کی تھی۔

"اس کو ذرا تمیز سکھائیں"۔یہ کہہ کر وہ ایک قہر بھری نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

"ماما آپ اس سے کیوں سوری کر رہی تھی"مستجاب نے اپنی ماں پر غصہ کیا۔

"بیٹا غلطی تمہاری ہے۔۔تم بے دھیانی میں اس کے ساتھ ٹکرائی ہو"۔انھوں نے اس کو آرام سے سمجھایا تو وہ چپ کر گئی۔

****

"یا اللہ یہ کیسا خواب دیکھا ہے میں نے"۔ملک اللہ داد نے بہت برا خواب دیکھا تھا۔اٹھ کر بیٹھ گئے اور ساتھ ہی اپنے ملازم بخشو کو آوازیں دینے لگے۔بخشو ایک منٹ میں ہی پانی لے کر ان کے سرہانے کھڑا تھا۔ جبکہ وہ اپنے برے خواب کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

"میرا حسن یا اللہ میرا حسن ٹھیک ہو۔"اتنی سردی میں بھی ان کی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔۔۔بخشو جو ملک دلاور کو جو ملک اللہ داد کا بڑا بیٹا تھا جلدی جا کر بلا لایا۔

"بابا کیا ہوا ہے"؟انہوں نے تشویش سے بابا کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو انہوں نے آنکھیں موند لیں۔

"دلاور اب میں تمہیں کیا کہوں۔۔تم بھی میری اولاد ہو۔۔۔تم نے حسن کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔تمہاری وجہ سے میں حسن کی شکل کو ترس گیا ہوں"۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ ان کی بات اگنور کر کے ڈاکٹر کو فون کرنے لگے۔

****

" I was waiting impatiently for you"

"میں تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی"۔

جینی نے عدن حیدر کے گلے لگتے ہوئے بے صبری سے کہا تو وہ اس کی بے تابی پر مسکرا اٹھا۔

"Was everyone fine in your house?"

" کیا تمہارے گھر میں سب ٹھیک تھے"؟اس نے عدن کا بیگ پکڑنے کی کوشش کی لیکن اس نے سہولت سے انکار کر دیا۔

"all is well and you tell how are you?

"سب کچھ ٹھیک ہے اور تم اپنا بتاؤ کیسی ہو؟

"it was not ok at first but it is OK to see you".

"میں پہلے ٹھیک نہیں تھی لیکن تمہیں دیکھ کر ٹھیک ہو گئی ہوں"۔

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔جس پر عدن نے اس کو حیرت سے دیکھا۔کیونکہ آفس کی گاڑی بھی اس کو لینے آئی تھی۔پھر اس نے فون نکالا۔۔۔اور آفس کی گاڑی کو جانے کا کہہ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جینیفر اسکی جان نہیں چھوڑے گی۔

"اب میں بھی تھوڑی تھوڑی اردو سیکھ رہی ہوں"۔جینی نے اردو میں کہا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

I have to go to the meeting... please drop me there. I will see you later".

"مجھے میٹنگ پر جانا ہے۔پلیز تم مجھے وہاں اتار دو۔۔بعد میں ملتے ہیں"۔

اس کو پتہ تھا جینی اس کو ساتھ لے کر جانے کی ضد کرے گی اس لیے اس نے اگاہ کرنا مناسب سمجھا۔جس پر وہ برے برے بنانے لگ گئی۔پھر عدن کا فون بجا اور وہ باتوں میں لگ گیا۔

" I think I will have to learn Urdu".

"لگتا ہے مجھے اردو سیکھنی ہی پڑے گی۔"عدن اس کو دیکھ کر سر ہلا کر رہ گیا جیسے کہہ رہا ہوں تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔

******★★******★********★********

عدن حیدر اور جینیفر کی ملاقات آج سے دو سال پہلے ایک سیمنار میں ہوئی تھی۔چھ فٹ لمبا قد کھلتا ہوا گندمی رنگ تیکھے نقوش والا عدن حیدر جینی کو پہلی ہی نظر میں بھا گیا۔وہ ایک صحافی تھی۔وہ عدن سے پاکستان کے بارے میں بہت سے سوالات پوچھتی جس کا وہ بڑے اچھے طریقے سے جواب دیتا۔تین ملاقاتوں کے بعد ہی جینی نے اس کو بولا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگ گئی ہے۔اس پر اس کو بڑی حیرت ہوئی تھی۔کیوں کہ وہ اس سے صرف پاکستان کا اچھا امیج بتانے کے لئے ملاقات کر لیتا تھا۔اسے نہیں پتا تھا کہ یہ نیلی آنکھوں والی خوبصورت حسینہ اس پر دل ہار دے گی۔بزنس کے سلسلے میں لندن میں اس کا آنا جانا لگا ہی رہتا تھا اب وہ پورے پانچ ماہ بعد لندن آیا تھا اور جینی بڑی بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔وہ دو گھنٹے کی مسافت

Posted On Kitab Nagri

طے کر کے اسے لینے آئی تھی اس لئے وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔وہ پاکستان اس کا گھر دیکھنا چاہتی تھی لیکن عدن نے اسے پاکستان آنے سے سختی سے منع کر دیا۔کیونکہ وہ اپنے گھر کے ماحول کو اچھی طرح جانتا تھا۔

★★*******★******★*****★

"مس جائشہ۔۔مانا کے آپ بڑی اچھی اور حاضر جواب رپورٹر ہیں۔۔۔لیکن آپ کی ان ان خوبیوں کی وجہ سے آپ کی خامیوں پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا"۔رضوان صاحب جو چینل کے مالک تھے انہوں نے جائشہ کو پھر طلب کر لیا تھا۔

"سر میں نے حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے"۔اس نے تحمل سے سننے کے بعد کہا جو کہ اس کا خاصا نہیں تھا۔

"حقیقت مائی فٹ۔۔۔آپ کو اچھی طرح چینل کے رولز سمجھائے ہیں۔۔۔پھر بھی آپ چینل کو نقصان پہنچانے پر تلی ہوئی ہیں۔"انھوں نے دھاڑتے ہوئے ٹیبل پر ہاتھ مارا تو جائشہ کا بھی صبر جواب دے گیا۔

"اس سے پہلے کہ آپ مجھے فائر کریں میں آپ کو فائر کرتی ہوں۔"یہ کہہ کر اس نے اپنا استعفیٰ جو اپنے بیگ میں رکھا تھا۔میز پر رکھا۔اور دروازے کی طرف مڑی۔

"ایک منٹ میری بات سننا ذرا۔۔ایک معمولی رپورٹر مجھے کہہ رہی ہے میں آپ کو فائر کرتی ہوں۔۔واہ واہ"۔ انہوں نے طنزیہ کہا۔

"آپ کو فائر کرتی ہوں اپنے بوس کے عہدے سے۔۔۔ضروری تو نہیں کہ ہر دفعہ ہم غریب ہی فائر ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی رضوان صاحب اس کی بات پر پیچ و تاب کھا کر رہ گ ئے۔

****★*****★*******★******

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جب وہ ماں بیٹی میت لے کر گاؤں پہنچیں تو پورے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔کیونکہ ملک اللہ داد کا لاڈلا بیٹا حسن گاؤں پہنچا تھا لیکن مر کر۔ملک اللہ داد اپنے بیٹے کو دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گ ئے۔

"تم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا میرے لال۔۔۔تم نے کہا تھا کہ اب تمہاری لاش ہی ادھر آئے گی"۔وہ ہچکیوں میں رو رہے تھے۔پورا گاؤں اشکبار تھا۔ملک دلاور کو بھی اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر دھچکا لگا تھا۔لیکن جب ان کی نظر تسلیم پر پڑی تو غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگے۔

"اس عورت کی وجہ سے میرا بھائی ہم سے دور ہوا ہے۔۔۔اب کیا ہماری بے بسی کا تماشا دیکھنے آئی ہو"۔

بڑے برے طریقے سے روتی ہوئی تسلیم بیگم کو مخاطب کیا۔جس پر وہ سر اٹھا کر ان کو دیکھنے لگ گئی۔لیکن مستجاب اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکی۔

"تایا ابو میری ماں سے اس لہجے میں بات مت کریں۔۔۔۔۔۔اگر پاپا کی وصیت نہ ہوتی تو ہم ان کی میت لے کر کبھی بھی ادھر نہ آتے"۔اس نے اپنے آنسو صاف کر کے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔تو دلاور ملک کے گویا سر پر لگی اور تلووں پر بجھی۔

"تمہاری اتنی ہمت کے تم مجھ سے اس لہجے میں بات کرو"۔ابھی وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ملک اللہ داد نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"دلاور ہوش سے کام لو۔۔بچی ہے۔۔تم اپنے لہجے اور الفاظ کو قابو میں رکھو"۔انہوں نے یہ کہہ کر مستجاب کو اپنے ساتھ لگا لیا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"جاؤ جا کر جنازے کا انتظامات کرو میرا بیٹا آج رخصت ہو رہا ہے"۔یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔

*****★******★******★********★******★

Posted On Kitab Nagri

"آج جلدی آگئی تم۔۔۔میں کھانا لگاتی ہیں"۔اماں اس کو دیکھ کر اٹھی تو اس نے ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا۔

"اماں نوکری سے جواب دے آئی ہوں میں"۔اس کو پتہ تھا کہ اب ماں کا لیکچر شروع ہو گا اس لیے وہ ذہنی طور پر تیار تھی۔

"کتنی دفعہ بولا ہے چھوڑ دو یہ صحافت۔۔لیکن تم پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔۔۔کئی دفعہ بولا ہے کہیں اور نوکری کر لو کسی سکول میں پڑھالو۔۔لیکن تمہارے کان پر جوں نہیں رینگتی"۔۔انہوں نے اس کی ٹھیک ٹھاک کلاس لے لی تھی لیکن وہ جائشہ ہی کیا جس پر کوئی اثر ہو۔

"اماں میں روایتی قسم کی صحافت نہیں کر سکتی میں جو ہے جیسا ہے ویسا ہی دکھاؤں گی ابھی تو معمولی رپورٹر ہوں دیکھنا آپ کی بیٹی کا کتنا نام ہو گا"۔گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑا فخریہ کہا گیا تھا

جس پر اماں کی ہنسی نکل گئی۔

"ایک مہینے میں دو چینل والوں نے تو نکال دیا ہے ابھی بھی جنون نہیں اترا"۔

اماں اڑالیں میرا مذاق میں بھی ہار نہیں مانوں گی کبھی بھی نہیں۔۔جائشہ اپنے جنون کے آگے کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالے گی"۔اس نے بڑے عزم سے کہا تو اماں بس اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

****★******★********★******★

حسن علی کا قل کا ختم ہو چکا تھا سارا گاؤں تعزیت کے لیے آ جا رہا تھا۔دلاور ملک صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے۔اس لئے بہت ساری سیاسی شخصیات افسوس کے لیے آ رہی تھیں۔حسن علی اور دلاور ملک دو بھائی تھے۔ان کی ایک بہن تھی جسکی اپنے چچا کے گھر شادی ہوئی تھی۔دونوں بھائیوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حسن علی بہت سلجھے ہوئے انسان تھے۔ غرور ان میں بالکل نہیں تھا۔ جبکہ دلاور ملک بہت اکڑ والے انسان تھے۔ صوبائی اسمبلی تک پہنچنے کے لئے انہوں نے بہت پاپڑ بیلے تھے۔ ہر جائز اور ناجائز کام کیا تھا دلاور ملک کی تین ان اولادیں تھیں۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی۔ بڑا بیٹا حسام جو بالکل ان پر گیا تھا۔ اس سے چھوٹی ربیعہ جسکی اپنے ماموں کے گھر شادی ہو چکی تھی۔ سب سے چھوٹا اور لاڈلا بیٹا عدن حیدر ملک تھا۔ جس کو سیاست میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ اپنا بزنس کرتا تھا اپنے بزنس کے سلسلے میں لندن گیا ہوا تھا۔ وہ اپنی من مانی کرنے والے انسان تھا۔ دلاور ملک کی بیوی بھی نک چڑھی خاتون تھی۔ مستجاب کو وہ بھی وہ بڑی عجیب لگی کیوں کہ ان کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑ جاتے تھے جس کو مستجاب نے بڑے اچھے طریقے سے نوٹ کیا تھا۔

****★******★*******★

مستجاب اپنے دادا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک ان کی طبیعت خراب ہو گئی۔ دلاور ملک ڈاکٹر کو بلانے لگے تو اس نے منع کر دیا۔ اس نے خود ان کا چیک اپ کیا اور دوائی لکھی۔

"یہ دوائیاں لے کر آؤ اور ان کو ٹائم پر دینا"۔ اس نے کاغذ بخشو کو دیتے ہوئے کہا۔

جب وہ اپنے کمرے میں جانے لگی تو انہوں نے اس کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

"بیٹا کچھ گھڑی میرے پاس بیٹھ جاؤ تمہیں دیکھ کر ایسے لگتا ہے کہ جیسے حسن میرے پاس آس پاس ہی موجود ہے۔" دادا ابو نے اس کے خوبصورت چہرے کو نظروں میں سموتے ہوئے بڑے پیار سے کہا۔

"پتا ہے حسن علی ہمارے پورے خاندان میں بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔ اور میری گڑیا تم بھی اس کی شبیہہ ہو۔ گول چہرہ چمکتی ہوئی پیشانی۔ ستواں ناک۔ خوبصورت آنکھیں۔ انھوں بے ساختہ نظر یہ ہٹائیں مبادا اسکو ان کی ہی نظر نہ لگ جائے۔

Posted On Kitab Nagri

"میری گڑیا کو کیسا لگا گاؤں"؟انہوں نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہے لیکن کچھ لوگ عجیب ہیں"۔وہ ایسی ہی تھی جو محسوس کرتی بتا دیتی۔تائی اور ربیعہ کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔

"بیٹا یہ تمہاری اصل ہے یہ تمہارا ابھی اتنا ہی گھر ہے جتنا کہ ادھر رہ رہے مکینوں کا۔۔۔اور اپنا حق کبھی بھی چھوڑنا نہیں چاہیے۔"ملک اللہ دار پتہ نہیں اس کو کیا باور کروانا چاہ رہے تھے۔

"چلو آپ آرام کرو پھر ملتے ہیں"۔انھوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

★*****★*****★********★

"I have to go jenny.

"مجھے جانا ہو گا جینی"۔اس نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" please stay here for few more days"

"پلیز کچھ دنوں کیلئے رک جاؤ"۔

اس کی آنکھوں میں ایک التجا تھی جس کو جانتے ہوئے بھی عدن انجان بن گیا۔

"everyone at home is waiting for me"

"سب میرا گھر پر انتظار کر رہے ہیں"۔عدن نے سنجیدگی سے کہا۔

" ok as you wish but try to come back soon"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن جلد واپس آنے کی کوشش کرنا"۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھی تو عدن نے اسے روک دیا۔

please jenny try to understand ...these things are not considered good in our culture.

"پلیز۔۔۔ جینی سمجھنے کی کوشس کرو۔۔ یہ چیزیں ہمارے کلچر میں اچھی نہیں سمجھی جاتی"۔وہ اس کے گلے لگنے کیلیۓ آگے بڑھی تو اس نے روک دیا۔ لیکن پھر بھی اسکے گلے لگ گئی۔اور اسکے گالوں پر پیار کیا۔

"Nothing can happen to you".

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور جینی دیر تک اسکی پشت کو گھورتی رہی۔

★*********★********★*****★

"کب جا رہے ہیں آپ لوگ واپس"؟ وہ دادا کے کمرے سے نکلی تو راشدہ بیگم نے اسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟آپ کو ہمارے یہاں رہنے سے کوئی مسئلہ ہے"۔اس نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا تو راشدہ بیگم نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک گھورا۔

"تمہیں بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں سکھائی شاید تمہاری ماں نے"۔اپنی طرف سے بڑے تاسف سے کہا گیا۔

"میری ماں نے تو بہت کچھ سکھایا ہے مجھے تبھی تو آج ایک کامیاب ڈاکٹر بنی ہوں۔جو کہ اس پورے خاندان میں کوئی بھی نہیں بن سکا۔۔۔اور دوسری بات جتنا یہ گھر آپ کا ہے۔۔۔اتنا ہی میرا۔۔بلکہ شاید اس سے بھی

Posted On Kitab Nagri

زیادہ۔۔اور کس کی اتنی جرات ہے جو مجھے میرے گھر سے میری مرضی کے بغیر نکالے"۔اتنا کہہ کر وہ ان کا جواب سنے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"توبہ اتنی لمبی زبان ہے اس لڑکی کی"۔راشدہ بیگم پیچھے سے غصے سے مٹھیاں بھیجتی رہ گئی۔

★******★*******★

جائشہ آج پھر کسی اور چینل میں انٹرویو دینے گئی جہاں پر اس کو رکھ لیا گیا۔وہ انٹرویو جہاں بھی دینے جاتی اس کو سلیکٹ کر لیا جاتا۔کیونکہ جب بولنے پر آتی تو مقابل کو سانس بھی نہیں لینے دیتی۔

وہ بہت خوش خوش گھر لوٹی اور اماں کو یہ خوشخبری سنائی۔جس پر انہوں نے برا سا منہ بنایا۔

"پتہ نہیں یہ نوکری کتنے دن چلتی ہے تمہاری"۔

"اماں ہمیشہ مایوسی کی ہی باتیں کرتی رہنا۔۔کبھی دعا بھی کر دیا کرو"۔جائشہ کا اس بات پر دل دکھا تھا۔

"میری بچی میں تو ہر وقت تمہاری کامیابی کی دعائیں کرتی رہتی ہوں۔۔۔۔اللہ تمہیں کامیاب کرے۔بس ذرا اپنے غصے کو قابو میں رکھا کرو۔"انھوں نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★******★

عدن حیدر نے کسی کو بھی اپنی آمد کا نہیں بتایا تھا۔وہ رات کے بارہ بجے حویلی پہنچا تو خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔

وہ اپنے کمرے میں جا رہا تھا تو ایک انجان لڑکی کو اپنے سامنے والے کمرے سے نکلتے دیکھ کر حیران ہوا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟اس نے کہا تو مستحاب نے حیران ہو کر اسے دیکھا اور یاد کرنے لگی پھر اس کو یاد آیا کہ ایئر پورٹ پر انکی ملاقات ہو چکی تھی۔

"تم۔۔۔رات کے اس پہر ہمارے گھر میں کیوں گھسے ہو"۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مشکوک انداز میں عدن کو دیکھ کر کہا تو وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا۔سفر کی تھکان سے ویسے ہی اس کا سر گھوما ہوا تھا۔

"تم ہو کون لڑکی"۔اس نے غصے سے کہا

"یہ میرا گھر ہے اور تم ادھر کیا کر رہے ہو۔۔ کہیں چور تو نہیں ہو۔"اس نے اپنے دل میں آئے خیال کا اظہار کیا تو عدن حیدر کو تو گویا پتنگے لگ گ ئے۔

"تمھاری اتنی جرات کہ تم مجھ سے ایسے بات کرو تم تو مجھے ائیر پورٹ پر ہی پاگل لگ رہی تھی۔نکلو یہاں سے"۔وہ کڑے تیور لیے اس کی طرف بڑھا۔

ملک اللہ داد شور کی آواز سن کر بیدار ہو چکے تھے کیونکہ ان کا بھی ساتھ ہی کمرہ تھا۔

"عدن پاگل ہو گ ئے ہو کیا؟ یہ کیا حرکت ہے؟عدن نے جب غصے سے مستجاب کا ہاتھ پکڑا تو دادا کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔کیونکہ اس سے پہلے دادا نے اس کو اتنے غصے سے کبھی مخاطب نہیں کیا تھا۔

"عدن پہلے پوچھ تو لو کون ہے یہ"۔اب کہ یہ کہتے ہوئے ان کا لہجہ نرم تھا۔آخر کو ان کا لاڈلا پوتا تھا۔

"کیسا ہے میرا بچہ"۔انھوں نے اسکو ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں دادا!اور آپ اتنے کمزور ہو گ ئے ہیں"۔عدن نے دادا کے چہرے پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

مستجاب جو گھور گھور کر دادا پوتے کا پیار دیکھ رہی تھی"۔جیسے ماں باپ ویسا بیٹا"۔یہ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف مڑنے لگی تو دادا ابا نے پیچھے سے آواز دی۔

"مستجاب بیٹا۔۔یہ تمھارے تایا ابو کا بیٹا ہے۔۔ادھر آ میرے بچے"۔یہ کہتے ہوئے انھوں نے اپنے پوتے کو چھوڑا اور اسکی طرف بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تمھارے مرحوم چچا حسن کی بیٹی مستجاب ہے"۔

یہ کہتے ہوئے وہ اپنے اوپر اختیار کھو بیٹھے۔اور انکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی۔عدن کو بھی اپنے چچا کی موت کی اطلاع پہنچ چکی تھی۔جس پر اس کو بڑا دکھ ہوا تھا۔اسے پتہ تھا کہ اسکے دادا اپنے بیٹے سے کتنا پیار کرتے ہیں۔

"بڑا افسوس ہوا ہے مجھے یہ سن کر"۔اس نے مستجاب سے کھڑے کھڑے افسوس کیا تھا۔جو اسکو بڑا رسمی سا لگا۔

"پلیز دادا چلیں پہلے ہی آپ بڑے کمزور لگ رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ آپ آرام کریں"۔یہ کہہ کر وہ اس پر ایک اچٹی سی نظر ڈال کر انکو کمرے میں لے کر جارہا تھا کہ پیچھے اسے مڑ کر دیکھا جو ادھر ہی پتھر بنی انکو دیکھ رہی تھی۔

"آپ بھی آرام کریں"۔اب مستجاب کو بڑے آرام سے مخاطب کیا گیا تھا۔جو اپنے باپ کے ذکر پر آبدیدہ ہو گئی تھی۔اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

★****★*****★*******★

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"مس جائشہ اگر آپ یہ اسکارف سر سے اتار دیں تو زیادہ خوبصورت لگیں گی"۔وہ کام کیلۓ اپنی فائل اپنے سے سینئر صحافی کے پاس لے کر آئی تو سفیان نے اسے بڑی جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوۓ کہا۔

"سر ہم ایک اسلامی ملک میں رہتے ہیں...اور جو ہماری اسلامی روایات ہیں میں ان پر ہی عمل کرنے کی کوشش کررہی ہو۔۔۔اس میں کیا غلط ہے"۔اس نے اپنے لہجے کو نرم رکھنے کی کوشش کی۔ادھر اسکا تیسرا دن تھا اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس نوکری سے بھی اس کو جواب ملے۔

"شاید آپ کو برا لگا لیکن اگر آپ نے میڈیا میں ترقی کرنی ہے تو آپ کو اپنی خوبصورتی بھی کیش کروانی پڑتی ہے۔"اس کی نظریں وہ اپنے آر پار محسوس کررہی تھی۔اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو قابو میں رکھا ہوا تھا۔

"اگر آپ محنت سے کام کریں گے تو آپ کا کام بولے گا نہ کہ آپ کی ظاہری خوبصورتی۔۔۔میں آپ کے خیالات سے متفق نہیں ہوں"۔وہ یہ کہہ کر بغیر اس کو دیکھے باہر نکل گئی۔

"کمینہ ٹھرکی۔۔مجھے لائن مار رہا تھا دیکھ لوں گی میں تمہیں۔۔۔ذرا مجھے اپنے قدم تو جمانے دو"۔وہ تھوڑا سی بلند آواز میں بڑبڑا رہی تھی اس کی ساتھی ثمینہ جو بہت حد تک اس کی بات سمجھ چکی تھی اس کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا جائشہ بڑے غصے میں ہو"۔اس نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جو۔۔۔ سر ہے اس کو سر نہیں کہنا چاہیے اس کو ٹھرکی کہنا چاہیے"۔اسکی آواز غصے میں تھوڑی سی بلند ہو گئی تھی۔

"آہستہ بولو اگر اس نے سن لیا تو شامت آجائے گی"

"کیوں وہ چینل کا مالک تو نہیں ہے۔۔ جس سے ہم اتنا ڈریں"۔اس نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

"مالک تو نہیں ہے لیکن جب بھی کسی کو چاہتا ہے۔ نکلوا دیتا ہے"۔اس نے گویا اسے وارننگ دی تھی۔"دیکھتے ہیں۔۔اور کتنے دن رہ گئے ہیں یہاں"۔اس کو ادھر بھی اپنا مستقبل خطرے میں لگ رہا تھا۔

★*****★******★********★

"تسلیم بیٹا اپنی عدت پوری ہو جانے دو پھر جانے کا سوچنا"۔ملک اللہ داد نہیں چاہتے تھے کہ وہ واپس لندن جائیں اس لیے وہ اپنی بہو اور پوتی کو عدت مکمل ہونے تک روکنا چاہتے تھے۔

"بابا جان میں تو رک جاؤں لیکن مستجاب ادھر نہیں رہنا چاہتی"۔تسلیم نے بھی اپنی مجبوری بتائی۔

"بات کرتا ہوں اپنی پوتی سے اتنے میں مستجاب بھی ادھر ہی آگئی۔

"لو آگئی میری بیٹی"!انھوں نے مسکراتے ہوئے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا تو ان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"کیسی طبیعت ہے دادا جان"؟اس نے ان کے بوڑھے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیئے

"طبیعت تو تب تک ٹھیک رہے گی جب تک میری بیٹی میری نظروں کے سامنے رہے گی"۔

Posted On Kitab Nagri

"دادا اگر آپ ہمیں روکنے کے لیے کوئی سازش کر رہے ہیں۔۔۔تو ہم نہیں رکنے والے"۔ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ اس کا فون بجا۔نمبر دیکھ کر وہ ایکسکیوز می کہہ کر اٹھ گئی۔دادا سوچنے لگ گئے کہ اس کو کیسے روکیں۔

★*****★*****★********★

"مجھے دوسرے چینلز کی دوڑ میں شامل نہیں ہونا مجھے کام چاہیے۔۔۔وہ بھی معیاری۔۔جتنی دیر تک تصدیق نہیں کر لیتے خبر مت چلائیے چینل پر"۔رضا بخاری نے آج پھر اپنے ورکرز کو اکٹھا کیا ہوا تھا وجہ یہ تھی کہ ایک غلط خبر ان کے چینل پر چل گئی تھی جس کی وجہ سے اس کو بہت غصہ آیا ہوا تھا۔

"سر ہم اپنی طرف سے تو پوری کوشش کرتے ہیں"۔ہمدانی صاحب نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں کوشش کر رہے ہیں دوسرے چینلز کی طرح گھسے پٹے شوز۔۔۔انفرادی سٹائل اپنائیں جس سے ہمارے چینل کا گراف اونچا ہو"۔اب کے اس نے ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سب ڈر گئے ہیں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ رضا بخاری نے کبھی اپنے کام پر کمپرومائز نہیں کیا تھا۔

"تنخواہیں آپ اپنی من مانی کی لیتے ہیں۔۔۔میں آپ کو یہ اس لیے نہیں دیتا کہ میرا نام خراب ہو"۔رضا کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

" سر کل ہماری میٹنگ ہے فرسٹ نیوز والوں کے ساتھ مل کر کوئی اچھی سی پالیسی ڈسکس کریں گے"۔

"میں کل جاؤں گا ان کے آفس۔۔لگتا ہے مجھے ان معاملات میں انوالو ہونا پڑے گا"۔اس نے گویا اپنا فیصلہ سنایا۔

"سر آپ خود جائیں گے"۔ہمدانی صاحب نے حیرت سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ہمدانی صاحب اور آپ بھی میرے ساتھ جا رہے ہیں کل۔۔ٹائم بتا دیں میں کل پہنچ جاؤں گا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

★******★********★*****★

"ہاں عمیر بولو کیسے ہو"۔وہ بالکونی میں کھڑے ہو کر عمیر کا فون سننے لگی۔

"ٹھیک ہوں! آپ سنائیں ڈاکٹر صاحبہ ہمیں تو بھول ہی گئی"۔دوسری طرف سے گویا شکوہ کیا گیا تھا۔

"نہیں عمیر میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں۔۔بس سارا دن لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔۔۔افسوس کیلئے"۔ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ سامنے سے عدن اپنے کمرے سے باہر نکلا اور اس کے اوپر ایک نگاہ ڈال کر گزر گیا۔

"کھڑوس کہیں کا"۔وہ غصے سے بڑبڑائی۔

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے جو مجھے کھڑوس کہہ رہی ہو"۔عمیر کو بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"تمہیں نہیں کہہ رہی میرے تایا کا بیٹا ہے اسکو کہہ رہی ہوں۔۔ابھی میرے پاس سے گزرا ہے۔۔بہت ہی اکڑ والا انسان ہے۔اپنے آگے کسی کو کچھ سمجھتا ہی نہیں۔۔۔پتہ نہیں کس بات کا غرور ہے اس میں۔۔۔اور پتہ ہے۔۔۔۔۔ابھی وہ کہتے کہتے مڑی تھی کہ اس کو اپنے سر پر کھڑا دیکھ کر شاک میں چلی گئی۔

"اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں"۔وہ بمشکل کہہ سکی۔

"میرے خیال میں دوسروں کی برائیاں کرنے سے بہتر ہے کہ آپ ذرا اپنے اوپر بھی غور فرما لیں"۔اس نے استہزائیہ انداز میں کہا تو وہ غصے سے سرخ ہو گئی۔

"ہاں آپ ہے مغرور۔۔۔اس میں کونسا جھوٹ ہے"۔اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو سمجھنا ہے۔۔ سمجھتی رہیں مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں ہے۔۔آئی ڈیم کیئر"۔اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"میڈم ذرا اپنے حلیے پر غور کریں۔۔۔یہ گاؤں ہے شہر نہیں ہے۔۔یہاں پر ایسے کپڑے عجیب سے لگتے ہیں"۔ اس نے بلیک جینز اور ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔چھوٹا سا اسکارف گلے میں ڈالا ہوا تھا۔براؤن سلکی بال کندھے پر بکھرے ہوئے تھے۔وہ ہرگز بھی اگنور کرنے کے قابل نہیں تھی۔عدن نے اس پر ایک سرسری سی نظر ڈال کر کہا جس پر اس کو آگ ہی تو لگی تھی۔

"میری مرضی آپ کو کیا تکلیف ہے؟۔۔اس نے اکڑ کر کہا۔

"لیکن جب میرے ساتھ آپ نے جانا ہے تو ایسے کپڑے بالکل نہیں چلیں گے"۔وہ آرام سے کہتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"مسٹر عدن میں نے آپ کے ساتھ کہاں جانا ہے؟شاید آپ اپنے حواس میں نہیں ہیں"۔اسنے نا سمجھی کے عالم میں کہا۔

"میرے خیال میں آپ ایک ڈاکٹر ہیں۔میں شہر داداجان کا چیک اپ کروانے جا رہا ہوں۔اور میرے خیال میں وہ آپ کے بھی گرینڈ فادر ہیں۔ان کی فائل کی سٹڈی کریں۔۔اور جتنے دن تک یہاں ہیں ان کا خیال رکھیں۔دو بجے تک تیار رہنا۔"یہ کہتے ہوئے وہ بغیر اس کا جواب سنے چلتا بنا۔۔۔لیکن ایک دم سے کچھ یاد آنے پر پیچھے مڑ کر اس کو دیکھنے لگا۔

"اور ہاں آپ شلوار قمیض اور دوپٹے کے ساتھ تیار رہنا"۔یہ کہہ کر وہ سیڑھیاں اتر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو واقعی بد دماغ ہے۔۔اتنا لیکچر۔۔لیکن دادا کے لئے تو ساتھ جانا ہی پڑے گا۔۔اتنا پیار کرتے ہیں وہ مجھ سے"۔

وہ خود سے ہی بات کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔

★*****★*****★*****★

"کیا ہو رہا ہے مس جائشہ"! وہ اپنی فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی کہ سفیان اس کے سر پر آدھمکا۔

"رپورٹ تیار کر رہی ہوں"! اس نے سر اٹھا کر اس کو ایک نظر دیکھا اور کام میں مصروف ہو گئی۔ جس پر سفیان کو بڑی تپ چڑھی۔

"مس جائشہ میرے کیبن میں آئیں۔۔مجھے کسی رپورٹ پر آپ سے ڈسکشن کرنی ہے"۔اس نے اپنے غصے کو دباتے ہوئے کہا۔

"سر میں ابھی بزی ہوں۔ بعد میں آتی ہوں"۔اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔

"لگتا ہے اپنی نوکری پیاری نہیں ہے"۔اب کہ اس کا صبر جواب دے گیا تھا۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں"۔ وہ اپنی پینسل کاغذ پر زور سے مارتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں دھمکی نہیں دیتا اگر اس آفس میں رہنا ہے میری بات ماننی پڑے گی۔۔۔ویسے تمہیں خود اس بات کا نہیں پتا کہ تم کتنی حسین ہو۔"اس نے مکرو مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو جائشہ کا اپنے اوپر قابو رکھنا مشکل ہو گیا۔

"تم جیسا گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔۔غلیظ کمینے۔۔۔میں تمہیں دیکھ لوں گی۔۔۔جو کرنا ہے کر لو"۔اس نے بلند آواز میں کہا تو سارا اسٹاف اس کو حیرت سے دیکھنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس بند کرو گھٹیا لڑکی خود میرے اوپر لائین مارتی ہو۔۔اور جب میں نے انکار کیا تو بک بک کرنے لگی ہو"۔ سفیان نے سب کو متوجہ دیکھ کر پینترا ہی بدل لیا۔

اس کے اتنے دیدہ دلیری سے جھوٹ بولنے پر جائشہ تو صدمے میں ہی چلی گئی۔

"یہ کہاوت ٹھیک ہی ہے کہ ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔۔اس طرح کی لڑکیاں پارساؤں والا حلیہ اپنا کر شریفوں کو بدنام کرتی ہیں"۔

"کمینے۔۔۔ذلیل انسان"! اس نے یہ کہہ کر ایک زوردار طمانچہ اسکے منہ پر دے مارا۔

"لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر۔۔اور تمہارے جیسے لوگوں پر۔۔اگر میری نوکری جاتی ہے تو جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے"۔وہاں پر کھڑے سب لوگ اس کا شیرنی جیسا روپ دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

"اور میں سر سے بات کئے بغیر نوکری نہیں چھوڑوں گی تم غنڈے بنے ہوئے اس آفس میں"۔اس نے انگلی اٹھا کر اسے کہا تو سفیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کو کچا چبا جائے۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔۔۔میں لڑکی ہونے کے ناطے تمہارا الحاظ کر رہا ہوں۔۔۔اور آپ سب کیا تماشہ دیکھ رہے ہیں اپنا اپنا کام کریں۔۔"۔اس نے سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کہا۔

"اب تو میں جا رہی ہوں۔۔۔لیکن میں سر سے ضرور بات کروں گی۔۔۔کہ کس طرح کے لوگ بٹھائے ہوئے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ غصے سے سفیان کو دیکھ کر اپنا بیگ لے کر وہاں سے چل پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں اس کی بات مانوں" وہ جب سے پاکستان آئی تھی چھوٹا سا اسکارف ضرور لیتی تھی۔ کیونکہ اسے پاکستانی روایات تسلیم بیگم نے بخوبی سمجھائی تھی۔ لیکن اب عدن سے ضد کی وجہ سے اس نے جینز کے اوپر شارٹ سی شرٹ پہنی۔اور شیشے میں اپنا تنقیدی جائزہ لیا۔

"بیٹا اگر ہسپتال جانا ہے تو شلوار قمیص پہن لو"۔ تسلیم نے اسے ٹوکا۔

"مما یہ جو عدن ہے ناں یہ مجھے آرڈر دے کر گیا ہے کہ میں شلوار قمیص پہنوں۔۔پہننے کو میں نے پہن لینی تھی۔ لیکن وہ سمجھتا ہے کہ میں اس کے حکم کی پابند بنوں۔۔۔اور میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ اپنی اس خوش فہمی کو دور کرلے۔۔۔اسل ئے میں نے یہ ڈریس پہنا ہے"۔

اس نے ماں کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔تو وہ چپ کر گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کتنی ضدی ہے۔

وہ جب نیچے اتری تو سب کو اپنی طرف تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے پایا۔دلاور ملک کو اسکا حلیہ دیکھ کر گویا آگ ہی لگی تھی۔

"کہاں جارہی ہو"۔انھوں نے گھورتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ جارہی ہے بابا۔۔داداجان کو چیک اپ کے ل ئے شہر لے کر جارہے ہیں۔"۔جواب عدن کی طرف سے آیا جو سفید شلوار قمیص میں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔اور اس کے حلیے کی طرف دیکھ کر اسکی آنکھوں میں ناگواری اتری تھی۔

"تو اسکو یہاں کے طور طریقے بھی سمجھانے تھے۔۔کہ ہماری عورتیں کیسا لباس پہنتی ہیں۔راشدہ بیگم نے اسے ناگواری سے دیکھ کر کہا تو مستجاب کو بہت غصہ آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ میری لائف ہے۔۔۔اور میں چاہے جیسے مرضی کپڑے پہنوں۔۔میں کسی کو اجازت نہیں دوں گی وہ مجھے کسی بات کا پابند کرے"۔اس نے بھی دیدہ دلیری سے کہا تو دلاور ملک غصے میں آگ ئے۔

'اوہ بی بی! اگر یہاں پر رہنا ہے تو یہاں کے طور طریقے سیکھو"۔انھوں نے دھاڑتے ہوئے کہا تو شدت ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"مجھے یہاں رہنے کا کوئی شوق نہیں۔۔نہ آپ کی شکلیں دیکھنے کا جنہوں نے ساری زندگی میرے پیرنٹس پر ادھر کے دروازے بند کر دیئے تھے۔تین چار دن رہ گ ئے ہیں میرے پاپا کے چالیسویں کو اس کے بعد چلے جائیں گے"۔اس نے بڑے آرام سے ان سب کو آگ بگولہ کیا تھا۔

"چھٹانک بھر کی لڑکی تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو"

دلاور ملک غصے سے اسکی طرف بڑھے تھے کہ ملک اللہ داد نے غصے سے دلاور ملک کو آواز دی۔

"دلاور وہ بچی ہے تم تو بچے نہیں ہو! ساری زندگی وہ جس کلچر میں رہتی رہی ہے اب آہستہ آہستہ ہی پاکستانی کلچر سے روشناس ہو گی۔۔۔ائندہ میری بچی کے ساتھ اس لہجے میں بات مت کرنا۔۔۔ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے بیٹے ہو"۔انھوں نے سخت الفاظ میں گویا تنبیہ کی تھی۔جس پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔اور عدن حیدر جو یہ سمجھتا تھا کہ دادا اس سے بڑھ کر کسی کو پیار کر ہی نہیں سکتے۔اس کے دل میں ایک دم سے مستجاب کے ل ئے منفی جزبات ابھرنے لگے۔

"چلو میری گڑیا میرے ساتھ مجھے اپنی گڑیا کے ساتھ اکیلے میں کوئی بات کرنی ہے"۔اب کہ ملک اللہ داد کا لہجہ شہد سے زیادہ شیریں ہو گیا تھا۔جس کو سب نے بہت اچھی طرح محسوس کیا تھا۔تسلیم بیگم کے دل میں اپنے سسر کیل ئے عزت بہت بڑھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جادوگرنی ہے بلکل اپنی ماں کی طرح"۔راشدہ بیگم اپنی جگہ جل بھن رہی تھی۔

★****★****★

تھوڑی دیر بعد وہ شلوار قمیص اور دوپٹے میں داداجان کے ساتھ باہر آئی توسب کو سمجھ آگئی کہ دادا نے پیار سے اپنی پوتی کو منالیا ہے۔عدن جو باہر گاڑی کے پاس کھڑاانتظار کررہاتھا۔اس کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔وائٹ کلر کے سوٹ اور ریڈ کلر کے دوپٹے میں وہ کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔دوپٹے کو سنبھالنے کی جدوجہد ہو رہی تھی۔عدن حیدر کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔جس کو اس نے بڑی خوبصورتی سے چھپالیا۔عدن حیدر نے اس کو بڑی طنزیہ نگاہ سے دیکھا۔جیسے کہہ رہا ہو کہ "اب بات ماننی ہی پڑی ناں میری"۔نگاہوں میں کچھ ایسا ہی تھا جس کو مستجاب نے بڑے اچھے طریقے سے محسوس کرلیا۔

" آپ کے کہنے سے میں نے نہیں پہنے یہ کپڑے۔۔۔بلکہ میں نے اپنے داداجان کی بات مانی ہے۔"یہ کہہ اس نے گاڑی کا دروازہ بڑی زور سے بند کیا تھا۔جس پر عدن حیدر نے مڑکر بڑے تیوروں سے دیکھا تھا۔ابھی وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ داداجان بخشو کے ساتھ سر پر پہنچ چکے تھے۔

"داداجان آپ نے بلاوجہ ہی لیٹ کروادیا"۔وہ ایک زبردست سی گھوری مستجاب پر ڈالتے ہوئے دادا سے مخاطب ہوا تو بدلے میں اس نے بھی اس کو آنکھیں دکھائیں۔جسکو داداجان نے بڑے اچھے طریقے سے محسوس کیا تھا۔وہ تو کچھ اور ہی منصوبہ بنارہے تھے۔لیکن ادھر تو کچھ اور ہی معاملہ لگ رہا تھا۔

★****★*****★*****★

"دیکھو جائشہ میری جان! میں نے تمھیں بڑی محنت سے پڑھایا ہے۔اور اس شعبے میں بڑے خطرات ہیں۔۔۔ جس میں تم داخل ہوگئی ہو۔۔۔تم میرا کل اثاثہ ہو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

جرنلزم میں جاناتو تمھاراجنون تھااس لئے میں چپ کر گئی۔۔۔۔۔۔اب دیکھ لیانااس شعبے میں کیسے کیسے لوگ ہیں۔۔۔۔۔بیٹامیری بات مانو تو کوئی اور جاب کرلو"۔اماں نے جائشہ کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھااور اسے بڑے پیار سے سمجھارہی تھی۔

"اماں میں نے بڑے اونچے خواب دیکھے ہوئے ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے میں کہیں اور سروائیو نہیں کر سکتی۔"

دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔وہ جو کبھی مایوس نہیں ہوتی تھی۔باہر کے مردوں کے رویے سے۔اور اماں کی باتوں سے پہلی دفعہ مایوس لگ رہی تھی۔

"میری بچی دل چھوٹا نہیں کرتے۔۔ہوسکتا ہے اللہ کوئی بہتر راہ نکالے۔انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر تسلی دی۔

"اماں جو میں نے سوچا ہوا ہے وہ میں جرنلزم میں رہ کر ہی کر سکتی ہوں۔"اس نے آنکھیں واہ کر کے اپنی ماں کے چہرے پر ٹکادیں اور بہت کچھ سوچنے لگ گئی۔

★*****★****★*****★

"سر اندر ہیں؟"جائشہ نے چینل کے مالک سے روبرو بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

"سر کی بہت ہی اہم میٹنگ چل رہی ہے۔۔۔وہ بزی ہیں اس لیے آپ جاسکتی ہیں"۔ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے ناک چڑھا کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر انتظار کرلیتی ہوں"۔وہ بھی ڈیٹھ بن کر ادھر بیٹھ گئی۔

سفیان اس کے سامنے سے طنزیہ گلا کھنکار کر گزرا تو اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ غصے میں سارے کام خراب ہوتے ہیں۔۔۔اس ل ئے بی کام"۔اس نے اپنے آپ کو کہااور گہرا سانس خارج کیا"۔

"اس ادارے میں تم جیسی لڑکیوں کے ل ئے کوئی جگہ نہیں۔۔۔۔۔۔یہ رہا تمھارا ٹرمینیشن لیٹر۔۔۔اب نکلو یہاں سے کیونکہ آج ہماری بہت امپورٹینٹ میٹنگ ہے۔میں نہیں چاہتا کہ تم یہاں پر نظر آؤ"۔اس نے یہ کہتے ہوئے لیٹر اس کے منہ پر مارا۔

احساس توہین سے جائشہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تمہارا تو میں منہ نوچ لوں گی کمینے انسان"۔یہ کہتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھی۔جہاں پر تین چینل کے مالکان میٹنگ میں بزی تھے۔

"اس کو یہاں سے باہر نکالو"۔سفیان نے گارڈ کی طرف اشارہ کیا۔گارڈ کے ادھر آنے تک وہ دروازے پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔سفیان آگے بڑھا اس نے اس کو دروازہ کھولنے سے روکا۔جس پر اس نے سفیان کو دھکا دیا۔وہ اس دھکے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔اس نے بمشکل اپنے آپ کو گرنے سے روکا۔

"اس پاگل لڑکی کو جلدی سے باہر نکالو اندر ہمارے اسپیشل گیسٹ آئے ہوئے ہیں"۔سفیان نے چیخ کر کہا لیکن وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکی تھی۔

★*******★******★*******★

ملک اللہ دار کے سارے ضروری ٹیسٹ ہوئے تھے مستجاب ساری رپورٹس دیکھ کر بہت پریشان ہو گئی تھی ۔کیونکہ اس کے دادا ہارٹ پیشینٹ بھی تھے۔اور ڈاکٹرز نے ان کے ساتھ کوئی بھی ٹینشن والی بات کرنے سے سختی سے منع کیا تھا۔ایک پھیپھڑہ بھی ناکارہ ہو چکا تھا۔شوگر ہائی بلڈ پریشر اتنے سارے امراض دیکھ کر وہ حقیقتا

Posted On Kitab Nagri

بہت پریشان ہوئی تھی۔کیونکہ اس نے ددھیال کا پیار تو دیکھا ہی نہیں تھا۔ایک دادا جان تھے جو اس کو بہت زیادہ محبت دیتے تھے۔

"بخشو یہ فائلز پکڑو اور دادا جان کو گاڑی میں بیٹھاؤ۔۔۔ہم تھوڑی دیر تک آتے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف پلٹا جو گال پر ہاتھ رکھ کر پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔

"فائلز دیکھ لیں دادا جان کی"۔اس نے مستجاب کو مخاطب کیا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

"کب سے یہ کنڈیشن ہے دادا جان کی"۔اس نے نظر اٹھا کر سوال کیا۔

"بیمار تو وہ بہت دیر سے ہیں لیکن شاید چچا جان کی موت کا بہت زیادہ صدمہ لیا ہے اس لیے اس دفعہ رپورٹس زیادہ خراب آئی ہیں"۔عدن نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑی پریشانی سے کہا۔

"میں دادا جان کو اپنے ساتھ لندن لے جاتی ہو۔۔۔اور ادھر انکا علاج کرواؤں گی"۔اس نے پرسوچ انداز میں کہا تو وہ چونک گیا۔

"آپ کیا سمجھتی ہیں میں نے یہ کوشش نہیں کی لیکن وہ بیرون ملک جانا ہی نہیں چاہتے"۔یہاں پر ایک سے بڑے ایک ڈاکٹرز کو میں دکھا چکا ہوں"۔

اس نے بڑی پریشانی سے کہا تو مستجاب نے محسوس کیا کہ وہ دادا سے بہت اٹیچ ہیں۔کیونکہ وہ ان کو لے کر بہت ٹچی ہو رہا تھا۔

"چلیں دادا جان گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں"۔اس نے یہ کہا تو وہ اس کے پیچھے چل دی۔★*****★******★*******★

تسلیم کچن میں اپنے لئے چائے بنا رہی تھی کہ اپنے پیچھے دلاور ملک کو کھڑا دیکھ کر استعجاب کا شکار ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تسلیم تم نے ساری زندگی ہمیں ایسے زخم دیے ہیں کہ جو آج تک نہیں بھر سکے۔۔۔۔تم نے ایک تیر سے دو شکار کیے ہیں۔تم نے بڑی سخت سزا دی ہے ہمیں۔۔۔۔لیکن میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔"دلاور ملک نے ناگواری سے کہا۔

"آپ کیا معافی کی بات کرتے ہیں معاف تو میں نہیں کروں گی آپ کو بالکل بھی۔۔۔۔میں آپ جیسے انسان کے ساتھ بات بھی نہیں کرنا چاہتی۔"تسلیم نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہیں کرنی پڑے گی"۔دلاور نے یہ کہہ کر اس کا چائے کا کپ اٹھالیا۔

"تمہاری آج بھی وہی گھٹیا عادت ہے۔۔۔دوسروں کے چیزیں چھیننے کی"۔تسلیم استہزائیہ انداز میں کہہ کر اس کو دیکھے بغیر کچن سے نکل گئی۔

"تمہارا غصہ آج بھی 25 سال والا پرانا ہے۔۔۔تم آج بھی بڑی خوبصورت ہو۔۔۔"۔دلاور ملک کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ ادا ہوئے جو تسلیم کے دل کو آگ لگا گئے۔

" گھٹیا لفظ بھی تمہارے لئے بہت چھوٹا ہے۔۔لعنت ہو تم پر"۔وہ اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی پیچھے دلاور ملک مٹھیاں بھینچتے ہوئے رہ گیا۔اور چائے کا کپ ادھر ہی پٹخ دیا۔

★*******★★*****★

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جب وہ اندر داخل ہوئی تو ایک منٹ کے لئے نروس ہو گئی۔ کیونکہ تین چینلز کے مالکان اور کرتا دھرتا ادھر بیٹھے ہوئے تھے۔ جو اس لڑکی کو اندر آتے دے کر حیران

ہوئے۔

"سر میں نے بہت منع کیا لیکن مس جائشہ نہیں مانی"۔ سفیان نے بسی سے کہا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے آپ کو پتہ نہیں کتنی ضروری میٹنگ چل رہی ہے"۔ چوہدری خالد جو اس چینل کا مالک تھا اس نے غصے سے کہا۔ جبکہ باقی سب کے چہروں پر غصے اور ناگواری کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"سر میں معذرت چاہتی ہوں لیکن میں نے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔ اس لئے میں بغیر اجازت اندر چلی آئی"۔ جائشہ نے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

"خالد صاحب کیا آپ نے اپنے ورکروں کو کچھ بھی تہذیب نہیں سکھائی"۔ رضا بخاری نے ناگواری سے کہا تو جائشہ نے غصے سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتا ہے آپ سب بڑوں کی میٹنگ چل رہی ہے۔۔۔کہ پیسہ کیسے کمانا ہے۔۔۔۔چینل کی ریٹنگ کیسے اوپر کرنی ہیں۔۔۔لیکن یہ کسی نے بھی کوشش نہیں کرنی کہ انسانیت کا گرتا ہوا جو معیار ہے اس کو بھی اونچا کر لیں"۔ اس نے غصے سے ان سب کو دیکھ کر اشارہ کیا۔اس کے لہجے میں پوری سچائی بول رہی تھی۔کہتے ہیں نہ کہ سچ تو کڑوا ہوتا ہے۔۔اور اس سچ کی کڑواہٹ ان سب کو اپنے گلوں میں محسوس ہو رہی تھی۔

"گیٹ لاسٹ فرام ہیئر" خالد نے جائشہ کے پاس آکر کہا تو جائشہ نے سب کو باری باری دیکھا اور افسوس سے سر ہلا دیا۔

"مجھے گیٹ لاسٹ کرنے کے بجائے اپنے اندر کی گندی مچھلیوں کو گیٹ لاسٹ کریں۔۔۔۔ جنہوں نے ہم جیسی شریف لڑکیوں کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔۔جو چاہ کر بھی اچھا کام نہیں کر پا رہی۔۔۔۔۔۔۔کیا قصور ہے میرا؟۔۔۔۔صرف یہ کہ اپنا کام ایمانداری سے کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔بہت خواب دیکھے ہیں میں نے اس فیلڈ میں آگے تک جانے کے۔۔۔۔لیکن آپ لوگوں نے جو ہوس کے گدھ بٹھائے ہوئے ہیں ناں۔۔۔ان کا صرف ایک ہی کام ہے۔۔۔کہ کیسے کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھایا جا سکے۔۔۔بڑا دعوی کرتے ہیں آپ سچ سامنے لانے کا۔۔۔ لیکن پہلے وہ مکر و فریب تو چیک کریں جو آپ کے اداروں میں پھیلا ہوا ہے۔۔۔چلے ہیں ملک کا بھلا کرنے۔۔۔۔۔۔آپ لوگ صرف پیسہ کمانے کی دوڑ میں شامل ہیں۔۔۔۔سچ صرف زبانوں تک محدود ہے۔۔ عمل میں سچائی تو بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے"۔وہ غصے میں گرج رہی تھی۔اور سب حیرت و استعجاب کی تصویر بنے دیکھ رہے تھے۔

"خالد صاحب کیا آپ نے ہماری توہین کرنے کے لئے ہمیں یہاں پر بلایا ہے"۔لیاقت کرمانی جو ٹرو نیوز والوں کا مالک تھا اس نے اٹھ کر ناگواری سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ آپ یہاں سے جائیں جو بھی مسئلہ ہوا وہ بعد میں مل کر حل کر لیں گے"۔خالد نے جائشہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے مسئلہ حل کروانا بھی نہیں ہے۔۔۔۔یہ جو سفیان نامی ہوس کا گدھ پالا ہوا ہے۔۔اس کا گند صاف کریں۔۔۔۔۔۔جس نے ٹرمینیشن لیٹر صرف اس لئے میرے منہ پر مارا ہے۔۔۔کہ میں نے اس کے ساتھ دوستی نہیں کی"۔اس کا غصہ کم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا۔

دو آنکھیں تھیں جن میں پہلے تو ناگواری اتری۔۔پھر ناگواری کی جگہ حیرت واستعجاب نے لے لی۔۔۔اب آنکھوں میں بے ساختہ قابل ستائش جذبات ابھرے تھے۔

"ٹھیک ہے آپ مجھے ٹرمینیشن لیٹر واپس کریں مسٹر سفیان سے ہم جواب طلبی کر لیں گے اب آپ جائیں۔۔۔خالد کا دل تو کر رہا تھا۔۔۔۔کہ اس لڑکی کو کچا چبا جائے۔لیکن اتنے لوگوں کی موجودگی میں مصالحتی رویہ اپنانے پر مجبور تھا۔

"کون ہے یہ سفیان؟۔۔رضا بخاری نے اپنی سیٹ سے اٹھ کر کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سفیان جو کرسی پر شاک کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔اسے اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔

"سفیان صاحب یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن ہم یہ معاملہ سالو کر لیں گے۔آپ اپنا ٹرمینیشن لیٹر واپس کر دیں پلیز"۔خالد کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آج ہو کیا رہا ہے۔

"یہ رہا آپ کا ٹرمینیشن لیٹر۔۔۔"یہ کہہ کر وہ تھوڑا ساڑکی۔۔۔۔۔"اور یہ رہا میرا استعفی"۔یہ کہہ کر اس نے اپنا استعفی میز کے اوپر پھینکنے کے سے انداز میں رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جا رہی ہوں میں اب کر لیں میٹنگ اپنی پیسے کمانے کی۔" یہ کہہ کر وہ کمال بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کو شاک کی حالت میں چھوڑ کر باہر نکل گئی۔

"سفیان صاحب آپ فی الحال یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔۔آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"۔خالد نے سب کی سفیان پر جمی نظریں دیکھ کر کہا۔

"سر وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے"۔سفیان نے اپنی صفائی دی تو خالد کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"میں نے کہا جائیں یہاں سے"۔اس کا لہجہ غصے سے بھرپور تھا سفیان چپ کر کے باہر نکل گیا۔

"خالد صاحب سوری ہم آپ کے ساتھ کام نہیں کر سکتے"۔رضا بخاری نے فیصلہ کرنے میں ایک لمحہ لگایا تھا۔

"ہمدانی چلیں"۔ہمدانی رضا کی آواز پر اٹھ کھڑا ہوا۔اور دل ہی دل میں اس لڑکی کی جرات کو سلام کر رہا تھا۔

★****★*****#★

آفس سے نکل کر وہ بے وجہ ہی سڑک پر چل رہی تھی سفیان جو کہ غصے سے بل کھا رہا تھا۔جائشہ کو سڑک پر جاتا دیکھ کر گاڑی اس کی طرف موڑ دی۔اور گاڑی کو بالکل اس کے پاس جا کر بریک لگائی۔جس سے وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

"کیا بدتمیزی ہے"؟اس نے غصے سے کہا تو سفیان کو گاڑی سے نکلتے دیکھ کر ایک منٹ میں صورتحال سمجھ گئی۔

"اب کتے کی طرح میرے پیچھے کیوں دم ہلا رہے ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

★****★******★

"ہمدانی اس لڑکی کا پتہ کریں اور کل وہ مجھے ہر حال میں اپنے آفس میں چاہیے"۔رضا بخاری نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سر آج ہی پتہ کرتا ہوں"۔ ہمدانی تو ویسے بھی اس سے امپریس ہو گیا تھا۔

"سر کہتے ہیں۔۔ کہ ایک پنجرے میں دو شیر نہیں رہ سکتے"۔ ہمدانی نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا تو رضا بخاری نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے ہمدانی"۔ رضا کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"سر آپ سیر ہیں تو وہ بھی سوا سیر ہے"۔ ہمدانی نے ڈرتے ڈرتے کہا تو رضا بخاری اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا دیا۔

"ڈرائیور گاڑی پیچھے کرو"۔ رضا بخاری کی جائشہ پر نظر پڑی تو ڈرائیور کو گاڑی پیچھے کرنے کا حکم دیا۔

سفیان نے اپنی جیب سے پسٹل نکالا۔۔اور جائشہ کے سامنے لہرایا۔

"جلدی بیٹھو گاڑی میں نہیں تو۔۔۔ کھوپڑی اڑا دوں گا"

سفیان نے غصے سے کہا۔

"ہمدانی مجھے گڑبڑ لگ رہی ہے اپنا کیمرہ نکالیں۔۔۔۔

میں ذرا دیکھوں کیا معاملہ ہے"۔ رضا بخاری یہ کہتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا۔

ایک لمحے کو تو جائشہ کو یقین ہی نہیں آیا کہ سفیان یہ بھی کر سکتا ہے ایک دم سے اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔

"ٹھیک ہے پسٹل ہٹاؤ میں گاڑی میں بیٹھتی ہوں۔"اس نے نرمی سے کہا۔

"نہیں مجھے تم پر یقین نہیں ہے پسٹل تو میں نہیں ہٹاؤں گا۔" یہ کہتا ہوا وہ اس کے بلکل قریب آیا۔اس کے ایک ہاتھ میں پستول تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے جائشہ کا بازو دبوچا۔ایک لمحے کے لیے رضا بخاری بھی پریشان ہو

Posted On Kitab Nagri

گیا کہ اب کیا ہو گا۔؟ اعجاز ہمدانی جو کہ گاڑی میں بیٹھ کر یہ ساری کاروائی موبائل کے کیمرے میں منتقل کر رہا تھا اس کو محسوس ہوا کہ وہ کسی ایکشن فلم کا لائیو منظر دیکھ رہا ہے۔

"کروکڈ نیپ لڑکی کو۔۔۔۔ تمہارا تو وہ حال ہو گا۔۔ کہ صحافت تو کیا۔۔۔ کسی بھی دوسرے میدان میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔ اعجاز ہمدانی نے دل میں سوچا۔

جائشہ سفیان کی ہدایت پر گاڑی میں بیٹھنے ہی والی تھی۔ اسکی ایک ٹانگ گاڑی کے اندر اور ایک باہر تھی جو ٹانگ باہر تھی اس نے ایک زوردار کک سفیان کی پسٹل والے بازو پر دے ماری۔ رضا بخاری جو کہ اس کی مدد کے لئے آگے بڑھ رہا تھا ایک دم چونک گیا۔ پسٹل سفیان کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ سفیان اس صورت حال کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا۔ ایک دم وہ بوکھلا گیا۔ اسی بوکھلاہٹ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جائشہ نے اپنی دوسری ٹانگ اس کی پسلیوں پر دے ماری۔ رضا بخاری جو اس کی مدد کے لئے آگے بڑھ رہا تھا ایک دم رک گیا۔ سفیان ابھی سنبھلا نہیں تھا کہ جائشہ نے اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی۔ وہ کسی ماہر کھلاڑی کی طرح اس کو دھو رہی تھی اور گاڑی میں کیمرہ پکڑے ہمدانی عش عش کر رہا تھا۔ رضا بخاری کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ تو واقعی ہی شیرنی ہے"۔ وہ زیر لب کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔ کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس لڑکی کو اس کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سفیان کی ناک سے خون بہہ رہا تھا وہ اس کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کیا سمجھتے ہو کہ ایک لڑکی ہونے کے ناطے میں بڑی کمزور ہوں !۔۔۔۔تم نے مجھے بہت انڈر ایسٹیمیٹ کیا ہے سفیان۔۔۔۔۔۔میں ایسے ہی اس فیلڈ میں نہیں آئی۔۔۔۔پوری ٹریننگ لی ہے میں نے۔۔۔۔۔بلیک بیلٹ جائشہ علی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم جیسے کتوں کو تو میں ہاتھ سے ہی چیر پھاڑ کے رکھ دوں"۔

اس کی پیٹھ پر ایک آخری کک مار کر اپنا بیگ اٹھا کر آس پاس کے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر کمال بے نیازی سے آگے بڑھ گئی۔

"پھر کیا خیال ہے اس کو جاب پر رکھنا ہے"۔ہمدانی نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا تو رضا بخاری نے بڑی حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہمدانی گاڑی سے اتریں۔۔۔۔اس کے پیچھے اس کے گھر تک جائیں"۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن سر کیوں"۔ہمدانی اپنی جگہ حیرت زدہ تھا۔

"کسی بھی حال میں یہ لڑکی مس نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔ابھی بات کر کے آئیں۔"اپنی آنکھوں پر گلاسز چڑھاتے ہوئے اس نے ہمدانی کو اترنے کا اشارہ کیا۔اور ڈرائیور کو گاڑی آگے بڑھانے کا بولا۔

★*****★******★

حویلی میں حسام کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی حسام کا نکاح پہلے ہی اپنی پھوپھی کے گھر ہو چکا تھا۔حویلی میں اتنی زیادہ ملازمائیں دیکھ کر مستجاب کو حیرت ہوتی تھی۔کیونکہ اس نے اپنے گھر میں ماما بابا کو اپنے کام خود کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"بی بی جی میرا بچہ بہت بیمار ہے دو دن کی چھٹی دے دیں"۔رانی جو کہ حویلی کی پرانی ملازمہ تھی اس نے راشدہ بیگم کو کہا جس کی وجہ سے راشدہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا بیٹا تو اب ہر وقت میں بیمار رہتا ہے۔۔۔اب میں ہمیشہ کے لیے ہی ناں تمہیں چھٹی دے دوں"۔راشدہ بیگم نے ناگواری سے کہا۔ مستجاب جو ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی اس سے رہا نہ گیا۔

"کیا ہوا ہے آپ کے بچے کو"۔اس نے پریشانی سے پوچھا

"چھ ماہ پہلے ٹائیفائیڈ ہوا تھا۔۔۔دوائی دیتی ہوں تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔دوائی چھوڑتی ہوں تو پھر ایسے ہی ہو جاتا ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ بہت آبدیدہ تھی۔

"ٹائیفائیڈ کا تو پراپر علاج ہونا چاہیئے پھر ہی ٹھیک ہوتا ہے۔۔۔اور آپ کیسی ماں ہے۔۔۔کہ بچہ بیمار ہے اور آپ ادھر کام لگی ہوئی ہیں۔"اس کی بات سن کر مستجاب غم و غصے کی تصویر بن گئی۔

"تم حویلی کے معاملات سے دور رہو!راشدہ بیگم نے ماتھے پر تیوری چڑھا کر کہا۔

"یہ حویلی کا معاملہ نہیں ہے۔۔۔یہ کسی بچے کی زندگی کا سوال ہے۔۔آپ مجھے اپنے گھر لے کر چلیں میں آپ کے بچے کو چیک کرتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی اٹھی تو راشدہ بیگم کو توہین کا احساس ہوا۔

"رانی اگر تم یہاں سے آج اس کے ساتھ گئی تو آئندہ حویلی میں قدم نہ رکھنا"اس نے گویا دھمکی دی۔رآنی اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کتنی غلط بات ہے کسی بے بس کی مجبوری کو نہ سمجھنا۔۔۔کیسے لوگ ہیں آپ۔۔۔؟یہ کہہ کر وہ بے بس رانی پر نظر ڈال کر دادا جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

★****★******★

جائشہ رکشے سے اتری تو اپنے پیچھے اتے رکشے کا بڑی گہری نگاہ سے جائزہ لیتی ہوئی اپنے گھر میں گھس گئی۔

"لگتا ہے اسے شک پڑ گیا ہے کہ میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں اب کیا کروں؟مجھے بھی بے عزت نہ کر دے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر کل یہ لڑکی آفس نہ پہنچی تو رضا بخاری سے خیر نہیں میں تو بڑا برا پھنسا ہوں"۔اعجاز ہمدانی شش و پنج میں مبتلا تھا۔

جائشہ جو کہ کھڑکی سے اس کا جائزہ لے رہی تھی کچھ سوچ کر دروازہ کھول کر باہر نکلی۔

"میرا خیال ہے کسی کا پیچھا کرنا بہت ہی بری حرکت ہے۔۔۔۔۔"جائشہ نے اپنی نظر اعجاز ہمدانی کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا تو وہ ایک لمحے کے لیے گڑبڑا کر رہ گیا۔

"میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"ہمدانی نے اب پر اعتماد لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لیے وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"ٹھیک ہے آئیں اندر"۔یہ کہہ کر اس نے ایک طرف ہو کر اعجاز ہمدانی کو راستہ دیا۔

"بیٹھیں"۔اس نے اپنے چھوٹے سے ڈرائنگ روم میں اسے بیٹھنے کا کہا۔تو وہ بیٹھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگا۔

"جی فرمائیں"۔اس نے بھی بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اصل میں آج جس میٹنگ میں آپ گرج کر آئی ہیں۔۔۔ہم بھی وہاں موجود تھے"۔ گرجنے کی بات پر اس کے لبوں پر بڑے دھیمی مسکراہٹ ابھری۔

"ہمارے چینل کے آنر رضا بخاری نے کل آپ کو اپنے آفس بلایا ہے۔۔۔وہ آپ کو اپنے چینل میں جگہ دینا چاہتے ہیں"اعجاز ہمدانی نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"لیکن سر اب میں جاب کرنا ہی نہیں چاہتی"اس نے انکار کیا تو ہمدانی ایک لمحے کے لئے گڑبڑا کر رہ گیا۔

کیونکہ ان کا چینل پہلے ٹاپ فائیو چینلز میں آرہا تھا۔وہاں پر جاب کے لیے جرنلسٹ ترستے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مس جائشہ ایسے موقع روز روز نہیں ملتے! پلیز آپ کل ہمارے آفس آئیں۔۔۔ پھر بات کرتے ہیں"۔ ہمدانی نے اپنی بات پر زور دیا۔

"دیکھیں سر! اصل بات یہ ہے کہ کوئی بھی چینل مجھے اپنی مرضی سے کام کرنے ہی نہیں دیتا۔۔۔۔۔ جھوٹ بولنے اور سچ چھپانے سے بہتر ہے کہ میں یہ فیلڈ ہی چھوڑ دوں"۔ وہ بڑی مایوس لگ رہی تھی۔

"آپ ہمارے اوپر پورا یقین رکھیں۔ جیسے آپ چاہیں گے انشاءاللہ ہم ویسا ہی کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔ باقی باتیں تو آمنے سامنے بیٹھ کر ہی ہو سکتی ہیں۔۔۔ یہ رہا ہمارے آفس کا کارڈ! اور آپ پلیز کل ضرور چکر لگائیں"۔ اس نے اپنے آفس کا کارڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔ تو جائشہ سوچ میں پڑ گئی۔

"ٹھیک ہے یہ کل ضرور آئے گی"۔ جائشہ کی امی فردوس جو کہ ان کی باتیں سن چکی تھی۔ انہوں نے ہمدانی کو یقین دلایا۔ جس سے ہمدانی کے چہرے پر شکریہ والی مسکراہٹ آئی۔ اور جائشہ ہونق بنی اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جنہوں نے اسے اس فیلڈ میں آنے سے ہمیشہ سے منع کیا تھا اور اب خود ہی اسے بھیج رہی تھی۔

"چلتا ہوں! آپ کل ہمارے آفس ضرور آنا ہم آپ کے تحفظات دور کریں گے"۔ اعجاز ہمدانی اس کو یقین دلا کر چلا گیا۔ وہ جو حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی اس کی ماں نے اسے گلے لگا یا۔

"بیٹا مجھے پتا ہے تم کیا چاہتی ہو!۔۔۔ کل جاؤ انشاءاللہ بہتر کرے گا"۔ انہوں نے جائشہ کو تسلی دی تو وہ بڑی خوش ہو گئی۔

★*****★******★

دادا جان اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر پریشان ہو گئے۔

جس پر اس نے ساری بات ان کو بتا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان یہ لوگ اتنے ظالم کیوں ہیں؟۔۔۔۔کیوں انسان کوانسان نہیں سمجھتے۔۔۔آپ ابھی میرے ساتھ رانی کے گھر چلیں۔۔۔میں اس کے بچے کا چیک اپ کرنا چاہتی ہوں"۔دادااس کی پریشانی پر مسکرا کر رہ گئے۔

"بالکل اپنے باپ پر گئی ہو! وہ بھی کسی کی پریشانی برداشت نہیں کرتا تھا"۔وہ اس کے کہنے پر فوراہی اٹھ کھڑے ہوئے تو مستجاب کو اپنے دادا پر بے انتہا پیار آیا۔

"داداجان اپنی بہو کو بھی اچھی طرح سمجھادیں کہ وہ اس طرح کا رویہ دوسروں کے ساتھ نہ اپنائیں"۔

یہ کہہ کر وہ اٹھی تو اپنے سامنے عدن کو آتے دیکھ کر اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔

السلام علیکم داداجان! وہ مستجاب کو سرے سے اگنور کرکے داداجان سے مخاطب ہوا۔

"وعلیکم السلام میرا بچہ! کب آئے شہر سے؟انہوں نے عدن کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"آپ کہیں جارہے ہیں۔۔۔اس نے ان کی تیاری دیکھ کر کہا۔

"ہاں ذرا اپنی گڑیا کے ساتھ ایک کام کے لیے جارہاہوں"۔

انہوں نے مستجاب کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔تو نہ جانے کیوں عدن کو ہلکی سی جلن کا احساس ہوا۔کیونکہ پہلے وہ دادا کی محبت کا بلاشرکت غیرے مالک تھا۔دوسروں سے بھی وہ محبت کرتے تھے لیکن عدن کے ساتھ ان کی مخصوص محبت تھی۔لیکن جب سے مستجاب آئی تھی تو زیادہ وہ ہی ان کی توجہ کا مرکزو محور تھی۔

"میں آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ جارہے ہیں داد جان"۔اس نے مستجاب کو گھورتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہا۔جس پر اسے بڑا غصہ آیا۔

"ہم جس کام کے لیے جارہے ہیں وہ آپ سے زیادہ ضروری ہے۔۔۔مسٹر عدن"۔یہ کہہ کر وہ دادا کا بازو پکڑ کر دروازے کی جانب چلی گئی۔جس پر عدن پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ فریش ہو جاؤ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔دادانے اس کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

پھر وہ داداجان اور رانی کو ساتھ لے کر رانی کے بچے کو دیکھنے گئی۔بچے کو دیکھ کر اس کا نازک سا دل بڑا پریشان ہوا تھا۔ایک پرانی سی چارپائی میں ملگجے پرانے کپڑوں میں 8 سال کا بچہ لیٹا ہوا تھا۔۔اس کی حالت واقعی بہت خراب تھی۔۔۔سرہانے اس کا بے بس باپ بیٹھا ہوا تھا۔جو ابھی ابھی کام سے لوٹا تھا۔وہ ملک اللہ داد کو اپنے گھر دیکھ کر بوکھلا گئے۔ان کو انہیں بٹھانے شایان شان جگہ نہیں مل رہی تھی۔جس پر مستجاب نے اپنے دادا کو دیکھا تو وہ اسے شرمندہ نظر آئے۔

"جب تک آپ کا بچہ ٹھیک نہیں ہو جاتا آپ حویلی نہیں آئیں گی۔۔۔داداجان میں رانی کو لے کر شہر جانا چاہتی ہوں۔گاڑی کا بندوبست کروائیں۔

"ہم ان کو ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔۔مستجاب آپ رہنے دو"۔وہ مستجاب کو ساتھ نہیں بھیجنا چاہ رہے تھے۔

"نہیں داداجان میں اس بچے کے ساتھ ضرور جاؤں گی"۔اس نے ضدی پن سے کہا تو داداجان چپ کر گئے۔

★***★***★

"جب سے یہ لڑکی اور اس کی ماں آئی ہے اباجان کو تو کچھ نظر ہی نہیں آتا"۔راشدہ بیگم رانی کے جانے پر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔

"کچھ دنوں تک وہ چلی جائیں گی اماں آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں"۔حسام نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے اماں بہت ہی خوبصورت ہے اگر میرا نکاح نہ ہوا ہوتا۔۔۔تو میں اس لڑکی کو کبھی بھی اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیتا"۔حسام نے خباثت کسے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"دفع دور کرو ماں بیٹی کو۔۔۔میرے جیتے جی تو ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔میں نہ جانے ان دونوں کو کیسے برداشت کر رہی ہوں"۔راشدہ بیگم نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

"اماں جب وہ آپ کی بہو بنتی تو میں اس کے سارے کس بل نکال دیتا"۔حسام نے بھی اپنی بات پر زور دیا۔

"پتا نہیں تم اس کے کس بل نکالتے یا وہ تمہارے نکالتی۔۔۔البتہ میری زندگی میں تو ایسا ممکن نہیں ہے کہ وہ میری بہو بنے"۔انہوں نے نفرت سے کہا۔

★***★****★

"کیسے ہو عدن؟ جینی نے فون پر اردو میں پوچھا تو عدن حیران رہ گیا۔

"تم اردو سیکھ رہی ہوں"۔اس نے حیرانگی سے کہا تو وہ آگے سے ہنسنے لگی۔

"ہاں سیکھ رہی ہوں۔۔بٹ ابھی توری توری آئی ہے"۔اس نے اردو کی ٹانگ ہی توڑ دی۔جس پر عدن حیدر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔تو وہ اس کی ہنسی میں کھو سی گئی۔

"کب آرہے ہو لندن؟اس نے بے چینی سے سوال کیا۔

"فی الحال تو نہیں آسکتا۔۔۔

" I am very busy here...... When there is work to be done..... I will go around again".

میں یہاں پر بہت بزی ہوں۔۔۔جب وہاں پر کوئی کام ہو گا تو میں پھر چکر لگاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے وضاحت دی تو جینی چپ کر گئی۔

I really miss you very much.

عدن اب اس کی شدتوں سے گھبرانے لگا تھا۔وہ اس کو کسی بھی قسم کی آس نہیں دلانا چاہتا تھا۔

"OK I will call you later".

یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔کیا علاج کروں میں اس لڑکی کا"۔اس نے پریشانی سے سوچا۔

★******★****** ★

مستجاب رانی اور اس کے بچے کو لے کر شہر چلی گئی۔جہاں پر اس نے اس کے سارے ضروری ٹیسٹ کروائے۔ جو کہ ٹھیک نہیں تھے۔وہ یہ دیکھ کر کافی پریشان ہوئی۔وہ رانی کے بچے کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرواکر اور ڈاکٹروں کو اس کا دھیان رکھنے کا بول کر گاؤں چلی آئی۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس کی ماں اور دادا پریشان ہو رہے ہوں گے۔

ملک اللہ داد نے اپنی بہو کی خوب کلاس لگائی تھی۔

"اپنے گھر میں کام کرنے والوں کا اولاد کی طرح دھیان رکھنا چاہیے۔۔۔لیکن تم کیسے سمجھو گی یہ بات۔۔۔پتا ہے آج مجھے بڑی شرمندگی ہوئی۔۔۔اللہ نے ہمیں تھوڑا سا اختیار دیا ہے۔۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کو غلط طریقے سے استعمال کریں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلے گئے۔راشدہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مستجاب اور رانی کو جان سے مار دیں۔

Posted On Kitab Nagri

ملک اللہ داد کی طبیعت کافی خراب ہو گئی۔ کیونکہ وہ ان سب کا ذمہ دار اپنے بیٹے کو سمجھ رہے تھے۔۔ جو کہ اب حکومت میں تھا۔ حکومت کی طرف سے اسے فنڈز ملے ہوئے تھے لیکن دلاور ملک نے ان کو عوام پر خرچ کرنا حرام سمجھا۔ مستجاب جب دادا جان کو ملی تو کافی پریشان ہو گئی۔

"بیٹا مجھے معاف کر دو! پتہ نہیں میری تربیت میں کہاں کمی رہ گئی۔۔۔ جو میرا بیٹا اس طرح کا نکلا"۔ انہوں نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں دادا جان اس سب میں آپ کا قصور تو نہیں ہے۔۔۔ آپ تو ایک اچھے انسان ہیں۔۔۔۔۔ دادا جان تایا جان کو کہہ کر یہاں پر ہاسپیٹل تعمیر کروادیں۔۔۔۔ شہر کتنی دور پڑتا ہے۔۔۔۔ مجھے تو حیرانگی ہو رہی ہے کہ یہاں کے لوگ کیسے رہتے ہیں"۔ مستجاب نے دادا جان کی ٹانگوں کو دباتے ہوئے کہا۔

"بیٹا تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نے یہ نہیں کیا ہو گا۔۔۔۔ میں نے دلاور کو کتنی دفعہ بولا ہے لیکن وہ اپنی من مانی کرنے والا انسان ہے"۔ انہوں نے بے بسی سے کہا

"لیکن دادا! تایا جان کی تو پارٹی کی حکومت چل رہی ہے ناں۔۔۔۔ تو وہ تو گورنمنٹ کی مدد سے بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں"۔

"لیکن وہ ہمیشہ اپنا نفع سوچنے والا انسان ہے۔۔۔۔ تسلیم نے اندر آتے ہوئے مستجاب کی بات سن لی تھی۔ اس نے جواب دیا تم مستجاب حیرانگی سے ساتھ اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہے تسلیم"۔ ملک اللہ داد نے اپنی بہو کی ہاں میں ہاں ملائی۔ تو وہ چپ کر گئی۔

★****★***★

Posted On Kitab Nagri

سفیان ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا جائشہ سے انتقام لینے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔اس کے چینل نے یہ خبر بریک کی کہ سفیان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس کے چینل کی پیروی کرتے ہوئے سب چینلز نے باری باری یہ خبر لگائی سوائے رضا بخاری کے چینل کے۔

"ہائے اس بیچارے پر کس نے حملہ کر دیا؟"۔جائشہ جو ٹی وی کے سامنے جھوٹ کو سچ بنتے دیکھ کر حیرت اور غصے کی تصویر بنی بیٹھی تھی اپنی ماں کے سوال پر بے ساختہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔۔کوئی لطیفہ سنا دیا ہے جو ایسے ہنسنے لگ گئی ہو"۔اماں نے خاصا برا مان کر کہا۔

"میری بھولی اماں یہ سب جھوٹ ہیں۔۔۔میں اس انسان کو اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔ایک نمبر کا گھٹیا ہے۔۔۔اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کسی سے مار کھائی ہو گی"۔اس نے اپنی ماں کو حیران کر دیا۔پھر اس کا دھیان ٹی وی پر گیا جہاں پر نیوز کاسٹر کہہ رہی تھی۔

"حق اور سچ کے لیے سفیان صاحب نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔۔۔۔۔لیکن وہ کہتے ہیں کہ وہ حق اور سچ کا راستہ کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔چاہے اس کے لئے ان کی جان چلی جائے"۔

"دیکھو تو سہی وہ کیا کہہ رہی ہے"۔اماں نے بھولپن سے کہا۔

"میری بھولی ماں! یہاں پر جھوٹ چلتا نہیں ہے۔۔۔بلکہ جھوٹ بکتا ہے"۔اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

★****★****★

Posted On Kitab Nagri

وہ ساری رات ٹھیک طرح سے سو نہیں سکی تھی۔گاؤں کے لوگوں کی خستہ حالی دیکھ کر وہ بڑی پریشان ہوئی تھی۔اور یہ سوچ رہی تھی کہ یہ لوگ کیسے انسان ہیں۔جن کے گھر ہر سہولت مہیا ہے۔لیکن کسی غریب کے لئے کچھ بھی نہیں۔صبح نماز پڑھ کر اسے کافی سکون ملا تھا۔صبح کی ٹھنڈی ہوا اس کی سانسوں کو معطر کر رہی تھی۔جون کی گرمی تھی۔لیکن صبح کے وقت موسم بہت خوشگوار تھا۔

"مما میں ذرا نیچے لان میں جا رہی ہوں"۔اس نے تسبیح پڑتی تسلیم کو کہا تو اس نے سر ہلا دیا۔

لان میں آکر اسے کافی سکون ملا۔کیونکہ ہر طرف ہریالی تھی۔اس نے ایک گہری سانس ہوا میں خارج کی۔

شلوار قمیص اور دوپٹے میں وہ بڑی اچھی لگ رہی تھی۔جب سے دادا جان نے اس کو بولا تھا۔تب سے اس نے شلوار قمیض ہی پہنی تھی۔عدن حیدر جو کہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو کر ورزش کر رہا تھا اس کو دیکھ کر پل بھر کو رکا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔اس کو سرے سے اگنور کر کے وہاں پر واک کرنے لگی۔

"کل کہاں گئی تھی تم ؟"۔عدن نے تولیے سے اپنا پسینہ صاف کرتے ہوئے اسے پوچھا۔جس پر اس نے اپنی بھنویں اچکا کر اس کو دیکھا۔

"میں آپ کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی"۔اس نے اکھڑ پن سے کہا جس پر عدن کو بڑا غصہ آیا۔

"میڈم یہ لندن نہیں پاکستان ہے اس لیے یہاں پر احتیاط کرنی پڑتی ہے"۔عدن نے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔اس نے ناگواری سے کہا۔

"میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ! میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ تم حویلی میں ہماری مہمان ہو۔کل کو کوئی بات ہو گئی تو بھگتنا ہمیں ہی پڑے گا"۔اب کے اس نے غصے سے کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ آپ۔۔۔آئندہ میرے سے سوال جواب مت کرنا"۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی زبان کوناں ذرا قابو میں رکھو"۔وہ اس کو انگلی سے وارن کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور وہ اس کی چوڑی پشت کو گھور کر رہ گئی۔

" سمجھتا ہے ! میں بھی اس کی رعایا ہوں۔"اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

بلو سوٹ اور اوپر بلو ہی اسکارف لئے وہ صبح "روشن پاکستان"نیوز چینل کے آفس میں کھڑی تھی۔اعجاز ہمدانی اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔

"مس جائشہ بہت بہت شکریہ آپ کا ہم پر اعتماد کرنے کا"۔اس نے اس کے قریب آکر کہا۔

"ابھی تو میٹنگ ہوگی پھر پتہ چلے گا۔۔۔میں آپ پر کتنا اعتماد کر سکتی ہوں"۔اس نے پر اعتماد لہجے سے جواب دیا۔

"آپ بیٹھیں ! تھوڑی دیر تک سر آتے ہیں"۔وہ یہ کہہ کر چلا گیا تو وہ آفس کا جائزہ لینے لگی۔بہت بڑا آفس تھا۔ اور عملہ بھی بہت زیادہ تھا۔

"چینل تو کافی بڑا ہے اب دیکھیں کیا ہوتا ہے"۔اس نے خود سے کہا۔

تقریباآدھے گھنٹے بعد رضا بخاری آفس میں داخل ہوا تو سب اسکے احترام میں کھڑے ہو گئے جب کہ وہ اس کو دیکھ کر تھوڑا پریشان ہوئی۔کیونکہ وہ کل والی میٹنگ میں اس کی نظروں میں اپنے لئے ناگواری دیکھ چکی تھی۔

رضا بخاری کی اس پر نظر پڑی تو اس نے ستائشی نظروں سے ہمدانی کو دیکھا۔

"ہمدانی دس منٹ تک مس جائشہ کو اندر بھیجیں"۔یہ کہہ کر اپنے کیبن میں چلا گیا تو سارے ورکرز حیران رہ گئے۔کیونکہ وہ پہلے آکر ساری ضروری فائلز چیک کرتا تھا پھر بعد میں کسی کو میٹنگ کے لیے بلاتا تھا۔اعجاز ہمدانی اپنے باس کی بے تابی پر مسکرا اٹھا۔

تقریبادس ہی منٹ بعد وہ اس کے کیبن میں موجود تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آئیں مس جائشہ "۔اس نے اشارے سے کہاتو وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کی سی وی دیکھی ہے ماشاءاللہ کافی اچھی ہے "۔رضا بخاری نے فائل ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر!ایک سوال کرسکتی ہوں؟اسنے پراعتماد لہجے میں کہارضا بخاری نے سر اثبات میں ہلادیا۔

"you can ask."

"سر۔۔۔کل کی میٹنگ میں آپ مجھے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔اور آج نوکری کے لئے بلالیا کیاوجہ ہے اس کی؟"۔اس نے دھیمے سے لہجے میں کہاتو رضا بخاری اس کے مشاہدے پر حیران ہوا۔

"کل جو آپ نے کیاوہ مینرز کے خلاف تھااصولی طور پر تو کوئی میٹنگ ہو رہی ہو تو مداخلت کرنا غلط بات ہے۔ لیکن جو اس سیچویشن آپ کو درپیش تھی وہ آپ ہی بہتر جان سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن جس جرات سے آپ نے ساری باتیں کیں۔۔۔مجھے اس چیز نے متاثر کیا ہے۔سچ اور جرات یہ دونوں صفات جو مجھے بہت پسند ہیں۔۔۔اور ایز آ جرنلسٹ آپ میں یہ دونوں خوبیاں موجود ہیں۔"رضا بخاری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کب سے ہیں آپ اس فیلڈ میں"۔رضا نے سوال کیا۔

"سر تقریبا دس ماہ ہو گئے ہیں۔۔مختلف چینلز میں ایز آ رپوٹر کام کرتی رہی ہوں۔۔۔۔یہ کام بھی مجھے ٹھیک طریقے سے نہیں کرنے دیا گیا۔"اس نے تھوڑے دکھ سے کہا۔

"مس جائشہ آپ کی نظر میں انسانیت کیا ہے؟رضا بخاری نے اپنا اگلا سوال کیا۔وہ ایسے سوال پر حیران ہوئی۔ کیونکہ کسی نے بھی ایسا سوال پہلے نہیں پوچھا تھا۔

"درد کسی مظلوم کو ہو اور اسی درد کی لہر کو میں اپنے اندر محسوس کروں۔۔یہ انسانیت ہے۔اگر مظلوم کا درد مجھے اپنے اندر محسوس نہیں ہوتا تو میں انسانیت کے خانے سے خارج ہوں۔احساس کا نام ہی انسانیت ہے"۔

Posted On Kitab Nagri

"جب انسان میں انسانیت اپنے کمال درجے پر پہنچے تو فرشتوں سے بھی بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔۔۔۔۔اور یہی چیز اس کے اشرف المخلوقات ہونے کی بنیاد ہے۔۔

۔۔۔اور جب انسانیت اپنے معیار سے گرتی ہے۔۔تو وہ انسان جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔۔انسانیت سے گرا ہوا انسان پورے معاشرے کے لئے خطرے کی علامت بن جاتا ہے۔۔اس کی مثال ایک پاگل کتے کی مانند ہو جاتی ہے۔۔۔جو دوسروں کو کاٹتا ہے۔۔۔۔دوسرے اس کے سامنے اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔۔۔اور بدقسمتی سے ہمارے معاشرے کی بھی ایسی ہی مثال بن چکی ہے۔۔کئی انسان نما جانور دوسروں کو کاٹتے پھرتے ہیں"۔اس نے بڑے دکھ سے کہا۔

رضا بخاری اس کے تجزیے پر بڑا حیران ہوا۔

مس جائشہ آپ کو ایک ماہ کے لئے شام پانچ بجے آدھے گھنٹے کا پروگرام دیا جاتا ہے۔وہ اس لئے کہ آپ کی ٹریننگ ہو جائیں۔۔۔اس کے بعد کوشش کریں گے کہ پرائم ٹائم میں آپ کو پروگرام دیں"۔

رضا بخاری نے یہ کہا تو جائشہ کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے ملے جلے تاثرات ابھرے۔

" سر کیا مجھے اپنی مرضی سے پروگرام کرنے دیا جائے گا؟"اب کے اس کے سوال میں جوش تھا۔

"کیوں نہیں۔۔۔۔آپ اپنی مرضی سے پروگرام کریں گی۔۔۔۔لیکن اس بات کا خیال ضرور رکھنا کہ پیمرا نے جو قواعد وضوابط مرتب کیے ہیں انکو مت توڑنا۔۔۔۔

کیونکہ ہم پر بھی کچھ رسٹرکشنز ہیں۔۔جنہیں ہمیں فالو کرنا ہوتا ہے"۔رضا بخاری نے وضاحت سے کہا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔۔ٹھیک ہے سر! میں کل سے۔"۔ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی کہ رضا بخاری نے اس کی بات کاٹ دی۔

"نہیں آج سے بلکہ ابھی جوائن کریں آپ"۔اس نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا وہ مسکرا دی۔

'کچھ دنوں تک کسی سیف ایریا میں آپ کے فلیٹ کا بندوبست ہو جائے گا۔۔۔ایک سچ بولنے والے کی جان کو بڑا خطرہ ہوتا ہے۔۔۔اور سیلری آپ کی مرضی کے مطابق ہو گی"۔رضا نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سر میں آپ کا کیسے شکریہ ادا کروں مجھے الفاظ نہیں مل رہے"۔جائشہ کو یقین نہیں آرہا تھا۔

"اس میں شکریہ ادا کرنے والی کونسی بات ہے۔۔۔اگر آپ کو ہماری ضرورت ہے۔۔۔۔تو ہمیں بھی آپ جیسی جرنلسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔جو ہمارے چینل کی ترقی کا باعث بنے"۔رضا بخاری نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"اگر کسی میل نے آپ کے ساتھ کوئی بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تو آپ فوراً اعجاز ہمدانی جو کہ ہر وقت آفس میں موجود ہوتے ہیں ان کو انفارم کریں

اسی وقت ایکشن لیا جائے گا"۔رضا بخاری نے اس کو مطمئن کرنے کی بھرپور کوشس کی تاکہ وہ مطمئن ہو کر اپنا کام کر سکے۔

"تھنیکیس سر!ایک سوال پوچھ سکتی ہوں؟اس نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ضرور"۔رضا بخاری نے ابرو اچکا کر کہا۔

"سر!سفیان پر حملے کی نیوز سب چینلز نے بریک کی سوائے آپکے چینل کے۔۔۔کیا وجہ ہے اسکی"۔رضا بخاری اسکے معصومیت بھرے انداز پر پل بھر کو ٹھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمارا چینل بغیر تصدیق کے خبر نہیں چلاتا"۔رضا نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں چلتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

رضا بخاری کی نظروں میں سفیان کی پٹائی والا منظر گھوم گیا۔"brave girl" یہ کہہ کر وہ اپنی فائلز پر جھک گیا۔

★*****★******★

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

حسن علی کا چالیسواں بھی ہو چکا تھا تسلیم اور مستجاب لندن واپس جانے کی تیاریاں کر رہی تھی۔راشدہ بیگم بھی بڑی خوش تھی لیکن ملک اللہ داد کو چپ سی لگ گئی انہوں نے تسلیم کو رکنے کا کہا لیکن اس نے منع کر دیا کہ " بابا

Posted On Kitab Nagri

جان ہمارا جانا ہی بہتر ہے پلیز ہمیں نہ روکیں"۔وہ آگے سے چپ کر گئے لیکن ان کی آنکھوں میں بہت اداسی تھی۔

عدن اپنے دادا کے پاس آکر بیٹھا تو اسے بہت اداس لگے۔

"دادا جان کیا ہوا ہے آپ کو؟"اس نے انکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں میستجاب اور تسلیم یہاں رہے۔۔لیکن وہ نہیں مان رہیں"۔انہوں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"دادا جان میں آپ کے پاس ہوں نا آپ کیوں روک رہے ہیں انھیں؟ جانے دے انھیں۔"اس نے بڑے پیار سے کہا

"تم کہاں گھر میں ٹکتے ہو۔۔۔ایک پاؤں تمھارا ادھر۔۔ایک شہر میں۔۔۔اور ملک سے باہر ہوتا ہے"۔انہوں نے اداسی سے کہا۔

"کاروبار کے سلسلے میں آنا جانا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔۔۔جب بھی میں کہیں سے آتا ہوں۔تو سب سے پہلے آپ کے پاس ہی آتا ہوں"۔وہ دادا کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔لیکن ان کے سر پر اپنی پوتی کی محبت سوار تھی۔اتنے میں مستجاب بھی ادھر آگئی۔تو دادا نے ناراضگی سے منہ پھیر لیا۔

"میرے ڈارلنگ دادا جان! مجھ سے ناراض ہیں" یہ کہہ کر اس نے اپنا سر ان کے کندھے پر رکھ دیا تو وہ ہنوز منہ پھلائے بیٹھے رہے۔

"ہاں میں ناراض ہوں۔۔لیکن تمہیں کیا میری ناراضگی کی پرواہ ہے"۔انھوں نے اس کا سر نرمی سے ہٹایا۔

"دادا جان میری ادھر جاب ہے میں ادھر کیسے رہ سکتی ہوں"۔اس نے ان کے بوڑھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا بس میں یہی چاہتا ہوں کہ تم میری نظروں کے سامنے رہو"۔انھوں نے بے بسی سے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر آپ ہمارے ساتھ چلیں"۔اس نے حل پیش کیا تو عدن حیدر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"وہ کیوں آپ کے ساتھ جائیں گے۔۔۔وہ ادھر ہمارے ساتھ ہی رہیں گے"۔اس نے ہلکے سے غصے سے کہا تو وہ بھی اسے گھورنے لگی۔

"میں آپ سے بات نہیں کر رہی"۔اس نے بھی بھنویں اچکا کر کہا ملک اللہ داد ان کی نوک جھونک پر مسکرا دیئے۔

"داد جان سمجھا لیں اپنی پوتی کو تمیز سے بات کیا کرے میرے ساتھ"۔وہ اسے سخت سنانے تو لگا تھا لیکن دادا کی وجہ سے بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"عدن چھوڑو بچی ہے"انہوں نے عدن کو دیکھ کر کہا۔

یہ بچی ہے"۔اس نے بچی پر زیادہ زور دے کر کہا تو مستجاب کو تو گویا پتنگے ہی لگ گئے۔

"تو کیا ہے؟بچی ہی تو ہوں میں۔۔۔آپ سے تو 10 سال چھوٹی ہی ہوں گی"۔اس نے عدن کو زچ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"نہیں 10 سال نہیں بلکہ پورے 27 سال آپ مجھ سے چھوٹی ہیں۔۔ابھی تو اس بچی نے آنکھ کھولی ہے"۔اس نے بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالی تو وہ غصے سے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ داد جان روک دیا۔

"بس کرو!تم دونوں میرے لیے بچے ہی ہو اب بحث کرنا بند کردو۔۔۔بچوں کی طرح لڑ رہے ہو۔۔۔مستجاب بیٹا تم لوگ رک جاؤ!"۔تسلیم جو اپنے سسر کی درخواست سن رہی تھی اسے پتہ تھا کہ مستجاب میں وہ علی حسن کو دیکھتے ہیں اس لیے وہ زیادہ جذباتی ہو رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تسلیم آپ لوگ اب نہیں جا رہے۔۔عدت پہلے گزر لینے دو۔۔پھر جانے کا فیصلہ کرنا"۔ان کے لہجے میں رعب بھی تھا اور بے بسی بھی تھی۔مستجاب کو پتا تھا کہ وہ ہارٹ پیشنٹ ہیں۔۔زیادہ ٹینشن سے ان کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے دادا جان آپ کے لیے ورنہ تو دوسرے سارے لوگ مجھے زہر لگتے ہیں"۔اس نے پہلے پیار بھری نظر دادا پر اور ناگوار نگاہ عدن پر ڈال کر کہا۔

ملک اللہ داد کو ایسے لگا کہ جیسے ان کو نئی زندگی کی نوید مل گئی ہے۔انھوں نے خوش ہو کر اسے گلے سے لگا لیا۔

تسلیم بھی چپ کر گئی تھی کیونکہ اس کو پتا تھا کہ مستجاب دادا سے بہت اٹیچ ہو چکی ہے۔

"ٹھیک ہے دادا جان آپ اب آرام کریں پھر شام کو ملتے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔عدن اس کے پیچھے پیچھے باہر آیا اور آ کر اس راستے میں کھڑا ہو گیا۔

"اگر دوسرے تمہیں زہر لگتے ہیں تو تم مجھے زہر سے بھی بدتر لگتی ہو!۔۔۔یہ تو دادا جان کی وجہ سے میں برداشت کر رہا ہوں۔۔۔ورنہ تمھارے جیسی بد دماغ لڑکی کو تو میں اپنی نوکرانی بھی نہ رکھوں"۔عدن نے یہ کہہ کر اسے آگ ہی لگا دی۔

"تم بالکل اپنے ماں باپ کی طرح ہو لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر۔۔اور۔۔۔آگے میں کچھ کہنا ہی نہیں چاہتی عقلمند ہو اس لیے سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔اور یہاں پر انسان نما جانور بستے ہیں جن کو انسانوں کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔۔۔عدن صاحب جتنا یہ آپ کا گھر ہے نہ اتنا ہی میرا گھر ہے۔یہ الگ بات ہے کہ ہم لوگوں نے کبھی غریبوں کا خون چوس کر عیاشی نہیں کی"۔

Posted On Kitab Nagri

وہ نفرت سے کہہ کر اسے آگ بگولہ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ پیچھے اپنی مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

★***★*****★

جائشہ نے سارے دفتر کا جائزہ لیا اور اپنے پروگرام کے سلسلے میں ہمدانی سے ڈسکس کیا۔اس کے خیالات سے ھمدانی نے اتفاق کیا۔عملہ بھی اس کو کافی اچھا لگا۔

"سر میں پروگرام کرتے ہوئے اپنا اسکارف نہیں اتاروں گی"۔اس نے نیوز اینکرز کو رنگ برنگے اور ماڈرن کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی ہم آپ کو فورس نہیں کریں گے"۔ہمدانی نے نرمی سے کہا۔

" سر میں کوشش کروں گی کہ لوگوں کے ان کے علاقوں میں بیٹھ کر پروگرام کر کے مسائل حکومتی ایوانوں تک پہچاؤں۔۔۔نہ کہ اے سی والے کمرے میں بیٹھ کر دوسرے اینکرز کی طرح پروگرام کروں"۔جائشہ نے اپنے سٹوڈیو کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

"اس میں زیادہ محنت درکار ہے۔۔۔لیکن ہم آپکو پوری سپورٹ کریں گے"۔ہمدانی نے پر عزم لہجے میں کہا۔

اج کا سارا دن بہت مصروف گزرا تھا۔وہ تھک کر گھر لوٹی تو اماں بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ کیونکہ اسنے فون پر اپنی نوکری کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"یہ بس آپ کی دعاؤں کا اثر ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔انھوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

"بیٹا ماں تو ہر لمحے اپنی اولاد کے لئے بس دعا ہی کرتی ہے۔۔۔لیکن یہ تمھاری ہمت اور حوصلے کا بھی نتیجہ ہے"۔

"اچھا بیٹا تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے کھانا لگاتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف جانے لگی تو اس نے منع کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر لیٹ کھانا کھایا تھا ابھی بھوک نہیں ہے۔۔۔۔میں ذرا وضو کر کے شکرانے کے نوافل ادا کر لوں"۔یہ کہہ کر وہ وضو کرنے واش روم چلی گئی ★*****★*****★*****★

سفیان کی حالت دیکھ کر چودھری خالد بڑا اچھنبے کا شکار ہوا۔

"سفیان کون تھے وہ؟اور مجھ سے جھوٹ مت بولنا"۔

خالد نے اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کہا۔

"سر آپ سے میں جھوٹ بولنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔ہماری ایمپلائر جائشہ "۔یہ کہتے ہوئے اس نے نظریں جھکا لیں

"کیا جائشہ۔۔۔اس نے نا سمجھی کے عالم میں کہا۔

"سر!۔۔۔۔۔اس نے مجھ پر حملہ کیا ہے"۔سفیان کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ اس نے ایک لڑکی سے مار کھائی ہے۔

"کیا وہ دہشت گردوں کی تنظیم سے تعلق رکھتی ہے جس نے تمہیں مارا ہے"۔خالد نے چیخ کر کہا۔

"وہ لڑکی کے روپ میں ایک خطرناک بلا ہے۔"سفیان کی نظروں میں اپنی پٹائی کا منظر آگیا۔

"لعنت ہو تم پر"۔۔۔۔دھان پان سی لڑکی نے تمھیں پیٹ کے رکھ دیا۔

"سر اس نے کراٹوں میں ٹریننگ حاصل کی ہوئی ہے"۔

سفیان نے بے بسی سے کہا۔

"ایسے کرو تمہیں چوڑیاں لا کے دیتا ہوں وہ پہن لو"۔

خالد کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے ہوا یہ سب"۔اس نے لہجے کو تھوڑا سا نرم کر کے کہا تو سفیان نے سارا واقعہ بتا دیا۔

"اگر لڑکی اغوا کرنی نہیں آتی۔۔۔تو کیوں کیا یہ سب۔۔۔

"اب اس لڑکی کو میرے ہاتھوں سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا"۔چوہدری خالد اور سفیان کی آنکھوں میں انتقام کی آگ جل رہی تھی۔چوہدری خالد کے چینل کو اس کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔

★*****★*****★

آج موسم بہت خوشگوار تھا مستجاب نے دادا کے ساتھ پورا گاؤں گھومنے کا پروگرام بنایا۔تسلیم بیگم عدت میں تھی اس لیے وہ گھر پر ہی ٹھہری۔بخشو

ملک اللہ داد کے ساتھ تھا۔ہلکے سروں سے چلتی ہوا کسی بھی اے سی کی ہوا کو پیچھے چھوڑ رہی تھی۔ہرے بھرے کھیتوں پر رسیلے پھل دار درخت پھلوں کے بوجھ سے جھکے ہوئے تھے۔اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شعور والی نظریں اللہ کا شکریہ ضرور ادا کرتیں۔

سڑک کے کنارے چھوٹی سی نہر تھی نہر کے بہتے ہوئے پانی میں ہوا سرسراتے ہوئے گزر رہی تھی۔جس سے ماحول میں عجیب سا ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔جو سننے والوں کو بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا۔یہ مناظر مستجاب کو اپنی طرف بے انتہا کھینچ رہے تھے۔کیونکہ وہ نیچر کی شیدائی تھی۔لیکن دوسری طرف گاؤں والوں کی حالت زار دیکھ کر اس کو اپنے دل میں عجیب سا دکھ محسوس ہو رہا تھا۔کہاں اتنی بڑی حویلی؟اور کہاں غریب کا کچا مکان؟ معاشرے کی اس تقسیم پر دل میں ملال اٹھ رہے تھے۔پورے گاؤں میں کوئی بھی ہسپتال نہیں تھا صرف 2ڈسپنسریاں تھی۔دادا جان اسے فارم ہاؤس پر لے کر گئے تو وہ بہت خوش ہوئی۔رنگ برنگے پھول اور پھل دار درختوں نے ماحول کو بہت خوشگوار بنا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دادا کیا میں پھل توڑ سکتی ہوں؟اس نے معصومیت سے کہا تو دادا جان کو اس پر انتہا پیار آیا۔

"میری بچی تمھیں اجازت کی کیا ضرورت ہے۔۔۔سارا کچھ تمہارا ہے"۔اللہ داد نے خوش ہو کر کہا۔

مستجاب بچوں کی طرح خوش ہو کر پھل اتار رہی تھی اور بخشو پیچھے پیچھے پھل اکٹھے کر رہا تھا

دادا جان تھک چکے تھے اس لیے وہ کرسی پر بیٹھ کر اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

"بخشو انکل آپ بیٹھ جائیں!آپ بھی تھک گئے ہوں گے"۔اس نے یہ کہا تو بخشو بھی جان چھوٹنے پر بیٹھ گیا۔۔

اس کو لگ رہا تھا کہ آج وہ لڑکی اس کو بھگا بھگا کر مارے گی۔

ٹھنڈی ہوا سے آنچل بار بار اڑ رہا تھا جس کو وہ بار بار سنبھال رہی تھی۔بالوں کی کچھ لٹیں نکل کر چہرے پر عجیب

سا حسن پیش کر رہی تھی وہ کافی آگے نکل

آئی۔ملک اللہ داد کو وہ نظر نہ آئی تو بخشو کو اس کے پیچھے بھیجا۔

چوہدری مکرم جو اپنی زمینوں پر آیا ہوا تھا اس کی نظر ایک دم سے مستجاب پر پڑھی تو وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا۔

"رحمت دیکھو تو ہماری زمینوں پر ایک پری اتری ہے اس نے مستجاب کو نگاہوں میں سمو کر کہا۔

"میرے خیال میں بڑے دور نکل آئی ہوں میں"۔اس نے مکرم کی آنکھوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے ادھر

ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"باسٹرڈ!۔۔۔کیسے گھور رہا ہے جیسے آنکھوں سے ہی کھا جائے گا"۔اس نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔

اتنے میں وہ قریب آ گیا۔

"کیا کسی پرستان سے راستہ بول کر آ گئی ہو؟کون ہو تم؟اور یہاں کیا کر رہی ہو"۔چوہدری مکرم نے سر سے لے

کر پاؤں تک گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو۔اور اپنے کام سے کام رکھو"۔ یہ کہہ کر وہ پیچھے کی طرف مڑی تو وہ اس اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"اتنی حسین صورت دیکھ کر کوئی پاگل ہی اپنی آنکھوں پر قابو رکھ سکتا ہے"۔اس نے دیدہ دلیری سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے گھٹیا انسان"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے قدموں کو تیز کر لیا۔لیکن چوہدری مکرم نے آگے آکر اس کی کلائی دبوچ لی۔ جس پر اس نے کھینچ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

" گھٹیا انسان میں تمھاری آنکھیں نکال دوں گی"۔اس نے یہ کہتے ہوئے کلائی چھڑوانی چاہی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔

"اب تو میں تمہیں بالکل نہیں چھوڑوں گا۔۔چوہدری مکرم نام ہے میرا۔۔۔ تمھاری اتنی جرات کہ تم میرے اوپر ہاتھ اٹھاؤ۔۔۔لیکن خیر کوئی بات نہیں اسی بہانے چھوا تو سہی"۔ یہ کہہ کر اس نے اسکی کلائی چھوڑ دی۔

"رحمت اس لڑکی کو گاڑی تک لاؤ۔۔۔ نہیں آتی تو تمہیں پتا ہے کیا کرنا ہے؟ مکرم نے مکروہ مسکراہٹ سے کہا تو مستجاب کے اوسان خطا ہو گئے۔ کیونکہ بڑی بڑی مونچھوں والا دیو نما رحمت اس کی طرف بڑھا تو اس کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔

"اگر جان کی پرواہ ہے تو لڑکی کو ہاتھ مت لگانا۔۔۔ نہیں تو ادھر ہی ٹھونک دوں گا"۔اپنے پیچھے آتی آواز نے گویا اسے نئی زندگی دے دی۔

★***★****★

Posted On Kitab Nagri

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بخشو اپنی ریوالور کا رخ رحمت کی طرف کیے ہوا تھا۔چوہدری مکرم جو کہ اپنی گاڑی تک تقریباً پہنچ چکا تھا وہ مڑا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا رحمت کے قریب پہنچا۔

"اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں لڑکی کو مار دوں گا۔۔۔اپنی پستول نیچے پھینکو"۔مکرم نے یہ کہہ کر اپنی پستول کا رخ مستجاب کی طرف کر دیا۔بخشو نے لاچاری سے ادھر ادھر دیکھا لیکن پستول نیچے پھینکنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتے! کہ تم کیا کر رہے ہو لڑکی کو چھوڑ دو۔۔۔یہ ملک اللہ داد کی پوتی ہے۔۔۔وہ تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے"۔بخشو نے غرا کر کہا۔

"اچھا تو!۔۔یہ ملک اللہ داد کی پوتی ہے۔ملک اللہ داد کے پوتے نے میرے گاؤں سے ایک لڑکی اٹھائی تھی ۔۔۔اب بدلے میں۔۔۔۔۔۔میں اسکو لے کر کا جا رہا ہوں"۔اس نے مستجاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس نے یہ کہا تو مستجاب کو اپنی روح نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"چلو لڑکی یہ کہہ کر اس نے مستجاب کا بازو پکڑا

"یو باسٹرڈ چھوڑو مجھے"

اس نے مزاحمت کی لیکن بیکار گئی۔کیونکہ اس کی گرفت مضبوط تھی۔

وہ مستجاب کو گھسیٹتا ہوا لے کے جا رہا تھا اور ادھر بخشو بے بس کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"رحمت اپنی پستول کا رخ پیچھے کی طرف ہی رکھوا گر اس نے مزاحمت کی۔۔اسی کی ٹانگ پر گولی مار دینا"۔اس نے بخشو کو دیکھ کر رحمت کو کہا۔اس نے مستجاب کو پھینکنے کے سے انداز میں گاڑی میں بٹھایا۔اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔اور کسی کو فون ملانے لگا۔

"لکی میں گاؤں کی حدود میں ہوں مجھے کچھ بندوں کی ضرورت ہے۔۔بڑی تگڑی اسامی ہاتھ لگی ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

مستجاب کو لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا دماغ کام کرنا بند ہو گیا ہے۔لیکن جب اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اس نے چوہدری مکرم کو دونوں ہاتھوں سے پیٹنا شروع کر دیا۔

"لعنتی انسان مجھے چھوڑ دو"۔اس نے چیخ کر کہا تو چوہدری مکرم مسکرانے لگا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ روئی کے گالے مجھ پر برس رہے ہیں۔"اس نے تنگ آ کر رونا شروع کر دیا۔

بخشو کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔اس نے فوراً حسام کو فون ملایا لیکن اس نے کال اٹینڈ نہیں کی تو اس نے عدن کو فون ملایا جو اس نے دوسری بیل پر اٹینڈ کر لیا۔

"صاحب مستجاب کو چوہدری مکرم لے گیا ہے۔ابھی۔۔ابھی وہ گاؤں والی روڈ سے نکلا ہے۔۔۔بخشو نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا تو عدن کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

"بخشو بابا کیا کہہ رہے ہیں؟عدن نے بے یقینی کی حالت میں کہا۔

"صاحب جلدی کرو سائیں اللہ داد کو پتہ چلا تو ان کو کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔"ابھی وہ بات کر رہا تھا۔عدن نے فون کاٹ دیا۔وہ اپنی گاڑی جو شہر کی طرف لے کے جا رہا تھا۔فوراً گاؤں کی روڈ کی طرف موڑ دی۔اتنی تیز ڈرائیونگ اُس نے زندگی میں کبھی نہیں کی تھی۔اس نے اپنے موبائل سے دلاور ملک کا نمبر ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا چوہدری مکرم نے مستجاب کو اغوا کر لیا ہے۔۔گاڑی ابھی گاؤں کی حدود میں ہے۔۔۔جلدی اپنے بندوں کو بھیجیں۔۔۔۔۔جلدی کچھ کریں"۔عدن نے تیز لہجے میں کہا تو دلاور ملک بھی پریشان ہو گیا۔

"اس کی اتنی ہمت۔۔۔۔۔بیٹا میں تو شہر اسمبلی کے اجلاس میں آیا ہوا ہوں۔۔۔میں فون کر دیتا ہوں انسپیکٹر کو اور اپنے بندوں کو بھی بھیجتا ہوں۔۔۔کوشش کرتا ہوں میں جلدی گاؤں پہنچوں" دلاور ملک نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

★****★*****★

بخشو کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ملک اللہ داد کو کیا بتائے۔لیکن اس کو پوری امید تھی کہ مستجاب کو جلد از جلد بازیاب کروالیا جائے گا۔اس نے ملک اللہ داد کو بتایا کہ مستجاب عدن صاحب کی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی ہے۔۔جس پر ملک اللہ داد کو عجیب سا محسوس ہوا کیوں کہ وہ دونوں کا آپس میں چڑنا جانتے تھے۔

"بخشو مجھے حویلی واپس لے چلو میرا دل بہت گھبرا رہا ہے"۔انہوں نے اپنی چھڑی کے آسرے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اتنے میں بخشو کے موبائل پر عدن کا فون آیا تو وہ فون لے کر سائیڈ پر ہو گیا۔

"بخشو بابا آپ نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا"۔عدن نے پریشان لہجے میں کہا تو بخشو کو اپنی کم عقلی پر رونا آ گیا کیونکہ اس نے گاڑی کا نمبر نوٹ نہیں کیا تھا۔

"صاحب نمبر تو نوٹ نہیں کیا لیکن گاڑی کا رنگ سفید تھا"۔اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

دو گاؤں کو ملانے والی ایک ہی شاہراہ تھی۔جو بھی گاڑی آتی اس روڈ سے ضرور گزرتی۔مطلع ابر آلود اور کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی۔عدن نے گاڑی کو ایک سائیڈ پر کھڑا کیا۔خود باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔جو بھی سفید رنگ

Posted On Kitab Nagri

کی گاڑی آتی تو وہ اسکے بالکل سامنے کھڑا ہو جاتا۔ کتنی ہی گاڑیاں آئیں اور گزر گئیں عدن کو بڑی مایوسی ہوئی۔اس نے حسام کو بھی جلدی پہنچنے کا کہا تھا۔پولیس کو بھی اطلاع مل چکی تھی۔پولیس نے ناکے لگانے شروع کر دیئے تھے۔

دور سے ایک سفید رنگ کی گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی تو وہ سڑک کے بیچوں بیچ آکر کھڑا ہو گیا۔لیکن گاڑی نہ رکی تو وہ تقریباً اس کے پاس سے گزرتی ہوئی چلی گئی اور اگر وہ سائیڈ پر نہ ہوتا تو گاڑی اس کے اوپر چڑھ جاتی۔اس نے بجلی کی سی تیزی میں اپنی گاڑی سٹارٹ کی اور اس کی گاڑی کے پیچھے لگا دی۔وہ فل سپیڈ پر گاڑی چلا رہا تھا۔اس نے گاڑی سفید گاڑی کے بلکل سامنے کھڑی کر کے بریک لگا دی۔گاڑی اس نے روڈ پر ترچھی کر کے کھڑی کی تاکہ گاڑی کو نکلنے کا راستہ نہ مل سکے۔وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا اور چوہدری مکرم کو دیکھ کر اسے اپنے اوپر قابو پانا مشکل ہو گیا۔

"اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو گاڑی سے فوراً باہر نکلو"

اس نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"دیکھو مجھے جانے دو اگر کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی۔۔۔تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چوہدری مکرم نے بھی جواباً دھمکی لگائی۔

" بے غیرت گاڑی سے باہر نکل کر بات کر"۔یہ کہتا ہوا وہ اس کی گاڑی کے بالکل قریب جا کر کھڑا ہوا۔

چوہدری مکرم نے اپنی گن اٹھائی ہی تھی۔کہ عدن نے اپنی پسٹل کی پچھلی سائیڈ کو گاڑی کے شیشے پر دے مارا۔ایسا کرنے سے شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔اس کی کرچیاں چوہدری مکرم کے اوپر گری تھی۔کچھ مستجاب کے اوپر بھی گری تھی۔مستجاب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سچویشن میں کیا کرے۔اس کو اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔مکرم

Posted On Kitab Nagri

سنبھل کر اپنی پسٹل اٹھانے ہی لگا تھا کہ عدن نے گاڑی کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کو بالوں سے پکڑ لیا۔اس کے سر کو جہاں پر کرچیاں گری ہوئی تھی زور زور سے مارا۔

اس کے ریوالور والے ہاتھ پر اپنی گن کی پچھلی سائیڈ زور سے دے ماری جس کی وجہ سے وہ کراہ کر رہ گیا۔

"نکل باہر"! یہ کہتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اس کو گھسیٹ کر باہر نکالا۔اب مکرم اور عدن میں ہاتھا پائی شروع ہو چکی تھی۔موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مستجاب جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی۔عدن نے مکرم کی خوب پٹائی کی تھی۔جواباً مکرم نے بھی عدن پر خوب وار کیے تھے۔عدن کو بھی دو تین جگہ چوٹ لگی تھی لیکن مکرم لہولہان ہو چکا تھا۔اتنے میں ایک گاڑی ان کے پاس آکر رکی جس میں سے پانچ دیوہیکل نما آدمی کلاشنکوف سمیت نکلے۔عدن سمجھا کہ وہ آدمی انکے ہیں۔

"اٹھاؤ اس کو حویلی لے کر چلو"۔یہ کہہ کر وہ مڑا تھا کہ اس کو ہنسنے کی آواز آئی۔

"ہم چودھری مکرم کو تو لے کر ہی جائیں گے لیکن تمہاری اس حسینہ سمیت"۔ان میں سے ایک آدمی نے یہ کہا تو عدن کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔وہ مستجاب کی طرف بڑھنے لگے جس نے ڈر کر عدن کی پیٹھ پیچھے پناہ لے لی تھی۔

"اپنے قدموں کو وہی روک لو"عدن نے چیخ کر کہا تو سب قہقہے لگانے لگے۔ایک آدمی نے چوہدری مکرم کو اٹھایا اور گاڑی میں بٹھا کر لے گیا۔

چار آدمیوں نے عدن اور مسجاب کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔عدن کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔کیونکہ اگر وہ اکیلا ہوتا تو ان سے نمٹ لیتا۔لیکن اس کے ساتھ مستجاب تھی۔جو کہ بے حد گھبرائی ہوئی تھی۔ان میں سے ایک آدمی مستجاب کو پکڑنے لگا۔تو وہ بے ہوش ہو کر عدن کی باہوں میں جھول گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو ہمیں جانے دو! جتنی رقم تم لوگوں کو چاہئے میں دینے کے لئے تیار ہوں"۔عدن مستجاب کی وجہ سے مفاہمتی رویہ اپنانے پر مجبور ہو گیا۔

"اگر ہم نے تم سے رقم لے کر تمہیں چھوڑ دیا تو چوہدری مکرم کے ہاتھوں سے ہمیں کوئی بھی نہیں بچا سکے گا ۔۔۔اس لیے لڑکی ہمارے حوالے کرو! اور تم اپنی راہ لو۔۔۔۔۔۔ہم دو بڑوں کی دشمنی میں پسنا نہیں چاہتے"۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

"دیکھو اب میں تمہیں کیسے پیٹتا ہوں"۔حسام جو اپنے دس بارہ بندے لے کر وہاں پر پہنچ چکا تھا۔اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے مکرم کے آدمیوں کی ٹانگوں پر گولیاں برسا دیں۔جس کی وجہ سے وہ لمحوں میں زمین بوس ہو چکے تھے۔

عدن نے صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مستجاب کو اٹھا کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

★****★******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جائشہ نے اپنے پروگرام پر کام شروع کر دیا تھا اپنے پروگرام کا نام اس نے "حلف سے وفاداری" رکھا۔جس پر سب کو تعجب ہوا کیوں کہ یہ بڑا مختلف قسم کا نام تھا۔وہ سارا دن شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتی رہی۔اس کو ایک ایسا علاقہ مل گیا جہاں پر مسائل ہی مسائل تھے۔پینے کا صاف پانی بلکل نہیں تھا اور نہ سیوریج کا سسٹم تو سرے سے ٹھیک نہیں تھا۔گندی نالیاں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی۔اس نے اس حلقے کے مسائل کو پوری طرح ہائی لائٹ کیا۔اس حلقے سے عنایت خان نے الیکشن جیتا تھا لیکن جیتنے کے بعد تو اس نے اس علاقہ کو مڑ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ناظرین! میں نے اس حلقے کے مسائل آپ کو کیمرے کی آنکھوں سے دیکھائے۔۔۔۔عنایت خان جو اس حلقے سے منتخب ہوئے تھے۔۔۔۔انھوں نے یہاں پر آ کر بہت زیادہ وعدے کئے تھے۔۔۔۔لیکن ان میں سے ایک بھی وفا نہ ہو سکا۔۔۔ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پروگرام میں شامل ہو کر ہمارے سوالوں کے جواب دیں۔۔۔۔کہ انھوں نے اپنے حلف کے ساتھ کتنی وفاداری کی ہے۔۔جائشہ علی کو اجازت دیجئے کل پھر ملاقات ہوتی ہے اللہ حافظ"۔

جائشہ علی اپنے پہلے ہی پروگرام کا اثر چھوڑ چکی تھی۔اس کا بولنے کا انداز بھی کمال کا تھا۔۔وہ ایک منجھی ہوئی اینکر لگ رہی تھی۔رضا بخاری نے بھی اپنی مصروفیات ترک کر کے اس کا پروگرام دیکھا تھا۔

اس کے سیکرٹری نے عنایت خان کے فون آنے کی اطلاع دی تو وہ سمجھ گیا کہ اس کو کیوں کال آئی ہے۔لیکن اس نے اشارے سے فون سننے سے منع کر دیا۔

"سر ابھی بہت بزی ہیں اس لیے فون نہیں سن سکتے"۔

اس کے سیکرٹری ارشاد نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔عنایت خان غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگا۔

جائشہ گھر جا رہی تھی کہ اپنے سیل پر انجان نمبر دیکھ کر چونکی۔

"جی کون؟"اس نے شائستگی سے کہا۔

"دیکھو لڑکی پروگرام ضرور کرو لیکن ہم پر نہیں۔۔اور بھی بہت زیادہ موضوع ہیں۔۔جن پر پروگرام ہو سکتا ہے۔۔اگر تم اس فیلڈ میں ٹکنا چاہتی ہو تو اس طرح کا پروگرام کرنا چھوڑ دو"۔

دوسری طرف سے دھمکی آمیز انداز میں کہا گیا تو جائشہ سمجھ گئی کہ دوسری طرف عنایت خان بات کر رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن سر! میں نے یہ پروگرام آپ پر نہیں بلکہ لوگوں کے مسائل پر کیا ہے۔۔اگر آپ میں دم ہے۔۔تو مسائل حل کریں۔۔۔اور یہ بتائیں کہ آپ نے حلف کے ساتھ کتنی وفاداری کی ہے۔۔۔ناں کہ مجھے دھمکیاں دیں"۔جائشہ نے بڑے آرام سے چبا چبا کر کہا تو مقابل کو آگ لگ گئی۔

"تم اپنے ساتھ اچھا نہیں کر رہی"۔عنایت خان نے دانت پیس کر کہا۔

"میں اچھا ہی کر رہی ہوں۔۔۔اگر آپ نے کچھ اچھا کیا ہے۔۔تو آکر کیمرے کے سامنے جواب دیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

★****★******★

وہ مستجاب کو لے کر حویلی پہنچا تو سب حیران رہ گئے کیونکہ اس نے بے ہوش مستجاب کو اٹھایا ہوا تھا۔

راشدہ بیگم یہ منظر دیکھ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔

"کوئی نوٹنکی کی ہوئی ہے میرے بیٹے کے قریب آنے کے بہانے ہیں۔۔۔اور کچھ نہیں"۔وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

حویلی کی ملازمائیں کانوں میں سرگوشیاں کر رہیں تھیں۔عدن نے مستجاب کو اس کے کمرے میں لٹایا۔

'تسلیم آنٹی کو بلاؤ"۔اس نے ایک ملازمہ کو کہا۔

اتنے میں ڈاکٹر بھی آ چکا تھا جس کو عدن نے راستے میں فون کر دیا تھا تسلیم جو کہ نماز پڑھ رہی تھی مستجاب کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی۔

"کیا ہوا ہے میری بچی کو؟"وہ گھبرا کر اس کے قریب آئی اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

ڈاکٹر نے مستجاب کا بی پی چیک کیا تو جو بہت زیادہ لو تھا۔"اس کو پانی میں نمک ڈال کر پلائیں"۔یہ کہہ کر اور ضروری ہدایات دے کر ڈاکٹر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

راشدہ جو پیچھے پیچھے ہی آرہی تھی عدن کے چہرے پر چوٹ اور خون کے نشانات دیکھ کر واویلا کرنے لگی۔

"کیا ہوا ہے میرے بچے؟ تمھیں یہ چوٹیں کیسے لگیں؟راشدہ نے عدن کا چہرہ پکڑ کر کہا تو تسلیم نے بھی عدن کو تشویش سے دیکھا۔

کچھ لوگوں نے مستجاب کو اغوا کر لیا تھا۔۔۔تھینک گاڈ میں موقعے پر پہنچ گیا۔۔۔اسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔بس ذرا اسٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے"۔

"ہائے میرے خدایا یہ سب کیسے ہوا؟"راشدہ نے پریشانی سے پوچھا۔اتنے میں ملازمہ پانی لے کر آئی تو تسلیم نے پانی کے کچھ قطرے مستجاب کے منہ پر مارے وہ تھوڑا سا کسمسائی۔

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟"راشدہ نے غصے سے عدن کو دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوتا اماں آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں؟"۔عدن نے ماں کی طرف دیکھ کر نرمی سے کہا۔

اتنے میں ملک اللہ داد بھی حویلی پہنچ گئے تھے۔ان کو جب پتہ چلا تو وہ غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگے ان کا بس نہیں چل رہا تھا مکرم کا قیمہ بنا دیں۔

"عدن جیسے بھی ہو مکرم مجھے حویلی میں چاہیے"۔

وہ چھڑی پکڑے پورے کمرے میں چکر کاٹ رہے تھے۔

"ابا جان پہلے ہی میرا بیٹا بال بال بچا ہے۔۔۔اب پتا نہیں کیا بات ہوئی ہو گی۔۔۔کہ وہ کلموہا مکرم اسے اٹھا کر لے گیا۔۔۔آپ کو پتہ ہے ناں وہ کتنا خطرناک ہے اس نے کتنے قتل کئے ہوئے ہیں"۔راشدہ بیگم نے مستجاب کو مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"راشدہ اپنی زبان کو لگام دو!۔۔۔ نہیں تو میں یہ بھول جاؤں گا کہ تم میری بہو ہو۔۔۔جاؤ یہاں سے"۔انہوں نے غصے سے کہا تو راشدہ پیر پٹختے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئ۔

تسلیم مستجاب کے سر کو بڑی نرمی سے دبا رہی تھی۔عدن پر سوچ انداز میں کھڑا تھا۔

"جاؤ بیٹا تم کپڑے بدلو"۔ملک اللہ داد نے عدن کو کہا۔

"عدن بیٹا میں تمہاری بہت شکر گزار ہوں۔۔۔میں تمہارا احسان ساری زندگی نہیں اتار سکتی"۔تسلیم نے عدن کو شکر گزار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس میں شکریہ ادا کرنے والی کوئی بات نہیں ہے آنٹی"

عدن نے لاپرواہی سے کہا۔

"واقع ہی اس میں شکریہ ادا کرنے والی کوئی بات ہے ہی نہیں۔۔۔کیونکہ انہوں نے بھی ان کے گاؤں کی کوئی لڑکی اغوا کی تھی۔۔۔بدلے میں وہ مجھے اغوا کر کے لے جا رہا تھا"مستجاب نے غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات سے کہا تو تینوں نفوس جو کمرے میں موجود ہیں انہوں نے بڑی حیرت سے اس کو دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"۔عدن نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ وہ کہہ رہا تھا کہ انہوں نے بھی ہمارے گاؤں کی لڑکی اغوا کی تھی۔

"بکواس کر رہا تھا وہ"۔عدن غصے سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

★*****★*****"★

بخشو! میں نے تمہیں اپنی بچی کی حفاظت کے لیے اس کے پیچھے بھیجا تھا اور۔۔۔تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔اگر اسے کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا؟"اللہ داد ماتھے پر ہاتھ رکھے غصے سے بخشو سے مخاطب تھے۔

Posted On Kitab Nagri

" سائیں میں جب وہاں پر پہنچا تو اس بے غیرت نے مستجاب بی بی پر پستول تانی ہوئی تھی۔۔۔اگر میں حرکت کرتا تو وہ بی بی کو کوئی نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔آپ کو اس لیے نہیں بتایا کہ آپ بہت زیادہ پریشانی لے لیتے اور بیمار پڑ جاتے "۔بخشو نے وضاحت دی۔

اتنے میں حسام حویلی پہنچا تو دادا نے اسے اپنے کمرے میں طلب کر لیا۔

" حسام مجھے مکرم حویلی میں چاہیے "۔انہوں نے غصے سے کہا۔

"دادا جان میں اس کے بندوں کی ٹانگیں توڑ آیا ہوں۔۔۔۔۔اور اب اگر وہ بزدل ہاتھ لگتا ہے تو اس کی بھی توڑ دوں گا۔۔۔سنا ہے۔۔۔بڑی چوٹیں لگی ہیں اسے۔۔۔ذرا ٹھیک ہو جانے دیں۔۔پھر میں اس سے نمٹ لوں

گا"۔حسام نے ان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"حسام کیا تم نے ان کے گاؤں کی کوئی لڑکی اغوا کی تھی "۔اللہ داد نے بڑی جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا۔انھیں پتا تھا کہ عدن ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔لیکن حسام کی حرکتیں مشکوک تھیں۔

"دادا جان آپ اپنے پوتے پر یقین نہیں ہے۔۔۔میں کبھی بھی ایسا کام نہیں کر سکتا"۔وہ ان کی بات سن کر ایک لمحے کو گڑبڑا کر رہ گیا۔

"یاد رکھنا !اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو تمہیں بڑی سخت سزا ملے گی۔"انہوں نے غصے سے کہا تو حسام نے پہلو بدل کر ان کو دیکھا۔

★****★******★

Posted On Kitab Nagri

یہ لڑکی اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھتی ہے۔اور ہم لوگوں کو اس قدر برا سمجھتی ہے۔عدن سونے کے لئے لیٹا تو سارے واقعات اس کے ذہن میں آنے لگے۔بجائے شکر گزار ہونے کے مزید سیخ پا ہو رہی تھی۔

عدن کو رہ رہ کر مستجاب پر غصہ آ رہا تھا۔صبح اس نے اپنے بزنس کے سلسلے میں انٹرنیشنل کمپنی کے ساتھ میٹنگ کے لیے جانا تھا لیکن نیند تھی کہ آ ہی نہیں رہی تھی۔

دوسری طرف مستجاب کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی اور اس کا دل سب سوچ سوچ کر ہول رہا تھا کہ اگر چوہدری مکرم اسے ساتھ لے جاتا تو کیا ہوتا؟۔

"اگر یہ لوگ ان کے گاؤں کی کوئی لڑکی اغوا نہ کرتے تو اس کی بھی جرات نہ ہوتی مجھے کڈنیپ کرنے کی"۔

وہ خود سے ہی یہ بول رہی تھی۔

اسے بڑے زوروں کی بھوک لگ رہی تھی کیونکہ کھانا اس نے صحیح طرح نہیں کھایا تھا۔وہ کچن میں گئی اور کھانا نکال کر کھانے لگی۔

عدن ٹھنڈا پانی پینے کے لئے کچن میں آیا اور فریج کی طرف بڑھا۔تو سامنے ڈائننگ ٹیبل پر کھانا رکھے وہ بڑے انہماک سے کھانا کھا رہی تھی۔

" دوسروں کی نیندیں حرام کر کے خود بڑے مزے سے کھانا کھایا جا رہا ہے"۔وہ آہستگی سے بڑابڑا کر رہ گیا۔

پانی پی کر ایک نظر اس پر ڈال کر کچن سے باہر جاتے جاتے اس نے مڑ کر دیکھا جس پر اس نے بھی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

" کیا پرابلم ہے ؟اب میں کھانا بھی اپنی مرضی سے نہیں کھا سکتی"۔مستجاب نے اس کے مڑ کر دیکھنے کو خاصا مائنڈ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیا پرابلم ہو سکتی ہے؟ مستجاب صاحب۔۔۔پرابلم تو آپ کے ساتھ ہے۔۔۔اگر کوئی آپ کو پرابلم سے باہر نکالے تو بجائے شکر گزار ہونے کے۔۔اسی پہ چڑھ دوڑتی ہے"۔عدن نے خاصے جلے بھنے انداز میں کہا تو اس نے اسے ناگواری سے دیکھا۔

"زیادہ احسان جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔یہ پرابلم بھی آپ لوگوں کی پیدا کردہ تھی"۔وہ یہ کہہ کر دوبارہ کھانے پر جھک گئی۔

"مجھے تم جیسی بد دماغ لڑکی کو کوئی صفائی نہیں دینی۔۔۔جو چاہے سمجھو۔۔۔جیسا مرضی سوچو"۔وہ یہ کہتا ہوا غصے سے اس کے سامنے پڑا پانی کا گلاس زور سے ٹیبل پر مار کر کچن سے باہر نکل گیا۔پیچھے وہ حیران بیٹھی تھی کیونکہ پانی کا گلاس زور سے مارنے پر پانی کے چھینٹے اس کے کپڑوں پر اور کھانے میں گر چکے تھے۔

"جاہل۔۔۔جنگلی انسان"۔وہ یہ کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی۔

★******★******★

جائشہ کا دوسرا پروگرام بھی عنایت خان کے حلقے کے مسائل کے اوپر تھا اس کے پروگرام کے کلپس سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہے تھے۔رضا بخاری نے ایک سیف ایریا میں اس کے لیے فلیٹ کا بندوبست کر دیا تھا چابی بھی اسے مل چکی تھی۔لیکن ابھی وہ شفٹ نہیں ہوئی تھی۔فردوس بھی بڑی خوش تھی کہ اس کی بیٹی صحافت کے شعبے میں کامیابی سے قدم رکھ چکی ہے۔

وہ دفتر سے باہر نکلی تو دو آدمیوں کو مسلسل اپنے پیچھے آتے ہوئے پایا۔اس نے ڈرائیور کو گاڑی کو روکنے کا اشارہ کیا۔گاڑی رکی تو موٹر سائیکل پر سوار جو دو آدمی پیچھے آرہے تھے وہ بھی رک گئے۔

"مدثر!گاڑی پیچھے موڑو!جدھر دو موٹر سائیکل سوار کھڑے ہیں بالکل قریب کھڑی کرو"۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ڈرائیور کو ہدایات دیں تو وہ پریشان ہو گیا۔

" میڈم یہ بات بہت خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے"۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی خطرناک نہیں ہوتا جب تک کہ آپ کا ذہن اس کو خطرناک نہ بنا دے"۔اس نے ڈرائیور کو مخاطب کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

ڈرائیور نے گاڑی پیچھے کی اور بالکل موٹر سائیکل سواروں کے ساتھ کھڑی کر دی جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔

"بھائی صاحب اگر آپ میرے گھر کا ایڈریس معلوم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔تو مجھ سے بات کر کے لے لیں۔۔ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہیں"۔

جائشہ نے بڑے طنزیہ انداز سے کہا تو دونوں آدمی کو منہ کھول کر اس کو دیکھنے لگے۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم آپ کا پیچھا نہیں کر رہے"۔پیچھے بیٹھے آدمی نے کہا تو جائشہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

"پھر آپ کدھر جا رہے ہیں ؟۔۔۔بتانا پسند کریں گے"۔جائشہ نے بڑے تحمل سے پوچھا۔

"آپ کو کیوں بتائیں ؟ان میں سے ایک نے کہا تو جائشہ فوراً گاڑی سے باہر نکلی۔

"آپ لوگوں کو شاید میرا پتا نہیں۔۔۔۔۔۔بتا دیتی ہوں میں آپ کو"۔یہ کہہ کر اس نے ایک گھونسہ پیچھے بیٹھے آدمی کے منہ پر دے مارا۔اور دوسرا گھونسہ آگے بیٹھے آدمی کے منہ پر دے مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے مالک سے کہنا! کہ اگر ہمت ہے تو میرے سامنے آکر۔۔۔۔۔۔۔میرے سوالوں کا جواب دے۔۔۔اگر اس نے میرے ساتھ کوئی مزید گھٹیا حرکت کرنے کی کوشش کی تو میڈیا میں ایسا ذلیل کرو گی۔۔۔کہ الیکشن لڑنے کے بھی قابل نہیں رہے گا"۔وہ غصے سے کہتی ہوئی گاڑی میں آبیٹھی۔

"اور ہاں ایک آخری بات!۔۔۔اب اگر میرا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو ٹانگیں توڑ دوں گی"۔

" چلو مدثر"۔اس نے ڈرائیور سے کہا تو اس نے گاڑی آگے بڑھادی۔

★****★*******★

رانی کے بیٹے کو شہر کے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا وہ حویلی کام پر واپس لوٹ آئی لیکن راشدہ کا رویہ اس کے ساتھ بہت خراب تھا۔ مستجاب نے جب اس کو کام کرتے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئی۔

"آپ کا بیٹا ٹھیک ہو گیا ہے"۔اس نے رانی کے پاس آکر پوچھا۔

"پہلے سے کافی بہتر ہے"رانی نے متشکرانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو میں نے بولا تھا!۔۔۔کہ جب تک آپ کا بیٹا مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہو جاتا۔۔۔آپ حویلی مت آئیں تو پھر کیوں آگئی ہیں"۔ مستجاب نے غصے سے کہا۔

"بی بی جی کام نہیں کریں گے۔۔۔تو کھائیں گے کہاں سے؟"اس نے لاچارگی سے کہا تم مستجاب کے دل کو کچھ ہونے لگا۔اس نے رانی کو پر سوچ انداز میں دیکھا۔

"میرے ساتھ ذرا میرے کمرے تک آئیں"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے کمرے میں لے گئی۔

اس نے اپنی الماری سے بیس ہزار روپے نکال کر اس کو دے دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ لو! فی الحال۔۔میں آپ کی اتنی ہی مدد کر سکتی ہوں۔۔۔جتنی دیر تک آپ کا بچہ بیمار ہے۔۔میں آپ کی مدد کرتی رہوں گی۔جب تک آپ کا بچہ مکمل طور پر صحت مند نہیں ہو جاتا آپ حویلی میں مت آئیں"۔یہ کہہ کر اس نے رانی کو اس کے گھر بھیج دیا۔

وہ ادھر کے لوگوں کی غربت کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہوتی رہتی تھی۔موبائل کی بیل نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا۔

" السلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ! کیا حال ہے؟ٹھیک ہیں"۔

دوسری طرف عمیر تھا۔

" میں ٹھیک ھوں۔۔۔تم سناؤ کیسے ہو؟اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کیسا ہو سکتا ہوں تمہارے بغیر آئی رئیلی مس یو۔۔۔

۔۔۔نہ ہاسپٹل اچھا لگتا ہے نہ گھر بار"۔عمیر کے لہجے کی سچائی نے اس کو حیرت زدہ کر دیا تھا اتنا تو اسے پتا تھا۔کہ وہ اسے پسند کرتا ہے لیکن ایسا کھلا اظہار اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔کیونکہ دونوں ہی بڑے پروفیشنل تھے۔

"لگتا ہے عمیر! آج تم اپنے حواسوں میں نہیں ہو"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حواسوں میں ہی ہوں بی بی۔۔۔پر دل پہ اختیار نہیں رہا۔۔۔آخر ہوں تو ایک انسان ہی ناں۔۔۔جذبات بھی رکھتا ہوں۔۔۔اور احساسات بھی رکھتا ہوں۔۔۔اگر انکل کی ڈیتھ نہ ہوتی۔۔تو اب تک انگیجمنٹ رنگ تمہیں پہنا چکا ہوتا"۔اپنی بات کہہ کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"بڑی خوش فہمی ہے جناب کو"۔مستجاب نے طنزاً کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش فہمی نہیں ہے جناب۔۔۔۔بلکہ یقین ہے۔۔۔میرے جیسا قابل ڈاکٹر آپ کو کہاں سے ملے گا"۔اس کے لہجے میں ایک یقین تھا۔

"تمہارے بارے میں کبھی ایسا سوچا ہی نہیں ہے"۔ مستجاب نے سادگی سے کہا۔

"تو اب سوچنا شروع کر دو"۔ عمیر نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔تو وہ مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے پھر بات کرتے ہیں! ابھی میں دادا جان کے پاس جا رہی ہوں"۔ مستجاب نے کہا۔

"تمہارے دادا جان سے تو اب مجھے جلیسی فیل ہو رہی ہے"۔ عمیر نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"کوئی حال نہیں تمہارا عمیر۔۔۔ٹھیک ہے پھر بات ہو گی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور عمیر کے بارے میں سوچنے لگ گئی جو ہر لحاظ سے ایک اچھا انسان تھا۔لیکن اس نے اس کے بارے میں کبھی اس انداز سے سوچا ہی نہیں تھا۔

★******★********★

"دلاور! مکرم کو میں بڑی سخت سزا دینا چاہتا ہوں۔۔اس نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈالنے کا سوچا بھی کیسے؟"ملک اللہ داد کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"ابا جان کچھ دن تک صبر کر جائیں میں اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں کو توڑوں گا۔۔۔ابھی اسے ٹھیک ہو لینے دیں۔ "

ابھی وہ بات کر رہے تھے تو عدن حیدر جو ابھی ابھی شہر سے لوٹا تھا وہ بھی ادھر آ گیا۔

"دادا جان! بہت بہت مبارک ہو میری آج بہت بڑی ڈیل ہوئی ہے"۔اس نے دادا کے گلے لگتے ہوئے کہا تو وہ بڑے خوش ہوئے۔دلاور ملک بھی یہ بات سن کر بڑا خوش ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"مبارک ہو بیٹا۔۔۔۔ چلو سیاست میں نہ سہی تو بزنس میں ہی میرا نام روشن کر رہے ہو"۔دلاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بابا جان مجھے آپ کی سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔اور ہاں ایک بات یاد آئی۔۔۔۔مکرم کہہ رہا تھا کہ ان کے گاؤں کی کوئی لڑکی اغوا ہوئی ہے۔۔اور وہ اغوا کا الزام ہم پر لگا رہا تھا"۔عدن نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم کیوں ایسا گھٹیا کام کریں گے "دلاور نے سخت لہجے میں کہا۔

"بابا آپ حسام سے اس بارے میں ضرور پوچھنا! اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو میں بڑا سخت پیش آؤں گا"۔عدن نے بھی سختی سے کہا تو ملک اللہ داد اپنے پوتے پر بڑا فخر محسوس ہوا۔

★*****★******★******★

آج رضا بخاری کافی دنوں بعد آفس آیا تھا اور جائشہ کو اپنے کیبن میں طلب کیا۔

"مس جائشہ! سب کیسا چل رہا ہے؟"اس نے بڑے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"بہت زبردست سر! میں بہت فری ہو کر پروگرام کر رہی ہوں۔۔۔آپ کی بہت شکر گزار ہوں"۔اس نے متشکرانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہیں۔۔اور عنایت نے دوبارہ تو کال نہیں کی آپ کو؟رضا نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"سر آپ کو کیسے پتا؟"وہ حیران ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مس جائشہ اتنا بے خبر میں نے خود کو کبھی بھی نہیں رکھا۔۔کہ اپنے ورکرز کی پرابلم ہی نہ جان سکوں۔۔۔۔۔۔ لیکن مجھے آپ پر اعتماد ہے کہ آپ ان سب سے نمٹ سکتی ہیں"۔رضا بخاری نے بڑے پروفیشنل انداز میں کہا۔

"سر آپ کا اعتماد ہی مجھے آگے بڑھنے میں مدد کرے گا۔۔۔۔۔۔"ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ رضا بخاری کا فون بجا تو وہ چپ کر گئی۔

"کیا ہوا رانیہ ؟۔۔تم رو کیوں رہی ہو؟"۔رضا بڑا پریشان سا اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میں بس ابھی گھر پہنچتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ ایکسیوز کرتا ہوا اپنے کیبن سے باہر نکل گیا۔اور جائشہ اپنی جگہ حیرت زدہ کھڑی رہ گئی کہ اچانک ان کو کیا ہو گیا ہے۔

"کیا ہوا جائشہ ؟اعجاز ہمدانی جب اندر آیا تو جائشہ کو بت بنے کھڑے دیکھ کر کہا۔

سر! سر رضا کو اچانک کیا ہوا ہے بڑی پریشانی سے آفس سے اٹھ کر گئے ہیں"۔

"رضا صاحب کا بیٹا سیڑھیوں سے گر گیا ہے۔۔اس لئے وہ گھر چلے گئے ہیں"۔

"اوہ! زیادہ تو نہیں لگی "اس نے پریشانی سے کہا۔

"آفس سے چھٹی ہونے کے بعد پتہ کرتا ہوں "اعجاز ہمدانی نے تشویش سے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی"۔جائشہ نے کہا تو ہمدانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

★******★******★******★

"بھئی بڑے پر نکل آئے ہیں۔۔۔ایک معمولی رپورٹر سے اب اینکر بنتی جا رہی ہے"۔چوہدری خالد نے سفیان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر! ابھی پرائم ٹائم میں پروگرام نہیں ہے تو پھر بھی ریٹنگ اچھی آ رہی ہیں۔۔۔۔جب پرائم ٹائم میں آئے گی۔۔۔تو پھر کیا ہوگا؟"سفیان تشویشناک انداز میں کہا۔

"ابھی ذرا اڑنے دو! تھوڑے پر پرزے اور نکال لینے دو! ایک ہی دفعہ پروں کو کاٹوں گا"۔خالد نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"سر اس طرح وہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی"۔سفیان نے افسوس سے سر ہلایا۔

" تبھی تو شکار کا مزا آئے گا۔۔۔رضا بخاری نے میرے ساتھ ڈیل کینسل کی ہے صرف اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔۔۔اس کو بھی تو مزہ چکھانا ہے۔۔۔۔۔تم دونوں پر نظر رکھو۔۔۔۔اور جہاں کہیں اکٹھے نظر آئیں ان کی۔۔۔۔۔۔تصویریں لو اور مرچ مصالحہ لگا کر ان کا اسکینڈل بنا دیں گے"۔

چودھری خالد نے مکروہ انداز سے ہنستے ہوئے کہا تو سفیان بھی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرانے لگا۔

★******★********★

"دادا جان! میرے بابا کا کتنا حصہ ہے پراپرٹی میں۔۔۔؟"مستجاب نے ملک اللہ داد کو دوائی دے کر لٹایا اور ان کے سرہانے بیٹھ کر پوچھنے لگی۔

"بیٹا تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ان کے لہجے میں حیرانگی تھی۔

"میں اپنے بابا کا پورا حصہ لینا چاہتی ہوں"اس نے نرمی سے کہتے ہوئے بڑے آرام سے دھماکہ کیا تھا۔

" "حصہ تو علی حسن کا آدھا بنتا ہے لیکن اس نے کبھی پلٹ کر دیکھا ہی نہیں۔۔۔"۔انھوں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان لیٹے رہیں"۔اس نے ان کو لٹانا چاہا۔لیکن ان کو ایک بے چینی میں آگھیرا۔کہ وہ اپنے بیٹے دلاور کو بخوبی جانتے تھے۔جو دولت کی ہوس میں پور پور ڈوبا ہوا تھا۔وہ کیسے مستجاب کو اس کے باپ کا حق دیتا۔

"بیٹا سارا تو نہیں۔۔۔لیکن کچھ حصہ تمہیں میں دلادوں گا"۔انہوں نے ہلکی سی آواز میں کہا۔

"داداجان مجھے اپنے بابا کا پورا حصہ چاہیے۔۔میں کیوں ان کے پاس چھوڑوں"۔اس نے ضدی انداز میں کہا۔

"بیٹا اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری ہڈیوں میں اس کے ساتھ لڑنے کی اتنی طاقت نہیں میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں۔وہ تمہیں کبھی بھی پورا حصہ نہیں دے گا"۔انہوں نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"داداجان میں قانونی وارث ہوں اپنے بابا کی۔۔۔اس میں کوئی پرابلم ہے ہی نہیں"۔اس نے گالوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔تو دادا کو اپنی پوتی پر بے انتہا پیار آیا وہ ایسے ضد کر رہی تھی جیسے بچے بچپن میں کسی چیز کے لئے ضد کرتے ہیں۔

"واقعی ہی! تم میرے حسن کی وارث ہو۔۔جتنا ہو سکا میں تمہیں دلا کر رہوں گا۔۔لیکن زیادہ کا وعدہ نہیں کرتا"۔انھوں نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ہوئے اسے یقین دلانا چاہا۔

" اس ٹاپک پر پھر بات ہو گی! ابھی آپ آرام کریں"وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ پیچھے ملک اللہ داد گہری سوچوں میں غرق ہو گئے۔

★*****★******★******★

جائشہ اعجاز ہمدانی کے ساتھ رضا بخاری کے گھر پہنچ گئی گھر تو بہت ہی خوبصورت تھا اور رضا بخاری ہمدانی کے ساتھ جائشہ کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا تھا۔وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر پہنے رضا بخاری رف سے حلیے میں بھی اچھا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر! آپ کا بیٹا کیسا ہے؟"اس نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"شکر ہے اللہ کا ٹھیک ہے تیسری سیڑھی سے گرا تھا بچت ہوگئی ہے ہلکی سی چوٹ لگی ہے۔۔۔۔"۔وہ بات کر رہا تھا ایک کیوٹ سا بچہ بھاگتا ہوا آیا اور رضا کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا۔جائشہ اسے دیکھتے ہی مسکرا دی۔

"کیسے ہو بیٹا؟ جائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے بڑے غور سے اس کا جائزہ لیا اور پھر اپنے پاپا کی طرف دیکھنے لگا۔

"پاپا یہ کون ہے"؟اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

کیونکہ اعجاز ہمدانی کو تو وہ جانتا تھا۔

"بیٹا جانی! یہ آپ کی آنٹی ہے جاؤ ہاتھ ملاؤ جاکر"۔رضا نے بڑے پیار سے کہا تو وہ اس کی گود سے اتر کر جائشہ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔

"ہیلو آنٹی! آئی ایم حنان رجا"۔اس نے توتلی زبان میں کہا تو سب کا مشترکہ قہقہہ ڈرائنگ روم میں گونجا۔

رضا بخاری کی بیوی رانیہ جب ڈرائنگ روم میں آئی تو جائشہ ایک لمحے کو اپنی آنکھیں جھپکنا بھول گئی اتنا مکمل حسن اس نے بہت کم دیکھا تھا۔لمبا قد متناسب سراپا گورا رنگ جو کہ سرخی مائل تھا براؤن لمبے بال جو کمر پر کھلے ہوئے تھے پنک کلر کے سوٹ میں وہ کوئی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔

السلام علیکم! اس نے دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔

"کیسی ہیں آپ؟اس نے جائشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے بھی ہاتھ آگے کر دیا ہاتھ ملا کر وہ رضا کے پہلو میں بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو یہ ہے جائشہ جس کی اس دن آپ نے تعریف کی تھی۔۔۔"۔رانیہ نے یہ کہا تو وہ سب حیرانگی سے دیکھنے لگے۔

"آپ سب حیران ہو رہے ہیں۔۔۔میں بھی حیران ہوئی تھی۔۔

کیونکہ آج تک انہوں نے میرے علاوہ کبھی کسی کی تعریف نہیں کی"۔اس نے مسکراتے ہوئے وضاحت دی۔

"تھینک یو سر۔۔۔۔۔۔۔سر آپ کی وائف ماشاءاللہ بہت زیادہ خوبصورت ہے" جائشہ نے بھی کھل کر تعریف کی۔

"ویسے کچھ زیادہ نہیں ہو گیا۔۔۔دو لڑکیاں ایک دوسرے کی تعریف کر رہی ہیں۔۔۔ویری سٹرینج"۔رضا نے مسکرا کر کہا تو سب کا مشترکہ قہقہہ بلند ہوا۔

★*****★*****★******★

"دلاور! جائیداد میں جتنا حصہ حسن کا بنتا ہے۔۔۔وہ تم مستجاب کے نام کر دو۔۔۔"۔ملک اللہ داد نے بڑے آرام سے کہا تو دلاور کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔

"بابا جان آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔؟ حسن نے تو کبھی اس کا مطالبہ ہی نہیں کیا تھا تو اب وہ اس دنیا میں نہیں رہا تو مستجاب کے نام میں سب کیسے کر دوں؟"۔

دلاور نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"دلاور ہم سب نے محشر میں اللہ کو بھی منہ دکھانا ہے۔۔۔یتیم بچی ہے۔۔۔اگر تم اسے اس کا حق نہیں دو گے تو۔۔۔۔۔۔۔مجھے بھی پوچھ ہو گی۔۔۔۔۔۔کیونکہ میں تمہارا سرپرست ہوں"۔انہوں نے آرام سے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"باباجان حسن تو کب کا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔۔یہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔میں کچھ بھی مستجاب کے نام نہیں کروں گا"۔

"کیسے نہیں کریں گے میں اپنا حق لے کر رہوں گی چاہے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے"۔مستجاب نے دلاور ملک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اس کو آنکھیں نکال کر دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے! جو کرنا ہے کر لو"۔وہ یہ کہتا ہوا اپنے باپ کو بھی آنکھیں دکھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"بیٹا میں بات کر تو رہا تھا۔۔۔تم کیوں بیچ میں بولی۔۔۔؟انھوں نے اسے رسان سے سمجھایا۔

"داداجان اب میں چپ بیٹھنے والی نہیں ہوں"۔اس نے پر سوچ انداز میں اپنا موقف بیان کیا تو ملک اللہ داد کچھ سوچنے لگ گئے۔

"ٹھیک ہے اس کے لئے تمہیں ایک کام کرنا پڑے گا۔۔۔جس سے میں جائیداد کا بڑا حصہ تمہارے نام کروا سکتا ہوں"۔انہوں نے بڑے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کرنا ہو گا مجھے داداجان ؟ابھی بتائیں !۔۔۔میں سب کروں گی"۔اس نے پر جوش طریقے سے کہا دادا کو اپنی پوتی کی بے صبری پر حیرانگی ہوئی۔

"بیٹا کل تک تو تم لندن واپس جا رہی تھی۔۔۔اب ایسا کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟کہ تم جائیداد سے حصہ لینا چاہتی ہو"۔

وہ نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھ کر بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان یہ سیکرٹ ہے میں کسی کو نہ بتاتی۔۔۔لیکن چلیں آپ میرے دادا ہیں۔۔میں آپ کو بتادیتی ہوں۔۔۔لیکن آپ کسی سے مت بولیے گا۔۔۔۔۔پہلے وعدہ کریں"۔یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا جس پر دادا نے اپنی پوتی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے نہیں بتاؤں گا اب چلو جلدی کرو مجھے بتاؤ"۔اب وہ بھی بے صبرے ہو رہے تھے۔

"داداجان جائیداد میں سے مجھے جو کچھ بھی ملا وہ میں اپنے بابا کے نام سے یہاں پر ایک بڑا ہسپتال تعمیر کرواؤں گی۔۔۔یہ میری زندگی کا خواب ہے۔"اس نے ایک عزم سے کہا تو وہ بے ساختہ اپنی پوتی کی پیشانی چوم گئے۔

یہاں پر معاشرتی تقسیم دیکھ کر بڑا دل جلتا ہے آپ کی پوتی کا"۔اس نے بے بسی سے کہا۔

"اچھا آپ مجھے بتائیں !کہ مجھے کیا کرنا ہوگا"۔اس نے ایکسائٹمنٹ سے پوچھا۔

انہوں نے بڑے غور سے اپنی پوتی کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"تمہیں عدن سے شادی کرنی ہوگی"۔الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیسہ تھا جو مستجاب اور اندر آتی ہوئی تسلیم کے کانوں میں بڑی نرمی سے انڈیل دیا گیا۔

"داداجان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔؟"

مستجاب پر تو جیسے آسمان ہی گر گیا تھا ملک اللہ داد کی اس بات پر۔

"باباجان آپ کو شاید اس بات کی سنگینی کا اندازہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"۔شدت ضبط سے تسلیم کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔اسے اپنا وجود دہکتی ہوئی آگ میں جلتا ہوا محسوس ہوا۔

"بیٹا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں بہت سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں"۔ملک اللہ داد نے بڑے تحمل سے کہا۔

"شاید۔۔۔!آپ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے"۔تسلیم نے تلخی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان آپ تو مجھ سے محبت کا دعوی کرتے ہیں۔۔۔۔۔اور مجھے ان انسان نما جانور لوگوں میں پھنسانا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔اگر آپ کو میری بات بری لگی"۔وہ صدماتی کیفیت میں بولی۔

"بیٹا میں دلاور اور حسام کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔!لیکن میرا بیٹا عدن ہیرا ہے"۔ملک اللہ دار نے اپنے پوتے کی تعریف کی تو مستجاب کے دل میں انگارے لوٹنے لگے۔

"باباجان آپ کا تو پوتا ہے۔۔۔۔آپ کو تو ہیرا ہی لگے گا ناں۔۔۔۔!مجھے اپنی بیٹی آپ کے اس ہیرے بیٹے کو نہیں دینی"۔تسلیم نے سختی سے ان کی بات رد کر دی جس کی وجہ سے ملک اللہ داد شدید پریشانی میں چھڑی کے سہارے کمرے میں چکر کاٹنے لگے۔انہوں نے ایک ہنکارا ابھرا۔

"تسلیم تم بات کی نزاکت کو سمجھ نہیں رہی۔۔۔۔مستجاب جائیداد میں حسن کا پورا حصہ چاہتی ہے۔۔۔۔۔۔اور مجھے پتا ہے دلاور اسے کبھی بھی نہیں دے گا۔۔۔!اگر عدن اور اس کا نکاح ہو جاتا ہے تو یہ بڑی آسانی سے اپنی جائیداد لے سکتی ہے"۔انہوں نے گویا دلیل دے کر ان دونوں کو سمجھانا چاہا۔لیکن وہ دونوں کوئی بھی بات سننے کو تیار نہ تھیں۔

"باباجان کیا عدن کے ساتھ آپ کی اس بارے میں کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔۔یا اس نے کوئی بات کی ہے"۔تسلیم کے دل میں شبہات ابھرے۔

"نہیں بہو!عدن سے تو میں نے اس موضوع پر کوئی بات کی ہی نہیں۔۔۔ہاں ابھی کرنے والا تھا"۔انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باباجان آپ کا احترام اپنی جگہ۔۔۔۔!لیکن میں جائیداد کے لیے اپنی بیٹی کو جہنم میں نہیں جھونک سکتی۔۔۔!میرے پاس اس کے علاوہ اور ہے ہی کیا۔۔۔؟"آخر میں وہ جذباتی ہو گئی تھی۔اس بات پر ملک اللہ

Posted On Kitab Nagri

دادنے تسلیم کو دیکھا تو وہ انہیں اپنی جگہ ٹھیک ہیں نظر آئی کیونکہ دلاور اور راشدہ کا رویہ دونوں ماں بیٹی سے اکھڑ اکھڑا سا تھا۔

"داداجان آپ اس طرح کی فضول سوچوں کو اپنے دماغ میں جگہ نہ دیں۔۔۔۔بیمار پڑ جائیں گے ! ابھی آپ آرام کریں"۔ مستجاب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر صوفے سے اٹھایا اور ان کو جا کر بیڈ پر لٹا کر ان کے اوپر کمبل ٹھیک کیا۔اور ماں کو اٹھنے کا اشارہ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

★*******★*********★

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی وٹس اپ کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

جائشہ اپنی ماں کو لے کر نئے فلیٹ میں شفٹ ہو چکی تھی۔کیونکہ اسے پتا تھا اس شعبے میں سچ بولنے کی بڑی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔آفس کی گاڑی ہی اسے پک اینڈ ڈراپ کرتی تھی وہ بہت محنت اور لگن سے کام کر رہی تھی اس کے پروگرام کو کافی پذیرائی مل رہی تھی۔فردوس بھی اپنی بیٹی کی کامیابیوں پر بڑی خوش تھی

آج رضا بخاری کی میرج اینیورسری تھی اس سلسلے میں اس کے گھر چھوٹی سی پارٹی تھی جس میں آفس کے چیدہ چیدہ لوگ مدعو تھے جن میں جائشہ کا نام بھی سر فہرست تھا۔گولڈن کلر کے ہلکی سی کڑھائی والے سوٹ میں لائٹ سے میک اپ میں گولڈن اسٹالر کئے وہ بڑی اچھی لگ رہی تھی۔اس نے آخر میں شیشے میں اپنا تنقیدی جائزہ لیا اور حجاب کو ٹھیک سے پن اپ کیا تو فردوس بے ساختہ ماشااللہ کہہ اٹھی۔

"جائشہ گھر جلدی آنے کی کوشش کرنا۔۔!کیونکہ اکیلے میں میرا دل گھبراتا ہے"۔اماں نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے اماں میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی"۔وہ اپنا بیگ پکڑتے ہوئے بولی۔اماں کو خداحافظ کہہ کر وہ آفس کی گاڑی میں آبیٹھی جو اسے لینے کے لیے آئی ہوئی تھی۔

گھر کے لان کو بڑے اچھے طریقے سے پھولوں اور لائٹنگ سجایا گیا تھا۔بہت زیادہ مہمان نہیں تھے لیکن انتظام بہت اچھے سے کیا گیا تھا۔

رانیہ ریڈ کلر کی ساڑھی میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ جائشہ کچھ لمحوں تک تو اس سے نظریں نہ ہٹا سکی.رضا بخاری بھی بلیک ڈنر سوٹ میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔اعجاز ہمدانی بھی اس کے پاس آبیٹھا۔

"سر آپ کی مسز نہیں آئی۔۔؟جائشہ نے ہمدانی کو دیکھ کر سوال کیا تو وہ مسکرانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری مسز تو اپنے میکے گئی ہوئی ہے اس لیے میرے ساتھ نہیں آئی"۔اتنے میں کیک کاٹا گیا تو سب نے مل کر ان دونوں کو وش کیا۔

"سر ماشاءاللہ کتنی پیاری جوڑی ہیں اللہ نظر بد سے بچائے"۔جائشہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"رضا صاحب نے بڑی مشکلوں سے رانیہ کو حاصل کیا ہے"ہمدانی نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تو جائشہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کیسے سر۔۔؟مجھے بھی کچھ بتائیں"۔اسے بڑا تجسس ہوا۔

"لمبی سٹوری ہے لیکن چلیں۔۔!میں آپ کو مختصر بتادیتا ہوں۔۔۔رانیہ اور رضا صاحب کی ملاقات نیویارک میں ہوئی تھی کیونکہ رضا صاحب کے پیرنٹس نیویارک میں ہی رہتے ہیں۔ایک ہی ملاقات میں رضا صاحب نے رانیہ کو پسند کر لیا تھا لیکن دو سال تک دونوں کی ملاقات نہ ہو سکی۔کیونکہ رانیہ اپنی پڑھائی کے سلسلے میں نیویارک رہتی تھی پڑھائی ختم ہوتے ہیں وہ لاہور آگئی۔رضا صاحب بھی پاکستان چلے آئے لیکن رانیہ کی منگنی اپنے بابا کے دوست کے بیٹے سے بہت پہلے ہو چکی تھی جو توڑنا بہت مشکل تھی لیکن رضا صاحب نے امید نہیں چھوڑی۔کیونکہ رانیہ بھی رضا صاحب کو بہت زیادہ پسند کرتی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ اس کی شادی رضا کے ساتھ ہی ہو۔پھر مختصر یہ کہ بہت زیادہ مشکلوں کے بعد رانیہ کے گھر والے مانے۔"ہمدانی نے ان دونوں کی لو سٹوری مختصر کر کے سنائی تو جائشہ کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔

"واؤ!واٹ آ بیوٹی فل لو سٹوری ود ہیپی اینڈنگ۔۔۔رانیہ ہے ہی اتنی پیاری کے اس کے لیے بندہ کچھ بھی کر دے"۔جائشہ نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو آنی کیسی ہیں آپ ؟ اتنے میں حنان جائشہ کو دیکھ کر اس کی طرف آیا۔اور سلام کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جو جائشہ نے بڑے پیار سے تھام لیا۔

"انی تو بلکل ٹھیک ہے اور کیسا ہے میرا بچہ "۔اس نے پیار سے کہتے ہوئے اس کے دونوں گال چوم لیے۔

"میں توٹھیک ہوں۔۔۔اور آپ کتنی اچھی لگ رہی ہیں اس نے بھی جوابا جائشہ کے بھرے بھرے گالوں کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا۔

"بدمعاش۔۔!ادھر آؤ ذرا۔۔!ہمدانی نے آگے بڑھ کر اسے باہوں میں بھر لیا۔

"ابھی سے لڑکیوں کی تعریفیں کرتے ہو "۔ہمدانی نے ہنستے ہوئے کہا اتنے میں رضا اور رانیہ ان کے پاس آئے۔

"مس جائشہ چلیں کھانا لگ گیا ہے۔۔۔اور تم ادھر تو آؤ ذرا ان کو تنگ کر رہے ہو"۔رانیہ نے آگے بڑھ کر حنان کو پکڑا۔

"نہیں۔۔!یہ تو بڑا پیارا بچہ ہے یہ کیوں ہمیں تنگ کرے گا"۔جائشہ نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جائشہ تو تعریف کرے گی ہی کیونکہ ان کی تعریف کر رہا تھا آپ کا برخوردار"۔ہمدانی نے حنان کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا تو رضا کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی اور رانیہ بھی مسکرا دی۔

"میرے بیٹے نے غلط تو تعریف نہیں کی۔۔۔مس جائشہ ہے ہی تعریف کے قابل"۔رانیہ نے نرمی سے کہا تو جائشہ حیران ہوئی کیونکہ کوئی لڑکی اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسری لڑکی کی تعریف نہیں کرتی تھی۔

"اب اگر میں کچھ بولوں گی تو یہ دونوں مرد حضرات بولیں گے ہم ایک دوسرے کی تعریف کر رہی ہیں۔۔۔ بٹ سیریسلی۔۔۔۔۔

!سر آپ کی پسند لاجواب ہے"۔جائشہ نے دل سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تھینکیوں ! جائشہ "۔رضا بخاری نے یہ کہتے ہوئے رانیہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔اور ایک نظر اس حسین پری پیکر کو دیکھا جس کے لیے وہ امریکہ کو بھی خدا حافظ کہہ آیا تھا۔کیونکہ رانیہ کی ضد تھی کہ وہ پاکستان میں ہی رہے گی۔رضا بخاری کی آنکھوں میں اپنی بیوی کے لئے محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔

جائشہ دل سے ان دونوں کے لئے دعا گو تھی کہ وہ ہمیشہ اسی طرح خوش باش رہیں۔

★*****★*******★*********★

" بابا مجھے ہر حال میں وہ لڑکی چاہیے "مکرم جس کی چوٹیں اب کسی حد تک ٹھیک ہو چکیں تھیں اس نے بیڈ سے اٹھتے اپنے باپ چودھری اکرام سے کہا۔

بیٹا جی۔۔! اتنی گرم گرم منہ میں نہیں ڈالتے۔۔۔تم نے پہلے ہی اس لڑکی کو اغوا کرنے کی کوشش کر کے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔اوپر سے ملک دلاور کے بیٹے سے مار کھا کے آئے ہو۔۔۔۔۔ہماری بڑی بے عزتی ہو چکی ہے مکرم۔۔۔۔اب اگر اس طرح کی تم نے کوئی بھی حرکت کی۔۔۔۔۔۔۔تو یہاں پر بہت زیادہ قتل ہو جائیں گے۔"چوہدری اکرام جو کہ اپنے بیٹے کی عاشقانہ اور جذباتی کیفیت سے واقف تھا اس نے اسے رسانیت سے سمجھانا چاہا۔

"چوہدری دلاور کے دونوں بیٹوں سے میں نے بدلہ نہ لیا تو مکرم نام نہیں میرا۔۔۔اور اس لڑکی کو بھی میں حاصل کر کے رہوں گا"۔مکرم نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔!تو اتنے اتاؤلے کیوں ہو رہے ہو"۔اکرام نے بیٹے کو دیکھ کر کہا تو مکرم نے غصے سے اپنا مکہ دیوار پر دے مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا جی تم جن کے ساتھ مقابلے کی بات کر رہے ہو وہ چھوٹے موٹے لوگ نہیں ہیں۔۔۔حکومت تک بات چلتی ہے ان کی۔۔۔اس لیے تم اب ایسی ویسی کوئی بھی حرکت نہیں کرو گے تمہیں بدلہ لینا ہے۔۔۔تو میں اپنے طریقے سے لوں گا"۔اکرام نے بیٹے کو پیار سے پچکارا

"ہم نے بھی کوئی چوڑیاں نہیں پہن رکھی۔۔۔ہمارا بھی اس پورے علاقے میں نام بولتا ہے"۔مکرم نے غصے سے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

"بس میں نے جو کہہ دیا۔۔۔تو کہہ دیا اب تم کچھ نہیں کرو گے۔۔۔!جو کروں گا!میں خود کروں گا"۔یہ کہہ کر چودھری اکرام باہر نکل گیا۔

مکرم اپنے ماں باپ کا اکلوتا اور حد سے زیادہ بگڑا ہوا بیٹا تھا کتنی ہی لڑکیوں کی اس نے زندگی خراب کی تھی خوبصورتی اس کی کمزوری تھی۔مستجاب کو دیکھ لینے کے بعد اسے کچھ بھی نہیں سوجھ رہا تھا۔

★******★**********★

ملک اللہ داد کی طبیعت اچانک بگڑ گئی۔عدن تو چار دن سے شہر گیا ہوا تھا۔حسام ان کو لے کر ہسپتال جا رہا تھا۔مستجاب کو جب پتہ چلا تو وہ بھی اپنے داد کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ڈاکٹر نے چیک اپ کرنے کے بعد ان کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کر لیا کیونکہ ان کی حالت نازک لگ رہی تھی۔عدن شہر میں ہی تھا جب اسے پتہ چلا تو اس نے اپنی ضروری میٹنگ کینسل کر دی۔

"مستجاب تم گھر چلی جاؤ!میں ادھر دادا کے پاس رکتا ہوں"۔حسام نے مستجاب کو دیکھ کر کہا تو اس نے نہ میں سر ہلا دیا.تو وہ آگے سے چپ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

ملک اللہ داد کی شوگر کنٹرول ہوئی تو طبیعت کچھ سنبھلی اپنے پاس مستجاب کو بیٹھے دیکھ کر اسے پیار سے پکارنے لگے۔

"آئی ایم سوری دادا جان۔۔! اگر میرے بس میں ہوتا تو میں عدن کے ساتھ شادی کے لئے راضی ہو جاتی ۔۔شاید آپ نے اس بات کو دل پر لے لیا ہے"۔وہ بڑی شرمندہ نظر آرہی تھی دادا کو بے ساختہ اپنی پوتی پر پیار آگیا۔

" میری بچی۔۔! تمہارے بس میں ہو سکتا ہے ا"۔ان کی اب بھی وہیں رٹ تھی مستجاب اب آگے سے چپ کر گئی کیونکہ وہ اب مزید کوئی بات کر کے انہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔اندر آتا عدن دادا اور پوتی کی گفتگو کا آخری حصہ سن چکا تھا۔اور ساری گفتگو کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھا۔بلو جینز اور گرے کلر کی شرٹ میں وہ اپنی چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔لیکن اسے دیکھ کر مستجاب کے دل میں نفرت کا ایک غبار آیا تھا۔

وہ بڑی فکر سے دادا کے پاس گیا اور ان کی پیشانی کو چوم لیا۔

"میں آپ کو اچھا بھلا چھوڑ کے آیا تھا۔۔! اچانک کیا ہوا۔۔؟ کہ آپ کی طبیعت اتنی زیادہ خراب ہو گئی"۔ اس نے فکر سے کہا تو مستجاب پہلو بدل کر رہ گئی۔کیونکہ وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بس تم نظر نہیں آئے۔۔اور تمہیں دیکھنے کے لیے طبیعت خراب کر لی۔۔! اور شہر آگیا"۔اللہ داد نے یہ کہتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔ان کی آنکھیں بھی غنودگی میں جا رہی تھیں۔

"دادا جان آپ کو شاید نیند آرہی ہے۔۔! آپ آرام کریں"۔

یہ کہہ کر اس نے مستجاب کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے ساتھ ذرا باہر آؤ"۔اس نے حکم دینے والے انداز میں سے کہا تو اس کے انداز پر اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی لیکن وہ داد کے سامنے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ وہاں سے اٹھ کر اس کے پیچھے چلی آئی۔

"جب میں ادھر آیا تھا تو دادا جان اچھے بھلے تھے۔۔۔اچانک ایسا کیا ہوا۔۔۔؟ کہ ان کی اس قدر طبیعت خراب ہو گئی"۔اس نے تفشیشی انداز میں کہا تو مستجاب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"مسٹر عدن آپ مجھ سے کس قسم کے لہجے میں سوال کر رہے ہیں۔۔۔؟ان کی طبیعت کیا میری وجہ سے خراب ہوئی ہیں۔۔۔؟"اس نے انتہائی سرد انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے۔

"مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے۔۔۔؟اس نے اس کے غصے بھرے انداز کو اگنور کرتے ہوئے بڑے آرام سے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

" مائی فٹ۔۔!جو مرضی سمجھو مسٹر۔۔"۔یہ کہہ کر اندر جانے لگی تو عدن نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں سے پکڑ لیا اور غصے سے اس کی غلافی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"چھوڑو مجھے جنگلی انسان"۔اس نے اپنے بازوؤں کو آزاد کروانا چاہا لیکن مقابل کو کب پرواہ تھی۔

"دادا جان کیا کہہ رہے تھے تم سے۔۔۔!کہ تمہارے بس میں ہے"۔اس کی آنکھوں میں غصے سے شعلے نکل رہے تھے۔

یہ ہاسپٹل ہے تمہارا گھر نہیں تم اس طرح فساد مچا رہے ہو بدتمیز انسان۔۔۔!چھوڑو میرا بازو"۔اس نے اسے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب تک تم مجھے پوری بات نہیں بتاؤں گی میں تمہارا بازو نہیں چھوڑوں گا"۔وہ جواب لئے بغیر اس کی جان چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔

"سننا چاہتے ہو۔۔۔!تو سنو۔۔۔!وہ چاہتے ہیں کہ میں تم جیسے جنگلی انسان کے ساتھ شادی کر لوں۔۔۔جو میں نے کہا کہ یہ میرے بس میں نہیں ہیں"۔یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر بڑے نفرت بھرے تاثرات تھے۔

"مجھ سے پوچھے بغیر۔۔۔وہ اتنی بڑی بات کیسے کر سکتے ہیں"۔عدن گویا شاک کی حالت میں تھا۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور جا کر کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"ہو سکتا ہے تم سے پوچھ کر ہی۔۔۔تمہاری مرضی سے ہی یہ بات کی ہو۔۔۔۔ایسا بھی تو ہو سکتا ہے ناں"۔اس میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تو عدن کا دل کیا کہ اس لڑکی کو جان سے ہی مار دے۔

"تم ہوش میں تو ہو!کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔؟تم جیسی عقل سے پیدل لڑکی کو تو میں ایک دن کی گرل فرینڈ بھی نہ رکھوں۔۔۔اور تم ساری زندگی کی بات کر رہی ہو"۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے توہین آمیز انداز میں کہا تو احساس توہین سے مستجاب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"میں نے یہاں رک کر ہی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔آپ جیسے انسانوں کے ساتھ تو میں ایک منٹ بھی نہ رہنا چاہوں مسٹر عدن حیدر۔۔۔میں ہی پاگل تھی کہ دادا کی محبت میں ادھر رک گئی۔۔۔۔جن کو کسی دوسرے انسان کی عزت کرنا ہی نہیں آتی۔۔۔۔میرے پاپا کا بہت اچھا فیصلہ تھا جو آپ جیسے لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی"۔شدت ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔غلافی آنکھوں میں آنسو ہلکورے لے رہے تھے۔

جس پر لمحہ بھر کو عدن کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا۔لیکن دوسرے ہی لمحے وہ خود پر قابو پا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ یہ کہہ کر دادا جان کے روم میں چلی گئی۔اور عدن اس بات پر پریشان تھا کہ دادا جان نے اتنی بڑی بات اس سے پوچھے بغیر کیسے کر لی۔

★******★********★********★

"میڈم آپ سے کوئی ملنے آیا ہے"۔وہ آفس میں بیٹھ کر اپنا کام کر رہی تھی کہ اسے چائے دیتے ہوئے ملازم نے کہا۔

"مجھ سے ملنے کون آسکتا ہے۔۔۔ٹھیک ہے اندر بھیجو"۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اسے سب سمجھ آگئی اور وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی کچھ سوچتے ہوئے اس کی انگلیاں اپنے موبائل پر تیزی سے حرکت کرنے لگی۔

"ویلکم عنایت صاحب۔۔۔؟اس نے رسما مسکراتے ہوئے کہا۔"بیٹھیں"۔یہ کہہ کر اسے بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"رضا صاحب تو کال ہی نہیں اٹینڈ کر رہے اور وہ آفس میں بھی نہیں ہیں۔۔۔تو میں نے سوچا آپ سے ہی ملتا چلوں۔"

عنایت نے اپنے آنے کی وجہ بتائی جو اس کو باخوبی سمجھ آگئی۔

"جی فرمائیں کیا خدمت کر سکتی ہو میں آپ کی۔۔۔؟اس نے سنجیدگی سے کہا تو مقابل کے چہرے پر بڑے سخت تاثرات تھے۔

"میں بس یہی چاہتا ہوں مس جائشہ۔۔۔؟یہ جو آپ میرے اوپر پروگرام کر رہی ہیں۔۔۔ان کو کرنا بند کر دیں"۔اس نے بڑے سخت لہجے میں کہا تو وہ بھی غصے سے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر جتنی محنت آپ اس پروگرام کو رکوانے پہ کر رہے ہیں اگر اتنی محنت اپنے حلقے میں کام پر کی ہوتی۔۔۔تو میں آج آپ کے خلاف نہیں۔۔بلکہ آپ کے حق میں پروگرام کر رہی ہوتی"۔جائشہ نے دوٹوک الفاظ میں بڑے نرم انداز میں کہا تو عنایت خان غصے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ پروگرام کرنے سے باز نہیں آئیں گی"۔وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

سر یہ نیوز چینل ہے۔۔۔!نیوز چینل اور ایک صحافی کی طاقت سے آپ شاید واقف نہیں ہے۔۔۔آپ مجھے میرے ہی آفس میں کھڑے ہو کر دھمکیاں لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں آپ پر ایف آئی آر بھی کٹوا سکتی ہوں"۔اس نے بڑے آرام سے اسے یہ سب سمجھایا تو عنایت خان کے غبارے سے ہوا نکل گئی۔

"میں تو بس یہ کہہ رہا تھا۔۔کہ آپ میرے خلاف کیوں ہو گئی ہے۔۔؟اب کہ لہجہ نرم تھا۔

"دیکھیں۔۔!ہماری کسی سے بھی کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے یہ ملک آپ کا بھی تو ہے۔۔لوگوں نے آپ پر اعتماد کر کے آپ کو ووٹ دیئے ہیں آپ ان کے اعتماد کو ٹھیس کیوں پہنچا رہے ہیں۔۔۔۔ایک شرط پر میں یہ پروگرام کرنے روک سکتی ہوں"۔اس نے اپنی گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا تو عنایت خان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپ جتنے پیسے چاہتی ہیں میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں"۔عنایت اس کی بات کو غلط رنگ دے گیا تھا۔ جس پر جائشہ بے ساختہ قہقہہ لگا بیٹھی۔

"سر ہر انسان قابل خرید نہیں ہوتا۔۔۔آپ میری بات کا غلط مطلب سمجھ بیٹھے ہیں۔۔۔آپ مجھے ساری دنیا کے خزانے بھی دے دیں تو میں سچ بات کہنے سے کبھی بھی گھبراؤں گی نہیں۔۔۔۔میں بس یہ چاہتی ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہ آپ اپنے علاقے میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرے۔۔اور اسکولوں کی حالت ٹھیک کریں۔۔۔۔۔۔۔۔میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں وہ پہلی اینکر ہوں گی۔۔۔۔جو آپ کے حق میں پروگرام کروں گی"۔جائشہ نے اپنی بات کی وضاحت کی تو عنایت خان کچھ لمحے کیلئے گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ مجھے اپنے کہنے پر چلانا چاہتی ہیں"۔لہجے میں سرد پن تھا۔

"میں کیوں آپ کو اپنے مطابق چلاؤں گی۔۔؟میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ لوگوں کے مطابق چلیں ان کے مسائل حل کریں"۔جائشہ نے پر اعتماد طریقے سے عنایت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو وہ اس لڑکی کی جرات پر حیران رہ گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بہادر بھی ہو"۔اب کے لہجے میں تعریف تھی جس پر جائشہ نے کوئی اچھا رسپانس نہیں دیا۔

"میں اپنی تعریف پر کبھی خوش نہیں ہوتی سر"۔اس نے سرد پن سے کہا۔

"ٹھیک ہے چلتا ہوں کچھ دنوں تک۔۔۔میں اپنے حلقے میں کام کرنا شروع کردوں گا اور آپ کا انتظار کروں گا کہ کب آپ میرے حق میں پروگرام کریں گی"۔اس نے رسمی سی مسکراہٹ سے کہا۔وہ بھی ایک گھاگ سیاستدان تھا۔مقابل جو لڑکی تھی وہ عام نہیں لگ رہی تھی اور اب اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا

ملک اللہ داد دو دن ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر جانے کی ضد کرنے لگے تو مجبوراً ہسپتال والوں نے انہیں ڈسچارج کر دیا. حسام کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی اس لیے ربیعہ اپنے بچوں سمیت حویلی آگئی تھی۔ مستجاب

Posted On Kitab Nagri

دو دن دادا کے ساتھ ہسپتال میں رہ کر تھک گئی تھی اس لیے ربیعہ سے رسمی سلام دعا کر کے اپنے کمرے میں آرام کے لئے چلی گئی۔ربیعہ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا بیٹی پانچ سال کی تھی جب کہ بیٹا تین سال کا تھا ربیعہ کا رویہ بھی مستجاب کے ساتھ سرد سا تھا۔البتہ ربیعہ کی نند رشنا جو اس کے ساتھ ہی آئی تھی وہ بڑی گرمجوشی سے مستجاب کے ساتھ ملی۔عدن حیدر شہر میں ہی رک گیا تھا کیونکہ اس کی بہت ضروری میٹنگ تھی.گھر میں شادی کی گہما گہمی تھی۔ تسلیم اپنے کمرے تک محدود تھی۔ مستجاب سو کر اٹھی تو اسے چائے کی شدید طلب ہوئی۔ ملازمہ سے کہہ کر اس نے چائے منگوائی اور اور برآمدے والی گرل کے پاس کھڑی ہو کر پینے لگی۔جہاں سے نیچے کے ہال کا سارا منظر واضح نظر آتا تھا۔ربیعہ کے بچے کھیل رہے تھے۔اور وہ بچوں کی باتیں سن کر انجوائے کر رہی تھی۔کھیلتے کھیلتے ربیعہ کے بیٹے ارحم کا سیڑھی پر چڑھتے ہوئے پاؤں پھسلا اور وہ نیچے زمین پر گر گیا۔مستجاب جو کھڑی ہو کر یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔چائے کا کپ ادھر ہی رکھ کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔جا کر ارحم کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔دو ملازمائیں بھاگی ان کی طرف آئیں۔اس کو گھٹنے اور سر کے اوپر ہلکی سی چوٹ لگی تھی۔مستجاب اس کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لے گئی۔وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور ایک ٹیوب نکال کر اس کے زخموں پر لگانے لگی۔سارہ بھی اپنے بھائی کے پیچھے اس کے کمرے میں آگئی ارحم ٹکر ٹکر اس انجان اور مہربان لڑکی کو دیکھتا رہا۔جو اس کی اتنی کیئر کر رہی تھی۔

"آپ کی ماما کدھر گئی ہے۔۔؟"اس نے سارا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی وہ شاپنگ کے لیے گئی ہوئی ہیں"۔سارہ بھی اس سے بڑے امپریس نظر آ رہی تھی۔

"جب تک آپ دونوں کی مما نہیں آجاتی آپ ادھر ہی رہو گے اوکے"۔اس نے ارحم کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا۔تو اس نے معصومیت سے سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"انٹی آپ ڈاکٹر ہیں کیا"۔سارہ نے اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

" ہاں میں ڈاکٹر ہوں !اور آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتی ہوں ؟"۔اس نے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھا۔

"میں بھی بڑے ہو کر ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں۔۔۔پتا ہے مجھے انجکشن لگانے کا اتنا شوق ہے میرا دل کرتا ہے سب کو انجیکشن لگاؤں"۔اس نے معصومیت سے کہا تھا مستجاب مسکرانے لگی۔

"تم ڈاکٹر مت بننا تو مجھے ہی آند یکتھن لگاؤں گی"۔

ہم نے اپنی توتلی زبان میں کہا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔وہ دونوں بچوں سے بہت دیر تک باتیں کرتی رہی جو اس سے بہت زیادہ فری ہو چکے تھے۔اتنے میں ربیعہ اور راشدہ بیگم باہر سے شاپنگ بیگز سے لدی پھدی گھر آئیں۔

تھوڑی دیر بعد ربیعہ نے ملازمہ سے بچوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ دونوں مستجاب کے کمرے میں ہے جس پر دونوں ماں بیٹی کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"بی ب اور وہ سیڑھیوں سے گر گئے۔ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے کہا تو راشدہ بیگم اسے ایک خشمگیں نگاہ سے دیکھتی ہوئی مستجاب کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ربیعہ جب کمرے میں گئی تو وہ دونوں بڑے مزے سے اس کے بیڈ کے اوپر لیٹ کر اس سے باتیں کر رہے تھے۔

اور وہ ان کی باتوں پر ہنس رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے ارحم کو۔۔؟"۔ربیعہ یہ تڑپ کر کہتی ہوئی ارحم کی طرف بڑھی۔

"تھوڑی سی گھٹنے اور سر کے اوپر چوٹ لگی ہے میں نے پٹی کر دی ہے اتنی پریشانی والی کوئی بات نہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

مستجاب نے نرمی سے کہا۔

اس نے ارحم کو اٹھایا تو وہ مستجاب کے پاس بیٹھنے کی ضد کرنے لگا۔تو وہ حیرت سے اپنے دونوں بچوں کو دیکھنے لگی۔جو تھوڑی ہی دیر میں اس سے اتنے اٹیچ ہو چکے تھے۔ربیعہ کے دل میں ایک دم سے مستجاب کے لئے تشکر کے جذبات ابھرے۔

"آپ نے میرے بیٹے کا دھیان رکھا۔۔شکریہ!"اس نے دل سے اس کا شکریہ ادا کیا تو وہ نرمی سے مسکرا دی۔

" اس میں شکریہ ادا کرنے والی کونسی بات ہے۔۔۔میں ایک ڈاکٹر ہوں اور یہ میرا فرض ہے"۔مستجاب نے ارحم کے گالوں کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا۔تو ربیعہ دل ہی دل میں اپنے سابقہ رویوں پر شرمندہ ہوئی۔

راشدہ بیگم نے آگے بڑھ کر ارحم کو اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔اور ربیعہ اپنی ماں کے رویے پر شرمندہ ہوتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

★*******★********★

دوسرے دن عدن گھر لوٹا تو سب سے پہلے دادا کو دیکھنے گیا وہ سو رہے تھے اس لئے فریش ہونے کمرے میں چلا گیا۔فریش ہو کر نیچے آیا تو بچے ماموں ماموں کہہ کر اس کے ساتھ لپٹ گئے تو وہ انہیں پیار کرنے لگ

" یہ چوٹ کیسے لگی"؟وہ ارحم کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا۔

"کل میں تیرھیوں سے گر گیا تھا۔۔۔تو آنٹی مجھے اٹھا کر مجھے تھیٹ کر دیا"۔اس نے اپنی توتلی زبان میں کہا۔

"کونسی آنٹی نے آپ کو ٹھیک کر دیا"۔

عدن نے دلچسپی سے اسے پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جو اتنی پیاری ڈاکٹر آنٹی ہے"۔سارا نے آگے بڑھ کر کہا۔اس کی نظروں میں مستجاب کا چہرہ گھوما۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسا ہے میرا بھائی۔۔۔؟ ربیعہ یہ کہتے ہوئے ایک دم سے اس سے لپٹ گئی۔

" آپی آپ آج آئی ہیں۔۔؟"۔اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔اندر آتی رشنا اس وجاہت کے پیکر کو دیکھ کر اندر ہی اندر اس کی نظر اتار رہی تھی۔

"میں تو کل کی آئی ہوئی ہوں۔۔۔! تمہیں تو اپنے بزنس سے ہی فرصت نہیں ہے"۔ربیعہ نے گلہ کیا تو وہ مسکرانے لگا۔

"السلام علیکم! کیسے ہیں آپ۔۔؟"۔رشنا نے اسے نظر بھر کر دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ٹھیک ہوں آپ سناؤ آپ کیسی ہو؟"۔عدن نے سر کو ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔آپ بڑے بزی رہتے ہیں"۔رشنا کے سوال میں ہلکا سا گلہ تھا۔جس کو اس نے نظر انداز کر دیا۔

"آپ مجھ سے باتیں کریں۔۔۔ان سے کیوں کر رہے ہیں۔۔؟"ارحم نے کہا تو سب کی اس بات پر ہنسی نکل گئی۔

"اس کو کیا ہوا ہے؟عدن نے ارحم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"کل سیڑھیوں سے گر گیا تھا۔۔۔ بھلا ہو مستجاب کا جو گھر پر ہی تھی اسی وقت اس کا زخم دیکھ لیا"۔عدن نے مستجاب کے ذکر کر بڑی حیرانی سے اپنی آپی کے بدلتے جذبات محسوس کیے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دادا کے کمرے میں آیا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔۔؟دادا نماز پڑھ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں ! اور آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔۔۔ بالکل اپنا خیال نہیں رکھتے"۔اس نے پیار سے دادا کے لاغر وجود کو دیکھ کر کہا۔

"شکر ہے رب تعالیٰ کا۔۔جو اس نے سانسیں دی ہوئی ہیں ابھی تک"۔وہ یہ کہہ کر لیٹنے لگے تو عدن نے آگے بڑھ کر انہیں لیٹنے میں مدد کی۔

عدن دادا سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن ان کی طبیعت کے پیش نظر بات کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔

"کوئی بات کرنا چاہتے ہو مجھ سے"۔انہوں نے اس کی کیفیت نوٹ کر لی جس پر وہ ان کے اندازے پر حیران رہ گیا تھا۔

"دادا جان بات تو کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔

" لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔۔۔تم جو نسی بات کرنا چاہتے ہو کرو مجھ سے۔۔۔۔اس میں ہچکچانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔انہوں نے اس کی ہچکچاہٹ دور کرنا چاہی۔

"دادا جان آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر۔۔۔۔۔شادی کے متعلق مستجاب سے اتنی بڑی بات کیسے کر لی"۔ عدن نے سنجیدگی سے کہا انہوں نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"دیکھو بیٹا۔۔۔!تم دونوں مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو ! مجھے تم پر اعتماد تھا۔۔۔کہ تم میرے فیصلے کے خلاف نہیں جاؤ گے۔۔۔اس لیے تم سے پوچھے بغیر مستجاب سے بات کر لی۔۔۔۔اگر تمہیں بری لگی ہے تو معذرت چاہتا ہوں"۔انہوں نے آخر میں جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب مجھے ایموشنل بلیک میل نہ کریں۔۔۔آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی چہیتی ہم سب کو بالکل پسند نہیں کرتی تو وہ شادی کے لئے کیسے راضی ہو سکتی ہے"۔لہجہ بہت سنجیدہ تھا جس پر دادا نے اس کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا۔

"اگر وہ آپ سب لوگوں کو ناپسند کرتی ہے۔۔۔تو آپ سب لوگ بھی تو اسے ناپسند کرتے ہو۔۔۔تم بتاؤ ۔۔۔؟تم اسے پسند کرتے ہو۔۔۔اس پوری حویلی میں سوائے میرے ان دونوں ماں بیٹی سے کسی نے اچھے طریقے سے بات کی ہے کبھی۔۔۔؟"

ان کے لہجے میں تلخی تھی جسے عدن نے بھی اندر تک محسوس کیا۔اور عدن کو لاجواب کر کے رکھ دیا۔

"دادا جان جب میں نے اس سے اغوا ہونے سے بچایا۔۔۔وہ پھر بھی مجھے غلط سمجھتی رہی اب اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔؟"۔عدن نے اپنی پوزیشن کلیئر کرنا چاہی۔

"وہ تو ہماری عزت ہے اسے بچانا تمہارا فرض تھا۔۔۔لیکن میں نے اکثر یہ نوٹ کیا ہے۔۔۔کہ تمہارا اس کے ساتھ رویہ بہت سرد ہوتا ہے"۔دادنے اسے ہلکا سا گھر کا۔

تو اس کے دل میں مستجاب کے لئے نفرت کے جذبے سر ابھرنے لگے۔

"دادا جان یہ جو آپ کی لاڈلی پوتی ہے ناں۔۔۔ہر وقت مجھ پر طنز کے نشتر چلاتی رہتی ہے تو بدلے میں کیا میں اسے پھولوں کے ہار پہناؤں"۔یہ بات کرتے ہوئے اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔جس کو ملک اللہ داد نے بڑی گہرائی سے محسوس کیا۔

"تم۔۔۔اس کے ساتھ اپنا رویہ بدلو۔۔۔اتنی پیاری لڑکی اور تمہیں کبھی بھی نہیں مل سکتی"۔وہ بضد تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے آپ کی پیاری سے کوئی لینا دینا نہیں"۔اب کی آواز میں غصہ تھا جس پر ملک اللہ داد بچوں کی طرح منہ پھلا لیا۔

"میرے پیارے دادا جان۔۔! آپ کیوں ہم دونوں کو ان دیکھی آگ میں جلانا چاہتے ہیں"۔اب کی آواز میں گڑگڑاہٹ تھی۔

"ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی۔۔۔تم دونوں ہی ایسا چاہتے ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔؟اب تو خدا سے دعا ہے۔۔کہ وہ تم دونوں کو ملانے کا کوئی سبب پیدا کر دے"۔انہوں نے بے چارگی سے کہا تو اپنے دادا کی منطق پر سر ہلا کر رہ گیا۔

"اچھا۔۔دادا جان۔۔دعا کریں کل مجھے بیسٹ بزنس مین آف دی سٹی کا ایوارڈ مل جائے"۔اس نے بات کو بدلنے کی کوشش کی۔

"ارے بیٹا میں تو بیسٹ بزنس مین آف دی ورلڈ کے لئے دعا گو ہوں۔۔۔۔۔بس ساتھ یہ خدا سے دعا ہے کہ۔۔۔تم اللہ کی نظر میں ایک بیسٹ انسان بھی بنو۔۔۔دنیاوی کامیابی تو ایک وقتی چیز ہوتی ہے۔۔۔اصل کامیابی تو یہ ہے کہ تم ایک اچھے انسان بنو"۔انہوں نے اپنے پوتے کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

★*******★*********★

دوسرے دن شہر کے مہنگے ترین ہال میں ایک بہت بڑی تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر کے ٹاپ بزنس مین موجود تھے پورا میڈیا بھی کورتج کے لئے آیا ہوا تھا جائشہ اپنے چینل کی نمائندگی کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عدن حیدر کو بیسٹ بزنس مین آف دی ایئر کا ایوارڈ ملا تو پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا حویلی میں دیوار پر نصب بڑی ایل ای ڈی پر یہ خبر چلی پوری حویلی میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مستجاب شور کی آواز سن کر باہر آئی تو ٹی وی پر چلتی نیوز پٹی کو دیکھ کر لمحہ بھر کو ٹھٹھکی۔

تقریب میں صحافیوں کے سوالوں کا سلسلہ شروع ہوا۔عدن حیدر بڑے پر اعتماد طریقے سے سب صحافیوں کے سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔

"سر ٹروون روشن پاکستان! والوں کی طرف سے جائشہ علی۔۔!"پہلے تو آپ کی کامیابی پر میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔۔۔دوسرا میں یہ سوال کرنا چاہوں گی۔۔کہ آپ کے بابا ملک کے نامور سیاستدان ہیں۔۔۔۔اور اپنے حلقے سے زیادہ تر وہی کامیاب ہوتے ہیں۔۔۔کیا وجہ ہے۔۔؟ کہ وہ آج تک وہاں پر کوئی بڑا ترقیاتی منصوبہ شروع نہیں کر سکے۔۔۔۔۔۔جب کہ آپ ان کی اولاد ہونے کے ناطے ترقی کر رہے ہیں"۔

سوال تھا یا کوئی بم تھا جو عدن حیدر کے اوپر گرا تھا کیونکہ اس نے اپنی شناخت چھپا کر اپنی پہلی کامیابی حاصل کی تھی۔ جس کو وہ لڑکی مٹّی میں ملانے پر تلی ہوئی تھی۔

عدن حیدر لمحہ بھر کو پریشان ہوا لیکن اس نے جلد ہی اپنی کیفیت پر قابو پالیا۔

"دیکھیں میرے والد کے متعلق سوال پر میں بس اتنا ہی کہنا چاہوں گا۔۔کہ ایسے سوالات آپ میرے والد صاحب سے ہیں کریں۔۔۔میرا سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نہ مجھے سیاست میں دلچسپی ہے"۔اس نے پر اعتماد طریقے سے کہا وہ جائشہ کو بہت غصہ آیا۔

"لیکن سر۔۔!آپ لوگوں کے مسئلے حل کرنے میں تو کوئی دلچسپی لے سکتے ہیں ناں"۔اس دفعہ جائشہ کے لہجے میں تلخی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عدن حیدر کی بھنویں غصے سے تن گئیں۔اس کا دل کیا کہ ایک لمحے میں اس لڑکی کو یہاں سے دفعہ کر دے۔۔۔۔ جس نے اس کی پہلی کامیابی کو ناکام بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"انشاءاللہ جلد ہی ہم اپنے گاؤں میں ترقیاتی منصوبہ شروع کریں گے۔۔۔۔اور یہ میں اپنے والد نہیں بلکہ اپنے بی ہاف پر کہہ رہاہوں"۔یہ کہہ کر وہ پریس کانفرنس ختم کر کے اٹھ گیا۔کہ وہ لڑکی اسے اپنی ساری محنت پر پانی پھیرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

ٹی وی کے سامنے بیٹھی مستجاب اس لڑکی کی ہمت کو داد دے رہی تھی"واٹ آ بریو گرل"۔یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سب ان کی رعایا ہیں"۔اس نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہا تسلیم بھی ٹی وی کی طرف متوجہ ہوئی۔جہاں پر عدن حیدر کی کامیابی کی اور جائشہ کے سوال کی بحث ہو رہی تھی۔

دوسری طرف عدن کا موڈ بری طرح آف ہو چکا تھا وہ غصے سے پریس کانفرنس روم سے باہر نکلا۔اور اپنے سیکریٹری کو اشارہ کرتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھا۔

"ذیشان کون ہے یہ لڑکی۔۔۔؟"عدن نے غصے بھرے انداز میں کہا۔

"سر !اینکر جائشہ علی ہے۔۔۔ابھی نئی نئی ہے۔۔۔۔۔۔لیکن

لیکن جب بولتی ہے۔۔۔۔توسب کی بولتی بند کر دیتی ہے۔بڑے بڑے سیاستدانوں کو آجکل ڈھول چٹا رہی ہے"۔ذیشان نے وضاحت دی تو عدن نے غصے سے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اپنی کنپٹی کے ماری۔اندر بھانبڑ جل رہے تھے۔کیونکہ پانچ سال کی محنت کے بعد آج وہ اس مقام پر پہنچا تھا کہ اپنی پہلی کامیابی حاصل کر سکے۔لیکن وہ اپنی پہلی کامیابی کو صحیح طرح محسوس بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس لڑکی نے اسے وہاں سے اٹھ جانے پر مجبور کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ذیشان تم ادھر ہی اترو۔۔۔!ڈرائیور گاڑی گاؤں کی طرف موڑدو۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے ڈرائیور کو حکم دیا۔کیونکہ اس کا باپ حویلی میں ہی موجود تھا۔

★*******★*********★

" بابا۔۔!آج صرف آپ کی وجہ سے وہ معمولی سی اینکر اور پورے میڈیا کے سامنے شرمندہ ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔میرے پاس اس کے سوال کا کوئی جواب ہی نہیں تھا۔۔۔کیونکہ جواب ہوتا تو میں دیتا ناں۔۔۔۔۔۔۔اگر آپ نے کوئی کام نہیں کرنا ہوتا تو یہ سیاست کا گندا کھیل کیوں کھیل رہے ہیں۔۔۔آج اتنے سالوں کہ محنت کے بعد مجھے پہلی کامیابی ملی ہے۔۔۔۔لیکن افسوس سب آپ کی وجہ سے خراب ہو گیا"۔آنکھوں میں شعلے لیے وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو کر دھاڑ رہا تھا۔حویلی کے افراد اور ملازمین جو اس کی کامیابی پر خوش ہو رہے تھے۔۔ابھی اس کو غصے میں دھاڑتا ہوا دیکھ کر حیران ہو گئے۔ مستجاب عدن کا یہ روپ دیکھ اپنی جگہ ورطہ حیرت میں ڈوب گئی۔

دلاور ملک میں اپنی جگہ ششدر کھڑا تھا۔کیونکہ آج اس سے اس کا کوئی حریف نہیں بلکہ اس کا بیٹا جواب مانگ رہا تھا۔

" دیکھو بیٹا۔۔!مخالف پارٹی نے تمہاری کامیابی خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔اور جس نے بھی یہ کوشش کی ہے۔۔۔۔میں اسے چھوڑوں گا نہیں"۔دلاور نے اپنے بیٹے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔لیکن عدن پر تو آج غصہ سوار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ڈان ہے کیا۔۔۔؟ جو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔اگر سیاست کے قابل نہیں ہے۔۔۔تو نہ کریں۔۔۔ چھوڑدیں یہ سب"۔ یہ کہتا ہوا وہ اپنے راستے میں پڑی کرسی کو ٹھوکر مارتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔ جبکہ دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اس دنیا سے اٹھا دے۔

" کہا بھی تھا۔۔۔ کہ ابا جان کے ساتھ زیادہ بیٹھنے نہ دیں۔۔۔۔۔ لیکن میری بات کو تو آپ اہمیت ہی نہیں دیتے۔۔۔۔اب رنگ لیا ہے نہ انھوں نے اس کو کو اپنے ہی رنگ میں"۔ راشدہ نے نفرت سے کہا تو دلاور نے اس کو غصے بھرے انداز میں دیکھا۔

" تم جیسی جاھل عورت ہمیشہ طعنے ہی دے سکتی ہے"۔ دلاور ملک غصے سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔اب اس کو اپنے ڈیرے پر جانا تھا۔ کیونکہ اپنی فطرت کے مطابق اس نے اس لڑکی کا بھی کوئی بندوبست کرنا تھا جس کی وجہ سے آج اس کا بیٹا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

★*******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جائشہ بڑی ہمت ہے تمہاری۔۔۔! تمھیں نہیں پتا یہ دلاور ملک کتنا خطرناک آدمی ہے جس کی تم نے آج شام ہی خراب کردی ہے"۔ ہمدانی اس کے آفس میں بیٹھا چائے اور بسکٹ کے ساتھ انصاف کر رہا تھا۔

"سر میں تو ہر روز ہی کسی نہ کسی کی شام خراب کرتی ہوں"۔ جائشہ کے ہاتھ تیزی سے فائل پر کچھ لکھنے میں بھی مصروف تھے۔

"ویسے تمہیں پتا کیسے چلا۔۔؟ کہ عدن حیدر دلاور ملک کا بیٹا ہے"۔ ہمدانی اس کی معلومات پر حیران تھا جس پر جائشہ کہ چہرے پر ایک مسکراہٹ درائی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر اس فیلڈ میں ہوں تو کیا۔۔۔۔ بڑے مگر مچھوں کے بچوں کا بھی حساب نہیں رکھ سکتی"۔اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

پتہ ہے جائشہ تم ان چند لوگوں میں سے ہو۔۔۔جنکو شہرت چند دنوں میں ہی مل گئی ہے"۔ ہمدانی کے لہجے میں ستائش تھی۔

"رضا صاحب کا کیا زیادہ دن کار کنے کا پروگرام نیویارک میں"۔ جائشہ پینسل فائل کے اوپر رکھتے ہوئے بولی۔

[6/10, 19:55] Shahida: رضا کچھ دنوں کے لیے اپنے والدین سے ملنے نیویارک گیا ہوا تھا اور پیچھے چینل کی ساری ذمہ داری اعجاز ہمدانی اور جائشہ کے سپرد کر دی تھیں۔

"ہاں! یاد آیا رضا صاحب کا فون آیا تھا! وہ کہہ رہے تھے۔۔کہ جائشہ کو بولنا کہ ابھی میں ملک سے باہر ہوں۔۔۔اس لیے ہاتھ ہولا رکھے۔۔۔۔یہ نہ ہو کہ۔۔۔میرے آنے تک چینل ہی بند ہو چکا ہو"۔ ہمدانی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو جائشہ کے بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"یہ سب تو میں پہلے ہی طے کر چکی ہوں۔۔۔اب اس مصیبت کو تو جھیلنا ہی ہو گا"۔ وہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو ہمدانی کو لگا کہ وہ اس لڑکی کو کبھی بھی سمجھ نہیں پائے گا۔

★*******★*********★

فردوس بھی ٹی وی پر خبر سن چکی تھی۔اور غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔ جائشہ گھر لوٹی تو اپنی ماں کو بے چین دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"اماں کتنی دفعہ بولا ہے۔۔۔کہ اگر پہلے پریشان ہونا ہوتا ہے تو ٹی وی نہ دیکھا کریں۔۔۔۔! کوئی ڈرامہ وغیرہ لگا لیا کریں"۔ جائشہ نے ماں کو پیار سے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں میں نے سمجھایا تھا کہ ان سے دور رہنا۔۔۔۔لیکن تم نے میری بات کو اہمیت ہی نہیں دی"۔فردوس نے چیخ کر کہا تو جائشہ کو اپنی ماں سے اس قدر شدیدری ایکشن کی امید نہیں تھی۔

"اماں یہ سب میری فیلڈ کا حصہ ہے آپ کیوں اتنا ہائپر ہو رہی ہیں"۔اس نے ماں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی لیکن فردوس غصے سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

"اماں آپ ایک بہادر بیٹی کی ماں ہے۔۔۔میں آپ کا سارا ڈر نکال کر رہوں گی"۔اس نے آنکھوں میں شعلے لئے ایک عزم سے کہا۔تو فردوس نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

"جائشہ میں تمہیں ان لوگوں سے بچانا چاہتی ہوں۔۔۔میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں"۔اماں نے بے چارگی سے کہا۔

"اماں۔۔۔!اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھیں کچھ بھی نہیں ہوگا"۔اس نے ماں کا بازو تھپتھپایا۔

"بیٹا تمہیں نہیں پتا۔۔!تم بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہی ہو"۔فردوس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اماں اب تو میں ہاتھ ڈال چکی ہوں۔۔۔ابھی یا یہ مجھے لڑیں گی یا میں ان کو لڑوں گی۔۔۔۔۔۔۔اور یہ آنے والا وقت بتائے گا کہ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ کس نے ڈالا تھا۔۔۔آج سے تئیس برس پہلے دلاور ملک نے۔۔۔یا آج اس کے بیٹے کو چھیڑ کر میں نے۔۔۔"۔اس کی آنکھوں اور لہجے سے آگ کے ایسے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔۔

جس میں وہ دلاور ملک اور اس کے پورے خاندان کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آخر دادا جان۔۔۔! میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ جب بھی مجھے کوئی کامیابی ملتی ہے۔۔۔۔۔تو میرے باپ کی پرچھائی پڑھتے ہیں وہ ساری خوشی خراب ہو جاتی ہے"۔رات کو وہ دادا کے ساتھ بیٹھ کر اپنے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا تھا۔

اس کو ابھی تک وہ وقت یاد ہے جب اس نے کالج میں ٹاپ کیا تھا اور جب وہ انعام لے کر سٹیج سے اترا تو ایک لڑکے نے اسے باپ کے کرپٹ ہونے کا طعنہ دیا تھا جس پر عدن نے اس کو ایک تھپڑ جڑ دیا۔عدن اور اس لڑکے میں سخت قسم کی ہاتھا پائی ہوئی تھی اور پورے کالج میں یہ خبر مشہور ہو گئی تھی۔جس سے اسے کافی شرمندگی اٹھانی پڑی۔اسکے بعد وہ دل برداشتہ ہو کر پاکستان چھوڑ کر پڑھائی کے سلسلے میں لندن چلا گیا تھا۔

"میرے بچے ہر انسان اپنے اعمال کا خود بوجھ اٹھاتا ہے میں نے دلاور کو ہر موقع پر سمجھایا۔۔۔لیکن میری بات اس نے کبھی بھی نہیں سنی۔۔۔۔۔میں نے تنگ آکر اس کو کہنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔! کیونکہ بار بار ایک بات کہنے سے بھی بات بے اثر ہو جاتی ہے۔۔۔۔! تم دلبرداشتہ مت ہو۔۔۔! اللہ نے اس میں کوئی بہتری رکھی ہو گی"۔

ملک اللہ داد نے دل گرفتگی سے اپنے عزیز از جان پوتے کو دیکھ کر بولے تو وہ بے اختیار اپنے دادا کے ہاتھوں کو چوم گیا۔

"پتا ہے آپ کی باتیں میرے لیے آکسیجن ہے۔۔۔میں جب زیادہ پریشان ہوتا ہوں۔۔۔! تو آپ کے پاس آجاتا ہوں"۔

اتنے میں ارحم بھاگتا بھاگتا ہوا آیا اور ملک اللہ داد کے پیچھے آکر چھپ گیا عدن نے کچھ کہنا چاہا تو اس نے اس کو اشارے سے چپ کروا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کدھر ہو شرارتی پٹاخے۔۔۔؟"مستجاب یہ کہتی ہوئی دادا کے کمرے میں داخل ہوئی تو عدن کو دیکھ کر اس کا چہرہ تن گیا۔ایک دم سے چہرے پر بہت ناگوار تاثرات ابھرے جو اس کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکے۔

"میں پھر آجاؤں گی دادا جان۔۔۔" یہ کہہ کر کو مڑنے لگی تو پیچھے سے آ کر ارحم نے اسے پکڑ لیا۔

"یو آر لوزر۔۔۔یو آر لوزر۔۔آپ مجھے نہیں پکڑ پائیں"۔یہ کہتا ہوا وہ مسکرا کے اس ساتھ لپٹ گیا تو اس سے پیار کرنے لگی۔ارحم کو دیکھ کر سارے جہان کا پیار اس کے لہجے میں در آیا۔بلو کلر کا سوٹ پر بلو ہی جینز پہنے گلے میں اس اسکارف لیے وہ بڑی اچھی لگ رہی تھی بالوں کا جوڑا بنایا گیا تھا جو کہ ارحم کو پیار کرتے ہوئے کھل چکا تھا۔جس پر عدن حیدر کی نظر ایک لمحے کو پلٹنا ہی بھول گئی۔ملک اللہ داد کی گھاگ نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا۔

"مستجاب ادھر میرے پاس آؤ"۔انھوں نے پیار سے پکارا تو اس کو مجبوراً بیٹھنا ہی پڑا۔

" کوئی ناراضگی چل رہی ہے۔۔۔تم دونوں کے درمیان"۔انہوں نے دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دادا جان ہم راضی ہی کب تھے۔۔۔؟جو ناراض ہونے لگے"۔مستجاب نے تلخی سے کہا۔

"تم دونوں آپس میں اچھے سے رہو۔۔۔!پتا ہے۔۔!تم دونوں میں میرا دل دھڑکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھے جان سے زیادہ عزیز ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اپنے دادا کو اگر خوش دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو یہ کھینچا تانی بند کرو میرا کسی اور پر زور نہیں چل سکتا۔۔۔۔!لیکن مجھے امید ہے کہ تم دونوں میری بات مانو گے"۔ملک اللہ دادا نھیں رشتے کی ان دیکھی ڈور میں باندھنا چاہتے تھے جس پر وہ دونوں ہی تیار نہیں تھے۔۔۔۔۔لیکن دادا کے لیے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھے طریقے سے بات کر سکتے تھے۔

"دادا جان کیوں نہیں۔۔۔۔!عدن حیدر آپ کے لیے تو کچھ بھی کر سکتا ہے"۔عدن کے لہجے میں اپنے دادا کا سچا پیار بول رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

دادا نے اپنی لاڈلی پوتی کو دیکھا تو اس نے مجبوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔دل تو کر رہا تھا اس انسان کا حشر نشر کر دے لیکن دادا کی محبت میں وہ عدن سے نفرت وقتی طور پر بول سکتی تھی۔

★******★******★

"میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔وہ اپنے کمرے میں جانے لگی عدن حیدر نے اسے پیچھے سے آواز دی تو اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔

"کہو"۔اس نے تیوری پر بل چڑھا کر کہا۔

"آئندہ میں دادا جان کے سامنے۔۔۔!اور تم بھی۔۔۔!اچھے طریقے سے بات کریں گے۔۔۔۔۔کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ ہمیں لے کر ٹینشن میں آئیں"۔عدن نے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ گھساتے ہوئے کہا۔جس پر اس نے بڑے بڑے تیوروں سے اسے گھورا۔

"یہ منافقت مجھ سے تو نہیں ہوتی۔۔۔۔لیکن کوشش کروں گی۔۔۔!صرف اپنے دادا کے لیے"۔اس نے گویا احسان جتلانے والے انداز میں کہا۔عدن نے اسے بڑے غور سے دیکھا۔مستجاب نے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"جو کچھ میں نے تمہیں ہاسپٹل میں بولا تھا اس سب کے لیے سوری کرتا ہوں۔۔۔۔۔"۔پتا نہیں کس دل اور کس جگرے سے عدن حیدر جیسے اکڑ والے انسان نے یہ الفاظ بولے تھے۔

"سوواٹ۔۔۔۔!مجھے آپ کی سوری منظور نہیں ہے"۔یہ کہہ کر اس نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا۔عدن حیدر کے دل میں ایک طوفان برپا ہو گیا۔کیونکہ اس نے آج تک کسی سے بھی سوری نہیں کیا تھا سوائے اپنے دادا کے۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنا غرور آکڑ تم میں۔۔۔کس بات کی ہے۔۔۔؟"اس نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ جو تم میں نہیں ہے"۔وہ اس کو چڑاتی ہوئی وہاں سے جانے لگی تو عدن حیدر ایک دم سے راستے میں آگیا۔

"دل تو کر رہا ہے کہ تمہارے ساتھ شادی کے لیے ہاں کر کے تمہاری ساری اکڑ نکال دوں۔۔۔۔۔۔۔لیکن تمہاری اکڑ نکالتے نکالتے میں اپنی زندگی جہنم نہیں بنانا چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ جو میں نے سوری کیا ہے ناں۔۔۔وہ صرف میں نے اپنے دادا کے لیے۔۔۔۔۔۔باقی تم اس قابل نہیں ہو۔۔۔کہ تمہارے ساتھ کوئی نرم رویہ اپنایا جائے"۔

وہ غصے میں چنگھاڑتا ہوا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔مستجاب اس جگہ کھڑی ہو کر اس کے الفاظ پر غور کرنے لگی۔

"شادی کر کے میری اکڑ نکالو گے۔۔۔۔۔۔۔شادی کر و تو سہی میں نے نہ تمہاری اکڑ نکال دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔شادی کرتی ہے میری جوتی اس سے"۔وہ اپنی ملی جلی سوچیں سوچتے ہوئے کچن میں کچھ کھانے کے لئے لینے گئی۔وہاں ربیعہ اپنے بیٹے کے لیے فیڈر بنا رہی تھی۔

"مستجاب کل ہم بازار جا رہے ہیں۔۔۔۔۔تم چلو نہ ہمارے ساتھ"۔ربیعہ نے نرم لہجے میں کہا تو وہ اس کو حیرانگی سے دیکھنے لگی کیونکہ وہ وہاں پر ان نرم رویوں کی عادی نہیں تھی۔

"نہیں آپی میں میں نے کیا کرنا ہے جا کے۔۔۔"۔وہ فریج سے پانی نکالتے ہوئے بولی۔

"تم بس کل تیار رہنا۔۔۔تم ہمارے ساتھ جا رہی ہو اوکے"۔ربیعہ نے پیار سے کہا تو وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے مت دیکھو یار۔۔۔! میں تم سے اپنے گزشتہ رویوں کی معافی مانگتی ہوں۔۔۔۔شاید بڑوں کی غلط فہمیوں کا اثر چھوٹوں تک بھی آیا ہے۔۔۔شاید نہیں بلکہ یقیناً آیا ہے۔۔۔۔۔پتہ ہے میری کوئی بہن نہیں ہے۔۔۔اور اللہ نے مجھے تمہاری صورت میں ایک بہت ہی خوبصورت اور گڑیا جیسی بہن دی ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔مستجاب بھی جذباتی ہوگئی۔

"تھینک یو آپی"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تو ربیعہ نے اسے ایک دم سے پکڑ کر اپنے گلے سے لگا لیا۔اور اسکا سر چومنے لگی۔دو آنکھیں تھیں جن کو یہ منظر بڑا ہی برا لگا۔ربیعہ ماں کی گھورتی ہوئی نظروں کو دیکھ رہی تھی۔

"مستجاب تم کمرے میں جاؤ۔۔۔! میں تھوڑی دیر بعد بچوں کو سلا کر آتی ہوں"۔راشدہ بیگم کو دیکھ کر اس کو ساری بات سمجھ آگئی۔اسل ئے وہ جو چپ کر کے اپنے کمرے میں جانے لگی۔

"جادوگرنیاں ہیں دونوں ماں بیٹی"۔راشدہ بیگم کی بڑبڑاہٹ اتنی بلند ضرور تھی کہ ان دونوں نے باآسانی سن لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

مستجاب کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ربیعہ کی وجہ سے چپ کر کے وہاں سے چلی گئی۔

"تمھیں بڑا پیار آ رہا ہے اپنے چچا کی بیٹی پر۔۔۔۔۔شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔تمہاری ماں کو وہ دونوں اچھا نہیں سمجھتی اور تم اس کے ساتھ پیار بگھار رہی ہو"۔راشدہ نے اسے تیکھے چتونوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"امی پلیز۔۔۔! بند کر دیں۔۔۔۔! یہ آپسی دشمنی کیا ملے گا آپ کو ایسے دشمنی نبھا کر۔۔۔۔۔آئندہ آپ مستجاب سے اتنے برے طریقے سے بات نہیں کریں گے"۔ربیعہ نے غصے سے کہا تو ماں کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔

"اچھا اب ماں بری ہو گئی۔۔۔۔اور وہ دونوں اچھی ہو گئیں"۔راشدہ نے غصے سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی آپ کو سمجھانا فضول ہے"۔وہ یہ کہتی ہے کچن سے باہر نکل گئی۔

★*******★********★

کانٹریکٹ کے مطابق جائشہ کا ایک مہینہ مکمل ہو چکا تھا اور وہ اب پرائم ٹائم میں پروگرام شروع کر چکی تھی۔اس کی ریٹنگ بہت اچھی آرہی تھی رضا بھی امریکہ سے واپس آچکا تھا۔۔۔جائشہ کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہو چکا تھا وہ اب مزید محنت سے کام کر رہی تھی۔

اس کی گاڑی آفس سے نکلی تو ایک گاڑی مسلسل اس کے انتظار میں تھی۔جب ٹریفک کا رش کم ہوا تو اس گاڑی نے آکر جائشہ کی گاڑی کا راستہ روک لیا۔اس میں سے ایک آدمی باہر نکلا جس کے ہاتھ میں گن تھی وہ جائشہ کی گاڑی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔

"لڑکی اپنی جان کے سلامتی چاہتی ہو تو گاڑی سے باہر نکلو"۔اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی گن لہرائی۔

"اپنی گن پیچھے کرو۔۔۔!میں باہر نکل رہی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر آگئی تو اس نے ڈرائیور کو بھی نکلنے کا اشارہ کیا۔

"اس کو رہنے دو تمہیں پرابلم مجھ سے ہے۔۔۔اس بیچارے کو کیوں بیچ میں گھسیٹ رہے ہو"۔جائشہ نے سامنے آکر غصے سے کہا۔

"تمہارے حکم کے غلام نہیں ہیں۔۔۔۔چلو صاحب گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔اور ڈرائیور گاڑی سے باہر نکلو"۔

"ٹھیک ہے چلو"۔یہ کہہ اور وہ اس کے بالکل قریب آئی اور ایک زوردار کک اس کے پیٹ پر دے ماری جس سے اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی جائشہ نے تیزی سے نیچے جھک کر گن پکڑ لی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بتا کس کا پالتو ہے۔۔۔؟ یہ کہہ کر اس نے گن اس کی کنپٹی پر رکھی تو وہ اس لڑکی کی بہادری پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔

"اب بک کس نے بھیجا ہے تجھے۔۔۔؟"اس نے چیخ کر کہا تو دوسری گاڑی کا دروازہ کھلا اور ایک سوٹڈ بوٹڈ نوجوان آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھائے باہر نکلا۔

"واؤ امیزنگ۔۔۔!اس کو چھوڑ دو یہ میرا پالتو تھا۔۔۔۔اور اب نہیں رہا۔۔۔۔کیونکہ یہ آج۔۔۔!ایک لڑکی سے پٹا ہے۔۔۔اور میر ارسلان کے پاس اب اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے"۔یہ کہہ کر اس نے ایک دھکے سے اپنے آدمی کو نیچے گرا دیا۔جائشہ نے اپنی گن کا رخ میر ارسلان کی طرف کر دیا۔

"ناں!ناں!ناں۔۔۔۔۔میں ان کھلونوں سے کبھی بھی نہیں ڈرا۔۔۔۔۔لہذا اس کو پیچھے کر لو"۔اس نے جائشہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔تو جائشہ نے گن کا رخ نیچے کر لیا۔

"کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔؟اور میرا راستہ کیوں روکا تم نے۔۔۔؟"جائشہ نے غصے سے کہا۔تو مقابل نے بڑی دلچسپی سے کڑے تیور والی لڑکی کو دیکھا۔

بولتی بھی اچھا ہو۔۔۔بہادر ہو۔۔۔نڈر بھی ہو۔۔۔آئی ایم امپریسڈ"۔میر ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل بات کی طرف آؤ مسٹر۔۔!کس نے بھیجا ہے تمہیں۔۔۔؟"۔وہ غصے سے گھورتی ہوئی بولی۔

"ایسے نہیں کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔"۔اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"آفر تو ایسے مجھے کر رہے ہو۔۔۔کہ جیسے میری تم سے بڑی صدیوں پرانی دوستی ہے"۔اس نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہے نہیں۔۔۔۔لیکن ہو تو سکتی ہے۔۔۔اس کے لئے ایک جگہ بیٹھنا ضروری ہے"۔میر ارسلان نے اسے سر تا پا گھورتے ہوئے کہا۔ "

"اپنی بکواس بند کرو مسٹر۔۔۔۔تم جیسے لوگوں کے ساتھ دوستی کرنا تو دور کی بات ہے۔۔۔۔میں دیکھنا بھی گوارا نہ کروں"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تو میر ارسلان ایک دم سے اس کے راستے میں آگیا۔

"میری بات سنے بغیر تم یہاں سے نہیں جا سکتی"۔جائشہ نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی لوگ ان کی طرف متوجہ تھے۔

"ٹھیک ہے اپنی گاڑی کسی ریسٹورنٹ کے سامنے روکو۔۔۔!میں اپنی گاڑی میں تمھارے پیچھے آتی ہوں"۔وہ یہ کہہ کر مقابل کا جواب سنے بغیر اپنی گاڑی میں آ بیٹھی۔کچھ سوچتا ہوا وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

گاڑی ایک ریسٹورینٹ کے سامنے آکر رکی تو جائشہ کی گاڑی بھی رک گئی۔

میر ارسلان اس کو اشارہ کرتا ہوا ریسٹورینٹ میں داخل ہوا۔اس کو بھی اس کی تقلید کرنی پڑی۔

"کیا پیو گی۔۔۔؟چائے یا کافی۔۔!میر ارسلان نے کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا تو وہ حیرت سے اس انسان کو دیکھنے لگی۔

"مسٹر جو بات کرنی ہے۔۔۔۔کرو۔۔!مجھے۔۔۔گھر پہنچنا ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی گھڑی دیکھی۔

"چلو!ٹو دی پوائنٹ بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔!بتاؤ کتنے پیسے لو گی۔۔!اپنی زبان بندی کے"۔اس نے اپنا سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بی ہیو یور لینگو تیج۔۔۔۔۔۔! میری زبان کی تم قیمت لگا ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔! کیونکہ سچ کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یہ اپنی قیمت آپ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جو تم جیسے ضمیر فروش کیا سمجھیں"۔اس نے دھاڑتے ہوئے کہا تو مقابل کی آنکھوں میں بھی غصہ آ گیا۔

"تم جیسی لڑکیوں کی پتا کیا پرابلم ہوتی ہے۔۔۔؟اس طرح کے لیکچر دے کر اپنی قیمت بڑھاتی ہیں تمھیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں تمہیں منہ مانگی قیمت دوں گا"۔اس نے بڑے آرام سے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے کہا۔

"میں کب سے تمہاری بکواس برداشت کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے"۔وہ یہ کہتے ہیں وہاں سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

"تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہی ہو" وہ یہ کہتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر زمین پر دے مارا۔اور اس پر اپنے بوٹ رکھ کر اس کا کریا کرم کر دیا۔وہ اپنے موبائل کا حشر نشر دیکھ کر اسے غصے سے گھورنے لگی۔

"تم کیا سمجھتی ہو۔۔۔؟کہ تم میری ریکارڈنگ کر لو گی اور مجھے پتا بھی نہیں چلے گا"۔اس نے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اپنے دلاور ملک کو بتا دینا کہ میں اس کے غنڈوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر مرد ہے تو سامنے آ کر مقابلہ کرے۔"اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔اور وہاں سے باہر نکل گئی۔اور میر ارسلان اس کے اس قدر صحیح اندازے پر حیران ہوتا ہوا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔

★*******★*********★

Posted On Kitab Nagri

"داداجان میں کل بخشو بابا کے ساتھ گاؤں کے چھوٹے سے ہسپتال کا وزٹ کر کے آئی ہوں۔۔۔۔جہاں پر ڈاکٹر تو نہ ہونے کے برابر ہیں اور کچھ دوائیاں اور انجیکشن رکھے ہوئے ہیں ان میں سے بھی کچھ ایکسپائر ہیں۔۔۔۔۔داداجان میں یہ چاہتی ہوں۔۔۔۔کہ اس ہسپتال کی صفائی ستھرائی کروائی جائے اور بہت ساری دوائیاں لا کر رکھی جائیں تاکہ گاؤں والوں کو جب ضرورت پڑے تو بوقت ضرورت وہ وہاں سے دوائیاں تو لے سکے ناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ تایا جان سے بات کریں وہ یہ سب کر سکتے ہیں"۔مستجاب نے فکرمندی سے کہا تو وہ چپ کر گئے اور کچھ سوچنے لگے۔

"دلاور کو کہتا ہوں اگر اس نے بات نہ مانی تو عدن سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔تم دوائیوں کی لسٹ تیار کرو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تو وہ خوش ہو گئی تھی۔

" آپ ابھی بات کریں اس کی آواز میں بے صبراپن تھا جس پر دادا کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

"ٹھیک ہے میری گڑیا میں آج ہی بات کرتا ہوں"۔انہوں نے اسے تسلی دی۔

ملک اللہ داد نے جب دلاور سے بات کی تو ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔

"باباجان۔۔!مجھے پتا ہے یہ سب کرنے کو آپ کو کون کہہ رہی ہے۔۔۔"۔دلاور ملک نے بڑھک کر کہا۔

"دلاور نیکی کا کام ہے اخر تم ایک اچھا کام کرنے میں اتنی پس و پیش کیوں کرتے ہو۔۔۔۔۔اور یہ تمہاری ذمہ داری بھی ہے۔۔کیونکہ الیکشن جیت کر تم یہاں سے منتخب ہوئے ہو"۔

"باباجان میں آپ کی پوتی کے حکم کا غلام نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔جب میرا دل کرے گا۔۔۔تب میں یہ سب کام کروادوں گا"۔وہ یہ کہتا ہوا نخوت سے وہاں سے اٹھ گیا۔اور ملک دلاور اپنے بیٹے کی بے حسی پر افسوس کرتے رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔!آپ اپنے لاڈلے پوتے سے بات کریں ناں۔۔۔۔!وہ تو آپ کی بات نہیں ٹالے گا"۔ مستجاب جو پلر کے پیچھے کھڑی ہو کر ملک دلاور کی گفتگو سن چکی تھی دادا کو پریشان دیکھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں کل ہی اس سے بات کرتا ہوں"۔وہ یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگے تو مستجاب نے اٹھنے میں انکی مدد کی اور ان کو کمرے میں لے گئی۔

جب سے وہ گاؤں کے اس چھوٹے سے ہسپتال کا دورہ کر کے آئی تھی وہ نہایت تکلیف میں تھی۔ کیونکہ وہاں پر ایکسپائر دوائیاں بھی پڑی ہوئی تھیں جو گاؤں کے لوگ استعمال کر رہے تھے۔ جن کو وہ ضائع کر آئی تھی۔ لیکن اب اس نے تہیہ کر لیا تھا جب تک بڑا ہسپتال نہیں بن جاتا کہ وہ اس چھوٹے سے ہسپتال کو ٹھیک کرے گی۔اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا اس لئے وہ اٹھ کر عدن کے کمرے کی طرف چل پڑی اور کچھ سوچ کر دروازے پر ناک کیا ۔یس کی آواز پر وہ اندر آئی تو وہ ٹراوزر اور بنیان پہن کر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اس کو دیکھ کر لمحہ بھر کو ٹھٹھکا۔ پھر فون بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔ایک لمحے کے لیے وہ اس کو دیکھ کر نروس ہو گئی۔ تو عدن نے اپنی شرٹ جو پاس ہی تھی اٹھا کر پہن لی۔

"جی کیسے آنا ہوا۔۔"۔ لہجہ ہر تاثر سے عاری تھا۔

وہ میں یہ بات کرنے آئی تھی کہ کل گاؤں کے ہاسپٹل کا۔۔۔۔۔۔۔!بلکہ ہاسپٹل کہنا تو اسے ایک مذاق ہی ہو گا بہر حال میں وہاں گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اور وہاں کی حالت دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوا۔۔۔۔۔۔۔"۔وہ یہ کہہ کر ذرا سا رکی۔

"تمہیں دکھ ہوا ہے تو میں کیا کروں۔۔۔۔؟"عدن نے کٹیلے پن سے کہا تو اس کو عدن پر بڑا افسوس ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"شاید یہ لوگ آپ کی ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔! جن کو آپ لوگ پورا نہیں کر رہے"۔اس نے بھی بھنویں اچکا کر بڑے طنز سے کہا۔

"تمہیں ہماری ذمہ داریاں بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔! جب میرا دل کرے گا۔۔۔۔۔۔تو میں کچھ کر دوں گا"۔عدن نے بڑے آرام سے کہا۔

اپ کا دل کرنے تک کتنے ہی بیمار موت کے منہ تک پہنچ جائے گے"۔ مستجاب نے سخت لہجے میں کہا تو وہ اس کے قریب آیا۔

" تم رات کے بارہ بجے میرے کمرے میں۔۔۔۔مجھے میری ذمے داریاں یاد دلانے آئی ہو۔۔۔۔یہ پاکستان ہے۔۔۔۔میڈم لندن نہیں۔۔۔اب تم جاسکتی ہو"۔اس نے بڑے آرام سے مستجاب کو بہت کچھ باور کرواتے ہوئے کہا۔

"بلکل اپنے بابا کی طرح ہو بے حس"۔ مستجاب نے غصے سے کہا۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔اور آئندہ میرے کمرے میں قدم بھی نہ رکھنا"۔وہ غصے سے دھاڑا تو مستجاب کا دل کیا کہ اس کا خوبصورت چہرہ بگاڑ دے۔ایک دم سے اس کے چہرے پر ایک چمک ابھری۔

"لگتا ہے آج اس لڑکی نے کافی عزت افزائی کر دی ہے"۔ مستجاب نے بڑے آرام سے مقابل کو سیخ پا کیا۔جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔

"گیٹ لاسٹ فرام مائے روم"۔یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو بازو سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکال کر دروازہ زور سے بند کر دیا۔توہین تو ہوئی تھی لیکن مقابل کو بھی آگ لگی تھی جس پر مستجاب کو گونا گوں سکون ملا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم عدن کے کمرے میں کیوں گئی تھی۔۔؟"تسلیم جو اسے عدن کے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔اس کو غصے سے کہا۔

"ماما میں اس سے ضروری بات کرنے گئی تھی۔۔۔۔لیکن وہ تو جلا بھنا بیٹھا تھا اس کی نگاہوں کے سامنے عدن کا جھنجلایا ہوا چہرہ گھوم گیا۔پھر اس نے ماں کو سب بتا دیا۔

"بیٹا آئندہ تم رات کو اس کے کمرے میں بالکل بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔یہاں پر کہانیاں بننے میں دیر نہیں لگتی"۔تسلیم کے لہجے میں ہلکی سی ڈانٹ تھی جس پر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

★*****★*******★****★

جائشہ آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔جب ملازم اسے ایک خوبصورت پیکنگ میں کچھ دے کر گیا تو وہ حیران ہو کر الٹ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔پھر اس نے اس ڈبے کو کھولا تو اس میں لیٹیسٹ ماڈل کا آئی فون بر آمد ہوا۔بیچ میں ایک چٹ تھی جس پہ میر ارسلان کا نام لکھا ہوا تھا وہ یہ سب پڑھ کر غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچنے لگی۔اس نے غصے سے موبائل کو کھینچ کر زمین پر دے مارا۔پھر اس کو اٹھا کر پھر زمین پر مارا یہاں تک کہ وہ کرچی کرچی ہو گیا۔ پھر اس نے اسے ڈبے میں ڈال کر اپنے ڈرائیور کے ہاتھ موبائل میر ارسلان کو واپس بھیج دیا۔میر ارسلان اس وقت اپنے آفس میں موجود نہیں تھا جب وہ واپس آیا تو ملازم نے اسے وہی ڈبہ پکڑایا جو اس نے جائشہ کو بھیجا تھا وہ پہلے حیران ہوا پھر اس کو کھولا۔اپنے موبائل کا حشر نشر دیکھ کر ایک لمحے کو تو وہ گڑبڑا کر رہ گیا۔

"اتنا غرور اب مزا آئے گا"۔وہ زیر لب کہتے ہوئے مسکرا دیا۔اور موبائل پر کوئی نمبر ملانے لگا۔

"جی انکل کیسے ہیں آپ۔۔؟ پاپا تو نیکسٹ ویک آئیں گے"۔وہ اپنی تھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا جی آپ ابھی تک بچے ہوں ان کاموں میں۔۔۔۔پاپا کو آ لینے دو وہی آکر اس مسئلے کو حل کریں گے"۔

دوسری طرف سے کہا گیا تو میر اسلان کی پیشانی شکنوں سے بھر گئی۔

"انکل۔۔۔۔یہ معاملہ اب میں ہی دیکھوں گا۔۔۔اب کسی سے کچھ بھی نہیں کہیں گی یہاں تک کہ میرے ڈیڈ سے بھی نہیں"۔اب کے لہجہ سخت تھا۔ جس سے دوسری طرف کافی برا مانا گیا۔

"ٹھیک ہے میں کچھ دن انتظار کر لیتا ہوں"۔یہ کہہ کر دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا اور میر ارسلان نے ایک مکہ بنا کر ٹیبل پر دے مارا۔

"بڑی ٹیڑھی کھیر ہے یہ لڑکی۔۔۔۔مگر اس ٹیڑھی کھیر کو کھانے میں مزا آئے گا"۔یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نا قابل فہم تاثرات تھے

مستجاب کی ربیعہ کے ساتھ کافی بن رہی تھی۔ربیعہ مستجاب کو اپنے ساتھ زبردستی بازار لے گئی۔مستجاب نے بھی شادی کے لئے شاپنگ کی۔پیسے ربیعہ نے دیے تو مستجاب نے اس کو یہ کہہ کر واپس کر دیے کہ اگر وہ پیسے دے گی تو وہ کپڑے ہی نہیں پہنے گی۔ربیعہ نے برا تو بہت مانا لیکن مستجاب نے اسے منا لیا۔وہ شاپنگ کر کے گھر آئیں تو راشدہ بیگم مستجاب کو کینہ توز نظروں سے گھور رہی تھی۔ربیعہ اپنی ماں کی گھوریوں کو اگنور کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جب مستجاب اٹھ کر جانے لگی تو راشدہ بیگم نے اس روک لیا۔

"تم دونوں ماں بیٹی کب جا رہی ہو واپس۔۔؟"راشدہ نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو کیا مسئلہ ہے؟"۔مستجاب نے بھی تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مسئلے کی کچھ لگتی۔۔۔۔۔جب سے حویلی آئی ہے آپ دونوں۔۔۔آئے دن کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے ۔۔۔۔۔میری اپنی بیٹی مجھے غلط سمجھنے لگ گئی ہے۔۔۔۔ہم لوگوں کا سکون برباد کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔!تاکہ ہمیں بھی سکون آئے"۔راشدہ نے ناگواری سے کہا۔

"چہ چہ چہ۔۔۔آپ کی بیٹی تو آپکی اپنی وجہ سے آپ کے خلاف ہوئی ہے۔۔۔۔۔اور آپ مجھے یہاں سے جانے کے لیے کہنے والی کون ہوتی ہیں۔۔۔۔میرے باپ کا گھر ہے یہ۔۔۔۔۔کون مجھے نکال سکتا ہے یہاں سے۔۔۔۔۔اب تو میرا دل کر رہا ہے کہ یہاں سے جاؤں ہی نہ "۔مستجاب نے بھی استہزائیہ انداز میں کہا تو راشدہ بیگم کو بڑی بے عزتی محسوس ہوئی۔

"جس باپ کا حق تھا۔۔۔وہ تو اب مر گیا ہے۔۔۔۔۔تم لوگوں کا حق ادھر ہے ہی نہیں"۔راشدہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ کو وقت بتائے گا۔۔۔کہ کس کا حق ہے۔۔؟اور کس کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔آپ لوگ ہمیشہ دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کرنے والے لوگ ہیں"۔وہ برہمی سے کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔کیونکہ راشدہ بیگم چیخنے لگ گئی تھی۔

"ہمارے ہی گھر میں بیٹھ کر ہمیں چور لٹیرے بنا گئی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔پتا نہیں کب دفع ہو گی یہ دونوں ماں بیٹی"۔وہ واویلا کر رہی تھی کہ ربیعہ اپنے کمرے سے باہر آئی۔

"امی پلیز بس کریں۔۔۔۔کیوں مفت میں اپنا خون جلا رہی ہیں"۔اس نے اپنی ماں کو پیار سے سمجھانا چاہا۔

"تم اس کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہی ہو جو تمہاری ماں کی اتنی بے عزتی کر گئی ہے۔۔۔۔کہتی ہے ہم چور لٹیرے ہیں ہم دوسروں کا حق چھینتے ہیں"۔راشدہ بیگم اونچا اونچا بول رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بات کروں گی مستجاب سے۔۔۔۔۔آپ نے بھی کچھ کہا ہو گا۔۔۔جو اسنے ایسا بولا ہے"۔ربیعہ اپنی ماں کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی۔

"اچھا اب اپنی ماں پر الزام لگاؤ۔۔۔۔۔!کہ میں نے ہی کچھ کہا ہو گا۔۔۔۔دیکھا!میں نہ کہتی تھی یہ دونوں ماں بیٹی جادو گرنیاں ہیں"۔راشدہ بیگم کا واویلا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ربیعہ ہار مان کر تاسف سے سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

★*******★********★

چودھری اکرام اپنے بیٹے کو لے کر حویلی پہنچا تو دلاور ملک گھر میں ہی موجود تھا۔۔ملک اللہ داد کو پتہ چلا تو غصے سے کانپنے لگے۔

"اس کی یہ جرات۔۔۔!کہ وہ ہماری عزت کے ساتھ کھیلے۔۔۔۔اور یوں دندناتے ہوئے ہمارے گھر بھی آ گیا"۔

"بابا جان وہ اپنے کیے کی معافی مانگنے آیا ہے"۔دلاور ملک نے وضاحت دی تو وہ مشکوک نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے۔

"دلاور صاحب اب ہماری بیٹی کو بھی بلا دیں۔۔۔!اس سے بھی معافی تلافی ہو جائے"۔چوہدری اکرام نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملک اللہ دار نے چونک کر دونوں باپ بیٹے کو دیکھا۔

"اکرام تم دونوں باپ بیٹے اپنے کیے پر شرمندہ ہو۔۔۔۔اس لئے میں چپ کر گیا ہوں۔۔۔۔!نہیں تو ملک داد کو اچھی طرح پتا ہے۔۔۔کہ وہ گھر کی عزت کے ساتھ کھیلنے والے کو کیسے زندہ زمین میں گاڑتے ہیں"۔ملک اللہ داد نے ناگواری سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب اب یہ تو زیادتی ہے۔۔۔! آپ کے پوتوں نے بھی ہمارے بندوں کو گولیاں ماریں ہیں۔۔۔ابھی ہم اس لیے آگئے ہیں کہ ہمیں نہیں پتا تھا کہ وہ آپ کی پوتی ہے اگر اس نالائق کو پتہ ہوتا تو یہ سب نہ کرتا"۔ چودھری اکرام نے آرام سے کہا۔

"یہ بات تو غلط ہے۔۔۔غریب کی بیٹی اور امیر کی بیٹی دونوں برابر ہی ہوتی ہیں۔۔۔۔! کسی کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے یہ سب تم لوگوں کو سمجھنا چاہیے"۔ملک اللہ داد نے لتاڑنے والے انداز میں کہا۔

"ثریا جاؤ۔۔۔! جاکر مستجاب بیٹی کو بلا کر لاؤ"

ملک دلاور نے بڑے پیار سے کہا۔تو لہجے کی یہ شرینی ملک اللہ دار کو ہضم نہ ہوئی۔تھوڑی دیر بعد مستجاب حویلی کے مہمان خانے میں داخل ہوئی تو مکرم کو دیکھ کر غصے سے پاگل ہی ہوگئی۔

"تم۔۔۔۔۔۔۔۔! تمھاری جرات کیسے ہوئی۔۔۔؟ یہاں پر آنے کی گھٹیا انسان"۔وہ غصے سے آگے بڑھی لیکن دلاور نے بڑے پیار سے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا۔

"مستجاب بیٹا۔! ایہ تم سے معافی مانگنے آیا ہے۔۔۔امید ہے کہ تم اسے معاف کردو گی"۔دلاور کے لہجے کی نرمی نے مستجاب کو بھی چونکا دیا۔

"میں اسے کسی صورت بھی معاف ک نہیں کروں گی"مستجاب نے اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔تو وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیکھیں۔۔! مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ دلاور انکل کی بھتیجی ہیں۔۔۔۔! نہیں تو میں کبھی بھی ایسا نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔"۔اس نے مستجاب پر اپنی گھٹیا نظر گاڑتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو کسی اور کی بیٹی کیا انسان نہیں ہوتی۔۔۔۔جو آپ جیسے لوگ اپنی ہوس مٹانے کے لیے اٹھا لیتے ہیں۔۔۔۔لعنت ہو آپ جیسے لوگوں پر"۔وہ یہ سب کہتے ہوئے غصے سے وہاں سے چلی گئی۔اور ملک اللہ داد کو اپنی پوتی پر فخر محسوس ہوا۔

چوہدری اکرام اور اس کا بیٹا مکرم غصے سے کھول کر رہ گئے۔

"بچی ذرا جذباتی ہے۔۔۔۔آپ ذرا ٹھنڈے رہے"۔ملک دلاور نے دونوں باپ بیٹے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"دلاور صاحب جتنی جلدی سمجھ جائے اتنا ہی ہم سب کے حق میں بہتر ہے"۔وہ یہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔تو دلاور اسے دروازے تک چھوڑنے گیا۔ملک اللہ داد کو یہ سب ہضم نہیں ہو رہا تھا کیونکہ کئی سالوں سے دلاور اور اکرام کی سیاسی چپقلش چل رہی تھی کیونکہ وہ دونوں سیاسی حریف تھے۔

★*******★**********★

"دادا جان میں عدن کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں"۔الفاظ تھے یا نئی زندگی تھی جو ملک اللہ داد کو ملی۔لیکن میری کچھ شرائط ہیں۔۔۔!اگر عدن نے مان لیں تو پھر ہی نکاح ہو گا ورنہ۔۔۔۔۔!نہیں"۔

"کیا شرائط ہیں تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔؟"دادا نے پوتی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میں آپ کو عدن کے سامنے ہی بتاؤں گی۔۔۔۔ہو سکتا ہے۔۔۔۔!وہ شرائط سن کر مجھ سے شادی سے انکار ہی کر دے"۔اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"بخشو عدن کو فورا فون ملاؤ"۔ملک اللہ داد نے بے تابی سے کہا۔تو بخشو عدن کا نمبر ملانے لگا عدن تین دن سے شہر میں ہی تھا اس لیے دادا کا نمبر دیکھ کر چونک گیا۔

"جہاں بھی ہو۔۔۔!جلدی حویلی پہنچو"۔دادا کے لہجے کی بے تابی پر وہ پریشان ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دادا آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟"پہلا خیال ان کی طبیعت کی خرابی کی طرف ہی گیا۔

"میں تو اب بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں میرے بچے۔۔۔۔۔!اگر مجھے مزید ٹھیک دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔۔تو میرے پاس جلدی سے آجاؤ۔۔۔"۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عدن کو اٹھا کر اپنے پاس لے آئیں۔

"ابھی تو میں اپنے کام کے سلسلے میں سائیٹ پر جا رہا تھا۔۔۔۔لیکن ٹھیک ہے۔۔۔!میں ابھی پہنچتا ہوں"۔

حقیقت میں عدن کو بھی بہت تجسس ہوا تھا کہ دادا کون سی بات پر اتنا خوش ہو رہے ہیں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اپنے دادا کے روبرو تھا۔

"دادا جان میں پہلے فریش ہو جاؤں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بعد میں فریش ہو جانا۔۔۔پہلے کچھ باتیں ہو جائیں بخشو جاؤ!جا کر کر مستجاب کو بلا کر لاؤ جلدی"۔دادا کی آواز میں ایک جوش تھا۔مستجاب کا نام سن کر وہ چونکتے ہوئے دادا کو دیکھنے لگا۔کچھ دیر بعد بخشو کے پیچھے پیچھے مستجاب حاضر تھی۔عدن نے نا سمجھی کے عالم میں دونوں دادا پوتی کو دیکھا۔

"آج میں بہت خوش ہوں عدن۔۔۔!میری بیٹی نے مجھے وہ خوشی دی ہے...جس کی دعا میں ہر روز ہر نماز کے بعد مانگتا ہوں"۔انہوں نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تو عدن نے بڑی حیرانگی سے مستجاب کو دیکھا۔

"مستجاب تمہارے ساتھ شادی کے لئے مان گئی ہے"۔دادا نے یہ کہا تو عدن کو لگا کہ اس کے ارد گرد بہت سارے دھماکے ہوئے ہیں۔

"کیا دادا جان میں سمجھا نہیں"۔اس نے اپنی گردن کو جھٹکتے ہوئے ایسے کہا جیسے اسے سمجھنے میں غلطی لگی ہو۔

"میں کوئی اور زبان تو نہیں بول رہا جو تمہیں سمجھ نہیں آرہی"۔اب کے ان کے چہرے پر ہلکا سا غصہ تھا۔

مستجاب عدن کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب تمہارے ساتھ شادی کے لے راضی ہے۔۔۔۔لیکن اس کی کچھ شرطیں ہیں۔۔۔جو تمہیں ہر حال میں ماننی ہوں گی"۔اب کے لہجے میں دھونس تھی جس نے اسے آگ ہی لگادی وہ خشمگین نگاہوں سے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو بڑے آرام سے اسکے تاثرات کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھی۔

"داداجان۔۔! مجھ سے تو آپ نے پوچھا ہی نہیں ہے۔۔۔"عدن نے برا مانتے ہوئے کہا تو دادا نے اپنے لاڈلے کو غصے سے گھورا۔

"اچھا کیا! تمہیں اپنے دادا کے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔اس میں پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔؟ تمہیں بیٹھے بٹھائے خاندان کی پہلی قابل اور خوبصورت ڈاکٹر مل رہی ہے۔۔۔۔ تمہیں اور کیا چاہیے۔۔"؟اللہ دار نے اس کو ہلکا سا ڈانٹتے ہوئے کہا۔

دادا اپنے پوتے کو کوئی بھی سپیس نہیں دینا چاہ رہے تھے۔کیونکہ اسے تھوڑی سی سپیس دے کر وہ کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتے تھے مبادا کے وہ انکار نہ کر دے۔

"داداجان ابھی آپ کا پوتا ذہنی طور پر تیار نہیں ہے اس کو فریش ہونے دیں پھر بات کر لینا"۔وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو دادا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پاس ہی بٹھالیا۔

"اپنی شرطیں بولو۔۔۔۔۔! یہ پوری کرے گا! میں تمہیں یقین دلاتا ہوں"۔دادا نے پوتے کو چاروں طرف سے گھیر لیا اس نے بے بسی سے انھیں دیکھا جنہوں نے سمجھتے ہوئے بھی نا سمجھی کا مظاہرہ کیا۔

"میری پہلی شرط میرے پاپا کے حصے کی ساری جائیداد میرا حق مہر ہو گا"۔یہ کہہ کر اس نے دونوں کو دیکھا۔دادا نے سر ہلا کر پوتی کی تائید کی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری دوسری شرط یہ ہے۔۔۔کہ عدن صاحب میرے اوپر کسی بھی قسم کا کوئی حق نہیں جتائیں گے۔۔۔جب تک کہ ہم میں انڈرسٹینڈنگ ڈیویلپ نہ ہو جائے۔۔۔۔اور میرے کاموں میں کسی بھی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے۔۔۔ویسے جہاں ضرورت پیش آئی یہ میری سپورٹ کریں گے"۔دادا نے تائید میں سر ہلا دیا جبکہ وہ شعلہ بار نگاہوں سے اس لڑکی کو گھورنے لگا۔جو شرطیں ایسے رکھ رہی تھی کہ جیسے وہ اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے مرا جا رہا ہے۔

"میری تیسری اور آخری شرط یہ ہے۔۔۔۔کہ اگر ہم میں انڈرسٹینڈنگ نہ ہوئی تو ہم علیحدگی اختیار کر لیں گے"۔یہ کہہ کر اس نے کندھے اچکا کر اپنے دادا کو اور پوتے کو دیکھا۔کیونکہ تیسری شرط پر ملک اللہ داد کے چہرے پر خفگی کے آثار نمایاں ہوئے۔

"میں کوئی مرا نہیں جا رہا تمہارے ساتھ شادی کے لیے۔۔۔۔۔مجھے تمہاری ایک بھی شرط منظور نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ غصے سے اٹھا۔

"عدن میں بات کر رہا ہوں ناں"۔دادا نے پوتے کو غصے سے دیکھا اور عدن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو اٹھا کر حویلی سے باہر پھینک دے۔

"تمہاری دونوں شرطیں ٹھیک ہیں۔۔۔لیکن تیسری نہیں مانی جا سکتی"۔اب کے پوتی کو خفگی سے دیکھا جو عدن کو گھور رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر یہ شادی نہیں ہو سکتی". وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم دونوں ابھی اور اسی وقت اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔۔۔!"اب کہ انہوں نے گرجدار آواز میں کہا تو وہ دونوں بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو گھوریوں سے نوازنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب ایک دوسرے کو اس طرح گھورنا بند کرو۔۔۔! اور میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔۔عدن پہلی دونوں شرطیں مستجاب کی تم مانو گے۔۔۔اور تیسری شرط ماننے کی گنجائش ہی نہیں نکلتی"۔انھوں نے گویا اپنا فیصلہ سنایا۔

"داداجان دوسری شرط بھی بہت عجیب قسم کی۔۔۔یعنی! میں اس پر کسی بھی قسم کا کوئی حق نہیں جتاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔اوراس کے کاموں میں مداخلت نہیں کروں گا۔۔۔۔یعنی یہ جو مرضی کرتی پھرے"۔اب کہ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تمہیں پہلے اپنے آپ کو حق جتانے کے قابل بنانا ہوگا"۔اب کے اس نے دوبدو جواب دیا تو عدن آگ بگولہ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"بیٹا جب تم اسے اعتماد دو گے تو اپنا ہر معاملہ تم سے ضرور شیر کرے گی"۔ملک اللہ داد نے اس کے اعتراض کو چٹکیوں میں اڑا دیا۔

"اور جہاں تک مستجاب تمہاری تیسری شرط کی بات ہے۔۔۔! ہاں جب تمہارے دادا کی آنکھ بند ہو جائے تو پھر چاہے اپنے دادا کی روح کو تکلیف پہنچانے کے لیے علحدگی اختیار کر لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری زندگی میں تو ایسا ممکن نہیں ہوگا"۔مستجاب کی تیسری شرط یہ کہہ کر انھوں نے رد کر دی۔

"اب تم دونوں جاؤ۔۔۔۔! اور آرام کرو! اور اپنے دماغ سے ایک دوسرے کے خلاف جو خناس بھرا ہوا ہے اس کو نکال باہر پھینکو۔۔۔۔آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔! میں نے بہت ساری منتیں پوری کرنی ہیں۔۔۔۔۔اور شکرانے کے نوافل بھی ادا کرنے ہیں"۔یہ سب کہتے ہوئے ان کے چہرے سے عجیب سی خوشی پھوٹ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

وہ اس بات سے بھی انجان نہ تھے کہ اس چیز سے گھر میں کیا طوفان آسکتا ہے لیکن ان کو اپنے پوتے کا بھی پتہ تھا جو ایک دفعہ فیصلہ کر لیتا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔

★*******★**********★

آج رضا بخاری نے سارے اسٹاف کی میٹنگ بلائی ہوئی تھی۔چینل کے سینئر صحافی جائشہ کے کام کو خطرے کے طور پر دیکھ رہے تھے۔کیونکہ اب انہیں اپنا مستقبل خطرے میں نظر آرہا تھا۔جائشہ کے پروگرام کی ریٹنگ بہت زیادہ آرہی تھی۔رضا بخاری جیسا گھاگ انسان اس بات کو محسوس کر سکتا تھا۔

"پرویز صاحب۔۔۔!آپ کو تو مس جائشہ کی تعریف کرنی چاہیے۔۔۔ناں کہ اس طرح کی بات"۔رضا بخاری نے بھنویں اچکا کر کہا۔

"سر ہمارے چینل کو روز بروز دھمکیاں مل رہی ہیں۔۔۔یہ نہ ہو کہ ہم کوئی بڑا نقصان اٹھا بیٹھیں۔۔۔ہمارے چینل کو کئی شوکاز نوٹس بھی آچکے ہیں۔۔۔ہمارا چینل بھی بند ہو سکتا ہے"۔پرویز زبیری نے پر تشویش انداز میں کہا۔

"سچ بولنے سے ہمارا چینل بند ہو جائے گا یہ سوچ کر کیا ہم دوسرے چینلز کی طرح جھوٹ بولیں"۔اب کہ جائشہ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مس جائشہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔"۔رضا بخاری نے اس کی تائید کی۔

"سر!مس جائشہ خطرناک حد تک سچ بولتی ہیں۔۔۔اور یہ چیز ان کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"۔پرویز زبیری نے اپنی طرف سے ٹھوس دلیل دی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر یہ خطرناک حد تک سچ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ سچ تو سچ ہوتا ہے۔۔۔اور اس میں تھوڑی سی بھی جھوٹ کی آمیزش مل جائے تو وہ سچ۔۔۔۔۔سچ نہیں رہتا۔۔بلکہ وہ زبان کی کرپشن بن جاتی ہے"۔ جائشہ نے طنزیہ انداز میں کہا تو رضا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ پرویز زبیری لاجواب ہو چکا تھا۔

میٹنگ ختم ہوئی تو رضا نے ہمدانی اور جائشہ کو روک لیا۔

"ہر چند کے پرویز بیری ایک اچھے صحافی ہیں۔۔۔۔لیکن ہمدانی ان پر ذرا نظر رکھو"۔ رضا بخاری نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور مس جائشہ میں سب کے سامنے آپ کو یہ سب نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔لیکن تھوڑا سا۔۔اپنا لیول ذرا نیچے کر لیں۔۔۔۔اس طرح کا جوش آپ کی اپنی ذات کے لیے بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی بھی قسم کا کوئی نقصان پہنچے۔۔۔۔میر ارسلان۔۔۔۔وزیر بلدیات میر افتخار کا بیٹا ہے"۔ رضا بخاری نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو جائشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"حیرت ہے مجھے اس بات کی خبر کیوں نہ ہو سکی"۔

جائشہ کو اب اپنے اوپر غصہ آ رہا تھا۔

"میر ارسلان بہت جلد سیاست میں قدم رکھنے والا ہے اس لئے اس کا باپ اسے سیاسی ٹریننگ دے رہا ہے۔۔۔اپنا پہلا ٹاسک اس نے جائشہ علی کو کسی بھی طرح کنٹرول کرنے کا دیا ہے"۔ رضا بخاری انکشافات کر رہا تھا اور جائشہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"سر آپ کو کیسے پتا۔۔۔؟ جائشہ نے حیرانگی سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ اتنا بڑا چینل میں ایسے ہی نہیں چلا رہا اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھتا ہوں۔۔۔۔۔اگر کہیں سے کوئی بھی چوک ہو جائے۔۔۔یہ میڈیا والے کچا چبا جاتے ہیں"۔رضا بخاری نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تو جائشہ بھی مسکرا دی۔

"جائشہ تم میر اارسلان سے دور رہو۔۔۔اس کی باتوں کو اگنور کر دیا کرو۔۔۔خوبصورت لڑکیوں سے دوستی اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔اور تم پر بھی وہ ٹرائی ضرور کرے گا"۔ہمدانی نے اس سے متبنہ کرنا ضروری سمجھا۔

"سر ابھی میر اارسلان کو جائشہ علی کا پتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔بہر حال آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس کے بارے میں بتایا"۔وہ شکر گزار نظروں سے رضا بخاری اور ہمدانی کو دیکھنے لگی۔

"سر میں بہت لکی ہوں۔۔۔کہ مجھے ایک اچھا چینل اور اچھے لوگ ملے ہیں۔۔۔نہیں تو اس میڈیا انڈسٹری میں تو زیادہ تر گدھ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔جو نوچنے کے لیے تیار ہر وقت تیار ہوتے ہیں"۔جائشہ حقیقت میں ان دونوں حضرات کی بہت عزت کرتی جو اس کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"جائشہ۔۔۔ہم بھی تو لکی ہیں جنہیں تم جیسی بہادر اور محنتی لڑکی ملی ہے۔۔۔۔۔۔بہر حال اپنا بہت سارا دھیان رکھو کیونکہ۔۔۔۔۔بہت سارے کرپٹ سیاستدانوں کے گریبانوں پر ہاتھ ڈال چکی ہو"۔جائشہ اپنی تعریف پر مسکرا دی۔

"تھینک یو سر۔۔!آپ نے ہمیشہ میرا حوصلہ بلند کیا ہے۔۔۔۔۔دھیان رکھنے کے لئے آپ سب لوگ ہیں ناں"۔احساس تشکر سے اس کی آنکھوں میں نمی آگئی۔

"اوہ بہن۔۔!اب ہمیں جذباتی نہ کرو۔۔۔"۔ہمدانی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

★********★********★

عدن سونے کے لئے لیٹا تو نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔اور دوسری طرف اتنا بڑا فیصلہ لینے پر مستجاب آنے والے طوفان کے بارے میں سوچ رہی تھی کیونکہ تسلیم کو ابھی اس نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے عدن نے مستجاب کا نمبر ملایا جو پہلی بیل پر پک کر لیا گیا۔

"تھوڑی دیر کے لئے باہر برآمدے میں آؤ۔۔! مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور مستجاب فون کو گھورنے لگی۔

"عجیب انسان ہیں میرا جواب سنے بغیر ہی فون بند کر دیا۔۔۔میں نہیں جاتی۔"۔یہ سوچ کر وہ لیٹی۔۔۔لیکن اب لیٹنے میں آرام کہاں تھا۔کیونکہ اسے سسپینس ہونے لگا۔

"پتا نہیں اب اس نے کون سی بات کرنی ہے"۔یہ سوچتے ہوئے وہ بستر سے اٹھی۔اپنا اسکارف گلے میں ڈالا اور پاؤں میں سلیپر پہن کر برآمدے میں آگئی جہاں پر وہ بے صبری سے اس انتظار کر رہا تھا۔

"کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟بولو!"۔عجیب لٹھ مار انداز میں کہا گیا تو عدن نے غصے سے اسے دیکھا۔

"یہ اچانک میرے ساتھ شادی کرنے کا خیال کہاں سے آگیا تمہارے دماغ میں۔۔۔۔۔بقول تمہارے ہم تو جنگلی اور جاہل لوگ ہیں۔۔۔۔۔ہمارے اندر احساسات ہیں ہی نہیں"۔اس نے اپنی غضبناک نظریں اس پر گاڑتے ہوئے پوچھا تو اسکے ہونٹوں پر ایک زہر بھری مسکراہٹ ابھری۔

"میرے اب بھی یہی خیالات ہیں۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تو پھر کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔؟شادی کے لئے ہاں کیوں کی ہے۔۔۔؟"عدن نے سرد لہجے میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنے باپ کی ساری جائیداد لینا چاہتی ہوں۔۔۔۔جو آپ مجھے دلوائیں گے کیونکہ میری شادی کے لئے یہی شرط ہے"۔اس نے عدن کی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"یعنی تم میرا استعمال کرنا چاہتی ہوں"۔اس نے بھی اسی غلافی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا سمجھتے ہو۔۔۔تو ٹھیک ہی سمجھتے رہو"۔آپ نے اپنے کندھے اچکا کر کہا۔بزنس کی دنیا میں ابھرنے والا استار عدن حیدر اب اس لڑکی کے ہاتھوں استعمال ہوگا یہ بات ہی اس کے لئے باعث توہین تھی۔

"یعنی یہ سب تم جائیداد کے لالچ میں کر رہی ہو"۔اب کہ اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"جائیداد کا کس کو لالچ نہیں ہوتا۔۔۔؟کیا تمہیں نہیں ہے۔۔۔۔جو دن رات بھاگ دوڑ کر کے اپنا بزنس چمکا رہے ہو۔۔۔یا تمہارے والد صاحب کو نہیں ہیں جو اتنے زیادہ فنڈز لے کے کچھ بھی کام نہیں کرواتے اور ہضم کر جاتے ہیں۔۔۔۔اگر میں اپنا حق لینے کے لیے کچھ کر رہی ہوں تو اس میں لالچ کہاں سے آگیا"۔اس نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔تو وہ سیخ پا نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"اچھا اگر میں تمہیں جائیداد لینے میں ہیلپ کر دوں تو کیا تم اس شادی سے دستبردار ہو جاؤ گی۔۔۔؟"آنکھوں میں وحشت تھی اور لہجے میں سردپن تھا۔

"نہیں۔۔۔!اب میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔اپنے آپ کو قربان کرنے کا"۔وہ روڈ انداز میں جواب دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"آخر یہ لڑکی چاہتی کیا ہے۔۔۔؟وہ یہ سوچتے ہوئے غضبناک انداز میں اس کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آخر تم چاہتی کیا ہو۔۔۔؟ بد دماغ لڑکی! شاید تمہارا دماغ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔۔۔۔دنیا جہان کی برائیاں تم ہم میں گنواتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔رشتہ بھی ہم سے جوڑنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔اوپر سے کہہ رہی ہو کہ میں اپنے آپ کو قربان کر رہی ہوں"۔وہ ایک ایک لفظ چبا کر غضبناک انداز میں بولا۔

"جب وقت آئے گا تو تمہیں سب پتہ چل جائے گا"۔وہ ایک پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر لا کر بولی۔لہجے میں ایک دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی تو عدن نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی دبوچ لی۔

"میں ابھی جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔مجھے بتاؤ"۔وہ غصے سے دھاڑا۔

"مسٹر عدن! یہ اجازت تو میں آپ کو نکاح کے بعد بھی نہیں دوں گی کہ آپ یوں۔۔۔۔اس طرح میرا ہاتھ یا۔۔۔میری کلائی پکڑو۔۔۔اس لیے آئندہ احتیاط کرنا"۔یہ کہہ کر اس نے اپنی کلائی چھڑوالی۔

"کچھ باتیں تم سے طے کرنی ہے کل کروں گی۔۔۔۔ابھی اس کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔رات بہت ہو چکی ہے۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ کوئی افسانہ بنے"۔وہ پر سکون لہجے میں کہتی ہوئی اسے سوچوں کے بھنور میں چھوڑ کر وہاں سے جانے لگی تو اپنے پیچھے اپنی ماں کو کھڑے دیکھ کر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔کیونکہ ماں کو اس نے اعتماد میں نہیں لیا تھا۔

"ابھی ابھی تم نے کیا بکواس کی ہے مستجاب۔۔۔؟"

تسلیم کو لگا کہ شاید اسے سننے میں غلطی لگی ہے جبکہ مستجاب کو وہاں کھڑا ہونا محال لگ رہا تھا۔

اور عدن حیرت سے دونوں ماں بیٹی کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ مما میں۔۔۔۔آپ سے بات کرنے ہی والی تھی"۔اس نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کس بارے میں بات کرنے والی تھی"۔وہ صدمے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں !کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ ماں کی طرف بڑھی۔

"مجھے بتاؤ۔۔۔جو میں نے ابھی سنا ہے۔۔۔۔کیا سچ ہے"۔اب کہ تسلیم نے غراتے ہوئے کہا۔تو وہ کبھی اپنی ماں کو اور کبھی عدن کو دیکھنے لگ گئی۔

"جی مما۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے عدن سے نکاح کا فیصلہ کیا ہے"۔اس نے آنکھیں جھکا کر کہا۔

"چٹاخ"۔۔۔۔۔ایک زوردار تھپڑ تھا جو تسلیم نے مستجاب کے گال پر دے مارا۔وہ ہکی بکی ہو کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔جس نے آج تک اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔

عدن نے بھی حیرت سے چونک کر دیکھا۔

وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔اور تسلیم عدن کو خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے مستجاب کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

★*******★******★

وہ اپنے آفس میں بیٹھ کر کام کر رہی تھی کہ ایک دم سے دروازہ کھلا تو اس نے سر اٹھا کر ناگواری سے دیکھا میر ارسلان اس کے کیبن میں داخل ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میڈم میں نے بہت روکا۔۔۔۔ لیکن یہ رکے نہیں۔۔۔"۔ ملازم اپنی جگہ پر پریشان تھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"۔ ملازم سے یہ کہہ کر اس نے تیکھے چتونوں سے میر ارسلان کا گھورا۔

"آپ کو کوئی تمیز نہیں ہے۔۔ ایسے کسی کے دفتر میں داخل ہوتے ہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ہے"۔اس نے اکڑ کر اپنے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

"کیا کرنے آئے ہیں آپ یہاں۔۔؟"اس نے ناگواری سے پوچھا۔

"تم سے ملنے آیا ہوں۔۔۔!دل کر رہا تھا تمہارا غصے بھرا انداز دیکھنے کا"۔اس نے بڑے غور سے اس کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

"شرم تو تم جیسے امیر زادوں کو چھو کر بھی نہیں گزری ہوتی۔۔۔۔۔میں تمہیں وارن کر رہی ہوں۔۔۔آئندہ ایسے میرے آفس میں۔۔۔اس طرح گھسنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔نہیں تمہاری کمپلین کر دوں گی"۔اس میں غراتے ہوئے کہا۔

"شوق سے کرو۔۔۔!"۔دوسری جانب کسے پروا تھی۔

"میر ارسلان۔۔۔سیاست میں آنے کا بڑا شوق ہے ناں تمہیں۔۔۔میں اس میدان میں آنے سے پہلے ہی تمہارا سارا کھیل بگاڑ دوں گی"۔اب اس کے لہجے میں دھمکی تھی۔

"بدنام نہ ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔۔؟اس سے تو میں دنوں میں مشہور ہو جاؤں گا۔۔۔اگر تم نے زیادہ میرے خلاف محاذ کھولا۔۔۔تو میں یہ کہہ دوں گا۔۔کہ میری ایکس گرل فرینڈ تھی۔۔۔۔!اس لیے غصے سے میرے خلاف بول رہی ہے"۔اس نے ڈیٹھ پن سے مسکراتے ہوئے کہا۔تو جائشہ بے اختیار غصے میں آگے بڑھی۔اتنے میں ہمدانی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"میر ارسلان صاحب۔۔!یہ ہمارا نیوز چینل ہے۔۔۔کوئی معمولی یا کا ہوا چینل نہیں ہے۔۔۔اور مس جائشہ کوئی معمولی اینکر نہیں جو آپ ان کے کیبن میں بغیر پرمیشن اندر داخل ہو گئے ہیں"۔اعجاز ہمدانی نے بڑے رسانیت سے اس سے سمجھانا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں میں مس جائشہ سے بات کرنے آیا تھا۔۔ لیکن یہ تو۔۔! ہر وقت لگتا ہے غصہ ہی دماغ پر سوار رکھتی ہیں۔کل میرے ڈیڈ پریس کانفرنس منعقد کریں گے جس میں یہ اعلان کریں گے۔۔۔۔۔۔کہ میں ان کا بیٹا۔۔۔یعنی میرارسلان سیاست میں باقاعدہ قدم رکھنے لگا ہوں۔۔۔۔۔اسی سلسلے میں آیا تھا۔۔کہ مس جائشہ بھی کل والی پریس کانفرنس میں آئیں"۔آپ کے میرارسلان نے بڑے آرام سے اپنے آنے کا مقصد واضح کیا تو جائشہ کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"میں کل ضرور آؤں گی۔۔۔! خیال رکھیے گا۔۔یہ نہ ہو کہ میرا آنا آپ کو مہنگا ہی پڑ جائے"۔اب جائشہ نے بڑے تسلی سے کہا تو اعجاز ہمدانی کے چہرے پر بھی ایک مسکراہٹ ابھری۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ میرارسلان کے چہرے پر ایک سایہ لہرایا۔

"وہ میں۔۔۔کل آکر آپ کو بتاؤں گی"۔ابھی آپ جا سکتے ہیں"۔اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"آپ کل کوئی بھی ایسی بات نہیں کریں گی جس سے پریس کانفرنس خراب ہو"۔میرارسلان کو شاید ادراک نہیں تھا کہ وہ کوئی معمولی لڑکی نہیں ہے۔

"میں آپ کی پابند نہیں ہوں"۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی کیونکہ اب اسے پتہ تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

★********★*********★

"مما میری بات تو سنیں پلیز۔۔۔! تسلیم کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ایسا فیصلہ لے کر تم نے ماں کو جیتے جی ہی مار دیا ہے"۔تسلیم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما۔۔! میں جو کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ بڑا سوچ سمجھ کر رہی ہوں پلیز میرا ساتھ دیں۔۔۔! میرے ساتھ ایسا نہ کریں"۔اس نے ماں کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہارا ساتھ کسی بھی صورت نہیں دوں گی۔۔۔ تسلیم نے اٹل لہجے میں کہا تو وہ ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے داداجان سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ماں نہیں مانے گی۔

دوسرے دن بھی تسلیم ہنوز اپنی بیٹی سے ناراض تھی وہ اس سے کسی بھی قسم کی کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔

حویلی میں بڑی ہلچل رہی تھی کیونکہ حسام کی شادی کی تاریخ بالکل نزدیک آرہی تھی۔اسی دن چوہدری اکرام اپنی بیوی اور بہت سارے مٹھائی کی ٹوکریوں سمیت حویلی میں آپہنچا تو دلاور نے بڑے پرتپاک انداز میں اس کا استقبال کیا۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد چوہدری کرام نے اپنے آنے کا مقصد واضح کیا۔"ملک صاحب میری کروڑوں کی جائیداد کا اکلوتا وارث ہے میرا لاڈلا بیٹا۔۔۔اس کو آپ کی بھتیجی بڑی پسند آئی ہے۔۔۔۔۔!اس لیے میں بڑی عزت اور احترام سے اس کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں"۔چوہدری اکرام نے بڑے آرام سے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مستجاب کو بھی ادھر بلا لیا گیا۔اکرام کی بیوی بڑے پیار سے مستجاب سے ملی۔تو مستجاب بھی اس کو بڑے اچھے طریقے سے ملی۔وہ بڑے غور غور سے مستجاب کو دیکھ رہی تھی جس سے اس کو بڑی الجھن ہو رہی تھی۔

بخشو جو کہ ساری صورتحال کو سمجھتا تھا وہ ملک اللہ داد کو بلانے گیا لیکن وہ دوائی کھا کر سوئے ہوئے تھے۔کچھ سوچ کر وہ عدن کے کمرے کیطرف بڑھا۔

"چوہدری صاحب! میں نے ایسی ہی چاند جیسی بہو کے خواب دیکھے تھے"۔چوہدری اکرام کی بیوی رضیہ نے مستجاب کو دیکھتے ہوئے کہا تو مستجاب نے حیرت اور بے یقینی سے سب کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے آنٹی آپ کا۔۔۔؟"۔وہ انکو بے یقینی سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بیٹی آج ہم تمھارا رشتہ لینے آئے ہیں۔۔۔مکرم کے لیے"۔

چوہدری اکرام نے وضاحت دی۔تو وہ ہکی بکی رہ گئی۔

"میری طرف سے انکار ہے"۔اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں کہا۔

میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں مستجاب۔۔!اور یہ رشتہ ہر لحاظ سے تمہارے لئے ٹھیک ہے۔۔۔اکلوتا بیٹا ہے اپنے والدین کا"۔ملک دلاور نے بڑے پیار سے کہا تو وہ اپنی جگہ بھڑک اٹھی۔

"لیکن میرے باپ نہیں۔۔۔اور اپنی زندگی کے اس معاملے کا اختیار میں کبھی بھی کسی کو نہیں دوں گی"۔اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔چوہدری اکرام غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ملک صاحب یہ لڑکی تو سراسر ہماری توہین کر رہی ہے۔۔۔میرے اکلوتے اور کروڑوں کا وارث بیٹے کو رشتوں کی کوئی کمی نہیں۔۔۔لیکن وہ ضد کر رہا تھا اس لئے ہم یہاں پر چلے آئے"۔وہ غصے سے پیچ وتاب کھا رہا تھا۔

"کاش دولت کے ساتھ ساتھ آپ نے اس کو عورت کی عزت بھی کرنی سکھائی ہوتی۔۔۔وہ دن دہاڑے کسی کی بیٹی کو بھی اٹھانے کی کوشش نہ کرتا"۔مستجاب نے چودھری اور اس کی بیوی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم دلاور ملک کی بھتیجی نہ ہوتی تو میں تمہیں بتاتا کہ میرے ساتھ اس طرح بات کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے"۔چوہدری اکرام نے بڑھکتے ہوئے کہا۔

"چودھری صاحب بچی ہے۔۔۔!میں اس کو سمجھاؤں گا تو یہ مان جائے گی"۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ہم پھر آئیں گے امید ہے کہ آپ ہماری بہو کو منالیں گے۔۔"۔مستجاب چوہدری اکرام کی دیدہ دلیری پر حیران ہوئی۔

"آپ کو یہاں پر دوبارہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"عدن سرخ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر پہنے رف سے حلیے میں سیڑھیاں تیزی سے اترتا ہوا بولا۔

"عدن یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا"۔دلاور ملک غصے سے بولا۔

"ان کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟ہمارے گھر میں آکر رشتہ مانگنے کی"۔عدن غصے سے پھنکارا۔

"واہ ملک صاحب واہ۔۔۔۔۔اچھی عزت افزائی کی ہمیں اپنے گھر میں بلا کر"۔چوہدری اکرام برہم انداز میں بولا۔

"عدن تم اپنے کمرے میں جاؤ"۔اب کے دلاور نے عدن کو آنکھیں دکھائیں۔

" چوہدری صاحب!ہم آپ کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیں گے۔۔۔آپ بیٹھیں۔۔!یہ ابھی بچے ہیں۔۔۔ان کو ابھی سمجھ نہیں ہیں۔۔۔بڑوں کے معاملات میں بول رہے ہیں"۔ملک دلاور کسی طور بھی چوہدری اکرام کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"باباجان۔۔!میرا اور مستجاب کا رشتہ داداجان طے کر چکے ہیں"۔عدن کے الفاظ تھے یا کوئی دھماکا تھا۔۔۔جس کی لپیٹ میں سب آچکے تھے۔

"ملک صاحب آپ نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔آپ کو اپنے ہی حویلی کے معاملات کی خبر نہیں ہیں آپ باہر کے مسائل کیا نمٹائیں گے"۔چوہدری اکرام غصے سے پھنکارتا ہوا باہر کے دروازے کی طرف بڑھا۔

اسکی بیوی بھی اسکی تقلید میں اسکے پیچھے باہر نکل گئی۔مستجاب عدن کی جرات پر اس کو ایک ٹک دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

دلاور کچھ دیر تک تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔۔۔ جبکہ راشدہ بیگم غم و غصے سے مستجاب کی طرف بڑھی۔

"جادو گرنی پھانس لیا نا میرے بیٹے کو"۔

"امی پلیز بالکل ایسی بات مت کریں۔۔۔! جو کچھ ہو رہا ہے وہ دادا جان کی مرضی سے ہو رہا ہے یہ کہہ کر اس نے مستجاب کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تو وہاں سے چلی گئی۔

"شاید ہم تمہارے لئے مر گئے ہیں۔۔۔۔! جو تم نے بالا ہی بالا اتنا بڑا فیصلہ کر لیا۔۔۔اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی اب کہ دلاور ملک نے چنگھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ میری زندگی ہے بابا۔۔۔۔۔اور میں یہ فیصلہ لے چکا ہوں"۔اس نے بڑے آرام سے کہا۔

"ہم کیا ہیں تمہارے۔۔۔؟ راشدہ نے اپنا سینہ پیٹ کر کہا۔

"امی آپ میرے لیے نہایت ہی قابل احترام ہیں۔۔۔ لیکن آپ جہاں پر چاہ رہی ہیں۔۔۔ میں وہاں پر شادی نہیں کر سکتا"۔اس نے بڑے نرم لہجے میں اپنی ماں سے کہا۔

راشدہ اس کی شادی رشنا کے ساتھ کرنا چاہ رہی تھی۔اور رشنا بھی عدن کے خواب دیکھ رہی تھی جبکہ عدن کئی دفعہ اپنی ماں کو انکار کر چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رشنا جو یہ سب سن رہی تھی۔اس کو لگا کہ جیسے اس کی سانسیں یہی تھم جائیں گی کیونکہ وہ عدن سے بہت محبت کرتی تھی۔

"ٹھیک ہے ہم تمہارے نکاح میں بالکل شریک نہیں ہوں گے"۔دلاور نے یہ وار کھیلنا چاہا۔

"جیسے آپ کی مرضی بابا جان"۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔اور دلاور کو ایسے لگا کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"جب کہ رانی مستجاب کے پاس بھاگی تا کہ ساری روداد اسے سنا سکے۔

★*****★*******★

پریس کانفرنس شروع ہو چکی تھی۔میر افتخار بڑے فخر سے اپنے بیٹے میر ارسلان کا تعارف کروا رہا تھا۔سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔میر ارسلان تمام صحافیوں کو بڑے اچھے جوابات دے رہا تھا۔جائشہ نے بھی سوال کے لیے اپنا ہاتھ کھڑا کیا۔

"میر ارسلان صاحب کیا آپ بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلیں گے۔۔۔؟یا کچھ الگ سے کریں گے "۔جائشہ نے بڑے پروفیشنل انداز میں سوال کیا۔

"کچھ چیزیں اپنے والد صاحب سے سیکھوں گا۔۔۔!لیکن کوشش کروں گا۔۔۔کہ پاکستانی سیاست میں کچھ تبدیلی آئے"۔میر ارسلان نے بڑے آرام سے کہا۔

"سر اگر آپ کو کبھی احتساب کا موقع ملا تو کیا آپ اپنے والد صاحب کا بھی احتساب کریں گے۔۔۔؟جو پچھلے کئی سالوں سے کئی پارٹیاں بدل کر حکومت میں ہیں اور ان پر کئی کیسز بھی ہیں"۔جائشہ کے سوال پر پورے ہال میں ایک معنی خیز خاموشی چھاگئی جبکہ میر افتخار غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔

"احتساب احتساب ہی ہوتا ہے۔۔۔چاہے کسی رشتہ دار کا کیوں نہ ہو۔۔۔جہاں تک میرے والد صاحب پر کیسز کی بات ہے تو وہ بالکل بے قصور ہیں"۔میر ارسلان نے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کے والد صاحب اور ان کے بزنس پارٹنر ملک دلاور بھی ملتے جلتے کیسز ہیں۔۔۔۔کیا وجہ ہے۔۔؟یہ دونوں بزنس پارٹنرز پر ایک جیسے ہیں کیسز کیوں"۔سوالات نہیں تھپڑ تھے جو وہ کھینچ کھینچ کر مار رہی تھی۔۔۔اور دوسرے صحافی اس کی جرات پر اسکو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میر ارسلان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ کیا کرے۔۔۔؟ کیونکہ اس بلا کو وہ خود دعوت نامہ دے کر آیا تھا۔

"مس جائشہ۔۔! میں آپ کو ایک غیر جانبدار اینکر سمجھتا تھا۔۔۔ لیکن لگتا ہے آپ مخالف پارٹی کے کہنے پر ہماری پریس کانفرنس خراب کرنے آئی ہیں"۔ میر افتخار کو غصے کے ابال آرہے تھے۔ لیکن بظاہر اس نے آرام سے کہا۔

"سر آپ کی مخالف پارٹی بھی مجھے مخالف پارٹی کا ایجنٹ ہی کہتی ہے۔۔۔۔ لیکن میں ہمیشہ حق اور سچ کی بات کرتی ہوں۔۔۔ جو شاید کسی کو پسند ہی نہیں آتی"۔ جائشہ نے بڑے آرام سے مسکراتے ہوئے کہا۔

سارے صحافی آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگ گئے پریس کانفرنس خراب ہو چکی تھی جب کہ میر اسلان سرخ چہرہ لیے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ جسکو وہ خود دعوت نامہ دے کر آیا تھا۔ لیکن یہ لڑکی اس کی توقع سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی تھی۔

جائشہ آفس پہنچی تو ہمدانی سر پکڑ کر آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔

"سر مجھے لگتا ہے آپ اوورری ایکٹ کر رہے ہیں"۔ جائشہ ہمدانی کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ اب اسے لیکچر دیا جائے گا۔

"جائشہ۔۔۔ میں تمہیں کتنی دفعہ سمجھاؤں۔۔۔۔ لیکن تم پر کسی بھی بات کا اثر نہیں ہوتا یہ چیز تمہارے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"۔ ہمدانی نے اسے سخت لہجے میں کہا۔ وہ چپ کر گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کی بھائیوں کی طرح فکر کرتا ہے۔

"آئندہ کوشش کروں گی۔۔۔"۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر دفعہ تم یہ ہی کہتی ہو۔۔۔اور ہر دفعہ پہلے سے بڑھ کر اگریسو ہو جاتی ہو"۔ ہمدانی کی آواز میں ڈانٹ تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے ناں۔۔!اب کوشش کروں گی۔۔۔سر نہیں آئے ابھی تک"۔وہ ہمدانی سے جان چھڑوانا چاہتی تھی اس لیے بات بدل دی۔

"وہ اپنی بیگم کو لے کر اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔۔۔ایک دو دن تک آئیں گے"۔ ہمدانی جواب دے کر اپنے کام میں لگ گیا۔

★******★******★

"راشدہ بیگم نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا جب کہ تسلیم بھی اپنی بیٹی سے ناراض تھی۔دلاور تسلیم سے بات کرنے اس کے پاس آیا تو اس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔جب کہ ربیعہ بہت خوش تھی۔

"تسلیم یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔؟تمہاری بیٹی اور میرے بیٹے کا رشتہ ہونے جا رہا ہے"۔دلاور نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"مجھے یہ رشتہ کسی طور بھی منظور نہیں اور نہ ہی میں اپنی بیٹی کو اس جہنم کے حوالے کروں گی"۔ تسلیم نے دو ٹوک الفاظ میں کہا۔

"میں تو یہی چاہتا ہوں تسلیم۔۔۔!اس لیے میں تمہارے پاس بات کرنے آیا ہوں"۔دلاور کی تو گویا من کی مراد بر آئی تھی۔

"تم دونوں کے چاہنے سے اب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ دونوں کا نکاح جلد از جلد ہو جائے"۔ملک اللہ دار نے بڑے آرام سے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا۔۔۔!تو یہ ساری پٹی آپ کی پڑھائی ہوئی ہے"۔دلاور نے غصے سے اپنے باپ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے ساری زندگی اپنی من مانیاں ہی کیں ہے دلاور۔۔۔۔

اب اگر عدن کے لئے میں نے ایک فیصلہ لے لیا ہے۔۔۔تو تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔آخر میرا بھی اس پر کوئی حق ہے"۔ملک اللہ داد نے غصے سے کہا۔

"لیکن بابا جان۔۔۔! آپ کے اس فیصلے کو میں تسلیم نہیں کروں گی۔۔کیونکہ اس کے بہت خطرناک نتائج ہو سکتے ہیں۔"۔تسلیم کے لہجے میں ایک دکھ بول رہا تھا۔

جو ملک اللہ دار کو بڑی اچھی طرح سمجھ میں آرہا تھا۔

"میرے بچی۔۔! مجھ پر یقین رکھو۔۔!ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا"۔ملک اللہ داد نے بڑے پیار سے تسلیم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بابا جان۔۔۔! مجھے آپ پر تو یقین ہے۔۔۔لیکن اس حویلی میں رہنے والے کسی اور فرد پر مجھے رتی برابر بھی یقین نہیں ہے"۔تسلیم نے ان کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا۔

"بابا جان کیوں آپ زبردستی رشتہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔۔۔آخر چاہتے کیا ہیں آپ۔۔۔؟کہ ہم باپ بیٹا ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو جائیں"۔دلاور نے غصے سے بڑھکتے ہوئے کہا۔

"بابا جان۔۔۔! آپ دادا کے ساتھ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں۔۔؟عدن نے بھی باپ کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"دادا اور پوتے جو مرضی ملکر کرو۔۔۔اب مجھ سے کوئی بھی امید مت رکھنا کہ میں آپ لوگوں کا کسی بھی معاملے میں ساتھ دوں گا"۔دلاور یہ سب غصے میں کہتا ہوا تن فن کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان آپ بے فکر ہو جائیں جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا"۔عدن نے یہ کہا تو دادا کے چہرے پر ایک دم سے رونق بڑھ گئی۔ تسلیم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"داداجان آپ کی پوتی نظر نہیں آ رہی"۔اس نے ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

"وہ بخشو کو لے کر ہسپتال گئی ہے"۔ملک اللہ دار نے اسے آگاہ کیا تو وہ اس نے اپنی گھڑی پر نظر دوڑائی۔کیونکہ اسنے شہر کے لیے نکلنا تھا اور مستجاب نے اس سے کوئی بات کرنی تھی۔اس لیے وہ اس کا پوچھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں نکلتا ہوں۔۔! پھر ملاقات ہو گی"۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگا لیکن ملک اللہ داد نے اسے روک لیا۔

"اب جا کہاں رہے ہو۔۔؟ میں یہ چاہتا ہوں۔۔۔کہ جلد از جلد تم دونوں کا نکاح ہو جائے میرے سر سے یہ بوجھ اترے"۔ملک اللہ داد نے یہ کہہ کر عدن اور تسلیم دونوں کو حیران کر دیا۔

"داداجان اتنی جلدی کیا ہے آپ کو۔۔۔؟"۔عدن نے بے بسی سے دادا کو دیکھا۔

"بس باباجان۔۔۔! میری برداشت کی حد ختم ہو گئی ہے"۔تسلیم نے یہ کہتے ہوئے رونا شروع کر دیا۔

" تسلیم میں تمہیں کتنی دفعہ یقین دلاؤں کے ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔عدن تم جاؤ۔۔۔! مستجاب کو لے کر آؤ۔۔۔۔کافی دیر ہو گئی اسے گئے ہوئے"۔ملک اللہ دادا نے پوتے کو یہ کہہ کر بھیج دیا۔اور خود تسلیم کو سمجھانے لگ گئے۔

عدن دادا کے کہنے پر اسے لینے پہنچا تو وہ سر منہ جھاڑ رانی اور ایک دو ر ملازم کے ساتھ مل کر ہسپتال کو لشکا رہی تھی۔اورنج کلر کی شارٹ شرٹ اور سفید ٹراؤزر پہنے دوپٹہ کمر پر باندھے وہ صفائی کر رہی تھی۔اتنی ہائی کوالیفائیڈ

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر زاور کیسے نوکروں کے ساتھ مل کر خوش اخلاقی سے کام کر رہی تھی۔چہرے پر معصومیت کے کچھ الگ ہی رنگ تھے۔جیسے وہ بہت کچھ کرنے کا عزم رکھتی ہو۔کچھ لمحے تو عدن اس کو حیرت سے دیکھتا رہا۔

"عجیب ہے یہ لڑکی۔۔۔!ساری کڑوی گولیاں بس مجھے دیکھ کر چباتی ہے"۔اس نے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر سوچا۔

"عدن بیٹا آپ۔۔۔!ادھر۔۔۔!بخشو نے اسے دیکھ کر کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"بخشو بابا۔۔!دادا جان نے مجھے مستجاب کو لینے بھیجا ہے۔۔۔آپ جلدی باہر آئیں۔۔!میں آپ کا باہر گاڑی کے پاس انتظار کر رہا ہوں"۔وہ مستجاب پر ایک اچٹی نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔اس نے اپنا دوپٹا کھول کر سر پر لیا اور سب کو ضروری ہدایات دیتی ہوئی باہر نکل آئی۔عدن گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اس کو دیکھ کر وہ گاڑی میں آبیٹھا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ ہچکچاتے ہوئے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

" کچھ بات کرنا چاہتی تھی تم مجھ سے؟"اس نے سامنے ونڈ اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔!بہت امپورٹینٹ بات ہے کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔مستجاب نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا۔اس کی بات سن کر اس نے گاڑی کا رخ اپنے فارم ہاؤس کی طرف کر دیا۔

★*******★********★

میر اافتخار غصے سے پاگل ہو رہا تھا کہ جائشہ نے انکی پریس کانفرنس خراب کر دی ہے۔اب کچھ دنوں تک مختلف ٹاک شوز میں اس کی ذات موضوع گفتگو رہے گی اس کو اچھی طرح اندازہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کہا تھانا۔۔۔کہ اس لڑکی کو جلد ہی نکیل ڈالو۔۔۔۔۔لیکن شاید اس لڑکی کو متاثر کرنے کے لیے تم میں کوئی خوبی ہی نہیں ہے"۔میر افتخار اپنے بیٹے میر ارسلان پر غصہ نکال رہا تھا۔

"ڈیڈ کچھ نہیں ہوتا آپ ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔اس سے آپ کا بیٹا مزید پاپولر ہو جائے گا"۔میر ارسلان نے اپنے باپ کو سمجھانے کی کوشش کی یہ الگ بات تھی کہ اس کے اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی۔

"آپ جو کرنا ہے۔۔۔ہمیں خود ہی کرنا ہو گا"۔سوچتے ہوئے اس نے کہا تو ارسلان حیرت سے اپنے باپ کو دیکھنے لگ گیا۔

"ڈیڈ آپ کچھ نہیں کریں گے اس طرح سب میڈیا والوں کا شک ہم پر ہی جائے گا۔۔۔کچھ دنوں تک صبر کر لیں۔۔!میں اس لڑکی کا بندوبست کرتا ہوں"۔میر ارسلان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

میر افتخار کے موبائل پر بیل ہوئی تو وہ نمبر دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔کیونکہ دوسری طرف دلاور ملک تھا۔جو بہت غصے میں تھا۔

"یار اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو۔۔؟کہہ تو رہا ہوں!۔کچھ دنوں تک سب ٹھیک ہو جائے گا"۔میر افتخار نے بھی غصے سے کہا۔

"جیسے پہلے سب ٹھیک کر لیا ہے۔۔۔وہ لڑکی ہمارے گریبانوں تک پہنچ گئی ہے"۔ملک دلاور کا غصہ کسی طور کم ہو ہی نہیں رہا تھا۔

" اچھا فون بند کرو۔۔!تم غصے میں ہو!ملاقات ہوتی ہے تو پھر طے کرتے ہیں۔۔۔!کہ آگے ہمیں کیا کرنا ہے۔"

میر افتخار نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ارسلان نے اپنے کمرے میں جا کر جائشہ کو فون ملایا لیکن اس نے اٹینڈ نہیں کیا۔۔۔وہ بار بار فون ملاتا رہا لیکن جائشہ ہر دفعہ کاٹ دیتی۔

میر ارسلان غصے سے کھول رہا تھا۔پھر اس نے جائشہ کو میسج کیا۔

"اگر اب تم نے فون اٹینڈ نہ کیا تو میں تمہارے گھر بھی پہنچ سکتا ہوں"۔جائشہ نے یہ میسج پڑھا تو اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے"۔جائشہ نے بھی جوابی میسج کیا۔

"اگر تم چاہتی ہو کہ میں ایسا کچھ بھی نہ کروں تو پلیز میری کال اٹینڈ کرو"۔

پھر اس نے فون کیا تو جائشہ نے دوسری ہی بیل پر ریسیو کر لیا۔

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو تم۔۔۔؟اس نے روکھے انداز میں پوچھا۔

" آج تم نے پریس کانفرنس میں بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔"ارسلان نے غصے سے کہا۔

"اوہ رئیلی۔۔۔تم نے یہ کہنے کے لیے مجھے فون کیا ہے کہ میں نے اچھا نہیں کیا"۔جائشہ نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

" کیا دشمنی ہے تمہاری ہم لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔۔جو تم۔نکال رہی ہو"۔امیر ارسلان کا دل تو یہ کر رہا تھا کہ اس لڑکی کو گولی سے اڑا دے۔لیکن وہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ ایک صحافی ہے اور اس کی کال ریکارڈنگ پر بھی ہو سکتی ہے۔اس لئے وہ بڑا سنبھل سنبھل کر بول رہا تھا۔

"میری ہر اس شخص سے دشمنی ہے جو میرے ملک کا پیسہ چوس چوس کر اپنی جائیدادیں بنا رہا ہے۔۔۔خود امیر ہو رہے ہیں۔۔۔۔اور ملک کو لوٹ لوٹ کر غریب کر رہے ہیں۔۔۔۔اور بدقسمتی سے۔۔۔!آپ کا باپ بھی ان

Posted On Kitab Nagri

جیسے لوگوں کی فہرست میں شامل ہے۔۔۔۔جو پہلے کچھ بھی نہیں تھا اور سیاست میں آنے کے بعد اس کی جائیداد کو چار چاند لگ گئے"۔اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تو میر اارسلان لاجواب ہو کر رہ گیا۔

"یہاں پر سب ایسے ہی کرتے ہیں تم کون سی دنیا کی بات کر رہی ہو محترمہ"۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"اس کا مطلب ہے آپ بھی اپنے باپ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے سیاست میں قدم رکھ رہے ہیں۔۔۔یعنی لوٹ کھسوٹ جائیدادوں میں ترقی۔۔۔ایم آئی رائٹ۔۔۔؟"

اس نے طنزیہ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"گو ٹو ہیل"۔یہ کہہ کر میر ارسلان نے فون دیوار پر دے مارا۔

"مجھے بس اسی لڑکی سے شادی کرنی ہے"چوہدری مکرم غصے سے ابال کھا رہا تھا۔

"رضیہ۔۔!اپنے بیٹے کو سمجھاؤ!ہماری پہلے ہی بڑی بے عزتی ہو چکی ہے اب میں یہ نہیں چاہتا کہ اس کی وجہ سے ہماری مزید سبکی ہو"۔اکرم نے اپنی بیوی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت لڑکی ڈھونڈوں گی مکرم تم فکر مت کرو"۔رضیہ نے بیٹے کو پچکارا لیکن وہ کسی طور پر قابو آہی نہیں رہا تھا۔

"کیا فائدہ۔۔۔آپ کی چوہدراہٹ کا۔۔۔۔میری پسند کے لڑکی سے میری شادی ہی نہیں کروا سکتے"۔مکرم میں اپنے باپ کو گھور کر کہا۔

"جنکی لڑکی کی تم بات کر رہے ہو ناوہ معمولی لوگ نہیں اگر معمولی لوگ ہوتے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا"

چوہدری اکرام نے اپنے بیٹے کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔وہ چپ کر گیا لیکن اندر ہی اندر وہ بہت سارے منصوبے بنا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★********★

وہ دونوں فام ہاؤس میں داخل ہوئے تو شام کے سائے لہرا رہے تھے سورج تقریبا ڈوب گیا تھا۔فارم ہاؤس میں چار پانچ ملازم موجود تھے۔انہوں نے عدن کو دیکھ کر اندر کا دروازہ کھولا تو وہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔ نیچے بچھی قیمتیی قالیننیں دیواروں پر مختلف قسم کے نقش و نگار اور اتنا قیمتی فرنیچر دیکھ کر مستجاب حیران رہ گئی۔ہر چیز آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔وہ فارم ہاؤس پہلے بھی آ چکی تھی لیکن اندر سے اس اس نے نہیں دیکھا تھا۔

"وارے اس ملک کا غریب"وہ بس اس بات پر کڑھ کر رہ گئی۔

"بولو"!۔عدن نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اسے بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔تو وہ اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"یم میں سے صرف دادا جان چاہتے ہیں کہ ہماری شادی ہو۔۔۔باقی کوئی بھی ایسا نہیں چاہتا"۔اس نے تمہید باندھی۔

"یہ سب مجھے پتا ہے۔۔۔!کام کی بات کرو!میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے"۔عدن نے بھنویں اچکا کر کہا تو مستجاب کو بہت غصہ آیا لیکن عقلمندی کا تقاضہ تھا کہ وہ اس طرح کی باتوں کو اگنور کرتی۔

"میری مما شادی کے لیے بالکل نہیں مان رہی۔۔۔اور میں ان کو ناراض نہیں کرنا چاہتی"۔وہ یہ کہہ کر اپنی سیٹ سے بے چینی سے اٹھی۔

"میں کیا کروں۔۔؟میرے ساتھ شادی کرنے کا بھی تمہارا ہی فیصلہ تھا۔۔۔میں تو صرف دادا جان کی خواہش کا احترام کر رہا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں کب کہہ رہی ہوں۔۔؟کہ تمہاری بھی یہی خواہش ہے۔۔۔۔میں تو بس میں یہ چاہتی ہوں۔کہ جب ساری جائیداد میرے نام منتقل ہو جائے تو اس کے تھوڑے عرصے بعد ہم یہ شادی ختم کر دیں"۔اس نے اپنا اصل مدعا بیان کیا۔تو وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری اس بات سے دادا جان اگلے جہان بھی پہنچ سکتے ہیں"۔ عدن نے برہمی سے کہا۔

"میں تو خدا سے یہ دعا مانگتی ہوں کہ اللہ میرے دادا جان کو بہت لمبی زندگی دے۔۔۔۔جب تک وہ زندہ ہیں میں ایسا کوئی بھی فیصلہ نہیں لوں گی"۔اب کے اس نے اپنی بات کی وضاحت دی تو عدن ساری بات سمجھ گیا۔

"دیکھو نہ تم مجھے پسند کرتے ہو۔۔۔۔!اور نہ ہی میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔۔۔۔!اور نہ ہمارے پیرنٹس ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ایسا ہونا ہی ہم سب کے حق میں بہتر ہے"۔اس نے واضح دلیل دی تو وہ پر سوچ نگاہوں اسے دیکھنے لگ گیا۔

"اگر اس نکاح کے دوران ہم دونوں میں کوئی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تو۔۔؟"عدن نے اسے بڑے غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔تو وہ نگاہ چرا کر رہ گئی۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔۔۔میں اور تم ہمیشہ ایک فاصلہ برقرار رکھیں گے۔۔۔اور تم اس بات کے پابند رہو گے"۔اس نے واضح الفاظ میں کہا عدن کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"میڈم۔۔!تم ہر چیز کو اپنے مطابق چلانا چاہتی ہو"۔اس نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بڑی ناگواری سے اس سے سوال کیا تو وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔

"تو کیا تم میرے ساتھ بیویوں والا رشتہ بنانا چاہو گے۔۔۔؟اس نے بھی سخت لہجے میں سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کوئی شوق نہیں اس طرح کی لڑکی کے ساتھ کوئی بھی رشتہ بنانے کا۔۔۔جو ایک غرض کے لئے میرے ساتھ کاغذی رشتہ بنا رہی ہے"۔عدن نے دوٹوک الفاظ میں کہا تو مستجاب نے اپنے بیگ سے کاغذ نکالا اور عدن کے سامنے کیا۔

"اس کو پڑھ کر اس پر سائن کر دو"۔اس نے بال پین اس کی طرف بڑھائی۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟میں اس پر سائن نہیں کروں گا۔۔۔میری زبان ہی میرا سائن ہے"۔عدن نے یہ کہہ کر کاغذ اس کے منہ پر دے مارا۔ مستجاب کو غصہ تو بہت آیا لیکن اس وقت وہ غصہ نہیں دکھا سکتی تھی۔

" میری مما شادی کے لئے بالکل بھی نہیں مان رہی۔۔۔ہو سکتا ہے ا۔۔! گر میں ان کو یہ سائن شدہ پیپر دکھاؤں تو انہیں کچھ تسلی ہو اور وہ مان جائیں"۔اس کی آواز میں ایک التجا تھی۔عدن حیدر کے سامنے پہلی دفعہ وہ ایسے بولی تھی۔جس پر حیرت سے اس نے اسے دیکھا۔یہ کہہ کر اس نے دوبارہ کاغذ اس کی طرف بڑھایا۔جو کہ اب عدن نے آرام سے پکڑ کر اس پر دستخط کر دیئے۔

"تھینکیوں"۔یہ کہہ کر اس نے وہ کاغذ اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

"چلیں دادا ہمارا انتظار کر رہے ہیں"عدن نے یہ کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔وہ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اس کے پیچھے چل دی۔

★******★********★

جائشہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر دفتر جا رہی تھی کہ راستے میں اس کی گاڑی پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ایک گولی ڈرائیور مدثر کے کندھے کے آر پار ہو گئی تو جائشہ نے اپنے بیگ سے اپنی پسٹل نکالی اور ان دو موٹر سائیکل سواروں کا نشانہ باندھا لیکن وہ فائرنگ کر کے جا چکے تھے۔گولی مدثر کے کندھے کو چھو کر گزری تھی اس لئے بچت ہو گئی۔جائشہ

Posted On Kitab Nagri

نے اسے پچھلی سیٹ پر منتقل کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھی۔ مدثر کو ہاسپٹل منتقل کر کے وہ دفتر پہنچی تو ہمدانی اس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

"جائشہ تم ٹھیک ہو"۔ ہمدانی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"شکر ہے اللہ کا سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔بچت ہو گئی۔۔۔ سر مجھے لگتا ہے وہ صرف مجھے ڈرانے کے لیے آئے تھے"۔ جائشہ نے یہ اندازہ لگایا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میں کل ہی تمھیں سمجھا رہا تھا کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ۔۔اس طرح سیدھے سیدھے سوالات نہیں کرنے چاہیے"۔ہمدانی کے لہجے میں فکر تھی۔

ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ رضا بخاری آ گیا۔

"مس جائشہ آپ ٹھیک تو ہیں"۔رضا بخاری تک بھی اس کی گاڑی پر فائرنگ کی خبر پہنچ چکی تھی۔

" الحمدللہ سر! میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟۔جائشہ نے جواب دیا تو رضا نے اس کا بڑی گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔

"آپ کو ہم کتنی دفعہ سمجھا چکے ہیں لیکن بات آپ کو سمجھ نہیں آتی جائشہ۔۔۔آج گولی آپ کو لگ جاتی تو پھر کیا ہوتا"۔رضا بخاری نے برہمی سے کہا۔

"سر موت کا ایک وقت مقرر ہے۔۔۔۔وہ جب آ جاتا ہے تو اسے کوئی بھی نہیں ڈال سکتا"۔اس نے رسانیت سے جواب دیا۔رضا بخاری نے تاسف سے اپنی گردن ہلا دی۔

" سر رانیہ اور حنان کیسے ہیں۔۔۔؟اس نے بات بدل دی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہیں وہ بھی۔۔۔مجھے کوئی ضروری کام تھا اس لیے میں آگیا۔حنان میرے ساتھ آنے کی ضد کر رہا تھا اسی لیے میں اسے ساتھ لے آیا رانیہ ابھی اسلام آباد میں ہے۔وہ اگلی فلائٹ میں آئے گی"۔رضا بخاری یہ کہہ کر ہمدانی اور جائشہ کو اشارہ کر کے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"مس جائشہ تیار ہو جائیں۔۔!آپ میرے ساتھ پولیس سٹیشن جا رہی ہیں کمپلین کروانے"۔رضا بخاری نے فائلوں کے ڈھیر سے ایک فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر لیکن میں یہ کمپلین کس کے خلاف کرواؤں گی۔۔۔؟جائشہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ایک جانی مانی اینکر ہو کر کیسا بیوقوفوں والا سوال کر رہی ہو۔۔۔!ظاہر ہے کل والی پریس کانفرنس میں جو بہادری کے ریکارڈ توڑ کے آئی ہو اسی کا یہ ردعمل ہے"۔رضا نے اس کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"لیکن سر!میں کمپلین نہیں کروانا چاہتی"۔اس نے یہ کہا تو رضا بخاری کو لگا جیسے وہ بڑی بے وقوف لڑکی ہے۔

"ہمدانی اس لڑکی کو کچھ سمجھاؤ۔۔۔!!یہ کیوں میرا دماغ خراب کر رہی ہے"۔رضا بخاری نے نہایت برہم انداز سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔تو ہمدانی سر کھجا کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے سر۔۔!میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ"۔جائشہ نے رضا بخاری کو اتنے غصے میں پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

★******★*******★

مستجاب نے تسلیم کو جا کر وہ سائن شدہ داں پیپر دکھایا تب بھی وہ اس سے ناراض تھی۔

"کیا گارنٹی ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایموشنل اٹیچ نہیں ہوں گے۔۔۔تم دونوں جوان ہو اور خوب صورت ہو۔۔۔اور عدن حیدر کی پرسنیلٹی بھی لڑکیوں کو اٹریکٹ کرنے والی ہے۔"تسلیم اپنی بات پر ہی اڑی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مما آپ کی بیٹی دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے جو صرف ظاہری خوبصورتی دیکھے۔۔۔میں ایک میچور لڑکی ہوں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوگا آپ میری بات پر یقین کریں"۔اس نے پر یقین لہجے میں اپنی ماں کو یقین دلانا چاہا تو تسلیم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھ لیا۔

" میری قسم کھاؤ کہ تم اپنی بات پوری کروں گی"۔ تسلیم نے مستجاب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماما میں آپ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ یہ تعلق صرف کاغذی ہی ہوگا"۔

ادھر وہ اپنی ماں سے وعدہ کر رہی تھی۔اور تقدیر کا بھی ایک وعدہ ہوتا ہے جس کی کسی بشر کو خبر نہیں ہوسکتی وہ صرف کاتب تقدیر ہی جانتا ہے۔

★******★*********★

رضا بخاری نیوز چینل آفس سے نکلنے ہی والا تھا کہ جو خبر اس تک پہنچی اس نے اس کے حواس معطل کر دیئے۔اور وہ خبر یہ تھی۔جو نیوز اینکر اپنے پروفیشنل انداز میں پڑھ رہی تھی۔

"اسلام آباد سے کراچی آنے والی فلائٹ کا پلین کریش کر گیا ہے۔۔۔۔"۔

" ہمدانی رانیہ کا نمبر ملاؤ۔۔!کیونکہ وہ بھی اسی فلائٹ میں تھی"۔رضا بخاری نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر چیختے ہوئے کہا۔کیونکہ اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنا فون پکڑتا۔اسے اپنا وجود بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

ہمدانی نے رانیہ کا نمبر ملایا تو وہ بند جا رہا تھا۔جائشہ بھی صدمے سے گنگ کھڑی تھی۔کیونکہ رضا بخاری کی بھی حالت بہت متغیر ہو چکی تھی۔

"کیا ہوا ہمدانی۔۔۔؟ بیل جا رہی ہے"۔رضا نے اٹک اٹک کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں سر۔۔!" وہ بمشکل اتنا ہی بول سکا ایک دم سے رضا اٹھا اور اس سے فون چھیننے والے انداز میں پکڑا اس کی انگلیاں تیزی سے فون پر حرکت کر رہی تھی۔

رضا نے رانیہ کی بہن کو فون ملایا جو دوسری ہی بیل پر پک کر لیا گیا۔

"کیا حال ہے رضا بھائی۔۔؟" وہ بڑے نارمل انداز میں بولی شاید اسے خبر نہیں تھی کہ پلین کے کریش ہونے کی۔

"رانیہ کہاں ہے۔۔؟" دل میں ایک امید تھی کہ شاید وہ اپنی بہن کے پاس رک گئی ہو۔۔یا اس نے فلائٹ مس کر دی ہو۔

"کیا اس نے آپ کو کال نہیں کی۔۔۔؟ وہ تو کب کی روانہ ہو چکی ہے آپ کی طرف"۔الفاظ تھے یا اس سے چھنتی ہوئی زندگی۔رضا بخاری اپنی جگہ پر بیٹھتا چلا گیا۔ہمدانی نے پی آئی اے کے دفتر سے پتہ کروایا تو وہاں پر کنفرم ہو گیا کہ جو پلین کریش ہوا ہے رانیہ بھی اسی میں تھی رضا بخاری کو دل کی سائیڈ پر بہت سخت درد اٹھا اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پسینے آنے لگے ایک پل کو اسے لگا کہ وہ اپنی عزیز جان بیوی کے ساتھ دنیا ہی چھوڑ دے گا۔ ہمدانی اور سٹاف کے کچھ لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔اس کو ہسپتال لے کر روانہ ہو گئے۔جائشہ بھی انکے کے ساتھ ہی تھی۔رضا بخاری کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔حالت خطرے میں تھی۔تقریباً آدھے سے زیادہ سٹاف ہسپتال میں جمع ہو چکا تھا۔سب ہی اپنے باس کی زندگی کی لیے دعا گو تھے۔جائشہ نے وضو کیا اور خدا کے حضور رو رو کر دعائیں مانگنے لگ گئی۔کیونکہ اس میڈیا انڈسٹری میں اس نے رضا بخاری کی صورت میں ایک انسان نما فرشتہ دیکھا تھا جو نیت کا کھرا۔۔۔حق اور سچ کی آواز بلند کرنے والا انسان تھا۔

★******★******★

Posted On Kitab Nagri

یہ میں کیا سن رہا ہوں مستجاب۔۔۔"عمیر نے فون پر بولتے ہی یہ سوال کیا تو وہ سمجھ گئی کہ یہ خبر اس تک مما نے پہنچائی ہے۔کیونکہ مما یہ چاہتی تھی کہ اس کی شادی عمیر کے ساتھ ہو۔

"عمیر میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے"۔اس نے بے لچک انداز میں کہا۔

" لیکن یہاں پر میرے مما بابا تمہیں اپنی بہو کے روپ میں قبول کر چکے ہیں۔۔۔۔۔۔اور میں بھی ایز آ لائف پارٹنر تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔۔۔اور تمہاری مما بھی یہی چاہتی۔۔۔۔۔۔۔ اپنا فیصلہ تبدیل کرو مستجاب۔۔!اور واپس آ جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک شاندار اور روشن مستقبل تمھارا منتظر ہے"۔عمیر اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"خوبصورت اور پر سکون زندگی شاید میرے نصیب میں نہیں ہے۔۔۔میرا مقصد بہت بڑا ہے۔۔۔جس کو پورا کرنے کے لیے میں یہ شادی کر رہی ہوں"۔وہ سنجیدگی سے بولی تو عمیر چونک گیا۔

"کیا تمہیں کسی نے مجبور کیا ہے۔۔۔۔؟اگر ایسی بات ہے۔۔۔!تو میں پہلی ہی فلائٹ سے پاکستان پہنچتا ہوں"۔ اس کی بات سن کر عمیر نے یہ ہی اندازہ لگایا۔تو وہ ہنسنے لگ گئی۔

"عمیر تمھیں شاید میرا پتہ نہیں ہے۔۔۔۔مجھے کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔اگر تم مجھے ذرا سا بھی سمجھتے ہو تو ۔۔۔۔۔پلیز مجھے فورس مت کرو۔۔۔اور مجھے پتہ ہے کہ میرے ہینڈسم سے دوست کو لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔کسی اچھی سی لڑکی کو دیکھ کر شادی کر لو"۔اس نے یہ کہا تو اس نے بے بسی سے اپنے ہونٹ کو دانتوں کے نیچے اتنی سختی سے دبایا کہ ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی ظالم ہو تم۔۔۔۔ تمھارے علاوہ تو کسی کو کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔۔ چلو پھر بھی بیسٹ آف لک"۔اس نے پر اذیت لہجے میں بول کر فون بند کر دیا۔تو وہ کتنی ہی دیر تک موبائل کو گھورتی رہی۔کچھ آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔کیونکہ اس نے ایک پیارے سے شخص کا انجانے میں دل جو توڑا تھا۔

"مستجاب بی بی! بڑے سائیں آپ کو بلا رہے ہیں"۔وہ اپنی سوچوں کے بھنور میں ڈوبی ہوئی تھی کہ رانی کی آواز پر چونک پڑی۔

"بی بی! ایک بات بولوں اگر آپ برا نہ منائیں تو۔۔۔؟"رانی جو مستجاب کی نرم طبیعت کی وجہ سے ہر بات کہہ لیتی تھی۔

"رانی آپا بولیں"۔اس نے رانی کی طرف دیکھ کر کہا۔

آپ کی اور عدن صاحب کی جوڑی بڑی فٹ بیٹھے گی"۔رانی نے اسے دیکھ کر پر جوش انداز میں کہا تو وہ اسے صرف دیکھ کر رہ گئی۔

" کیا آپ خوش نہیں ہے۔۔؟اس نے اس کا دھواں دھواں چہرہ دیکھ کر اندازہ لگایا۔

"میں ذرا دادا کی بات سن لوں"۔اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے دادا کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"بی بی بڑے سائیں ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں"۔رانی نے کہا تو وہ نیچے ہال میں جانے لے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔ربیعہ دادا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔اور عدن اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے دادا جان میں چلتا ہوں۔"یہ کہتا ہوا وہ بیرونی دروازے کہ طرف بڑھا۔ربیعہ نے اٹھ کر اسے گلے لگا لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بیٹھو بیٹا! میں نے تمہیں بتانا تھا۔۔۔۔کہ نیک کام میں دیر نہیں ہونی چاہیئے۔کل شام کو تمھارا عدن کے ساتھ نکاح رکھا ہے۔"۔دادا خوشی سے سرشار لہجے میں بولے۔تو وہ انھیں دیکھ کر رہ گئی۔

"ایک روشن اور شاندار مستقبل تمہارا منتظر ہے"اس کے کانوں میں عمیر کے یہ الفاظ گونج رہے تھے۔

"تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے"۔۔۔۔۔؟ملک اللہ دار نے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ کر کہا

"نہیں دادا جان جیسے آپ مناسب سمجھیں"اسی کے کہنے پر تو یہ نکاح ہو رہا تھا۔وہ کیسے اعتراض کر سکتی تھی وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔وہ کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ربیعہ اس کے رویے پر حیرت میں مبتلا ہو گئی کہ وہ خوش کیوں نہیں ہے۔

★*********★********★

"کاش میں مر جاتا۔۔!کیوں بچائی میری زندگی۔۔؟رضا بخاری جب ہوش کی دنیا میں آیا تو سب سے پہلے اس نے یہی الفاظ بولے تھے۔ڈاکٹروں کی سر توڑ کوشش اور پورے سٹاف کی دعاؤں کی بدولت رضا بخاری کی جان بچ گئی تھی۔لیکن جب اس نے یہ سوچا کہ اس کی رانیہ اب اس دنیا میں نہیں رہی تو وہ صدمے سے چیخنے لگا۔

ڈاکٹروں نے اسے غنودگی کا انجکشن لگا دیا۔تھوڑی دیر بعد وہ ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو چکا تھا۔جائشہ اس مہربان انسان کی یہ حالت دیکھ نہیں پا رہی تھی۔بار بار رانیہ کا حسین چہرہ اس کی آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا۔وہ اپنے آنسو نہیں روک پا رہی تھی۔

"جائشہ۔۔ایسا کرو تم رضا صاحب کے گھر چلی جاؤ۔۔۔حنان اپنے ماما بابا کے پاس جانے کی ضد کر رہا ہے۔۔۔تم سے وہ تھوڑا سا مانوس ہے۔۔اسلیے تمہارے قابو میں آجائے گا"۔ہمدانی نے جائشہ کو کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد وہ رضا بخاری کے گھر پہنچی تو حنان نے رو رو کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔وہ کسی میڈ کے قابو میں نہیں آرہا تھا۔

"ارے میرے بچے کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟"۔جائشہ نے اسے پیار سے اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ منہ بسورنے لگا۔

"میلے پاپا بھی نہیں آرے۔۔۔اوہ ماما کہتی تھی میں آجاؤں گی۔۔۔مجھے میرے ماما پاپا کے پاس لے کر چلو آنی"۔

وہ اپنی توتلی زبان میں برے برے منہ بناتا ہوا بولا تو کئی آنسو اس کی آنکھوں سے بے اختیار نکلے اور اس کے چہرے کو تر کر گئے۔

" بیٹا آپ کے پاپا کچھ دنوں تک آجائیں گے چلو آؤ۔۔! میں پہلے آپ کو کچھ کھلاتی ہوں اور پھر بیٹھ کے ہم ایک دوسرے کو سٹوری سنائیں گے"۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی سے بولی۔

"پہلے میرے ماما پاپا کو بلاؤ پھر میں کچھ تاؤں (کھاؤں) گا میں کچھ بھی نہیں تاؤں گا"وہ چیختے ہوئے بولا۔

"آپ کے پاپا کہہ رہے تھے کہ پہلے کچھ کھاؤ پھر میں آوں گا"۔اس نے یہ بولا تو وہ اور زور زور سے رونے لگا۔

"میرے ماما پاپا کو تون (فون) کرو تون پر بات کروں گا"۔اب اسکی ایک اور ضد پر وہ اور پریشان ہو گئی۔

"آپ کے پاپا کے موبائل کی بیٹری لو ہے اس لیے۔۔۔وہ فون نہیں اٹھا رہے۔"۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس بچے کو کیسے قابو کرے۔اس نے بڑی مشکلوں سے اس کو قابو کیا لیکن اس نے کچھ کھایا نہیں اور وہ بھوکا ہی سو گیا۔اس رات وہ اس کے پاس ہی رک گئی۔

"اس معصوم کو کیا پتا کہ ماں کا شفیق سایہ اس سے چھن چکا ہے"۔وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔"شاید اس کی زندگی تھی کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ آگیا وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو۔۔۔۔"اس کے یہ سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

"دوائیوں کی ایک بھری ہوئی گاڑی آئی ہے شہر سے۔۔" وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔کہ بخشو بابا کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"بخشو بابا آپ سچ کہہ رہے ہیں"۔اس کو ایک انوکھی ہی خوشی ملی تھی۔

پھر وہ بخشو بابا کو لے کر ہسپتال روانہ ہو گئی اور وہاں پر جا کر ساری دوائیاں سیٹ کرنے لگی۔عدن جو کہ شہر سے لوٹا تو حویلی کی گاڑی دیکھ کر پل بھر کو ٹھٹھکا پھر سمجھ گیا کہ مستجاب ادھر ہی ہے۔وہ اندر داخل ہوا تو وہ دوائیاں سیٹ کر رہی تھی۔اسے دیکھ کر اس کا لمحہ بھر کو ہاتھ رکھا پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔عدن کو اپنا اگنور کرنا برا لگا۔

"یہ کام نوکر بھی کر سکتے ہیں۔۔!" وہ اس کے قریب آ کر روکھے پن سے مخاطب ہوا۔

"کر تو سکتے ہیں لیکن ان کو کچھ پتہ نہیں"۔اس نے نارمل انداز میں جواب دیا۔

"چلو میں گھر ہی جا رہا ہوں"۔اس نے باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابھی نہیں جانا"۔اس نے صاف انکار کیا تو وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا۔

"میں نے تمہیں کتنی دفعہ سمجھایا ہے۔۔۔اور ہماری کئی لوگوں سے دشمنی چل رہی ہیں۔۔۔ادھر کوئی سیفٹی انتظامات نہیں ہے جب ہو جائیں گے تو پھر آ جایا کرنا۔اور چوہدری مکرم بہت گھٹیا انسان ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔میں گاڑی میں جا کر بیٹھ رہا ہوں جلدی آؤ"۔وہ اس پر حکم صادر کرتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔مجبوراً اسے بھی اس کے پیچھے آنا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ڈاکٹرز کسی کام کے نہیں ہیں پلیز اچھے ڈاکٹرز کا ارینجمینٹ کر دیں"۔جب وہ گاڑی سے اترنے لگی تو اس نے یہ بولا۔جس پر وہ اسے بس دیکھ کر رہ گیا۔

★********★********★

"ڈاکٹر صاحبہ۔۔!آج آپ کا نکاح ہے اس لئے آرام سے یہاں پر بیٹھیں"۔صبح وہ ہسپتال کے لئے نکلنے لگی تو ربیعہ نے اسے زبردستی پکڑ کر بٹھالیا۔شہر سے جو بیوٹیشن بلوائی تھی اس کو اشارہ کیا۔کہ وہ اس کا سکن ٹریٹمنٹ شروع کرے۔

"آپی!پلیز مجھے ہاسپٹل جانے دیں"۔وہ ملتجیانہ انداز میں بولی۔

"مانا کے تم بہت زیادہ خوبصورت ہو!اب اتنی بھی کیا لاپرواہی۔۔۔؟چپ کر کہ بیٹھی رہو"۔ربیعہ نے آنکھیں دکھا کر اسے چپ کروادیا۔

"مانا کہ اس شادی سے بہت سے لوگ خوش نہیں ہیں۔۔۔۔۔لیکن میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔اور تم بھی خوش ہو جاؤ۔۔کیونکہ میرا شہزادوں جیسا بھائی تمھاری زندگی میں شامل ہونے جارہا ہے"۔ربیعہ نے اس کی گم صم صورت کو دیکھتے ہوئے کہا۔تو وہ چپ کر گئی۔

رشنا اسے رشک سے دیکھنے لگی۔ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں تھی کہ اس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی۔اس سے پہلے کہ اپنے اوپر سے اختیار کھوتی۔کچھ سوچ کر وہ عدن کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"کیا کمی تھی مجھ میں۔۔۔؟جو آپ نے مجھے ٹھکرایا"۔عدن جو لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف تھا اسکی آواز پر حیرت سے سر اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

" میں نے تمہیں کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے رشنا۔۔۔اور ویسے بھی تم مجھ سے بہت چھوٹی ہو"۔

عدن کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سے کیا بولے۔

اس لئے جو مناسب لگا وہ بول دیا۔

"کتنا فرق ہے کہ صرف 9سال کا اور میری ماما میرے بابا سے 11سال چھوٹی ہے۔۔۔اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

" دیکھو میں نے کبھی تمہیں کوئی آس دلائی ہے جو تم اس طرح میرے اوپر الزام لگا رہی ہو"۔اب کہ عدن برہمی سے بولا۔

" کیا آپ کو کبھی بھی کچھ محسوس نہیں ہوا"۔وہ اپنی جگہ اصرار کر رہی تھی۔ جس پر وہ اسکی یک طرفہ محبت سے بیزار ہوا۔

"نہیں مجھے کچھ بھی۔۔۔ کبھی بھی محسوس نہیں ہوا۔۔۔اور پلیز جاؤ یہاں سے "۔وہ روکھے پن سے بولا۔

"خدا کرے آپ کو جس سے محبت ہو وہ بھی ایک دن آپ کو دھتکارے پھر پتہ چلے۔۔۔کہ محبت میں جب کوئی رد کرتا ہے تو کتنا درد ہوتا ہے"۔وہ سسکیوں میں کہتی ہوئی وہاں سے بھاگتی ہوئی چلی گئی۔

راشدہ نے پوری حویلی میں رونا ڈالا ہوا تھا۔جبکہ دلاور حویلی سے غائب تھا۔اور تسلیم بھی صدمے میں تھی تھی۔

جبکہ ملک اللہ داد بخشو۔ربیعہ اور رانی یہ لوگ بہت خوش تھے۔

★*******★********★

رضا بخاری کے والدین نیویارک سے آچکے تھے۔رضا کی حالت دیکھ کر اس کی ماں زار و قطار رونے لگ گئی اسے پتا تھا کہ رضا نے رانیہ کو بڑی مشکل سے حاصل کیا ہے۔وہ اپنے آپ سے بھی زیادہ اسے چاہتا ہے۔جائشہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری کو دیکھنے آئی تو رضا کی ماں کے ساتھ مل کر بہت متاثر ہوئی کہ وہ بہت اچھی خاتون تھی اور اس سے بڑے پیار سے ملی۔

رضا بخاری ہسپتال میں بالکل بھی رہنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس کے اصرار پر اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا۔وہ گھر لوٹا تو اس کی حالت بہت بگڑ گئی تھی کیونکہ قدم قدم پر اس کی جان سے پیاری بیوی کی یادیں بکھری پڑی تھیں۔ہمدانی بڑی مشکلوں سے اسے کمرے میں لے کر آیا اسے بیڈ پر لٹایا تو بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔اسکی ماں اسکے پاس بیٹھ کر بیٹے کی حالت دیکھ کر زار و قطار رو رہی تھی۔جائشہ جو حنان کو دیکھنے آئی تھی رضا کی حالت دیکھ کر بے اختیار رو دی۔

"سر سنبھالیں اپنے آپ کو"۔ہمدانی نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

کیسے سنبھالوں۔۔! ہمدانی وہ میرے روح میں بستی تھی۔۔۔۔۔۔وہ میرے جسم کا حصہ تھی۔۔۔میں اس کے بغیر کیسے جی پاؤں گا۔۔۔۔کتنا بدنصیب ہوں میں۔۔۔اس کے جسم کو اپنے ہاتھوں سے دفنا بھی نہ سکا"۔

رضا کیا آہیں اور سسکیاں آسمان کو چھو رہی تھی اس کی ماں اسے دیکھا زندہ در گور ہو رہی تھی۔

"سر اگر وہ آپ کی روح میں بستی ہے تو یہ آہیں اور سکیاں کیوں۔۔۔؟ سر روح کا بندھن تو بہت مضبوط ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔یہ کبھی بھی نہیں ٹوٹتا۔۔۔جبکہ جسمانی تعلق فانی ہوتا ہے اور اسے فنا ہی کی طرف جانا ہے۔۔۔۔۔۔آپ خدا کا شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔۔۔۔۔کہ اس نے آپ کے بیٹے کو بچا لیا ہے اب اپنے بیٹے کو دیکھ کر جیئں۔۔۔۔وہ بھی اپنی ماں کو کھو چکا ہے وہ بہت زیادہ ڈسٹر برڈ ہے۔۔۔آپ اس کے لئے اپنے آپ کو سنبھالیں۔۔۔پلیز ایسے تو وہ معصوم بچہ بہت برا اثر لے گا"۔جائشہ اس کے پاس آکر بڑے مضبوط لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی تو وہ ایک ٹک اسے دیکھنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کہنا بہت آسان ہوتا ہے جائشہ لیکن جس پر گزرتی ہے ناں۔۔۔۔اس سے پتہ ہوتا ہے کہ اس پہ کیا گزر رہی ہے اب۔۔۔پلیز سب لوگ جاؤ۔۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔۔"۔وہ روکھے انداز میں کہہ کر اپنے بازوں اپنے ماتھے پر رکھ کر لیٹ گیا۔باری باری سب اٹھ گئے لیکن جائشہ ادھر ہی کھڑی رہی۔

"سر پلیز اپنے بیٹے پر توجہ دیں۔۔!ورنہ وہ بکھر کر رہ جائے گا"۔وہ یہ کہہ کر دل کو سنبھالتی ہوئی اسکے کمرے سے نکل آئی۔ورنہ دل تو یہ کر رہا تھا وہ بھی اس مضبوط شخص کی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر زاروقطار روئے۔

★*******★*******★

نکاح کے لیے حویلی میں زیادہ لوگوں کو نہیں بلایا گیا تھا بس کچھ قریبی رشتہ دار تھے جو مدعو تھے۔

"بخشو دلاور کو فون ملاؤ اگر وہ اٹھاتا ہے تو فون مجھے پکڑاؤ"۔دلاور نے فون اٹھایا تو بخشو نے فون اللہ داد کو پکڑا دیا۔

"دلاور تمہارے بیٹے کا آج نکاح ہے۔۔۔۔اور تم کہاں غائب ہو۔۔۔۔؟انہوں نے غصے سے کہا۔

"میری اہمیت ہی کیا ہے۔۔۔؟آپ دونوں دادا پوتے کی نظر میں۔۔۔۔۔اگر نکاح کا فیصلہ میرے بغیر کر لیا ہے۔۔۔۔تو نکاح بھی کر لیں"۔دلاور نے ناراضگی دکھائی۔

"تم ہمیشہ سے میرے فیصلوں کے خلاف جاتے رہے۔۔۔اور آج تمہیں کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔آج تمہارے بیٹے نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔سوچو۔۔!جب تم میرے خلاف جاتے ہو تو۔۔۔۔مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے"۔اللہ داد نے بڑے آرام سے بہت کچھ اسے باور کروانا چاہا۔

"اچھا تو آپ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں"۔دلاور کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی اولاد سے کبھی کوئی بھی انسان بدلے نہیں لیتا بے وقوف انسان۔۔۔! ٹھیک ہے بعد میں نہ کہنا کہ بتایا نہیں۔۔۔ کیونکہ قریبی رشتہ داروں کو بھی میں نے بلایا ہوا ہے اس میں تمہاری ہی سبکی ہوں گی"۔ یہ کہہ کر ملک اللہ داد نے فون بند کر دیا۔

بیوٹیشن اپنے ماہر ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں اور پاؤں پر نقش ونگار بنا رہی تھی جس پر اسے سخت کوفت ہو رہی تھی وہ اپنے کمرے سے ملحقہ صحن میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ربیعہ بار بار آکر اسے سختی سے بیٹھنے پر زور دے رہی تھی۔ دونوں بچے اس کے پاس بیٹھے اس کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ باہر سے آتا عدن اسے دیکھ کر پل بھر کو حیرت زدہ ہوا۔ پھر اس کو اس کے بڑے سخت بیزاری والے منہ بناتے دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔ "ماموں آگئے"۔ ارحم یہ کہتا ہوا اس کی گود میں چڑھ گیا۔ جس پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ جو بادامی رنگ کی شلوار قمیض میں غضب ڈھا رہا تھا۔

"ان سے آپ کا نکاح ہو رہا ہے۔۔؟" بیوٹیشن نے سرگوشی کی تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"واو بہت خوبصورت جوڑی ہو گی ماشاءاللہ"۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔

"بھئی تمہاری ہونے والی زوجہ محترمہ کو بڑی مشکل سے قابو کیا ہے۔۔۔ یہ محترمہ ہاسپٹل جانے کے چکر میں تھی"۔ ربیعہ یہ کہہ کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ جب کہ وہ الجھن زدہ چہرہ لیے اسے دیکھنے لگ گئی۔ خوبصورت ہاتھوں پہ مہندی ایک الگ ہی چھب دکھلا رہی تھی۔

ایک لمحے کے لیے وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں کی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھے کیا پتا آپی۔۔۔! یہ شعبہ تو آپ خواتین کا ہے"۔ یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔ تو ربیعہ دونوں کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے۔۔۔اس شادی سے میں اور دادا جان ہی خوش ہیں۔دلہن اور دلہا کے چہرے پر خوشی نظر ہی نہیں آ رہی"۔ربیعہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

★******★*******★

جائشہ نے میر ارسلان کا نمبر ملایا جو فوری اٹینڈ کر لیا گیا۔

"زہے نصیب۔۔۔آج ہماری یاد کہاں سے آ گئی۔۔؟میر ارسلان خوش گوار موڈ میں تھا۔

" جتنا میں نے سوچا تھا تم لوگ اس بھی زیادہ گھٹیا ہو" جائشہ نے غصے سے کہا۔

" انگارے کیوں چبا رہی ہو"۔میر ارسلان مسکراتے ہوئے بولا۔

"میرے اوپر قاتلانہ حملہ کروا کر تم لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔۔۔نو نیور مسٹر ارسلان ۔۔۔!میں ڈرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔اس نے چنگھاڑتے ہوئے کہا تو وہ لمحہ بھر کو حیران ہوا۔

"مجھ سے قسم لے لو میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔۔۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ بے یقین سا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ یہ سب کس نے کروایا ہے۔

"مسٹر ارسلان میں نے ابھی یہ خبر میڈیا میں بریک نہیں کی۔۔۔لیکن مجھے ثبوت اکھٹے کر لینے دو۔۔۔!پھر تم لوگوں کی خیر نہیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"ڈیڈ۔۔!وہ چیختے ہوئے میر افتخار کے کمرے میں آیا۔

"کیا ہوا ہے چیخ کیوں رہے ہو"۔

"جائشہ پر حملہ کیوں کروایا ہے آپ نے؟"وہ غصے سے دھاڑا تو میر افتخار حیرانگی سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ریلیکس۔۔۔!اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو۔۔۔میں نے بس اسے ڈرانے کے لیے اس پر حملہ کروایا ہے۔۔۔۔ چاہتا تو اسے قتل بھی کروا سکتا تھا لیکن بس اسے ڈرانا ہی ضروری سمجھا"۔وہ بیٹے کو دیکھ کر بڑے آرام سے بولا۔

"ڈیڈ آپ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے۔۔۔نہیں تو بہت برا ہوگا"۔وہ دھاڑتا ہوا وہاں سے چلا گیا ۔وہ اپنے بیٹے پر حیران ہوا وہ جو اس لڑکی کے لیے اتنا جذباتی ہو رہا تھا۔

میر ارسلان جائشہ کے گھر پہنچ چکا تھا۔فردوس کو اس نے بولا کہ اسے اس سے ضروری کام ہے۔اور وہ اس کے ساتھ کام کرتا ہے۔جائشہ نماز پڑھ رہی تھی۔نماز سٹائل میں دوپٹہ باندھے جب وہ سٹنگ روم میں آئی تو میر ارسلان کو دیکھ کر حیرت سے بے حال ہو گئی۔لیکن ماں کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی اس لیے خشمگیں نگاہوں سے گھور کر رہ گئی۔

"اماں ایک کپ چائے کا بنا دیں۔۔"۔یہ کہہ کر اس نے ماں کو کچن میں بھیج دیا۔

" کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔؟وہ دانت پیس کر غرائی۔

"میں اپنے ڈیڈ کی طرف سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔مجھے اس بارے میں بلکل خبر نہیں تھی۔۔اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں کبھی بھی ان کو ایسا کرنے نہ دیتا"۔وہ شرمندگی سے بولا۔

"ہو گئی بات۔۔!اب جاؤ یہاں سے"۔وہ بیزاری سے بولی تو وہ اسکا خوبصورت روپ دیکھنے لگ گیا۔شاید دل اپنے اختیار سے باہر ہو رہا تھا۔وہ اپنے ہی دل کی حالت سے ڈرتا ہوا وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔اور فردوس چائے بنا کر لائی تو حیران رہ گئی۔

"کدھر گیا وہ لڑکا"۔

"چلا گیا اماں۔۔۔لائیں یہ مجھے دے دیں"۔یہ کہہ کر اس نے چائے کا کپ اٹھا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے"۔اماں نے اسے دیکھ کر مشکوک انداز میں کہا۔

"نہیں اماں میں کیوں کچھ چھپانے لگی"۔وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولی۔جبکہ اماں اس کو ہنوز مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔

وہ اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں پا رہا تھا۔کئی دنوں سے وہ لڑکی اپنی گستاخیوں سمیت اس کی راتوں کی نیند حرام کیے ہوئے تھی۔وہ آئے دن کئی لڑکیوں سے دوستیاں جوڑتا اور توڑتا تھا۔وہ اپنی کلاس میں پلے بوائے مشہور تھا۔لیکن اب کوئی بھی حسینہ اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔وہ اپنے آپ سے ناراض تھا۔

کہ دل نے اسے کہاں لا کر پٹخا تھا۔

★******★*******★

جو مہمان حویلی میں مدعو کیے گئے تھے وہ آ چکے تھے۔ربیعہ ہر کام خوشی سے آگے ہو کر کر رہی تھی۔جبکہ راشدہ برادری والوں کے لحاظ میں تیار ہو کر اپنے کمرے سے مجبوراً باہر آ گئی۔جبکہ ملک دلاور کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔

مہرون رنگ کی میکسی کے اوپر خوبصورت نگینوں کا بڑا نفیس کام ہوا تھا مستجاب کو جب بیوٹیشن نے تیار کیا تو ایک لمحے کو راشدہ بیگم بھی دیکھ کر رہ گئی۔"کمبخت اس خوبصورتی کے تو سارے رونے ہیں"۔تسلیم نے جب بیٹی کو دیکھا تو بے ساختہ ماشاءاللہ کہہ اٹھی۔دادا نے کئی بکرے اپنے پوتے اور پوتی پر وار کر صدقے کر دیے۔عدن حیدر وائٹ شلوار قمیض اور اس پر بلیک سٹائلش واسکٹ پہننے کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔سرخ گونگھٹ ڈالے جب مستجاب کو باہر لایا گیا۔تو سب دلہن کا چہرہ دیکھنے کے مشتاق تھے۔

ملک اللہ داد نے مولوی کو نکاح شروع کرنے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

مستجاب کے دل میں کوئی خوشی اور کسی بھی قسم کے ارمان نہ تھے۔اسے لگا کہ جیسے وہ پتھر کہ ہو گئی ہے۔دلاور کے بارے میں سب پوچھ رہے تھے۔اور طرح طرح کی چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔عدن حیدر کا چہرہ بھی سپاٹ تھا ۔مولوی ابھی نکاح شروع کرنے لگا تھا کہ ملک دلاور آ گیا۔۔ملک اللہ داد کو پتہ تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔کیونکہ دلاور بڑی اناوالا انسان تھا۔وہ کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ برادری میں لوگ اس کی گھر میں حیثیت کے بارے میں بات کریں۔

"مستجاب بنت حسن علی آپ کو بعوض حق مہر اپنے والد حسن علی کی ساری جائیداد اور یہ حویلی کے عدن حیدر ولد دلاور علی کے ساتھ نکاح قبول ہے"۔

مولوی کی آواز تھی یا کوئی صور پھونکا گیا تھا جس پر دلاور، راشدہ اور حسام کے سروں پر کوئی بم پھٹا تھا۔

"یہ نکاح ہو رہا ہے یا کوئی مذاق چل رہا ہے"۔دلاور نے گرجدار آواز میں کہا تو مولوی چپ کر گیا۔جبکہ ملک اللہ داد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس میں غلط کیا ہے دلاور۔۔۔؟ یہ حویلی میرے نام تھی اور میں نے اپنی پوتی کے نام کر دی۔ اور باپ کی جائیداد پر ویسے ہی اس کا حق ہے"۔

"دداجان یہ آپ اچھا نہیں کر رہے"۔حسام بھی غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔جبکہ حویلی والی بات پر عدن کو بھی لاعلم رکھا گیا تھا۔جس پر اس کو دادا پر افسوس ہو رہا تھا۔اس کو اس لڑکی کہ چالاکی پر بہت غصہ آ رہا تھا۔لیکن یہ وقت غصہ دکھانے کا نہیں تھا۔

"میں یہ نکاح نہیں ہونے دوں گا"۔دلاور غصے سے مولوی کی طرف بڑھا۔

"مولوی صاحب آپ نکاح پڑھائیں"۔عدن نے اپنے باپ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن تم دادا اور پوتے مل کر ہمارے ساتھ اس طرح کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔غضب خدا کا یہ حویلی بھی ۔۔۔۔حق مہر میں جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"دلاور غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

ہاں۔۔۔! یہ حویلی بھی حق مہر میں۔۔۔۔۔۔۔"۔مستجاب نے اپنا گھونگھٹ الٹ کر کہا۔تو سب اس کے حسین چہرے کو دیکھنے لگ گئے۔

"مولوی صاحب مجھے قبول ہیں۔۔۔"۔مولوی صاحب دوبارہ نکاح شروع کر چکے تھے۔ملک دلاور حسام اور راشدہ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔مستجاب نے

دستخط کر دیئے۔عدن حیدر نے بھی اپنے سائن کر دیے جبکہ چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

عدن حیدر اندر ہی اندر اس لڑکی کی چالاکی پر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔جو اپنے دادا سے محبت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حویلی اپنے نام کروا چکی تھی۔

"تایا جان کیسا لگا۔۔۔؟میرے باپ کو بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس حویلی سے بے دخل کیا گیا تھا ناں۔۔۔۔اب دیکھیں۔۔۔۔! خدا کا انصاف میں ایک لمحے میں آپ سب کو یہاں سے بے دخل کر سکتی ہوں"۔وہ دلاور کے پاس آکر آرام سے بولی تو اس کا دل کیا کہ اس لڑکی کا گلا دبا دے۔لیکن وہ غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔کیونکہ اس کا اپنا بیٹا اور باپ اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔

"اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وقت کسی وقت بھی پلٹ سکتا ہے"۔دلاور غصے سے کھولتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"بہت شاطر لڑکی ہو"۔حسام نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔جبکہ ربیعہ بھی حویلی والی بات پر پریشان ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کیونکہ بھاری زیورات سے وہ تھک چکی تھی۔ رخصتی حسام کی بارات کے دوسرے دن طے پائی جبکہ ولیمہ دونوں بھائیوں کا اکٹھا رکھا گیا تھا۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تو ایک لمحے کو حیران رہ گئی۔ کیونکہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ایک پھیکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔ "کیسی شادی ہے کہ جس پہ مجھے کوئی خوشی نہیں۔۔۔۔۔ کوئی ارمان کوئی جذبہ کچھ بھی تو نہ بیدار ہوا تھا دل میں"۔ اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔ اور اپنا زیور اتارنے لگی۔ کہ دھاڑ سے دروازہ کھلنے کہ آواز پر چونک کر اس نے دیکھا تو عدن حیدر بڑے غضبناک انداز میں اس کی جانب آ رہا تھا

"تم۔۔۔! میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا لڑکی ہو۔۔۔۔۔ دادا جان کو جذباتی بلیک میل کر کے حویلی اپنے نام ہی کروالی تم نے۔۔۔ واہ مستجاب صاحبہ۔۔۔۔ آپ کو مکاری میں ایوارڈ دینا چاہیے"۔ عدن حیدر کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اور زبان انگارے چبا رہی تھی۔

"جہاں تک گھٹیا ہونے کی بات ہے۔۔۔ تو ظاہر ہے اپنے خاندان پر ہی جاؤں گی ناں۔۔۔! جو دوسروں کا حق چھین کر کھا رہے ہیں۔۔۔ اور یہ تمہیں وقت بتائے گا کہ گھٹیا کون ہے۔۔۔۔؟ میں گھٹیا ہوں یا تمہارے والدین"۔ اس نے بھی غصے سے کہا۔

"مجھے تمہارے جیسی لالچی لڑکی کے ساتھ نکاح ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ بس دادا جان کی محبت میں مجھ سے بڑی فاش غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔ آج اگر میں تمہارے ساتھ نکاح سے انکار کر دیتا۔۔۔ تو کیا عزت رہ جاتی تمہاری۔۔۔۔۔۔۔ بتاؤ۔۔۔؟ صرف دادا کی عزت کی خاطر میں نے نکاح کیا۔" آنکھوں میں آگ لیے وہ زبان سے شعلے برسا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کر دیتے ناں انکار۔۔۔! کیوں کیا نکاح۔۔۔؟ میں نے تو صرف اپنی ہتھیائی ہوئی دولت حاصل کرنے کے لیے تمہارے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔۔ادر وائز۔۔۔ تمہارے جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ میں کبھی بھی نکاح نہ کرتی۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔جیسا۔۔۔ گھٹیا باپ ویسا ہی بیٹا گھٹیا"۔وہ چیخ کر بولی تو عدن ذرا سا آگے بڑھا۔ کھینچ کر اس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔ جس پر وہ ششدر رہی تو رہ گئی۔

آئندہ ایسی بات کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا۔۔۔۔۔۔۔غلام نہیں ہوں تمہارا۔۔۔۔۔۔کہ اس طرح کی گھٹیا باتیں برداشت کروں"۔

وہ اسے غصے سے کہہ کر اسکے گال پر ایک زبردست سا نشان چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ مستجاب کی آنکھوں سے بل بل آنسو بہنے لگے۔ وہ غصے سے اپنا زیور نوچ نوچ کر پھینکنے لگی۔ پورا گھنٹہ شاور کے نیچے کھڑے ہو کر بھی اس کے اندر کی آگ ہلکی نہ ہوئی۔ تسلیم دو دفعہ اس کے کمرے سے آ کر چلی گئی کیونکہ وہ واشروم میں تھی۔

عدن داد کے کمرے میں گیا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ بیٹھ کر ان کی نماز کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

وہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو عدن کے چہرے کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ وہ کیا بات کرنے آیا ہے۔

"خیریت میرے بچے۔۔۔! کچھ پریشان لگ رہے ہو۔۔"۔ داد نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"داداجان۔۔! مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ کیا آپ کی صرف ایک ہی پوتی ہے۔؟۔۔۔ہم سب کی کیا اوقات ہے۔۔۔؟ آپ کی نظروں میں۔۔۔۔۔جو یہ آبائی حویلی اپنی پوتی کے نام کر دی ہے"۔ وہ ناراضگی سے بولا۔ تو دادا اسکی ناراض شکل دیکھ کر مسکرا کر رہ گئے۔

"میرے بچے۔۔۔۔ساری زندگی میں نے اپنے حسن کے ساتھ زیادتی ہوتے ہوئے دیکھی لیکن میں کچھ کر نہ سکا۔۔۔ کیونکہ میں ہمیشہ تمہارے باپ دلاور کے سامنے خود کو بے بس محسوس کرتا تھا۔۔۔ اب میں اپنے بیٹے

Posted On Kitab Nagri

حسن علی کی اولاد کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دوں گا۔کیونکہ میں نے اپنے خدا کو بھی منہ دکھانا ہے۔۔۔۔یہ جو میں نے حویلی مستجاب کے نام کی ہے ناں۔۔۔۔۔۔یہ میں نے ساری زندگی کی تلافی کرنے کی تھوڑی سی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔امید ہے کہ تم مجھے سمجھنے کی کوشش کروگے"۔انھوں نے بڑے آرام سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ کو مستجاب نے نہیں بولا کہ یہ حویلی میرے نام کریں"۔عدن نے ہلکی سی آواز سے کہا۔

"نہیں میرے بچے۔۔۔۔!اس نے مجھے نہیں بولا۔۔۔۔یہ تو میں نے اپنی مرضی سے اس کے نام کروائی ہے۔۔۔۔وہ تو مجھے منع کر رہی تھی"۔

انہوں نے اسے دیکھ کر کہا تو عدن کو لگا کہ جیسے وہ کہیں پاتال میں گر گیا ہے۔۔۔ایک دم ہی گہرے ملال نے آگھیرا۔ایک دم جیسے دل اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔۔آنسوؤں سے تر خوبصورت چہرہ نظروں کے سامنے گھوما۔

"اچھا دادا جان آپ آرام کریں میں چلتا ہوں"۔وہ پریشانی سے اٹھا۔

"بیٹا خیریت تو ہے۔۔۔۔تم کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔دادا نے اس کے چہرے پر پریشانی محسوس کرتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تھک گیا ہوں دادا جان آرام کرنا چاہتا ہوں"۔وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

چہرہ اتنا رگڑ رگڑ کر دھونے کے باوجود اس کے انگلی کے نشان نہیں گئے تھے۔دل میں ایسی آگ لگی تھی جو کہ بجھ ہی نہیں رہی تھی۔تسلیم کمرے میں آئی تو اس نے اپنا چہرہ کمبل میں چھپا لیا۔بار بار ماں کے بلانے کے باوجود اس نے یہ محسوس کروایا کہ جیسے وہ سو چکی ہے۔

"بیٹا تم نے کھانا کھایا۔۔؟تسلیم نے فکر سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما پلیز مجھے نیند آئی ہے۔۔۔۔ سونے دیں۔۔۔! میں نے کھالیا ہے کھانا"۔اس نے آرام سے سفید جھوٹ بولا۔ کھانا تو اس نے چکھا تک نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔! تم آرام کرو۔۔! پتہ نہیں! مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم ٹھیک نہیں ہو"۔ تسلیم کے لہجے میں بے چینی سی تھی۔ وہ یہ کہہ کر چلی گئی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ماں کی اس کے چہرے پر نظر پڑے۔ کیونکہ اس کے چہرے پر انگلیوں کے نشان موجود تھے۔

ادھر عدن حیدر پریشانی میں سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔ دل میں شدید اضطراب کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

"اس نے بھی تو میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔۔۔۔اس لیے میرا ہاتھ اٹھا ہے"۔

"چاہے جو بھی ہو مجھے اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا"۔ دل مختلف تاویلیں پیش کر رہا تھا۔ کبھی اس کے حق میں جا رہی تھی کبھی اس کی مخالفت میں جا رہی تھیں۔

چند قدم کے فاصلے پر تو مستجاب کا کمرہ تھا۔ وہ چند قدم چلتا ہوا اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ ہلکی سی لیمپ کی روشنی میں بھی اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ وہ جو روتے روتے ہی سوئی تھی۔ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان چہرے پر موجود تھے۔ اس نے کروٹ بدلی تو دوسرے گال پر اس کی انگلیوں کے نشان واضح ہوئے۔ تو عدن حیدر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کو چھونا چاہا۔ لیکن پھر وہ اپنے اوپر ضبط کے بند باندھتا ہوا اس کے کمرے سے نکل آیا۔

★*****★********★

وہ اپنے آفس پہنچی ہی تھی کہ ملازم نے سے ایک خوبصورت سا بکے دیا۔

"میڈم یہ آپ کے لیے کوئی دے کر گیا ہے"۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے"۔اس نے حیرانگی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"اتنے خوبصورت پھول"۔یہ سوچتے ہوئے اس نے کارڈ پر نظر دوڑائی تو پیشانی بہت ساری ناگوار شکنوں سے بھر گئی۔کیونکہ اوپر میر ارسلان کا نام لکھا ہوا تھا۔اسنے وہ خوصورت سا بکے ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔ منحوس نے صبح صبح ہی موڈ خراب کر دیا۔

ابھی وہ کرسی سنبھالے فائلز چیک کرنے ہی لگی تھی کہ فون کی بیل ہوئی تو اس نے بغیر دیکھے یس کا بٹن دبادیا۔

"کیسے لگے میرے بھیجے ہوئے پھول۔۔۔؟"میر ارسلان نے دلکش لہجے میں سوال کیا تو وہ ایک جھٹکے سے غصے سے کرسی سے اٹھ گئی۔

"تمھاری جرات کیسے ہوئی مجھے پھول بھیجنے کی"وہ نہایت غصے سے بولی۔

"میری جرات پر نہ جانا بے بی۔۔۔۔چلو چھوڑو۔۔۔!میں نے اتنے پیارے پھول بھیجے ہیں۔اپنے آس پاس ہی انہیں کہیں سجا کر رکھنا۔"

"وہ مجھے اتنے پیارے لگے ہیں کہ میں نے ڈسٹ بن میں پھینک دیے ہیں گھٹیا انسان۔۔۔۔۔آئندہ ایسی کوئی حرکت کی تو تمہارا منہ نوچ لوں گی۔۔۔۔تم جن لڑکیوں پر ٹھرک جھاڑتے ہوناں۔۔۔۔۔انہیں پر جھاڑو ۔۔۔!یہاں پر تمہاری دال نہیں گلنے والی"۔یہ کہہ کر اس کی بات سنے بغیر وہ خون بند کر چکی تھی۔دوسری طرف میر ارسلان فون بند ہونے کے بعد چند لمحے فون کو گھورتا رہا۔

"کمینہ لوفر انسان۔۔۔"!غصے میں ساری فائلیں اتھل پتھل کر رہی تھی۔رضا بخاری آفس نہیں آرہا تھا اس لیے کام کا بوجھ بڑھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا جائشہ "۔ہمدانی نے اس کے چہرے سے اس کی پریشانی کا اندازہ لگایا۔

"پھول بھیجے ہیں میرے لیے اس کمینے میر ارسلان نے "۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنی پیشانی مسلنے لگی تو ہمدانی ایک دفعہ حیران ہوا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی آگاہ کیا تھا کہ اس بندے کی شہرت اچھی نہیں ہے۔۔۔نت نئی لڑکیوں سے دوستی کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے "۔ہمدانی نے فائلز کھولتے ہوئے کہا۔

"سر ابھی اسے میرا پتہ نہیں کہ میں کس قسم کی لڑکی ہوں " چلیں چھوڑیں۔۔۔! آپ یہ بتائیں۔۔۔کہ سر کیسے ہیں۔۔۔؟"اس نے رضا بخاری کا پوچھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"میں بہت پریشان ہوں رضا صاحب کے لیے۔۔۔اللہ کرے وہ جلد از جلد نارمل لائف کی طرف آ جائیں۔" ہمدانی نے یہ کہا تو جائشہ نے بے اختیار آمین کہا۔

★*****★**★**★

"مستجاب تمہیں عدن نے کیا گفٹ دیا ہے۔۔؟"۔مستجاب کچن میں اپنے لئے ناشتہ بنانے جا رہی تھی کہ ربیعہ سے ٹاکرا ہوا تو وہ اس سے بڑے پیار سے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں"۔رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تو لہجہ خود بخود روکھا ہو گیا۔

"اب جھوٹ مت بولو۔۔۔!رات کو میں نے خود عدن کو تمہارے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا"۔ربیعہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔سٹنگ میں آتا عدن لمحہ بھر کو وہاں رک گیا۔

"مجھے ایسا انوکھا گفٹ ملا ہے کہ شاید ہی کسی دلہن کو ملے۔"۔اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میری دعا ہے اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔۔۔بہت پیارے لگ رہے تھے رات کو تم دونوں"۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ربیعہ کی بات سن کر وہ کانٹوں پر لوٹنے لگی۔دل میں ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ایک گہرا سانس خارج کرتی ہوئی وہ کچن میں اپنے لیے ناشتہ بنانے لگی۔توے پر توس سینک رہی تھی۔کہ اس کو اپنے ارد گرد ایک مخصوص کلون کی مہک محسوس ہوئی۔ نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے عدن کھڑا تھا۔بے ساختہ ہی آنکھیں جلنے لگی۔ متورم آنکھیں کچھ اور ہی چھب دکھلا رہی تھیں۔عدن کو ایک دم پشیمانی نے آگھیرا

"دیکھو میں تم پر ہرگز ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔۔۔ایسا بے اختیاری میں ہوا ہے۔۔۔!رات کو تم نے بھی بہت بد تمیزی کی تھی۔۔۔اس لئے مجھے پتا نہیں چلا"۔عدن نے سنجیدگی سے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

"مجھے کسی ایکسپلانیشن کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ بڑے روکھے انداز میں بول کر ناشتہ لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔عدن کچھ لمحے ادھر کھڑا رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس کے کمرے میں گیا تو وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھی۔

"کیوں آئے ہو میرے کمرے میں۔۔۔؟"۔اس کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ سیخ پا ہوئی۔

"تمہارے بابا کی پراپرٹی باضابطہ طور پر تمہارے نام لگوانے کے لیے تمہیں میرے ساتھ وکیل کے پاس چلنا ہوگا اور مجھے تمہارے ڈاکومینٹس کی بھی ضرورت ہے۔۔۔۔تمہارا نئے سرے سے شناختی کارڈ بنوانا ہے"۔ عدن نے اس کے صبیح چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کب جانا ہے"۔بات کرتے ہوئے ماتھے پر بل خود بہت بڑھ گئے۔

"دوپہر کو آؤں گا تیار رہنا"۔وہ ایک نظر اس پر ڈال کر یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اسے کب کسی روٹھے کو منانا آتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا۔۔۔!جو چاچو کی جائیداد ہے پلیز آپ مستجاب کے نام کر دیں"۔عدن نے باپ کے پاس آکر کہا تو دلاور نے بے تحاشا غصے سے عدن کو دیکھا۔

"تم دونوں دادا اور پوتے کے پلان کو میں کامیاب ہونے نہیں دوں گا۔۔۔میں ایسا بالکل نہیں کروں گا"۔ دلاور نے صاف انکار کر دیا۔

"بابا مجھے مجبور مت کریں کہ میں آپ پر کیس کروں"۔عدن نے غصے سے کہا۔

"شوق سے کرو"۔دلاور نے طنز سے کہا۔

"بابا مذاق نہیں کر رہا۔۔۔۔۔!اگر آپ جائیداد مستجاب کے نام نہیں کریں گے تو میں ایسا ضرور کروں گا ۔۔۔کیس میڈیا میں بھی اچھلے گا اور آپ کا سیاسی کیریئر بھی تباہ ہو سکتا ہے"۔عدن نے باپ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"وہ کل کی لڑکی کے لیے اب تم اپنے باپ سے مقابلہ کرو گے"۔دلاور غصے سے پھنکارا۔

"وہ کل کی لڑکی آپ کے مرحوم بھائی کی بیٹی۔۔۔!اور اب میری بیوی ہے"۔عدن نے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

روڈ کی ایک سائیڈ پر جو ساری زمینیں ہیں۔۔۔۔۔وہ مستجاب کے نام کرنے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔۔۔نہیں تو خاندان کی عزت ہر جگہ اچھلے گی"۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے کیونکہ اب مقابل اس کا اپنا بیٹا تھا جو اپنی دھن کا پکا تھا۔

"بابا جان۔۔۔!وہ دھاڑتا ہوا ملک اللہ دلاور کے کمرے میں پہنچا تو جو تھوڑی دیر پہلے ہی دوائی کھا کر سوئے تھے ایک دم سے اٹھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"لے لیاناں بدلہ اپنے مرحوم بیٹے کا مجھ سے۔۔۔! میری اولاد کو میرے مقابلے میں کھڑا کر دیا"۔دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کی ساری حویلی کو مکینوں سمیت آگ لگا دے۔

"اپنی آواز نیچی رکھو دلاور! میں نے تمہارے بیٹے کو تمھارے مقابل کھڑا نہیں کیا۔۔۔۔! میں نے تو صرف حقدار کو اس کا حق دینے کی کوشش کی ہے"۔وہ غصے سے بولے۔

"کون سا حق۔۔۔؟ یہ سب کچھ میرا ہے"۔دلاور آنکھیں نکال کر بولا۔

"میں تم پر افسوس ہی کر سکتا ہوں۔۔۔۔! جس کو دنیا کے لالچ نے بالکل اندھا کر دیا ہے۔۔۔۔۔اب اگر تم نے میری یتیم بچی کے ساتھ کوئی بھی زیادتی کرنے کی کوشش کی تو میں بالکل فراموش کر دوں گا کہ تم میرے بیٹے ہو"۔ملک اللہ داد کا غصہ بھی آسمان کو چھو رہا تھا۔

"آپ بالکل اچھا نہیں کر رہے"۔وہ غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگا۔

"مار دو مجھے بھی۔۔۔۔! تم تو ماہر ہو ناں ان کاموں میں"۔ملک اللہ دار نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔کیونکہ ان کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔ایک دم سے اپنے بستر پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئے۔بخشو بھاگ کر مستجاب کو بلا لایا۔اس نے انکا بی پی چیک کیا جو بہت زیادہ ہائی ہو گیا تھا۔اس نے ان کو میڈیسن دے کر لٹایا۔عدن کو پتہ چلا تو وہ ضروری کام چھوڑ کر بھاگتا ہوا حویلی واپس آیا۔

"بابا جان دعا کریں۔۔۔۔! کہ دادا جان کو کچھ نہ ہو"۔اگر ان کو کچھ ہوا تو میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں"۔عدن غصے سے اپنے باپ پر غرا رہا تھا۔جبکہ باپ کی حالت دیکھ کر دلاور بھی صیحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

جائشہ آفس سے آتے ہوئے حنان کو دیکھنے گئی تھی کیونکہ وہ اس سے مانوس ہو چکا تھا۔رضا بخاری گھر پر موجود نہیں تھا۔وہ حنان کے ساتھ تھوڑی دیر کھیل کر گھر جانے لگی تو مہرالنساء نے اسے روک لیا۔

"بیٹا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے"۔رضا کی امی نے کہا تو وہ حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگی۔

"جی آنٹی بولیں"۔وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"بیٹا رانیہ کو گئے ہوئے مہینہ ہونے کو آیا ہے۔۔۔لیکن رضا کی طبیعت سنبھل ہی نہیں رہی۔۔۔ہم لوگ بھی کچھ دنوں تک چلے جائیں گے۔۔۔!ہم حنان کو اپنے ساتھ لے جاتے لیکن یہاں رضا بالکل اکیلا ہو جائے گا۔میں نے رضا کو سمجھانے کی بہت کوشش کی۔۔۔کہ وہ ہمارے ساتھ امریکہ واپس چلے۔۔۔۔لیکن وہ مانتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ تم رضا کو بہت اہمیت دیتی ہو۔۔۔کہنا تو مناسب نہیں لگتا۔۔۔کیونکہ وہ بالکل نہیں مانے گا۔۔۔لیکن تم جو چاہو تو ہو سکتا ہے۔۔۔۔کہ وہ مان جائے"۔مہرالنساء کی آخری بات پر اس نے حیرت سے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"انٹی مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔؟"وہ اپنے دل کو سنبھال کر بولی کیونکہ وہ ان کی بات کا کچھ مطلب سمجھ رہی تھی۔

"تم رضا کی زندگی میں شامل ہو جاؤ۔۔۔!ہو سکتا ہے۔۔۔!وہ نارمل زندگی کی طرف آجائے"۔مہرالنساء نے اسے کہا تو جائشہ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"میں ایسا کیسے سوچ سکتی ہوں آنٹی۔۔؟"۔وہ بڑے صدمے سے بولی۔

"اگر تمہیں حنان کے ساتھ ذرا سا بھی لگاؤ ہے۔۔اور رضا بھی ایک اچھا انسان ہے تمیں کبھی بھی تکلیف میں نہیں دے گا"۔یہ سب کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آنٹی جہاں تک حنان کی بات ہے تو میں اسے دیکھتی رہوں گی۔۔۔۔!رضا صاحب کو میں بہت چاہتی ہوں"۔اس کی اس بات پر انھوں نے سر اٹھا کر اسے بے یقینی سے دیکھا تو وہ مسکرانے لگی۔

"آنٹی آپ میری بات کا غلط مطلب سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔!رضا صاحب سے میری محبت۔۔۔عقیدت کا کا درجہ رکھتی ہے۔۔۔۔۔۔جیسے کوئی بندہ کسی مقدس ہستی کو چاہتا ہے۔۔۔میرے لیے بھی وہ ایسے ہی ہیں۔۔۔ان کی زندگی میں شامل ہونے کا سوچنا بھی میرے لئے گناہ ہے"۔اس نے آرام آرام سے کہا تو مہرالنساء کو اس پیاری سے لڑکی پر بے انتہا پیار آیا۔

"یہ تو اس سے بھی زیادہ اچھی بات ہے میری بچی۔۔۔تم اس بارے میں ضرور سوچنا۔۔۔۔"۔انہوں نے کہا تو انکی اس بات پر وہ مسکرا بھی نہ سکی

دوپہر تک ملک اللہ دار کا بی پی کنٹرول ہوا تو سب نے شکر کا سانس لیا۔ان کو کچھ ہوش آیا تو مستجاب کو اپنے پاس بٹھایا۔

"بیٹا میری زندگی میں ہی۔۔۔مستجاب کا حق ادا کر دو۔۔۔تاکہ مجھے مرنے میں کچھ آسانی ہو"۔ملک اللہ دادا نے پوتی کو ساتھ لگاتے ہوئے عدن کو کہا تو تسلیم اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو نہ روک سکی۔

"بابا جان اگر یہ فیصلہ آپ بہت پہلے لے لیتے تو میرا احسن اتنے سال اپنوں کی جدائی میں نہ تڑپتا"۔

"میری بچی میں تمہاری سوچ پڑھ سکتا ہوں۔۔۔ملک دار نے تسلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ان کی چہرہ شناسی پر حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے خدا کا اب میرا پوتا میرا ساتھ دے رہا ہے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے میں آج ایک بڑا فیصلہ لینے میں کامیاب ہوا ہوں۔۔۔۔۔"۔ان کے لہجے میں عدن کا پیار بول رہا تھا جب کہ عدن کے اس طرح پیار سے نام لینے پر مستجاب کے حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔

" دادا جان میں تھوڑی دیر بعد تیار ہو کے آتی ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آئی سکن کلر کا ڈھیلا سا کرتا اور بلو جینز پہن کر بال جوڑے کی شکل میں کلپ میں قید کیے۔ ہونٹوں پر ہلکی سی لپ اسٹک لگا کر دادا کے کمرے کی طرف بڑھی جہاں پر عدن اس کے انتظار میں تھا۔اسے تیار دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا دادا جان ہم ابھی نکلتے ہیں۔۔۔! اور اپنا بہت سارا دھیان رکھیے گا"۔ یہ کہہ کر وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکلا۔سارا راستہ خاموشی سے گزرا دونوں طرف ہی اجنبی بن تھا۔عدن نے ایک آدھ دفعہ اسے دیکھا لیکن سپاٹ چہرہ دیکھ کر وہ بھی پتھر کا بن گیا۔وکیل سے مل کر معاملات طے کیے اور اس کا شناختی کارڈ نئے سرے سے جمع کروایا۔جہاں پر اس کی نئی شناخت عدن حیدر کی بیوی کے طور پر تھی۔ جس پر اس کا دل کیا کہ سب کچھ الٹ پلٹ کر رکھ دے لیکن وہ ایسا کر کے کچھ بھی غلط نہیں کرنا چاہتی تھی۔

عدن نے ایک جھٹکے سے ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روکی تو اسے ہوش آیا کیونکہ وہ نیند میں جھٹکے کھا رہی تھی۔

" چلو"! یہ کہہ کر وہ گاڑی سے باہر نکلا۔

"کہاں"۔اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"بھوک لگی ہے محترمہ ! چلو تم بھی کچھ کھالو"۔عدن نے یہ کہہ کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔بھوک تو اسے بھی زوروں کی لگی تھی لیکن اس شخص کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا نہیں چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مجھے نہیں جانا"۔اس نے بیزار لہجے میں کہا تو عدن گاڑی کا دروازہ زور سے بند کر کے ریسٹورنٹ میں داخل ہو گیا۔

"جنگلی انسان"۔چلی جاتی تو بہتر تھا اس کا بھی بھوک سے برا حال تھا متضاد سوچیں اسے گھیرے ہوئے تھیں۔ ایک دفعہ آفر دے کر خود ٹھونسنے اندر چلا گیا ہے۔گاڑی میں بیٹھ کر وہ جل بھن رہی تھی کہ ایک ویٹر باہر آیا۔

" میڈم آپ کو صاحب اندر بلا رہے ہیں"۔ویٹر نے یہ کہا تو چار و ناچار اسے اندر جانا پڑا۔وہ اندر گئی تو وہ کھانا کھا رہا تھا۔اس کو دیکھ کر اشارے سے بیٹھنے کو کہا تو وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی کھانا دیکھ کر بھوک میں اضافہ ہوا لیکن انا آڑے آ گئی۔

"کھانے سے کیا ناراضگی ہے۔۔۔۔کھا لو"۔عدن نے پانی کا گلاس منہ تک لے جاتے ہوئے کہا تو وہ اسے ناگواری سے دیکھنے لگ گئی۔

" اب کیا منہ میں ڈالوں پھر کھاؤ گی۔۔۔۔تو آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہوں گے"۔عدن نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اپنی انا کو دور دھکیلتی ہوئی کھانا کھانے لگ گئی۔

وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکلے تو شام کے سائے لہرا رہے تھے ڈوبتا سورج اور گاؤں کا لہلہاتا سبزہ ایک الگ ہی دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔کچھ لمحوں کے لیے وہ یہ فراموش کر بیٹھی کہ وہ کس کے ساتھ بیٹھی ہے۔کئی خوبصورت رنگ اس کے چہرے کا طواف کیے ہوئے تھے اور عدن حیدر نے کئی دفعہ چونک کر اس کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھا تھا۔دادا سے مل کر وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ راستے میں راشدہ بیگم سے ٹکراؤ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی ہی مکار لڑکی نکلی ہو تم۔۔۔۔۔! کیسے ساری حویلی ہی اپنے نام کروالی۔۔۔۔۔۔داد دینی پڑے گی تمہیں"۔راشدہ نے طنزاً کہا۔

"تو دے نا داد۔۔۔! کس نے روکا ہوا ہے"۔اس نے بھی دوبدو جواب دیا۔

"تم نے مان لیا ہے کہ تم ایک مکار لڑکی ہو'۔۔راشدہ بیگم کی زبان سے اس کے لیے زہر نکل رہا تھا۔

جتنی بھی مکار بن جاؤں۔۔۔! آپ کے درجے پر فائز نہیں ہو سکتی"۔اس نے بھی اپنے لہجے میں آگ سموتے ہوئے کہا۔

"کون سا منتر پڑھتی ہو تم دونوں ماں بیٹیاں۔۔۔؟ میرے بیٹے کو بھی قابو کیا ہوا ہے"۔راشدہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ کیا کرے۔

"ابھی تو میں نے کوئی منتر پڑھا ہی نہیں ہے ساسوماں۔۔۔"۔اایسا کہتے ہوئے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی۔

"اپنی مکاریاں خود مان رہی ہو"۔راشدہ نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔! ہٹیں میرے راستے سے"۔وہ اب مزید بحث نہیں چاہتی تھی۔

"راستے میں تو تم آگئی ہو۔۔۔جب سے حویلی آئی ہو ہمارا سکون برباد کر دیا ہے"۔

"تو آپ چلی جائیں ناں اس حویلی سے اب تو یہ میرے نام ہو چکی ہے آپ کا ابھی ادھر کیا کام" یہ کہہ کر اس نے بھی جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے یہ دن بھی ہمیں دیکھنا تھا۔۔۔۔کہ ہمارے ہی گھر سے یہ لڑکی ہمیں باہر نکالے"۔راشدہ بیگم کا واویلا شروع ہو چکا تھا وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

★******★*******★

آج کافی دنوں بعد رضا بخاری آفس میں داخل ہوا تو سب کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔سب نے بڑی گرم جوشی سے ویلکم کہا۔ ہمدانی اور جائشہ بہت زیادہ خوش تھے۔

"سر ویلکم بیک! سر بہت اچھا لگا آپ کو دیکھ کر"۔جائشہ نے خوش ہو کر کہا۔

"تھینک یو جائشہ۔۔۔!اس دوران تم میرے گھر بھی آتی رہی ہو۔۔۔حنان کا بہت خیال رکھا میں تمہارا شکریہ ادا نہیں کر سکتا"۔رضا اس کا بہت شکر گزار تھا۔

"اور اس میں شکریہ والی بات کہاں سے آگئی یہ تو میرا فرض تھا"۔اس نے فائلوں کا بنڈل رضا کے آگے رکھتے ہوئے کہا تو وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔جو ماتھے پر بل لائے بغیر اتنی خوش اسلوبی سے اس کے گھر کی اور اس کے دفتر کی ذمہ داریاں نبھا رہی تھی۔

"جائشہ یہ سب تمہارا فرض نہیں ہے۔۔۔جس کو تم فرض بنا بیٹھی ہو"۔رضا نے پہلی فائل کھولتے ہوئے کہا۔

"سر آپ بھی تو دوسروں کا اتنا دھیان رکھتے ہیں۔۔اگر میں نے تھوڑا سا دھیان رکھ لیا۔۔۔۔۔یہ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔جو آپ نے ہم سب ورکروں کے لئے کیا"۔جائشہ نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔۔۔!اور مجھے بتاؤ کہ میری غیر حاضری میں کیا کیا ہوتا رہا"۔رضا بخاری اس سے ساری ڈیٹیلز پوچھنے لگا۔تھوڑی دیر بعد پورا اسٹاف جمع ہو چکا تھا کیونکہ اتنے دنوں بعد سارے سٹاف کی میٹنگ تھی۔

جاتی دفعہ وہ رضا بخاری کے ساتھ ان کے گھر چلی گئی۔کیونکہ جس دن وہ نہ جاتی حنان رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتا۔

جائشہ کو دیکھ کر ایک دم سے بہت خوش ہوا۔مہرالنساء اس کو رضا کے ساتھ آتا دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

"بیٹا کچھ دنوں بعد ہماری فلائٹ ہے ہم نے چلے جانا ہے اور مجھے یہ سوچ کر پریشانی ہو رہی ہے کہ حنان اب کیسے رہے گا"۔مہرالنساء نے اسے اپنی پریشانی بتائی۔

"انٹی۔۔!سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں"۔جائشہ نے انھیں تسلی دی۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اپنی ماں کو لے کر یہاں انیکسی میں شفٹ ہو جاؤ"۔انہوں نے اپنی پریشانی کا حل بتاتے ہوئے کہا۔تو سوچ میں پڑ گئی۔

"آنٹی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر سر اعتراض نہ کریں"۔وہ خود بھی حنان کے لئے اندر ہی اندر پریشان ہو رہی تھی۔اس لیے اس کو بھی یہ حل ہی بہتر لگا۔

"میں بات کروں گی رضا سے۔۔۔اور تم بھی میری تجویز پر ضرور سوچنا میری بچی"۔انھوں نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی میں اس بارے میں کیسے سوچ سکتی ہوں۔۔۔؟میں احسان فراموش نہیں ہوں"۔وہ اس بات پر دکھی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس میں احسان فراموشی والی بات کہاں سے آگئی جائشہ۔۔۔اگر تم سمجھتی ہو کہ رضا نے تم پر کچھ احسان کیا ہے تو احسان چکانے کا اس سے بہتر بدلہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا"۔انہوں نے اپنی جانب سے یہ تاویل پیش کی تو وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔

"اچھا آنٹی اب میں چلتی ہوں کل ملاقات ہو گی"۔وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھہرو میں رضا کو کہتی ہوں وہ تمہیں ڈراپ کر کے آتا ہے"۔یہ کہہ کر وہ رضا کو بلانے لگی

تھوڑی دیر بعد رضا بخاری آیا۔

"بیٹا رات کافی ہو چکی ہے تم اسے گھر ڈراپ کر آؤ"۔

" آنٹی میں چلی جاؤں گی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔"۔اس نے رضا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔!ماما یہ ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہے"۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔تو اسے سبکی کا احساس ہوا ہے۔

"میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں چلی جاتی ہوں"۔دل میں کچھ چبھن سی ہوئی تھی۔لیکن وہ اپنے اوپر قابو پاتی ہوئی گاڑی میں آبیٹھی۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں ان کی یہ بے توجہی برداشت نہیں کر پا رہی۔

★*****★*******★

پوری حویلی بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔حویلی میں ڈھولک رکھی گئی تھی۔مستجاب اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گئی۔کیونکہ وہ ان کی کسی خوشی میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی۔ربیعہ ایک دو دفعہ زبردستی اسے ڈھولک پر لے کر تو آئی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں چلی جاتی۔ان کا مایوں کا فنکشن اکٹھا رکھا گیا تھا۔لیکن اس نے اپنی

Posted On Kitab Nagri

مایوں کرنے سے انکار کر دیا۔دادا جان نے اس سے بڑا سمجھانا چاہا لیکن اس نے انکار کر دیا۔شاپنگ پر بھی وہ بے دلی سے جا رہی تھی۔

آج بھی ربیعہ کے ساتھ شاپنگ پر آئی۔

بھئی۔۔۔!تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟کیوں اتنی بے دلی سے شاپنگ کر رہی ہو۔۔۔مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے تم مجبوری میں یہ شادی کر رہی ہو"۔ربیعہ اپنے دل کی بات زبان پر لے آئی۔

"نہیں آپی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔ابھی وہ یہ کہہ رہی تھی کہ دور سے عدن آتا ہوا دکھائی دیا۔اب یہ کہاں سے ٹپک پڑا۔وہ دل ہی دل میں سوچنے لگ گئی۔

" اتنا شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والا انسان کسی لڑکی کی زندگی میں شامل ہو تو اس کو تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے۔۔۔۔لیکن تمھیں دیکھ کر لگتا ہے۔۔۔"۔ابھی یہ وہ کہہ رہی تھی کہ عدن ان کے پاس پہنچ گیا۔

"کیوں بلایا آپی مجھے۔۔!ضروری میٹنگ چھوڑ کے آیا ہوں"۔عدن نے بیزاری سے کہا۔

"لو یہاں پر میاں بیوی کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔۔۔۔۔میں مفت میں ہلکان ہو رہی ہوں۔۔۔۔۔اپنی بیوی کو لو اور اپنی شادی کی شاپنگ کرو میں تو جا رہی ہوں گھر۔۔۔بہت تھک چکی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دونوں کو وہاں چھوڑ کر چلی گئی۔ان دونوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔

"کہاں جانا ہے"۔عدن نے اپنے بلیک گاگلز سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ بھی نہیں لینا"۔اس نے تیوری چڑھا کر کہا۔تو عدن حیدر کا دل کیا کہ اس لڑکی کو اچھی خاصی جھاڑ پلائے۔

Posted On Kitab Nagri

" مجھے کس سلسلے میں بلایا پھر۔۔۔۔پتا ہے اتنی ضروری میٹنگ چھوڑ کے آیا ہوں۔۔۔تم لوگوں کی فضولیات کے لیے"۔اب کے وہ بھی بیزاری سے بولا۔

" چلیں واپس گھر"۔وہ یہ کہہ کر گاڑی کی طرف آئی۔عدن حیدر بھی غصہ میں اس کے پیچھے آیا۔اندر ہی اندر اس کو اپنی بہن پر بھی غصہ آ رہا تھا۔

اس نے گاڑی کو ایک بہت بڑے شاپنگ پلازے کے سامنے روک دیا۔

"اب اترو"۔خود نیچے اتر کر اس نے اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

"مجھے کچھ بھی نہیں خریدنا"۔یہ کہہ کر اس نے اپنا رخ پھیر لیا۔عدن نے کچھ سوچتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی سے زبردستی باہر نکالا۔

"محترمہ! مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے ساتھ شاپنگ کرنے کا۔۔۔۔ہم دونوں کو پتہ ہے کہ یہ شادی کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔۔۔لیکن دوسروں کو نہیں پتا۔۔۔۔تم اس طرح کا رویہ اپنا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔سب کچھ تمہاری مرضی سے ہو رہا ہے۔۔۔پھر بھی منہ بنا کر ایسے پھرتی ہو کہ جیسے کوئی ظلم عظیم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔اپنا بی ہیویئر چینج کرو۔۔۔نہیں تو مجھے تمہاری رکھی گئی شرائط پر غور کرنا پڑے گا۔۔۔۔ کیونکہ اب قانونی طور پر تم میری بیوی ہو چاہے جیسے بھی بنی ہو۔۔۔"۔اس نے ایک معنی خیز نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔اس بات پر وہ ہق دق رہ گئی۔

"نارمل بی ہیو کرو کہ جس طرح لڑکیاں اپنی شادی پر کرتی ہیں۔۔۔۔اگر چاہتی ہو کہ میں تمہاری شرائط پر پورا اتروں۔۔۔!تو تمہیں بھی میری اس شرط پر پورا اترنا ہوگا۔۔۔۔میری بہن تمہاری نوکر نہیں ہے۔۔۔کہ ہر بات میں تمہاری منتیں کرے۔۔۔۔اب اندر چلو جس طرح کی لڑکیاں شاپنگ کرتی ہے۔۔۔جلدی جلدی

Posted On Kitab Nagri

شاپنگ کرو۔۔۔کیونکہ میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے"۔اپنی ان باتوں سے وہ اسے بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔ اس کی باتوں کا تھوڑا بہت اثر ہی تھا کہ وہ بے دلی سے شاپنگ کرنے لگ گئی۔

رات کو ان کے گھر حسام کی مایوں تھی۔ابھی وہ تیار ہونے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ عدن اس کے کمرے میں آیا۔وہ جو اپنے ہی دھیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے اس طرح اچانک دروازہ کھول کر اندر آنے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

"یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا"۔اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے تمہارے کمرے میں آنے کے لیے تمہاری اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے مسز عدن۔۔۔۔شرافت سے تیار ہو کر نیچے آجاؤ۔۔!سب مہمان آئے ہوئے ہیں اور میں نہیں چاہتا۔۔۔۔کہ ہمارے بارے میں لوگ طرح طرح کی چہ مگوئیاں کریں۔"

"اب تم اس طرح مجھ پر اپنے رشتے کی دھونس جماؤ گے"۔اس کو عدن کا اپنے ساتھ اس طرح بات کرنا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔اتنی دیر میں ربیعہ بھی اس کے کمرے میں آئی۔

"گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اور تم لوگوں کو یہاں پر ملاقات کرنے سے فرصت نہیں ہے۔۔۔۔۔چلو جلدی اٹھو تیار ہو۔۔۔۔۔"۔یہ کہتے ہوئے الماری سے اس کا ڈریس نکالنے لگی۔

ربیعہ کی اس بات پر وہ دونوں ایک دوسرے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگے۔

"آپی میں بھی اس کو یہ کہنے آیا تھا کہ تیار ہو جاؤ"۔وہ اپنی شرمندگی مٹاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ کپڑے بدل کر آؤ اور لڑکی ابھی آتی ہے تمہیں تیار کرنے کے لئے"۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اس طرح کا ڈریس کبھی نہیں پہنا میں کیسے یہ مینج کروں گی"۔اس نے گولڈن رنگ کے لہنگے کو جس پر بہت نفیس کام ہوا ہوا تھا دیکھ کر کہا۔

"ہر کام میں ضد اچھی نہیں ہوتی مستجاب۔۔۔۔میں بڑی بری پیش آؤں گی تم چاہتی ہو کہ تمہاری نند بنوں"۔ ربیعہ نے غصے سے کہا۔تو اسے احساس ہوا کہ وہ اس کو کافی زیادہ تنگ کر چکی ہے۔

"سوری آپی"۔یہ کہہ کر وہ کپڑے اٹھا کر واش روم میں چلی گئی۔

گولڈن کلر کے لہنگے اور گرین کلر کی شارٹ کرتی میں جب بیوٹیشن نے اس سے تیار کیا۔تو وہ اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ کر پہچان نا پائی۔بالوں کی سیدھی مانگ نکال کر بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔میچنگ جیولری اور ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ربیعہ بے اختیار اور اس کی پیشانی چوم گئی۔تسلیم نے بھی اس کی نظر اتاری۔

"دھیان رکھنا عدن آج ہی نہ رخصتی کروا لے۔۔۔۔"ربیعہ نے شرارتی انداز میں کہا۔تو وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

"جلدی نیچے آؤ۔۔"۔ربیعہ یہ کہہ کر چلی گئی۔وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔سب کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔جس پر وہ بلا کی پر اعتماد لڑکی تھوڑا سا نروس ہو گئی۔ہیل میں تھوڑا سا پاؤں لڑکھڑایا لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے گرل تھام لی۔جب آخری سیڑھی پر پہنچی تو لہنگے میں جوتے کی ہیل اٹکی جس سے وہ لڑکھڑا کر گرنے کو تھی کہ دو بازوؤں نے اسے آگے بڑھ کر تھام لیا۔

اس نے اپنی غلافی آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو عدن حیدر اسے باہوں میں سمیٹتے ہوئے تھا۔کچھ لمحوں تک خوبصورت براؤن آنکھوں نے اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کیا جو سب کچھ بھلا دینے کی صلاحیت لیے ہوئے تھا

اج بے اختیاری ہی اختیاری ہے

Posted On Kitab Nagri

دل کو اپنی ہی بے اعتباری ہے

جس کو دیکھا نہ مروت سے

آج اس سے لٹنے کی باری ہے

کیمروں کی فلیش لائٹ پڑی تو عدن حیدر کو ہوش آیا کہ وہ کہاں پر کھڑا ہے۔بہت ساری رشک بھری اور بہت ساری حسد بھری نظروں نے اس خوبصورت جوڑی کو دیکھا تھا کیمرا مین نے اس لمحے کچھ تصویریں اپنے کیمرے میں قید کر لیں۔عدن حیدر بھی وائٹ شلوار قمیض کے اوپر خوبصورت سٹائلش واسکٹ پہنے پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا۔ربیعہ جو اپنے شوہر ریحان کے ساتھ کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی بے ساختہ ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی۔جبکہ راشدہ بیگم کو یہ سب بہت ناگوار گزرا تھا۔

"تمہاری بھابھی تو بہت خوبصورت ہے"۔ریحان نے مستجاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔جبکہ پیچھے کھڑی رشنا کے دل میں اپنی یکطرفہ محبت کے ٹیس سی اٹھی تھی۔جس پر وہ قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔"اچھا اب نظر نہ لگا دینا"۔ربیعہ اپنے شوہر کو کہہ کر بھائی کی طرف بڑھی۔جو مستجاب کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔جبکہ مستجاب کی جان جوکھوں میں گئی ہوئی تھی اس کے اس طرح پورے استحقاق سے ہاتھ پکڑنے پر۔

"کیا خیال ہے رخصتی آج ہی نہ ہو جائے"۔ربیعہ نے شرارتی انداز میں عدن کو دیکھ کر کہا جس پر مستجاب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"آپی آپ بھی ناں حد کرتی ہیں۔۔۔ایک تو اسے اتنا ہیوی ڈریس پہننے کے لیے دیا۔اگر وہ گر جاتی تو"۔عدن حیدر کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا بولے اس لئے جو مناسب لگا وہ ہی بول دیا۔

Posted On Kitab Nagri

" گر جاتی تو تم ہو ناں تھامنے کے لیے۔۔۔اچھا چھوڑو اس بات کو۔۔۔!آج اس کی نظر ضرور اتار دینا"۔ربیعہ مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ مستجاب نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا جس پر چونک کر اس نے اسے دیکھا۔

"اب دھیان سے چلنا مسز"۔یہ کہتے ہوئے عدن نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر کسی کی طرف بڑھا۔تو اس نے شکر کا سانس لیا۔

"ویلکم یار اتنا لیٹ کیوں ہو"۔عدن کسی کے گلے ملتے ہوئے بولا۔

"لیٹ کہاں ہوا ہوں وقت پر ہی پہنچ گیا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے آس پاس نظر دوڑائیں۔

"واؤ!انتظامات تو بہت اچھے کیے ہوئے ہیں۔۔۔"۔یہ کہتے ہوئے اس نے آس پاس نظر دوڑائیں تو ایک جگہ نظر جیسے رک گئی۔"بیوٹی فل"۔بے ساختہ ہونٹوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔تو عدن نے اسے ایک گھوڑی سے نوازا۔

"بیوٹی فل کے کچھ لگتے یہاں پر اپنی آنکھوں کو مکمل کنٹرول رکھو۔۔!پتا ہے ناں میرا"۔عدن نے اسے گھر کتے ہوئے کہا۔

"بھئی یہ تمہاری خشک مزاجی کب جائے گی نا خود انجوائے کرتے ہو ناں مجھے انجوائے کرنے دیتے ہو۔۔۔ تمہیں پتا ہے میرا رسلان خوبصورتی کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا"۔اس نے اپنی ابرو اچکا کر ایک ادا سے کہا تو عدن نے ایک دھموکا اس کی کمر پر جڑ دیا۔

"جہاں پر تمہاری نظریں جا رہی ہیں ناں بھابھی ہے وہ تیری"۔عدن نے یہ کہہ کر اس کے سر پر بم پھوڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہے۔۔۔کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔نہ کر یار۔۔۔۔۔!کب کی تم نے شادی۔۔۔۔۔؟شرم نہ آئی تمہیں میرے بغیر شادی کرتے ہوئے"۔میر ارسلان شروع ہو چکا تھااور عدن کو پتا تھا کہ دس منٹ سے پہلے تو وہ چپ نہیں ہو گا اس لیے چپ چاپ کھڑا رہا۔

"اب منہ سے کچھ پھوٹ۔۔۔۔کب کی تم نے شادی۔۔۔۔؟میر ارسلان نے غصے سے کہا۔

"تیری بکواس ***بند ہو گی تو میں کچھ پھوٹوں گا ناں"۔عدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔تو میر ارسلان ایک دم سے چپ کر گیا۔

"ایمر جنسی میں دادا نے نکاح پڑھوا دیا یار۔۔۔۔اماں بابا راضی نہیں تھے۔۔۔۔۔لیکن دادا کا دل تھا کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر لوں۔۔۔ابھی سادگی سے صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ہوئی کل حسام کی برات ہے پرسوں رخصتی کا پروگرام رکھا ہے"۔عدن نے بے اختیار مستجاب پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"اتنا تو تو کاٹھ کا الو نہیں ہے۔۔جو دادا کے کہنے پر فوراً مان گیا۔۔۔تیرا اپنا بھی دل کا کچھ معاملہ لگتا ہے یار"۔ میر ارسلان نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے یار۔۔"۔عدن نے اس کی بات کو سختی سے رد کر دیا۔

"چلو چھوڑو اس بات کو۔۔۔!تیرے دادا کے انتخاب کی داد دینی پڑے گی۔کاش میرا دادا بھی زندہ ہوتا اور مجھے بھی ایسے پری وش لا دیتا۔۔۔میسنے بڑا خوش نصیب نکلا تو۔۔۔۔خیر تمہیں سمجھنا تو بڑا مشکل ہے۔۔۔۔۔چل ملوانا اس بیوٹی فل سے"۔میر ارسلان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنی کریکشن کرو۔۔۔!وہ بھابھی ہے تمہاری۔۔۔۔اپنا ٹھرک پن ادھر نہ جھاڑنا"۔عدن اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے متبنہ کرنا ضروری سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یار تو مجھے اتنا برا سمجھتا ہے لعنت ہو تم پر"۔میر ارسلان اب کہ برا منا گیا۔

"اس میں برا منانے والی کونسی بات ہے۔۔۔؟"۔عدن نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"یہ جو تمہارا اٹھرکی دوست ہے ناں یہ کسی پر دل ہار چکا ہے۔۔۔۔۔لیکن جس پر ہارا ہے اسے پرواہ ہی نہیں ہے وہ مجھے جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھتی۔"یہ کہتا ہوئے اس کا لہجہ خود بخود تلخ ہو گیا تھا۔جس پر عدن نے اسے بڑی حیرانگی سے دیکھا تھا۔

"یار تو مذاق کر رہا ہے میرے ساتھ۔۔"۔عدن نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔کیونکہ اسے میر ارسلان کا بہت اچھی طرح پتا تھا۔کہ وہ گلی گلی منڈلانے والا بھنورا تھا۔کہاں کسی ایک پر ٹک پایا تھا کبھی۔

"چل ابھی تو بھابھی سے ملوا پھر تمہیں تفصیل سے بتاؤں گا سب کچھ"۔میر ارسلان کو پتا تھا کہ وہ ابھی اس کی حیرت کم نہیں کر سکتا۔

"چلو میرے ساتھ"۔عدن اسے لئے ہوئے وہاں پر آگیا جہاں پر مستجاب رشنا کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔

"یہ میرا دوست ہے ارسلان"۔عدن نے مستجاب کو دیکھتے ہوئے میر ارسلان کا تعارف کروایا۔

"بھابھی کیسی ہے آپ"۔میر ارسلان بڑی تمیز سے مخاطب ہوا تو عدن اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔جس پر میر ارسلان نے اسے گھور کر دیکھا۔

مستجاب نے بھابھی کہنے پر میر اارسلان کو ناگوار نظروں سے دیکھا۔"ٹھیک ہوں میں"۔اس نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"اب میری تمیز تم سے ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔میر ارسلان نے عدن کو آنکھیں دکھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بیوٹی فل! کیسے اس کھڑوس سے شادی کرلی۔۔۔لڑکیوں سے کوسوں دور بھاگنے والا بندہ ہے یہ۔۔۔۔یہ الگ بات ہے کہ لڑکیاں اس کے پاس آنے کے لیے بہانے تلاشتی ہیں"۔میر ارسلان اب پٹڑی سے اتر چکا تھا۔

"آپ کی تعریف"۔اس نے رشنا کو دیکھ کر کہا۔

"یہ میری کزن رشنا ہے"۔عدن نے رشنا سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"واؤامیزنگ۔۔۔بیوٹیفل"۔اس نے رشنا کو دیکھ کر کہا تو عدن نے اسے گھور کر دیکھا۔

"یار مجھے یہ بتا تیری اس لڑکی سے شادی ہوئی ہے ناں۔۔۔اب اگر کسی دوسری خوبصورت لڑکی کی تعریف کر دوں تو اس میں اب تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔"۔میر ارسلان نے خاصہ برا منایا تھا اس کا اس طرح گھورنے پر۔

"اچھا چلو رسم شروع ہونے والی ہے۔۔۔حسام کے پاس چلتے ہیں"۔یہ کہتا ہوا وہ اسے لیے ہوئے سٹیج پر لے آیا۔جہاں پر حسام کی تیل لگانے کی رسم شروع ہو چکی تھی

"یار لگتا ہے تیری والی بھی تجھے جوتے کی نوک پر رکھتی ہے۔۔۔۔کیسے مجھے بھابھی کہنے پر گھور کر دیکھا"۔اس نے عدن کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا تو

عدن اسکی چرب زبانی سے بہت خائف ہوا تھا۔

میر ارسلان اور عدن حیدر کی دوستی لندن میں ہوئی تھی۔جہاں پر وہ ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔دونوں متضاد مزاج کے انسان تھے۔لیکن پھر بھی ان کی دوستی ہو گئی۔اوپر سے ان کے فیملی ٹرمز بھی تھے۔کیونکہ میر ارسلان کا باپ میر افتخار اور دلاور ملک دونوں بزنس پارٹنر بھی تھے۔اور ایک ہی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔عدن حیدر اس کی لڑکیوں کے ساتھ دوستی کرنے پر اس سے کافی خائف رہتا تھا۔اور اسے کافی دفعہ سمجھا بھی چکا تھا۔لیکن اس معاملے میں میر اارسلان کافی ڈیٹھ واقع ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

★********★********★

رضا بخاری کی دوبئ میں میٹنگ تھی۔ ہمدانی نے اس ساتھ جانا تھا۔لیکن اس کی بیوی کی ڈلیوری تھی اس لئے اس نے رضا کو جائشہ کو اپنے ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا۔

"ہمدانی ایسا مناسب نہیں لگے گا"۔رضا بخاری ہچکچا رہا تھا۔

"سر اس میں مناسب نہ لگنے کی بات کہاں سے آگئ جائشہ بڑے اچھے طریقے سے ان معاملات کو ہینڈل کر سکتی ہے۔یہ الگ بات ہے کہ وہ خطرناک حد تک سچ گو ہے لیکن اب پہلے سے کافی ٹھہراؤ آیا ہے اس کی طبیعت میں"۔ ہمدانی نے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمدانی تم میری بات سمجھے نہیں ہو وہ لڑکی ذات ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی اسکینڈل بنے"۔رضا نے اپنی پریشانی کی طرف توجہ دلائی۔

"سر اس میں سکینڈل کہاں بنے گا۔۔؟ یہاں پر تو ما کان لڑکیوں کو اپنے ساتھ بیرون ملک لے جانے کے بہانے تلاش کرتے ہیں۔۔۔ سر آپ تو پھر بھی مجبوری میں ایسا کر رہے ہیں"۔ ہمدانی نے اسے کہا تو رضا چپ کر گیا۔"ٹھیک ہے۔۔جائشہ کو بتا دو کل تیار ہے"۔رضا یہ کہہ کر آفس سے اٹھ گیا۔

جائشہ پہلی دفعہ پلین میں بیٹھی تھی۔ذہن مختلف سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔کبھی رانیہ کی طرف دھیان چلا جاتا تو کبھی حنان کی طرف۔اور کبھی ساتھ بیٹھے رضا بخاری کی طرف۔جو اپنی آنکھیں بند کر کے پتا نہیں اذیتوں کے کون سے جہان میں گیا ہوا تھا۔کیونکہ چہرے پر اذیت واضح لکھی ہوئی تھی۔جس کو جائیشہ نے اپنے دل میں محسوس کیا۔

"سر کچھ کھا لیں آپ"۔ائیر ہوسٹس جب کھانا دے کر گئ تو اس نے رضا بخاری کو مخاطب کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر دوبارہ آنکھیں موند لیں۔جبکہ جائشہ کے حلق سے کوئی بھی نوالہ نیچے نہ گیا۔

"تم کیوں نہیں کھا رہی"۔رضا بخاری نے اس کا کھانا ایسے ہی پڑا دیکھا۔تو اس سے پوچھ لیا۔

"سر جب ساتھ بیٹھا بندہ اتنا بیزار بیٹھا ہو تو میں کیسے کھا سکتی ہوں"۔وہ بھی جائشہ تھی جو دل میں اتا کہہ دیتی۔

رضا بخاری کو لگا کہ اس لڑکی کو لا کر اس نے بڑی غلطی کی ہے۔کیونکہ وہ ہمدانی نہیں جو اس کے ایک دفعہ کہنے پر چپ کر کے بیٹھ جائے۔

جب وہ دبئی ایئرپورٹ پر اترے تو رضا بخاری کے چہرے پر بہت زیادہ تکلیف کے آثار واضح ہوئے۔

"سر آپ ٹھیک ہیں"۔جائشہ اپنی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے بولی۔

"جائشہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"۔رضا بخاری نے دل کی سائیڈ پر ہاتھ رکھا۔تو جائشہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔اس نے فوراً ہمدانی کو فون ملایا۔کیونکہ اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی تو وہ کیا کرے۔

اس نے رضا بخاری کا بے ساختہ ہاتھ تھام لیا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھایا۔

"ڈرائیور جلدی گاڑی ہاسپٹل کی طرف لے کر چلو"۔اس نے پریشانی سے چیختے ہوئے کہا۔

"ڈونٹ وری میں ٹھیک ہوں"۔رضا بخاری نے سرعت سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔جس پر جائشہ ایک دم سے اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہو گئی۔اس نے آج تک کہاں کسی کا ہاتھ تھاما تھا۔ڈاکٹر نے ان کے ادھر پہنچتے ہی رضا بخاری کو چیک کیا۔

"انہوں نے کوئی سٹریس لیا ہے اس لیے ان کی طبیعت خراب ہوئی ہے"۔ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ان کو بالکل آرام دیں۔۔۔کیونکہ سٹریس ان کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔ڈاکٹر نے میڈیسن پیپر پر لکھ کر جائشہ کو پیپر پکڑایا۔

وہ رضا بخاری کو لے کر ہوٹل آگئی جہاں پر انکے کمرے بک تھے۔رضا بخاری کو اس نے میڈیسن دی۔جو وہ کھا کر تھوڑی دیر بعد غنودگی میں چلا گیا۔تو وہ اسکے بیڈ کے پاس کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

★********★*******★

مایوں کی رسم کافی دیر رات تک چلی۔مستجاب جب بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تو اپنے کمرے میں چلی گئی۔مرد حضرات سب ڈیرے پر چلے گئے جہاں پر ملک دلاور نے بہت ساری حسینائیں نچوانے کے لیے بلوائی ہوئی تھیں۔پینے پلانے کا بھی انتظام تھا۔عدن ان سب چیزوں سے کوسوں دور بھاگتا تھا۔میر ارسلان نے اسے بڑا کھینچا لیکن اس نے جانے سے انکار کر دیا۔

"تیرا کیا ان حسینوں کو دیکھ کر دل لگے گا تیری پری تو ادھر ہی بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔"۔وہ ایک آنکھ دبا کر خباثت سے مسکراتا ہوا حسام کے ساتھ ڈیرے پہ چلا گیا۔ملک اللہ داد اس طرح کی چیزوں کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ لیکن ملک دلاور ملک حسام پر اس چیز کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔گھر کے تقریبا سارے مرد چلے گئے تو ساری عورتیں اکٹھی ہو کر کر ہلا گلا کرنے لگیں۔سب مستجاب کو بھی اس کے کمرے سے باہر نکال لائیں۔لڑکیاں ڈھولک کی تھاپ پر رقص کر رہی تھیں۔مستجاب اب سب کو دیکھ کر انجوئے کر رہی تھی۔

"تھوڑا سا ڈانس ہو جائے یار۔۔۔"۔ربیعہ نے مستجاب کو بھی کھینچ لیا۔

"بھئی یہ تو فاؤل ہے ہم سب نے اپنی اپنی باری پر کچھ نہ کچھ ڈانس کیا۔اب تم بھی آؤ"۔مستجاب اس کی بات پر ہکی بکی رہ گئی۔تو سب لڑکیوں کی ہوٹنگ شروع ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہاں پر کون سے مرد ہیں جو آپ کو شرم آئے گی"۔رشانے آگے بڑھ کر کہا۔وہ کپڑے تو بدل چکی تھی۔منہ بھی دھولیا تھا۔اس لیے ایزی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔

جب سب کا اصرار بڑھا تو اس نے اپنا اسکارف ربیعہ کو پکڑایا۔عدن حیدر جو دادا کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔اس کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے بے اختیار رک سا گیا۔

اس کے رقص کے کچھ سٹیپ کو دیکھ کر عدن کے چہرے پر بے ساختہ ایک دلکش مسکراہٹ ابھری۔اچانک ہی اسے کوئی احساس ہوا بے ساختہ اوپر والی گرل کو دیکھا جہاں پر وہ دشمن جاں پوری محویت سے اسے فوکس کیے ہوئے تھا۔اچانک ہی وہ رک گئی۔تو سب حیرت زدہ ہو گئیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

" رک کیوں گئی"۔رشنا نے آگے بڑھ کر کہا۔اور اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو عدن حیدر کو ادھر ہی دیکھتے ہوئے پایا۔ربیعہ سے اپنا اسکارف لیا اور ایکسیوزمی کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"یہ نہیں گئے انجوائے کرنے"۔رشنا سوچ میں پڑ گئی۔اس نے اوپر دیکھا تو وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

"پتہ نہیں ان دونوں کے بیچ کیا چل رہا ہے ہر وقت اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں۔رشنا کو کئی طرح کی سوچیں آرہی تھیں۔

عدن سونے کے لیے لیٹا تو دل کو بے قراری ہی قراری تھی۔آنکھیں بند کرتا تو چھم سے اس کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا۔دل کو کئی بار ڈپٹنا چاہا۔لیکن دل تو اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے۔وہ جب اپنی کرنے پہ آجائے تو پھر کہاں کسی کی مرضی چلنے دیتا ہے۔شاید وہ بہت خوبصورت ہے اس لیے ایسا ہو رہا ہے۔اسکی خوبصورتی کی کشش ہے جو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔لیکن خوبصورتی تو میں نے بہت دیکھی ہے۔اچانک ہی اس کی نظروں کے

Posted On Kitab Nagri

سامنے نیلی آنکھوں والی حسینہ جینی کا خوبصورت چہرہ سامنے آیا۔جو اس کی دیوانی تھی۔دماغ بہت سی دلیلیں پیش کر رہا تھا۔اور دل ہر دلیل کو رد کر رہا تھا۔

"ابھی سے یہ حال ہے۔۔جب میرے پاس۔۔۔میرے کمرے میں ہو گی تو کیا ہو گا۔۔۔بڑی اکڑ سے اس کو بول دیا تھا کہ وہ جب چاہے گی۔۔۔تو وہ اس کو چھوڑ دے گا"۔یہ سب سوچ سوچ کر عدن کے اعصاب چٹخنے لگے۔کیونکہ وہ اپنی بات پر قائم رہنے والا انسان تھا۔وعدہ خلافی اس کی سرشت میں شامل نہیں تھی۔

۔بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ سے ہی ڈرنے لگتا ہے۔اور یہ لمحہ اب عدن حیدر پہ بھی آگیا تھا۔جو بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔لیکن اب اپنے آپ سے ڈر رہا تھا۔کہ آنے والے وقت میں اس سے کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جس سے اس کی اپنی ذات کی تذلیل ہو۔

حویلی سے برات نکلی تو پورے گاؤں میں جشن کا ساساں تھا۔مستجاب کو یہ سارے دن بھاری محسوس ہو رہے تھے۔بے دلی سے تیار ہو کر نکلی تو وہ سامنے ہی شاید اسی کے انتظار میں کھڑا تھا۔پیازی کلر کی لانگ فراک میں جس پر بہت نفیس کام ہوا تھا اس کا متناسب سراپے ہر بہت جچ رہی تھی۔عدن نے ایک دفعہ بھرپور نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔

"چلو تم میرے ساتھ"۔وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کیوں۔۔۔میں سب لڑکیوں کے ساتھ جاؤں گی"۔اس طرح حکم چلانے پر وہ سخت بدمزہ ہوئی تھی۔

"وہ آس پاس کی پرواہ کئے بغیر اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اپنے کمرے میں لے گیا۔اس نے بہت کوشش کی کہ وہ ہاتھ چھڑوا لے۔لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔جبکہ لڑکیاں یہ سب دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔تسلیم نے بھی یہ نظارہ دیکھا جو اس کو بہت ناگوار گزرا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے کمرے میں لا کر دروازہ دھاڑ سے بند کیا تو اس کی جان جوکھوں میں چلی گئی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔"۔اس نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں مجبور کرتی ہو اس طرح کرنے پر جب آرام سے کہتا ہوں تو بات مان کیوں نہیں جاتی"۔عدن حیدر بھی اسے دیکھ کر غصے میں غرایا۔

"آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔شرم کرنی چاہیے تمہیں اس طرح کی حرکت کرتے ہوئے"۔وہ لب بھینچ کر غصے سے بولی۔

"اچھا میں نے کونسی نازیبا حرکت کر دی تمہارے ساتھ"۔وہ دلکشی سے مسکرایا۔بادامی رنگ کی شلوار قمیص پر خوبصورت سی واسکٹ پہنے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"اب تم شوہروں والا رویہ میرے ساتھ نہ ہی اپناؤ تو بہتر ہے"۔اس نے وارننگ والے انداز میں کہا۔اس کی بات سنی ان سنی کرتا ہوا اپنی کبرڈ کی طرف بڑھا۔اور اس میں سے کچھ نکال کر اس کی طرف بڑھا۔اس کے قریب آ کر اس کا دوپٹہ پکڑنے ہی لگا تھا کہ وہ ایک دم سے پیچھے ہٹی۔

"یہ کیا گھٹیا حرکت ہے عدن"۔دل تھوڑا سا ڈر گیا تھا لیکن وہ مضبوط لہجے میں بولی۔تو وہ اس کی بات اگنور کرتے ہوئے اس کی طرف تیزی سے بڑھا۔اب کہ اس کی غلافی آنکھوں کا خوف اسے مزا دینے لگا۔

"دیکھو تم نے کیا وعدہ کیا تھا۔۔۔؟ابھی تو میری باقاعدہ رخصتی بھی نہیں ہوئی اور تم کیسی حرکتیں کرنے لگ گئے ہو۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔"۔یہ کہہ اس نے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی لیکن عدن حیدر آگے بڑھ کر اس کو تھام چکا تھا۔جبکہ وہ اس گستاخی پر ششدر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک دم چپ"۔ یہ کہہ کر اس نے اس کا دوپٹہ پھر سے پکڑا تو وہ چیخنے لگی۔اس نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔دوپٹہ ایک سائیڈ پر کر کے ایک خوبصورت بلیک کلر کی شال اس کے شانوں پر پھیلا دی۔

"میڈم جب باہر نکلتی ہو تو اس کو لینے کی عادت ڈالو۔۔۔اور اسکو سنبھالنے کی بھی۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی غلط نظر تمہاری طرف اٹھے"۔وہ بڑے استحقاق سے اس کے اوپر شال درست کرتے ہوئے بولا۔

تو وہ تو گویا کانٹوں پر لوٹنے لگی۔

"تم ہوتے کون ہو مجھ پر اس طرح حکم چلانے والے"۔اس نے شال کھینچ کر زمین پر دے ماری۔جس پر عدن کا دل چاہا کہ اس لڑکی کا حشر کر دے۔

"ٹھیک ہے میں تمھاری کسی بھی شرط کا پابند نہیں ہوں۔۔۔۔کل رخصتی ہے تمھاری۔۔۔آنا تو میرے پاس ہی ہے۔۔۔پھر کیسے بچا سکو گی خود کو"۔عدن نے ایک معنی خیز نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔وہ اس کی دھمکی سے ایک دم حواسوں میں آئی۔

"نہایت ہی گھٹیا انسان ہو تم"۔یہ کہتے ہوئے اس نے شال اٹھا کر شانوں پر ڈالی۔اور دوپٹہ سر پر جو کہ اس کے ریشمی سلکی بالوں سے پھسل پھسل جا رہا تھا۔عدن حیدر جو اس پر غضبناک ہوا تھا۔اس کی جھنجلاہٹ دیکھ کر اس کے قریب آیا۔عدن نے جب ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا اسکا منہ بند کرنے کے لیے تو اس کی لپ اسٹک پھیل کر خراب ہو چکی تھی۔

"ٹشو سے لپس صاف کرو"۔عدن نے یہ کہا تو اس نے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا تو واقع ہی اس کی لپ اسٹک پھیل کر عجیب منظر پیش کر رہی تھی۔

"جنگلی انسان"۔وہ یہ کہہ کر وہ لپ اسٹک ٹھیک کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیا مسئلہ ہے بھئی۔۔۔! ساری برات تم دونوں کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔؟ یہ کہتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تو مستجاب کو ہونٹ صاف کرتے دیکھ کر دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی۔

"عدن اس نے تمہارے پاس ہی آنا ہے۔۔! اتنے اتاؤلے کیوں ہو رہے ہو"۔ وہ ان دونوں کو ایسے دیکھ کر کچھ اور ہی مطلب اخذ کر رہی تھی جس پر مستجاب شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلی گئی اور عدن حیدر بھی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے چونکا۔

"آپی آپ ہر بات کا مطلب غلط کیوں سمجھتی ہیں۔۔۔! اس کو یہاں کے طور طریقے سکھائیں"۔ یہ کہتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اچھا تو یہ شال اس نے دی ہے۔۔؟"۔ ربیعہ نے شال کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ سے نہیں سنبھالی جاتی"۔ اس نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر اس نے کہا ہے تو تمہیں لینی ہوگی۔۔! تمہیں نہیں پتہ میرا بھائی کتنا ضدی ہے۔ اپنی چیزوں کے بارے میں وہ پوزیسو ہے۔۔۔۔ تو اتنی حسین بیوی کے معاملے میں وہ لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں اس کے علاوہ کوئی بھی نہ دیکھے۔۔۔ میری بھولی گڑیا"۔ ربیعہ نے اسے آرام سے سمجھایا کیونکہ اسے اب ساری بات سمجھ میں آرہی تھی۔

★*******★*******★

رضا بخاری کی جب صبح آنکھ کھلی تو جائشہ کو صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی سوتے پایا تو وہ کافی حیران ہوا۔ پھر اسکو یاد آیا کہ رات کو اس کی طبیعت کافی خراب ہوگئی تھی۔

جائشہ۔۔۔! اس نے پکارا تو ایک دم سے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تم رات کو اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئی"۔رضا نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔

"سر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔تو میں اپنے کمرے میں کیسے جا سکتی تھی۔۔؟"۔جائشہ نے سنجیدگی سے کہا۔ساری رات جاگنے سے آنکھیں سرخ ڈورے لیے ہوئے تھیں رضا کو اچانک شرمندگی نے آ گھیرا۔

"جاؤ تم اپنے کمرے میں آرام کر لو۔۔۔!میں میٹنگ اٹینڈ کر لوں گا"۔رضا نے اپنا سوٹ کیس کھولتے ہوئے کہا۔

"سر میں نکال دیتی ہیں آپ کے کپڑے۔۔!آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"وہ اس کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔

"جائشہ تم جاؤ۔۔!آرام کرو"۔اب کہ رضا نے غصے سے کہا۔

"سر میں تیار ہوتی ہوں۔۔!میرا میٹنگ میں جانا بہت ضروری ہے"۔جائشہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے نکلنے لگی۔

"نہیں تم نہیں جاؤ گی"۔رضا نے سخت لہجے میں کہا تو وہ چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی تقریباً دس منٹ بعد وہ تیار ہو کر اس کے کمرے میں موجود تھی۔

"سر اگر ٹائم ہے تو پہلے ناشتہ منگوائیں مجھے کافی بھوک لگی ہے"۔جائشہ اپنی آواز میں جوش لاتے ہوئے بولی تو رضا نے افسوس سے اپنی گردن ہلا دی۔

"جائشہ تم بہت ضدی ہو۔۔۔تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔!"۔

"ابھی تو ٹائم نہیں ہے راستے میں کچھ کھا لیں گے"۔رضا بخاری نے اپنی رسٹ واچ پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

راستے میں انھوں نے ویجیٹیبل سینڈوچ لے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

"جب میٹنگ ختم ہو گی تو پھر کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں"۔رضا بخاری کو شرمندگی نے آگھیرا۔کیونکہ وہ لڑکی کل سے اس کی وجہ سے بھوکی تھی۔

میٹنگ میں جائشہ نے پراعتماد طریقے سے اپنی پریزنٹیشن دی تو رضا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

"ویسے رضا صاحب یہ ہیرا کہاں سے تلاش کیا۔۔۔شیرازی صاحب جو کہ بہت بڑے میڈیا ہاؤس کے مالک تھے وہ بھی جائشہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"سر ہیرے کی پہچان بھی تو اصل جوہری کو ہوتی ہے۔

جب میں کچھ بھی نہیں تھی تو رضا صاحب نے مجھے اپنے چینل میں جگہ دی۔۔آج جو کچھ بھی ہوں ان کی بدولت ہوں"۔جائشہ نے انکساری سے کہا۔تو رضا اس کے اس انداز پر حیران ہوا۔جبکہ سب نے معنی خیز نظروں سے دونوں کو دیکھا۔تو رضا کا ماتھا ٹھنکا۔

"بے وقوف لڑکی کبھی اپنی زبان سے بہت بڑی بے وقوفی کر جاتی ہے"۔رضا بخاری سب کی نظروں کا مطلب سمجھ کر اندر ہی اندر پیچ و تاب کھانے لگا۔

"کتنی بے وقوف ہو تم۔۔۔!ان میڈیا والوں کو خود ہی کوئی بات پکڑا دی۔۔۔۔یہ تو وہ سانپ ہیں جو موقع ملتے ہی ڈس لیتے ہیں۔۔۔۔اب اللہ خیر کرے۔۔۔آنے دن آنے والے دنوں میں کیا ہوتا ہے"۔بخاری کے دل میں نئے شکوک و شبہات سر ابھار رہے تھے۔

"سر میں نے تو ایک بات ہی کی ہے۔۔۔جو کہ سچ ہے"۔جائشہ ڈانٹ پڑنے پر ہلکا سا منمنائی۔

"کتنی دفعہ بولا ہے سچ اتنا ہی بولا کرو جتنا کوئی ہضم کر سکتا ہے۔ضرورت سے زیادہ سچ بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔ابھی تو تمہیں ان باتوں میں تجربہ کار ہو جانا چاہیے"۔وہ جائشہ کو دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سر۔۔! آئندہ احتیاط کروں گی"۔ جائشہ نے ندامت بھرے لہجے میں کہا تو وہ چپ کر گیا۔

★******★******★

حسام اور رخسار کی جوڑی بھی بڑے اچھی لگ رہی تھی۔ پیسہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا شادی پر۔ مستجاب حیران ہو رہی تھی۔ کہ لوگوں کو بنیادی سہولیات فراہم نہیں ہیں۔۔ اور یہ لوگ اپنی عیاشیوں پر کھلا پیسہ خرچ کرتے ہیں۔

"کیا کہہ رہا تھا عدن۔۔۔! جب تمہیں لے کر کمرے میں گیا تھا"۔ تسلیم نے اس سے پوچھا تو وہ ماں کے سوال پر گڑبڑا کر رہ گئی۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ ہماری روایات تھوڑی الگ قسم کی ہیں۔۔۔ اور یہ شال دی مجھے"۔ اس سے جو جواب بن پڑا وہ ہی دے دیا۔

"تمہیں میں نے پہلے ہی سمجھایا تھا کہ تم اس ماحول میں بالکل ایڈجسٹ نہیں کر سکو گی۔۔۔ چاہے تم تھوڑی مدت کے لیے یہاں رہو۔۔۔ بہت مشکل ہے مستجاب"۔ تسلیم نے پریشانی سے کہا۔

"ماما آپ پریشان نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"۔ جبکہ وہ خود عدن کے رویے سے الجھی ہوئی تھی۔ اور اس کی نظروں کا مفہوم بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس کے پاس آیا۔

"مسز اپنے چہرے کے ایکسپریشن تو ٹھیک کرو۔۔۔ ایسے لگتا ہے کہ سخت پریشانی میں ہو"۔ عدن اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔

"یہ جو تم نے مصیبت میرے گلے ڈال دی ہے ناں۔۔۔ اس میں الجھی ہوئی ہوں"۔ اس نے عدن کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کل سے نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔کہ تم مجھے عجیب نظروں سے گھور رہے ہو"۔وہ اپنے دل کی بات زبان پر لے آئی۔تو عدن اس کے مشاہدے پر حیران ہوا۔

"یہاں پر اگر بیوی کو عجیب نظروں سے نہ دیکھو۔۔۔۔تو لوگ سمجھتے ہے کہ بیوی کی کوئی ویلیو ہی نہیں ہے"۔عدن جیسے سنجیدہ انسان کی رگ شرارت پھڑکی تھی۔

"اچھا۔۔۔!تو بیوی کو ایسے دیکھنا بھی روایات کا حصہ ہے۔۔۔سٹرینج"۔مستجاب نے اس کی بات پر یقین کر لیا۔جس پر عدن اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔تو اس کا دل کیا کہ وہ اس کا سر پھاڑ دے۔اور ساتھ اپنی بے وقوفی پر بہت غصہ آیا۔

"ویسے بھابھی کیسے قابو کیا میرے دوست کو یہ تو کسی کے قابو میں ہی نہیں آتا"۔میر ارسلان ان کے پاس آکر بولا۔

"تم باز نہیں آؤ گے"۔عدن نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"ایک سمپل سا سوال کیا ہے"۔میر ارسلان نے مسکراتے ہوئے مستجاب کو دیکھا۔

"مجھے فضول سوالوں کے جواب دینا پسند نہیں ہے۔۔۔!"وہ غصے سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

"اللہ۔۔اللہ۔۔تو۔۔۔تو گیا کام سے۔۔۔تیری تو تجھے جوتے کی نوک پر بھی نہیں رکھتی"۔میر ارسلان نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی خباثتوں سے باز نہیں آؤ گے۔۔۔کیا ضرورت تھی اس سے اس طرح کا سوال کرنے کی"۔عدن نے غصے سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بجائے اس کے کہ اپنی بیوی کے رویے پر معذرت کرو۔۔۔اور مجھے ہی الٹا آنکھیں دکھا رہے ہو۔۔اس پر بس نہیں چلتا ہو گا تمہارا۔۔۔۔میں غریب مل گیا ہوں فلحال"۔میر ارسلان نے آخری بات ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

"بڑا کمینہ ہے تو"۔عدن نے دانت پیس کر کہا تو میر ارسلان اپنا قہقہ نہ روک سکا۔

ریڈ کلر کے لہنگے میں میچنگ جیولری اور نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی جو بھی نظر اٹھتی وہ واپس پلٹنا بھول جاتی۔جب کہ وہ سخت تھک چکی تھی۔جب اسے لا کر عدن کے پہلو میں بٹھایا گیا تو وہ کچھ لمحے تو اپنی نظر ہی نہ ہٹا سکا۔

ملک اللہ دار کو جب سٹیج پر لایا گیا۔تو ان کی آنکھوں سے خوشی میں کئی آنسو چھلک پڑے۔

"دادا جان آپ کو کیا ہوا ہے۔۔؟مستجاب نے پریشانی سے ان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے جگر کے ٹکڑے میں پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔!بہت خوش ہوں یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔۔۔۔پتہ نہیں کتنی منتوں اور مرادوں کے بعد یہ دن دیکھنے کو ملا ہے۔۔۔عدن کبھی بھی میری بیٹی کو کوئی تکلیف نہ دینا ۔۔۔اگر اسے تکلیف ہو گی۔۔۔۔تو مجھے اس سے کئی گناہ زیادہ تکلیف ہو گی"۔وہ اپنے عزیز از جان پوتے کو دیکھ کر بولے۔جبکہ ملک دلاور اور راشدہ کا رویہ بالکل روکھا سا تھا۔صرف دنیا کو دکھانے کے لیے رسمیں ادا کر رہے تھے۔

"اتنی پیاری لڑکی کو وہ کیوں تکلیف دے گا کبھی"۔ربیعہ نے مسکراتے ہوئے اپنے دادا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔تو وہ مسکرا دیے۔اور پھر ان پر کئی نوٹ وار کر صدقہ کر دیے۔اس کو رخصت کرنے کے وقت تسلیم کے آنسو ہی

Posted On Kitab Nagri

نہیں رک رہے تھے۔ملک اللہ داد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔"میری بچی سب وہموں کو دل سے نکال دو۔۔۔اور تسلی رکھو"۔

جب اس سے عدن کے کمرے میں لایا گیا تو اس کے عجیب احساسات ہو رہے تھے۔پورا کمرہ گلابوں کی مہک سے معطر تھا۔اسے ایسا ماحول دیکھ کر وحشت سی ہونے لگی۔

جب سب چلے گئے تو وہ اٹھ کر کبرڈ میں سے اپنا سوٹ نکالنے لگی تھی کہ ربیعہ اس کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو ادھر"۔

"آپی کوئی سوٹ نکالنے لگی ہوں۔۔۔میں بہت تھک چکی ہوں اتنا ہیوی ڈریس پہن کر"۔اس نے اپنی پریشانی بتائی تو ربیعہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

"پاگل لڑکی عدن کو تو کمرے میں آ لینے دو۔۔۔۔"۔ربیعہ نے ہلکا سا ڈانٹا۔

"آپی پلیز میں بہت تھک گئی ہوں"۔اس کے لہجے میں ریکویسٹ تھی۔

"اس بات پر تمہیں چھوٹ نہیں ملے گی جب عدن کمرے میں آئے گا۔۔بعد میں تم چینج کرنا"۔کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر بیڈ پر بٹھا دیا۔تو وہ رونے والی ہو گئی۔

"اچھا تو پھر جلدی بھیجیں اپنے بھائی کو"۔اس نے جھنجھلا کر کہا تو ربیعہ بے ساختہ ہنسنے لگی۔

"اچھا بھئی بڑی جلدی ہے تمہیں اس سے ملنے کی بھیج دیتی ہوں ابھی"۔وہ شرارت سے کہتی ہوئی اس کی گھوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"تمہاری بیگم تمہیں کمرے میں بلا رہی ہے"۔ربیعہ نے شرارت سے کہا تو وہ حیران ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"حیران نہ ہو وہ پاگل لڑکی چینج کرنے لگی تھی میں نے اسے روک دیا۔۔۔جب تک میرا بھائی نہیں آجاتا تم چینج نہیں کر سکتی۔۔۔آپ جلدی جاؤ"۔ربیعہ نے اس کو یہ سب کہہ کر کمرے میں بھیج دیا۔تو مستجاب نے شکر ادا کیا۔

نظر جو اٹھی تو واپس پلٹنا ہی بھول گئی۔۔۔اس کی اس بے اختیاری پر مستجاب نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا۔وہ بھی گولڈن کلر کی شیروانی میں جچ رہا تھا۔

"اب اتنا بھی میں برا نہیں لگ رہا کہ تم ایسے گھور کر مجھے دیکھ رہی ہو"۔عدن چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اور کبرڈ سے اپنا سوٹ نکالنے لگی۔سوٹ نکال کے وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا زیور اتارنے لگی۔عدن چپ چاپ اس کی ساری کاروائی دیکھتا رہا۔ائیر رنگ سے دوپٹا جو الجھا تو وہ بھی ساتھ الجھ گئی۔اوپر سے عدن کی نظروں کی تپش۔

"اپنی نظروں کو قابو میں رکھو۔۔۔"۔ایسے کہہ کر وہ غصے سے اپنا زیور پٹخنے لگی۔

"بڑی غلط فہمی ہے تمہیں۔۔۔اب اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی ہو کہ میں ہوش و حواس ہی کھو دوں"۔عدن کو بھی اس کی بات پر غصہ آگیا تھا۔آپ یہ مجھے دیکھنے پر بھی پابندی لگائے گی۔دل ہی دل میں سوچ کر پیچ و تاب کھانے لگا۔ساتھ ہی جا کر کبرڈ سے اپنے کپڑے لیے اور فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلا گیا۔تقریبا دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر نکلا تو وہ اپنا سارا زیور اتار چکی تھی۔

"بات سنو"۔وہ کپڑے چینج کرنے کے لیے جانے ہی لگی تھی کہ اس کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا۔

"یہ سونے کے کنگن ہیں۔۔۔جو ہماری دادی کے ہیں۔۔۔انھیں کبھی بھی اپنی کلائیوں سے اترنے نہ دینا"۔یہ کہہ کر اس نے کنگن اسے پکڑا دیے۔جو اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیے۔جس پر عدن نے غصے سے کنگن اٹھائے۔

Posted On Kitab Nagri

"انھیں میں نے رکھنے کے لئے نہیں دیا۔۔۔۔۔پہننے کے لئے دیا ہے۔"۔وہ غصے سے کہتا ہوا اس کی کلائی پکڑ کر اسے کنگن پہنانے لگا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ مجھے فریش تو ہو لینے دو۔۔۔پھر پہن لوں گی"۔وہ بھی غصے سے بولی۔

"ایک بات میری کان کھول کر سن لو۔۔۔جب کوئی بات کہہ دوں تو مان لیا کرو۔۔۔مجھے سختی کرنے پر مجبور نہ کیا کرو۔۔۔تاکہ تم پریشان ہو اور نہ میں"۔وہ اسے کنگن پہنا چکا تھا۔جو اس کی کلائیوں میں بڑے جچ رہے تھے۔

"تم بلا وجہ اپنی ہر بات منواؤ گے"۔وہ گردن کو جھٹکا دے کر بولی۔تو وہ اسے دیکھنے لگ گیا۔
دوپٹے سے بے نیاز شارٹ کرتی میں وہ اس کے سامنے کھڑی اس کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی۔

"اب ادھر کھڑی کیا میرے ساتھ بحث کر رہی ہو۔۔۔۔جاؤ جا کر کپڑے چینج کرو اور سوؤ"۔وہ اس سے نظریں چراتا ہوا بولا۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے تمہارے ساتھ بحث کرنے کی"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم میں چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے تمہارے ساتھ نہیں سونا۔۔۔۔"۔واپس کمرے میں آ کر بولی تو وہ جو خود سے لڑتا لڑتا سونے کیلیئے آنکھوں پر بازو رکھ چکا تھا۔ایک دم سے اسے حیران سے دیکھا۔

"تو پھر صوفے پر سو جاؤ"۔وہ کھردرے لہجے میں بولا۔

"میں کبھی صوفے پر سوئی نہیں۔۔۔مجھے کیسے نیند آئے گی"۔اب کہ وہ پریشانی سے بولی۔

"جہاں مرضی ہے سو جاؤ میری جان چھوڑو"۔وہ غصے سے جھنجھلا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ سوچتے ہوئے اس نے بیڈ پر پڑا کمبل اٹھایا۔اور نیچے کارپٹ کے اوپر بچھا دیا۔پھر تکیہ اٹھا کر کمبل کے اوپر رکھا۔ آدھا کمبل اپنے اوپر لپیٹ لیا۔وہ چپ کر کے اس کی ساری کاروائی دیکھتا رہا۔

"مجھے ٹھنڈ لگی تو میں کیا لوں گا۔۔۔؟اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"یہ تمہارا مسئلہ ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے کروٹ بدل لی۔جبکہ عدن ساری رات کانٹوں ہر لوٹتا رہا۔جب کہ وہ بڑے مزے سے سو رہی تھی۔عدن کے کانوں میں اذان کی آواز پڑی تو وہ اٹھ کر وضو کرنے لگا۔وضو کر کے وہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے چلا گیا۔اور خدا سے یہ دعا مانگی کہ یااللہ مجھے اس آزمائش میں سرخرو کرنا۔

★*******★*******★

میٹنگ سے فارغ ہونے کے بعد رضا ہمدانی جائشہ کو ایک بہت اچھے ریسٹورنٹ میں کھانا کھلانے لے گیا۔جب وہ ہوٹل پہنچے تو رات کافی ہو چکی تھی۔جائشہ جاتے ہی اپنے کمرے میں سو گئی کیونکہ وہ کل رات کی جاگی ہوئی تھی۔ جبکہ رضا بخاری ساری رات کروٹیں بدلتا رہا۔ایک پل بھی رانیہ کی یاد سے اس کا دل غافل نہ ہوا تھا۔جب وہ کبھی دبئی آتے تو وہ اسے لے کر اسی ہوٹل میں آتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح ناشتہ کر کے جائشہ ناک کر کے رضا کے کمرے میں آئی تو وہ بھی اٹھ چکا تھا۔جائشہ نے اس کا چہرہ دیکھا تو اس کو وہ ٹھیک نہیں لگا۔

"سر۔۔!آپ نے ناشتہ کیا۔۔؟"۔اس نے رضا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دل نہیں کر رہا کچھ بھی کھانے کو"۔رضا نے لاپرواہی سے کہا۔

"سر یہ بات تو بالکل ٹھیک نہیں ہے آپ اپنا دھیان بالکل بھی نہیں رکھتے"۔جائشہ نے افسوس سے سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"دھیان دینے والی چلی گئی ہے اب کیسا دھیان۔۔"۔رضا نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔جس کی چبھن جائشہ نے اپنے دل میں محسوس کی۔

"سر۔۔!اللہ سے دعا ہے کہ خدا آپ کو ڈھیر ساری خوشیاں اور سکون دے"۔جائشہ نے صدق دل سے دعا دے رہی جبکہ رضا بخاری کے ہونٹوں پر ایک زخمی مسکراہٹ ابھری۔

"اب تو زندگی نے مجھے گزارنا ہے جائشہ۔۔!پتہ ہے جب تک میں اس کو دیکھ نہیں لیتا تھا میری صبح نہیں ہوتی تھی۔۔۔!اور اب ساری زندگی کی صبحیں اس کے بغیر ہی گزرے گی یہ سوچ کر ہی جھر جھری آتی ہے"۔رضا کے لہجے میں رانیہ کو کھونے کا دکھ بول رہا تھا۔

شدت ضبط سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"سر اللہ تعالی انسان کے ظرف سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔انشاءاللہ آپ اس آزمائش میں سرخرو ہوں گے"۔جائشہ نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو تم تیاری رکھو رات 8 بجے کی ہماری پاکستان کی فلائٹ ہے"۔رضا اسے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔جب کہ وہ اس پیارے سے انسان کے لیے دل کے اندر تکلیف محسوس کر رہی تھی۔

"کاش سر میں آپ کے لیے ایسا کچھ کر سکتی جس سے آپ کے دل کی تکلیف کم ہو جائے"۔وہ یہ صرف سوچ کر ہی رہ گئی۔

★*****★******★

Posted On Kitab Nagri

وہ نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ مزے سے سو رہی تھی کچھ سوچتے ہوئے اس کے قریب آیا کچھ لمحے اس کے صبیح چہرے کو دیکھتا رہا پھر بے ساختہ اس کو پکار بیٹھا "مستجاب اٹھو بیڈ پر سو جاؤ"۔اس نے آہستگی سے کہا لیکن وہ گہری نیند میں تھی دو دفعہ پکارنے پر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا دیکھ کر اس نے اسے کمبل سمیت اٹھایا۔ جس سے مستجاب کی آنکھ کھل گئی۔

"یہ کیا بیہودگی ہے"؟اس نے ناگواری سے کہا۔

"میڈم یہ بیہودگی نہیں احتیاط ہے۔۔۔!جو میں کر رہا ہوں۔!دو دفعہ تمہیں بلایا۔۔۔!لیکن تم نے میری آواز نہیں سنی۔ مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا"۔وہ اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولا۔

"مجھے اونچی آواز دینی تھی"۔وہ منہ بنا کر ناگواری سے بولی۔

"اب اتنی بھی اونچی آواز نہیں دے سکتا تھا کہ حویلی میں میری آواز گونجتی اور سب مجھے یہ کہتے کہ میں ایک ہی رات میں پاگل ہو چکا ہوں۔۔۔!کمرے میں کوئی بھی آسکتا تھا اس لیے ایسا کیا۔۔۔!میں ذرا فارم ہاؤس جا رہا ہوں"۔اس نے کبھی اپنی بات کی وضاحت نہیں کی تھی لیکن یہاں پر وہ کر رہا تھا مبادا وہ لڑکی اس پر کوئی الزام ہی نہ لگا دے۔یہ کہہ کر وہ اس پر ایک نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اب نیند اسے کیا خاک آنی تھی آنکھیں کھول کر تفصیل سے پورے کمرے کا تفصیل سے جائزہ لینے لگی۔ دیواروں کا پینٹ۔۔کمرے میں بچھی قیمتی قالین اور شاندار قسم کا فرنیچر ہر چیز ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔

"اس بندے کے ذوق کی داد دینی پڑے گی ہر چیز ہی کمال ہے"۔وہ خود کلامی کرتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔فریش ہو کر کمرے میں لوٹی تو تسلیم اور اس کی کزنز اس کا انتظار کر رہی تھیں۔اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ عدن نے نیچے پڑا بستر اٹھا دیا تھا۔تسلیم نے اپنی بیٹی کے چہرے کا بغور جائزہ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن کدھر ہے"۔ تسلیم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"فارم ہاؤس"۔اس نے اپنا چہرہ تولیے سے صاف کرتے ہوئے کہا۔تو تھوڑی دیر اس کی کزنز اسے چھیڑتی رہی۔پھر اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ایک ایک کر کے کھسک گئیں۔ان کے جاتے ہی اس نے اپنی ماں کی آغوش میں سر رکھ لیا۔

"میری بچی۔۔!میں نے ایسا بلکل نہیں سوچا تھا۔جو کچھ تمہاری زندگی میں ہو رہا ہے۔یہ سب کچھ میرے لیے تکلیف دہ ہے۔۔۔لیکن میں امید کرتی ہوں کہ یہ شادی صرف کاغذوں تک محدود رہے گی"۔ تسلیم کو شاید کوئی دھڑکا لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ شاید پھر اس سے عہد لینا چاہ رہی تھی۔

"ماما آپ بالکل فکر نہ کریں بالکل ایسا ہی ہو گا"۔ وہ ماں کے ہاتھوں کو چوم کر بولی۔

"فکر تو رہتی ہیں ناں بیٹا۔۔!اگر ایسا ویسا کچھ ہو گیا تو تم ان لوگوں میں پس کر رہ جاؤ گی"۔ تسلیم فکر مند لہجے میں بولی۔

"کچھ نہیں ہو گا آپ اپنے ذہن کو ہر فکر سے آزاد کر دیں۔۔۔ایک دفعہ میرے پاپا کی جائیداد میرے نام ہو جانے دیں پھر کوئی طریقہ سوچتی ہوں کہ آگے کیا کرنا ہے"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی تو تسلیم ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

"بیٹا تم نے دلدل میں اپنے پاؤں پھسا لیے ہیں۔۔جتنا تم ان چیزوں کو آسان سمجھ رہی ہو۔۔۔اتنی آسان نہیں ہے"۔وہ متفکر لہجے میں بولی۔

"ماما آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے"۔وہ شاکی لہجے میں بولی۔

"تم پر تو یقین ہے۔۔۔!لیکن وقت اور حالات پر نہیں"۔ تسلیم نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"انشااللہ اللہ بہتر کرے گا"۔وہ پر یقین لہجے میں بولی۔

★******★*******★

جائشہ اور رضا بخاری پاکستان آچکے تھے۔دبئی کے اتنے کامیاب دورے پر پورا اسٹاف ان کو مبارکباد دے رہا تھا۔جائشہ گھر جارہی تھی کہ میر ارسلان کی گاڑی نے اس کی گاڑی کا راستہ روک لیا۔جس پر وہ غصے سے گاڑی سے باہر نکلی۔

"لڑکیوں کا راستہ کاٹنا شاید یہ ہی تمہاری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہے"۔جائشہ گاڑی سے نکلتے ہی غصے سے بولی۔

"اپنی کریکشن کرو جائشہ۔۔۔اور لڑکیوں کا راستہ کاٹنا میرا مشن نہیں بلکہ اب صرف تمہارا راستہ کاٹنا ہی میری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہے"۔اس نے گاڑی سے نکلتے ہوئے دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہا

"لعنت ہو تم پر گھٹیا انسان۔۔۔لیکن مجھ پر تمہاری دولت اور امارت کا رعب کبھی بھی نہیں چلے گا۔۔۔میں ان لڑکیوں جیسی بالکل نہیں ہوں۔۔!جن کو تم اپنی دولت کا لالچ دے کر اپنے جال میں پھسا لیتے ہو"۔وہ غصے سے پھنکاری۔

"میں نے کب کہا کہ تم ان جیسی لڑکی ہو۔۔۔ان کو میں پھنساتا تھا اور تم نے مجھے پھنسا لیا۔۔۔ویسے کیا جادو کیا ہے تم نے مجھ پر"۔اسکی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"بہت ہی ڈھیٹ قسم کے انسان ہو راستہ چھوڑو میرا۔۔۔نہیں تو گاڑی تمہارے اوپر ہی چڑھا دوں گی"۔اس نے دھمکی آمیز انداز میں کہا۔

"شوق سے"۔وہ یہ کہہ کر اس کی گاڑی کے آگے کھڑا ہو گیا۔تو وہ اپنی گاڑی میں آبیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈرائیور گاڑی اس کے اوپر ہی چڑھا دو"۔اس نے غصے سے مدثر سے کہا تو وہ اس کو ہونقوں کی طرح دیکھنے لگا۔

"میڈم کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔؟ یہ ایک وزیر کا بیٹا ہے۔۔۔"۔کیوں مجھے غریب کو جیل میں چکی پسوانے پر تلی ہوئی ہے۔۔۔ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی"۔مدثر صدمے سے بولا۔وہ اس ڈیٹھ کو دیکھنے لگی جو اس کی گاڑی کے آگے سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔

"ٹھیک ہے تم گاڑی لے کر جاؤ میرے رکشے سے چلی جاتی ہوں"۔وہ ایک دم ہی گاڑی سے باہر نکلی تو مدثر بھی اس کے پیچھے گاڑی سے باہر نکلا۔

"میڈم کیوں میری نوکری کے پیچھے پڑے ہوئی ہیں رضا صاحب کو پتہ چلا تو وہ بھی مجھے نوکری سے نکال دیں گے"۔مدثر بیچارگی سے بولا۔

"میں ان کو کچھ بھی نہیں بولوں گی اور تم بھی کچھ نہ بتانا"۔یہ کہہ کر وہ ایک رکشے کی جانب بڑھی۔جبکہ مدثر بے بسی سے دیکھنے لگا۔

اور میر ارسلان اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

"جا میری ماں! گاڑی میں جا کر بیٹھ جا۔۔۔جا رہا ہوں میں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کو زن سے بھگا لے گیا۔تو مدثر کو بھی سکون کا سانس ملا۔جبکہ جائشہ بھی گاڑی میں آ بیٹھی۔

★*****★******★

ولیمے سے فارغ ہو کر مستجاب نے شکر ادا کیا۔کیونکہ بھاری زیورات پہننے سے اس کو سخت چڑ تھی۔عدن نے کمرے میں بڑا صوفہ لگوا دیا تھا جس پر وہ آرام سے سو گئی۔لیکن عدن کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔کیونکہ اس کا دل ایک ایسے راستے پر جانے کا متمنی ہو رہا تھا۔جو خاردار کانٹوں سے بھرا پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سوچ رہا تھا کہ کیسے اس صورت حال سے نبرد آزما ہو۔وہ فارم ہاؤس میں آدھے دن تک سوتا رہا تھا۔ صبح ہوتے ہی وہ شہر کے لیے نکل گیا۔اپنے آفس میں وہ بیٹھا ہوا تھا کہ میر ارسلان اس سے ملنے آگیا۔

"خیریت تو ہے یار۔۔! ولیمے کے دوسرے دن ہی تم آفس میں آگئے ہو"۔میر ارسلان نے سنجیدگی سے کہا۔

"پچھلے دنوں مجھے کافی نقصان ہوا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ مزید نقصان ہو۔۔۔اس لیے آفس آگیا"۔وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"نہیں یار۔۔! بات کچھ اور لگ رہی ہے کہیں بھابھی سے لڑائی وغیرہ تو نہیں ہو گئی"۔میر ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار تم اپنی سناؤ۔۔۔اس دن تم کچھ بتا رہے تھے۔۔۔کہ تمہیں محبت ہو گئی ہے۔۔۔کیا یہ بکواس *** تھی یا تم سچ کہہ رہے ہو"۔عدن حیدر نے بڑی خوبصورتی سے بات بدل دی۔

"بڑا کمینہ ہے تو اب بات بدل رہا ہے۔۔۔چل بتاتا ہوں۔۔۔کیا پوچھنا چاہ رہے ہو"۔میر ارسلان نے ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے کہا۔

"پوچھا تو ہے۔۔۔کیا تم سچ کہہ رہے تھے اس دن"۔عدن حیدر نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"ہاں یار بالکل سچ ہے۔۔۔لیکن بڑی ڈاڈھی قسم کی لڑکی ہے۔۔۔"۔اس کی نظروں کے سامنے جائشہ کا غصے سے بھرا چہرہ گھوما۔

"کون ہے وہ"۔عدن نے اب دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"ملک کی بڑی مشہور اور معروف اینکر۔۔۔۔جائشہ علی"۔

ارسلان اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"اینکر جائشہ علی۔۔۔۔بڑی غلط جگہ پھنسا ہے تو"۔وہ زیر لب بڑبڑایا۔ذہن میں اس دن کا منظر گھوم گیا جب اپنے تیکھے سوالوں سے وہ اس کی درگت بنا رہی تھی۔

"غلط جگہ پر پھنسا ہے تو".اب کہ عدن نے بلند آواز میں کہہ کر میر ارسلان کو دیکھا۔تو وہ اس کو دیکھ کر رہ گیا۔

"پتہ ہے عدن! یہ جو دل ہے ناں۔۔۔! کبھی کبھار اپنے بس سے باہر ہونے لگتا ہے۔میں میر ارسلان جس کو اپنی پرسنیلٹی اور دولت کا بڑا خمار تھا۔۔۔۔میری ایک نظر کی جنبش پر لڑکیاں میری طرف اٹریکٹ ہوتی ہیں اور اب میں پورے کا پورا جس کی طرف جارہا ہوں وہ مجھ سے کوسوں دور بھاگ رہی ہے۔۔۔۔! میں اپنی بے بسی بتانے سے قاصر ہوں"۔میر ارسلان نے بے بسی سے کہا تو عدن کو سمجھ آئی۔کہ اس سفر میں وہ تنہا نہیں ہے۔بہت سے مسافر راہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

"اور اوپر سے میرا امیج بھی ایسا بن چکا ہے کہ میں چاہ کر بھی اس کو ختم نہیں کر سکتا۔بہت انٹیلیجنٹ جرنلسٹ ہے یہ تو ممکن ہی نہیں کہ وہ میرے بارے میں نہ جانتی ہو۔اور وہ سمجھتی ہے کہ جیسے میں دوسری لڑکیوں کے ساتھ فلرٹ کرتا ہوں اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کر رہا ہوں لیکن یہاں پر دل نے دھوکا دے دیا ہے۔۔۔۔اب نا کوئی حسین چہرہ دل کو بھاتا ہے۔۔۔اور نہ کسی کی ادائیں اچھی لگتی ہیں۔۔۔بس اس کا وہ غصے بھرا روپ ہی دیکھ کر دل کو تھوڑی دیر کے لیے ہر چیز بھول جاتی ہے۔۔۔۔پتا ہے یہ جو دل ہے ناں انسان کو بہت ذلیل کرواتا ہے"۔میر ارسلان پہلی دفعہ سنجیدگی سے عدن کو کچھ بتا رہا تھا جس پر عدن کے دل کی حالت بھی عجیب ہوئی تھی اس کا ذہن ایک ہی بات پر اٹک گیا تھا کہ۔

"دل انسان کو کتنا ذلیل کرواتا ہے"۔اور عدن حیدر اس دل کے ہاتھوں کبھی بھی ذلیل نہیں ہو گا وہ اندر ہی اندر اپنے ارادے باندھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو چھوڑو اس بات کو اب اپنی بتا کیسی گزر رہی ہے۔۔۔۔۔۔! مجھے کیوں محسوس ہو رہا ہے کہ۔۔۔۔۔ تم دونوں میں کسی قسم کی کوئی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہے"۔ میر ارسلان نے اپنا تجزیہ پیش کیا جس پر عدن نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

"تو اس لڑکی کو شادی کی آفر کر اسے پتہ چل جائے گا کہ تو اس کے ساتھ سنسیئر ہے"۔ عدن نے پھر بات بدلنی چاہی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"گھنے اب پھر بات بدل رہے ہو۔۔۔وقت آنے پر میں شادی کی آفر بھی کرلوں گا۔۔"۔میر ارسلان نے اب کہ غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"یارا بھی ایمر جنسی میں نکاح ہوا ہے۔۔اس لئے ہم دونوں قبول نہیں کر پارہے"۔عدن نے مختصراً بتایا۔

"لیکن مجھے کیوں محسوس ہورہا ہے۔۔۔کہ تم نے تو قبول کرلیا ہے لیکن تمہاری بیگم ابھی قبول نہیں کرپا رہی"۔میر ارسلان کہاں جان چھوڑنے والا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم اپنے جذبوں سے بھاگ رہے ہو۔۔۔اس لئے تو کل تمہارا ولیمہ تھا اور آج تم آفس آ گئے ہو۔

مجھے یہ بھی لگتا ہے کہ تم نے تو آج تک محبت کبھی کسی سے کی ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔دل کی سلیٹ ہمیشہ خالی ہی رکھی۔اور جب محبت کروگے تو بڑی شدت سے کروگے"۔میر ارسلان نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم کیا آج میرا پوسٹ مارٹم کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔اور بھی بہت سے مسائل ہیں ان مسائل کے علاوہ"۔ عدن نے برہمی سے کہا۔تو میر ارسلان قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ساری زندگی تم نے اور ہی قسم کے مسائل حل کیے ہیں لیکن اب دل کے مسائل درپیش ہیں یار۔۔۔! تمہیں بھی اور مجھے بھی مل جل کر حل کرتے ہیں"۔میر ارسلان نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"مجھے تو کوئی اتنے خاص مسائل درپیش نہیں ہیں لیکن تمہارے ساتھ تو ہر وقت یہ مسئلہ رہتا ہے"۔عدن نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"لیکن اس دفعہ معاملہ کچھ اور ہے یار۔۔!ٹھیک ہے میں چلتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تھوڑی دیر بیٹھ جا یار لنچ اکٹھا کرتے ہیں"۔

عدن حیدر اسے اٹھتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

"کہہ تو اسے رہا ہے جیسے میں تیری محبوبہ ہوں۔۔۔یار جو بیوٹیفل گھر چھوڑ کر آیا ہے نہ اس کے پاس جا کر بیٹھ۔ میر ارسلان نے ایک آنکھ دباتے ہوئے قہقہہ لگایا۔تو وہ اس کو گھور کر رہ گیا۔

"اب دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔عدن نے بھی غصے سے کہا۔تو وہ ہنستے ہنستے اس کے کیبن سے باہر نکل گیا۔

★*******★******★

"سر آپ نے بات کی دلاور ملک کے سیکرٹری سے انٹرویو کے لیے"۔جائشہ ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں نے بات کی تھی لیکن جب اس کے سیکرٹری کو تمہارا پتہ چلا کہ تم نے اس کا انٹرویو لینا ہے تو اس نے انکار کر دیا"۔ہمدانی نے سنجیدگی سے کہا۔تو ایک لمحے کیلئے جائشہ سوچ میں پڑ گئی۔

"سر کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔کہ آپ اسے پرویز صاحب کے پروگرام میں بلائیں اور ان کے ساتھ میٹنگ فکس کریں۔اور عین موقع پر پرویز صاحب کو کسی بہانے سے منظر سے غائب کر دیں۔۔۔اور باقی صرف جائشہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رہ جائے جو مجبوری میں دلاور ملک کا انٹرویو کرے"۔ جائشہ نے پر سوچ انداز میں ہمدانی کو دیکھتے ہوئے کہا تو ایک لمحے کے لیے وہ اس کی ذہانت پر اس کو داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔

"لیکن جائشہ وہ ہمارے سینئر اینکر ہیں۔۔۔ان کو منظر سے غائب کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے اور اوپر سے جب دلاور ملک کو پتہ چلے گا وہ تو وہ ہمارے چینل پر سیخ پا ہو گا"۔ ہمدانی نے سنجیدگی سے اپنی رائے پیش کی۔

" سر پرویز صاحب کی راستے میں گاڑی بھی تو خراب ہو سکتی ہے ناں"۔ جائشہ کے ہونٹوں پر بے ساختہ ایک مسکراہٹ ابھری۔

"ہو سکتی ہے خراب لیکن جائشہ۔۔۔۔دلاور ملک کے ساتھ تمھارا کچھ مسئلہ ہوا تھا کیا۔۔تم اس کے بارے میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر خبریں لاتی ہو۔۔۔"۔ ہمدانی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر کچھ ہے مسئلہ۔۔۔!وہ میں ابھی نہیں بتا سکتی"۔ جائشہ کے چہرے پر ایک دم چٹانوں جیسے سختی آ گئی۔ جو ہمدانی کی نظر سے مخفی نہ رہ سکی۔

"لیکن پھر بھی کچھ تو بتاؤ"۔ ہمدانی نے اصرار کیا۔ تو اس کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے۔

"سر جب وقت آئے گا تو میں سب بتا دوں گی۔۔۔ابھی اس چیز کا صحیح وقت نہیں آیا"۔وہ یہ کہہ کر ہمدانی کے کیبن سے باہر نکل گئی۔ کیونکہ آج اسے دلاور ملک کے گاؤں اس کے حلقے کے مسائل دیکھنے جانا تھا۔

وہ اپنی ٹیم گاؤں میں لے کر پہنچی۔اس کو حیرانی نہ ہوئی کیونکہ جیسے دوسرے حلقوں کے مسائل تھے وہاں پر بھی ویسے ہی مسائل تھے نہ پینے کا صاف پانی مہیا تھا۔نہ کوئی کالج اور نہ کوئی بڑا ہسپتال۔ لیکن چھوٹا سا ہسپتال دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔ وہ اپنے کیمرہ مین کو وہی روک کر ہسپتال کے اندر داخل ہونا چاہا۔

"آپ بغیر اجازت اندر داخل نہیں ہو سکتی"۔ گارڈ نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتے۔۔کیونکہ میں ایک جنرلسٹ ہوں"۔جائشہ نے گارڈ کو غصے سے دیکھا۔

گاڑی سے نکلتی مستجاب ایک لمحے کے لیے اس لڑکی کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔

"جی آپ کی تعریف"۔اپنی ڈریسنگ سے وہ اس گاؤں کی بالکل بھی نہیں لگ رہی تھی اس لیے مستجاب نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی میں ایک جنرلسٹ ہوں۔۔۔اس حلقے کے کچھ مسائل دیکھنے آئی ہوں۔۔۔امید ہے کہ آپ میرے ساتھ تعاون کریں گی"۔جائشہ نے اپنے پروفیشنل انداز میں کہا۔

"ویلکم"۔مستجاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔کیونکہ وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ اس گاؤں کے مسائل کو کوئی اجاگر کرے۔اس لیے وہ بڑی خوش اخلاقی سے لے کر ہسپتال کے اندر داخل ہوئی۔چھوٹا سا صاف ستھرہ ہسپتال دیکھ کر ایک لمحے کو تو جائشہ حیران ہوئی۔

"مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔۔۔کیونکہ میں بھی یہی چاہتی تھی۔۔۔کہ کوئی یہاں پر آکر یہاں کے مسائل کو ہائی لائیٹ کریے"۔مستجاب کے چہرے پر جائشہ نے خوشی صاف محسوس کی۔

"پلیز آپ اپنا تعارف کروائیں"۔جائشہ نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ڈاکٹر مستجاب ہوں۔۔۔اور یہاں کے صحت کے مسائل حل کرنا چاہتی ہوں۔۔۔جو بدقسمتی سے بہت خراب ہیں"۔اب کہ اس نے سنجیدگی سے کہا تو جائشہ ایک لمحے کیلئے حیران ہوئی۔کیونکہ ایک لڑکی ملک دلاور کے گاؤں میں کھڑے ہو کر مسائل کی بات کر رہی تھی وہ بھی بڑے پر اعتماد طریقے سے۔

"اگر آپ برا نہ منائیں تو ایک بات پوچھ سکتی ہوں۔۔۔؟جائشہ نے مستجاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"دو چائے اندر بھجوادو"۔

"۔مستجاب نے وہاں پر کھڑے لڑکے کو کہا تو وہ جی اچھا کہہ کر باہر نکل گیا۔

"جی بولیں"۔مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے آپ اپنے لب و لہجے سے یہاں کی نہیں لگ رہی۔۔۔"۔جائشہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔میری روٹس تو یہاں پر ہیں۔۔لیکن میں یو کے میں پلی بڑھی ہوں اور ادھر سے ہی اپنا میڈیکل مکمل کیا ہے۔"۔مستجاب نے اسے وضاحت دی تو وہ ایک اور الجھن کا شکار ہوئی۔

"بھلا یو کے کی پڑھی ہوئی ڈاکٹر کا ادھر کیا کام۔۔؟۔

"doctor Sahiba you are confusing me"

کیونکہ ملک دلاور کے گاؤں میں کھڑے ہو کر اس کے گاؤں کے مسائل کی بات کرنا بڑی جرات کا کام ہے آپ کیا نئی آئی ہے یہاں پر۔۔۔؟"

جائشہ نے اسے اپنی الجھن بتائی تو ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری۔جائشہ کو لگا کہ آج تک اس نے اتنی خوبصورت مسکراہٹ کسی لڑکی کے چہرے پر نہیں دیکھی۔وہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں پر لگی ہو صورت مہندی کے نقش و نگار بھی دیکھ رہی تھی۔

"اس میں کنفیوز کرنے والی کون سی بات ہے میں مستجاب حسن علی۔۔۔ملک اللہ داد کی پوتی ہوں۔۔۔کچھ ماہ پہلے اپنے والد کی وصیت پر یہاں آئی۔۔اور یہاں کی ہی ہو کر رہ گئی۔۔۔لیکن جب یہاں پر میرا مقصد پورا ہو گیا۔تو پھر ادھر سے موو کرنے کا سوچوں گی"۔اس نے اپنی بات کی وضاحت دی تو جائشہ کئی لمحوں تک اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو ملک دلاور آپ کے تایا ہیں"۔ جائشہ دھیمی آواز میں بولی۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چہرے پر اپنے تایا کے نام پر پتھریلے تاثرات نمودار ہوئے جو جائشہ کی نظر سے مخفی نہ رہ سکے۔

"بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔۔ آپ مجھے اپنے مقاصد بیان کر سکتی ہیں"۔ جائشہ کو لگا کہ جیسے خدا نے اس کی مشکل آسان کر دی ہے۔

"کیا آپ بھی میری ایک الجھن دور کر سکتی ہیں مس جائشہ"۔ مستجاب نے اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے سوال کیا۔

"جی ضرور"۔ جائشہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا آپ وہی جرنلسٹ ہو جس نے اس دن عدن حیدر سے سوالات کیے تھے"۔ مستجاب نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا جس پر وہ اس کے سوال پر لمحہ بھر کو حیران ہوئی۔

"جی ہاں آپ ٹھیک پہچانی مجھے"۔ جائشہ آرام سے بولی تو مستجاب کو بھی لگا کہ اب اس کے بہت سارے مسائل حل ہونے والے ہیں۔

"مس جائشہ میں آپ کو بہت وارم ویلکم کرتی ہوں۔۔۔ اس دن کے آپ کے سوالات سے میں بہت متاثر ہوئی تھی"۔ اتنی دیر میں وہ لڑکا چائے لے کر آگیا۔ مستجاب نے چائے کا ایک کپ اس کے سامنے رکھنے کا کہا۔

"آپ اکیلی آئی ہیں"۔ مستجاب نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا کیونکہ وہ اس کی باہر گاڑی کھڑی دیکھ چکی تھی۔

"میرا کیمرہ مین اور میرا ڈرائیور بھی ساتھ ہے"۔ جائشہ نے کپ لبوں کو لگاتے ہوئے کہا۔

"شیر از ایسے کرو جو دو آدمی باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو دوسرے کمرے میں بٹھاؤ اور ان کے لیے بھی چائے کا انتظام کرو"۔ وہ پاس کھڑے لڑکے کو دیکھ کر بولی تو جائشہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز آپ اس حلقے کے مسائل حل کریں میں آپ کا ساتھ دوں گی"۔ مستجاب اسے پر یقین انداز میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے کم ہی لوگوں سے مل کر خوشی محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔ لیکن آپ سے مل کر حقیقت میں مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے"۔ جائشہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو وہ مستجاب مسکرادی۔

" same here miss jaisha ali".

مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

"کیا آپ مجھے اپنا انٹرویو دیں گی"۔ جائشہ اسے دیکھ کر بولی۔

"ابھی نہیں۔۔۔۔ جب وقت آئے گا تو میں خود آپ کو بولوں گی کہ آپ میرا انٹرویو لیں"۔ مستجاب کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔

عدن حیدر نے حویلی کی گاڑی کھڑی دیکھی تو اسے پتہ چل گیا کہ مستجاب ادھر ہی ہے۔ لیکن دوسری طرف ایک سائیڈ پر کھڑی ایک دوسری گاڑی دیکھ کر وہ اچھنبے کا شکار ہوا۔اس نے اپنی گاڑی ایک سائیڈ پر کھڑی کی اور اندر کی طرف قدم بڑھادیے۔ لیکن اندر بیٹھی جس ہستی کو اس نے دیکھا تھا۔اسے دیکھ کر ایک لمحے کو ناگواری در آئی۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اپنی ناگواری پر قابو پا چکا تھا۔ جبکہ جائشہ کو بھی عدن حیدر کو دیکھ کر ایک جھٹکا لگا۔

"کیسے ہیں آپ مسٹر عدن حیدر۔۔؟ جائشہ یہ کہتے ہوئے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جبکہ مستجاب کو اندازہ تھا کہ وہ رات سے پہلے نہیں لوٹے گا۔ وہ بھی اسے دیکھ کر حیران ہوئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔! جی کیسے آنا ہوا آپ کا ادھر"۔ عدن نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ تو ایک لمحے کو وہ اسے دیکھ کر مسکرادی۔ جس پر عدن حیدر نے اسے حیرت بھرے انداز میں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو تو پتہ ہی ہے میں ایک جنرلسٹ ہوں۔۔۔۔ کہیں بھی۔۔۔۔۔ کسی بھی وقت پہنچ جاتی ہوں"۔ جائشہ پر اعتماد طریقے سے بولتی ہوئی عدن کے قریب آئی۔ جس سے مستجاب نے الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھا تھا۔

"کیسا چل رہا ہے آپ کا بزنس"۔اس کے سوال میں طنز تھا یا وہ نارمل ہی پوچھ رہی تھی۔ مستجاب کو سمجھ نہ آئی۔ لیکن عدن اس کے طنز کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"الحمداللہ ٹھیک چل رہا ہے۔۔!"عدن نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک چل رہا ہے یا پھل پھول رہا ہے"۔اب کے لہجے میں واضح طنز تھا۔

"میں آپ کے غیر ضروری سوالوں کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا"۔عدن حیدر روڈ انداز میں بولا۔

"آپ کے گاؤں میں پہلی دفعہ آئی ہوں اس طرح تو بات مت کریں عدن صاحب"۔ جائشہ دل جلانے والے انداز میں بولی۔اس نے آنکھیں نکال کر اس لڑکی کو دیکھا۔جو کچھ دن پہلے اس کی پہلی کامیابی پر اس کا سکون برباد کر چکی تھی۔

"دیکھیں مس جائشہ جو آپ ادھر کام کرنے آئی ہیں وہ کریں۔۔۔۔ غیر ضروری سوالات مجھے پسند نہیں ہیں"۔ عدن کے لہجے میں تھوڑی سختی در آئی۔

" ہو سکتا ہے۔۔۔۔ میرے بہت ضروری سوالات سے بھی آپ کو یا آپ کے بابا کو پرابلم ہو سکتی ہے"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

"میں سیاست میں نہیں ہوں۔۔۔ آپ مجھ سے کسی بھی قسم کا سوال نہیں کر سکتی۔۔۔ جہاں تک میرے بابا کی بات ہے تو۔۔۔۔ان سے ریلیٹڈ کوئسچن آپ انہیں سے کریں"۔عدن حیدر نے سنجیدگی سے کہہ کر مستجاب کی طرف دیکھا۔جو دونوں کی گفتگو سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔عدن حیدر کو سب سمجھ میں آ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ ضروری ڈاکومنٹس پر تمہارے سائن چاہیے چلو میرے ساتھ گھر"۔وہ مستجاب کو کہتا ہوا باہر نکل گیا۔جبکہ جائشہ کو اس کا اس طرح مستجاب کو مخاطب کرنا ایک اور الجھن میں ڈال گیا تھا۔

"ویسے آپ کے چچا کا بیٹا کافی مغرور ہے۔۔۔لیکن پر سینیلٹی بھی بہت اچھی ہے اس کی۔۔۔"۔جائشہ اس کی پشت کو دیکھ کر بولی۔جبکہ وہ باہر گاڑی میں بیٹھا ہارن پر ہارن دے رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی مس جائشہ آپ سے بہت جلد پھر ملاقات ہوگی"۔مستجاب کہتی ہوئی اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی۔تو وہ اس پیاری سی لڑکی کو دیکھ کر بے ساختہ اس کی طرف بڑھی۔اور گلے سے لگا لیا۔

"بہت پیاری ہیں آپ۔۔۔۔۔۔!اور اس سے بھی بڑی بات کہ آپ کا دل بہت پیارا ہے"۔مستجاب اس کے اس انداز پر حیران ہی تو رہ گئی۔

"اچھا آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا کارڈ ہے اس کو اپنے پاس رکھیں۔۔۔اور مجھے بھی اپنا سیل نمبر دے دیں۔۔۔اب تو رابطہ ہوتا ہی رہے گا"۔جائشہ نے مستجاب کو اپنا کارڈ پکڑاتے ہوئے کہا۔تو اس نے کارڈ پکڑ کر جلدی جلدی بیگ میں رکھ لیا۔کیونکہ عدن گاڑی میں بیٹھا ہارن پر ہارن دے رہا تھا۔

"ابھی میں چلتی ہوں۔۔۔!میں آپ سے رابطہ کرلوں گی"۔یہ کہہ کر وہ اس کو خدا حافظ کہتے ہوئے عدن کی گاڑی کی طرف بڑھی۔جو اس سے بڑے تیکھے چتونوں سے گھور رہا تھا۔جبکہ جائشہ اس کی بوکھلاہٹ پر اچھنبے کا شکار ہوئی۔

★******★******★

"کیا کہہ رہی تھی"۔عدن نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"گاؤں کے مسائل کے بارے میں بات کر رہی تھی"۔وہ یہ کہہ کر باہر دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ دنوں تک دو ڈاکٹرز ادھر آجائیں گے۔۔۔۔ایک میل ہے اور ایک فی میل ہے"۔عدن حیدر ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اس بات پر میں آپ کو تھینک یو نہیں کہہ سکتی کیونکہ یہ آپ کا فرض ہے۔۔۔"۔وہ لاپرواہی سے عجیب لٹھ مار انداز میں بولی۔تو وہ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگ گیا۔

"میں نے کب کہا کہ تم میرا شکریہ ادا کرو"۔وہ بھی اسی انداز میں بولا۔تو وہ آگے سے چپ ہو گئی۔

وہ حویلی پہنچے تو سب نے انھیں حیرت سے دیکھا۔

کیونکہ نئے شادی شدہ جوڑوں والی کوئی بات نہیں تھی۔مستجاب بلکل ہلکے رنگ کے سادہ کپڑوں میں ملبوس تھی۔جبکہ عدن حیدر اپنے آفس والے لباس پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔آتے ہی وہ ملک اللہ داد کے کمرے کی طرف بڑھا۔تو وہ بھی دادا کے کمرے کی طرف بڑھی۔ملک اللہ داد ان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔پھر اشارے سے ان دونوں کو اپنے پاس ہی بٹھا لیا

"تم دونوں کے کان کھینچنے والے ہوئے ہیں"۔انھوں نے تھوڑے سے غصے سے کہا۔

"کیا ہوا دادا جان"۔عدن کو کچھ کچھ تو سمجھ آرہی تھی لیکن پھر بھی اس نے دادا سے پوچھ لیا۔

"کل تم لوگوں کا ولیمہ تھا اور آج تم دونوں اپنی ڈیوٹیاں نبھانے گئے ہوئے تھے۔"ان کے لہجے میں ڈانٹ تھی۔

"دادا جان کام کرنا بھی تو ضروری ہوتا ہے"۔عدن نے مسکراتے ہوئے بولا۔تو وہ اسے دیکھنے لگ گئی کیونکہ وہ کم ہی مسکراتا تھا۔

"گڑیا تم بتانا پسند کرو گی کہ تم کہاں گئی ہوئی تھی"۔اب کہ توپوں کا رخ مستجاب کی جانب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان ! صحیح تو کہہ رہا ہے عدن کام بھی تو ضروری ہوتا ہے"۔اس نے عدن کی ہاں میں ہاں ملائی۔ملک اللہ دار بے اختیار ہنسنے لگے۔جس پر وہ دونوں بھی مسکرا دیئے۔

"شکر ہے ایک بات پر تو تم دونوں متفق ہوئے ہو۔۔۔امید ہے آئندہ بھی ہر بات پر متفق ہوں گے"۔دادا نے دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور مستجاب بیٹا یہ تم نے کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔۔۔دو دن کی دلہن بھلا ایسے کپڑے پہنتی ہے۔۔۔اللہ جنت نصیب کرے تم لوگوں کی دادی کو۔۔۔شادی کے دو سال بعد تک بھڑکیلے کپڑے پہنتے رہی"۔اپنی زوجہ مرحومہ کے ذکر پر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"داداجان کیا آپ دادی سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ؟"۔مستجاب نے دلچسپی سے پوچھا۔

"محبت کرتا تھا نہیں۔۔۔۔اب بھی کرتا ہوں۔۔۔کیونکہ محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔اور میری خدا سے دعا ہے کہ تم دونوں میں بھی ایسی ہی محبت پیدا ہو"۔آخری بات پر ان دونوں کو سمجھ نہ آئی کہ داداجان ان کو دعا دے رہے ہیں۔۔۔یا بددعا۔

"اچھا داداجان میں چلتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔دادا کو محسوس ہو گیا کہ ان کی بات اس کو پسند نہیں آئی۔

"عدن کیا اب بھی نکاح ہونے کے بعد تم مستجاب کو ناپسند کرتے ہو۔۔؟دادا کے سوال پر وہ گڑبڑا کر رہ گیا۔

"نہیں داداجان میں پہلے بھی اسے ناپسند نہیں کرتا تھا۔۔۔بس اس کی بدتمیزی کرنے پر اس پر غصہ آتا تھا۔۔۔۔"۔عدن نے وضاحت دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اس کا مطلب ہے تم اسے پسند کرنے لگ گئے ہو۔۔۔میں بھی کتنا پاگل ہوں۔۔۔!اتنی خوبصورت لڑکی کو کوئی بھلا کیسے ناپسند کر سکتا ہے۔۔۔اب تو پھر بھی وہ تمہاری بیوی ہے"۔ملک اللہ داد خوش ہوتے ہوئے بولے۔

"داداجان مجھے پکا پھسانے کا پروگرام بنایا ہوا ہے آپ نے"۔عدن نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اس کا منہ دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے۔۔؟"۔وہ بھی سنجیدگی سے بولے۔

"ایک طرف بابا اور امی اور دوسری طرف مستجاب۔۔۔۔۔۔۔!اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ نے مجھے ان دونوں میں پھنسادیا ہے"۔وہ اپنے دل کی بات زبان پر لاتے لاتے بات بدل گیا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اس نے کوئی ایسی بات کی تو دادا کو دکھ ہوگا۔

"میرے بچے مرد بڑے بڑے مسائل حل کر لیتے ہیں یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔۔اور مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔۔کہ تم سب ٹھیک کردو گے"۔دادا کے لہجے میں اس کے لئے بڑا مان تھا۔

"اچھا چلو چھوڑو اس بات کو تم نے جائیداد کے کاغذات تیار کروا لیے ہیں"۔ملک اللہ داد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی داداجان اس سلسلے میں آج وکیل سے ملا ہوں۔۔۔ایک ہفتے تک چاچو کے نام پراپرٹی کا کافی حصہ مستجاب کے نام منتقل ہو جائے گا"۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔تو دادا نے بے اختیار اٹھ کر پوتے کو گلے لگالیا۔

"تم میرا فخر ہو عدن اور میرا فخر کبھی ٹوٹنے مت دینا"۔وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولے۔

"داداجان آپ کا عدن آپ کا فخر کبھی بھی ٹوٹنے نہیں دے گا"۔وہ دادا کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھادادا جان اب میں چلتا ہوں۔۔۔آپ آرام کریں پھر ملاقات ہو گی یہ کہہ کر وہ ان کے کمرے سے نکل گیا۔

وہ کمرے میں آیا تو مستجاب کمرے میں موجود نہیں تھی۔اپنے کپڑے نکالنے کے بعد وہ فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہو کر باہر نکلا تو تب بھی وہ کمرے میں نہیں تھی۔"یہ کہاں گئی ہے۔۔؟"یہ سوچتے ہوئے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔تو وہ ربیعہ کے بچوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہی تھی وہ بھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"میرے لیے بھی کھانا لگاؤ"۔اسے یہ کہہ کر وہ ارحم کو پیار کرنے لگا۔

"ماموں پتہ ہے آنٹی کتنی اچھی ہے"۔ارحم اپنی توتلی زبان سے اس کی تعریفیں کرنے لگا۔تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا جو غصے میں برتن پٹخ رہی تھی۔

"کھانا لگاؤ۔۔!ایسے کہہ رہا ہے جیسے میں اس کی نوکرانی ہوں"۔وہ ساتھ ساتھ بڑابڑا بھی رہی تھی۔اس پر عدن کو بڑا تاؤ آیا۔لیکن ہونٹ بھینچے وہ وہاں پر بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد ربیعہ بھی وہی آ گئی۔

"سارا دن کہاں غائب رہے تم دونوں میاں بیوی؟"۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کچھ ضروری کام سے گیا تھا"۔عدن نے آہستگی سے کہا۔"اور میڈم تم کہاں تھی۔۔؟"اب اس کا رخ مستجاب کی طرف تھا۔

"آپی میں ہاسپٹل گئی تھی"۔وہ نظریں جھکا کر بولی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب اسے لمبا لیکچر سننے کو ملے گا۔

"آفرین ہو تم دونوں پر۔۔۔کل ولیمہ تھا اور آج کام پر نکلے ہوئے تھے۔۔۔۔مجھے تو تم دونوں کی بلکل بھی سمجھ نہیں آتی کہ آخر تم دونوں چاہتے کیا ہو۔۔۔کبھی کبھی بہت عجیب بی ہیو کرتے ہو۔۔لگتا ہے جیسے بالکل مخالف

Posted On Kitab Nagri

سمت چل رہے ہو۔۔۔اور مستجاب دیکھو اپنا حلیہ کوئی لگ رہا ہے کہ تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔۔۔ کبھی کبھی بہت غصہ آتا ہے مجھے تم پر"۔ربیعہ منہ بنا کر غصے سے بولی تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

"آپی کسی ضروری کام سے ہی نکلا ہوا تھا"۔عدن کھانا چھوڑ کر اٹھ چکا تھا۔

"اب جا کہاں رہے ہو۔۔۔؟"بیٹھو اب کہ اس نے عدن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اب پھر آپ کا لیکچر شروع ہو جائے گا"۔وہ سخت بد مزہ ہوا تھا کچھ دوراتوں کے رتجگے تھے اور مستجاب نے جس طرح سے کھانا دیا تھا۔ویرسے آپی کی جھاڑ وہ ہاتھ چھڑاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

"ہیں اسے کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟مانا کہ میرا لہجہ تھوڑا سا سخت تھا"۔اب وہ مستجاب کی طرف متوجہ ہوئی تو اس نے اٹھ جانا ہی مناسب سمجھا۔

"بات سنو اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔!ایسا ہوتا ہے۔۔۔؟نئی نویلی دلہنوں کا حال"۔ربیعہ نے غصے سے کہا۔

آ"پی آپ اپنے بھائی کا غصہ اب مجھ پر نکال رہی ہیں"۔مستجاب یہ کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

★******★*******★

"سر ملک دلاور کی بھتیجی سے ملاقات ہوئی ہے بڑی ہی اچھی لڑکی ہے"۔جائشہ اس وقت ہمدانی کے آفس میں بیٹھ کر چائے پی رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"۔ہمدانی پر سوچ انداز میں بولا۔

"جی سر۔۔!لگ تو ایسا ہی رہا ہے کیونکہ وہ لڑکی اس گاؤں کے مسائل کو حل کرنا چاہتی ہے"۔وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے بولی۔اس کی پورے آفس میں ہمدانی کے ساتھ بہت لگتی تھی۔وہ زیادہ تر باتیں اعجاز ہمدانی سے ڈسکس کرتی تھی۔ایک دم سے اس کا فون بجا۔تو رضا بخاری کا نمبر دیکھ کر وہ چونک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ حنان آپ سے ملنے کی ضد کر رہا ہے اگر آپ کے پاس ٹائم ہے۔۔۔۔تو پلیز تھوڑی دیر کے لئے گھر آ سکتی ہو"۔رضا نے ریکویسٹ والے انداز میں کہا۔

"سر میں ابھی پہنچتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

جائشہ اپنے تمام ضروری کام چھوڑ کر رضا کے گھر پہنچ گئی۔حنان نے جائشہ کو آتے دیکھا تو بھاگتے ہوئے اس سے لپٹ گیا۔

آنی آپ آتی کیوں نہیں۔۔؟"وہ منہ پھلا کر بولا تو جائشہ نے اسے گود میں اٹھا کر بہت سارا پیار کیا۔

"میرے بچے کل میں بہت زیادہ بزی تھی۔۔۔۔اس لیے تم سے ملنے نہیں آسکی لیکن اب آپ کی آنی آپ سے روز ملنے آیا کرے گی"۔جائشہ اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھتے ہوئے بولی۔

"پتا ہے اتنے دنوں سے مما بھی نہیں آرہی۔۔۔۔اور آپ بھی نہیں آئی تو میں تو ڈر ہی گیا۔۔۔۔کہ آپ بھی مما کی طرح آنا ہی نہ چھوڑ دے"۔وہ معصومیت سے بولا تو جائشہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا پیچھے کھڑا رضا ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"مما تو اللہ کے پاس ہیں ناں وہ اب نہیں آئیں گی البتہ میں اپنے بیٹے سے روز ملنے آؤں گی۔۔۔۔ابھی آپ کی آنی کان پکڑ کر آپ سے سوری کرتی ہے"۔جائشہ اپنے کان پکڑتے ہوئے بولی تو وہ مسکرانے لگا۔

"آپ کو پتا ہے کہ میری ماما کیوں نہیں آتی۔۔۔؟"پھر اس کے سوالات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور اب جائشہ کو پتا تھا کہ وہ دو تین گھنٹوں تک اس کے ساتھ بزی ہونے والی ہے۔

"مس جائشہ میں آپ سے بہت معذرت چاہتا ہوں۔۔آپ کو اپنے کئی امپورٹنٹ کام چھوڑ کر آنا پڑا"۔اتنا مضبوط انسان اس وقت بے بس نظر آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر کوئی بھی کام حنان سے زیادہ امپورٹنٹ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ڈونٹ وری۔۔! آپ آفس جائیں میں ٹھہر کے آ جاؤں گی"۔وہ یہ کہہ کر حنان کو لے کر اس کے کمرے میں چلی گئی اور رضا بخاری چپ کر کے گاڑی میں آ بیٹھا۔

"گاڑی آفس کی طرف لے کے چلو"۔ڈرائیور کو کہہ کر اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لی

"آخر کب تک چلے گا یہ سب کیسے میں تنہا فیس کروں گا یہ سب رانیہ تمہارے بغیر"۔وہ اندر ہی اندر گھٹ رہا تھا لیکن اپنا درد اب وہ کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا۔کیونکہ اب اسے مضبوط ہونا تھا اپنے حنان کے لئے اور اپنے والدین کے لئے جو اس کے لئے ہمہ وقت پریشان رہتے تھے۔

★******★******★

سکون وضبط کی سب کوششیں بیکار جاتی ہیں

نظر آتے ہو اک لمحہ تو پہروں دل دھڑکتا ہے

وہ کمرے میں آئی تو ایک ناگوار سی بو نے اسے آ گھیرا۔اس نے چونک کر دیکھا تو وہ گیلری میں کھڑا اسگریٹ سے شغل فرما رہا تھا۔

"تم اسموکنگ کیوں کر رہے ہو۔۔؟"وہ عدن کو دیکھ کر ناگواری سے بولی تو اس نے ہاتھ میں پکڑے سگریٹ کا ایک گہرا کش لگایا اور دھواں فضا میں چھوڑا جبکہ اس نے ناگواری سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"میں تمہاری کسی بھی فضول بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔جاؤ جا کر سو جاؤ"۔وہ یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنے شغل میں مصروف ہو گیا تو اسے عدن پر بہت زیادہ غصہ آیا اس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھین لی۔اس گستاخی پر عدن کی آنکھوں میں استعجاب ابھرا۔پھر کسی احساس کے تحت اس کی آنکھیں چمکنے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لگیں۔تو اس نے مستجاب کو اپنی طرف کھینچا۔وہ اس چیز کے لیے ذہنی طور پر تیار نہیں تھی۔بے اختیار اس کے سینے سے آلگی۔اس کی اس حرکت پر وہ ششدر رہی تو رہ گئی۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔؟"وہ اس کی گرفت میں غرائی تھی۔

"آپ بیویوں والے انداز اپناؤ گی تو میں بھی تو شوہر بننے کی کوشش کروں گا میری جان۔۔۔!وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو وہ کان کی لوؤں تک سرخ ہو گئی۔

" گھٹیا انسان اپنے وعدے سے مکر رہے ہو"۔وہ بمشکل اتنا ہی بول سکی۔

"سارے وعدے اور حدیں بس میرے لیے ہیں۔۔۔؟کیا تم کسی بات کی پابند نہیں ہو"۔وہ ایک ہاتھ سے اسے مضبوطی سے تھامے دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے بولا۔

تکلیف کے احساس سے اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔ایک لمحے کیلئے عدن کو ایسے لگا کہ وہ ان آنکھوں پر سب کچھ ہار دے گا۔سب عہد و پیمان بھول جائے گا۔اسی پل اس نے مستجاب کو ہلکا سا دھکا دے کر خود سے دور کیا۔اور خود بیڈ کی طرف بڑھا۔

"جنگلی انسان ہر وقت دھمکاتا رہتا ہے"۔مستجاب کو ہوش آیا تو وہ بلند آواز میں بڑبڑانے لگی۔وہ جو سونے کی تیاری کر رہا تھا اس کی بڑابڑاہٹ پر زیر لب مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔سارا غصہ اس کی آنکھوں کے خوف کی دلکشی نے ہوا کر دیا تھا۔

"اب مجھے کبھی ایسے ڈکٹیٹ مت کرنا۔۔۔اس لئے میں بھی جیسے کہتا ہوں۔۔۔ویسا ہی کرو"۔وہ اپنے اوپر کمفرٹر لیتے ہوئے بولا۔کیونکہ اب وہ سونا چاہتا تھا۔پچھلی دو راتوں سے وہ سو نہیں سکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"زر خرید نہیں ہوں تمہاری"۔اب زیادہ دھمکیاں دیں تو میں جا کر داداجان کو بتادوں گی"۔اس نے بھی دھمکی دی تو وہ زیر لب مسکرانے لگا۔

"اگر داداجان کو پریشان کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا"۔وہ اپنی آنکھیں اس کے جھنجلائے ہوئے چہرے پر ٹکاتے ہوئے بولا۔

"تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا"۔وہ یہ کہتی ہوئی چینج کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھی۔

★******★******★

حنان آج بہت ضدی ہو گیا تھا۔آفس کا ٹائم تو اب ختم ہو چکا تھا وہ جائشہ کو اپنے گھر نہیں جانے دے رہا تھا۔

اس کو کچھ بے یقینی سی تھی کہ ماں چلی گئی ہے اور اب یہ بھی چلی جائے گی تو دوبارہ نہیں آئے گی۔

اماں کو اس نے انفارم کر دیا کہ وہ آج ذرا لیٹ آئے گی۔

رضا بخاری گھر پہنچا تو وہ اس کو سلا رہی تھی۔وہ اندر ہی اندر اس بات کو لے کر پریشان ہو رہا تھا کہ وہ حنان کو کیسے ڈیل کرے۔کیونکہ وہ اس کی ماں سے بھی نہیں سنبھل رہا تھا۔اس کو سلا کر کمرے سے باہر نکلی تو رضا بخاری شاید اسی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

"جائشہ میں تم سے بہت معذرت چاہتا ہوں"۔رضا بہت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔

"پلیز سر!ایسا کہہ کر آپ مجھے شرمندہ مت کریں"۔رضا بخاری کا ایسا کہنے پر اسے حقیقت میں دکھ ہوا تھا۔

"سر میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں"۔جائشہ رضا بخاری کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولی۔

"جی ضرور"۔رضا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"سر کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے۔۔؟"۔سوال تھا یا کوئی بم تھا جو وہ رضا بخاری کے سر پر پھوڑ چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ آریو ان یور سینسز؟"رضا بخاری نے بے یقینی سے اس سر پھری لڑکی کو دیکھا۔جو کسی بھی وقت کچھ بھی کہہ سکتی تھی۔

"سر سمپل سی بات ہے۔۔۔!میں آپ کو پرپوز کر رہی ہوں"۔وہ پر اعتماد طریقے سے بولی۔

"رضا کے دل میں اضطراب کے جھکڑ چلنے لگے۔

"جائشہ میں تمہاری بڑی عزت کرتا ہوں۔۔۔لیکن اس طرح کی بات کر کے تم میری نظروں میں اپنی حیثیت گرانے کی کوشش کر رہی ہو"۔رضا کا لہجہ پتھریلا ہو گیا۔

"سر اس میں حثیت سے گرنے کی بات کہاں سے آگئی۔۔۔کیا حضرت خدیجۃالکبریٰؓ نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت اور پاکیزگی دیکھتے ہوئے انہیں شادی کی پیشکش نہیں کی تھی۔۔۔؟حالانکہ وہ اپنے وقت کی پاکیزہ اور طاہرہ مشہور تھی۔۔۔جب عورت ہونے کی حیثیت سے ایک مرد کو پرپوز کرنے میں ان کی حیثیت میں کمی نہیں آئی۔۔۔۔۔تو میں بھی تو ان کی سنت پر ہی عمل کر رہی ہوں۔۔۔ایک انسان کا کردار اور شرافت دیکھ کر اس کو شادی کی پیشکش کر رہی ہوں"۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔تو وہ لاجواب ہو گیا۔اتنی پر اعتماد جائشہ علی ہی ہو سکتی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے کہ میں رانیہ کے علاوہ کسی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔اور میں تمہاری بہت زیادہ عزت کرتا ہوں۔۔۔میری زندگی میں زیادہ لڑکیاں نہیں آئیں جائشہ۔۔رانیہ تو میری زندگی تھی۔۔۔اور تمہیں دیکھ کر مجھے لڑکیوں پہ پر فخر ہوتا ہے۔۔کیونکہ اگر ہمارے معاشرے میں تم جیسی مضبوط کردار کی لڑکی ہو گی تو ہمارا معاشرہ بہت ترقی کرے گا۔۔۔لیکن یہ بات کر کے تم نے میرا بہت دل دکھایا ہے"۔رضا بخاری ضبط کی آخری حدوں پر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر۔۔!پتاہے آپ بھی میرے لئے بہت زیادہ قابل احترام ہیں۔۔۔مجھ سے آپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔۔۔اور آپ سے بڑھ کر آپ کے بیٹے کی تکلیف نہیں دیکھی جاتی۔۔۔اگر میری آپ سے شادی ہو جائے گی تو کم از کم میں آپ کے بیٹے کی تو دیکھ بھال کر سکوں گی۔" جائشہ نے اسے قائل کرنا چاہا۔

"جائشہ تم ناممکن بات پر کیوں زور دے رہی ہو"۔رضا بخاری دکھ سے بولا۔

"سر میں نہیں کہتی کہ میں آپ سے اس ٹائپ کی محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔جو آج کل کی لڑکیاں لڑکوں سے کرتی ہیں۔۔۔میری محبت میں عقیدت شامل ہے۔۔۔جس کو آپ چاہ کر بھی کسی پیمانے پر ناپ نہیں سکتے۔۔۔۔ میں جائشہ علی اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ میں آپ کی تکلیف سے بہت تکلیف محسوس کرتی ہوں۔۔۔۔اور آپ کے بیٹے کی تکلیف مجھے دوہری اذیت میں مبتلا کرتی ہے۔۔۔پلیز سر۔۔!میرے لیے نہیں نہ اپنے لیے۔۔۔!اپنے بیٹے کیلئے میرے پرپوزل پر غور ضرور کیجئے گا"۔جائشہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔

"جائشہ فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر بھی لوں تو میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکتا۔۔۔۔نہ محبت نہ توجہ نہ کچھ اور۔۔۔۔تم جوان ہو خوبصورت ہو۔۔۔دن بدن ایک زبردست سلیبریٹی بنتی جا رہی ہو۔۔۔۔تمہیں کبھی بھی رشتوں کی کمی تو نہیں ہو گی۔۔۔۔کوئی بھی انسان تمہارا ہاتھ تھام کر فخر محسوس کرے گا۔۔۔۔۔میرے پاس تمہیں نارسائیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملے گا"۔رضا بخاری نے مدلل انداز میں اسے سمجھانا چاہا۔تو ایک پھیکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر ابھری۔

"سر اتنے انسانوں میں ایک ہی انسان ایسا ہے کہ جس کے چہرے پر تکلیف کی ایک جنبش مجھے کرب میں مبتلا کر دیتی ہے۔۔۔اور جائشہ علی کے لیے وہ انسان صرف رضا بخاری ہے۔۔۔۔اور کوئی بھی نہیں"۔جائشہ ٹھوس

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

انداز میں بولی۔تو رضا بخاری اس کے واضح اظہار پر ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔رضا بخاری کو ایسا لگا کہ کوئی بھی انسان اس لڑکی سے باتوں میں نہیں جیت سکتا۔

"میں بالکل خالی ہوں جائشہ "۔وہ شکست خوردہ لہجے میں بولا۔

"سر اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔وہ اس کے قریب آکر بولی۔

"جائشہ اگر تم میرے ساتھ مزید کام کرنا چاہتی ہو تو اس ٹاپک پر مجھ سے دوبارہ بات مت کرنا"۔رضا کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی در آئی۔تو وہ چپ کر گئی۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔کچھ لمحوں کے لیے وہ اپنی کیفیت پر حیران کھڑی رہی۔دل انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتا ہے۔۔۔۔اپنے جذبوں کی ناقدری پر آنکھوں میں نمی آگئی۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ رضا بخاری کو اس نے پرپوز کر کے صحیح کیا یا غلط کیا۔اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔اب شاید وہ چاہ کہ بھی اس پیارے سے انسان کو راضی کیسے کر سکتی تھی۔

"یااللہ تو ہی دلوں میں ایسے جذبات ڈالتا ہے۔۔۔۔اگر ایسے جذبات میرے دل میں ڈالے ہیں۔تو اس انسان کو میری منزل قرار دے"۔وہ دل ہی دل میں خدا سے دعا کر رہی تھی۔جب کہ وہ رات رضا بخاری پر بہت بھاری تھی۔ساری رات وہ سو نہیں سکا تھا اسے رہ رہ کر جائشہ پر غصہ آرہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بالکل بیوقوف لڑکی ہے ایک سے بڑھ کر ایک رشتہ اپنے لیے تلاش کر سکتی ہے۔۔۔۔مجھ جیسے خالی انسان سے اسے کیا ملے گا"۔وہ کرب سے ساری رات یہی سوچتا رہا۔

★*******★********★

کافی دنوں بعد صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے ہوئے تھے۔سوائے دلاور کے وہ کچھ دنوں کے لیے ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔حسام بھی اپنی بیوی رخسار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا عدن بھی تیار ہو کر نیچے آگیا تھوڑی دیر بعد مستجاب بھی

Posted On Kitab Nagri

تیار ہو کر ٹیبل پر آئی۔ملک اللہ داد سب کو اکھٹا بیٹھے دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔مستجاب کو دیکھ کر راشدہ کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔جو ملک اللہ داد کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکے۔

"رخسار بیٹی! اگر تمہیں کوئی تکلیف ہو تو بلا جھجک اپنے نانا کو بتانا"۔انہوں نے اپنی نواسی اور حسام کی بیوی رخسار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دادا جان میں اسے کیوں تکلیف دوں گا"۔حسام نے رخسار کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"راشدہ بیٹا کبھی تو اپنا منہ سیدھا کر لیا کرو"۔ملک اللہ داد اب اپنی بہو کی طرف متوجہ تھے۔اس بات پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ مستجاب کے لبوں کو چھو گئی جس پر راشدہ نے ایک زبردست گھوری اس پر ڈالی۔

"میں نے منہ سیدھا کرنے کا بولا ہے مزید بگاڑنے کا نہیں"ملک اللہ داد نے اسے کہا تو عدن بھی اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا۔

"ابا جان آپ تو ویسے ہی ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں"۔وہ بھی راشدہ تھی۔۔اپنے نام کی ایک تھی مجال ہے جو سسر کی کبھی کسی بات کا اثر لیا ہو۔

"تمہارے ساتھ تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔!کسی بھی بات کا مجال ہے جو تم پر اثر ہو"۔وہ تاسف سے گردن ہلا کر بولے۔اور ساتھ ہی اپنی نواسی اور پوتی کو دیکھنے لگے۔ایک تو چمک رہی تھی اور دوسری سادگی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

"ربیعہ کدھر ہے۔۔؟"ملک اللہ دادا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"صاحب جی ان کی طبیعت رات کو کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لیے سو رہی ہیں"۔رانی نے بتایا تو مستجاب کو ایک دم گہرے ملال نے آگھیرا رات کو ربیعہ سے وہ بہت بد تمیز طریقے سے بولی تھی۔وہ ناشتہ کر کے اٹھی۔تو ملک اللہ داد نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"دادا جان میں ذرا آپی کے کمرے میں انہیں دیکھنے جا رہی ہوں"۔وہ دادا کو دیکھتے ہوئے بولی تو عدن کو بھی خیال آیا کہ اس نے بھی رات کو اپنی بہن کے ساتھ اچھا رویہ نہیں اپنایا تھا۔

"وہ ابھی آرام کر رہی ہے اس کے آرام میں خلل نہ ڈالنا"۔راشدہ نے یہ کہہ کر اسے روک دیا تو وہ چپ کر کے کمرے میں اپنا بیگ لینے چلی گئی۔عدن اس کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ ہاسپٹل ضرور جائے گی۔

"بیٹا ابھی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔۔۔!کچھ دنوں گھومو پھرو۔۔۔!وہ شہر چلا جاتا ہے تم ہسپتال چلی جاتی ہو کیسے میاں بیوی ہو۔۔۔اور مستجاب تم ذرا اپنا حلیہ دیکھو۔۔!ایسی ہوتی ہے نویلی دلہن"۔آج ملک اللہ داد صاحب سب کی باری باری کلاس لگا رہے تھے۔

"مستجاب آپ ہمیشہ سے ہی ایسے رہتی ہیں۔۔۔یا شادی کے بعد اتنی سادہ ہوئی ہیں"۔رخسار نے یہ کہتے ہوئے اسکا گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔

دو آنکھیں تھیں جو مسلسل اس پر ٹکی ہوئی تھیں۔"سادگی میں بھی بے اختیار کرتی رہتی ہے۔جب سجتی ہے تو دل پاگل ہونے لگتا ہے"۔وہ اپنی سوچ پر خود بھی حیران ہوا دل کو سختی سے ڈپٹا۔

"بھابھی آپ کیا چاہتی ہیں کہ یہ بھی من من کے زیور پہن کر ہسپتال میں مریضوں کو چیک کرے"۔عدن نے جیسے اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔جس پر رخسار اس کا منہ دیکھ کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں" یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔تو وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔ تھوڑی دور جا کر اس نے گاڑی ایک درخت کے نیچے جھٹکے سے روک دی۔تو وہ نہ سمجھی کے عالم میں اسے دیکھنے لگی۔ گردن گھما کر اسکا بڑے گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔ جس پر وہ خاصی بدمزہ ہوئی تھی۔

"کیا ہے اب۔۔! ایسے کیوں گھور رہے ہو"۔وہ تیوری چڑھا کر بولی۔

"میں نے تمہیں سمجھایا تھا یہ کنگن مت اتارنا پھر کیوں اتارے۔۔؟" لہجے میں ہلکا سا غصہ لیے اس نے سوال کیا۔

"میرے بازؤں پر الرجی ہو جاتی ہے"۔وہ منہ بنا کر بولی۔

"اگر سارے نہیں پہن سکتی تو صرف دو پہن لو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی پاکٹ سے کنگن نکالے۔آگے بڑھ کر اس کی کلائی تھامی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔اس کی کلائی واقع ہی جگہ جگہ سے سرخ ہوئی تھی۔ لیکن وہ اس بات کو اگنور کر کے اس کی کلائی میں کنگن پہنانے لگا۔اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن عدن نے اسے آنکھیں دکھائیں جس پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔""گھر جا کر دو اتار دینا ابھی یہ پہن لو"۔یہ کہہ کر اس نے اس کی کلائی چھوڑ دی تو اس نے شکر کا سانس لیا۔

"میں نے سمجھایا تھا کہ زیادہ نہیں تو تھوڑا سا نئی نویلی دلہن والا حلیہ اپناؤ۔۔۔! ہر ایک کو کیوں تنقید کا موقع دیے رہی ہو۔۔؟" یہ کہتے ہوئے اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"میں پاگل ہوں جو تم سے بات کر رہا ہوں"۔کوئی جواب نہ پا کر وہ برہمی سے بولا۔

"اگر میں تمہارے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی تو تم بھی میرے معاملات میں مداخلت نہ کیا کرو"۔وہ ناگواری سے بولی اپنی رات کی گئی عزت افزائی کی یاد آ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا یہ رات کاری ایکشن ہے"۔عدن یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔اگر تمہیں میرے دل کی خواہشوں کا پتہ چل جائے تو تم کیا کرو۔۔۔جو ہر وقت تمہیں دیکھنے کا متمنی رہتا ہے۔۔ایک لمحے کے لئے بھی تمہارے خیال سے دور نہیں ہوتا۔

"یا شٹ"۔کہتے ہوئے اس نے جھٹکے سے گاڑی روک دی میستجاب کا سر ڈیش بورڈ سے جا ٹکرایا تو وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تمہارا ہاسپٹل آ گیا ہے"۔وہ روڈ طریقے سے بولا تو اس کی پیشانی شکنوں سے بھر گئی۔

"اب گھور کیا رہی ہو۔۔؟جلدی اترو"۔اب کے لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"جنگلی انسان"۔یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکلی اور گاڑی کا دروازہ جتنی قوت سے بند کر سکتی تھی۔اتنا زور لگا دیا۔گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرنے کی آواز عدن حیدر کے کانوں کو جا کر لگی تھی۔جس پر اس نے درزیدہ نظروں سے اسے دیکھا لیکن وہ بنا دیکھے ہاسپٹل کی طرف بڑھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★********★*********★

"سر آپ اندر نہیں جا سکتے"۔ریسیپشن پر بیٹھا لڑکا میر ارسلان کو روکتا ہی رہ گیا لیکن وہ جائشہ کے سر پر پہنچ چکا تھا۔جس پر جائشہ نے چوکیدار کو آواز دی جس پر وہ بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"آئندہ اگر یہ آدمی ادھر آئے تو اس کو دفتر میں گھسنے مت دینا۔اس نے میر ارسلان کی طرف غصے سے دیکھا۔

"جی میڈم۔۔!میں نے تو بہت روکا تھا لیکن یہ کہتے ہیں کہ تم شاید مجھے جانتے نہیں ہو۔۔۔!کہ میں کون ہوں؟"۔چوکیدار بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آپ جائیں"۔ جائشہ چوکیدار کو بھیج کر میر اارسلان کی طرف متوجہ ہوئی جو بھرپور نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے کے رنگوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

"تم جیسا لوفر انسان میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا"۔اس نے غصے سے کہا۔

"میڈم میں نے کیا لوفر پن آپ سے کر دیا۔۔۔! چلو۔۔۔! اگر آپ لوفر کہتی ہیں تو یہ خطاب بھی منظور ہے"۔ یہ کہتے ہوئے وہ کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے بیٹھ گیا۔ تو جائشہ کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے۔

"پٹائی کرنے کو دل چاہ رہا ہے تو کر دو میری جان۔۔۔! تمہارے لئے تو کچھ بھی"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تو جائشہ نے اس پر تھپڑ مارنا چاہا تو میر اارسلان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ بدتمیز انسان۔۔۔! میں تمہارا حشر کر دوں گی"۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

"حشر تو تم پہلے ہی میرا کر چکی ہو"۔ وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو جو بات کرنے آیا ہوں وہ تو تم مجھے بھلا رہی ہو۔۔۔۔۔اچھا پہلے چائے کا ایک کپ تو منگواؤ پھر آرام سے بات کرتے ہیں"۔ وہ ایسے بات کر رہا تھا کہ جیسے ان کی بہت دوستی ہو۔

"جو بکواس **** کرنی ہے کرو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔ وہ غصے سے غرائی۔

"میں جو بات کرنے آیا ہوں وہ بکواس **** نہیں ہیں۔۔۔۔۔ میں سیریس ہوں جائشہ مذاق نہیں کر رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مانا کہ میرا امیج بہت خراب ہے تمہاری نظروں میں لیکن تم پہلے آزمالو پھر ہاں کہنا۔۔۔۔ میر ارسلان تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔بنو گی میری ڈریم گرل۔۔۔؟"ارسلان نے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو بڑے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اس کے چہرے کئی رنگ بدلے۔ پھر آخر میں وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی تو میر ارسلان خاص بدمزا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کوئی لطیفہ سنادیا ہے۔۔۔جو تم ایسے ہنس رہی ہو"۔وہ منہ بنا کر بولا تو اس کی ہنسی میں کمی واقع ہوئی۔

"کیا سارے شہر کی لڑکیاں مر گئی ہیں۔۔۔؟جو میر ارسلان مجھے پرپوز کر رہا ہے۔۔۔۔!"۔اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"سارا شہر کیا پوری دنیا کی لڑکیوں میں سے اب کوئی بھی لڑکی میر ارسلان کو اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔سوائے ایک لڑکی کے"۔میر ارسلان نے بھاری لہجے میں کہا۔جائشہ کے چہرے پر غضب کے آثار نمودار ہوئے۔

"سارے جہان کی لڑکیوں سے افیئرز چلا چلا کر اب مجھ پر بس نہیں چلا تو شادی کی ہی آفر کر دی۔۔۔۔۔وہ اس لئے کہ تمہیں پتا ہے۔۔کہ میں تمہارے ساتھ دوستی کسی بھی صورت میں نہیں کروں گی۔۔!واؤ امیزنگ مسٹر۔۔۔۔۔!کیا کہنے آپ کی ذہانت کے"۔اب کے اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔اور میر ارسلان کو ایسے لگا کہ وہ ان شراروں میں جل کر خاکستر ہو جائے گا۔

"یہ حربے کہیں اور جا کر آزماؤ۔۔۔!جائشہ کو تم جیسے مردوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔!جو گلی گلی منڈلاتے ہیں۔۔۔۔۔!چلے جاؤ مسٹر ارسلان یہاں سے۔۔۔!اور اب دوبارہ مجھ سے ملنے کی کوشش مت کرنا"۔وہ دانت پیس کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی تو ایک پل میں میر ارسلان کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔

"جائشہ میں تمہارے ساتھ بالکل سنسیئر ہوں"۔وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولا انداز میں بے بسی تھی۔کہ وہ کیسے اس لڑکی کو اپنے خلوص کا یقین دلائے۔

"لیکن میں تمہارے ساتھ سنسیئر نہیں ہوں"۔یہ کہہ کر وہ غصے سے اپنے کیبن سے باہر نکلی تو دوسری طرف سے آتے رضا بخاری سے ٹکراتے ٹکراتے بچی جس پر رضا نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔جو غصے سے لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔جب میر ارسلان کو اس کے کیبن سے باہر نکلتے دیکھا تو الجھن کا شکار ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے ہیں رضا صاحب آپ۔۔؟"۔میر ارسلان اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔!آپ ادھر کیسے۔۔۔؟"رضا نے حیرت سے سوال کیا تو ایک پھیکی سی مسکراہٹ میرا ارسلان کے چہرے پر ابھری۔

"ایک ضروری کام سے آیا تھا"۔وہ یہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھا۔اور رضا کے پیچھے آتے ہوئے ہمدانی کو پتہ چل گیا کہ وہ کس ضروری کام سے آیا تھا۔

###############

وہ ہسپتال سے گھر لوٹی تو سب سے پہلے فریش ہو کر ربیعہ کے کمرے کی جانب بڑھی وہ اس وقت بچوں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔اسے دیکھ کر منہ بنایا تو ایک مسکراہٹ مستجاب کے لبوں کو چھو گئی۔اسے پتہ چل گیا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔

"کیا ہوا ہے آپی۔۔۔؟آپ مجھ سے ناراض ہیں"۔وہ یہ کہتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"ماما آپ آنٹی سے ناراج ہیں۔۔؟"ارحم معصومیت سے بولا تو مستجاب اسے پیار کرنے لگی۔

"ہاں آپ کی ماما ناں مجھ سے ناراض ہیں تو آپ اپنی ماما سے بولو کہ آنٹی سے راضی ہو جائیں"۔مستجاب کن انکھیوں سے ربیعہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں ناراض ہوں تم سے۔۔۔۔!بھئی ایک بات کی حد ہوتی ہے ایک بات تمہیں کتنی دفعہ سمجھا لو لیکن تم پر کوئی اثر ہوتا ہی نہیں ہے"۔ربیعہ نے اپنی مزید ناراضگی جتائی۔

"اور اب میں کیسے اپنی بہن کو راضی کر سکتی ہوں"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ربیعہ کو لگا کے وہ اس سے کبھی ناراض ناراض نہیں ہو سکتی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک شرط پر میں راضی ہوں گی"۔وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔

"آپ کی ہر شرط مجھے منظور ہے"۔ مستجاب نے اپنے گیلے بالوں پر انگلی چلاتے ہوے کہا۔

"یہ جو حلیہ بنائے پھرتی ہو ناں حویلی کی ملازمائیں کیا کہتی ہوں گی کہ اس لڑکی کو شادی کی کوئی بھی خوشی نہیں ہے۔۔۔اپنے انداز اور اطوار بدلو مستجاب۔۔۔۔مانا کے تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔لیکن اب اتنی بھی کیا لاپرواہی"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"آپی مجھ سے ہیوی ڈریسز نہیں پہنے جاتے"۔اس نے اپنی پرابلم بتائی۔

"میں نے کب کہا کہ تم ہیوی ڈریسز پہنو۔۔۔ہلکے ڈریسز پہن لو۔ تمہارے کان بھی خالی ہے گلہ بھی خالی ہے اور یہ بس تم نے کنگن پہنے ہوئے ہیں وہ بھی شاید عدن نے زبردستی پہنائے ہوں گے"۔وہ ہلکا سا ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے آپی اب کوشش کروں گی اب تو مان جائے ناں"۔وہ نرمی سے بولی تو ربیعہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتی مستجاب۔۔۔بس وقتی غصہ تھا جو تم نے ٹھیک کر دیا"۔وہ پیار سے بولی تو مستجاب کے چہرے سے خوشی پھوٹ پڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کافی رات ہو چکی تھی لیکن عدن ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔ مستجاب تو مزے سے صوفے پر سو گئی۔رات کے ایک بجے عدن اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس کو سوتے ہوئے پایا۔وہ بے ترتیب سی صوفے پر سوئی ہوئی تھی۔ایک بازو سینے پر جبکہ دوسرا بازو صوفے کے نیچے لٹکا ہوا تھا۔کئی لمحوں تک عدن اس کو دیکھتا رہا۔پھر اپنی بے اختیاری کو کوستے ہوئے چینج کرنے چلا گیا۔وہ واپس آیا تو وہ ہنوز اسی پوزیشن میں سو رہی تھی۔کچھ سوچتا ہوا وہ اس کے قریب آیا تو اس کا جو بازو نیچے لٹک رہا تھا اس کو اٹھا کر اس کے اوپر رکھ دیا۔بالوں کی کچھ لٹیں چہرے پر پھیل کر

Posted On Kitab Nagri

اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہی تھیں۔وہ اپنے جذبوں پر بند باندھا ہوا سونے کے لئے بیڈ کی طرف بڑھا۔

جب سے مستجاب اس کی زندگی میں آئی تھی تو اس کی روٹین ہی بدلنا شروع ہو گئی تھی۔وہ جو صبح صبح نماز ادا کرنے کے بعد ورزش کرتا تھا۔اب ان رتجگوں سے اس کی آنکھ کافی دیر سے کھلتی تھی۔

آج بھی کمرے میں کھٹر پٹر کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے بال سنوار رہی تھی ہلکے سے کڑھائی والے براؤن کلر کے سوٹ میں وہ

بچ رہی تھی۔شاید کل والی کلاس کا اثر تھا کہ لبوں پر لپسٹک بھی موجود تھی اور کانوں میں ٹاپس بھی پہن رہی تھی۔گہری نگاہوں کے ارتکاز کا اثر تھا کہ اس نے بیڈ کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جس پر مستجاب کے چہرے پر ایک ناگوار تاثر ابھرا۔

"اگر صبح نماز کے لیے اٹھ گئی تھی تو مجھے بھی اٹھا دینا تھا۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔اپنی بے اختیاری پر قابو پا چکا تھا۔

"مجھے کیا پتا کہ تم رات کو کب آئے تھے۔۔۔۔؟یا تمہیں کتنی دیر تک سونا ہے۔۔۔؟وہ دوسرے کان میں ٹاپس پہن کر اپنا تنقیدی جائزہ لے کر شیشے کے سامنے سے ہٹ گئی۔

"آئندہ اگر میں ں ہ اٹھا تو مجھے نماز کے ٹائم اٹھا دینا"۔اسے پتا تھا کہ مستجاب بھی باقاعدگی سے نماز ادا کرتی ہے۔وہ یہ کہتا ہوا اپنے کپڑے نکالنے لگا تو وہ بیگ اٹھا کر کمرے سے جانے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو"۔اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاسپٹل اور کہاں"۔اسے زہر لگ رہے تھے اس کے سوال و جواب۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔۔۔!تم میرے لیے بھی ناشتہ لگواؤ۔۔۔! میں دس منٹ میں نیچے آرہا ہوں وہ یہ کہتا ہوں واش روم میں گھس گیا تو وہ اس کے حکم پر پیچ وتاب کھاتے ہوئے نیچے چلی گئی۔ جلدی جلدی ناشتہ کیا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گئی۔جب وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو وہ جا چکی تھی وہ بغیر ناشتہ کئے ہی اپنی گاڑی کی طرف غصے سے بڑھا۔ ابھی وہ ہاسپٹل جا کر بیٹھی ہی تھی کہ وہ بھی اس کے سر پر پہنچ چکا تھا وہ حیرانی سے دیکھنے لگی جب کہ وہ قہر برساتی نظروں سے اسکی طرف بڑھا۔

"جب میں کہہ رہا تھا کہ میں نیچے آرہا ہوں تو پھر کیوں آئی ہو۔۔۔۔۔۔! تنی جلدی کس بات کی تھی۔۔۔؟" وہ اس کی کرسی کے دونوں طرف مضبوطی سے ہاتھ ہوئے بولا تو اس کے کلون کی مہک اسکے حواس مختل کرنے لگی۔

"اگر میں آگئی ہوں تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟اور یہ ہاسپٹل ہے تمہارا کمرہ نہیں"۔ وہ غصے سے اپنا چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولی۔ تو عدن اپنے اوپر قابو کھونے لگا۔کام کرنے والا لڑکا کمرے میں آنے لگا تو عدن نے ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالی اور کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کر دیا۔جس پر وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے عدن"۔ وہ جھنجھلا کر بولی۔

"ابھی تو میں نے کوئی بد تمیزی کی ہی نہیں ہے مسز۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اس کی کلائی تھام لی۔ تو چھڑوانے لگی۔تو گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

" aden you are hurting me".

وہ غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں چھوڑوں گا۔۔۔جب تک یہ نہ سمجھادوں کہ میری بات رد کرنے کی کچھ تو سزا ملے گی"۔وہ اس کے چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا۔تو وہ اسکی مضبوط گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔چہرہ اونچا کر کے اپنا چہرہ اسکے چہرے سے مس کیا تو وہ تڑپ کر رہ گئی۔

"آئندہ میری بات کو اہمیت دو گی یا نہیں۔۔۔"۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"دوں گی۔۔۔! چھوڑو مجھے"۔وہ غصے اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت سے بولی۔تو ایک ایک خوبصورت مسکراہٹ عدن حیدر کے لبوں کو چھو گئی۔جو اس کو زہر لگی۔

"امید ہے کہ تم آئندہ ایسا خوبصورت موقع نہیں دو گی"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کی پیشانی پر لب رکھ کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔وہ سوچنے لگ گئی کہ یہ انسان کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"کیا تم اس طرح مجھ سے اپنی ہر ناجائز بات منواؤ گے تم اول درجے کے بلیک میلر ہو۔۔"۔وہ اپنا اعتماد بحال کر چکی تھی۔

" اچھا میں نے تو یہ بولا تھا کہ تم میرے لئے ناشتہ لگواؤ اس میں ناجائز بات کہاں سے آگئی"۔وہ پر سکون طریقے سے بولا۔

"میرے قریب آنے کے بہانے تلاش کرتے ہو تم"۔اس پر عدن حیدر نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔

"مجھے تمہارے قریب آنے کے لیے کسی بھی بہانے کی ضرورت نہیں ہے مسز۔۔۔۔جب چاہوں تمہارے قریب آسکتا ہوں۔۔۔۔جہاں تک بہانہ بنانے کی بات ہے تو تم مجھے ایسا موقع ہی نہ دیا کرو۔۔۔۔امید ہے آئندہ احتیاط کرو گی"۔وہ دل جلانے والے انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔تو وہ ایک ٹک اس کے خوبصورت

Posted On Kitab Nagri

چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔جو غصے کے بغیر بہت اچھا لگ رہا تھا۔لیکن دوسرے ہی پل اس کو اس کی دھونس یاد آئی تو وہ زہر لگنے لگا۔

"تمہارا وعدہ کہاں گیا۔۔؟" وہ اس کو کچھ یاد دلاتے ہوئے بولی۔

"جہاں تک وعدے کی بات ہے تو میں نے خیانت نہیں کی۔۔۔اپنے وعدے کی پاداش میں۔۔۔۔۔۔۔بہت چھوٹ دے رکھی ہے تمہیں"۔وہ معنی خیز نظر اس پر ڈال کر بولا۔

"اچھا اب جاؤ یہاں سے مجھے کچھ کام کرنا ہے۔۔۔باہر مریض بھی آچکے ہیں اور تم یہاں پر بیٹھ کر میرا وقت برباد کر رہے ہو"۔وہ غصے سے بولی۔

"اگر نہ جاؤں تو۔۔؟"۔وہ ٹیبل پر اپنی دونوں ٹانگیں پسارتے ہوئے بولا۔وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔

عدن حیدر کو یہ منظر لطف دے رہا تھا۔کچھ بے قراریوں کو قرار ملا تھا۔

"پلیز عدن جاؤ یہاں سے"۔اب وہ اس کے قریب جا کر منت بھرے انداز میں بولی۔تو عدن کا دل کیا کہ اس کے اس انداز پر دو جہان وار دے۔ایک دم کھل کر مسکرایا۔"ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس کی کنگن والی کلائی ہونٹوں سے لگائی۔تو وہ اس کی گستاخیوں پر اپنے آپ کو کوسنے لگی۔کہ وہ کیوں اس کی بات رد کر کے ہاسپٹل آئی ہے۔

ایک گہری نگاہ اس پر ڈال کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

تو وہ لڑکا دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

"آئندہ جب میں آؤں تو مجھے ایسے دروازے پر نظر مت آنا"۔وہ اس لڑکے پر نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مستجاب تم ایک دلدل میں قدم رکھ چکی ہو یہ سب چیزیں اتنی آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو"۔اس کی ماں کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اپنی کلائی کو دیکھا جہاں پر ابھی بھی اس کا جلتا ہوا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

★*******★*********★

"اور آج ہمارے پروگرام میں ہمارے مہمان ہیں۔۔۔ملک دلاور جو کہ صوبائی اسمبلی کے رکن بھی ہیں اور وزیر اعلی کے مشیر بھی رہ چکے ہیں۔۔۔!ہم ان کو اپنے پروگرام میں خوش آمدید کہتے ہیں"۔جائشہ کی آواز پر ملک دلاور نے غصے سے پورے عملے کو گھورا۔

"سر پرویز صاحب کی گاڑی راستے میں خراب ہو گئی ہے اس لیے وہ پہنچ نہیں سکے اس لیے جائشہ ہی اب آپ کا انٹرویو لے گی۔ہمدانی نے ملک دلاور کا غصہ کم کرنا چاہا۔جس پر وہ صرف اس کو دیکھ کر رہ گیا کیونکہ پروگرام لائیو جا رہا تھا اور وہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔

"سر پہلے تو میں آپ کو اپنے پروگرام میں خوش آمدید کہتے ہوں۔۔!تقریبا سب ہی سیاستدان ہمارے پروگرامز میں آچکے ہیں۔۔۔آپ کے ساتھ میرا پہلا انٹرویو ہے۔۔۔!"جائشہ تیز تیز بولتے ہوئے دلاور ملک سے مخاطب تھی جس پر وہ صرف مسکرا کر رہ گیا۔سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔پہلے سوالات تو بالکل نارمل تھے جن کا جواب ملک دلاور نے بڑے پر اعتماد طریقے سے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر میں آپ کے گاؤں کا دورہ کر چکی ہوں بہت سارے مسائل بکھرے پڑے ہیں۔۔۔۔۔! لیکن ایک اچھی بات جو میں نے دیکھی ہے۔وہ آپ کی بھتیجی ہے۔۔۔! وہ اس گاؤں کے صحت کے مسائل حل کرنا چاہتی ہیں"۔جائشہ نے پروفیشنل انداز میں کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"جی ہاں۔۔۔! میری بھتیجی ایک بہت ہی قابل ڈاکٹر ہے۔۔۔اور باہر سے پڑھ کر آئی ہے۔۔۔اس سلسلے میں اس نے اپنا کام بھی کرنا شروع کر دیا ہے۔۔۔ہمارے گاؤں کے ہاسپٹل میں ہم مریضوں کو مفت ادویات دے رہے ہیں"۔دلاور ملک پہلے تو مستجاب کے ذکر پر پریشان ہوا آپ پھر اس کے کام کو اپنے حق میں اچھا جانتے ہوئے وضاحت دی۔ جس پر ایک پر اسرار مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی

"اور اس کو ہاسپٹل کہنا تو زیادتی ہو گی کیونکہ وہ گاؤں کے لوگوں کے لیے بہت ہی چھوٹا ہے۔۔۔ لیکن ایک بات جو مجھے اچھی لگی۔۔۔! وہ آپ کی بھتیجی کہہ رہی تھی کہ وہ اس گاؤں میں بہت بڑا ہاسپٹل بنانا چاہ رہی ہے۔۔۔! کیا آپ ان کا ساتھ دیں گے۔۔۔؟اس سوال پر وہ گڑ بڑا کر رہ گیا۔

"جی ہاں کیوں نہیں"۔دلاور ملک صرف اتنا ہی کہہ سکا۔اندر ہی اندر وہ اس لڑکی پر پیچ و تاب کھا رہا تھا جو بڑی خوبصورتی سے اسے اس کی باتوں میں ہی پھنسا رہی تھی۔

"کب تک آپ ہاسپٹل کا کام شروع کر رہے ہیں۔۔؟"یہ سوال اسے تھپڑ کی طرح لگا۔

"میں نے آپ سے کہا ناں ہم جلد ہی کام شروع کر دینگے"۔وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"جلدی کا مطلب آج یا ایک دو ماہ بعد یا سال بعد"۔جائشہ نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔لائیو پروگرام میں ہی اس نے ایک زبردست قسم کی گھوری جائشہ پر ڈالی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر پہلے بھی آپ نے کئی منصوبوں کا اعلان کیا تھا۔۔۔۔لیکن کوئی بھی ان میں سے پورا نہ ہو سکا۔۔۔اس لئے میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ بھی پہلے منصوبوں کی طرح ہوگا یا اس پر عمل ہوگا"۔جائشہ اپنی فارم میں آچکی تھی اور ہمدانی زیر لب مسکرا رہا تھا۔جبکہ رضا بخاری ٹی وی پر بیٹھ کر یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔اور جائشہ کو اس کی بہادری پر دل ہی دل میں داد دادے رہا تھا۔

"ایک تو جو آپ اینکر لوگ ہیں ناں وہ یہی چاہتے ہیں کہ ہم ادھر منہ سے بات نکالیں اور ادھر پوری ہو جائے"۔دلاور ملک نے غصہ دباتے ہوئے کہا۔ایک طنزیہ مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی۔

"سر کاغذات نامزدگی میں آپ نے ایک ہی شادی لکھوائی ہے۔۔۔۔جبکہ میرے مطابق آپ نے تین شادیاں کرر کھی ہیں"۔وہ دلاور ملک کے سر پر بم پھوڑ کے بڑے آرام سے اب اسے دیکھ رہی تھی۔دلاور ملک کا دل کیا کہ اس لڑکی کو وہاں پر ہی بیٹھے بیٹھے قتل کر دے۔

"مجھے نہیں پتہ کہ آپ کو ایسی غلط خبریں کہاں سے ملتی ہیں آپ کبھی بھی کہیں بھی کسی کی بھی عزت اتار سکتی ہیں"۔وہ اب غصے سے بولا۔

"سر آپ کی دونوں خفیہ شادیوں کے ثبوت میرے پاس ہیں"۔اس پراعتماد لہجے پر دلاور ملک کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

"مس جائشہ مجھے لگتا ہے آپ ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہیں۔۔۔اس لئے آپ مجھے اپنے پروگرام میں بلا کر بے عزت کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے ملک دلاور لائیو پروگرام سے اٹھ گیا تھا۔ جائشہ کے پروگرام کی ریٹنگ آسمان کو چھونے لگی۔ملک دلاور غصے سے دھاڑتا ہوا چینل کے آفس سے باہر نکل

Posted On Kitab Nagri

گیا۔ جبکہ کچھ سوچتے ہوئے جائشہ کی آنکھیں نمی چھلکانے کو تیار تھیں۔ جس کو وہ چھپانے کے لیے واش روم میں چلی گئی۔ گھر میں فردوس بیگم کو وہ نیند کی گولی دے کر آئی تھی تاکہ وہ اس کا پروگرام نہ دیکھ سکے۔

ہمدانی اپنے آفس میں بیٹھا حیران ہو رہا تھا کہ اس طرح کی معلومات جائشہ نے کہاں سے حاصل کیں ہیں"۔

کافی دیر بعد واش روم سے باہر نکلی تو ہمدانی کو اپنے کیبن میں بیٹھے ہوئے پایا۔

"کیا ہوا جائشہ تم رو رہی تھی۔۔۔؟"۔اس نے اس کی سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر کچھ نہیں میں بس گھر جانا چاہوں گی"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔

" Jaisha are you ok?"

ہمدانی نے قریب آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ تو وہ نظریں چرا کر رہ گئی۔

"سر میں ٹھیک ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کیبن سے باہر نکل گئی۔

★*******★********★

پورے میڈیا میں دلاور ملک کی تین شادیوں کی خبریں گردش کر رہی تھیں۔ جب مستجاب نے یوٹیوب پر ریکارڈ پروگرام دیکھا۔ تو اس لڑکی کی ہمت اور بہادری کو داد دیے بغیر نہ رہ سکی کچھ یاد آنے پر اپنے بیگ سے جائشہ کا کارڈ نکالا اور موبائل پر اس کا نمبر ملانے لگی۔ اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔ میر ارسلان نے بھی اس کے پروگرام کے کلپس دیکھ لیے تھے۔ اس نے بھی جائشہ کا نمبر ملایا جو ہنوز بند جا رہا تھا۔ رضا بخاری اور ہمدانی بھی اسکا نمبر ملا رہے تھے لیکن بند جا رہا تھا۔ جس پر رضا بخاری کو ایک پریشانی نے آگھیرا۔ اس نے وہاں کے چوکیدار کو فون کیا۔ جس پر اس نے بتایا کہ جائشہ کب کی گھر آچکی ہے۔ رضا بخاری کچھ سوچتا ہوا حنان کو لے کر اس کے گھر کی طرف روانہ

Posted On Kitab Nagri

ہوا۔دو تین دفعہ بیل دینے پر جائشہ نے دروازہ کھولا۔تو وہ اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔شاید رو رو کے آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔اس کی یہ حالت دیکھ کر رضا بخاری کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

"کیا ہوا جائشہ۔۔؟"رضا بخاری نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں سر بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔آپ آئیں ناں اندر"۔یہ کہتے ہوئے اس نے راستہ چھوڑا رضا بخاری کے پیچھے سے نکل کر ایک دم حنان نے آکر اسے پکڑ لیا۔اس پر وہ خوشی سے چیخنے لگی۔

"میرا بچہ مجھ سے ملنے آیا ہے"۔وہ اس کو دیکھ کر ساری پریشانی بھول گئی۔

"تھینک یو سر! جو آپ حنان کو ادھر لے کر آئے"۔یہ کہتے ہوئے وہ حنان کو پیار کرنے لگی۔

"آپ آج مجھ سے ملنے نہیں آئی ناں آنی تو پھر میں آگیا"۔یہ کہتے ہوئے وہ جائشہ کے سینے سے لگ گیا۔

"سر میں آپ کے لئے چائے لے کر آتی ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اٹھنے لگی تو رضا بخاری نے اسے منع کر دیا۔

"جائشہ مجھے لگتا ہے کہ جیسے تم ہم سے کچھ کو چھپا رہی ہو۔۔۔۔۔کیا پریشانی ہے تم شیئر کر سکتی ہو"۔رضا بخاری نے اس کے چہرے کی طرف بہت غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ایک لمحے کیلئے اس مہربان کو دیکھ کر سب بھولنے لگی۔

"سر جب آپ اپنی زندگی میں شامل کریں گے تو سب کچھ شیئر کروں گی"۔وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی۔

رضا بخاری بہت غصے سے اسے دیکھنے لگا۔اسے تو یہ لگا تھا کہ اس کے واضح انکار کے بعد جائشہ اب اس موضوع پر کوئی بھی بات نہیں کرے گی۔۔۔لیکن شاید یہ اس کی بھول تھی۔وہ اپنے ارادوں میں مصمم لگ رہی تھی۔رضا بخاری ایک دم سے غصے سے اٹھا اور زبردستی حنان کو لے کر باہر کی طرف نکلتا چلا گیا۔اور پیچھے وہ اپنے ہاتھ کی لکیروں کو گھورنے لگی۔پتہ نہیں یہ انسان اس کی قسمت میں ہے کہ نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

صبح جب وہ آفس کے لیے نکلی تو کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔بلیک کلر کی کرولا اس کی گاڑی کے سامنے آکر رکی۔تو اس کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔لیکن اچانک اس گاڑی میں سے پانچ دیو ہیکل نما آدمی اسلحے سمیت باہر نکل کر اس کی گاڑی کی جانب بڑھے۔

"باہر نکلو لڑکی۔۔! نہیں تو ڈرائیور سمیت اڑا دیں گے"۔ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ڈرائیور کو چھوڑ دو! میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں". جائشہ نے ہار ماننے والے انداز میں کہا۔

"چاروں طرف سے اپنی اپنی پسٹل کا رخ اس لڑکی کی طرف موڑو۔۔! کیونکہ یہ بہت تیز لڑکی ہے"۔ان میں سے ایک آدمی نے باقی چار آدمیوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا مدثر جو اپنی گن نے نکالنے ہی لگا تھا اپنے ہاتھوں کو روک دیا۔

دیکھو تم لوگوں کو مجھ سے مسئلہ ہے۔۔۔یہ ڈرائیور تو بالکل بے قصور ہے اسے چھوڑ دو"۔جائشہ نے بغیر ڈرے ہوئے کہا۔

"تم نے کیا ہمیں بیوقوف سمجھا ہوا ہے۔۔۔!اس ڈرائیور کو چھوڑ کر ہم اپنی موت کو خود دعوت دیں۔ان میں سے ایک آدمی خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔جبکہ دوسرے نے جائشہ کے قریب آکر اس کے منہ پر ایک رومال رکھا جس کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

★*******★********★

"کیسے ہو عمیر؟ ٹھیک ہو"مستجاب عمیر سے کافی دنوں بعد بات کر رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے شدید ناراض ہے۔

"تم تو خوش ہونا اپنی زندگی سے"۔عمیر کے لہجے کی خشکی نے مستجاب کو پریشان کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو میری شادی کی بات کو لے کر اس طرح تو نہ کرو میرے ساتھ۔۔۔۔۔! تم میرے بہت اچھے کولیگ اور دوست بھی تو ہو"۔ مستجاب بہت لجاجت سے بولی۔

"بولو کیسے میری یاد آگئی"۔ عمیر کا لہجہ ہنوز ویسا ہی تھا۔

"عمیر میں یہاں پر ایک ہوسپیٹل بنانا چاہ رہی تھی تو اس سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔اس سلسلے میں تم اگر کسی این جی او سے بات کرو۔۔۔تاکہ ہمیں کچھ مالی سپورٹ مل سکے"۔ مستجاب نے وضاحت دی تو عمیر تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گیا"ٹھیک ہے اس نیک کام میں تمہارا پورا ساتھ دوں گا"۔ تھینک یو عمیر یو آر سو سویٹ"۔ کمرے میں آتے عدن کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے تو اس کی ساری حسیات بیدار ہو گئیں۔ پتہ نہیں دوسری طرف سے اس نے کیا بات کی کہ وہ کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔ عدن کو دیکھ کر اس نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا جس پر عدن کے اندر جوار بھاٹا اٹھنے لگا۔

"یہ دل ہے کہ یہ موجود نہ بھی ہو تو پھر بھی اس کو سوچتا رہتا ہے اور یہ کتنے آرام سے ایک غیر مرد کے ساتھ گپیں لگا رہی ہے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ اس کے قریب آیا اور فون اس کے ہاتھ سے چھین لیا جس پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر کال بند کر دی۔

"عدن تم مجھے زیادہ ہی تنگ کرنے لگے ہو"۔ وہ غصے سے بولی تو وہ چپ کر گیا۔ کہ وہ آتے ہیں بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میرے لیے کھانا لگواؤ میں فریش ہو کے آتا ہوں"۔ وہ اس کی بات کو اگنور کرتا ہوا کپڑے اٹھا کے واش روم میں چلا گیا۔ جب وہ فریش ہو کر نکلا تو اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔ایک غضب ناک نگاہ اس پر ڈال کر وہ اپنی شرٹ پہننے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہیں کیا بولا ہے۔۔۔؟وہ یہ کہتا ہوں اپنے گیلے بالوں کو برش کرنے لگا۔

"نوکر نہیں ہوں تمہاری"۔وہ یہ کہہ کر کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

"دوسروں سے کیسے خوش اخلاقی سے گپ شپ لگائی جارہی تھی اور میرے ساتھ سیدھے منہ بات کرتے ہوئے تمہاری جان جاتی ہیں"۔یہ کہہ کر عدن نے غصے سے برش کو ڈریسنگ کے شیشے کے اوپر دے مارا۔ایک چھناکے سے شیشے کی ایک سائیڈ ٹوٹ گئی۔جس سے وہ آنکھوں میں نفرت لئے اسے دیکھنے لگ گئی۔

"پتا ہے تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟تم اپنے آپ کو اوروں اسے بہتر سمجھتے ہو لیکن حقیقت میں تم سب سے بدتر ہو" اس نے بھی اسے جلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی وہ غضب ناک انداز میں اس کی طرف بڑھا تو وہ پیچھے ہٹتی ہٹتی دیوار کے ساتھ جا لگی۔

"اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں داداجان کو تمہاری شکایت لگاؤں گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے آنکھیں میچ لیں۔

"کیا چاہتی ہو تم"۔یہ کہتے ہوئے عدن نے سارے کمرے کا حشر نشر کر دیا اور وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے حیرت اور صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔

"جب سے میری زندگی میں آئی ہوں میرا سکون برباد کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔کیوں آئی ہو میری زندگی میں"۔!یہ کہتے ہوئے اس نے سارے کمرے کا ستیاناس کر دیا۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی وحشت کو دیکھ کر مستجاب کو خوف محسوس ہونے لگا۔

"یااللہ کیسا جنونی انسان ہے"۔خود سے کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی۔تو عدن نے آگے بڑھ کر اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔اس کی یہ حالت دیکھ کر مستجاب کا دل تھا کہ پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو تیار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ابھی دادا جان کو۔۔۔۔۔۔۔۔"ابھی یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ عدن نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ جس سے باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی دب کر رہ گئے۔

"بالکل خاموش۔۔۔! نہیں تو نتائج کی تم خود ذمہ دار ہو گی"۔ایسا کہتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔جو خوفزدہ ہرنی کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں میں نے پہلے ہی سمجھایا تھا کہ میں تمہاری بدتمیزیوں کو بالکل برداشت نہیں کروں گا۔۔۔کہا تھا کہ نہیں"۔وہ چیختے ہوئے بولا تو مستجاب کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس کے غضب کی جگہ دل کی بے چینی نے لے لی۔

"تم بہت برے ہو"۔یہ کہتے ہوئے مستجاب نے درزیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔اسی پل اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔اپنے سر کو اس کے کندھے پر ٹکا دیا۔ جیسے کوئی تھکا ہوا مسافر کہیں ستانے کے لیے بیٹھ جائے۔اس کی قربت پر مستجاب کی جان ہوا ہونے لگی۔

"پیچھے ہٹو"۔وہ پرزور انداز میں اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔ جس سے اسکی گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔چیزوں کے ٹوٹنے کی آواز سن کر راشدہ ادھر سے گزر رہی تھی تو وہ کمرے کی طرف لپکی۔

"عدن کیا ہوا ہے دروازہ کھولو"۔راشدہ اونچی آواز میں بولی۔

"کچھ نہیں امی۔۔! ہم بس یونہی کھیل رہے تھے بچپن کی یاد تازہ کی ہے"۔عدن اسے نرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ تھوڑی دیر کھڑی رہ کر وہاں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مسز شاید تمہیں شوق آتا ہے میرے قریب آنے کا اس لیے ایسی الٹی سیدھی حرکتیں کرتی ہو"۔بہت خوبصورتی سے مسکراتا ہوا سارا الزام اسی پر دھر چکا تھا۔جس پر وہ اس شخص کے پل پل بدلتے روپ کو دیکھ کر حیرت کا شکار ہو گئی۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے قریب آنے کا۔۔"۔وہ کمرے کی حالت کو بے چارگی سے دیکھنے لگی۔

"اس سب کی تم ذمہ دار ہو۔۔۔! چلو میری جان۔۔۔۔۔۔میرے آنے تک کمرے کی صفائی ہو جانی چاہیے۔وہ یہ کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا تو وہ رو دینے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

"میں نہیں چاہتا کہ گھر میں کسی ملازمہ کو ہماری اس چھوٹی سی جنگ کا پتہ چلے۔۔۔اس لئے اب آپ کو ہی یہ سب کرنا پڑے گا"۔اس نے گردن گھما کر اسے دیکھا تو وہ رو دینے کو تھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟"عدن نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا تو وہ الزام دینے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ سب کچھ تم نے کیا ہے میں نے نہیں کیا"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"واقع ہی یہ سب میں نے کیا ہے۔۔۔اور تم نے جو کیا ہے میں اس کو بیان بھی نہیں کر سکتا"۔وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

"اب تم مجھے ایسے دیکھوں گی تو میں باہر کیسے جا سکوں گا۔۔۔۔۔ چلو چھوڑو اس بات کو میں تمہارے ساتھ صاف کرواتا ہوں چلو شاباش شروع ہو جاؤ"۔وہ شاید اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے سارے کانچ خود اٹھانے لگ گیا۔وہ بھی کمرے میں پھیلی ہوئی دوسری چیزوں کو ترتیب سے رکھنے لگی۔پورے کمرے میں شیشے کے کانچ جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے جو وہ بڑی احتیاط سے اٹھا رہا تھا۔اٹھاتے اٹھاتے ایک کانچ اس کی انگلی کو زخمی

Posted On Kitab Nagri

کر گیا۔لیکن عدن حیدر کو کب پرواہ تھی وہ تو اپنے دل کی بے بسی پر اندر ہی اندر گھٹ رہا تھا۔مستجاب نے اچانک اسے دیکھا تو اس کی انگلی سے خون نکل رہا تھا۔

"تمہاری انگلی زخمی ہو گئی ہے عدن"۔وہ یہ کہتی ہوئی اس کی طرف بڑھی۔اس کی انگلی پکڑنی چاہی جو اس نے پیچھے کرلی۔

"یہ زخم تو عدن حیدر کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتے ڈر تو اندر آئے زخموں سے لگتا ہے جو کسی بھی وقت ناسور بن جاتے ہیں"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔تو وہ سر جھٹک کر فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔

"ادھر کرو اپنا ہاتھ"۔وہ اپنے مخصوص انداز میں بولی۔

"کس کی جرات ہے۔۔۔جو عدن حیدر کو ایسے مخاطب کرے۔۔۔۔لیکن پتہ نہیں کیوں تمہاری ساری بدتمیزیاں برداشت کر جاتا ہوں"۔وہ اپنا ہاتھ اس کے آگے کرتے ہوئے بولا۔تو وہ اس کی بات پر اسے دیکھنے لگ گئی۔

"برداشت کرتے ہو یا سزا دیتے ہو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا زخم کا جائزہ لیا تو وہ تھوڑا گہرا زخم تھا۔اس نے زخم پر ٹیوب لگائی۔اتنے قریب سے اس کے ایک ایک نقش کو حفظ کرنے لگا۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے گولڈ کے ٹاپس چہرے پر عجیب خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے گلے میں ڈالا ہوا چھوٹا سا لاکٹ اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔وہ بے خود سا ہونے لگا۔

"گھورنے سے باز نہ آنا۔۔"۔وہ یہ کہہ کر پیچھے ہٹنے لگی تو اس نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"اب تم مجھے اپنے آپ کو دیکھنے سے بھی روکو گی۔۔۔۔میں کونسا کسی نامحرم کو دیکھ رہا ہوں"۔اس کے ہاتھ سے کھیلتے ہوئے بولا تو وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے مخصوص لب ولہجہ اور زبردست قسم کی پرسنلیٹی سے کسی بھی لڑکی کو مسحور کر سکتا تھا۔ تو اسے دیکھتے ہوئے سوچ کے کسی اور ہی جہان میں پہنچ چکی تھی۔

"کتنی گرل فرینڈز تھیں تمہاری۔۔؟ بلکہ ہو سکتا ہے ابھی بھی ہو"۔اس سے ہاتھ چھڑا کر چیزیں اٹھانے لگی تھی۔اس سوال پر عدن کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔

"میری کسی لڑکی کے ساتھ کبھی دوستی نہیں رہی لیکن ایک دوست ہے میری جینی بہت اچھی اور خوبصورت لڑکی ہے۔۔۔ بالکل دیوانی ہے"۔عدن کی نظروں کے سامنے جینی کا خوبصورت چہرہ آ گیا۔

"تو شادی کر لینی تھی اس سے"۔اس نے اپنا مشورہ دینا ضروری سمجھا۔

"ہاں تم سے تو بہتر تھا میں اس سے شادی کر لیتا"۔عدن اب دل جلانے والے انداز میں بولا۔

"تو اب کر لو میں نے کونسا تمہیں روکا ہوا ہے"۔وہ بھی دوبدو انداز میں بولی۔

"جب تم سے جان چھٹے گی تو پھر ہی سوچوں گا ناں"۔وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

"ڈونٹ وری۔۔۔! جائیداد منتقل ہو جانے دو۔۔۔! دادا کو منا لینا میں تمہاری زندگی سے نکل جاؤں گی"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔تو وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔وہ تو مذاق میں اسے چھیڑ رہا تھا اب کے دھواں دھواں چہرہ لیے اسے دیکھنے لگا۔وہ خواب دیکھنے والا بندہ نہیں تھا۔حقیقت پسند انسان تھا۔لیکن پتہ نہیں کیوں دل نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ خواب دیکھ بیٹھا تھا۔جن سے رہائی پانا اب اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"کیا اس کے دل کو کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔۔۔کیا وہ یکطرفہ آگ میں جل رہا تھا۔۔۔۔۔۔؟ کئی سوالات تھے جن کے جوابات اس کے پاس نہیں تھے۔عدن حیدر کا دل کیا کہ وہ سارے جہان کو آگ لگا دے ادھر وہ اس کے لیے ہر وقت ایک تڑپ میں مبتلا تھا۔ادھر وہ کتنے آرام سے اس کو زندگی سے نکل جانے کے لیے کہہ رہی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ وہ اسے کچھ بھی بتا کر اپنے جذبوں کی توہین نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آخر ایک انا پرست انسان تھا۔ شدت ضبط کی انتہاؤں پر تھا۔ براؤن آنکھوں کا رنگ ایکدم بدلا تھا۔ وہ حیران تھی کہ وہ ابھی تو مسکرا رہا تھا اور اچانک اس کی آنکھوں اور چہرے کا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا۔ آنکھوں سے ہزار شکوے نکل رہے تھے لیکن وہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گیا۔

★*****★******★

جائشہ آج اپنے وقت پر آفس نہ پہنچی تو ہمدانی نے اس کا نمبر ملایا لیکن کوئی رسپانس نہیں ملا۔ گھر میں اس کی ماں کے نمبر پر فون کیا تو اس نے بتایا کہ وہ تو کب کی نکل چکی ہے۔ ہمدانی نے رضا بخاری کو فون کیا تو وہ بہت پریشان ہو گیا ڈرائیور کا نمبر بھی بند جا رہا تھا رضا پریشانی کی حالت میں آفس پہنچا تو ہمدانی غصے سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔

"سر مجھے لگتا ہے کہ یہ ملک دلاور کا کام ہے"۔ ہمدانی رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"چھوڑوں گا نہیں میں اسے"۔ رضا بخاری یہ کہتے ہوئے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔

جائشہ کو جب ہوش آیا۔ تو اس نے اپنے آپ کو ایک انجان جگہ پر پایا کتنی دیر تک وہ اپنے ساتھ ہونے والے حادثے کے بارے میں سوچتی رہی۔ غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتی رہی۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھی دروازہ نہ کھلا تو وہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی تو ایک آدمی نے دروازہ کھولا تو جائشہ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اس پر پل پڑی وہ ذہنی طور پر اس چیز کے لیے تیار نہیں تھا جائشہ نے اس چیز کا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی اچھی خاصی دھلائی کر دی جبکہ دوسرے آدمی نے اپنی پسٹل کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

"خبردار اس کو چھوڑ دو نہیں تو میں گولی چلا دوں گا"۔ وہ اسے دیکھ کر بولا تو جائشہ نے ہاتھ روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بزدلو مرد بنو۔۔۔۔۔۔! یہ ہتھیار چھوڑو۔۔۔! پھر میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں کیا چیز ہوں"۔وہ غصے سے چیخی تو ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ جائشہ نے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

"اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔۔! نہیں تو میں توڑ دوں گی"۔وہ غضب ناک انداز میں بولی۔

"بڑے غضب کی چیز ہو۔۔۔! چلو صاحب لوگوں سے فارغ ہو جاؤ تو ہم بھی تمہیں دیکھ لیتے ہیں۔۔۔! اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دو"۔یہ کہتے ہوئے وہ زبردستی جائشہ کے ہاتھ اور پاؤں باندھنے لگے۔

"لے آئے ہو لڑکی کو"۔کوئی یہ کہتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو جائشہ اسے دیکھ کر حیران نہ ہوئی۔کیونکہ اس سے پتہ تھا کہ اسے کن لوگوں نے اغوا کیا ہے۔آنے والے نے جائشہ کو بڑے غور سے دیکھا تو وہ ایک زخمی مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی۔

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ یہ گھٹیا حرکت تم لوگوں کی ہے"۔جائشہ غضبناک انداز میں بولی تو وہ خاصے غصے سے اس کی طرف آیا۔

"خود کو بڑی توپ چیز سمجھتی ہو ناں تم۔۔۔تمہارا تو میں وہ حشر کروں گا کہ سب بھول جاؤ گی۔۔۔! یہ جو زبان تمہاری تیز تیز چلتی ہیں ناں۔۔۔! اب اس قابل نہیں رہے گی"۔وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ مروڑتے ہوئے بولا۔

"بے غیرت انسان۔۔۔! میرے ہاتھ کھول پھر میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔کہ میری زبان کے ساتھ ساتھ میرا ہاتھ بھی بڑا چلتا ہے"۔بغیر ڈرے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو وہ اس کی جرات پر حیران رہ گیا۔

"جیسا میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا ویسی ہی ہو تم"۔حسام کے لہجے میں ستائش تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میں نے جیسا تم لوگوں کے بارے میں سنا تھا۔۔۔۔تم اس سے بڑھ کر گھٹیا ہو"۔اس نے یہ کہا تو وہ حسام کھینچ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

"یہ ہے مردانگی تمہاری ایک لڑکی کو باندھ کر اس کو تھپڑ مار رہے ہو۔۔۔لعنت ہو تم پر"۔وہ ہذیانی انداز میں چلائی۔

"تھوڑی دیر صبر کر جاؤ دکھاتا ہوں میں تمہیں اپنی مردانگی"۔حسام گھٹیا پن کی حد پر تھا اور جائشہ کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔اس پر اس نے بڑی حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو پہلے شیرنی کی طرح غرا رہی تھی۔اور اب آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

"یہ نہ ہو کہ مجھے مردانگی دکھاتے دکھاتے تم ایسے پاتال میں گرو جہاں سے کبھی تم نکل ہی نہ سکو"۔اس کے لہجے میں طنز اور دکھ کی آمیزش تھی۔اسی اثنا میں حسام کے سیل پر بیل ہوئی تو اس نے فون پک کیا۔

"نہیں میں گاؤں میں نہیں ہوں ادھر ہی ہوں۔۔۔۔رات کو ملتے ہیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"اس کو کھولنا مت۔۔۔!میں ایک ضروری فون کر لوں۔۔۔"۔حسام یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا کمرہ کافی وسیع تھا جائشہ یہ اندازہ نہ لگا سکی وہ کون سی جگہ پر ہے کیونکہ ہاتھ تو بالکل بندھے ہوئے تھے اور اپنی بے بسی پر وہ لب کاٹنے لگی۔جبکہ اس کے ڈرائیور مدثر کو دوسرے کمرے میں بند کیا گیا تھا۔

"اے میرے پروردگار۔۔!تیرے علاوہ میرا کوئی آسرا نہیں ہے۔۔۔۔!تو ہی میری مدد فرما تو جو چاہے تو ایک لمحے میں زمین کو آسمان۔۔۔اور آسمان کو زمین پر لا سکتا ہے"۔جائشہ نے صدق دل سے پروردگار سے التجا کی۔

ادھر فردوس بیگم کا دل بہت زیادہ گھبرا رہا تھا اس لیے اس نے ہمدانی کو فون کیا۔وہ اس نے جھوٹ بول دیا کہ جائشہ آفس میں ہی ہے اور ضروری کام میں بزی ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی ماں پریشان ہو تھوڑی ہی دیر

Posted On Kitab Nagri

گزری تھی کہ ایک بلیک مرسڈیز بنگلے میں داخل ہوئی۔تو حسام اس میں سے نکلتی شخصیت کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے حیران ہوا پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔

"جائشہ کہاں ہے حسام۔۔۔؟ وہ تقریبا دھاڑتے ہوئے بولا تو وہ حسام نے اسے اشارے سے چپ ہو جانے کا کہا۔

"یار کیوں ہمارا بنا بنایا کھیل برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔۔۔! چلو وہ اندر ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ بنگلے کے اندرونی حصے کی طرف بڑھا۔

حسام یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔؟ میر اارسلان صدماتی کیفیت میں تھا۔

"میر ارسلان دھیمی آواز میں بولا تو وہ حسام ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"اگر کوئی آپ کے خلاف بولے تو اس کو اٹھا لیتے ہیں"۔

میر ارسلان کے سوال میں غصہ تھا۔

"وہ صرف ہمارے خلاف بولی نہیں ہے بلکہ ہمارے خاندان کی عزت مٹّی میں ملانے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی"۔حسام نے سختی سے کہا۔

"مجھے لے چلو اس کے پاس"۔میر ارسلان جائشہ کو جلد سے جلد دیکھنا چاہتا تھا۔

"بڑی بے تابی ہے اسے دیکھنے کی"۔اب کہ وہ طنزیہ مسکرایا۔تو میر اارسلان نے اسے غصے سے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔! جلدی ہے مجھے اسے دیکھنے کی"۔یہ کہتے ہوئے ارسلان خود ہی کمروں میں جھانکنے لگا۔

"یار کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔؟ادھر ہے"۔حسام یہ کہتا ہوں ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں پر جائشہ کے ہاتھوں کو ایک رسی سے باندھا گیا تھا۔اسکے خوبصورت بال جو وہ اسکارف میں بڑی خوبصورتی سے چھپاتی تھی بکھرے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے تھے۔ گریہ کی وجہ سے گالوں پر آنسوؤں کے نشانات تھے۔ جبکہ حسام کے تھپڑ کا بھی نشان اس کے گالوں پر موجود تھا۔ جائشہ کو اس حالت میں دیکھ کر میر اارسلان صدماتی کیفیت میں چلا گیا۔ جائشہ نے پلکیں واہ کر کے میر ارسلان کو دیکھا تو ایک زخمی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔

"تو تم بھی شامل ہو اس سب میں"۔اس بات نے میر ارسلان کو زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں لا پٹخا تھا۔

"حسام۔۔۔"وہ حلق کے بل دھاڑتا ہوا حسام کی طرف بڑھا۔اور سختی سے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"کیا ہو گیا ہے ارسلان تمہیں۔۔؟ تم پاگل تو نہیں ہو گئے"۔حسام اس کے ری ایکشن پر ششدر رہی تو رہ گیا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تمہارے دل کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔! تو بیٹھ کے حل کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔! اس میں غصہ کرنے والی کونسی بات ہے"۔حسام نے اب اسے آرام سے سمجھانا چاہا۔وہ اس کا گریبان چھوڑ کر تیزی سے جائشہ کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔

" ارسلان مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم چاہتے کیا ہو۔۔۔؟ بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ"۔حسام نے اسے روکنا چاہا۔

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں۔۔۔۔۔! لیکن اس کو بھی ساتھ لے کر جاؤں گا"۔وہ جائشہ کے ہاتھ کھول چکا تھا۔

"بڑا اچھا ڈرامہ کا لیتے ہو تم سب لوگ۔۔۔"!۔جائشہ نے میر ارسلان کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو تمہارے اغوا میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے"۔میر ارسلان نے بے بسی سے اپنی صفائی دی لیکن جائشہ کے شکوک و شبہات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

"چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔!"۔میر ارسلان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو حسام ایک دم سے آگے بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارسلان تم ایسا بالکل نہیں کرو گے اس واقعے کے بعد یہ لڑکی تو ہماری دھجیاں بکھیر کر رکھ دے گی۔۔۔۔تم جاؤ یہاں سے "۔حسام کو اپنا منصوبہ ناکام ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"حسام میرا دماغ مت خراب کرو۔۔۔"۔ابھی اس کے چہرے پر جو انگلیوں کا نشان ہیں۔۔۔۔ابھی اس کا بھی میں نے تم سے حساب لینا ہے"۔ارسلان نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔تو حسام کے لبوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ ابھری۔

"تمہارے دل کی وجہ سے میں سب برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے باپ میر افتخار کو فون ملایا۔تو تیزی سے آگے بڑھ کر میر اسلان نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر دیوار پر دے مارا۔ جس پر حسام نے غضبناک انداز میں اسے دیکھا۔

"میں ابھی تمہارا لحاظ کر رہا ہوں ارسلان۔۔۔۔لڑکی کو میں کسی صورت نہیں چھوڑوں گا"۔حسام نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"کیا کرو گے۔۔۔؟مارو گے مجھے۔۔۔!مارو"۔میر ارسلان یہ کہتا ہوں اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"اگر تم میر افتخار کے بیٹے نہ ہوتے تو میں اب تک زندہ گاڑ چکا ہوتا"۔حسام نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا کہ میں نہ تمہیں زمین میں زندہ گاڑ دوں۔۔۔۔!کیونکہ اس لڑکی کے چہرے پر جو نشان ہیں ناوہ میر اارسلان کے دل پر پڑے ہیں"۔اس کا لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔جس پر حسام کو سب سمجھ آگئی۔جبکہ جائشہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ حقیقت ہے یا وہ دونوں ڈرامہ کر رہے ہیں۔

"تم اس لڑکی کے لئے اتنے سالوں کے تعلقات خراب کرو گے ارسلان"۔حسام نے نرم لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تعلقات خراب نہیں بلکہ ختم کر دوں گا"۔اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"چلو ڈیل کر لیتے ہیں تم اس لڑکی کو اپنے ساتھ رکھ لو۔۔۔۔۔جتنے دن مرضی چاہو دل بہلا لو۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ یہ تمہاری نئی محبوبہ بننے جا رہی ہے۔۔۔۔یا تو اس سے نکاح کر لو۔۔۔۔۔میرے خیال سے نکاح کے بغیر ہی کچھ راتیں گزار لو۔۔۔۔۔پھر تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔ابھی یہ الفاظ حسام کے منہ میں ہی تھے کہ پوری قوت سے جائشہ نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ جس پر وہ حواس باختہ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"بے غیرت تم تو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو"۔جائشہ حلق کے بل چیخی تھی۔اس پر حسام نے بھی اس کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا تو میر اسلان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"حسام تم نے بہت گھٹیا بات کی ہے۔۔۔۔!مانا کہ میں اتنا اچھا انسان نہیں ہوں۔۔۔!لیکن اس لڑکی کے ساتھ میں ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ہاں یہ مجھے اچھی لگتی ہے پتہ ہے کیوں اچھی لگتی ہے۔۔۔۔کیونکہ یہ دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے کردار کی پاکیزگی نے مجھے ایسا سوچنے پر منع کر دیا ہے"۔میر ارسلان نے جائشہ کی طرف دیکھ کر کہا تو ایک لمحے کو جائشہ کو لگا کہ جیسے وہ سچ بول رہا ہے"۔ایسا کہہ کر میر اسلان نے حسام کو دھکا دیا۔

"چلو جائشہ۔۔۔"۔یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکلنے لگا تو حسام نے نے اسے پکڑ لیا۔

"ارسلان کیوں ہم سب کے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہو۔۔۔۔۔!رک جاؤ۔۔۔!نہیں تو لڑکی کو ادھر ہی مار دوں گا"۔یہ کہتے ہوئے کہ حسام نے اپنی پسٹل کا رُخ جائشہ کی طرف موڑا۔تو میر اسلان بھاگ کر جائشہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلاؤ گولی"۔ میر ارسلان نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ حسام نے پیچھے کھڑے شخص کو اشارہ کیا جس نے میر ارسلان کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تو جائشہ نے آگے بڑھ کر اس شخص کی ٹانگوں پر زبردست قسم کی کک ماری۔ جس پر وہ وہی زمین پر گرا تو اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس سے پستول چھین لی۔ اس کا رخ حسام کی طرف کر دیا۔

"آگے سے ہٹو۔۔۔۔! نہیں تو ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گی گولی چلانے میں"۔ جائشہ نے حسام کو دیکھ کر کہا۔

ایک ستائشی مسکراہٹ میر ارسلان کے چہرے پر آئی۔

"بازی تو پلٹ گئی ہے ملک حسام اب کیا کرو گے۔۔؟ چلو جائشہ"۔ حسام کو کہہ کر وہ جائشہ سے مخاطب ہوا۔

اسی اثنا میں پولیس کی گاڑی اندر داخل ہوئی تو حسام کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔

"پولیس کو کس نے بلوایا ہے۔۔؟" اس نے گیٹ کی طرف پردے کی اور سے دیکھا۔ تو پولیس کی بھاری نفری گاڑی سے باہر نکلی۔ جب کہ اس کے پیچھے گاڑی میں سے ہمدانی اور رضا بخاری برآمد ہوئے۔ تو وہ اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتے ہوئے پچھلے دروازے کی طرف سے باہر نکل گیا۔

ہمدانی اور رضا بخاری انسپکٹر سمیت اندر داخل ہوئے۔ تو جائشہ کا دل کیا کہ وہ اسی وقت اپنے اللہ کا رو رو کر شکریہ ادا کرے۔ جس نے اس کی کس کس طریقے سے مدد کی تھی۔

"کیسی ہو جائشہ۔۔۔؟" ہمدانی بے تابانہ انداز میں جائشہ کی طرف بڑھا۔ جبکہ رضا بخاری بھی اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

"سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ جس کی حفاظت کرنے والے اتنے مہربان لوگ ہوں گے اسے کیسے کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔؟"۔ جائشہ نے رضا بخاری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جبکہ رضا بخاری اور اور اعجاز ہمدانی نے میر ارسلان کو مشکوک انداز میں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انسپکٹر صاحب اریسٹ ہم"۔رضا بخاری نے میر ارسلان کی طرف اشارہ کیا تو انسپکٹر ایک لمحے کے لیے ہچکچایا تھا۔کیونکہ وہ ایک وزیر کا بیٹا تھا جبکہ میر ارسلان کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"نہیں سر۔۔!انہوں نے مجھے اغوا نہیں کیا جس نے مجھے اغوا کیا تھا وہ بھاگ گیا ہے"۔جائشہ کے ایسا کہنے پر ہمدانی اور رضا نے نا سمجھی کے انداز میں اسے دیکھا۔

"دیکھو جائشہ۔۔۔!تمہیں شاید بلیک میل کیا گیا ہے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہاری ماں بالکل محفوظ ہے"۔رضا بخاری کو پتا تھا کہ وہ لڑکی کسی سے ڈرنے والی بالکل نہیں ہے۔شاید اس کی ماں کے نام پر اسے بلیک میل کیا جا رہا ہو اس لیے وہ ایسا کہہ رہی ہے۔

"نہیں سر۔۔۔!آپ کو پتہ ہے میں سوائے خدا کے کسی سے بھی نہیں ڈرتی۔۔۔۔!مجھے جس نے اغوا کیا تھا مجھے اسکا پتہ نہیں چل سکا۔۔۔۔۔۔!"انسپکٹر صاحب آپ جائیں یہاں سے۔۔۔!"۔جائشہ نے بالکل نارمل انداز میں کہا تو رضا بخاری اور ہمدانی اس کی بات پر چکرا کر رہ گئے جبکہ میر اارسلان بھی ششدر سا اسے دیکھنے لگا۔اور انسپکٹر نے اس بات پر سکون کا سانس لیا۔

"ٹھیک ہے انسپکٹر صاحب آپ جائیں۔۔۔!"اس معاملے پر پھر بات کریں گے"۔رضا بخاری نے جائشہ کو شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔پھر میر ارسلان کی طرف متوجہ ہوا۔

"میر ارسلان۔۔۔!میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں"۔رضا نے برف جیسے سرد لہجے میں کہا۔

"سر انہوں نے مجھے اغوا نہیں کیا یہ تو مجھے بچانے آئے تھے" جائشہ نے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں مدثر کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مدثر پلیز کسی کو کچھ مت بتانا وقت آنے پر میں سب کو سب بتادوں گی"۔اس نے مدثر کو کھولتے ہوئے کہا۔ جبکہ ہمدانی اس بات پر جائشہ کو غصے سے گھور رہا تھا۔

"جائشہ میری گاڑی میں بیٹھو۔۔!اور مدثر تم بھی میرے ساتھ آؤ"۔بخاری یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔جب کہ وہاں میر ارسلان بھی یقینی سے سب دیکھ رہا تھا۔جبکہ جائشہ کی بات پر ایک گونہ سکون ملا تھا۔کہ اس نے اس کی بات یقین کر لیا ہے۔

★********★**********★

"کیا ہوا بچے۔۔؟کچھ پریشان لگ رہے ہو"عدن دادا کے پاس آکر بیٹھا تو انہوں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دادا جان آپ نے مجھے بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے"۔اس نے بے بسی سے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟ملک اللہ داد نے پریشانی سے پوچھا۔

"دادا جان آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔!ایسی کوئی بات نہیں"۔میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا۔اسے بات کرنے کا بعد احساس ہوا کہ دادا ہر بات کی کتنی ٹینشن لیتے ہیں۔

"تم ڈرو نہیں۔۔۔۔!بتاؤ جو تمہارے دل میں ہے"۔انہوں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے دل میں تو آپ کی پوتی پورے کا پورا قبضہ جمارہی ہے۔۔۔۔نہیں۔۔!بلکہ جما چکی ہے"۔عدن نے بے بس انداز میں کہا۔وہ ملک اللہ داد ہنسنے لگے۔وہ کافی دیر تک ہنستے رہے۔یہاں تک کہ ان کی آنکھوں میں پانی آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس کریں دادا جان میں کوئی مذاق کر رہا ہوں۔۔۔! جو آپ ایسے ہنس رہے ہیں"۔عدن نے برا مناتے ہوئے کہا۔تو انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔

"میں خدا کا جتنا شکر ادا کروں۔۔۔! اتنا ہی کم ہے۔۔۔! بڑی مدت بعد بہت خوش ہوا ہوں۔۔۔! آج میں سکون سے سو/سکوں گا"۔اللہ داد نے مسکراتے ہوئے کہا خوشی ان کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

"چاہے آپ کے پوتے کا سکون برباد رہے آپ کی پوتی بڑی بگڑی ہوئی ہے دادا جان"۔یہ کہتے ہوئے مستجاب کا چہرا اس کی نظروں کے سامنے گھوما۔

"پتا ہے جب محبت میں محبوب بے اعتنائی برتے تو اس محبت کو عشق تک پہنچنے میں دیر نہیں لگتی۔۔۔اور مجھے لگتا ہے میرا پوتا اپنی بیوی سے عشق کرے گا"۔ملک اللہ داد نے اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہا تو عدن نے تاسف سے سر جھٹکا۔

"لگتا ہے مجھ سے زیادہ اب آپ کو اپنی پوتی سے عشق ہو گیا ہے"۔وہ دھیمے لہجے میں ان سے گلہ کر گیا تو وہ مسکرانے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو پتا ہے کیوں میں اس سے عشق کرتا ہوں۔۔۔کیونکہ وہ میرے حسن کا پرتو ہے۔۔۔اور اب تمہارے دل کا حصہ ہے اس لیے اب وہ مجھے پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی ہے"۔ملک اللہ داد کی اس منطق عدن کے چہرے کا پر نا گوار تاثر ابھرا۔

"ٹھیک ہے دادا جان میں چلتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اٹھنے لگا۔

"ناراض ہو کر جا رہے ہو۔۔۔۔۔! کمرے میں توڑ پھوڑ کر کے بھی سکون نہیں آیا"۔اب انھوں نے طنزیہ کہا تو حیرت اور بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"دادا آپ کو کیسے پتا۔۔؟ وہ اس بات پر حواس باختہ ہی تو رہ گیا تھا۔

"تمہارا دادا بیمار ہے بہرہ نہیں ہوا۔۔۔۔پتا ہے جب کسی سے محبت ہوتی ہے۔۔۔تو اگر اس پر بس نہ چلے تو انسان اپنے سے کمتر چیزوں پر ہی غصہ نکالتا ہے۔۔"۔دادا نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں ہے مجھے اس سے محبت"۔وہ اپنی ہی تردید کر رہا تھا۔جس پر ملک اداللہ داد کھل کر مسکرائے تھے۔

"اپنے آپ سے بھاگنا چھوڑ دو عدن۔۔۔۔!ناراض کیوں ہوتے ہو۔۔۔۔بس اس کے ساتھ اپنا رویہ نرم رکھو ۔۔۔!کبھی بھی زبردستی مت کرنا یہ جو عورت ہوتی ہے ناں یہ بڑی نازک ہوتی ہے محبت سے سب منوالو اور زبردستی کرو۔۔۔۔!تو وہ کچھ بھی نہیں مانتی بلکہ الٹا اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے"۔انھوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"دادا جان میں کبھی بھی اس سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔لیکن اسے بھی تو کچھ سمجھائیں"۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ گلہ کر بیٹھا۔

"عدن مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی پتا ہے جو اصل مرد ہوتا ہے ناں۔۔۔!وہ کبھی بھی اپنی بیوی کی بات کسی کو بھی نہیں بتاتا۔۔۔تم اسے خود ہینڈل کرو۔۔۔۔!باقی جو دل کے معاملات ہے۔۔۔ان پر دادا سے ضرور مشورہ کر لینا۔۔۔۔!کیونکہ میں نے بھی تمہاری دادی سے بہت محبت کی ہے"۔وہ خوشگوار انداز میں بولے۔

"ٹھیک ہے دادا جان کوشش کرتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔تو دادا نے اسے پھر پکارا۔

"کل ذرا جلدی آجانا۔۔۔!کیونکہ تم دونوں نے میرے ساتھ دربار چلنا ہے چادر چڑھانے"۔

"وہ کیوں۔۔۔؟"اس نے نہ سمجھی سے دیکھا۔

"میری منت جو پوری ہوئی ہے"۔ان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن داداجان آپ کو پتا ہے مجھے ان سب باتوں پر اتنا یقین نہیں ہے"۔اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"لیکن مجھے یقین ہے کیونکہ میرا یقین میرے سامنے کھڑا ہے"۔اب کہ اٹھتے ہوئے انہوں نے اس کی پیشانی چوم لی۔

"آپ کی منتوں نے ناں مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا" وہ مسکراتے ہوئے دادا کا ہاتھ چوم کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کو پتہ تھا کہ اس کے داداجان آج کتنے خوش ہیں اور اسی خوشی میں وہ پر سکون ہو کر اپنے کمرے میں آیا۔تو کمرہ بلکل صاف تھا اور وہ دشمن جان صوفے پر لیپ ٹاپ پر کسی کام میں مصروف تھی۔اسکے آنے پر بھی اس کی مصروفیت میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔اس نے لیٹ کر لائٹ آف کر دی۔

"عدن میں کام لگی ہوئی ہوں"۔اس نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس وقت سخت نیند آرہی ہے مجھے صبح جلدی اٹھ کر جانا ہے۔۔۔جب لائٹ آن ہو تو مجھے نیند ہی نہیں آتی۔۔۔۔اس لیے تم یہ کام کل کر لینا"۔وہ آرام سے کہتا ہوں اپنے اوپر کمبل تان گیا۔جبکہ وہ اندھیرے میں تھوڑی دیر اسے گھورتی رہی۔پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنے ڈاکومینٹس اور لیپ ٹاپ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

"کیا یار۔۔۔!سکون برباد کیا ہوا اس لڑکی نے میرا"۔وہ خود سے ہی کہتا ہوا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

★******★********★

"سر آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔۔؟"گاڑی میں بیٹھتے ہی جائشہ نے ہمدانی سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دو ہمدانی۔۔۔! جب یہ ہمیں سب بتائے گی تو ہی ہم اسے بتائیں گے ہم اس تک کیسے پہنچے"۔رضا نے ٹھوس انداز میں کہا تو ہمدانی جو اسے بتانے کے لیے منہ کھولنے ہی لگا تھا۔رضا کی بات سن کر چپ کر گیا۔باقی راستہ خاموشی سے کٹا۔

"جائشہ میرے روم میں آؤ"۔رضا بخاری سنجیدگی سے کہتا ہوں اپنے کیبن کی طرف بڑھا تو وہ بھی اس کے پیچھے آگئی۔

"اب بتاؤ۔۔۔! کس نے اغوا کیا تھا تمہیں؟"۔رضا نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔تو وہ اپنے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔

"سر فی الحال میں کسی کا بھی نام نہیں لینا چاہتی"۔جائشہ نے بتانے سے گریز کیا۔

"ہم بیوقوف ہیں۔۔۔۔! جو تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے۔میرے سوال کا جواب دو۔۔!"۔رضا نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو ایک لمحے کے لیے وہ ڈر گئی کیونکہ اس سے پہلے اس نے رضا کو اتنے غصے میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

"سر وقت آنے پر میں سب بتادوں گی۔۔۔! پلیز مجھے مجبور مت کریں"۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

"اب اس پہ بھی تم یہ کہو گی۔۔۔۔! کہ میں تم سے شادی کروں گا۔۔۔! تو ہی تم مجھے یہ سب بتاؤ گی"۔رضا کی آنکھوں سے غصے سے شعلے نکل رہے تھے۔جس پر جائشہ کے لبوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی ایک مسکراہٹ ابھری۔

"سر کسی حد تک آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"۔وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔تو رضا کا غصہ اپنی آخری حدوں کو چھونے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مس جائشہ میں آپ کو فائر کرتا ہوں۔۔۔۔میں اب اپنے ادارے میں آپ کو مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔اب آپ کو کوئی بھی چینل ہاتھوں ہاتھ لے گا"۔۔رضا حلق کے بل غرایا۔تو ہمدانی حواس باختہ اندر داخل ہوا جبکہ جائشہ اپنی جگہ پتھر کی ہو گئی۔

★*****★*******★

"سر آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟"ہمدانی حیرت اور بے یقینی سے رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہمدانی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔!اس لڑکی کے ساتھ میں اب مزید کام نہیں کر سکتا"۔رضا نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"لیکن سر۔۔۔۔۔۔۔۔!

"رہنے دیں سر........!"جائشہ نے ہمدانی کو دیکھتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"سر کانٹریکٹ کے مطابق مجھے یہ مہینہ پورا کر لینے دیں۔۔۔۔۔۔!میں پھر چلی جاؤں گی"۔جائشہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آئی نمی چھپاتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ ہمدانی کو پہلی دفعہ اپنے باس پر غصہ آیا۔

"سر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔!"۔ہمدانی نے سنجیدگی سے کہا تو رضا نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہمدانی تم اس لڑکی کی وجہ سے مجھ سے سوال کرو گے"۔رضا غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی سر وہ لڑکی صرف ہمارے چینل کی ورکر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔مجھے اپنی بہنوں کی طرح عزیز ہے۔اور میں یہ نہیں ہونے دوں گا"۔رضا نے پہلی دفعہ ہمدانی کی آنکھوں میں اپنے کسی فیصلے کے خلاف بغاوت دیکھی تھی۔رضا غصے سے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔

"تو تم یہ ہونے نہیں دو گے۔۔۔۔"۔رضا کی آنکھوں میں ایک سرد تاثر تھا۔

"نہیں سر"۔ہمدانی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔رضا ایک لمحے کیلئے اسے دیکھنے لگ گیا

"تو ٹھیک ہے اپنی بہن کو لو۔۔۔اور کسی اور چینل میں چلے جاؤ"۔وہ آرام سے کہتا ہوا اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا جب کہ اعجاز ہمدانی اپنی جگہ پر ہل کر رہ گیا تھا۔کیونکہ اس چینل کو ترقی دینے میں رضا کے ساتھ اس کا بھی برابر کا ہاتھ تھا۔

"سر آپ بہت غلط کر رہے ہیں"۔ہمدانی نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمدانی چلے جاؤ یہاں سے"۔رضا نے چیختے ہوئے کہا تو ہمدانی چپ کر کے اس کے کیبن سے باہر نکل کر جائشہ کے کیبن کی طرف بڑھا۔

"جائشہ اپنی کرسی پر گم صم بیٹھ کر گہری سوچوں میں گم ایک کاغذ پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی۔ہمدانی کی آمد پر ایک لمحے کے لئے پلکیں واہ کر کے اسے دیکھا پھر پینسل کو کاغذ پر چلانا شروع کر دیا۔

"ایسی کیا بات ہوئی ہے۔۔۔؟تم میں اور رضا صاحب میں کہ بات اس حد تک پہنچ گئی ہے"۔ہمدانی اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"پلیز سر میں اس وقت کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی مجھے پلیز اکیلا چھوڑ دیں"۔جائشہ سنجیدگی سے بولی تو ہمدانی ایک ٹک اسے دیکھنے لگ گیا۔شاید وہ اس کے چہرے سے کچھ اندازہ لگانا چاہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بولو کیا بات ہوئی ہے۔۔۔؟کیوں خود کو اور ہم سب کو اذیت میں مبتلا کر رہی ہو"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"سر میں نے کہا ناں۔۔۔!میں اس وقت کسی سے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتی"۔اب کہ جائشہ غصے سے بولی تو ہمدانی کو بھی غصہ آ گیا۔

"تمہاری وجہ سے میں رضا صاحب سے اتنا کچھ سن کر آیا ہوں اور یہاں تمہارے مزاج ہی نہیں مل رہے"۔اس بات پر جائشہ نے خالی نظروں سے ہمدانی کو دیکھا۔"بتاؤ کیا بات ہے جو رضا صاحب نے انتہائی قدم لیا ہے۔۔۔۔۔۔اور تمہاری وکالت کرنے پر مجھے بھی جاب چھوڑنے کا کہہ رہے ہیں"۔ہمدانی اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ نہ سمجھی کے عالم میں ہمدانی کو دیکھنے لگ گئی۔

"سر آپ کو نوکری سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔وہ گردن کو جھٹکتے ہوئے بولی۔

"مجھے بھی نکال دیا لیکن میں جاؤں گا نہیں۔۔۔۔۔ایسے میں سب کچھ چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔۔۔!میرا خون پسینہ لگا ہوا ہے اس چینل کو ترقی دینے میں۔۔۔۔

اب تم بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔؟میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے"۔اب کہ ہمدانی نے جھنجھلا کر کہا۔

"سر آپ کو میں سب کچھ بتا دوں گی ابھی مجھے گھر جانے دیں"۔وہ اٹھی تو ہمدانی اس کی آگے کھڑا ہو گیا۔

"میں باس ہونے کی حثیت سے تم سے سوال نہیں کر رہا بلکہ ایک بھائی ہونے کے ناطے تم سے سوال کر رہا ہوں"۔ہمدانی آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے بولا۔تو اس کے محبت بھرے لہجے پر جائشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ہمدانی نے اپنے سر کے اشارے سے اسے یقین دلایا تو وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر میں نے انہیں شادی کے لیے پرپوز کیا ہے۔۔اس لیے

رضا صاحب اتنے بگڑے ہوئے ہیں"۔جائشہ ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولی تو ایک لمحے کے لیے حمدانی دنگ رہ گیا۔

تھوڑی دیر تک وہ خاموش ہو گیا اپنے آپ کو یقین دلا رہا تھا کہ آیا جو جائشہ نے بولا ہے وہ سچ ہے۔اس طرح کے بولڈ سٹیپ صرف جائشہ علی ہی لے سکتی ہے۔یہ سوچتے ہوئے ہمدانی نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"جائشہ یہ تم نے کیا غضب کر دیا ہے۔۔۔۔"۔ہمدانی نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں سر میں نے اس میں کیا غلط کر دیا۔۔۔؟ان کی مما نے بھی مجھے بولا تھا کہ تم رضا سے شادی کر لو"۔

جائشہ نے سنجیدگی سے بتایا۔تو ہمدانی پر حیرتوں کے سمندر ٹوٹ پڑے۔

"اندر ہی اندر یہ کھچڑی پک رہی ہے اور مجھے کچھ خبر ہی نہیں ہے"۔ہمدانی اپنے اوپر افسوس کرتے ہوئے بولا۔

"جائشہ تم اس محبت کا اندازہ نہیں لگا سکتی جو رضا صاحب رانیہ سے کرتے ہیں۔۔۔"۔ہمدانی نے دیوار کو گھورتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کو پتہ ہے میں رضا صاحب کو اس طرح ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی اور آپ کو پتہ ہے حنان مجھ سے اپنی ماں کے بارے میں سوال کرتا ہے تو میں کانٹوں پر لوٹتی ہوں"۔جائشہ دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جائشہ ہمدانی کو حیران در حیران کر رہی تھی۔

"جائشہ میرا سر چکرا کر رہ جائے گا"۔ہمدانی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"اور تمہیں اغوا کس نے کیا تھا؟"ہمدانی یاد آنے پر بولا۔

"پہلے آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے مجھے کیسے ڈھونڈا"وہ حمدانی کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے تو رضا صاحب نے مجھے منع کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔! لیکن خیر میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔۔۔۔۔! تمہارے ڈرائیور مدثر کی کلائی پر جو واچ ہے اس میں چھوٹی سی ٹریسنگ ڈیوائس لگی ہوئی ہے اور تمہاری گاڑی میں بھی رضا صاحب نے یہ ڈیوائس لگوائی ہوئی ہے اس لیے ہم نے باآسانی تمہاری لوکیشن ٹریس کر لی۔ ہمدانی نے اسے تفصیل بتائی تو وہ نئے سرے سے رضا بخاری کی قرض دار ہونے لگی۔ کتنا خیال کرتا ہے یہ انسان اپنے سے منسلک لوگوں کا۔

"اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں میر ارسلان نے یا ملک دلاور کے آدمیوں نے اغوا کیا تھا"۔ ہمدانی اب اپنے اصل مدعے کی طرف آیا۔

"سر ملک حسام نے"۔ جائشہ خشک لہجے میں بولی۔

"تو تم نے انسپیکٹر سے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔؟ ہمدانی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"سر میں انکا پکا انتظام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔! ایسے تو وہ آج اریسٹ ہوں گے اور کل ان کی بیل ہو جائے گی۔۔۔ میں اب وہ کروں گی جس سے ملک دلاور کا سیاسی کیریئر تباہ ہو کر رہ جائے گا"۔۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بی بی۔۔۔! پہلے اپنی نوکری تو بچا لو۔۔۔۔۔۔! پھر ان کا بھی بندوبست کر لینا کسی اور چینل پر تمہیں اتنی آزادی اور سپورٹ نہیں ملے گی"۔ ہمدانی اسے نصیحت آمیز انداز میں بولا تو کچھ لمحے تک وہ خاموش رہی۔

"سر میرا ایمان ہے کہ عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔ میر ارسلان جو کہ ایک پلے بوائے ہے۔۔۔۔اللہ نے اسے مجھے بچانے کے لیے بھیج دیا تو وہ جو چاہے کر سکتا ہے"۔ جائشہ پر یقین لہجے میں بولی تو ہمدانی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اتنی پریشانی میں بھی مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

" best of luck for your future my dear sister".

ہمدانی نے اسے دل سے دعا دی۔تو وہ تشکر آمیز انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

"سر پلیز آپ میری وجہ سے رضا صاحب کے ساتھ نہیں الجھیں گے"۔جائشہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

"اب تو الجھ بیٹھا ہوں اب کیا کیا جا سکتا ہے"۔ہمدانی اپنے لہجے کو خوشگوار بناتے ہوئے بولا تو جائشہ بھی مسکرانے لگی۔

★******★*****★

دوسرے دن ملک اللہ داد مستجاب اور عدن کو لے کر دربار پر چادر چڑھانے کے لئے گئے۔تو رخسار بھی ان کے ساتھ آگئی۔عدن بھی اپنے دادا کی خوشی کے لئے ساتھ چلا آیا۔بلیک کلر کی شلوار قمیص اور کندھوں پر بلیک ہی شال اوڑھے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔جب کہ عدن حیدر شاید اپنے آپ سے بھی بیزار تھا۔کتنی ہی دیگیں تھیں جو ملک اللہ داد نے بانٹیں تھیں۔دربار کے گدی نشین پیر رفیع الدین نے ان کا پرتپاک طریقے سے استقبال کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان تینوں نے دربار سلام کیا اور باہر احاطے میں بیٹھ گئے۔مستجاب بڑی دلچسپی سے سب دیکھ رہی تھی۔کئی لوگ آ جا رہے تھے۔لوگ آتے اور پیر رفیع الدین کے ہاتھ کا بوسہ لے کر زمین پر بیٹھ جاتے۔یہ سب کچھ عدن اور مستجاب کو بڑی کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔

"یہ سب کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟اس نے رخسار کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"یہ پیر صاحب کو سلام کر رہے ہیں"۔رخسار نے عقیدت بھرے انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو یہ جو نیچے زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔۔؟اس نے معصومیت بھرے انداز میں سوال کیا تو عدن حیدر جو بڑا بیزار بیٹھا تھا اس کے سوال پر ایک لمحے کے لیے مسکراہٹ اس کے چہرے کو چھو گئی۔

"یہ لوگ پیر صاحب کے احترام میں نیچے بیٹھے ہوئے ہیں"۔رخسار نے وضاحت دی۔

"تو ہم کیوں اوپر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔کیا ہم ان لوگوں سے بہتر ہیں جو نیچے بیٹھے ہوئے ہیں"۔مستجاب نے عدن اور رخسار دونوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔تو عدن ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گیا۔

"یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے ان جیسے پیروں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔۔۔۔پیری مریدی کے نام پر اس تفریق کو ہم کوئی نام نہیں دے سکتے"۔عدن نے تھوڑی سی وضاحت دی۔

"اگر سب مسلمان برابر ہیں۔۔۔!تو یہ اتنی تفریق کیوں"۔مستجاب نے پرسوچ انداز میں سوال کیا۔

"یہ اس لئے کہ یہ پیر صاحب بہت پہنچے ہوئے ہیں"۔رخسار نے اپنے تیئں بڑی عقلمندی سے جواب دیا۔

"کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔۔؟"مستجاب نے نا سمجھتے ہوئے کہا۔عدن کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"دیکھو یہ تم پہلی دفعہ دیکھ رہی ہو۔۔۔!لیکن ہمارے معاشرے میں اس طرح کے کئی پیر ہیں۔۔۔۔۔جو اس طرح اپنے مریدوں سے اپنا احترام کرواتے ہیں"۔عدن نے اسے سمجھانا چاہا۔

"لیکن یہ اپنا اتنا احترام کیوں کروا رہے ہیں۔۔؟"مستجاب کی سوئی ادھر ہی اٹکی ہوئی تھی۔عدن اس کے سوالوں سے تنگ آگیا تھا۔

"یہ اللہ کے قریب ہوتے ہیں اس لیے یہ لوگ ان کا احترام کرتے ہیں"۔رخسار نے وضاحت دی۔

"لیکن ہمارا اسلام تو سب کو برابر کہتا ہے اور یہاں پر تو کوئی برابری نظر ہی نہیں آرہی"۔مستجاب نے لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ پیر ہمارے برابر تو نہیں ہیں ناں یہ تو ہم سے نیک ہیں"۔رخسار نے مسکراتے ہوئے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا۔

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔؟کہ یہ ہمارے برابر نہیں ہیں یہ تو اللہ کو پتا ہونا ہے ناں۔۔۔۔۔ہمیں انہوں نے کرسیاں پیش کر دیں اس لیے کہ ہمارا اسٹیٹس ہائی ہے اور یہ غریب لوگ نیچے بیٹھے ہوئے ہیں"۔ایسے کوئی اللہ کے قریب کیسے جا سکتا ہے۔۔۔جو خود ہی اسلام کے بنیادی اصولوں کی نفی کر رہا ہے"۔مستجاب نے پر افسوس لہجے میں کہا تو رخسار بھی اسے دیکھنے لگ گئی۔جبکہ عدن حیدر اس کی سوچ پر اندر ہی اندر بہت خوش ہو رہا تھا۔

"چلو چھوڑو مستجاب میرا تو سر درد کرنے لگ گیا ہے تمھارے ان سوالوں سے سے"۔رخسار نے تنگ آکر کہا۔

"یہ سب دیکھتے ہوئے نہیں آپ کا سر دکھتا"۔اس نے الٹا سوال کیا تو رخسار اس لمحے کو کوسنے لگی کے جب وہ ان کے ساتھ آئی تھی۔جبکہ عدن حیدر کو پہلے تو بیزار بیٹھا ہوا تھا اب مسکرانے لگا۔اسی اثنا میں ایک نوجوان اندر داخل ہوا تو سب اس کی تعظیم میں کھڑے ہو گئے ہلکی ہلکی فرنچ کٹ داڑھی میں وہ نوجوان ان کی طرف متوجہ ہوا۔کیونکہ وہ دونوں اس کی تعظیم میں کھڑے نہیں ہوئے تھے جبکہ رخسار کھڑی ہو گئی۔اس نے پہلے عدن کا اور پھر مستجاب کا گہری نظروں سے جائزہ لیا۔

"جی آپ کی تعریف"۔وہ مخاطب تو عدن سے تھا لیکن مظریں مستجاب پر تھیں۔

"عدن حیدر"۔وہ خشک لہجے میں بولا

"جی آپ کون۔۔۔؟عدن حیدر کو اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ پیر کا بیٹا ہے لیکن پھر بھی پوچھ بیٹھا۔

*میں پیر رفیع الدین کا بیٹا شمس الدین ہوں۔۔۔!خوشی ہوئی آپ سے مل کر"۔اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو عدن نے چارو ناچار اپنا ہاتھ بھی آگے بڑھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوٹے پیر صاحب یہ ملک اللہ داد کے پوتے اور پوتی ہیں" ایک آدمی نے آگے بڑھ کر کہا تو شمس الدین نے سر ہلا دیا۔

"چلیے اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔!" اس کی نگاہیں بھٹک کر مستجاب پر جا رہی تھیں جس کو عدن نے بڑے اچھے طریقے سے نوٹ کر لیا۔

"نو تھینکس۔۔۔! ہم ابھی نکلنے لگے ہیں"۔ وہ ناگواری سے کہتا ہوا مستجاب کے کندھوں پر شال ٹھیک کرنے لگا۔

"چلو۔۔!" وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جس پر شمس الدین نے اپنی بات رد کرنے پر اسے حیرت سے دیکھا تھا۔ تو وہ اتنی عزت افزائی پر وہاں سے چلا گیا۔

"تھوڑی دیر تو بیٹھنے دو" داداجان کو آ لینے دو پھر چلتے ہیں"۔ مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے شمس الدین کو دیکھا۔ جو دور بیٹھ کر بھی مستجاب کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کہا ناں چلو۔۔"۔ وہ یہ کہتا ہوں اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لے آیا جبکہ وہ ہونق بنی اسے دیکھتی رہی۔ اور رخسار بیچارگی سے ان کے پیچھے چل دی۔ وہ ان کے ساتھ آ کر سخت بدمزا ہوئی تھی۔

"کیا تمہیں نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی نظریں مسلسل تم پر ہی تھیں"۔ وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی آہستگی سے بولا۔

"اب یہاں پر زیادہ تر لوگ ہیں ایسے دیکھتے ہیں۔۔۔ تو اب میں کیا ان لوگوں کے ڈر سے کہیں آنا جانا ہی چھوڑ دوں"۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

میرا بس چلے تو تمہیں سب سے چھپا کر اپنے آپ میں ہی کہیں چھپالوں۔۔۔تاکہ کوئی گندی نظر تم پر پڑ ہی نہ سکے۔وہ اسے دیکھ کر بس سوچ کر ہی رہ گیا۔جبکہ اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔تھوڑی دیر بعد ملک اللہ داد بخشو کے ساتھ گاڑی کی طرف آئے۔

"بیٹا گاڑی میں کیوں آ گئے"۔دادا نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"دادا جان آپ کو پتہ ہے مجھے اس طرح کا ماحول پسند نہیں ہے۔۔۔جہاں پر انسانوں کی اس قدر تفریق ہو۔۔۔یہ لوگ اسلام کا کیا پرچار کریں گے جو خود اس کے بنیادی نکات سے کوسوں دور ہیں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔مستجاب نے ستائشی نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا۔

"بیٹا ہم تو دربار سلام کرنے آئے تھے ان آج کل کے پیروں سے ملنے نہیں"۔ملک اللہ داد نے ایک ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"وہ گھر لوٹے تو رات کافی ہو چکی تھی۔عدن تو صبح کا نکلا ہوا تھا کافی تھک گیا تھا۔آتے ہیں وہ سونے کے لئے لیٹ گیا جبکہ مستجاب ہسپتال سے کچھ ضروری فائلز گھر لے کر آئی تھی ان کو دیکھنے لگ گئی۔

"اگر تم نے روشنی میں کام کرنا ہے تو دوسرے کمرے میں چلی جاؤ"۔یہ کہہ کر اس نے لائٹ آف کر دی۔جس پر مستجاب اپنے دانت کچکچا کر رہ گئی۔پھر اٹھ کر اپنے پہلے والے کمرے میں آ گئی۔جبکہ وہ کروٹیں بدلتا رہا تھکاوٹ کے باوجود نیند نہیں آ رہی تھی۔وہ لاشعوری طور پر مستجاب کا منتظر تھا جس کو دیکھنے کی خواہش کے علاوہ دل کو کوئی دوسرا کام ہی نہیں تھا۔دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اس کے کمرے کی طرف گیا تو وہ محترمہ بڑے آرام سے سو رہی تھی۔جب کے آس پاس کچھ فائلیں بکھری پڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"میری نیندیں حرام کر کے کتنے سکون سے سو رہی ہے"۔وہ خود کلامی کرتا ہوا اس کے قریب آیا۔ایک دو دفعہ بلانے پر بھی اس نے نہ سنا تو اس نے کندھے سے پکڑ کر اسے ہلایا۔اس نے ہڑبڑا کر ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔ چہرے پر آئے بال اور خوابیدہ آنکھیں کچھ اور ہی چھب دکھلا رہی تھیں۔عدن حیدر کا دل اپنے معمول سے ہٹ کر دھڑکنے لگا۔

"تم جاؤ میں ادھر ہی سو جاتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"جان بوجھ کر کہانیاں بنواؤ گی اٹھو شاباش!"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اسے پکڑ کر کھڑا کر دیا تو وہ اس کے کندھے سے آلگی۔جس پر عدن نے خود کو کمپوز کرنے کے لیے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"کیا ہے عدن۔۔۔کیوں تنگ کر رہے ہو مجھے۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ دوبارہ بیڈ پر دراز ہو گئی۔تو عدن حیدر نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھا لیا۔جس پر اس کی آنکھیں پوری کہ پوری کھل گئیں۔

"چھوڑو مجھے میں چلی جاتی ہوں"۔وہ سخت بے زاری سے بولی۔

"کتنی دفعہ بولا ہے۔۔۔شرافت سے تو تم پر کسی بات کا کوئی اثر ہوتا ہی نہیں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اسے نیچے اتار دیا۔تو وہ اپنی آنکھیں ملتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔جبکہ گیلری میں کھڑا عدن حیدر سیگریٹ سلگاتے ہوئے خود بھی سلگ رہا تھا۔

اسے میں کیوں بتا دوں

میں نے اسے کتنا چاہا ہے

بتایا جھوٹ جاتا ہے

Posted On Kitab Nagri

کہ سچی بات کی خوشبو

تو خود محسوس ہوتی ہے

میری باتیں میری سوچیں

اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

میری محبت آزمانے دو

عدن حیدر سموکنگ نہیں کرتا تھا۔لیکن اب وہ ٹینشن میں کبھی کبھی سگریٹ بھی لیتا تھا۔لیکن کچھ دنوں سے وہ چین سموکر بنتا جا رہا تھا۔مستجاب کو اب نیند بالکل نہیں آرہی تھی اس نے گیلری کا دروازہ کھلا دیکھا تو اسے سمجھ آگئی کہ وہ ادھر کھڑا کیا کر رہا ہے۔کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی لیکن پھر لیٹ گئی۔لیکن کافی دیر بعد بھی وہ نہ آیا تو وہ بے ساختہ اٹھ کر گیلری کی طرف گئی جہاں پر وہ کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لگا رہا تھا۔

"اگر یہی کچھ کرنا تھا۔۔۔۔۔تو پھر مجھے کیوں اٹھایا اب مجھے نیند ہی نہیں آرہی"۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو ایک لمحے کیلئے اس نے اسے دیکھا پھر سگریٹ کو بجھا کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"تمہیں نیند نہیں آرہی تو میں کیا کروں لوریاں سناؤں" لہجے میں ہلکا سا طنز تھا جس پر وہ سخت بدمزہ ہوئی۔

"ایک تو مجھے اٹھا دیا اور اوپر سے طنز کر رہے ہو"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔رات کی تاریکی میں اس کے پاس کھڑی اس سے باتیں کر رہی تھی۔اور عدن حیدر اس کے فراق میں جل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہیں کون سا رومانس کرنے کے لیے اٹھایا ہے میں نے اس لیے تمہیں اٹھایا ہے کہ اپنے کمرے میں آ کر سوؤ۔۔۔! صبح کوئی دیکھے گا تو پھر باتیں بنے گی اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی ہمیں ڈسکس کرے"۔عدن حیدر نے سنجیدگی سے کہا۔

"میرے ساتھ تمہارے رومینس کا کیا کام۔۔؟"۔وہ اس کی رومانس کی بات پر اٹک گئی تھی۔جس پر وہ خاموش ہو گیا۔

"ویسے کھڑوس تم اپنی بیوی کے ساتھ رومانس کرتے کیسے لگو گے۔۔۔۔جب شادی کرو گے تو چھوٹی سی ویڈیو تو بنا کر بھیجنا"۔وہ اپنی رو میں بولے جا رہی تھی۔بغیر یہ دیکھے کہ اس کی باتوں سے عدن حیدر کا کے دل کا کیا حال ہو رہا ہے۔باتیں کرتے کرتے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گئی۔

"کیا ہوا عدن۔۔؟وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔"

"کچھ نہیں تم جاؤ یہاں سے"۔وہ سرد مہری سے بولا۔

"کہیں مجھ سے کوئی محبت تو نہیں ہو گئی تمہیں"۔آخر کو ایک لڑکی تھی لمحے کے ہزارویں حصے میں اس بات کی تہہ تک پہنچ گئی جس پر عدن نے اسے الزام دینے والی نظروں سے دیکھا پھر کچھ سوچتا ہوا اس کے قریب آیا۔اتنا کے اس کی سانسیں مستجاب کو اپنی سانسوں میں گھلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

"فرض کرو اگر ہو گئی تو"۔اپنی پیشانی اس کی پیشانی پر ٹکاتے ہوئے بولا۔مستجاب کا رنگ ایکدم فق ہو گیا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو عدن۔۔۔؟"مستجاب صدماتی کیفیت میں بولی۔تو عدن نے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیا۔اس نے نکلنا چاہا لیکن اس نے گرفت مزید مضبوط کر لی۔

"عدن چھوڑ مجھے۔۔۔!ایسا کیسے ہو سکتا ہے"۔وہ پر زور احتجاج کر رہی تھی۔وہ اپنے اوپر قابو کھو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت برے ہو تم"۔ مستجاب یہ بولی تو اسے احساس ہوا۔ایک دم سے اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔اس کو چھوڑ دیا۔

"یہ رومینس کی بہت ہی ہلکی سی جھلک تھی میری جان جو میں اپنی بیوی سے کروں گا"۔عدن حیدر اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے آیا اور اس کی ہونق شکل دیکھ کر بے ساختہ ایک قہقہہ لگانے لگا۔جس پر مستجاب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"آئندہ ایسے مت کرنا"۔اس کی آواز میں ایک ڈر تھا۔جو عدن حیدر کو بخوبی محسوس ہو گیا۔

"رات کافی ہو گئی ہے تم سو جاؤ"۔ یہ کہتا ہوا وہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا اور اسے بھی اشارہ کیا تو وہ بھی اپنے صوبے پر جا کر بیٹھ گئی۔اس نہج پر تو اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔

اگر اس شخص کو مجھ سے محبت ہو گئی تو کیا کروں گی۔۔۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ عدن نہایت ہی ضدی انسان ہے۔

عدن نے چونک کر اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی دیکھیں۔ تو خود کو کوسنے لگا۔

"ڈونٹ وری۔۔۔! میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔! تمہاری مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو گا یہاں تک کہ چلو۔۔۔چھوڑو"۔عدن اسے تسلی آمیز انداز میں بولا تو وہ بھی چپ کر کے لیٹ گئی لیکن دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔اور عدن حیدر اپنی بے اختیاریوں پر خود کو ملامت کر رہا تھا۔

★******★*******★

میر ارسلان نے عدن کو فون کر کے جائشہ کے اغوا کے بارے میں بتایا تو وہ غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ہاسپٹل جانے کے لیے مستجاب تیار ہو رہی تھی۔عدن کو اتنے غصے میں دیکھ کر اس کے پیچھے چلی آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"حسام۔۔۔۔۔!" وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ حویلی کے درودیوار گونج اٹھے۔حسام جو اپنے کمرے میں سو رہا تھا اس کی دھاڑ پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اس کو صبح ہی صبح کیا ہوا ہے" وہ اپنی آنکھیں ملتا ہوا کمرے سے باہر آیا۔تو عدن کو اپنی طرف خشمگیں نظروں سے دیکھتے ہوئے پایا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟ کیوں صبح ہی صبح شور مچا رہے ہو"۔وہ کہتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"اس لڑکی کو کیوں اغوا کیا تھا۔۔۔؟"عدن نے سخت لہجے میں پوچھا۔تو حسام کو پتہ چل گیا کہ میر ارسلان نے اسے فون کر کے سب کچھ بتا دیا ہے۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے عدن۔۔۔۔! وہ ٹی وی پر بیٹھ کر ہماری عزت مٹی میں ملا رہی تھی اس کا کچھ تو علاج کرنا تھا۔۔۔لیکن تمہارے چہیتے دوست ارسلان نے سب کچھ بگاڑ کر رکھ دیا"۔وہ غصے سے بولا تو عدن کا دل کیا کہ اسے کس کر ایک تھپڑ مارے لیکن بڑا بھائی ہونے کے ناطے وہ لحاظ کر گیا۔

"تو کیا لڑکیوں کو اغوا کرنے سے خاندان کی عزت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔۔۔۔کیوں کریمنل مائنڈ ہے آپ لوگوں کا۔۔۔۔! یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی"۔عدن غصے سے چلایا تو حسام کو بھی غصہ آگیا۔

"تم ان معاملات سے دور رہو یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا"۔وہ وارننگ دیتے ہوئے بولا جبکہ جائشہ کے اغوا کا سن کر مستجاب شاک میں چلی گئی جبکہ راشدہ ان دونوں کا شور سن کر ادھر ہی آگئی۔

"ورنہ تو مجھے بھی مروا دو گے مرواؤ مجھے"۔عدن نے بھاری لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیا مار نا تم تو پہلے ہی اس کی محبت میں مر گئے ہو۔۔۔یہ جو لڑکی سامنے کھڑی ہے ناں اس کی محبت میں تم اندھے ہو گئے ہو۔۔۔اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہو گئے ہو"۔حسام نے شعلہ بھری نگاہوں سے مستجاب اور عدن کو دیکھا تو عدن بھی اسے شعلہ بار نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"اس کو بیچ میں مت گھسیٹو۔۔۔!میں حق کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔اپنی بیوی کی محبت میں اپنے باپ کے خلاف نہیں کھڑا ہوا۔"۔عدن نے بڑے غصے سے آرام سے کہا۔

"اور تم گھٹیا حرکتوں سے باز آجاؤ۔۔۔نہیں تو میں خود تمہارے خلاف جانے سے گریز نہیں کروں گا"۔عدن نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔

"عدن تم۔اپنے بڑے بھائی سے بات کر رہے ہو"۔راشدہ نے غصے سے بیٹے کی طرف دیکھا۔تو عدن نے افسوس سے سر ہلایا۔

امی اگر آپ اسے شروع سے سمجھاتی تو آج یہ نوبت نہ آتی"۔

"جب سے یہ لڑکی تمھاری زندگی میں آئی ہے ہم سب کا جینا حرام ہو گیا ہے"۔اس نے مستجاب کو شعلہ بار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے بیٹے کی غلطیوں پر پردہ ڈال کر مجھ پر کیا الزام لگا رہی ہیں۔۔"۔اب ک مستجاب چپ نہ رہ سکی۔

"میں الزام نہیں حقیقت کی بات کر رہی ہوں جب سے میرے بیٹے کی زندگی میں آئی ہو یہ ہم سے اکھڑا اکھڑا رہتا ہے"۔تسلیم نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"یہ میری وجہ سے نہیں آپ لوگوں کی حرکتوں کی وجہ سے آپ سے اکھڑا اکھڑا رہتا ہے"۔وہ غصے سے بولی

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب تم جاؤ یہاں سے"۔عدن نے مستجاب کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ لڑائی مزید بڑھے۔

"دیکھ رہے ہو اس لڑکی کی زبان۔۔۔۔۔۔ چھری رکھی ہے اس لڑکی کی زبان پر"۔اب کہ راشدہ بیگم کا واویلا شروع ہو چکا تھا۔

"زبان کی بات آئی تو بات بہت دور تک جائے گی راشدہ۔۔۔۔ تمہاری زبان سے دیئے گئے جو زخم ہوتے ہیں ناوہ چھری سے بھی زیادہ تیز ہوتے ہیں۔۔۔اس لئے میری بیٹی کی زبان گننا بند کرو"۔شور کی آواز سن کے تسلیم بھی ادھر آ گئی۔اور مستجاب کا نام لینے پر غصے میں آ گئی۔

"میری تو صرف زبان ہی تیز ہے ناں اور تم دونوں ماں بیٹیاں تو پوری کہ پوری جادو گرنیاں ہو۔۔۔۔ مردوں پر ایسا جادو چلاتی ہ کہ وہ بس ہو کر رہ جاتے ہیں"۔راشدہ بیگم کی زبان زہر انگل رہی تھی"۔

جبکہ عدن سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔وہ بات کیا کرنے آیا تھا اور لڑائی کہاں پر چل پڑی۔

"تم پر کیوں نہیں جادو چلا ہمارا۔۔ تسلیم نے بڑے آرام سے سوال کیا۔

"اس لیے کہ اللہ نے مجھے تم لوگوں کے شر سے بچایا ہوا ہے"۔وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"امی پلیز آپ جائیں یہاں سے۔۔۔اور مستجاب تم بھی اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔پلیز آنٹی آپ بھی جائیں یہاں سے"۔عدن سب کو باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔

"اپنی ساس سے کیسے پلیز پلیز کر رہا ہے۔۔"۔راشدہ بیگم اپنے بیٹے کو زہر بھری نظروں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں جاؤں گی میں یہاں سے۔۔۔تم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔مجھ پر اس طرح حکم نہیں چلا سکتے"۔راشدہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر غصے سے بولی۔تو عدن حیدر مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔تسلیم کو بھی وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس کی ماں کتنی ضدی ہے۔

"کیا ضرورت ہے تمہیں بیچ میں بولنے کی۔۔۔۔میں بول رہا تھاناں"۔وہ کمرے میں آکر مستجاب سے غصے سے بولا۔

"یہ مجھ پر روایتی مردوں کی طرح رعب جمانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔کیوں آپ کی والدہ ماجدہ میرے اوپر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔۔میں نے کونسا جادو کیا ہے تم پر"۔

وہ اسے غصے سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"جادو تو کیا ہے مجھ پہ۔۔۔یہ تو پکی بات ہے"۔اس کا جھنجھلایا ہوا خوبصورت چہرہ دیکھ کر عدن حیدر کا غصہ ہوا ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"مذاق کر رہا ہوں"۔وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی ٹائی باندھنے لگا۔تو کچھ سوچتے ہوئے وہ اس کے قریب آئی۔اور جب دیکھا کہ وہ ٹائی باندھ چکا ہے۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹائی زور سے اوپر کی۔جس سے عدن حیدر کو سانس لینے میں تھوڑی سی دشواری ہوئی۔یہ عمل اتنا اچانک تھا کہ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ساتھ ہی اسے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔تو اس نے ٹائی چھوڑ دی۔

"یہ جو خراب کی ہے اس کو ٹھیک کرو"۔وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چھوڑو گے تو ٹھیک کروں گی ناں"۔وہ بڑے آرام سے بولی۔جس پر عدن نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔ کیونکہ پہلی دفعہ وہ کسی بات کے ردعمل میں بڑے آرام سے بولی تھی۔عدن نے اسے چھوڑ دیا تو وہ ٹائی کو ٹھیک کرنے کے بجائے ساری اتار کے اس کے سامنے کر دی۔

"میں بھی مذاق کر رہی تھی"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر جانے لگی۔

"مجھے دیر نہ ہوئی ہوتی تو تمہیں اس بات کی سزا تو ضرور دیتا"۔وہ بیزار سا ہو کر جلدی جلدی اپنی ٹائی پھر سے باندھنے لگا۔کیونکہ آج اس کی بہت ضروری میٹنگ تھی۔

"تمہاری والدہ محترمہ نے سارا موڈ خراب کر دیا ہے اسی لیے میں ناشتہ نہیں کر رہی اور اگر جانا ہے تو جلدی آ جاؤ"۔وہ ہانک لگاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

★******★*******★

"تسلیم بڑی خوش ہو نا یہ حویلی اپنی بیٹی کے نام کروا کر"۔دلاور کو بھی گھر میں ہوئے ہنگامے کی خبر مل چکی تھی اس لئے وہ غصے سے تسلیم کے پاس آیا۔

"مجھے کوئی خوشی نہیں ہے اس حویلی میں رہنے کی میں تو مجبوری میں رہ رہی ہوں"۔اور نفرت انگیز انداز میں بولی۔

"اپنی بیٹی کو لگام دو۔۔۔! یا ایسے کرو میرے بیٹے کی زندگی سے ہی نکل جاؤ۔۔۔! کچھ تو ہمیں سکون کا سانس ملے۔دلاور عدن کی کی بغاوتوں سے تنگ آگیا تھا اور اب یہ سمجھ رہا تھا کہ اس کی بغاوت کے پیچھے مستجاب کا ہاتھ ہے

Posted On Kitab Nagri

"یہ تمہاری بھول ہے کہ ہمیں تم لوگوں کے پاس رہنے کی خواہش ہے۔۔۔۔۔۔! میرا بس چلے تو ایک لمحہ بھی نہ لگاؤ ادھر سے جانے میں"۔وہ غصے سے پھنکاری۔

"چلی جاؤ مستجاب کو لے کر یہاں سے ہماری جان چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔! تمہاری بیٹی نے اس صحافی لڑکی کو پتہ نہیں کیا کیا کہا ہے جو انٹرویو کے دوران وہ میرے پیچھے ہی پڑی رہی"۔ملک دلاور غصے سے جھنجھلایا ہوا تھا۔

"دلاور تم شروع سے ہی ایک منافق انسان ہو۔۔۔۔کیسے ٹی وی پر بیٹھ کر کہہ رہے تھے کہ ہم مفت ادویات غریبوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔۔۔۔شرم بھی نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔۔۔اور وہ جو تمہاری شادیوں کے بارے میں کہہ رہی تھی ناں وہ بھی بالکل سچ ہے"۔ تسلیم نے اسے چیلنجنگ انداز میں کہا۔

"مجھے اتنا مجبور مت کرو کہ میں انتہائی قدم اٹھا لوں۔۔۔۔اگر تم نے منہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔تو تمہاری بیٹی میرے ہاتھ سے نہیں بچے گی"۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھمکی آمیز انداز میں بولا تو تسلیم کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ یہ شخص کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔

"یقیناً تمہاری بیٹی بھی تمہاری پڑھائی ہوئی پٹیاں میرے بیٹے کو پڑھا رہی ہے"۔دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دونوں ماں بیٹیوں کو حویلی سے باہر پھینک دے۔

" میں نے تمہارے بیٹے کو کوئی پٹی آج تک نہیں پڑھائی۔۔۔۔اور اگر آئندہ تم نے مجھے ایسے دھمکی دی تو میں پڑھانے میں دیر بھی نہیں لگاؤں گی"وہ دھمکی آمیز انداز میں کہتے ہیں وہاں سے چلی گئی جبکہ ملک دلاور یہ سوچنے لگا کہ وہ اس مصیبت کا حل کیسے نکالے۔کیونکہ آدھی جائیداد بھی اس کے ہاتھ سے نکل رہی تھی۔اوپر سے حویلی بھی مستجاب کے نام ہو چکی تھی۔

★*****★******★

Posted On Kitab Nagri

عدن گاڑی میں آ کے بیٹھا تو اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی۔

"کھل کے مسکرا لو ابھی میرے پاس ٹائم نہیں تھا۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔! اسی ٹائی کے ساتھ تمہیں اپنے ساتھ باندھ لینا تھا"۔وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"یہ تو سامنے دیکھ رہا ہے اسے کیسے پتہ چلا کہ میں مسکرا رہی ہوں وہ دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔

"کیا تم میرے ساتھ مذاق کر سکتے ہو۔۔۔۔؟اور مجھے کوئی حق حاصل نہیں ہے"۔وہ اسے ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

سارے حق ہی تمہارے ہیں اب تو اپنا آپ بھی بیگانہ لگتا ہے۔۔۔عدن کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی۔لیکن وہ یہ سبا سے بتانا نہیں چاہتا تھا۔

"پہلے ہی مجھے دیر ہو رہی تھی مستجاب۔۔۔! میری بڑی ضروری میٹنگ ہے آج"۔اس نے سنجیدگی سے وضاحت کی۔

"تو تم پہلے کی طرح ادھر ہی رک جایا کرو۔۔۔۔! ویک اینڈ پہ آ جایا کرو۔۔۔! آدھا گھنٹہ جانے اور آدھا گھنٹہ آنے میں لگتا ہے۔۔۔! تمہارا ٹائم تو بچ جائے گا"۔اس نے بڑی سنجیدگی سے مشورہ دیا۔عدن کے دل میں چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا وہ ضبط کی منزلوں سے گزر رہا تھا۔

تم نے سمجھا ہی نہیں اور نہ ہی سمجھنا چاہا

ہم چاہتے ہی کیا تھے تم سے صرف تمہارے سوا

Posted On Kitab Nagri

میں صرف اس کو دیکھنے کے لیے پاگل ہو رہا ہوتا ہوں۔۔۔اور یہ محترمہ مجھے کیسے مشورہ دے رہی ہے

"میں اس لیے روز اتنا سفر کرتا ہوں محترمہ کہ مجھے پتا ہے تمہاری کسی کے ساتھ نہیں بنتی۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کہ یہاں پر کوئی نیا تماشہ لگے"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"بنتی تو میری تمہارے ساتھ بھی نہیں ہے"۔وہ گہری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولی تو ایک لمحے کے لیے چپ کر گیا۔

"لیکن کیا کروں۔۔۔؟اب مجبوری ہے۔۔ چلو اترو"۔ہاسپٹل آگیا تو وہ ایک دم سرد انداز میں بولا۔تو وہ پل پل بدلتے اس شخص کو دیکھ کر حیران ہوتی ہوئی گاڑی سے اتری۔

"بات سنو"۔اس نے پیچھے سے پکارا تو اس نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔

"آج ادھر دو ڈاکٹرز نے آنا ہے۔۔۔۔!ہو سکتا ہے آگئے ہوں تم ان کو اچھے سے سب سمجھا دینا"۔وہ یہ کہتا ہوا زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

وہ اندر آئی تو شیراز صفائی کر رہا تھا اس نے بیٹھتے ہی کچھ سوچتے ہوئے جائشہ کا نمبر ملایا تو جو اسی وقت پک کر لیا گیا۔

"اسلام علیکم کیسی ہیں آپ۔۔۔؟"مستجاب بڑی گرم جوشی سے بولی۔

وعلیکم السلام۔۔!الحمداللہ میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں"۔جائشہ مستجاب کی آواز پہچان گئی تھی۔

"آپ ٹھیک ہے ناں"۔مستجاب نے دوبارہ پوچھا کیونکہ وہ اس سے اغوا کے بارے میں ڈائریکٹ پوچھنے سے ہچکچا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہیں"۔وہ بھی جائشہ علی تھی جو مقابل کے لہجے سے پہچان جاتی تھی کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے۔

" if you don't mind I want to ask a question"

مستجاب نے اجازت لینا ضروری سمجھی

" why not sure".

جائشہ کو پتا تو تھا کہ اس نے کیا پوچھنا ہے۔اس لیے بڑے آرام سے بولی۔

"مجھے بڑی شرمندگی ہو رہی ہے اس ٹاپک پر بات کرتے ہوئے کیونکہ۔۔۔جن لوگوں نے آپ کو اغوا کیا تھا میں انہی کے گھر کا حصہ ہوں"۔وہ شرمندگی سے بولی۔

"آپ کیوں شرمندہ ہو رہی ہیں۔۔۔ہر انسان اپنے عمل کا خود جواب دہ ہے۔۔۔آپ سے تو میں کافی امپریس ہوئی ہوں ڈاکٹر صاحبہ"۔وہ خوشگوار انداز میں بولی تو مستجاب کا اعتماد بحال ہوا۔

"بس آپ کی خیریت کے بارے میں معلوم کرنا تھا۔۔"۔اس نے مختصراً کہا کیونکہ وہ باہر گاڑی دیکھ چکی تھی جس میں سے دو ڈاکٹرز نکل رہے تھے۔

"ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔!میں آپ کا انٹرویو کرنا چاہتی ہوں"۔جائشہ نے کہا۔

"مس جائشہ۔۔۔!ابھی اس چیز کا وقت نہیں آیا جب وقت آئے گا تو میں سب سے پہلے آپ سے ہی رابطہ کروں گی۔۔۔چلیں ابھی میں فون بند کرتی ہوں میں پھر آپ کو کال کروں گی۔۔۔کیونکہ ابھی میری ضروری میٹنگ ہے۔۔۔کوشش کروں گی فیس ٹو فیس آپ سے ملاقات ہو جائے"۔مستجاب نے یہ کہا تو جائشہ مسکرا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دی۔ کیونکہ اس کے منہ کی بات اس نے چھین لی تھی وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ اس سے جتنی جلدی ہو سکے ملاقات کرے۔ فون رکھ کے وہ پلٹی تو دونوں ڈاکٹرز اندر آ چکے تھے۔

سلام اور دعا کے بعد اس نے ان کو بیٹھنے کا کہا۔

"میں ڈاکٹر فروا اور یہ ڈاکٹر شرجیل ہیں۔۔۔اور میرے فیانسی بھی"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

"کیا یہ بتانا ضروری تھا کہ میں تمہارا فیانسی ہوں"۔ ڈاکٹر شرجیل فروا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں جی یہ ضروری ہے کیونکہ سب کو پتہ ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر شرجیل ڈاکٹر فروا کے گلے کا ہار ہے۔۔۔جو کبھی بھی نہیں اتر سکتا"۔ ڈاکٹر فروا منہ ٹیڑھا کر کے بولی تو شرجیل نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ اس بات پر مستجاب کی ہنسی نکل گئی۔

"واو انٹرسٹنگ ٹائم بڑا اچھا سپینڈ ہو گا آپ لوگوں کے ساتھ"۔ مستجاب بہت خوش ہوئی تھی۔

"چلیں اب کچھ سیریس باتیں ہو جائیں۔۔۔اس گاؤں میں صحت کے بہت زیادہ مسائل ہیں اور یہ ہاسپٹل بالکل ناکافی ہے۔۔۔آپ لوگوں کو یہاں پر کافی محنت کرنی پڑے گی۔۔۔سب مینج کرنے میں"۔ مستجاب نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ دونوں بھی سنجیدہ ہو گئے۔

"ارے یاد آیا آپ صبح صبح آئے ہیں تو ناشتہ تو آپ نے کرنا ہو گا"۔ مستجاب کو خود بھی بھوک لگ رہی تھی۔ اسنے شیراز کو بلا کر ناشتہ تیار کرنے کا کہا۔

"مس مستجاب آپ سے مل کر کافی خوشی ہوئی۔۔۔اور یہ روایت نبھانے کے لیے نہیں کہہ رہی میں حقیقت میں میں بڑی خوش ہوئی ہوں۔۔۔۔ہم دونوں کی زندگی کا مقصد صرف پیسہ کمانا نہیں بلکہ خدمت خلق ہے۔اور

Posted On Kitab Nagri

ہم کوشش کریں گے کہ آپ کی امیدوں پر پورا اتریں"۔ڈاکٹر فروا بڑی گرمجوشی سے بولی۔تومستجاب نے خوش ہوتے ہوئے سر ہلادیا۔

"ابھی تو یہاں پر بہت سارا کام ہونا باقی ہے۔۔۔یہ ہاسپٹل تو کچھ بھی نہیں ہیں جو میں نے سوچا ہوا ہے اللہ مجھے اس مقصد میں کامیاب کرے"۔مستجاب دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ڈاکٹر مستجاب جان سکتے ہیں آپ کے کیا مقاصد ہیں۔۔تاکہ ہم بھی اپنا اگلا لائحہ عمل طے کر سکیں"۔ڈاکٹر شرجیل اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جی میں۔۔۔ابھی وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اپنے موبائل پر عدن کا نمبر دیکھ کر حیران رہ گئی۔کیونکہ جب وہ ہاسپٹل میں ہوتی تو وہ شاذونادر ہی فون کرتا تھا۔

"مستجاب میں ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں۔۔۔!تم جلدی اس کے ساتھ آجاؤ۔۔۔پراپرٹی کا زیادہ حصہ باضابطہ طور پر تمہارے نام آج منتقل ہو جائے گا۔۔۔اس کے لئے تمہارے سگنیچرز کی ضرورت ہے"یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔وہ دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔

"آج میرے مقصد کی کامیابی کے لیے میرا پہلا قدم اٹھ چکا ہے۔۔۔اگر آپ دونوں تھکے ہوئے نہیں ہیں تو تھوڑی دیر میں مریض آجائیں گے آپ ان کو چیک کر لینا۔۔۔میں ایک ضروری کام سے جا رہی ہو"۔یہ کہتے ہوئے وہ اسکارف درست کرتی ہوئی باہر نکل آئی کیونکہ باہر گاڑی میں ڈرائیور بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ ادھر پہنچی تو عدن اس کا انتظار کر رہا تھا۔کچھ پیپرز پر اس نے سگنیچرز کیے۔

"مبارک ہو مسز میں نے جو وعدہ کیا تھا۔۔۔وہ کافی حد تک پورا کر دیا"۔عدن نے خوشی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو بہت سارے وعدے پورے کرنے باقی ہیں عدن صاحب"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی کیونکہ وہ آج بہت خوش تھی۔

"میں نے اپنی بہت ضروری میٹنگ صرف تمہارے لئے کینسل کی ہے"۔عدن نے کچھ جتانا چاہا۔وہ واقع ہی اس کے لئے بہت اہم میٹنگ تھی لیکن مستجاب کے لیے وہ کینسل کر چکا تھا۔جس سے مستقبل قریب میں اسے بہت سارا نقصان بھی پہنچنے والا تھا۔لیکن مستجاب کی خوشی کے لئے وہ کوئی بھی نقصان برداشت کر سکتا تھا۔

"اچھا اب زیادہ احسان جتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔کہیں ریسٹورنٹ میں لے کے چلو"۔وہ حکمیہ انداز میں بولی تو عدن مسکرا کر رہ گیا۔لیکن اندر ہی اندر ایک ڈر بیٹھا ہوا تھا۔کہ اب ساری پراپرٹی اس کے نام منتقل ہو رہی ہے۔۔۔پتا نہیں اس سر پھری لڑکی کا اگلا قدم کیا ہو گا۔

"ٹھیک ہے چلو"۔وہ یہ کہتا ہوں اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تو وہ بھی گاڑی میں آ بیٹھی۔

"تمہیں میں نے کتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ جب باہر نکلتی ہو تو کچھ بڑی چادر لے لیا کرو"۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا۔وہ بلو کلر کی جینز پر وائٹ کرتا پہنے اور چھوٹا سا اسکارف لیے ہوے تھی۔

"پتا نہیں لگتا ہی نہیں۔۔۔کہ تم باہر سے بڑھ کر آئے ہو۔۔۔ہر وقت تمہیں میرے لباس سے مسئلہ رہتا ہے"۔وہ تنک کر بولی۔

"باہر سے پڑھنے کا یہ مقصد نہیں کہ ہم اپنی تہذیب اور روایات ہی بھول جائیں۔۔۔ایک عورت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے خود کو ڈھکنا۔۔۔جو اللہ کی طرف سے قائم کردہ اصول ہے۔جب ہم اس اصول کو توڑتے ہیں تو ہم کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ اللہ ہم سے خوش ہو گا"۔اس نے بڑی سنجیدگی سے وضاحت دی تو وہ چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے آئندہ خیال رکھوں گی"۔وہ کوئی بحث کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

عدن نے ناشتے کا آرڈر دیا۔تو وہ جو کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ایک دم کچھ یاد آنے پر موبائل بیگ سے نکالنے لگی۔

اور تیزی سے ایک نمبر ڈائل کیا۔

"جی مس جائشہ میں آج ہی انٹرویو دینا چاہ رہی ہوں"۔وہ گرم جوشی سے بولی تو عدن پر حیرتوں کے سمندر ٹوٹ پڑے۔

شاید یہ میرے لیے کوئی نئی مصیبت کری ایٹ کرنا چاہ رہی ہے۔یہ سوچتے ہوئے اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"لیکن پروگرام لائیو نہیں جانا چاہیے۔۔۔کیونکہ یہ میرا ٹی وی پر پہلا انٹرویو ہوگا اور مجھے اتنا خاص پتا نہیں ہے۔مستجاب نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔اور جی اچھا کہہ کر فون بند کر کے عدن کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی جو بھرپور ناگواری سے اس کی طرف متوجہ تھا۔

"کیوں انٹرویو دینا چاہ رہی ہو تم"۔وہ سرد لہجے میں بولا۔

"عدن آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے۔۔۔مجھے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ سب کرنا ضروری ہے۔ ابھی تو میں نے بہت کچھ حاصل کرنا ہے تم مجھے ابھی سے ٹوکنا شروع ہو گئے تو آگے بہت مشکل ہو جائے گی"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

"اچھا تمہیں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹنا لازمی ہے"۔وہ غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم آخر میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔! تم نے بولا تھا کہ تم میری سپورٹ کرو گے"۔اس نے اسے قائل کرنا چاہا۔

"میں نے ایسی سپورٹ کرنے کا وعدہ نہیں کیا تھا کہ جس سے حویلی میدان جنگ بن جائے"۔ناشتہ آچکا تھا لیکن دونوں بحث میں مصروف تھے۔

"تم یہ انٹرویو نہیں دو گی"۔وہ دوٹوک انداز میں بولا "میں ضرور دوں گی" وہ بھی ہٹ دھرمی سے بولی۔

پہلے ناشتہ کر لو۔۔۔۔پھر بات کرتے ہیں"۔ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا تھا اور دونوں کو زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی ۔عدن نے ہی کہنے میں پہل کی۔کچھ سوچتے ہوئے وہ بھی ناشتہ کرنے لگی دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا۔پھر عدن نے بل پے کیا اور دونوں گاڑی میں آبیٹھے۔

"تم مجھے روشن پاکستان ٹروون نیوز چینل کے دفتر کے سامنے ڈراپ کر دو"۔وہ دروازہ بند کرتے ہوئے بولی تو عدن نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"تم نے تو ادھر جو بول کر آنا ہے۔۔ بھگتنا بعد میں مجھے ہی پڑنا ہے"۔اس نے غصے سے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔

"اگر تم مجھے ڈراپ نہیں کرنا چاہتے تو تم مجھے یہی اتار دو۔۔۔! میں رکشے سے چلی جاؤں گی"۔وہ غصے سے ابرو چکا کر بولی تو عدن کا دل کیا اس لڑکی کا دماغ درست کر دے۔غصے سے اس نے سپیڈ اور تیز بڑھا دی۔روشن پاکستان نیوز چینل کے سامنے گاڑی ایک زوردار جھٹکے سے رکی۔عدن پر خود کو گرنے سے وہ بمشکل روک سکی۔ آنکھیں نکال کر اسے غصے سے دیکھنا چاہا تو وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھا بلکہ سامنے دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا۔وہ گردن کو جھٹکتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔جب کہ اس کے نکلنے کے بعد عدن نے غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب یہ گھر میں کوئی نیا فساد کھڑا کرے گی"۔وہ اضطرابی کیفیت میں مبتلا تھا۔وہ سٹوڈیو کے اندر داخل ہوئی تو جائشہ نے اس اب اس کا بڑے پر تپاک طریقے سے استقبال کیا۔کافی بڑا سٹوڈیو تھا۔

"مس مستجاب آپ کو کیمرے کے سامنے آنے کے لیے تھوڑا سا تیار ہونا پڑے گا"۔میک اپ آرٹسٹ اس کے قریب آکر بولی تو اس نے منع کر دیا۔وہ شکایتی نظروں سے جائشہ کو دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ڈاکٹر صاحبہ آپ ویسے تو بڑی پیاری ہیں لیکن تھوڑا سا اپنا چہرہ ٹھیک کر لیں پلیز"۔جائشہ نے ریکویسٹ والے انداز میں کہا تو وہ چپ کر گئی۔اس کا دھیان عدن کے غصے کی جانب تھا۔

"آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں"۔وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔

"نہیں تو۔۔۔"ابھی وہ وہ یہ کہہ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی۔

"جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے کال کر لینا میں تمہیں پک لوں گا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو وہ اندازہ نہ لگا سکی۔کہ وہ اب بھی غصے میں ہے۔کیونکہ لہجہ ہر تاثر سے عاری تھا۔اس نے خود کو کمپوز کرنے کے لیے گہرا سانس خارج کیا۔تھوڑی دیر بعد میک اپ آرٹسٹ آئی تو اس نے اس کا چہرہ ٹھیک کیا۔اس نے جائشہ سے چادر کی فرمائش کی تھی۔اسے پتہ تھا کہ عدن کا اس طرح اس کا چھوٹا اسکارف لینا پسند نہیں ہے۔لاشعوری طور پر وہ اس کی مزید ناراضگی مول لینا نہیں چاہتی تھی۔جائشہ نے اپنی خوبصورت چادر اسے تھمادی جو اس نے اچھی طرح اپنے ارد گرد لپیٹ لی۔

پروگرام شروع ہو چکا تھا اور مستجاب بڑے پر اعتماد طریقے سے سب سوالوں کے جوابات دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈاکٹر مستجاب آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ جہاں تک مجھے بات سمجھ آرہی ہیں آپ اپنے گاؤں میں ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر کرنا چاہ رہی ہیں۔"۔ جائشہ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"یہ میرا خواب ہے۔۔اس کی تکمیل کے لئے میں آج ہی کام شروع کر دینا چاہتی ہوں"۔اس نے ایک عزم سے کہا۔

"ڈاکٹر مستجاب !اس مقصد کے حصول کے لیے آپ کے تایا دلاور ملک بھی آپ کا ساتھ دیں گے ؟"۔اب اس نے تھوڑا تیکھے طریقے سے سوال کیا۔ایک لمحے کیلئے مستجاب نروس ہوئی۔ پھر اسی وقت اس نے اپنی کیفیت پر قابو پا لیا۔

"جی کیوں نہیں۔۔۔! میں ان سے بھی ضرور مدد لوں گی۔۔۔۔ کیونکہ وہ حکومت میں ہیں اور وہ میری بہتر طریقے سے مدد کر سکتے ہیں"۔اس نے پراعتماد طریقے سے جواب دیا لیکن دل میں اس کو اعتماد نہیں تھا کہ اس کے تایا اس کی مدد کریں گے۔

"آپ کی نظر میں انسانیت کی تعریف"۔جائشہ نے اپنا آخری سوال کیا۔

"سب انسان برابر نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ"۔اس نے مختصراً کہا۔

"تھوڑی سی وضاحت دیں گی"۔ جائشہ نے گردن کو جھٹکتے ہوئے سوال کیا۔

"کیونکہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بول دیا کہ کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔۔۔ سوائے اس کے کہ جو متقی ہو۔۔۔۔ جو متقی ہوتا ہے اس کا پتا تو صرف اللہ کو ہی ہو سکتا ہے۔۔۔۔ یا اس کا کردار چیخ چیخ کر بتاتا ہے کہ وہ ایک نیک انسان ہے۔ ہم یہ بھی نہیں جان سکتے بظاہر جو متقی بنا پھرتا ہے اس کے اندر کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔ میرا آپ سب سے یہ

Posted On Kitab Nagri

سوال ہیں کہ اسلام ہمیں طبقاتی تقسیم ختم کرنے کا کہتا ہے۔۔۔ ہم لوگ اسے مزید فروغ دے رہے ہیں۔۔ ہم اس چیز کو ختم کیوں نہیں کر پا رہے۔۔۔؟

کس کی پیروی کی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔؟ رحمن کی یا شیطان کی۔۔۔۔۔۔۔ بد قسمتی سے میں نے پاکستان میں کئی ایسی چیزیں دیکھی ہیں۔۔۔ جو بہت ہی قابل افسوس ہیں۔۔۔۔ جس کے پاس پیسہ ہو چاہے وہ جس طریقے سے بھی آیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اپنے آپ کو برتر اور دوسروں کو کمتر سمجھتا ہے۔۔۔۔۔۔! اور جس کے پاس اختیار ہے وہ دوسروں کو بے اختیار کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔۔۔ اگر ہم سچے مسلمان ہیں۔۔۔۔؟ تو یہ سب کیوں۔۔۔۔؟ میرا پورے پاکستان سے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں سے سوال ہے۔۔۔ خدارا اپنے اندر جھانکیں۔۔۔ بنیادی سہولیات سب کو برابری کی سطح پر پروائیڈ ہونی چاہیے۔۔۔۔ نہ کہ یہ۔۔۔۔۔۔ کہ ایک غریب کا بچہ مر رہا ہے۔۔۔ اور ہم اپنے بڑے بڑے بنگلوں اور حویلیوں میں بیٹھ کر دنیا کی آسائشوں کے مزے لے رہے ہیں"۔ مستجاب پر اعتماد طریقے سے بولتی چلی گئی اور سب کو اپنے سوالوں سے دھول چٹانے والی جائشہ آج اس لڑکی سے متاثر ہو رہی تھی۔

"آخر میں آپ کیا میسج دینا چاہیں گی"۔

میرا نوجوان نسل کے لیے میسج ہے۔۔۔۔ ہر شعبے میں آگے آؤ۔۔۔۔ فضولیات چھوڑو۔۔۔ یہ جنہوں نے سیاست کے نام پر ملک پر قبضہ کیا ہوا ہے۔۔ ان کو سیاست میں آکر باہر پھینک دو۔۔۔۔۔ اکھاڑ پھینکو ان کرپٹ جڑوں کو جو ملک کی نس نس میں سرایت ہیں۔ اس وجہ سے ہمارا ملک کتنے ملکوں سے پیچھے ہے۔ اور جو ملک ہمارے ساتھ بنے تھے وہ ہم سے آگے نکل چکے ہیں"۔ اس کے لہجے میں۔۔ اس کی باتوں میں ایک ایسا درد تھا جو بھی سن رہا تھا مسمرائز ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر

تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

یہ کہہ کر وہ چپ کر گئی تو جائشہ بھی کچھ لمحے کیلئے بول نہ سکی۔

" I am speechless totally speechless".

جائشہ نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کے جواب سے سوال نکل آیا ہے۔۔۔ڈاکٹر صاحبہ۔۔!آپ کی اردو اتنی اچھی کیسے۔۔۔حالانکہ آپ باہر پلی بڑھی ہیں"۔جائشہ نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"میرے پاپا کی اردو بہت اچھی تھی۔۔۔۔اور وہ گھر میں ایسی ہی اردو بولتے تھے۔اردو لٹریچر کی بہت زیادہ بکس ہمارے گھر میں رکھی ہوئیں تھیں۔میں ان کے پاس بیٹھ کر پڑھا کرتی تھی اور جس لفظ کا مطلب سمجھ نہیں آتا تھا۔ان سے پوچھ لیتی تھی"۔اس نے وضاحت دی۔

"یہ ہے وہ انرجی جو میں چاہتی ہوں کہ ہماری نوجوان نسل میں آئے۔۔۔۔اور اس فرسودہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ دے۔اس پیغام کے ساتھ اپنی میزبان جائشہ علی کو اجازت دیجئے کل تک کے لئے خدا حافظ"۔

مستجاب نے انٹرویو شروع ہونے سے پہلے جائشہ کو منع کیا تھا کہ وہ اس کے تایا ملک دلاور کے بارے میں زیادہ سوالات نہ کرے۔اس لیے جائشہ نے اس کی بات مان کر اس کے بارے میں زیادہ سوالات نہیں کیے تھے۔

★*******★******★

Posted On Kitab Nagri

"منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تمہارا۔۔؟عدن میر ارسلان کی طرف آیا تو اس نے اس کا موڈ دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی"۔عدن نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"کچھ تو ہے اب اپنے یار کو بھی نہیں بتائے گا"ارسلان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یار حسام کی اس حرکت کی وجہ سے بڑا ٹینس ہوں"۔اس نے جائشہ کے اغوا کی طرف اشارہ کیا۔

"اب حسام نے اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھا۔۔۔۔۔!تو میں بھول جاؤں گا کہ وہ تمہارا بھائی ہے"۔میر ارسلان کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔

تو تو واقعی ہی اس سے محبت کرنے لگا ہے"۔عدن وقتی طور پر اپنی ٹینشن بھول گیا۔

"پتہ نہیں محبت کرتا ہوں۔۔۔کیا ہے۔۔۔یہ۔۔۔؟جس نے مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا"۔میر اارسلان کی آواز میں بے بسی تھی جس پر عدن بے اختیار مسکرا دیا۔"مسکرالو بچو۔۔۔اللہ کرے تمہیں بھابی سے شدید قسم کا عشق ہو جائے اور وہ تمہیں لفٹ ہی نہ کروائے پھر پوچھوں گا کہ کیا حال ہوتا ہے"۔میر ارسلان نے دل کے پھپھولے پھوڑے۔اب وہ اسے کیا بتاتا جو بات وہ خود اپنے آپ سے بھی چھپا رہا تھا کہ وہ محبت کی سب منزلیں طے کر چکا ہے۔اور اب وہ عشق کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔

"یار اپنے برے منہ سے دعا نہیں۔۔۔تو بددعا تو مت دے"۔ایک دم سے اسے رشنا کی بھی بددعا یاد آئی تو گلہ کر بیٹھا

"تو کب سے دل پر لینے لگا میں تو بس مذاق ہی کر رہا تھا۔۔۔تیرے کہنے پر میں نے جائشہ کو میں نے پرپوز کیا۔۔۔لیکن اس نے میری وہ درگت بنائی کہ میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا"۔میر ارسلان سنجیدگی سے کہتا ہوا دکھی لہجے میں بولا۔تو عدن اس کی بات سن کر تھوڑی دیر خاموش رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم اس کے ساتھ سنسئیر ہو تو ہو سکتا ہے وہ تمہاری طرف پلٹے"۔عدن نے اسے تسلی دی۔اسی لمحے کافی آگئی تو وہ دونوں پینے لگے۔

"آج آفس نہیں گئے۔۔؟اس نے کافی کا سپ لگاتے ہوئے عدن سے پوچھا۔

"نہیں کچھ ضروری کام تھے اس لیے نہیں گیا"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

تو اپنے ضروری کام کرو۔۔۔۔!ادھر کیا لینے آئے ہو"۔ارسلان مسکراتے ہوئے بولا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم سے ملنے کا۔۔۔۔ایسے ہی ادھر سے گزر رہا تھا تو سوچا ملتا چلو"۔اس نے غصے سے وضاحت دی۔

"چل ہر بات پہ روٹھی ہوئی محبوبہ نہ بن جایا کر"۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"تمہاری بھابھی کا انٹرویو لے رہی ہیں محترمہ جائشہ"۔اس نے میر اارسلان کے سامنے یہ انکشاف کیا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"کس سلسلے میں۔۔۔؟وہ اپنی حیرانی چھپاتے ہوئے بولا۔

"اب مجھے سلسلے کا پتہ ہوتا تو یہاں بیٹھ کر تمہارے ساتھ جھک نہ مار رہا ہوتا"۔عدن غصے سے جھلائی ہوئی آواز میں بولا تو وہ قہقہہ لگا کر بے ساختہ ہنسنے لگا۔

"خبیث تم نہ باز آنا ہر موقعے کا فائدہ ضرور اٹھانا۔۔۔اس لیے میں تمہیں بتا نہیں رہا تھا"۔عدن ناراضگی سے بولا۔

"تو جناب کا موڈ اس لیے خراب ہے کہ بیوی کی طرف سے نو لفٹ ہے"۔اس نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔

"لعنت ہو تم پر ہر وقت طعنے ہی مارو گے"۔عدن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یار برا کیوں مناتا ہے چھوڑ اس بات کو۔۔۔وہ ایک ہی مان نہیں تھی تو اب دونوں مل کر پروگرام کریں گی تو پتا نہیں کیا حشر کریں گی سب کا۔۔۔۔۔پورا چینل سر پر اٹھایا ہو گا"۔میر ارسلان نے اسے اور پریشان کر دیا۔ا

"پروگرام لائیو نہیں ہے رات کو چلے گا۔۔"۔میر ارسلان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔اسی وقت عدن کے موبائل پر مستجاب کی کال آئی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں مستجاب کو پک کرنا ہے"۔

"یار تو تو بیوی کی محبت میں بالکل ہی باولا ہو گیا ہے۔۔۔۔ایسے تو فوجی بھی اپنے سے بڑے افسر کے تابعدار نہیں ہوتے جتنا تو بن گیا ہے۔۔۔۔۔کافی تو پوری پی لے"۔میر ارسلان اس کی درگت بنا رہا تھا جس پر اس نے غصے سے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔

"تیری بکواس *** سننے بیٹھا تو گھنٹہ ادھر ہی نکل جائے گا"۔یہ کہتا ہوا وہ میر ارسلان کے آفس سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

★******★*******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج آپ نے مجھے بہت امپریس کیا ہے ڈاکٹر صاحبہ"۔جائشہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دی۔

"جب مجھے پتہ چلا کہ آپ کی شادی عدن حیدر سے ہوئی ہے تو میں بڑی حیران ہوئی۔۔۔آپ کی سوچ اور ان لوگوں کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر آپ نے کیسے یہ شادی کر لی۔۔؟"۔اس کے دل میں جو سوال میں مچل رہا تھا آخر وہ زبان پر آ ہی گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن ایسا نہیں ہے"۔بے ساختہ اس کی زبان سے اس کی تعریف نکلی تو جائشہ پہلے تو حیران ہوئی پھر مسکرانے لگی۔

"ویسے اس ہینڈسم نے کیسے آپ کو قابو کیا"۔وہ شرارتی انداز میں بولی۔

"یا آپ نے اسے قابو کیا"۔اس سوال پر اس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا جائشہ کو احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی پرسنل سوال کر رہی ہے۔

"سوری اگر آپ کو برا لگا تو"۔جائشہ نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"اٹس اوکے مس جائشہ"۔وہ آرام سے بولی۔ تبھی اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی تو وہ جائشہ سے خداحافظ کہہ کر باہر آگئی۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے عدن کا چہرہ دیکھا جو بالکل سپاٹ تھا۔سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔حویلی پہنچ کر خلاف معمول وہ دادا سے ملے بغیر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔کیونکہ روز جب بھی وہ آتا تھا تو اپنے دادا سے ضرور ملتا تھا۔کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ لاک کر دیا۔ مستجاب نے دروازہ کھولنا چاہا تو وہ اندر سے لاک تھا اسے پتہ چل گیا کہ عدن اس سے شدید ناراض ہے اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔ کچھ دیر دروازے کے پاس کھڑی رہی۔ کئی ہی دفعہ ناک کرنے پر اسے نہ کھولا تو وہ اپنے سابقہ کمرے میں آگئی۔

ہمارے دل کی مت پوچھو بڑی مشکل میں رہتا ہے

ہماری جان کا دشمن ہمارے دل میں رہتا ہے

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں عدن حیدر سگریٹ کے ساتھ ساتھ خود کو بھی جلا رہا تھا۔میری زندگی میں۔۔۔۔میری سانسوں پر وہ اس قدر حاوی ہو گئی ہے۔کہ اس کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔۔۔۔میری اس کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔یہ سوچ سوچ کر ہی اس کے اندر ایک طوفان برپا تھا۔ایک آگ تھی جو مسلسل اسے جلا رہی تھی۔

"یا اللہ میں کیا کروں اس شخص کی ناراضگی کا۔۔۔؟آج میرے لیے اتنی خوشی کا دن ہے اور اس شخص نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔لیکن میں کیوں اس کی ناراضگی سے پریشان ہو رہی ہوں"۔وہ یہ سوچتے ہوئے خود کو کوس رہی تھی۔اس کی ماں نے اسے کمرے میں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لیے حیرت کا شکار ہوئی۔

"کیا ہوا ہے بیٹا۔۔۔؟آج تم نے زیادہ دیر نہیں لگا دی۔۔۔۔ادھر کیوں لیٹی ہوئی ہو"۔کتنے ہی سوال تھے جو تسلیم نے ایک ہی سانس میں کر دیئے تو اسے خیال آیا کہ عدن کہ ناراضگی کی وجہ سے وہ دادا جان اور اپنی ماں کو یہ خوشخبری دینا ہی بھول گئی ہے۔

"مما میں آج بہت خوش ہوں"۔وہ اپنے چہرے پر خوشی لاتے ہوئے بولی۔تو تسلیم نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"پاپا کی پراپرٹی میرے نام ہو چکی ہے"۔اس نے پرجوش طریقے سے کہا تو تسلیم کے ہونٹوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"اس کے بدلے میں کیا بیچا تم نے۔۔۔؟"تسلیم نے مبہم انداز میں الجھا ہوا سوال کیا۔وہ نا سمجھی کے عالم میں اپنی ماں کو دیکھنے لگ گئی۔

"مما میں آپ کی بات سمجھی نہیں"۔وہ الجھن زدہ انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے باپ کی پراپرٹی اپنے نام کرواتے کرواتے اپنا دل تو نہیں بیچ دیا"۔ تسلیم کی ذو معنی بات پر کہ وہ اپنی جگہ سے ششدر رہ گئی۔

"نہیں مما آپ ایسی بات کیوں کر رہی ہیں۔۔۔ایسی بات بالکل بھی نہیں ہے"۔اس نے بھرپور انداز میں تردید کی۔

"لیکن مجھے کیوں لگ رہا ہے۔۔۔کہ تم خوش ہونے کی کوشش کر رہی ہو جبکہ تم اداس ہو"۔ تسلیم اپنی بیٹی کی ہر نبض سے واقف تھی۔اس لیے اس نے اپنے انٹرویو اور عدن کی ناراضگی کے بارے میں سب بتادیا تو تسلیم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"اس بات پر تو عدن اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ تم کیوں انٹرویو دینے گئی تھی میرے لیے نئی نئی مصیبتیں مت کھڑی کرو مستجاب"۔ تسلیم کے لہجے میں ڈانٹ تھی۔

"مما میں نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا۔۔۔۔ میرا ضمیر بالکل مطمئن ہے۔۔۔۔پلیز آپ اور عدن مجھے مینٹلی ٹارچر کرنا بند کردیں"۔اب مستجاب کو بھی غصہ آگیا تھا کیونکہ وہ اپنے آپ کو بالکل حق پر تصور کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے تم اپنی مرضی کی مالک ہو۔۔۔ تمہارے دل میں جو آتا تم وہی کرتی ہو۔۔۔۔شادی کون سا تم نے مجھ سے مشورہ کرکے کی تھی۔۔۔ وہ بھی اپنی مرضی سے کرلی۔۔۔۔ میں کہاں تک تمہیں سمجھاؤں میری بات تو تمہاری سمجھ میں آتی ہی نہیں ہے"۔ یہ کہتے ہوئے وہ ناراضگی سے وہاں سے چلی گئی تو وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"پہلے وہ صاحب ناراض بیٹھے ہیں اور اب اب مما بھی ناراض ہوگئی۔۔۔ یااللہ میں کیا کروں۔۔۔؟"۔وہ پریشانی سے اپنے آپ سے بولی۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی وضو کیا نماز ادا کی۔ دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے تو آنسو

Posted On Kitab Nagri

خود بخود آنکھوں سے ٹپک پڑے۔خدا سے رو رو کر اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے دعا مانگنے لگی۔اللہ سے راز و نیاز کے بعد وہ کچھ پر سکون ہو گئی تھی۔لیکن عدن کی ناراضگی کی پریشانی اپنی جگہ پر باقی تھی۔

ادھر عدن دروازہ کھول کر باہر آیا تو دل میں شدید خواہش ابھری کہ اپنی جان کی دشمن کو دیکھے۔ادھر ادھر دیکھا تو کہیں نظر نہ آئی۔تو وہ سیڑھیاں اترنے لگا۔وہ ایک دم سے اپنے سابقہ کمرے سے برآمد ہوئی تو ایک لمحے کے لیے وہ اس کے صبیح چہرے کو دیکھنے لگا دوپٹہ نماز کے اسٹائل میں چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔روئی روئی غلافی آنکھیں دیکھ کر اس کا دل اپنے قابو سے باہر ہونے لگا۔لیکن اس نے دل کو سختی سے ڈپٹا۔

تمہاری ذات سے آگے

دکھائی کچھ نہیں دیتا

محبت مشورہ کب ہے

جو سارے شہر سے کر لیں

"کہاں جا رہے ہو۔۔؟یہ کہتی ہوئی وہ اس کے قریب آئی۔تو وہ جواب دینے کے بجائے سیڑھیاں اترنے لگا تو وہ تیزی سے آکر اس کے آگے کھڑی ہو گئی۔عدن کی براؤن آنکھوں میں حیرانی اور استعجاب اترا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔۔"! یہ کہتے ہوئے اس نے عدن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جس پر عدن کے دل کی دھڑکن اپنے مرکز سے ہٹ گئی تھی۔ کیونکہ آج پہلی دفعہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن اس نے اس کا دوسرا ہاتھ پر بھی اپنا خوبصورت ہاتھ رکھ دیا

*پلیز اب مجھ سے ناراض توناں ہو"۔وہ اس کی براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو اس کو لگا کہ وہ اسی لمحے کمزور پڑ گیا ہے۔جب کہ وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595
انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

"میری ناراضگی سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے"۔نہ چاہتے ہوۓ بھی وہ گلہ کر بیٹھا۔

"پریشان تو ہوں ناں میں"۔اس کی طرف سے مبہم سا جواب آیا تو وہ آپ اپنا ہاتھ چھڑواتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا۔وہ ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ پر پتھر کی ہو گئی۔

★*******★*******★

عدن تو جا چکا تھا اس لیے وہ اپنے کمرے میں آئی۔دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکا اور بیڈ پر دراز ہو گئی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔ماں بھی ناراض تھی اور عدن بھی۔باہر موسم کافی خراب ہو رہا تھا بجلی کے کڑکنے کی آواز سے وہ خوف کھاتی تھی۔اس وقت کمرے میں اکیلے اسے وحشت سی ہو رہی تھی۔موبائل پکڑ کر عدن کا فون ملانا چاہا لیکن پھر اس کا ہاتھ رک گیا۔

"میں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو مجھے ایسے تیور دکھا رہا ہے"۔اسے اب عدن پر غصہ آیا۔نا چاہتے ہوۓ بھی وہ اس کی عادی بنتی جا رہی تھی۔انہی سوچوں میں غلطاں وہ نیند کی وادی میں چلی گئی کیونکہ وہ بہت تھکی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات کو آٹھ بجے انٹرویو چلا تو جائشہ اپنے گھر میں اس وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر انٹرویو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ اس کی ماں فردوس بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"اتنی پیاری بچی ہے اور اتنی پیاری باتیں کرتی ہے"۔اس نے اپنی ماں کے منہ سے اس کی تعریف سنی تو مسکرانے لگی۔

"اماں حقیقت میں یہ اس سے بھی زیادہ پیاری ہے"۔

دلاور ملک کے نام پر وہ ایک لمحے کے لیے چونکی تھی۔

"تم کیوں اس شخص کو بیچ میں گھسیٹ کر لاتی ہو"۔فردوس کا موڈ آف ہو چکا تھا۔

"اماں یہ ملک دلاور کی بھتیجی ہے"۔فردوس نے بس اس کا نام سن کر سیخ پا ہو رہی تھی اگلی بات پر غور ہی نہیں کیا تھا اس لئے اسے پتہ چل جانا تھا کہ وہ ملک دلاور کی بھتیجی ہے۔

اس انکشاف پر کئی لمحوں تک حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں تمہیں جتنا ان لوگوں سے دور رہنے کا کہہ رہی ہو تم اتنا ہی ان کے بیچ میں گھس رہی ہوں جائشہ"۔اماں صدمے اور دکھ سے بول کر وہاں سے چلی گئی۔تو جائشہ نے پریشانی سے ریموٹ زمین پر دے مارا۔

انٹرویو کافی سراہا گیا جبکہ اس انٹرویو نے سوشل میڈیا پر نوجوان نسل میں دھوم مچادی تھی۔سب ڈاکٹر مستجاب سے ملنے کے خواہشمند تھے۔کئی اس کے بولنے کے انداز کو سراہ رہے تھے۔زیادہ تر اس کے خیالات کو سراہ رہے تھے اور کئی اس کے حسن کے قصیدے پڑھ رہے تھے۔جبکہ ملک دلاور اور حسام اس انٹرویو کو اپنے کیرئیر کے لیے خطرے کہ گھنٹی محسوس کر رہے تھے۔

★********★**********★

Posted On Kitab Nagri

عدن جو فارم ہاؤس میں بیٹھا خود سے جنگ لڑ رہا تھا۔اس کے موبائل پر میر ارسلان کی کال آئی تو اس نے کاٹ دی۔دوبارہ اس نے کال ملائی لیکن پھر اس نے کاٹ دی۔ پھر اس نے اس کے موبائل پر ایک وائس نوٹ بھیجا۔ اس نے موبائل کھول کر وائس میسج آن کیا۔

" جگر ذرا موبائل آن کر کے دیکھ۔۔۔ تیری بیوٹیفل نے کیا دھوم مچائی ہوئی ہے۔وائس میسج سن کر اس کا دل ایک لمحے کیلئے دھڑکنا بھول گیا۔ پتہ نہیں اب کیسی دھوم مچائی ہوئی ہے۔یہ سوچتے ہوئے اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔اور موبائل آن کر کے یوٹیوب کھولی۔اور جائشہ کے پروگرام پر کلک کر دیا۔جوں جوں وہ انٹرویو سنتا گیا اسے اپنے آپ سے شرمندگی ہوتی گئی۔

انٹرویو ختم ہوا تو وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

" یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔؟ اتنی پیاری لڑکی کو اتنا ستایا۔۔ تم محبت کے نہیں عشق کے قابل ہو۔۔" وہ اس کی سوچوں میں ہی گم باہر نکلا تو بارش نے جل تھل مچائی ہوئی تھی۔اس نے اپنی گاڑی باہر نکالی اور سپیڈ خطرناک حد تک تیز کر دی۔وہ جلد از جلد اس کو دیکھنا چاہتا تھا۔وہ حویلی پہنچا تو وہ تقریباً سارا بھیگ چکا تھا۔دروازے کی ناب گھما کر اندر داخل ہوا تو وہ بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔چہرہ تکیے کے نیچے دبا ہوا تھا۔اس نے کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالے اور فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلا گیا۔فریش ہو کر وہ باہر آیا تو وہ اسی پوزیشن میں سوئی ہوئی تھی۔

"شاید اپنا انٹرویو بھی نہیں دیکھا محترمہ نے۔۔۔ کیا اسے میری ناراضگی سے فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔دل خوش فہم کو کچھ خوش فہمیاں لاحق ہو رہی تھیں۔شاید بھوکی ہی سو گئی ہے۔اسے گہرے ملال نے آ گھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

تیری سادگی تیری عاجزی تیری ہر ادا کمال ہے

مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے میرا یار بے مثال ہے

کچھ سوچتا ہوا اس کے قریب آیا۔تکیہ سختی سے دبوچے اس نے اپنے سر پر رکھا ہوا تھا جس سے اس کا سارا چہرہ چھپ گیا تھا۔آرام سے تکیہ ہٹایا۔اس کا چاند چہرہ نظر آیا تو اس کے دل کو کچھ قرار آیا۔کتنے ہی لمحے وہ اس کے پاس بیٹھا اس کے صبیح چہرے کو دیکھتا رہا۔بے ساختہ اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے۔جس پر وہ ہلکا سا کسمسائی تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

کیونکہ وہ اسے نیند سے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔تکیہ اٹھا کر صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔جس ہر وہ کبھی نہیں سویا تھا۔ساری رات بے چینی میں گزر گئی۔

★******★******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح مستجاب نماز کے لئے اٹھی تو عدن کے لمبے چوڑے وجود کو صوفے پر سوتے ہوئے پایا۔تو حیران رہ گئی۔

کم از کم یہ بندہ خیانت کار نہیں ہے۔۔۔"وہ دل ہی دل میں اس کی خوبی کی معترف ہوتی ہوئی وضو کرنے چلی گئی۔

نماز پڑھ کے وہ حویلی کے وسیع لان میں آ گئی۔وہ کمرے میں آئی تو وہ سو رہا تھا۔پھر وہ تیار ہو رہی تھی کہ عدن کی آنکھ کھل گئی۔

"میرے کپڑے نکال دو"۔وہ کہتا ہوں واش روم میں گھس گیا۔وہ اس کے لہجے سے کچھ بھی نہ اخذ کر سکی اور اس کے کپڑے نکالنے لگی۔وہ نہا کر باہر نکلا تو وہ اپنا بیگ پکڑ کر نیچے جانے کی تیاری میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑی دیر رکو"۔وہ شرٹ لیس تھا۔وہ زیادہ دیر اس کی طرف نہ دیکھ سکی۔نگاہیں چرا کر اپنی فائل کی طرف متوجہ ہو گئی۔اور بے مقصد اسے الٹ پلٹ کرنے لگی۔پتا نہیں اب کیا کہتا ہے وہ دل ہی دل میں یہ سوچنے لگی۔

"ادھر آؤ۔۔!تھوڑی دیر بعد اس نے بلایا تو اسے دیکھنے لگی۔وہ شرٹ پہن کر ٹائی پکڑے کھڑا تھا۔

"میں نے ادھر بلایا ہے میڈم"۔وہ خوشگوار لہجے میں بولا تو ایک لمحے کے لیے وہ حیرتوں کے سمندر میں موجزن ہوئی۔کیونکہ رات کی ناراضگی کا کوئی شائبہ بھی نہیں تھا۔

"یہ ٹائی لگاؤ۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو اپنی نظروں میں جذب کرتے ہوئے بولا تو وہ اس کی عجیب فرمائش پر اسے دیکھنے لگی۔لیکن زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکی۔کیونکہ وہ اپنی آنکھوں میں جذبوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"پتہ نہیں اسے آج کیا ہو گیا ہے۔۔؟وہ کنفیوز کھڑی تھی۔

"کیا بولا ہے میں نے۔۔؟"وہ دھیمی آواز میں بولا۔

"مجھے نہیں لگانی آتی"۔وہ ٹائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"تو کیا ہر چیز خراب کرنی آتی ہے"۔وہ ذومعنی انداز میں کہتا ہوا اس کے قریب آکر بولا۔جس پر بے بسی سے اس نے اس کی طرف دیکھا۔

"بخشوں گا تو نہیں۔۔۔۔!میں آج آپ کو مسز۔۔۔!میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اسے کیسے لگانا ہے"۔وہ اس کو ٹائی پکڑاتے ہوئے بولا۔تو وہ اس وقت کو ملامت کرنے لگی جب اس نے اس کی ٹائی خراب کی تھی۔وہ ٹائی پکڑ کر ایڑھی اٹھا کر تھوڑی سی اونچی ہوئی کیونکہ عدن کی ہائیٹ کافی اچھی تھی۔ٹائی پکڑ کر اس کے کالر کے بیچ میں

Posted On Kitab Nagri

ڈالی۔اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنچ دیتے جزبوں سے ایک لمحے کے لیے اس کی دل کہ دھڑکن تیز ہوئی۔یااللہ اس کو آج کونسا دورہ پڑا ہوا ہے۔

"اب کیا کرنا ہے۔۔؟"وہ جھنجھلائی ہوئی بولی۔تو عدن کہ نظروں میں شرارت دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگی۔تو اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے اس نے اس کو اپنی باہوں کے نرغے میں قید کر لیا تو وہ اس کی اس گستاخی پر اپنے دل کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"چھوڑو مجھے عدن"۔وہ گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"چھوڑنا ہی تو نہیں ہے"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"رات کو بھوکی سو گئی تھی تم"۔وہ اس کا چہرہ اونچا کر کے بولا۔اس نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"خیر تو ہے تمہارے موڈ کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔۔۔کل رات کو کیا کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔؟اور اب کیا کر رہے ہو"وہ اپنے دل کا سوال لبوں پر لے آئی۔

"کیا کر رہا ہوں"۔آنکھوں میں محبت کا جہان لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"عدن پلیز مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے تنگ مت کرو"۔وہ اس کے دلکش لہجے بولتی نظروں کی آنچ سے ایک دم گھبرا کر بولی۔

"رات کو میرے بیڈ پر کیوں سوئی تھی۔۔۔پتہ ہے رات کو میں صوفے پر کتنا تنگ ہوا تھا"۔کچھ تو بہانہ چاہیے تھا اس سے بات کرنے کا۔

"اچھا سوری آئندہ تمہارے بیڈ پر نہیں سوؤ گی۔اس نے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا جو اس نے مزید مضبوط کر دی تو وہ شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چلو چھوڑو اس بات کو۔۔۔۔! یہ بتاؤ کہ رات کو تم نے اپنا انٹرویو دیکھا تھا"۔وہ مسکرا کر بولا

"اچھا پہلے مجھے چھوڑو۔۔۔۔! پھر بتاؤں گی۔۔۔! آج کون سا جن آیا ہوا ہے تم میں"۔وہ تنگ آکر بولی تو وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔تو وہ مزید بدمزہ ہوئی۔

"پہلے تمہاری سزائیں تو تجویز کرلوں۔۔۔! پھر چھوڑوں گا"۔وہ خوبصورت لہجے میں بولا تو وہ تھوڑی سی پریشان ہوگئی۔

"کونسی سزائیں۔۔۔۔! کیسی سزائیں۔۔! وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔جہاں پر آج اس کو الگ ہی رنگ نظر آرہے تھے۔

"عدن میں داداجان سے شکایت کروں گی"۔اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے داداجان کا نام لے لیا۔

"اچھا کیا شکایت کروگی داداجان سے کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے"۔کہ وہ اس کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہورہا تھا۔

"یہ شکایت کروں گی کہ تم۔۔۔۔! تم مجھے بہت تنگ کرتے ہو"۔وہ رودینے کو تھی۔جس پر عدن کو رحم آگیا۔اور اس نے اسے آزاد کردیا۔

"چلو مسز پہلے میری ٹائی لگادو اور روز تم ہی لگایا کروگی۔۔۔۔! یہ تمہاری پہلی سزا ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کو ٹائی باندھنا سکھانے لگا جو اس نے جیسے تیسے لگادی۔

"آئندہ میں نہیں لگاؤں گی"۔وہ منہ بنا کر بولی۔

"تم ہی لگاؤ گی"۔وہ بھی اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"میں اس وقت بحث کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔ میں ناشتہ لگواتی ہوں اور تم بھی نیچے آجاؤ"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اب کیا ہے وہ جھنجلا کر بولی۔

"دوسری سزا تو سنی ہی نہیں"۔وہ بڑے آرام سے بولا تو اس نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"دوسری سزا یہ ہے کہ میں عدن آج تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ہر قدم پر تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔تم جو بھی کرنا چاہتی ہو۔۔۔مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی"۔عدن سنجیدگی سے بولا تو اسے ایک لمحے کیلیئے اس کی بات پر یقین ہی نہیں آیا وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

"کل کیا کیا ہے میرے ساتھ "اب کیا کر رہے ہو مجھے تو تمہاری کچھ سمجھ نہیں آرہی۔وہ بے یقینی سے بولی۔

"اگر تم مجھے پہلے اعتماد میں لے لیتی تو ایسا کچھ بھی نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔تمہارا مقصد نیک ہے اور اس مقصد میں تمہارا بھرپور ساتھ دوں گا"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔

"تھینک یو عدن"۔وہ تشکر آمیز انداز میں بولی۔تو عدن کے سنجیدہ چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آئی۔

"آپ کیوں مسکرا رہے ہو۔۔؟"

"کیوں مسکرانے پر پابندی ہے کیا۔۔۔؟ بائی داوے اس لئے مسکرا رہا ہوں کہ آج میری مسز نے مجھ سے بڑی شرافت سے بات کی"۔

"اب چلیں"۔وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

"مس فوزیہ آپ کے زیادہ ہی نہیں چکر لگ رہے۔ سر کے آفس کی طرف"۔ فوزیہ جوان کے ایک پروگرام کی میزبان تھی۔اور ماڈلنگ بھی کرتی تھی۔وہ بہانے بہانے رضا بخاری کے گرد منڈلا رہی تھی۔ جس کو جائشہ کئی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی۔

"مس جائشہ میں سر کے آفس میں کچھ کام کے لیے ہی جاتی ہوں"۔وہ اس کی بات کا برا مناتے ہوئے بولی۔اور ساتھ ہی رضا کے کیبن کی طرف قدم بڑھادیئے جس پر جائشہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"کیا ہوا۔۔؟غصے میں لگ رہی ہو"۔اعجاز ہمدانی اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔

"سر مس فوزیہ کو کنٹرول کریں۔۔۔اس کے زیادہ ہی اندر کے چکر لگ رہے ہیں"۔وہ ناگواری سے بولی تو ہمدانی قہقہ لگا کر ہنسنے لگا۔

"سر میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے جو آپ ایسے ہنس رہے ہیں"۔وہ برا مناتے ہوئے بولی۔

"میں تو تمہیں دوسری لڑکیوں سے بالکل الگ سمجھتا تھا لیکن تم میں بھی وہ روایتی جیلسی موجود ہے۔۔۔۔۔ ویری سٹرینج"۔ ہمدانی حیرانی سے بولا۔

"ہوں تو ایک لڑکی ناں دل بھی رکھتی ہو اور جذبات بھی رکھتی ہوں"۔وہ دکھ سے بولی۔ہمدانی بھی سنجیدہ ہو گیا۔

"ہر چیز اللہ پر چھوڑ دو جو وہ کرتا ہے وہ سب سے بہترین ہوتا ہے"۔ہمدانی نے تسلی آمیز انداز میں کہا تو وہ چپ کر گئی۔

آج آفس سے آف کر کے وہ حنان سے ملنے گئی تھی کیونکہ کئی دن گزر گئے تھے وہ اس سے ملنے نہ جا سکی۔وہ اس سے ملی تو وہ اس سے ناراض لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے بات نہیں کروں گا آپ مجھے ملنے کے لیے نہیں آتی"۔وہ منہ پھلا کر بولا۔تو مہر النساء بڑے غور سے جائشہ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"جائشہ کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔دو تین دن سے تم نہیں آئی"۔وہ کھوجتی نظروں سے بولی۔

"آنٹی آپ نے مجھ سے جو بولا تھا۔۔۔وہ میں نے سر سے بولا تو وہ ناراض ہو گئے"۔اس نے ان کو حقیقت بتا دی۔جس پر وہ اس کی جرات پر حیران ہوئی تھی۔

"پاگل بے وقوف لڑکی پہلے مجھ سے تو بات کر لینی تھی۔۔۔۔میں اس کو پہلے قائل کرتی پھر بات کرنی تھی۔۔۔۔تم نے سب کچھ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی"۔اس کی بات سن کر بڑی پریشانی سے بولی۔

"لیکن آپ کیسے قائل کرتی"۔ان کی بات نظر انداز کر کے بولی۔

"میں اس کی ماں ہوں کچھ نہ کچھ تو طریقہ کرتی ہی ناں۔۔۔اب تم اس سے اس ٹاپک پر کوئی بات مت کرنا۔۔میں دیکھتی ہوں"۔انہوں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ چپ کر گئی۔

★*****★******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن اور مستجاب دادا کے کمرے میں گئے اور انہیں جائیداد کی منتقلی کے بارے میں بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے۔

"لیکن تم لوگ مجھے رات کو ملے ہی نہیں اور نہ مجھے بتایا"۔وہ سنجیدگی سے بولے۔

"رات کو ہم لیٹ آئے تھے اس لئے آپ کو بتا نہیں سکے"۔عدن نے وضاحت دی۔تو انہوں نے دونوں کو اپنے پاس بٹھایا۔اور باری باری دونوں کا چہرے کو چوما۔

"دادا جان ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔رات کو آتے ہیں تو پھر بیٹھتے ہیں"۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں جی اب دادا کو تو کچھ لفٹ ہی نہیں کروانی تم دونوں نے"۔وہ منہ پھلا کر بولے۔تو وہ ہنستے ہوئے ان کے قریب آئی۔ان کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"دادا جان آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے"۔وہ کھلکھلا کر بولی تو انہوں نے بے ساختہ ماشااللہ کہا کیونکہ اتنے دنوں بعد وہ ان کو اتنی خوش نظر آرہی تھی۔

"میرے بچے میں تو مذاق کر رہا تھا تم دونوں خوش رہو یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے"۔وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولے۔

"اچھا رات کو بات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھی۔تو وہ عدن کو دیکھنے لگے۔

"کہاں تک پہنچے برخوردار"۔انہوں نے مسکراتے ہوئے عدن سے پوچھا۔

"ابھی تک تو آپ کی پوتی کوئی لفٹ ہی نہیں کروا رہی۔۔۔۔البتہ خود ساری باتیں منواتی رہتی ہے"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"انشاءاللہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا"۔

"پھر نہ کہنا کہ میں اکیلی چلی گئی ہوں اب آ کیوں نہیں رہے"۔وہ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر بارعب انداز میں بولی تو عدن دادا کو آنکھ سے اشارہ کرنے لگا۔

"دیکھ لیا ہے ناں"۔وہ بے چارگی سے بولا تو دادا ہنسنے لگے۔

"عدن مجھے شہر کے سب سے اچھے انجینئرز کی ضرورت ہے۔۔۔جو ہاسپٹل کا نقشہ تیار کریں"۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آج تو کافی بزی رہوں گا۔۔۔۔کچھ دنوں تک بندوبست ہو جائے گا"۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ دنوں تک نہیں بلکہ آج یا کل تک ہی کر دو تو بہتر رہے گا"۔وہ بے صبری سے بولی۔

"تم نے ہر بات میں جلدی مچائی ہوتی ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے کل تک ہو جائے گا"۔وہ گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

"اندر نہیں آؤ گے۔۔۔۔"۔وہ دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔

"کیوں۔۔؟وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"ڈاکٹرز سے نہیں ملنا"۔اس نے یاددہانی کروائی تو وہ گاڑی سے باہر نکل آیا۔

ڈاکٹر شرجیل اور ڈاکٹر فروا اندر ہی موجود تھے۔عدن ان سے بڑے اچھے طریقے سے ملا۔

"پھر ملاقات ہو گی ڈاکٹر شرجیل ابھی میں جلدی میں ہوں"۔یہ کہتا ہوا وہ ہاسپٹل سے باہر نکل آیا۔

"یہ ہے وہ ہینڈسم جو آپ کے خوابوں کا شہزادہ ہے"۔ڈاکٹر فروا مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ اس کے عجیب و غریب سوال پر حیران ہی تو ہوئی۔

"ہیں۔۔۔میں نے کوئی عجیب بات کہہ دی ہے جو آپ مجھے ایسے دیکھ رہی ہیں"۔وہ مستجاب کی نظروں سے خائف ہوئی تھی۔

"نہیں میں ذرا حیران ہوئی ہوں آپ کی بات پر وہ خوابوں کا شہزادہ۔۔"۔مستجاب نے وضاحت دی تو وہ کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

"خوابوں کا شہزادہ ہی تو لگتا ہے یہ ہینڈسم"۔وہ شرارت سے بولی تو ڈاکٹر شرجیل اس کو گھور کر رہ گیا۔

"میڈم آپ کے خوابوں کا شہزادہ آپ کے سامنے کھڑا ہے"۔وہ برا مناتے ہوئے بولا تو مستجاب ہنسنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک تو میں کسی کی تعریف کروں تو اسی وقت جل جاتے ہو"۔فروا منہ بناتے ہوئے بولی تم مستجاب پھر ہنسنے لگی۔

"ویسے کم آپ بھی نہیں ہیں ڈاکٹر مستجاب آپ دونوں کی جوڑی بہت زبردست ہے اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے"۔وہ دل سے دعا دیتے ہوئے بولی تو مستجاب ایک لمحے کو اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

★*******★*******★

آج جائشہ پر بڑا بھاری دن ہونے والا تھا۔وہ آفس پہنچی تو سب معنی خیز نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئے۔جس پر وہ چونکی تھی۔ہمدانی گھبرایا ہوا اس کے قریب آیا۔اسے دیکھ کر اسے سمجھ آگئی کہ اسے کچھ نہیں پتا۔

"جائشہ میرے روم میں آؤ"۔وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔وہ بھی پریشانی سے اس کے پیچھے چل دی۔لیکن جب سکرین پر اس کی نظر پڑی تو اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔کیونکہ مختلف چینلز پر یہ خبر چل رہی تھی کہ مشہور اینکر جائشہ اور رضا بخاری کا آپس میں زبردست قسم کا افیئر چل رہا ہے۔اور ساتھ میں اس کی اور رضا بخاری کی دبئی ایئرپورٹ کی لی گئیں تصویریں سکرین پر آرہی تھیں۔سوشل میڈیا پر ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ادھر اپنے کیبن میں رضا بخاری سپاٹ چہرہ لیے بیٹھا تھا۔اندر ایک جنگ جاری تھی۔کہ وہ اب کیا کرے۔

لیکن کچھ سوچتے ہوئے وہ ایک فیصلے پر پہنچ گیا۔

"ہمدانی آج ہی میرے اور جائشہ کے نکاح کا بندوبست کرو"۔رضا بخاری ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟" ہمدانی نے حواس باختہ انداز میں یہ کہتے ہوئے رضا بخاری کو دیکھا۔ جس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔

"ہمدانی تمہیں نہیں لگتا کہ اگر میں نے اس سے نکاح نہ کیا تو اس کا کیریئر داؤ پر لگ جائے گا اور میرا امیج بھی بالکل خراب ہو جائے گا"۔ رضا بخاری نے وضاحت دی تو ہمدانی نے ایک لمبا سانس خارج کیا۔ کیونکہ سوشل میڈیا پر یہ خبریں گردش کر رہی تھیں کہ۔ دبئی کے دورے کے دوران وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رکے تھے۔اس چیز نے رضا بخاری کو اندر تک توڑ کر رکھ دیا تھا۔

"ٹھیک ہے سر میں انتظام کرتا ہوں لیکن آپ نے جائشہ سے تو بات کی ہی نہیں ہے"۔ ہمدانی نے پریشانی سے کہا

"اس سے کیا پوچھنا۔۔۔! اس کے تو دل کی مراد پوری ہو رہی ہے۔۔۔۔۔چاہے جیسے بھی"۔ رضا نے دیوار کو گھورتے ہوئے کہا تو جائشہ جو رضا کے کیبن کا دروازہ کھولنے ہی لگی تھی اس کی تکلیف کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ وہ ایک دم سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی لیکن رضا کو دیکھ کر ایک پل میں ٹھٹھک گئی کیونکہ اس کی آنکھوں میں ایک درد کا جہاں آباد تھا۔ لیکن اس نے خود کو سنبھالا

"سر میری کون سی مراد پوری ہو رہی ہے۔۔۔؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"رضا صاحب تم سے آج اور ابھی نکاح کرنا چاہتے ہیں"۔ ہمدانی نے وضاحت دی تو جائشہ نے غضب ناک نظروں سے رضا بخاری کو دیکھا جو شاید اپنے آپ میں نہیں تھا مسلسل دیوار کو گھور رہا تھا۔

"نہیں چاہیے مجھے آپ سے یہ بھیک نہیں کرنا۔۔۔! مجھے یہ نکاح"۔ وہ دو ٹوک انداز میں بولی تو رضا ایک دم ہوش میں آیا ہمدانی بھی اپنی جگہ شاک میں چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کیوں میری حالت دیکھ کر مجھ پر رحم کھا رہی تھی"۔رضا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو اسے لگا کہ وہ اس آنکھوں سے نکلتے شعلوں میں بھسم ہو جائے گی۔

"سر۔۔۔! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں آپ پر بالکل رحم نہیں کھا رہی تھی۔۔۔۔دوسری بات یہ کہ میں اب آپ سے نکاح نہیں کروں گی"۔وہ اپنا فیصلہ سنا کر جانے لگی۔ہمدانی آگے بڑھا۔

"جائشہ ٹھنڈے دماغ سے سوچو"۔ہمدانی کے لہجے میں ریکویسٹ تھی۔

"سر میرا فیصلہ نہیں بدلے گا"۔وہ ضدی پن سے بولی۔

"تمہارا کیریئر تباہ ہو جائے گا جائشہ"۔رضا نے اسے سمجھانا چاہا۔

"سر اس فیلڈ میں آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔۔۔۔ایسے الزامات لگتے رہتے ہیں۔۔۔اگر میرا کیریئر بھی تباہ ہو گیا تو یہ مجھے اپنی عزت نفس سے زیادہ عزیز نہیں ہے"وہ اپنا فیصلہ سنا کر وہاں سے چلی گئی۔

کتنے ہی فون اس کے موبائل پر آ رہے تھے تنگ آ کر اس نے اپنا موبائل ہی توڑ دیا اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ادھر اس کی ماں فردوس بیگم نے بھی خبریں دیکھ لیں تھیں اس نے جائشہ کو فون ملایا لیکن جواب نہ پا کر سخت پریشان ہوئی تو ہمدانی کا نمبر ملایا۔

"جی وہ بالکل ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔!آنٹی میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔یہ کہہ کر ہمدانی نے فردوس کو تسلی دی اور رضا سے نکاح پر قائل کرنا چاہا تو فردوس انکار نہ کر سکی چپ کر گئی کیونکہ وہ جانتی تھے اگر یہ نکاح نہ ہوا تو جائشہ کی زندگی خراب ہو جائے گی دوسری طرف وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔اگر اس کے ساتھ جائشہ کا نکاح ہو گیا تو اس کی زندگی اچھی گزرے گی۔اگر اس کا نکاح رضا بخاری کے ساتھ نہ ہوا تو زندگی اس پر تنگ ہو جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمدانی کو پتہ تھا کہ جائشہ رضا بخاری سے محبت کرتی ہے۔اور اب جذباتی ہو رہی ہے اس لیے اس نے فردوس کو قائل کیا۔

"بیٹا تم ڈرائیور کو بھیجو میں ابھی آتی ہوں"۔فردوس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"جائشہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔۔۔ تمہاری امی بہت پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔"۔ساتھ ہی اس نے اس کا موبائل دیکھا جو دو حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا تو سب اس کو سمجھ میں آگئی کہ اسے کیسے کیسے فون آرہے تھے اس لئے اس نے ایسا کیا۔

"کیوں انکار کیا تم نے نکاح سے"۔وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"سر میرے خیال سے یہ میری زندگی ہے۔۔۔اتنا تو حق رکھتی ہوں۔۔کہ فیصلہ کر سکوں کہ مجھے یہ نکاح کرنا ہے کہ نہیں"۔یہ کہتے ہوئے اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا جو ہمدانی نے باآسانی نوٹ کر لیا۔

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟تم بھی تو یہی چاہتی تھی ناں اب جب یہ سب ہو رہا ہے تو تم انکار کیوں کر رہی ہو"۔ہمدانی غصے سے بولا۔

"واہ سر واہ۔۔۔!کیا کہنے آپ دونوں کے ادھر رضا صاحب بھی یہ فرما رہے تھے۔۔۔کہ میری مراد پوری ہو رہی ہے اور ادھر آپ بھی ایسا ہی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ایسے پوری ہوتی ہیں مراد ساری دنیا کے سامنے میں تماشا بنی ہوئی ہوں۔۔۔۔!ہر کوئی میری ذات کو ارزاں کرنے کے لئے مجھ پر کیچڑ اچھال رہا ہے"۔کبھی نہ کمزور پڑنے والی جائشہ آج ٹوٹی ہوئی تھی۔

"اگر تمہیں میرے الفاظ سے کوئی دکھ پہنچا ہے تو میں اس کے لیے تم سے معذرت کرتا ہوں میری بہن۔۔۔باقی ایک بھائی ہونے کے ناطے میں تمہیں یہی نصیحت کروں گا کہ آج اور ابھی اس نکاح کو کر لو تاکہ ہم سب کی

Posted On Kitab Nagri

عزت رہ جائے۔۔۔۔پوری انڈسٹری میں رضا بخاری کا ایک نام بولتا ہے۔۔۔۔کہ وہ کس قدر شریف انسان ہے"۔ہمدانی اس کو سمجھاتے ہوئے بولا تو وہ ایک ٹک اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں وہ تو شریف ہیں۔۔۔۔۔! سارے زمانے کی بدمعاشی تو مجھ میں ہی ہے"۔غصے میں جو اس کے منہ میں آیا اس نے وہ کہہ دیا تو ہمدانی اتنی ٹینشن میں بھی مسکرانے لگا۔

"تم بالکل پاگل ہو گئی ہو جائشہ۔۔۔۔! غصے نے تمہارے دماغ کی چولیں ہلا دیں ہیں وہ بالکل کام نہیں کر رہا"۔ ہمدانی کی آواز میں ہلکی سی ڈانٹ تھی۔

"بدمعاشی ہے تو سب کے ساتھ اس طرح اکڑ رہی ہو اگلی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔"۔رضا بخاری غصے سے اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

"سر مجھے آپ کی عنایات کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"۔وہ اب کہ غصے سے بولی۔

"یہ نکاح تو تمہیں ہر صورت کرنا پڑے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔۔اور ابھی کرنا پڑے گا"رضا بخاری نے اٹل لہجے میں کہا۔

"سر آپ مجھ پر اس طرح حکم نہیں چلا سکتے"۔وہ تو اس کے لہجے کی دھونس پر ہی حیران ہو رہی تھی۔

"سر میرے انکار کے باوجود بھی"۔اس نے بہت کچھ باور کروانا چاہا۔

"ہاں"۔رضا بخاری کا دوٹوک لہجہ سن کر وہ ہونٹ کاٹنے لگی۔چاہتی تو وہ بھی یہی تھی کہ وہ اس کی زندگی میں شامل ہو جائے لیکن اس طرح اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

"ہمدانی مولوی اور گواہان کا بندوبست کر کے اس کے گھر پہنچو۔۔۔کیونکہ یہاں پر نکاح کرنا مناسب نہیں ہے میں اس کو لے کر پہنچتا ہوں۔۔۔۔۔اور کل رات کو ایک پریس کانفرنس کا بھی انتظام کرو"۔رضا نے دوٹوک

Posted On Kitab Nagri

لہجے میں ہمدانی سے کہا۔ ہمدانی نے ایک لمحے کو جائشہ کے چہرے کی طرف دیکھا جو غصے اور غضب سے رضا بخاری کو دیکھ رہی تھی۔

اسی وقت جائشہ کی ماں فردوس بیگم آفس پہنچ گئی۔

انہوں نے جائشہ کو آڑے ہاتھوں لیا۔

"تم بالکل پاگل ہو گئی ہو اگر وہ عزت سے تمہیں اپنانا چاہ رہا ہے تو ضد کیوں باندھی ہوئی ہے"۔ فردوس نے اسے آتے ہی ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔

"اماں آپ کو نہیں پتہ۔۔۔! میں یہ نکاح کیسے کروں"۔ وہ بے بسی سے بولی۔

"کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو"۔ فردوس نے اس کی بات سے یہی اندازہ لگایا تو ہمدانی اور رضا بخاری نے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔ جب کہ وہ رضا بخاری کی طرف سے شکایتی نظروں سے دیکھنے لگی۔ تو وہ نظریں چرا گیا۔

"بیٹا میں اس سے کچھ اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں"۔ فردوس دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کوئی فائدہ نہیں ہے اکیلے میں بات کرنے کا یہ جس کو پسند کرتی ہے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہے"۔ ہمدانی کی صاف اور سیدھی بات پر فردوس تو چکرا کر رہ گئی۔۔۔۔ نکاح سے اس نے اس لیے انکار کیا ہے کہ وہ نہیں چاہتی کہ سر اس پر ترس کھاتے ہوئے اس سے نکاح کریں۔ ہمدانی نے ساری بات سمجھائی تو وہ اپنی بے خبری پر ماتم ہی کرتی رہ گئی کہ ان کو اپنی بیٹی کے دل کی خبر ہی نہ ہو سکی۔

"آنٹی آپ جائشہ کو گھر لے کر جائیں ہم ابھی پہنچتے ہیں"۔ رضا بخاری فردوس کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو میرے ساتھ۔۔"وہ جائشہ کی طرف غضبناک نظروں سے دیکھ کر بولی۔

"لیکن اماں آپ غلط سمجھ رہی ہیں"۔ ہمدانی اور رضا کے کمرے سے جانے کے بعد وہ اپنی ماں کے قریب آکر بولی تو انہوں نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"اگر چاہتی ہو کہ ماں تم سے ناراض نہ ہو تو اسی وقت میرے ساتھ گھر چلو۔۔۔۔یہاں پر تمہاری پسند کی سب کو خبر ہے اور تم نے مجھے ہی پتہ نہیں چلنے دیا"۔وہ دکھ اور ناراضگی سے بولی تو جائشہ ایک لمحے کو اپنی ماں کو دیکھ کر رہ گئی جس نے ساری زندگی ہی دکھوں میں گزاری تھی۔اور اب وہ اپنی ماں کے لئے دکھ کا باعث بن رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اماں میں چلتی ہوں"۔وہ انکار کر کے مزید اپنی ماں کو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔

★*****★********★

ادھر میر اارسلان نے جب خبریں دیکھیں تو اس نے کتنی دفعہ جائشہ کو فون ملایا لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔تو وہ پریشانی سے اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ نیوز چینل کے دفتر میں پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ جائشہ کچھ لمحے پہلے ادھر سے نکل گئی ہے۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی گاڑی کا رخ اس کے گھر کی طرف موڑ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رضا بخاری مولوی اور گواہان سمیت اس کے گھر پہنچ گیا تھا۔جائشہ کے دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔میرا ارسلان جب وہاں پر پہنچا تو مولوی اور رضا بخاری کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ٹھٹھک گیا۔

"تم کیا کرنے آئے ہو یہاں"۔وہ اسے دیکھ کر حیرانی سے بولی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔"وہ صدمے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو بھی ہو رہا ہے تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے"۔ وہ اپنی پیٹھ موڑتے ہوئے بولی۔ ہمدانی اس کے قریب آیا۔

"رضا صاحب اور جائشہ کا نکاح ہو رہا ہے اچھا ہوا آپ آگئے۔۔۔۔اس نیک کام میں شریک ہونے کے لیے"۔ ہمدانی نے یہ کہا تو میر ارسلان کو ایسے لگا کہ جیسے اس پر آسمان گر گیا ہو"۔

"ہمدانی صاحب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔جائشہ پلیز کہہ دو کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔اگر تم بدنامی کے ڈر سے یہ نکاح کر رہی ہو تو پلیز روک دو۔۔۔میں تمہارے ساتھ شادی کرنے کے لیے تیار ہوں"۔

میر ارسلان بھرائے ہوئے لہجے میں بولا تو رضا ایک دم سے اسے دیکھنے لگ گیا۔ ٹھٹھک تو وہ اس دن ہی گیا تھا جس دن اس نے میر ارسلان کو جائشہ کے کیبن سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کی نظروں میں جائشہ کا غصے سے لال بھبوکا ہوا چہرہ گھوم گیا۔

"جو خبریں گردش کر رہی ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔۔۔میر ارسلان۔۔۔۔۔لیکن یہ سچ ہے کہ میں رضا صاحب سے شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔اور میں نے انہیں پرپوز بھی کیا تھا۔۔۔لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔اور اب میرے دل کی مراد پوری ہو رہی ہے چاہے جیسے بھی"۔آخر میں وہ رضا بخاری کی طرف دیکھ کر طنز کے نشتر چلانا نہ بھولی۔ جس پر رضا بخاری پہلو بدل کر رہ گیا۔

"میر ارسلان اس کے ان انکشافات پر حیرتوں کے سمندر میں غوطہ زن ہو رہا تھا۔

"تم جھوٹ کہہ رہی ہوں جائشہ۔۔۔کہہ دو یہ سب جھوٹ ہے"۔ میر ارسلان غصے سے چلایا۔

"ارسلان صاحب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں"۔ رضا اس کے پاس آکر سنجیدگی سے بولا تو وہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز رضا صاحب اگر آپ اس پر ترس کھا کر اس سے نکاح کر رہے ہیں تو اس نکاح کو یہی روک دیں۔۔۔میں جائشہ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔اس کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں"۔میر اارسلان ملتجیانہ انداز میں بولا۔

"پہلے یہ مجھ پر ترس کھا کر مجھ سے شادی کرنے کی خواہش مند تھی۔۔۔اور اب میں اس پر اور اپنی ذات پر ترس کھا کر اس سے نکاح کر رہا ہوں"۔رضا بخاری نے بھی بغیر لگی لپٹی رکھے ہوئے کہا تو وہاں پر سب نفوس حیران رہ گئے۔

"مولوی صاحب نکاح شروع کریں"۔رضا مولوی کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو میر ارسلان کو ایسے لگا کہ کوئی اس کے جسم سے روح نکال رہا ہے۔

"پلیز ایسا مت کریں رضا صاحب میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں"۔وہ رضا کے قریب آکر بولا۔

"آپ مس جائشہ سے پوچھ سکتے ہیں اگر وہ آپ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔!تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔میں آپ کے نکاح کے گواہوں میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں"۔اس بات پر جائشہ کی آنکھوں میں غضب لیے رضا بخاری کو دیکھنے لگی۔اور وہاں پر ہمدانی سمیت سب حیرت میں چلے گئے۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے کسی سے بھی نکاح نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"۔جائشہ چیخ کر بولی تو فردوس نے اسے واپس بٹھا دیا۔

"مولوی صاحب آپ اپنا کام شروع کریں۔۔۔اس کا نکاح رضا بخاری سے ہی ہو گا"۔وہ فیصلہ کن انداز میں بولی تو مولوی نے نکاح شروع کر دیا۔

"پلیز جائشہ ایسا مت کرو۔۔۔!میرے ارسلان صدمے سے بول رہا تھا جبکہ فردوس نے ہاتھ سے اسے روک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ جائیں یہاں سے"۔وہ میر ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"جائشہ اگر تم رضا بخاری پر ترس کھاسکتی ہو تو کیا تم مجھ پر نہیں ترس کھاسکتی۔۔۔!میں اپنی محبت کی بھیک مانگتا ہوں تم سے"۔وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح بولا۔

"میں نے کہا تم جاؤ یہاں سے"۔فردوس بیگم اب کہ چیخ کر بولی۔

"میر ارسلان پلیز۔۔!تم چلے جاؤ یہاں سے"۔جائشہ ملتجیانہ انداز میں بولی تو میر ارسلان شکست خوردہ قدموں سے باہر نکل گیا۔

کچھ لمحوں بعد جائشہ علی جائشہ رضا بخاری بن چکی تھی۔جس پر اس کو کوئی بھی خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"کل پریس کانفرنس ہے۔۔۔تم آجانا"۔رضا بخاری یہ کہہ کر گھر سے باہر نکل گیا۔اور کئی آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرے تھے۔اس پر ہمدانی نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہارا بھائی ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہے"۔ہمدانی نے اسے یہ کہا تو وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگ گئی۔

"پریشان نہیں ہوتے بچے سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے"۔وہ اس کے سر پر مسلسل ہاتھ پھیر کر تسلی دے رہا تھا۔جبکہ وہ اپنے رونے پر خود ہی شرمندہ ہو گئی۔کیونکہ آج تک وہ زندگی میں کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑی تھی۔اور محبت انسان کو کتنا کمزور بنا دیتی ہے۔یہ آج ہی اس پر عیاں ہوا تھا۔ہمدانی اسے تسلی دیتے ہوئے چلا گیا تو فردوس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میری بچی اصل میں تو مجھے تم سے ناراض ہونا چاہیے۔۔۔! لیکن مجھے پتہ ہے کہ تم اس وقت کس کڑی آزمائش سے گزر رہی ہو۔۔۔رضا بخاری ایک بہت اچھا انسان ہے اپنے خدا پر یقین رکھو سب تمہارے حق میں بہتر ہو گا"۔وہ اسے اپنے ساتھ لگائے تسلی دیتے ہوئے بولی۔

★******★*********★

"عدن کچھ ارینجمنٹ ہوا ہے انجینئرز کا۔۔۔! اور ہاں ایک بات اور جو زمین میرے نام ہوئی ہیں ان میں سے کچھ میں بیچوں گی تاکہ جو پیسے ملیں اس سے ہاسپٹل کی تعمیر میں مدد ملے"۔وہ رات کو لیٹ ہی گھر پہنچا تھا وہ پہلے تو سو جاتی تھی لیکن آج ایکسائیٹمینٹ میں اسے نیند ہی نہ آئی وہ اس کا انتظار کرنے لگی۔فریش ہو کہ واش روم سے نکلا تو نکلتے ہیں اس نے اس سے سوال کیا۔

"کیسی بیوی ہو تم۔۔۔؟ نہ کھانے کا پوچھا اور آتے ہی کام کا کہنا شروع ہو گئی"۔عدن کو زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہاری بیوی نہیں ہوں۔۔۔! اور دوسری بات یہ ہے کہ جب تمہیں بھوک لگے تو تم مجھ سے کہہ دیا کرو میں تمہارے لیے کھانا لگا دیا کرو گی۔۔۔بلکہ کہتے ہو تو میں پکا دیا کرو گی جو بھی تمہیں پسند ہو۔۔۔اب میرے کام کرتے ہو تو اتنا تو میرا بھی حق بنتا ہے"۔عدن نے اس کی پہلی بات پر غصے سے بدمزہ ہو کر اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چاہے تم جو بھی کر لو یا کہہ لو۔۔۔اس رشتے کی حیثیت سے ہی تم میرے کمرے میں موجود ہو ادر وائز نہ یہ ویسٹ ہے۔۔۔اور نہ تم بغیر نکاح کے میرے ساتھ میری گرل فرینڈ بن کر رہ رہی ہو"۔عدن نے اسے اچھا خاصہ جھاڑ دیا تو وہ منہ بناتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

کھانا گرم کر کے وہ کمرے میں ہی لے آئی۔

"تم نے کھانا کھا لیا ہے"۔اس نے نوالہ توڑتے ہوئے کہا"ہاں کھا لیا ہے۔۔۔!اور تمہاری باتیں سن کر ہضم بھی ہو گیا ہے"۔وہ اس کی باتیں سوچ سوچ کر غصے سے ابال کھا رہی تھی۔

"میں نے تو ایسی کوئی غلط بات نہیں کی۔۔۔!چلو چھوڑو اس بات کو۔۔۔!ہضم ہو گیا تو آؤ میرے ساتھ اور کھا لو"۔وہ اسے آفر کرتے ہوئے بولا۔

"اب میری بھوک بھی اڑ چکی ہے"۔وہ سنجیدگی سے بولی تو عدن کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے رک گیا وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔بلو کلر کے ڈھیلے ڈھالے آدھے آستینوں والے نائٹ سوٹ میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی گردن پر کالا تل اکثر عدن کی توجہ کا مرکز بنتا تھا۔وہ بے ساختہ اسے دیکھے گیا۔

"اب کھانا چھوڑ کر مجھے کھاؤ گے کیا۔۔۔؟"وہ اس کی نگاہوں کے گہرے جائزے سے جھلا کر بولی۔

"تم موقع ہی کہاں دیتی ہو۔۔۔"۔وہ نظریں چرا کر بولا"اس کا مطلب ہے کہ میں تمہیں موقع دوں تو تم ۔۔۔۔۔۔"۔وہ آگے کچھ بھی کہہ نا سکی۔

"کیا۔۔۔؟عدن نے ابرو اچکا کر اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں کھانا کھاؤ اور لائٹ آف کر کے سو جاؤ"۔یہ کہتی ہوئی وہ صوفے پر اس کی طرف پیٹھ کر کے لیٹ گئی تو وہ کھل کر مسکرایا۔بے ساختہ مڑ کر دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا اسے اس کی مسکراہٹ زہر لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب مسکرا کیوں رہے ہو۔۔؟" گردن موڑ کر اس نے کہا۔

"اچھا اب مسکرانے پر بھی پابندی ہے ڈیر وائف۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔! آج آپ کو لڑائی کے لیے کوئی بھی نہیں ملا اس لیے سارے دن کی کمی مجھ غریب پر پوری کرنے کا پورا پروگرام ہے"۔وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

"تم اور غریب واہ واہ۔۔۔! اچھا کیا میں لڑاکی ہوں۔۔۔؟"۔اس لفظ پر اس نے خاصا برا مانا تھا۔

"نہیں لڑاکی تو بالکل چھوٹا سا لفظ ہے اس سے بڑا کوئی لفظ ہو تو وہ تم پر پورا اترتا ہے"۔ تو اسے چڑاتے ہوئے واش روم کی طرف ہاتھ دھونے کے لئے گیا۔ مستجاب کا دل کیا تو اس کا سر پھاڑ دے واش روم سے واپس آیا تو اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں تم سے اب بالکل بات نہیں کروں گی"۔وہ منہ پھلا کر بولی تو وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا ہوا صوفے پر بالکل اس کے قریب آ بیٹھا۔ جس پر اس نے اٹھنا چاہا تو عدن نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔

"اچھا تو پھر تمہارے کام کون کرے گا۔۔۔اگر تم میرے ساتھ بات نہیں کرو گی تو۔۔۔؟"۔وہ شرارتی انداز میں بولا۔وہ بہت تھکا ہوا تھا اور اسے دیکھ کر ساری تھکاوٹ اڑن چھو ہو گئی تھی۔وہ اس کی اتنی قربت سے بہت گھبرا رہی تھی۔

"اب ادھر کیا ہے جاؤ اپنے بیڈ پر جا کر لیٹو"۔اس نے جھلا کر کہا۔

"اتنا کھانا کھایا ہے تھوڑا ہضم ہی کر لوں۔۔۔ لگتا ہے تمہاری خوبصورت باتیں سن کر ہی ہضم ہو جائے گا"۔وہ اسے نظروں کے راستے سے دل میں اتارتے ہوئے بولا۔

تو وہ اس کی نظروں سے خائف ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کیا ہے۔۔۔؟" وہ کاٹ کھانے کو دوڑی۔اس کے اتنے نزدیک بیٹھنے پر بھڑک اٹھی۔اٹھنا چاہا لیکن اٹھ نہیں پائی کیونکہ عدن اس کے ساتھ لگا بیٹھا تھا۔

"اب یہ جنگلی بلیوں کی طرح کاٹ کھانے کو کیوں دوڑ رہی ہو مسز"۔وہ ہاتھ سے اس کی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے بولا۔اس کے کلون کی مخصوص خوشبو اس کو اپنے نتھنوں میں گھستی ہوئی محسوس ہوئی۔پورے زور سے اٹھنا چاہا لیکن عدن نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔تو وہ جی جان سے کانپ گئی۔اپنی پلکیں اوپر اٹھا کر دیکھیں تو وہ اس کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"عدن پلیز اٹھو یہاں سے"۔اس کی آواز میں ایک ریکویسٹ تھی۔

وجہ کا ہونا

لازم تو نہیں

حسن والے

جب چاہیں

نااہل کر دیں

وہ اس کی غلافی آنکھوں کی پلکوں کی اٹھتی گرتی چلمن کو دیکھ کر اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا۔بے ساختہ اپنے لب اس کی خوبصورت آنکھوں پہ رکھ دیئے۔عدن کی اس گستاخی پر وہ آنکھیں میچ کر رہ گئی۔عدن کی اس قربت سے اس کے حواس مختل ہونے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں ہوا تنی خوبصورت تم۔۔!کہ تمہیں دیکھ کر دل کو اپنے اوپر ہی اختیار نہیں رہتا"۔وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کر رہا تھا۔

۔اس کی گستاخیاں مزید بڑھیں تو اس کی جان ہوا ہونے لگی عدن آج اپنے آپ میں نہیں لگ رہا تھا۔

اس کے ہاتھوں کو قابو کیے وہ اس کے چہرے پر جگہ جگہ اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔جس پر مستجاب کی دھڑکن اپنے قابو سے باہر ہو رہی تھی۔

"دیکھ لینا۔۔۔!اپنے باپ کی جائیداد کے بدلے میں اپنا دل نہ بیچ دینا"۔ماں کی آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی۔

"لیو می عدن"۔وہ پوری قوت سے چلائی تو عدن ایک لمحے کیلئے ہوش کی دنیا میں آیا۔

"آخر تم کیوں کر رہے ہو ایسا میرے ساتھ کیوں۔۔۔؟اپنے وعدوں سے مکر رہے ہو۔۔۔؟تم ایک جھوٹے اور بد عہد انسان ہو"۔وہ ہذیانی انداز میں چلائی جو اس کے منہ میں آیا وہ بولتی چلی گئی۔

کیا محبت کرنے کی اتنی کٹھن سزا ہوتی ہے اس کے اندر سے کوئی کراہا۔اگر اپنی شدتیں اور بے چینیاں اسے بتا دو ں تو پھر یہ میرے ساتھ کیا کرے۔ابھی تو اس نے اپنی محبت کا عشرو عشیر بھی اس کو نہیں دکھایا تھا۔

احساس توہین سے عدن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔وہ دھواں دھواں چہرہ لئے بغیر اس کی کسی بات کا جواب دیے کمرے سے باہر نکل گیا۔اور مستجاب ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔شاید اس کے دل میں بھی محبت اپنا پنجہ گاڑنے کو تیار کھڑی تھی۔اس پنجے سے بچنے کے لیے وہ عدن کی ذرا سی گستاخی پر چلائی تھی۔جب رو کے اپنا غبار نکال لیا تو احساس ندامت

نے آگھیرا۔ ********************************

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ لینا۔۔۔!اپنے باپ کی جائیداد کے بدلے میں اپنا دل نہ بیچ دینا"۔ماں کی آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی۔

"لیومی عدن"۔وہ پوری قوت سے چلائی تو عدن ایک لمحے کیلئے ہوش کی دنیا میں آیا۔

"آخر تم کیوں کر رہے ہو ایسا میرے ساتھ کیوں۔۔۔؟اپنے وعدوں سے مکر رہے ہو۔۔۔؟تم ایک جھوٹے اور بد عہد انسان ہو"۔وہ ہذیانی انداز میں چلائی جو اس کے منہ میں آیا وہ بولتی چلی گئی۔

کیا محبت کرنے کی اتنی کٹھن سزا ہوتی ہے اس کے اندر سے کوئی کراہا۔اگر اپنی شدتیں اور بے چینیاں اسے بتا دو ں تو پھر یہ میرے ساتھ کیا کرے۔ابھی تو اس نے اپنی محبت کا عشر و عشیر بھی اس کو نہیں دکھایا تھا۔

احساس توہین سے عدن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔وہ دھواں دھواں چہرہ لئے بغیر اس کی کسی بات کا جواب دیے کمرے سے باہر نکل گیا۔اور مستجاب ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔شاید اس کے دل میں بھی محبت اپنا پنجہ گاڑنے کو تیار کھڑی تھی۔اس پنجے سے بچنے کے لیے وہ عدن کی ذرا سی گستاخی پر چلائی تھی۔جب رو کے اپنا غبار نکال لیا تو احساس ندامت نے آگھیرا۔

"پتا نہیں اس وقت کہاں چلا گیا ہے۔۔۔اس نے سارے خالی کمروں میں چیک کیا گیلری میں بھی چیک کیا لیکن وہاں پر کہیں بھی نہیں تھا۔گیراج میں اس کی گاڑی بھی موجود نہیں تھی۔پاگلوں کی طرح سیڑھیاں اتر کر دیکھا تو اس کی گاڑی کہیں بھی نہیں تھی۔

اس نے فون ملایا لیکن فون تو اس کا کمرے میں ہی تھا۔دادا جان کے کمرے میں آئی تو وہ تہجد کی نماز کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔اس کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے حیران رہ گئے۔

"کیا ہوا بیٹا ابھی تک جاگ رہی ہو"۔اور اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی دیکھ کر پریشانی سے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا میرے بچے۔۔۔؟ پریشان لگ رہی ہو"۔وہ اس کا چہرہ اونچا کر کے بولے تو کئی آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے جس پر وہ تڑپ کر رہ گئے۔

"کیا ہوا میرے بچی اس طرح کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟ کچھ بتاؤ گی تو پتہ چلے گا"۔ملک اللہ داد کا پریشانی سے سانس اکھڑنے لگا تو اس کو احساس ہوا کہ اس نے آکر اپنے دادا کو پریشان کر دیا ہے۔

"کچھ نہیں دادا جان۔۔۔! وہ عدن مجھ سے ناراض ہو کر گیا ہے"۔وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی تو دادا کو بے ساختہ پوتی پر پیار آگیا۔اور وہ مسکرانے لگے۔

"دادا جان میں ادھر پریشان کھڑی ہوں اور آپ مسکرا رہے ہیں"۔ان کی مسکراہٹ نے اسے حیرت میں مبتلا کر دیا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ادھر بیٹھو مجھے پتا ہے وہ کہاں گیا ہو گا"۔یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنا فون پکڑ کر کوئی نمبر ملایا۔عدن کے بارے میں پوچھا اور فون بند کر دیا۔

"وہ فارم ہاؤس گیا ہوا ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جا کر سو جاؤ میری بچی"۔وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولے۔

"لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔۔! کیا بات ہوئی ہے؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی اسے غصہ آگیا"۔وہ نظر چراتی ہوئی بولی۔جس پر ملک اللہ داد نے اس کو زیادہ کریدنا مناسب نہ سمجھا۔

"آرام سے سو جاؤ صبح آجائے گا۔۔۔! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔انھوں نے تسلی دی وہ تو چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔اپنے آپ کو ملامت کر رہی تھی کہ اس نے اتنا ہارش ری ایکشن کیوں دیا۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر وہ فام ہاؤس میں بیٹھا اپنے دل کو جلا رہا تھا۔۔۔اتنی سخت سزا۔۔۔۔عدن حیدر کا دل کیا ہے کہ وہ چیخ چیخ کر سب کو بتائے کہ وہ اس کی متاع جان بن چکی ہے۔۔۔کہ وہ اس کو رگ جان سے زیادہ عزیز ہو گئی ہے۔اس کو چھوڑنے کا تصور بھی اس کے لیے جان لیوا ہے۔مستجاب قطرہ قطرہ جان نکل رہی ہے تمہارے بغیر ایک لمحہ تمہارے بغیر دل کو چین نہیں۔۔۔۔۔اگر تمہیں مجھ سے محبت نہ ہوئی تو میں کیا کروں گا"۔یہی سوچتے ہوئے فجر کی اذان ہوئی تو اسے ہوش آیا۔وضو کر کے اپنے خدا کے حضور اپنی محبت کو پانے کی دعا مانگی تھی۔اور ادھر مستجاب بھی اپنے خدا سے کچھ مانگ رہی تھی۔وہ اس کی محبت نہیں بلکہ اس کی اپنے دل میں نہ آنے کی دعا مانگ رہی تھی۔اب تو یہ آنے والا وقت بتائے گا کہ کس کی دعا خدا کے حضور قبول ہوتی ہے اور کس کی رد ہوتی ہے۔

★******★********★*******★

"سراب وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔۔۔!بڑا بھاشن دیتی ہے ناں ٹی وی پر بیٹھ کر اخلاقیات کا۔۔۔۔۔۔۔اب اس کی اپنی اخلاقیات کی دھجیاں اڑے گی۔اور رضا بخاری کی ساکھ بھی تباہ ہو گی"۔ سفیان ہاتھ میں شراب کا گلاس لئے چوہدری خالد کے پاس بیٹھا خوش ہو رہا تھا۔اور چوہدری خالد کے بھی دل کو آج ٹھنڈک پہنچی تھی۔سفیان بڑا جانا مانا اینکر سمجھا جاتا تھا لیکن جب سے جائشہ نے پرائم ٹائم میں پروگرام کرنا شروع کیا تب سے اس کے پروگرام کی ریٹنگ بہت کم ہو گئی تھی۔جبکہ رضا بخاری کی وجہ سے چوہدری خالد کے چینل کو بہت نقصان پہنچا تھا۔اس کا چینل دو تین درجے تنزلی پر چلا گیا تھا۔اور وہ دونوں موقعے کی تلاش میں تھے کہ کب موقع ملے اور وہ ان سے بدلہ لیں۔

Posted On Kitab Nagri

"کل شام سات بجے مس جائشہ علی نے ایک پریس کانفرنس رکھی ہے۔وہ کہہ رہی ہیں کہ ان پر جو الزامات لگے ہیں وہ ان پر بات کریں گی"۔ٹی وی کی خبر نے سفیان اور چوہدری خالد کو اپنی طرف متوجہ کیا۔تو وہ دونوں تھوڑی سی الجھن کا شکار ہوئے۔

"اس طرح کے گھٹیا الزامات کا اب یہ کیا جواب دے گی۔۔۔وہ بھی پورے ثبوت کے ساتھ"۔چودھری خالد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"سر میں بھی اس پریس کانفرنس میں جاؤں گا۔۔۔۔دیکھیں گے یہ خوبصورت چڑیا پروں کے بغیر کیسے اڑتی ہے۔۔۔۔پر تو ہم نے اس کے کاٹ دیے ہیں"۔سفیان پر عجیب سر مستی سوار تھی۔اسی اثنا میں چوہدری خالد نے کسی کا نمبر ملایا اور بات کرنے لگا۔

"آپ کا کام بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔اور ہمارا ابھی کام ہو گیا ہے۔۔۔۔رقم نہیں پہنچی ابھی تک"۔چوہدری خالد نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے رقم آج ہی پہنچ جائے تو ہی بہتر ہے"۔چوہدری خالد نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا سر۔۔؟"سفیان نے گلاس خالی کرتے ہوئے پوچھا۔

"دوسری پارٹی کا فون تھا جو اس سے بدلہ لینا چاہتی تھی"۔میں تو اسی موقعے کی تلاش میں تھا ہمارا بھی کام ہو گیا ان کا بھی ہو گیا اور ہمیں بھاری رقم بھی ملے گی"۔چودھری خالد اور سفیان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ ادھر میر ارسلان پاگلوں کی طرح سڑک پر اپنی گاڑی دوڑا رہا تھا۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔گاڑی ایک جگہ کھڑی کر کے وہ گاڑی سے باہر نکلا۔گاڑی کے اوپر مکا مار کر وہ پوری قوت سے چلایا۔وہ جو کبھی نہ رویا تھا آج اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔کیونکہ زندگی میں ہر چیز اسے بنا مانگے مل جاتی تھی

"یا اللہ اگر اس نے میری زندگی میں شامل نہیں ہونا تھا تو مجھے محبت کیوں ہوئی اس سے"۔وہ زور زور سے چلا رہا تھا۔کیونکہ آج تک اس نے جو چاہا تھا وہ پا لیا تھا۔زندگی میں پہلی دفعہ اس کو منہ کی کھانی پڑی۔اس لیے وہ سنبھل نہیں رہا تھا۔

★*******★********★

مستجاب ساری رات جاگتی رہی تھی صبح فجر کی نماز پڑھ کر سوئی تھی۔جب اس کی آنکھ کھلی تو دس بج چکے تھے سورج کی روشنی چھن چھن کر پردوں سے اندر آ رہی تھی۔پورے کمرے پر نظر دوڑائی تو وہ کہیں بھی نہیں تھا۔

"آج ہاسپیٹل سے بھی لیٹ ہو گئی"۔یہ بڑبڑاتے ہوئے وہ

تیزی سے اٹھی۔وہ تیار ہو کر دادا کے کمرے کی طرف گئی۔

"السلام علیکم دادا جان کیسے ہیں؟"۔وہ دادا کے پاس بیٹھتے ہی بولی۔

"وعلیکم السلام۔۔!میرا بچہ کیسا ہے آنکھیں سرخ ہو رہی ہے تمہاری۔۔۔کیا جاگتی رہی ہو ساری رات اور عدن آیا تھا رات کو کہ نہیں۔۔۔؟"انہوں نے کئی سوال کر ڈالے۔

"دادا جان بس ایسے ہی نیند نہیں آئی اور عدن تو صبح بھی نہیں آیا"۔اس نے اپنی اصل پریشانی بتائی۔اسی وقت اس کا ڈرائیور اس کے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بی بی جی صاحب شہر چلے گئے ہیں میں ان کا موبائل لینے آیا ہوں"۔ڈرائیور نے یہ کہا تو دونوں دادا پوتی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اسلم تم جاؤ۔۔۔یہ موبائل لے کر تمہارے ساتھ آتی ہے"۔انہوں نے یہ کہہ کر ڈرائیور کو بھیج دیا۔

"دادا جان کیا مطلب ہے۔۔۔میں کہاں جاؤں گی؟"وہ نا سمجھی کے عالم میں بولی

"وہ تم سے ناراض ہے بیٹا۔۔۔اور اب یہ تمھیں پتا ہونا چاہیے کہ میرے اتنے پیارے پوتے کو کیسے منانا ہے۔۔۔وہ ایسے ہی کسی سے ناراض نہیں ہوتا ضرور تم نے ہی کچھ کہا ہوگا۔۔۔اور تم سے تو وہ بالکل بھی ناراض نہیں ہو سکتا کیونکہ۔۔۔"۔آگے سے وہ چپ کر گئے۔

"ہاں اب اپنے پوتے کی سائیڈ ہیں ہی لے گے ناں آپ"۔وہ منہ پھلا کر بولی

تم دونوں مجھے بہت تنگ کر رہے ہو آج کل۔۔۔!اس سے بات کروں تو وہ کہتا ہے پوتی کی سائیڈ لیتے ہیں تم سے بات کروں تو تم کہتی ہو پوتے کی سائیڈ لیتے ہو"۔وہ مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے بولے۔

اچھا اب ناراض تو نہ ہوناں۔۔۔آپ مجھے بتائیں پھر میں کیا کروں۔۔؟"وہ پریشانی سے بولی۔تو وہ اس کی پریشانی پر مسکرا دیئے۔

"موبائل لے کر ڈرائیور کے ساتھ جاؤ۔۔۔اس وقت تک نہ آنا جب تک کہ وہ راضی نہ ہو۔۔۔کیونکہ اگر وہ زیادہ ناراض رہا تو وہ حویلی کبھی نہیں آئے گا۔۔۔جب تک کہ تم اسے منا نہ لو"۔دادا نے یہ کہہ کر اسے ڈرا ہی دیا۔

"دادا جان اتنے کام بکھرے پڑے ہیں۔۔۔۔وہ کون کرے گا؟وہ روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرح ادھر جا بیٹھا ہے"۔۔وہ معصومیت سے بولی تو دادا بے تحاشہ ہنسنے لگے۔جس پر اس نے خاصا برا منایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر میں اتنی پریشان ہوں اور آپ قہقہے لگا کر ہنس رہے ہیں۔۔۔۔! اٹس ناٹ فیئر دادا جان"۔وہ منہ ٹیڑھا کر کے بولی۔تو ان کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنی پڑی۔

تسلیم اسے آوازیں دیتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔جس پر اس نے خاصی حیرانی سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔کیونکہ وہ دو دن سے اس سے ناراض تھی۔کتنی دفعہ منانے پر بھی نہیں مانی۔تسلیم نے آتے ہی اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا اور اس کے سر پر بہت سارے بوسے دیے۔

"بیٹا آئی ایم ریلی ویری سوری۔۔۔آئی ریئلی پراؤڈ آف یو۔۔۔۔۔میں نے تمہارا انٹرویو دیکھا ہے۔۔۔تم نے میری تربیت کا حق ادا کر دیا"۔وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تو مستجاب کے اندر تک سکون اتر گیا۔

"اچھا ماما پھر شام کو ملتے ہیں میں ابھی نکلتی ہوں"۔وہ اپنا بیگ پکڑتے ہوئے بولی۔

"ہسپتال جا رہی ہو"۔تسلیم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماما شہر کے لیے نکل رہی ہوں کچھ ضروری کام ہے"۔اسی دوران اس نے دادا کو بھی آنکھوں میں اشارہ کیا کہ ماما کو کچھ نہ بتائیں"۔جس پر تسلیم نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

"یہ دادا اور پوتی میں کیا اشارے بازیاں ہو رہی ہیں"۔وہ ایک لمحے کیلئے گڑبڑا کر رہ گئی۔

"مما ہوسپٹل کا آج نقشہ تیار کروانا ہے۔۔۔اسی لیے میں جا رہی ہوں۔۔۔میں آپ کو سرپرائز دینا چاہتی تھی اس لیے"۔یہ کہتے ہوئے جلدی جلدی کمرے سے چلی گئی۔

ملک اللہ دار اپنی پوتی کی جلد بازی پر مسکرا کر رہ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ڈرائیور کو اس نے عدن کو اپنی آمد کے بارے میں بتانے سے منع کر دیا تھا۔ڈرائیور سیدھا اس کو آفس لے کر گیا جہاں پر عدن موجود تھا۔ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے اسے اندر جانے سے منع کر دیا۔اس نے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا۔

"میں ان کی مسز ہوں"۔اپنے دانت پیستے ہوئے وضاحت دی تو ایک لمحے کے لئے وہ لڑکی حیران ہوئی۔

"سوری میڈم میں سر سے پوچھ کر آپ کو اندر بھیجتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے عدن کو اس کی آمد کے بارے میں بتایا تو وہ اپنی جگہ پر حیران ہی رہ گیا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اس کے پیچھے ادھر تک آجائے گی۔

"سر کہہ رہے ہیں تھوڑا سا ویٹ کر لیں۔۔۔۔۔ان کی بہت ضروری میٹنگ چل رہی ہے پھر وہ آپ کو اندر بلاتے ہیں"۔اس لڑکی کے جواب پر اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔اپنا غصہ ضبط کرنے کے لئے پہلے تو ایک لمبا سانس خارج کیا۔پھر وہ اس کے کیبن کی طرف بڑھی۔

"پلیز میڈم آپ رُک جائیں۔۔۔! تھوڑی دیر انتظار کر لیں"۔وہ لڑکی اس کے پیچھے بھاگی۔

"ڈونٹ وری۔۔۔! تمہاری جاب نہیں جائے گی میں تمہیں اس کا یقین دلاتی ہوں"۔مستجاب کو سمجھ آگئی تھی کہ اس لڑکی کو اپنی نوکری کی فکر پڑ گئی ہے اس لیے وہ اسے روک رہی ہے۔

وہ دروازہ کھول کر بلا جھجک اندر داخل ہو گئی۔سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔آدھے سے زیادہ سٹاف ادھر موجود تھا تھا۔کیونکہ ان کے آفس کی بہت ضروری میٹنگ چل رہی تھی۔عدن حیدر جو تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر کمپنی کے ورکر کی پریزنٹیشن سن رہا تھا۔اس کی آمد پر ایک دم ٹھٹھکا۔اس کے اندر غصے کا ایک ابال آیا تھا لیکن اس نے خود پر کنٹرول کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عرفان صاحب آپ ذرا دوسری چیئر پہ جا کے بیٹھ جائیں"۔اپنے ساتھ والی چیئر جس پر عرفان صاحب اس کی کمپنی کے مینیجر بیٹھے ہوئے تھے۔ان کو اپنے پاس سے اٹھا کر اسے اشارہ کیا کہ یہاں آکر بیٹھ جائے۔آنکھوں میں سرد مہری کا واضح عنصر موجود تھا جس نے مستجاب کو اندر تک کاٹ ڈالا۔

اس کے اشارہ کرنے پر وہ اس کے ساتھ لگی کرسی پر آبیٹھی۔سارے آفس کے ورکر ضروری میٹنگ پر توجہ دینے کے بجائے اس خوبصورت جوڑی کو دیکھ رہے تھے۔

اور عدن نے اس چیز کو نوٹ کر لیا تھا۔

"یہ میٹنگ کل ہوگی آپ سب لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔"۔وہ سرد مہری سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔جب وہ سب لوگ چلے گئے تو وہ واش روم میں گھس گیا۔کتنے ہی لمحے وہ سگریٹ سے اپنی آگ بجھاتا رہا۔وہ کتنی ہی دیر بیٹھی انتظار کرتی رہی۔لیکن واش روم کا دروازہ نہ کھلا۔

کافی دیر بعد واش روم کا دروازہ کھلا لیکن تب تک وہ ٹیبل پر سر رکھ کر ایک بازو پھیلائے سو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کبھی عرش پر کبھی فرش پر

کبھی اس کے در کبھی در بدر

غم عاشقی تیرا شکریہ

Posted On Kitab Nagri

میں کہاں کہاں سے گزر گیا

کافی دیر تک وہ اپنی پیاسی آنکھوں کی پیاس بجھاتا رہا۔دل کیا کہ اپنے دل کی بے بسی پر چیخ چیخ کر روئے۔جو اتنے برے طریقے سے رد کر دینے پر بھی اچھل اچھل کر اس کی طرف لپک رہا تھا۔مستجاب کا اس طرح سونا اس کے رتجگے کا واضح ثبوت تھا۔تھوڑی سی دل کو خوش فہمی تو ہوئی تو دل خوش ہو گیا کہ شاید اسے بھی سکون نہیں تھا۔ اس نے اس کو ڈسٹرب کرنا مناسب نہ سمجھا۔ایک ضروری فائل لے کر بیٹھ گیا۔لیکن اب نظریں ہی کہاں ٹکتیں فائل سے بھٹک کر اس پر جا رہی تھیں۔اپنی بے بسی پر اس نے ایک زوردار مکہ سامنے پڑے شیشے کے ٹیبل پر دے مارا۔ جس سے اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔کچھ ٹوٹنے کی آواز سے مستجاب نے ہڑبڑا کر اپنی آنکھیں کھولیں۔

"کیا ہوا ہے عدن۔۔۔؟ یہ کہتے ہوئے اس کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جس سے خون نکل رہا تھا۔

"کیا کرنے آئی ہوں یہاں۔۔۔۔یہ تمہارا بیڈروم نہیں ہے جہاں پر تم سو رہی ہو"۔وہ اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اندر تک کانپ گئی۔اتنے غصے میں اس نے آج سے پہلے اسے کب دیکھا تھا۔ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔جبکہ آنکھیں بھی شدت ضبط سے خون آشام ہو رہی تھیں۔

میری آنکھ ایسے ہی لگ گئی تھی تمہارا ہاتھ بہت زخمی ہو چکا ہے"۔وہ کانپتے دل کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑنے کے لیے آگے بڑھی تو اس نے مستجاب کے ہاتھ کو بڑی بے دردی سے جھٹک دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ سے ہمدردی کرنے کی چلی جاؤ واپس"۔وہ کرخت لہجے میں بولا تو مستجاب کا دل بیٹھنے لگا اب وہ اس کے اس لہجے کی کہاں عادی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ڈرائیور کو بول رہا ہوں۔۔۔۔! تم اس کے ساتھ واپس گاؤں چلی جاؤ۔۔۔۔ڈونٹ وری۔۔! جو میں نے ذمہ داری لی ہوئی ہے وہ ضرور پوری کروں گا"۔یہ کہہ کر وہ موبائل اٹھا کر ڈرائیور کو فون کرنے لگا تھا تو مستجاب نے بڑی ہمت سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے فون چھین لیا جس پر وہ اس کی دیدہ دلیری پر حیرت اور غصے سے دیکھنے لگا۔

"آخر چاہتی کیا ہو تم۔۔۔۔؟ پرابلم کیا ہے تمہاری۔۔؟" عدن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک لمحے کو اسے وہاں سے غائب کر دے جو اس کے ضبط کو مزید آزمانے کے لیے اس کے بالکل پاس کھڑی تھی۔

"میری پرابلم اس وقت یہ تمہارا سوجا ہوا منہ ہے"۔وہ بڑی ہمت کر کے انگلی کا اشارہ اس کے غصے سے بھرے چہرے پر کرتے ہوئے بولی۔

"میرا موبائل دو ادھر۔۔۔۔۔! عدن نے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں دوں گی۔۔۔! جب تک تم اپنی ناراضگی ختم نہیں کرو گے"۔اس کے سامنے کھڑے ہو کر بولی تو دو قدم اٹھا کر اس کے قریب آیا جس پر وہ تھوڑی پیچھے ہٹی لیکن جب اس کے ہاتھ پر نظر پڑی تو ٹھٹھک گئی۔

"دیتی ہوں موبائل۔۔۔! پہلے تم مجھے بتاؤ فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے۔۔۔؟ میں تمہارا زخم دیکھنا چاہتی ہوں"۔اس پر عدن نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا۔

زخم بھی خود دیتی ہوں اور مرہم بھی خود رکھنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔نہ تو تم مجھے جینے دو گی۔۔۔۔نہ مرنے دو گی وہ یہ سوچ کر رہ گیا۔اس کے ہاتھ سے خون کے قطرے جگہ جگہ گر رہے تھے وہ اپنے ہاتھ پر پانی ڈالنے واش روم کی

Posted On Kitab Nagri

جانب بڑھا تو مستجاب کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس کا غصہ کیسے کم کرے وہ واش روم سے باہر نکلا تو اس کی طرف بڑھا اور ایک ہاتھ سے ہی اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے جس پر وہ حواس باختہ سی اسے دیکھنے لگی۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے موبائل لے کر کوئی نمبر ملایا تھا

"اصفہانی صاحب آپ تھوڑی دیر تک میرے آفس آجائیں"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور ایک دراز کی طرف بڑھا اور فرسٹ ایڈ باکس نکال لایا تو مستجاب تیزی سے آگے بڑھی تو اس نے اسے روک دیا جس پر اس نے بپھری ہوئی شیرنی کا طرح اس کے ہاتھ سے وہ باکس چھین لیا تو وہ چپ کر گیا اس میں سے پایوڈین نکال کر اس کے زخم پر لگائی زخم کافی گہرا تھا اس لیے اس نے اس پر پٹی کر دی اس دوران عدن نے اس کو دیکھنے سے بھی گریز کیا۔

نہیں فرصت یقین جانو ہمیں کچھ اور کرنے کی
تیری باتیں تیری یادیں بہت مصروف رکھتی ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

براؤن بالوں کی لٹیں چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھیں۔ جب وہ آئی تھی تو عدن کی لائی ہوئی چادر اس نے اپنے ارد گرد لپیٹی ہوئی تھی۔ اب چادر صوفے پر پڑی ہوئی تھی۔ پنک کلر کی شلوار قمیض میں وہ سادگی میں بھی نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ نگاہوں پر سختی سے پہرہ بٹھا کر بھی وہ اس کا جائزہ لے چکا تھا۔ ایک لمحے کو اسے دیکھ کر دیوار کو گھورنے لگ گیا۔ وہ پٹی کر کے پیچھے ہٹی اور پھر کچھ سوچ کر ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔ نیچے بیٹھ کر کانچ اٹھانے لگی تو اپنی جگہ سے تیزی سے اٹھا۔

"رہنے دو ملازم کر لے گا"۔ وہ نارمل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اٹھا دیتی ہوں۔۔۔۔! تمہارا ملازم کیا کہے گا کہ ان دونوں میں کوئی بڑا جھگڑا ہوا ہے۔۔۔۔! تمہارا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا ہے اور ادھر کانچ بھی بکھرے پڑے ہیں"۔ یہ کہہ کر وہ اٹھانے لگ گئی تو وہ بھی نیچے بیٹھے کر کانچ تیزی سے اٹھانے لگ گیا

"تم رہنے دو پہلے ہی تمہارا ایک ہاتھ زخمی ہے۔۔ اگر دوسرے پر بھی لگ گیا تو۔۔۔۔"۔ وہ تشویش سے بولی۔ لیکن عدن پر اس کی بات کا کوئی اثر نہ ہوا وہ زیادہ تر کانچ کے ٹکڑے خود ہی اٹھا چکا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو کوئی بھی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات ہنوز پتھریلے تھے۔ مستجاب نے اس کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا۔ اب تو زیادہ تر اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ رہتی تھی اس لئے مستجاب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے وہ پہلے کی طرح ہی ہو کرنے لگ جائے۔

"تم نے ناشتہ کیا۔۔؟" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

"میری طرف دیکھ کے بات کرو عدن۔۔! اس طرح تو مت کرو"۔ وہ اس کے قریب آ کے بولی۔

کیا چاہتی ہو۔۔۔؟ اپنا سارا ضبط کھو دوں۔۔۔! یاد رکھنا اگر میں نے اپنا ضبط کھو دیا تو مجھے تمہارے قریب آنے سے تم خود بھی نہیں روک سکتی۔۔۔۔ کیونکہ میں ایک بدعہد انسان ہوں"۔ وہ سرد لہجے میں بولتے ہوئے اسے بہت کچھ باور کروا گیا۔ تو وہ چپ کر گئی۔ انٹر کام پر ناشتے کا بول کر اسے مکمل نظر انداز کرتا ہوا اپنی فائلوں میں گھس گیا۔ دل تو چاہ رہا تھا اس کا حشر نشر کر دے لیکن اس کو غصہ دلا کر وہ اس کی مزید ناراضگی مول نہیں لینا چاہتی تھی۔

"یہ چادر شاید اوپر لینے کے لیے ہے"۔ وہ فائلوں میں سر دیے ہی بولا۔ تو وہ پیچ وتاب کھاتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی اور چادر اپنے ارد گرد اوڑھ لی۔ ساتھ ہی خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا جس پر عدن نے فائل سے نظر اٹھا

Posted On Kitab Nagri

کر اسے دیکھا تو وہ ایک لمحے کے لیے پسٹپا گئی فائل تو ایک بہانہ تھا اس کے اندر ایک جنگ چل رہی تھی جس سے وہ نبرد آزما تھا۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ لڑکی اس کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی تھی اس بے بسی پر وہ سارے زمانے سے ناراض لگ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ملازم ناشتہ لے کر آیا۔ ٹیبل تو ٹوٹ چکا تھا وہ سوچ میں پڑ گیا کہ ناشتہ کہاں رکھے۔ عدن نے اپنے سامنے پڑے ٹیبل سے ڈاکومینٹس اٹھا کر ایک سائیڈ پر کیئے اور اس کو اشارہ کیا۔

"یہاں رکھ دو"۔ ملازم ناشتہ رکھ کر چلا گیا لیکن یہ کیا ناشتہ صرف مستجاب کے لئے منگوایا تھا۔

"ناشتہ کر لو مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے"۔ یہ کہتا ہوں اپنی کرسی سے اٹھ گیا۔

"تم نہیں کرو گے۔۔۔؟" وہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی لیکن وہ اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر دروازے کی طرف بڑھا اور باہر نکل گیا۔ جس پر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی اس کو بڑے زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی لیکن انا آڑے آ رہی تھی

"میں ناشتہ ہی تو کرنے آئی ہوں۔۔۔۔! نہیں کرتی میں ناشتہ۔۔ ہوں"۔ غصے سے وہ پیچ و تاب کھا رہی تھی اسی لمحے اس کا فون بجا تو ڈاکٹر فروہ کو وہ ضروری ہدایات دینے لگ گئی تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو ناشتہ ویسے کا ویسے ہی پڑا ہوا تھا جس پر اس نے سخت نظروں سے اسے دیکھا۔

"ناشتہ کیوں نہیں کیا تم نے"۔ لہجہ خود بخود تلخ ہو گیا تھا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو کہ جیسے میں ناشتہ ہی تو کرنے آئی ہوں ادھر۔۔۔۔ جب تم سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہے تو میں کیا کروں گی ناشتہ کر کے"۔ وہ منہ پھلا کر بولی تو عدن کو اپنا دل اپنے اختیار سے باہر نکلتا ہوا محسوس ہوا۔

"اور تم نے شاید خود بھی نہیں ناشتہ کیا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب۔۔۔!ابھی وہ کوئی سخت بات کہنے ہی والا تھا کہ انٹر کام پر بیل ہوئی۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"برتن اٹھاؤ یہاں سے"وہ حکمیہ انداز میں کہتا ہوا باہر نکل گیا اس نے بغیر کوئی چوں چرا کیے ناشتے کے برتن اٹھا دیے وہ دو تین بندوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"اصفہانی صاحب یہ میری وائف ڈاکٹر مستجاب۔۔۔!ان سے ساری ڈسکشن کر لیں ہاسپٹل کے نقشے کے بارے میں"۔وہ یہ کہتا ہوں اپنی سیٹ پر آ بیٹھا۔

"آپ وہی ڈاکٹر مستجاب ہیں جو ٹی وی پر آئی تھی"۔اصفہانی صاحب مستجاب کو غور سے دیکھتے ہوئے بولے تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔جس پر وہ بہت خوش ہوئے۔

"میڈم آپ تو ینگ جنریشن کے لئے ایک رول ماڈل ہیں۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔۔آپ کے بہت اچھے خیالات ہیں"۔وہ دل سے تعریف کرتے ہوئے بولے تو مستجاب نے مسکراتے ہوے شکریہ کیا۔پھر وہ ہاسپٹل کے نقشے کے بارے میں ڈسکشن کرنے لگ گئے عدن اتنی دیر خاموشی سے سنتا رہا۔

"اصفہانی صاحب آپ آج بلکہ ابھی سے ہی کام شروع کر دیں"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو سب اس کی بے تابی پر مسکرا کر رہ گئے عدن بھی اس کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر اس کے اندر تک سکون اتر گیا۔

"میڈم ہم کل انشااللہ آپ کے گاؤں آئیں گے۔۔۔۔۔آج تو مشکل لگ رہا ہے۔۔۔!پھر جگہ دیکھ کر آپ کے خیال کے مطابق ہی نقشہ تیار کرنے کی کوشش کریں گے"۔یہ کہہ کر وہ سب چلے گئے تو مستجاب طمانیت سے مسکرا دی۔کن انکھیوں سے عدن کو دیکھا جس کے چہرے پر سنجیدگی برقرار تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی اپنا بیگ اٹھا کر اس کی تقلید میں چل دی۔وہ اس کے کیبن سے باہر نکلی تو تقریبا سب ورکرز ہی اس سے ملنا چاہتے تھے کیونکہ سب کو اس کے بارے میں پتہ چل چکا تھا کہ وہ وہی ڈاکٹر مستجاب ہے جس کا ٹی وی پر انٹرویو ہوا تھا۔وہ سب ڈاکٹر مستجاب کی طرف لپکے لیکن عدن نے ان کو اشارے سے اپنی اپنی جگہ پر جانے کا بولا۔تو چپ کر کے اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

آج کا دن بھی تقریبا ضائع ہو گیا تھا۔اس لڑکی کے چکر میں میں اپنا بزنس تباہ کر بیٹھوں گا۔عدن کو اپنے آپ پر بھی غصہ آ رہا تھا کیونکہ وہ اپنے بزنس کو لے کر بہت ہی سیریس تھا۔لیکن جب سے مستجاب اس کی زندگی میں آئی تھی اس کا دھیان بزنس سے ہٹ گیا تھا۔

وہ جب باہر نکلے تو باہر کا موسم کافی زیادہ خراب تھا۔آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔مستجاب کو اپنے اندر تک سردی جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔کیونکہ اوائل سردیوں کا موسم تھا۔عدن نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے کھڑی کی اور اس سے نکلنے کا اشارہ کرتے ہوئے اندر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ویٹر کو کھانے کا آرڈر دے کر وہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا جبکہ وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔اور اندر ہی اندر اس کے رویے پر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

★*******★********★

"جائشہ نہیں آئی ابھی تک؟"رضا نے ہمدانی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"سر آپ اسے رہنے دیں۔۔۔وہ کافی زیادہ ڈسٹرب لگ رہی تھی"۔ہمدانی نے رضا کے سامنے سے فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمدانی یہ سب ٹھیک نہیں ہے یہ بزدلوں کی طرح منہ چھپا کے کیوں گھر میں بیٹھ گئی ہے۔۔۔۔۔۔آج کا پروگرام کون کرے گا"۔رضا بخاری ناگواری سے بولا۔

"سر آج کا پروگرام ہم مینج کر لیں گے"۔ہمدانی نے اپنی بات پر زور دیا۔

"آج کا پروگرام جائشہ ہی کرے گی تم جاؤ۔۔۔۔میں اس سے بات کرتا ہوں"۔رضا بخاری ہمدانی کو کہہ کر جائشہ کا نمبر ملانے لگا۔لیکن موبائل تو وہ توڑ چکی تھی اور نمبر بھی بند جا رہا تھا۔

"سر میں آپ کو بتانا بھول گیا جائشہ نے اپنا موبائل توڑ دیا ہے"۔ہمدانی نے یاد آنے پر بتایا تو رضا نے تاسف سے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے مجھے پتا ہے وہ کتنی ضدی ہے۔۔۔اور وہ کسی کے کہنے پر نہیں آئے گی۔۔۔!میں خود اسے لینے جا رہا ہوں"۔رضا بخاری نے یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

اور ہمدانی یہ سوچنے لگ گیا پتا نہیں کیا ہو گا کیونکہ دونوں ہی اپنی ضد کے پکے لوگ تھے۔

جب رضا بخاری ان کے گھر پہنچا۔تو فردوس بیگم کافی حیران ہوئی تھی۔وہ کچن میں ہانڈی بنا رہی تھی۔جبکہ جائشہ نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا۔

"بیٹا بیٹھو میں اس کو بلاتی ہوں"۔فردوس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے منع کر دیا۔

"نہیں آنٹی آپ رہنے دیں میں دیکھ لیتا ہوں"۔شاید اس کے رشتے کا استحقاق تھا کہ اس نے جائشہ کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔رضا بخاری کمرے میں داخل ہوا تو ایک لمحے کے لیے ہچکچا گیا کیونکہ اس نے جائشہ کو ہمیشہ ایک ہی حلیے میں دیکھا تھا۔لیکن اب وہ اپنے آپ سے بھی لاپرواہ آڑھی ترچھی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔کالے ریشمی بال کمر تک آرہے تھے۔وہ اپنی سوچوں میں ہی اتنی مگن تھی کہ اسے رضا بخاری کی

Posted On Kitab Nagri

آمد کے بارے میں بالکل پتہ نہ چل سکا۔رضا بخاری نے کھنکار کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔جس پر اس نے اپنی نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو پہلے تو اپنا خواب سمجھی۔لیکن نہیں رضا بخاری اپنی پرکشش شخصیت سمیت اس کے سامنے موجود تھا۔اپنی حالت پر غور کیا تو تھوڑا سا شرمندہ ہو گئی۔اپنا دوپٹہ ادھر ادھر ڈھونڈنے لگ گئی۔نہ ملا تو الماری سے نکال کر اس نے جلدی جلدی دوپٹہ اوڑھ لیا۔

شدت گریہ سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔کالی خوب صورت آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجھی ہوئی تھی۔

بے شک وہ مقابل کو چاروں خانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔اس کو پہلی دفعہ بے حجاب دیکھ کر رضا بخاری ایک لمحے میں ہی نگاہ ہٹا گیا تھا۔اور دل ہی دل میں اس پر افسوس کرنے لگ گیا۔یہ لڑکی بہت محبت کرنے کے قابل تھی لیکن اس نے اپنا آپ مجھ سے جوڑ کر بہت زیادتی کر دی ہے خود کے ساتھ۔رضا بخاری نے یہ سوچ کر گہرا سانس خارج کیا۔

کیونکہ اس کے دل میں یہ لڑکی موجود تھی۔محبت کی صورت میں نہیں بلکہ عزت کی صورت میں۔وہ اس کی دل سے عزت کرتا تھا۔لیکن محبت تو وہ اپنی مرحوم بیوی رانیہ سے ہی کرتا تھا۔

"بیٹھیں سر"۔یہ کہتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔جبکہ رضا بخاری پاس پڑی کرسی پر کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی جائشہ"۔رضا بخاری نے افسوس بھرے انداز میں اسے دیکھا۔

"سر جو بھی ہے ایک لڑکی ہی ہوں۔۔۔دل میں جذبات بھی رکھتی ہوں۔۔۔احساسات بھی رکھتی ہوں۔۔۔ پتا ہے سر مجھے اپنا کردار اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔۔۔جیسے ایک ماں اپنے بچے کو بہت پیار اور لارڈ سے پالتی ہے۔۔۔میں نے بھی ایسے ہی دھیان پیار اور توجہ سے اپنے کردار کو شفاف رکھنے کے لئے بہت جدوجہد کی ہے۔۔۔۔۔لیکن سر جیسے ایک ماں سے اچانک اس کا بچہ چھن جاتا ہے۔۔۔۔مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ

Posted On Kitab Nagri

جیسے میرا وہ بچہ جس کو میں نے بڑے لاڈ اور پیار سے پالا تھا۔وہ مجھ سے چھن چکا ہے"۔آخر میں اس کی آواز رندھ گئی تو رضا بخاری کو اس کی تکلیف اپنے اندر بھی محسوس ہوئی۔

"جائشہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔تمہارے کردار کی شفافیت کوئی تم سے چھین نہیں سکتا۔۔۔اور نہ ہی کوئی تم پر کیچڑ اچھال سکتا ہے۔۔۔مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔اپنی حالت ٹھیک کرو میرے ساتھ آفس چلو آج رات کا پروگرام تم ہی کرو گی"۔رضا بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ایک لمحے کو تو حیران رہ گئی۔کیونکہ رضا بخاری کے لہجے میں ایک عزم تھا۔

"لیکن سر آج میں پروگرام نہیں کر سکوں گی"۔جائشہ نے لاچارگی سے کہا۔

"جائشہ اب تم مجھے تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔کیا فرق رہ جائے گا تم میں اور عام لڑکیوں میں۔۔۔جو ذرا سا الزام لگنے پر منہ چھپا کے گھر میں بیٹھ گئی ہو"۔رضا بخاری ہلکے سے غصے سے بولا۔

"سر یہ ذرا سا الزام ہے"۔وہ سراسیمگی سے بولی۔

"یہ تمہیں کل کی پریس کانفرنس میں پتہ چل جائے گا کہ یہ کس نوعیت کا الزام ہے۔۔۔۔۔۔اور ان لوگوں کو اب خوش کرنا بند کردو۔۔۔جنہوں نے تم پر الزام لگایا ہے۔۔۔بہادری سے حالات کا مقابلہ کرو"۔رضا بخاری سمجھانے والے انداز میں بولا تو وہ سر اٹھا کر اس مہربان شخص کو دیکھنے لگ گئی۔جس نے جائشہ کو اینکر جائشہ علی بنایا تھا۔اور آج وہ ملک کی نامور اینکرز میں شمار ہوتی تھی۔اسی وقت فردوس چائے اور دیگر لوازمات لے کر اندر داخل ہوئی۔

"بیٹا کھانا تو ابھی بن رہا ہے آپ اتنی دیر میں چائے پیئیں"۔فردوس کے لہجے میں رضا بخاری کے لیے بہت عزت اور احترام تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آنٹی کھانے کا تو ابھی بالکل ٹائم نہیں ہے۔۔۔میں صرف چائے ہی پیوں گا میں جائشہ کو لینے آیا ہوں۔۔۔تم تیار ہو جاؤ"۔اس نے جائشہ کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔تو بادل ناخواستہ وہ اٹھ کر تیار ہونے لگی۔

"بیٹا آج اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آج رہنے دیتی پروگرام"۔فردوس نے جائشہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی آج کا پروگرام کرنا اس کے لیے بہت ضروری ہو گیا ہے۔۔۔تاکہ ان لوگوں کو یہ پیغام دیا جاسکے کہ جائشہ اتنی کمزور نہیں ہے۔۔۔۔!جو کسی کے الزام لگانے سے منہ چھپا کر گھر میں بیٹھ جائے"۔رضا بخاری کی وضاحت پر فردوس چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ اسٹوڈیو پہنچے تو شام کے سائے لہرا رہے تھے۔دونوں کو اکٹھے آتے دیکھ کر سارا اسٹاف ان کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔جس کو دونوں نے ہی نوٹ کیا تھا۔رضا بخاری کو کسی ضروری کام کے لیے نکلنا تھا لیکن وہ جائشہ کے لئے آفس میں ہی رک گیا۔کیونکہ آج وہ اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا تھا۔

"تم جاؤ اور اپنے پروگرام کی تیاری کر لو تھوڑی دیر بعد ملتے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

جائشہ اپنے کیبن میں آ کر آج کے پروگرام کی تیاری کرنے لگی لیکن ذہن بہت ڈسٹرب تھا۔رضا بخاری نے اس کی بہت ہمت بندھائی تھی۔جس کی وجہ سے وہ تھوڑا سا اس ٹرانس سے نکلی تھی۔اچانک اس کے کیبن میں فوزیہ داخل ہوئی۔تو وہ سر اٹھا کر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"مس جائشہ ٹی وی پر بیٹھ کر ویسے تو بڑے بڑے لیکچر دیتی ہو۔۔۔۔تم خود رضا صاحب میں انٹرسٹڈ تھی۔۔۔۔!اس لیے میرا ان کے روم میں جانا تمہیں بہت برا لگتا تھا۔۔۔واہ بڑی چھپی رستم نکلی ہو

Posted On Kitab Nagri

تم۔۔۔۔داد دینی پڑے گی تمہیں۔۔۔۔ویسے رضا صاحب تو دوسری لڑکیوں کی طرف نگاہ اٹھا کر اتنا خاص دیکھتے ہی نہیں ہیں کیسے پھنسا لیا انھیں۔۔؟" فوزیہ حسد اور جلن سے انگارے چبا رہی تھی۔

"اپنی زبان کو لگام دو نہیں تو گدی سے کھینچ لوں گی۔۔۔۔غیر مردوں کو پھنسانے کا شعبہ آپ جیسی لڑکیوں کو ہی زیب دیتا ہے۔۔۔۔اس لیے کبھی ہمدانی صاحب اور کبھی رضا صاحب کے روم کے چکر لگتے ہیں تمہارے۔۔۔لیکن وہ دونوں ہی بہت اچھے انسان ہیں تم جیسی لڑکیوں کو گھاس نہیں ڈالتے"۔ جائشہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تو اس کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔

"تمہیں تو دونوں ہی آجکل گھاس ڈال رہے ہیں ناں۔۔۔!اس لئے تم دونوں کی تعریف کر رہی ہو۔۔۔۔۔ ویسے کتنے میں بیچا ہے خود کو"۔ وہ ایک آنکھ دبا کر بولی تو جائشہ اپنے آپ میں نہ رہی۔اس کے گال پر کھینچ کر ایک زناٹے دار تھپڑ دے مارا جس سے وہ بوکھلا ہی گئی۔"میں نے تمہیں پہلے وارن کیا تھا کہ میں تمہاری زبان بھی کھینچ سکتی ہوں اب دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔ جائشہ غصے سے دھاڑی۔

فوزیہ نے رو رو کر سارا آفس اکٹھا کر لیا۔اور سب کو اپنا چہرہ دکھانے لگی جہاں پر جائشہ کی انگلیوں کے نشانات واضح موجود تھے۔

"بس میں نے اس سے یہی پوچھا ہے کہ جو تم پر الزام لگے ہیں ان میں حقیقت ہے یا جھوٹ ہے تو یہ مجھے مارنے لگی۔ شور کی آواز سن کر ہمدانی اور رضا بھی اپنے اپنے روم سے باہر نکل آئے۔

"آپ سب لوگ اپنی سیٹوں پر جا کر بیٹھیں اور فوزیہ اور جائشہ تم دونوں میرے کمرے میں آؤ"۔ رضا بخاری ان دونوں کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آگیا تو وہ دونوں بھی رضا کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اب بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟"رضا نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔تو فوزیہ گال پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئی۔

"سر میں نے صرف ان الزامات کے بارے میں پوچھا ہے جو آپ دونوں پر لگے ہیں آگے سے مس جائشہ مجھ پر سیخ پا ہونے لگی۔اور تو اور کھینچ کا ایک تھپڑ میرے گال پر دے مارا"۔فوزیہ اپنی آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے بولی تو جائشہ نے تاسف سے سر ہلا دیا۔رضا نے اس کی بات سننے کے بعد جائشہ کی طرف دیکھا۔

"سر یہ جھوٹ بول رہی ہیں یہ بہت گھٹیا قسم کے بکواس کر رہی تھی۔۔۔۔میں ان کو اپنی زبان پر بھی لانا پسند نہیں کروں گی"۔جائشہ نے فوزیہ کو گھورتے ہوئے وضاحت دی تو رضا بخاری کو سب سمجھ آگیا۔

"سر یہ جھوٹ بول رہی ہے میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی"۔فوزیہ اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

"سر اور تو اور یہ مجھے ہمدانی صاحب کے ساتھ بھی بدنام کرنے پر تلی ہوئی ہے"۔جائشہ کو اس کے الزامات کی بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

"مس فوزیہ میں آپ کو آخری وارننگ دے رہا ہوں۔۔۔آئندہ اگر آپ نے اس قسم کی گفتگو کرنے کی کوشش کی تو آپ کو اسی وقت فائر کر دوں گا"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر فوزیہ کو جانے کا اشارہ کیا۔جائشہ بھی اس کے پیچھے جانے لگی۔

"جائشہ تم رکو"۔رضا نے پیچھے سے پکارا تو وہ رک گئی۔

"جائشہ تم مجھے کیوں مایوس کر رہی ہو۔۔۔۔الزامات کا جواب دینے کے بجائے تم نے اس پر ہاتھ کیوں اٹھایا"۔رضا بخاری نے نرمی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سر آپ کو نہیں پتہ کہ وہ مجھ پر بہت گندے الزامات لگا رہی تھی اور مجھ سے برداشت نہ ہو سکا"۔ جائشہ اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی تو رضا ایک گہری سانس خارج کر کے رہ گیا۔

"کل تک انتظار کر لو۔۔۔۔انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔اگر مجھ پر بھروسہ کرتی ہو تو۔۔۔۔!اس بات کو اپنے ذہن سے بالکل نکال باہر پھینکو"۔ رضا اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا تو وہ چپ کر گئی۔

"ٹھیک ہے سر۔۔۔۔اب میں جاؤں"۔ وہ اجازت طلب لہجے میں بولی تو رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور سنو آج کا پروگرام لائیو ہی ہو گا۔۔۔۔اور اگر تم سے کسی نے الٹی سیدھی بات کی تو تمہیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ تم نے اسے کیسے ہینڈل کرنا ہے"۔ رضا بخاری پر اعتماد لہجے میں بولا تو جائشہ کے چہرے پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

★********★*********★

باہر ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی لیکن جب وہ دونوں کھانا کھا کر ریسٹورینٹ سے باہر نکلے تو بارش بہت زور پکڑ چکی تھی گاڑی تک آتے آتے وہ دونوں کافی بھیگ چکے تھے بارش بہت تیز تھی اس لیے عدن نے اپنی گاڑی کا رخ گاؤں کی طرف کرنے کے بجائے ادھر ہی اپنے فلیٹ کی طرف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک شاندار فلیٹ کے سامنے رکی تو مستجاب عدن کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"یہ کہاں لے آئے ہو مجھے۔۔۔؟ عدن نے گاڑی اندر کھڑی کی تو مستجاب نے پوچھا

"بارش بہت تیز ہے اور اس وقت حویلی جانا ناممکن لگ رہا ہے اس لئے اپنے فلیٹ میں لے کے آیا ہوں"۔ عدن نے یہ کہتے ہوئے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔ وہ ایک لمحے کے لیے ہچکچائی جس کو اس نے بڑے اچھے طریقے سے نوٹ کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کھا نہیں جاؤں گا میں تمھیں اترو گاڑی سے"۔وہ جھنجھلا کر بولا کیونکہ وہ اچھا خاصا بھیگ چکا تھا وہ بھی گاڑی سے اتر آئی۔اس کی تقلید میں وہ اندر داخل ہوئی۔یہ دو تین کمروں پر مشتمل بہت خوبصورت فلیٹ بنا ہوا تھا۔جو کہ عدن کے ذاتی استعمال میں تھا۔کمرے میں داخل ہو کر وہ وارڈروب کی طرف بڑھا اور اس پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالی کیونکہ وہ بھی بھیگ چکی تھی۔

"ساتھ والے کمرے میں چلی جاؤ اور چینج کر لو"۔وہ ایک وائٹ شرٹ اور ٹراؤزر اس کو تھماتے ہوئے بولا تو وہ اس کی شرٹ اور ٹراؤزر لے کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھی عدن کی شرٹ اسے کافی بڑی تھی اور ٹراوزر کو اس نے نیچے سے فولڈ کر لیا۔اندر ہی اندر وہ اس کے رویے پر بہت غصے میں تھی۔

"کیا ہے یہ شخص پل میں دھوپ پل میں چھاؤں۔۔۔ناراضگی ایسے دکھا رہا ہے جیسے میرا محبوب ہو۔۔۔۔اور اب نہیں مناؤں گی سمجھتا کیا ہے خود کو"۔وہ اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بول رہی تھی۔اسے سردی کا احساس ہوا تو بستر میں گھس گئی۔اسی وقت اس کے موبائل پر بیل ہوئی تو ماما کا نمبر دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"وعلیکم السلام ماما۔۔۔!میں ٹھیک ہوں۔۔۔!بارش بہت تیز تھی اس لئے ہم ادھر ہی رک گئے ہیں"۔وہ اپنے بالوں کو ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے بولی۔

"ادھر کہاں رکے ہو۔۔۔؟"تسلیم نے تشویش سے پوچھا"ماما عدن کے فلیٹ میں"اس نے یہ کہا تو تسلیم کے دل میں شکوک وشبہات اٹھنے لگے۔

"عدن کدھر ہے۔۔۔؟"وہ اپنے دل کی بات زبان پر لے آئی وہ دوسرے کمرے میں ہے ماما۔۔۔!اچھا کل بات ہو گی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا کیونکہ وہ اپنی ماں کے شبہات جانتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ماما بھی ناں پتہ نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہیں وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کمبل تان کر لیٹ گئی۔

تمہیں کیسے بتادیں کہ تم میں جان بستی ہے

زندگی ہارے جس پہ وہ بس اک تیری ہستی ہے

اتنی تھکاوٹ کے باوجود عدن کو نیند نہیں آرہی تھی۔اپنی بے اختیاریوں پر غصہ آرہا تھا۔اسی وقت دادا کا فون آیا۔ اسے اپنے دادا پر بھی غصہ آگیا۔کیونکہ انہوں نے تو اسے یہ راہ دکھلائی تھی۔جس راہ پر چلتے چلتے وہ پور پور زخمی ہو چکا تھا۔وہ اپنے عہد سے تو مکرنے والا شخص ہر گز نہیں تھا۔لیکن وہ اسے ایک پل میں بد عہد کہہ گئی تھی۔وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔دادا کا فون آرہا تھا اسے پتہ تھا کہ جب تک وہ اس کی آواز نہیں سنیں گے انہیں آرام نہیں ملے گا اس لئے یس کا بٹن دبا دیا۔

"جی دادا جان میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ابھی سونا چاہتا ہوں کل بات ہوگی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ تو وہ اور پریشان ہوگئے۔کیونکہ انہیں پتہ چل گیا کہ ان کے پوتا اور پوتی کی صلح نہیں ہو سکی اس لئے عدن نے ایسے جان چھڑوائی ہے۔انہوں نے پھر فون کیا۔

"عدن بیٹا۔۔۔کیا ناراض ہو"۔دادا بھی اپنے پوتے کی رگ رگ سے واقف تھے۔عدن کو احساس ہوا کہ اس نے اپنی پریشانی میں اپنے جان سے عزیز دادا کو بھی پریشان کر دیا ہے۔

"نہیں دادا جان میں کیوں ناراض ہوں گا آپ پلیز سو جائیں"۔اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب کہاں ہے۔۔۔؟"دادا کو پوتی کی بھی فکر لاحق تھی۔

"دادا جان وہ سو گئی ہے۔۔۔۔اور اب آپ بھی سو جائیں کیونکہ کافی رات ہو چکی ہے"۔یہ کہہ کر اس نے دادا جان سے خدا حافظ کہا۔باہر بارش کی تیزی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے دیکھنے کے لئے اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔لیکن پھر سختی سے اپنے آپ کو روک دیا۔

★*******★*********★

جائشہ نے جب پروگرام شروع کیا تو اس نے کافی حد تک اپنے آپ کو بحال کر لیا تھا۔اور ادھر اس کے پروگرام کے جو دو مہمان تھے وہ دو مخالف پارٹیوں سے تعلق رکھتے تھے۔دونوں ہی اسے طنزیہ نگاہ سے دیکھ رہے تھے کہ اتنا اتنے گندے الزامات لگنے کے باوجود بھی وہ آج پروگرام کر رہی ہے۔

"سر آپ کے حلقے کی عوام کو آپ سے بہت سے زیادہ شکایات ہیں"۔وہ اپنے مہمان سیاستدان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"مس جائشہ عوام کو آپ سے بھی بڑی شکایات ہیں کہ آپ ٹی وی پر بیٹھ کر دوسروں سے بہت سوالات کرتی ہیں۔۔۔۔لیکن کل کے الزامات لگنے کے بعد آپ کا بھی کردار مشکوک ہو چکا ہے۔۔۔۔آپ کس منہ سے ہم سے یہ سوالات کر رہی ہیں"۔۔

مخالف نے اسے تپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔رضا بخاری اس کے سامنے ہی دوسری سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔اور اب آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کچھ اشارہ کر رہا تھا۔جس سے اس نے ایک حد تک اپنے آپ کو کمپوز کیا اور اپنے غصے کو قابو میں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر میں جائشہ۔۔۔کسی کو وضاحت تو دینا نہیں چاہتی۔۔۔اور نہ ہی اپنی صفائی۔۔۔لیکن ایک بات تو سب کو پتہ ہے۔۔کہ میں آپ جیسے کتنے ہی سیاستدانوں کے کچے چٹھے کھول چکی ہوں۔۔۔۔۔اس لیے یہ آپ جیسے ہی کسی سیاستدان کی ذرہ نوازی ہے۔۔۔۔ جنہوں نے مجھ پر الزامات لگائے ہیں۔۔۔وہ اصل میں مجھ سے ڈرے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔بہت جلد ان کو اپنے آپ سے بھی شرمندگی ہوگی۔۔۔۔۔۔یہ پروگرام مجھ پر نہیں آپ پر ہو رہا ہے۔۔۔۔اور میزبان میں ہوں آپ نہیں۔۔۔چھٹہ صاحب۔۔۔۔۔۔!کل کی پریس کانفرنس میں آپ کو سب پتہ چل جائے گا کہ کسی کو مجھ سے سوال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔۔۔۔۔امید ہے کہ اب آپ مجھ پر فوکس کرنے کے بجائے لوگوں کے مسائل پر فوکس کریں گے"۔جائشہ پراعتماد لہجے میں بولی تو رضا بخاری کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔اسے لائیو پروگرام میں ہی تھوڑی دیر کے لئے اس کی مسکراہٹ نے اسے میسمرائز کر دیا۔لیکن تھوڑی دیر بعد وہ اپنے اوپر قابو پا چکی تھی۔پروگرام ختم ہوا تو رضا بخاری نے اس کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"ویل ڈن۔۔۔جائشہ۔۔۔آج تم نے مجھے مایوس نہیں کیا"۔

رضا بخاری خوش ہوتے ہوئے بولا۔کافی دنوں بعد وہ اسے خوش اور مطمئن لگا۔

"تھینک یو سر!یہ سب آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے"۔وہ پروفیشنلی انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔ہمدانی نے بھی اس کا کندھا تھپتھپایا۔اسے لگا کہ وہ دنیا کے خوش قسمت ترین لڑکی ہے جسے اتنے اچھے لوگ ملے ہیں۔

★********★*******

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اچانک مستجاب کی آنکھ کھلی تو آس پاس اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔وہ بہت گھبرا گئی۔بے ساختہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔موبائل کو ڈھونڈ کر لائٹ آن کی۔اٹھ کر بے ساختہ عدن کے کمرے کی طرف بڑھی۔اندر داخل ہوتے ہی کھانسنے لگی۔کیونکہ عدن کے سگریٹ پینے سے اندر کافی دھواں جمع ہو چکا تھا۔

"عدن لائٹ کو کیا ہوا ہے۔۔؟وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔عدن جس کی آنکھ تھوڑی دیر پہلے ہی لگی تھی۔بڑا بیزار ہوا۔

"تم تو مجھ سے ایسے پوچھ رہی ہو کہ جیسے میں واپڈا کا مالک ہوں۔۔۔اب مجھے کیا پتا کہ لائٹ کو کیا ہوا ہے۔۔"۔وہ یہ کہہ کر کروٹ بدل کر لیٹ گیا تو وہ اس کی پیٹھ کو گھورنے لگی۔لیکن اب سارا دھیان اس دشمن جاں کی طرف تھا۔جو جب سے اس کی زندگی میں داخل ہوئی تھی اس کا سکون چلا گیا تھا۔

"مجھے ادھر اندھیرے میں خوف آرہا ہے"۔وہ ہچکچاتے ہوئے اپنے دل کی بات زبان پر لے آئی۔تو ایک دم سے اٹھ بیٹھا۔موبائل کی روشنی کرتے وہ باہر یو پی ایس دیکھنے گیا۔لیکن شاید وہ خراب ہو چکا تھا۔

"بارش کی وجہ سے کوئی پرابلم ہوئی ہے۔اور یو پی ایس بھی کام نہیں کر رہا"۔وہ کمرے میں آتے ہوئے بولا۔

"جاؤ جا کر سو جاؤ"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔کیونکہ اسے سخت نیند آرہی تھی۔

"میں ادھر ہی سو جاتی ہوں"۔وہ کمرے پر نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔لیکن صوفہ تو سونے کے لئے چھوٹا تھا۔

عدن اٹھ کر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔اور ایک لمحے کے لیے اسے دیکھنے لگ گیا۔موبائل کی ہلکی سی روشنی میں اس کا حسن عدن حیدر کے بڑی مشکل سے سوئے ہوئے جزبات کو ابھار رہا تھا۔وائٹ شرٹ اس پر اتنی جچ رہی تھی کہ ایک لمحے کے لیے وہ نگاہ ہٹانا بھول گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"محترمہ کیا مجھے مار کے دم لو گی"۔وہ ذو معنی انداز میں کہتا ہوا بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔تو وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔

"صوفہ تو بالکل چھوٹا ہے تم بیڈ پر سو جاؤ میں یہی کہیں رات گزار لیتا ہوں"۔وہ بے بسی سے کہتا ہوا نیچے بستر لگانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔مستجاب کو اپنے کل والے الزام کی پشیمانی نے آ گھیرا۔جب اس نے اسے بد عہد کہا تھا۔

"تم بھی یہاں پر سو جاؤ"۔مستجاب نے نظریں اٹھا کر اسے کہا تو عدن نے اسے جن نظروں سے اسے دیکھا وہ بے ساختہ اپنی نگاہیں جھکا گئی۔

"آئی ایم سوری میں نے کل جو تمہیں بولا تھا"۔وہ اس سے نگاہیں چرا کر بولی۔تو عدن حیدر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا۔وہ اسے شرمندہ ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔کیونکہ جو انسان کسی سے سچی محبت کرتا ہے وہ اس انسان کو ہمیشہ معتبر ہی دیکھنا چاہتا ہے۔

"اٹس اوکے تم سو جاؤ"۔یہ کہتے ہوئے وہ سائیڈ ٹیبل سے اپنے سگریٹ اٹھانے لگا۔مستجاب نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی کو پکڑ لیا۔جس پر وہ ششدر ہی تو رہ گیا تھا۔

"عدن پلیز مجھے تنگ مت کرو اب مان جاؤ ناں"۔وہ ملتجیانہ انداز میں بولی۔وہ جو بڑی مشکل سے خود پر بند باندھے ہوئے تھا۔اس کو لگا کہ اس کے سارے بند ٹوٹ جائیں گے۔

"مستجاب پلیز صبح بات کریں گے میں تم سے ناراض نہیں ہوں"۔وہ بڑی مشکل سے اپنے دل کو قابو کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں ابھی بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔وہ سب میں نے غصے میں بولا تھا"۔وہ ابھی بات کرنے پر بضد تھی۔ جبکہ عدن اپنے آپ سے ہی ڈر کے بھاگ رہا تھا۔

"بیٹھو ادھر میرے پاس"اس کی کلائی ابھی تک مستجاب کے ہاتھ میں تھی۔وہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بیٹھ گیا۔لیکن اندر ایک طوفان مچا ہوا تھا۔

"پلیز میں تمہاری ناراضگی سے تنگ آگئی ہوں۔۔۔۔اب سوری بھی کر لیا۔۔۔اب تو موڈ ٹھیک کر لو"۔وہ اس رات کی فسوں خیز بولتی ہوئی خاموشی سے انجان عدن کے بلکل قریب بیٹھ کر اسے وضاحت دے رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے تو عدن کا دل کیا کہ اسے اپنے سارے دل کی حکایتیں۔۔۔۔ساری بے چینیاں۔۔۔۔۔۔اپنی ہر تڑپ اس کے وجود پر انڈیل دے۔لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔وہ کسی بھی قیمت پر اس کا اعتماد کھونا نہیں چاہتا تھا۔وہ جو بڑے اعتماد سے اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے اندر لگی ہوئی عشق کی آگ سے ناواقف تھی۔اب اسے دیکھ کر اس سے جواب طلب کر رہی تھی۔ایک پھیکی سی مسکراہٹ عدن کے لبوں کو چھو گئی۔اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"دیکھو مستجاب میں یہ نہیں کہتا کہ میں بہت اچھا انسان ہوں۔۔۔۔۔اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں اتنا گرا ہوا انسان ہوں۔۔۔۔۔لیکن ایک بات کہنا چاہوں گا۔۔۔کہ میں فرشتہ بھی تو نہیں ہوں۔۔۔۔۔تم جوان ہو۔۔۔بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔کسی وقت دل کو سنبھالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔شاید تم میرے حق میں ہو اس لیے ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔نہیں تو آج تک میری یہ کنڈیشن نہیں ہوئی۔۔۔۔لیکن میں ایک نفس پرست انسان بھی نہیں ہوں۔۔۔۔جس طرح تم نے مجھے بدعہد کہا۔۔۔۔۔کہاں میں نے بدعہدی کی ہے۔۔۔۔تمہیں پتا ہے کہ ایک کیوٹ سا بچہ جب ہمیں نظر آتا ہے۔۔۔تو ہمیں بے ساختہ اسے پیار کرنے کو دل کرتا ہے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس وقت بھی تم پر ایسا ہی پیار آیا۔۔۔ جیسا کہ خوبصورت سے بچے کو دیکھ کر کسی بھی انسان کو آتا ہے۔۔۔۔۔۔ اس وقت اس پیار میں کوئی اور جذبہ کارفرما نہیں تھا۔۔۔۔ تم نے مجھے اتنا غلط سمجھا میرے دل میں اس بات کی بہت تکلیف ہے"۔عدن حیدر نے اپنی کچھ بے چینی اس پر عیاں کی تو وہ شرمندہ ہو گئی۔

"اب سوری کہا ہے ناں"۔وہ نظر جھکا کر بولی۔عدن حیدر کو اس پر ساختہ پیار آیا۔

"امید کروں کہ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا"۔وہ شرارت سے اپنی انگلی سے اس کی ٹھوڑی کو اٹھا کر بولا۔تو مستجاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔دل چاہا کہ اسے خود میں سمو لے لیکن وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پایا۔

"ویسے یہ شرٹ بڑی اچھی لگ رہی ہے تمہیں"۔اس کی مسکراہٹ بحال ہوئی تو مستجاب کو لگا کہ جیسے سارے جہان کی خوشیاں لوٹ آئیں ہیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"کہاں اچھی لگ رہی ہے خود کو کارٹون فیل کر رہی ہوں"۔وہ شرٹ کو دیکھتے ہوے بولی۔تو وہ مسکرانے لگا۔

" thank you for giving this beautiful smile"

(یہ مسکراہٹ دینے کے لیے تمہارا بہت شکریہ)

www.kitabnagri.com

عدن کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

"اب سو جاؤ مسز اس سے پہلے کہ یہ مسکراہٹ تم پر بھاری پڑ جائے"۔وہ معنی خیز نظریں اس کے سراپے پر ڈالتے ہوئے بولا۔وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوا اس کو گھور کر رہ گئی۔

"یعنی عدن صاحب فام میں آچکے ہیں"۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"ابھی میری فام دیکھی کہاں ہے۔۔؟"وہ ذو معنی انداز میں بولتے ہوے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب سو جاؤ مجھے بہت سخت نیند آرہی ہے"۔یہ کہتے ہوئے عدن نے اس کی طرف سے کروٹ لے لی۔ مستجاب اس کے راضی ہونے پر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔اور عدن حیدر خود سے لڑتا لڑتا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

★*******★********★

جائشہ سونے کے لئے لیٹے لگی تو اس کے موبائل پر بیل ہوئی نمبر دیکھ کر پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے یس کا بٹن دبا دیا

"ہاں بولو"!وہ نارمل لہجے میں بولی۔

"بہت بہت مبارک ہو تمہیں نکاح کی"۔دوسری طرف میر ارسلان نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خیر مبارک۔۔۔۔!تم نے مجھے یہ سب کہنے کے لیے رات کے بارہ بجے فون کیا ہے"۔وہ بدمزا ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مسلسل دوراتوں کی جاگی ہوئی تھی اس وقت وہ صرف سونا چاہتی تھی

"ویسے جائشہ میں۔۔۔آج تک کسی کے ساتھ اتنا سنسیئر نہیں ہوا۔۔۔۔۔یہاں تک کہ اپنے آپ سے بھی نہیں جتنا تم سے تھا۔۔۔۔!تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا"۔میر ارسلان شکست خوردہ لہجے میں بولا تو جائشہ ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گئی۔

"دیکھو میر اارسلان تمہارا اسٹیٹس بھی کافی زبردست ہے ہینڈسم بھی ہو ایک چھوڑ۔۔۔۔کئی خوبصورت لڑکیاں تمہیں مل سکتی ہیں۔۔۔۔جہاں تک میری بات ہے تو میں ایک منافقت بھری زندگی نہیں گزار سکتی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔کیونکہ جیسے تمہارا دل تمہارے اختیار سے باہر ہے۔۔۔؛ویسے ہی میرا دل بھی

Posted On Kitab Nagri

میرے اختیار سے باہر ہے کیونکہ میرے دل کی سلیٹ پر رضا بخاری ہی پہلا نام لکھا ہے اور یہی آخری ہو گا۔۔۔۔امید ہے کہ تم میری بات سمجھ گئے ہوں گے "۔جائشہ نے نرمی سے کہا کیونکہ میر ارسلان جیسا بھی سہی۔۔۔اس کا محسن تھا۔

"لیکن رضا بخاری کے دل کی سلیٹ پر تمہارا نام بالکل بھی نہیں ہے جائشہ۔۔۔۔۔! کیسے وہ کہہ رہا تھا کہ اگر تم نکاح کرنا چاہو تو کرلو۔۔۔۔وہ گواہ بننے پر تیار تھا"۔میر اارسلان نے احساس دلانے والے لہجے میں کہا۔

"مجھے پتا ہے لیکن مجھے اپنے خدا پر بھی پورا یقین ہے۔۔۔۔۔وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔۔۔! اور اپنے جذبوں کی سچائی پر بھی! میں نے اپنی ساری زندگی میں رضا بخاری سے زیادہ شریف النفس انسان نہیں دیکھا۔۔۔۔ارسلان۔۔۔۔۔۔کیونکہ میں جس فیلڈ میں ہوں۔۔۔۔اس فیلڈ میں زیادہ تر گدھ بیٹھے ہوئے ہیں جو ہر وقت نوچنے کو تیار ہوتے ہیں۔۔۔۔۔اور آج میں جو بھی ہوں۔۔۔۔۔۔اس انسان کی بدولت ہوں۔۔۔! اور ایسا ہی انسان میں اپنی زندگی میں چاہتی تھی امید ہے کہ تم میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔۔۔اور جتنی جلدی تم اس حقیقت کو تسلیم کرواتنا ہی بہتر ہے۔۔۔۔اور کسی اچھی سی لڑکی کو دیکھ کر اس سے شادی کرلو"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو ایک زخمی مسکراہٹ میر ارسلان کے لبوں کو چھو گئی۔

"میرے نزدیک صرف اچھی لڑکی جائشہ ہی ہے۔۔۔۔۔جو خود میں اپنی مثال آپ ہے"۔میر ارسلان ابھی کہاں سمجھنے والا تھا۔

"دنیا میں بہت سی اچھی لڑکیاں موجود ہے اللہ تمہارے لئے بہتر کرے گا اچھا اب میں فون رکھتی ہوں کیونکہ کافی رات ہو گئی ہے۔

"ٹھہرو بات تو پوری سن لو"۔وہ فون بند کرتے کرتے رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بولو۔۔۔!" نیند سے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

"آج تمہیں پروگرام میں دیکھ کر کافی اچھا لگا تم بہت بہادر ہو جائشہ۔۔۔۔۔ keep it up my dear" .

میر ارسلان نے اس کی دل سے تعریف کی تو اس نے تھینک یو کہہ کر فون بند کر دیا۔ایک دم سے رضا بخاری اپنی پوری مردانہ وجاہت سمیت اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا یونٹ خود بخود مسکرانے لگے میری بہادری کے پیچھے میرے مہربان کا ہاتھ ہے۔۔۔ میر ارسلان جس کی وجہ سے میں آج اس مقام پر ہوں۔یہ سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔

ادھر میر اارسلان بے انتہا شراب پی کر پورے کمرے کا حشر نشر کر چکا تھا میر افتخار نے جب اس کی حالت دیکھی تو صدمے سے گنگ رہ گیا کیونکہ اس کا اکلوتا اور لاڈلا بیٹا جو ہر وقت نک سک سے تیار رہتا تھا۔۔۔ ملگجے سے حلیے میں پاگلوں کی جیسی حرکتیں کر رہا تھا۔اسے اس کا اکلوتا بیٹا جان سے زیادہ عزیز تھا۔میر افتخار نے تین شادیاں کی تھیں لیکن اولاد اسے اپنی پہلی بیوی سے ہی ہوئی تھی اور وہ صرف میر اسلان تھا۔

"امجد ساری رات تم ارسلان کے پاس سے ہلو گے بھی نہیں۔۔۔۔۔۔اور پتہ کرو کہ اس کی یہ حالت کیوں ہوئی ہے"۔میر افتخار نے ارسلان کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے دکھ سے کہا۔

"جائشہ تم کیا سمجھتی ہو کہ تمھارے سمجھانے سے میرا دل سنبھل جائے گا۔۔۔۔ نہیں اس دل میں تو تمہاری طلب اور بڑھ گئی ہے۔۔۔"۔وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو میر افتخار کو سب سمجھ آگئی کہ اس کی حالت ایسے کیوں ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھ لوں گا میں اس لڑکی کو۔۔۔۔۔۔!امجد تم اس کا دھیان رکھنا"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

★******★*******★

سورج کی کرنیں چھن چھن کر پردوں کے پیچھے سے اندر آرہی تھیں۔عدن کو اپنے ہاتھ پر کسی چیز کا دباؤ محسوس ہوا تو اس نے گردن گھما کر دیکھا تو وہ دشمن جاں اس کا ہاتھ اپنے چہرے کے نیچے لیے ہوئے سوئی ہوئی تھی۔بے ساختہ ایک خوبصورت مسکراہٹ عدن کے لبوں کو چھو گئی۔بہت غور سے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھنے لگ گیا۔

"عدن حیدر کی جان ہی نہ نکال دینا کسی دن"۔یہ سوچتے ہوئے وہ اس کے قریب کھسک آیا اور بے اختیار اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے اور کتنی ہی دیر تک اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے اوپر ٹکا دیا۔

"میں یہی چاہتا ہوں مائی ڈیر وائف کہ میری ہر صبح ایسی ہی ہو۔۔۔جب آنکھ کھلے تو تمہیں پورے حق سے اپنے قریب پاؤں۔۔۔۔۔لیکن ابھی شاید میری محبت کے کچھ امتحان ابھی باقی ہیں"۔یہ سوچتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرنے لگ گیا۔شاید اس کے لمس کا اثر تھا کہ مستجاب کی آنکھ کھل گئی۔تو وہ حیرت سے عدن کو دیکھنے لگ گئی

"تم۔۔۔تم۔۔۔تم ادھر کیا کر رہے ہو"وہ ہکلاتے ہوئے بولی تو عدن کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"سویٹ ہارٹ آپ کی یاداشت شاید بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہے۔۔۔۔۔رات کو آپ کے ہی اصرار پر آپ کے پاس سویا تھا۔۔۔۔اور اب میرے بیچارے ہاتھ کو قبضے میں لیے ہوئے سوئی ہوئی تھی"۔وہ اپنے ہاتھ کی طرف

Posted On Kitab Nagri

اشارہ کرتے ہوئے بولا جو ابھی بھی اس کے چہرے کے نیچے تھا۔وہ اس کی بوکھلاہٹ سے محفوظ ہوتے ہوئے بولا۔تو اس نے اپنا چہرہ عدن کے ہاتھ سے اٹھایا اور اٹھنے لگی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے مائی ڈیئر۔۔۔"۔وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر بولا تو مستجاب کا دل بہت تیزی سے دھڑکا۔

"پلیز عدن چھوڑو میرے ہاتھ"۔وہ جھنجھلا کر بولی تو وہ قہقہہ کر لگا کر ہنسنے لگا

"جب تم خود چاہو تو پکڑ لو اور جب میں پکڑوں تو چھڑوا لو۔۔۔۔۔!اتنا بھی ظلم ٹھیک نہیں ہے"۔وہ گھمبیر لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو مستجاب کو اب غصہ آنے لگا۔

"عدن۔۔۔!اب تم مجھے تنگ کر رہے ہو اگر پھر میں کچھ بولوں گی۔۔۔۔۔تو روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرف منہ بنا کر پھرتے ہو"۔وہ درشتگی سے بولی تو عدن کا قہقہہ آسمان کو چھونے لگا۔

"اچھا میری جینڈر ہی چینج کر دی تم نے۔۔۔۔۔۔شکر کرو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔نہیں تو عدن حیدر جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو دوسری دفعہ اس کو دیکھتا تک بھی نہیں"۔وہ اس کی چھوٹی سی ناک کو دباتے ہوئے بولا۔

"ہو جاؤ ناراض۔۔۔۔"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر اٹھ گئی۔

"اب اتنی زیادہ محنت کر کے کل سارا دن تم نے لگا کے مجھے راضی کیا ہے اب تو اتنی جلدی ناراض نہیں ہوں گا"۔عدن نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ سخت بدمزہ ہوئی۔

"اب زیادہ پھیلو مت"۔یہ کہتے ہوئے وہ واش روم میں گھس گئی۔تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے میر اارسلان کا نمبر ملایا۔جو تھوڑی دیر بعد ہی پک کر لیا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارسلان میرے فلیٹ میں آؤ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں کچھ ضروری کام ہے"۔وہ اس کے فون اٹینڈ کرتے ہی بولا تو میر اارسلان ناگواری سے فون کو ہی گھورنے لگ گیا۔

"میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے عدن۔۔۔میں نہیں آسکتا"۔اس کی آواز میں کچھ غیر معمولی پن تھا جس کو عدن نے بخوبی محسوس کر لیا۔

"کیا ہوا ارسلان تم ٹھیک تو ہو"۔

"تمہارا دوست اندر تک ٹوٹ گیا ہے یار۔۔۔۔"۔وہ اب بھی شاید اپنے آپ میں نہیں تھا۔

"ارسلان تھوڑی دیر تک مجھ سے آکر ملو پھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔عدن اس سے جلد از جلد ملنا چاہتا تھا۔

"دیکھتا ہوں۔۔۔اگر موڈ بنا تو آجاتا ہوں"۔ارسلان نے لاپرواہی سے بول کر فون بند کر چکا تھا۔جب کہ عدن اس کے لہجے سے تشویش میں پڑ گیا تھا۔اسی اثنا مستجاب واش روم سے باہر آئی تو اس کو کچھ پریشان پایا۔

"مستجاب ہر چیز فریج میں پڑی ہوئی ہے تم ایسے کرو ناشتہ تیار کرو میں اتنی دیر میں فریش ہو کے آتا ہوں"۔وہ یہ کہتا ہوں واش روم میں گھس گیا۔اور وہ کچن میں ناشتہ بنانے چلی گئی۔ابھی تک تقریبا دس پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ مستجاب کو محسوس ہوا کہ کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا ہے۔وہ کچن سے باہر آئی تو دیکھا میر ارسلان اندر آرہا تھا۔

"یہ کیسے آیا اندر"۔وہ خود کلامی کرتے ہوئے بولی۔جب کہ میر اسلان اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔اس کو پتہ تھا کہ عدن شاید اکیلا ہے۔اس لئے وہ چابی لگا کر اندر آگیا تھا کیونکہ عدن کے فلیٹ کی چابی اس کے پاس بھی موجود تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری بھابھی۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ بھی موجود ہیں۔۔۔۔نہیں تو میں ناک کر کے ہی آتا"۔ارسلان کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا۔جس پر مستجاب نے اسے غور سے دیکھا۔وہ جس میر اارسلان سے مل چکی تھی وہ اس کو اس سے قدرے مختلف لگا۔

"کوئی بات نہیں آپ بیٹھیں عدن ابھی آتا ہے"۔یہ کہہ کر وہ کچن میں چلی گئی پھر اپنے حلیے پر غور کیا تو ایک شرمندگی نے آگھیرا۔کیونکہ وہ عدن کے کپڑے پہنے ہوئے تھی۔وہ ناشتہ تیار کر چکی تھی۔عدن بھی فریش ہو کے کچن میں آگیا۔

"تمہارا دوست آیا ہے۔۔۔۔"۔وہ چائے کو کپ میں ڈالتے ہوئے بولی تو عدن کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کیونکہ کہ اس نے میر اسلان کو بتایا ہی نہیں تھا کہ مستجاب بھی اس کے ساتھ ہے۔

"ٹھیک ہے تم ایسے کرو اس کے لیے بھی ناشتہ بنالو"۔وہ یہ کہہ کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھا۔میر ارسلان کو دیکھ کر اچھنبے کا شکار ہوا۔کیونکہ ہر وقت نک سک سے تیار رہنے والا اس کا دوست عام سے حلیے میں اس کے پاس موجود تھا

"ارسلان کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟"۔وہ پریشانی سے بولا۔"تمہارے دوست کا دل بہت برے طریقے سے ٹوٹا ہے عدن۔۔۔۔۔ایک تم ہی میرے سب سے زیادہ اچھے دوست ہو۔۔۔کیونکہ تم مجھے قدم قدم پر سمجھاتے تھے۔۔۔لیکن میں تمہاری بات ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتا تھا۔۔۔اب دیکھو شاید کسی کے دل کو توڑنے کی سزا مجھے بھی ملی ہے۔۔۔کہ آج میں ٹوٹا ہوا ہوں"۔میر ارسلان ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا عدن کو ایک تشویش نے آگھیرا۔کیونکہ وہ جیسا بھی تھا اس کا دوست تھا وہ ہر حال میں اس کا اچھا ہی چاہتا تھا۔پھر عدن کے پوچھنے پر میر ارسلان نے اس کو سب بتادیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ارسلان جو کچھ بھی تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔۔! اس میں اللہ نے تمہاری ہی بہتری رکھی ہے۔۔۔۔دیکھو آج تمہارا دل ٹوٹا ہے تمہیں احساس ہوا ہے کہ جب دل ٹوٹتا ہے تو انسان کس کرب سے گزرتا ہے۔۔۔۔شاید خدا نے تمہیں احساس دلانے کے لئے تمہارے دل میں اس لڑکی کی محبت ڈالی ہے"۔عدن اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"چلو چھوڑو اس بات کو تمہاری بھابھی نے ناشتہ لگا دیا ہے چلو میرے ساتھ پہلے ناشتہ کرو"۔عدن یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں یار تم جاؤ ناشتہ کر کے آؤ پھر مجھے بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے کیا کام تھا"۔میر ارسلان نے صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار ایسے تو نہیں چلو اٹھو میرے ساتھ ناشتہ کرو۔۔۔ایک منٹ میں باہر آؤ"۔یہ کہتا ہوا وہ باہر آیا تو مستجاب اسی کا انتظار کر رہی تھی۔وہ کپڑے بدل چکی تھی۔تھوڑی دیر بعد میر ارسلان بھی ٹیبل پر آگیا۔

تینوں نے مل کر ناشتہ کیا۔مستجاب نے برتن اٹھا لیے تو عدن میر ارسلان کی طرف متوجہ ہوا۔

"کچھ دنوں کے لیے بہت بزی ہوں۔۔۔اس لیے چاہتا ہوں کہ میرا بزنس تم سنبھال لو"۔ناشتہ کر کے وہ فارغ ہوئے تو عدن ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"پہلے خود کو تو سنبھال لوں۔۔۔۔تمہارے بزنس کو کیسے سنبھالوں گا"۔ارسلان سنجیدگی سے بولا تو عدن کو اس کی بات پر غصہ آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ناکام عاشقوں کی طرح مایوسی والی باتیں کر رہے ہو۔۔۔وہ لڑکی کسی اور کا مقدر تھی اب تمہیں لکیر کو پیٹنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔کم آن یار اس فیز سے جلد از جلد باہر نکلو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے"۔عدن اس کو سمجھاتے ہوئے بولا۔

"تمہیں شاید آج تک کسی سے محبت نہیں ہوئی اس لیے ایسا کہہ رہے ہو۔۔۔۔اور ہاں شاید جس سے محبت کرتے ہو وہ تمہارے پاس موجود ہے اس لیے تمہیں اس تڑپ کا اندازہ نہیں ہے"۔ جس پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ عدن کے چہرے کو چھو گئی۔

"مجھ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے اس محبت اور تڑپ کے جذبے کو"۔عدن سنجیدگی سے بولا۔میر ارسلان ہنسنے لگا۔

"بڑا ہی پھپھے کٹی ہے تو میسنے۔۔۔۔اپنی بیوٹیفل کے ساتھ فل عیاشی کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔مجھے کہہ رہا ہے مجھ سے بہتر کون جانتا ہو گا واہ"۔میر ارسلان اب کہ مسکراتے ہوئے بولا۔تو عدن نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

"ویسے تمہاری شرٹ پہنے ہوئے وہ کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی تھی"۔میر ارسلان تھوڑا تھوڑا اپنی فام میں واپس آ چکا تھا۔جس پر عدن نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"بڑا خبیث انسان ہے تو۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں جیسے تم سمجھ رہے ہو"۔عدن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کیسے وضاحت دے۔اس کو اپنے رشتے کی حقیقت نہ بتا سکتا تھا اور اب چھپانا بھی مشکل لگ رہا تھا۔

"تو پھر مجھے سمجھاؤ کیا بات ہے"۔ارسلان یہ کہتا ہوا اس کے قریب ہوا۔

"بس میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں ناں تم کچھ دنوں کے لیے میرا بزنس سنبھال لو"۔عدن اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو یار"۔ارسلان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔عدن کو پتا تھا کہ جب تک وہ اس سے بزنس سنبھالنے کی ریزن نہیں بتائے گا۔۔۔میر ارسلان اس کی جان نہیں چھوڑے گا۔

"ارسلان یہ نکاح ایک سمجھوتا ہے۔۔۔اور بس کچھ نہیں۔۔۔اور میں اس سمجھوتے میں پس رہا ہوں۔۔۔۔ تمہارے اس دوست کو بھی محبت ہو گئی ہے۔۔۔اپنی بیوی سے۔۔۔ لیکن میری مجبوری دیکھو کہ میں اس کو بتا بھی نہیں سکتا۔۔۔اور نہ اسے زبردستی اپنے ساتھ باندھنے پر مجبور کر سکتا ہوں۔۔۔کیونکہ تمہیں پتا ہے میں اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والا انسان نہیں ہوں"۔عدن نے اسے اپنی پریشانی بتانا ہی مناسب سمجھا جس پر کچھ دیر تک تو وہ حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔

"یار یہ تو بڑی کریٹیکل سیچوایشن ہے۔۔۔۔۔تمہاری محبت تمہاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔۔۔اور تم اس کو بتا بھی نہیں سکتے۔۔۔۔ٹھیک ہے کچھ دن تک میں تمہارے بزنس کو سنبھال لوں گا۔۔۔تم بے فکر ہو کر اپنے کام نمٹاؤ"۔ارسلان اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔مجھے میری محبت نہیں مل سکی لیکن تمہاری محبت تو تمہیں ضرور ملنی چاہیے۔۔۔۔!

"ویسے یار تمہاری ہمت اور حوصلے کی داد دینی پڑے گی۔۔۔ایک بات بولوں۔۔۔!میرا مشورہ سمجھ کر عمل کرو گے"۔میر ارسلان کی آنکھوں میں اب شرارت ناچ رہی تھی۔

"بولو"۔عدن کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ اب کچھ الٹا سیدھا بولے گا۔

"اتنی زبردست پر سنیلٹی رکھتا ہے۔۔۔اس کو قابو کر کے دو چار بچے پیدا کر۔۔۔تمہیں چھوڑنے کا سوچے گی بھی نہیں"۔میر ارسلان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو عدن نے ایک جھانپڑ اس کے کندھے پر رسید کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تمہارے اس طرح کے گھٹیا مشوروں پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اور چل اپنے گھر اچھی طرح سے تیار ہو کر میرے آفس کا چکر لگا۔۔۔!ذیشان تمہیں سب سمجھا دے گا۔۔۔کل ملاقات ہو گی ابھی میں مستجاب کو لے کر گاؤں جا رہا ہوں"۔مجھے کہہ کر باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

"اور اگر تمہاری لو سٹوری میں کوئی ٹوسٹ آیا تو اپنے بھائی کو ضرور بتانا"۔میر ارسلان مسکراتے ہوئے بولا۔تو اس کو گھور کر رہ گیا۔

★*******★********★

رضا بخاری نے اپنی ماں کو نکاح کے بارے میں بتایا تو وہ اس سے ناراض ہو گئی۔صبح وہ ناشتے کی ٹیبل پر آیا تو اپنی ماں کو ناراض پایا۔

"ماما آپ بھی یہی چاہتی تھی تو اب آپ ناراض کیوں ہو مجھ سے"۔وہ جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولا تو مہرالنساء نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"جتنی خوشی مجھے ہوئی ہے تم میری خوشی کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے رضا۔۔۔لیکن تم نے اپنی ماں کو بھی اپنے ساتھ لے جانا مناسب نہ سمجھا اس بات کا مجھے بہت دکھ ہے"۔اس کی ماں نے اس کو گھرکتے ہوئے کہا۔

"اچھا ماما اب سوری۔۔۔۔آپ کو نہیں معلوم کہ یہ نکاح کس طرح ہوا ہے"۔یہ کہتے ہوے اس نے اپنی ماں کی پیشانی چوم لی۔

"جیسے بھی ہوا ہے بہت اچھا ہوا ہے"۔مہرالنساء مسکراتے ہوئے بولی تو وہ اپنی ماں کی خوشی دیکھ کر چپ کر گیا۔

"کب لا رہے ہو بہو کو"۔اس سوال پر اس نے اپنی ماں کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب مجھے ایسے کیا دیکھ رہے ہو نکاح کیا ہے تو اب اسے گھر نہیں لانا کیا۔۔۔۔اور گھر ایسے نہیں لانا۔۔۔میں آج جا رہی ہوں اس کے گھر۔۔۔۔اپنی بہو کو ڈھیر ساری شاپنگ کرواؤں گی"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو رضا بخاری چپ کر گیا۔ابھی اس نہج پر تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ اس نے جائشہ کو گھر بھی لانا ہے۔۔۔۔ایک دم سے بے چینیوں نے اسے آگھیرا۔حنان کو جب پتہ چلا تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ اب اس کی ماما جائشہ ہو گی۔

"پاپا جلدی میری ماما کو لے آئیں۔۔۔۔پہلے والی ماما آ نہیں رہی۔۔۔آنٹی کو ہی لے آئیں"۔وہ بہت ایکسائٹڈ لگ رہا تھا۔رضا بخاری نے بے اختیار آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو گود میں لے لیا۔اس سے بے شمار پیار کرنے لگا۔

"جیسے میری جان کا حکم"۔یہ کہہ کر وہ اپنے اندر کے طوفان کو چھپاتے ہوئے بغیر ناشتہ کئے اٹھ کھڑا ہوا مہر النساء آوازیں دیتی رہ گئی لیکن وہ باہر نکل گیا۔ماں کو پتہ تھا کہ اس کے بیٹے کے اندر کیا توڑ پھوڑ چل رہی ہے۔وہ آفس پہنچا تو جائشہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔وہ کسی کو بھی اندر نہ آنے کا کہہ کر آپ نے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جائشہ کمرے میں جانے لگی تو ملازم نے اسے روک دیا۔

"میڈم سر کا حکم ہے کہ کوئی بھی انھیں ڈسٹرب نہ کرے"۔اس نے یہ کہا تو وہ اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔رضا بخاری اپنی سیٹ کے پر سر ٹکائے آنکھیں بند کیے نا جانے اذیتوں کے کونسے جہان میں پہنچا ہوا تھا۔جائشہ نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو اس نے ایک دم سے آنکھیں کھول دیں۔ جائشہ کو لگا کہ وہ غلط وقت پر آ گئی ہے۔رضا بخاری کی خوبصورت آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔شدت ضبط سے چہرہ سرخ ہوا پڑا تھا۔

"سر کیا ہوا ہے آپ کو"۔وہ نرمی سے کہتی ہوا اس کے قریب آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کہا تھا مجھے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کرے تو پھر کیوں آئی ہو جائشہ"۔وہ سرد لہجے میں بولا۔

"سر ایسے تو آپ بیمار پڑ جائیں گے"۔دل گرفتگی سے بولی۔

"پلیز جائشہ جاؤ یہاں سے کیا چاہتی ہو تم۔۔؟"رضا بخاری کھردرے لہجے میں بولا۔جائشہ اس کے اس قدر سرد انداز پر لب بھینچ کر رہ گئی۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ ریلیکس رہیں"۔وہ رضا بخاری کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"ریلیکس رہنے کہاں دیتی ہو تم۔۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔اور آئندہ بغیر اجازت میرے کمرے میں مت آنا"۔رضا بخاری کر ختگی سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔جائشہ اپنی عزت افزائی پر چپ کر کے اس کے کیبن سے باہر آگئی۔اپنی اس توہین پر آنکھوں میں نمی آگئی۔جس کو اس نے جلدی سے صاف کر لیا۔

ابھی اسے اپنے کیبن میں آئے ہوئے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ رضا بخاری نے اسے اپنے کمرے میں طلب کر لیا۔جس پر وہ حیران ہوتی ہوئی اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"بیٹھو"۔رضا بخاری نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔تو وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ائی ایم سوری میں تمہارے ساتھ بالکل بھی ایسے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔لیکن تمہیں بھی اس چیز کا خیال رکھنا ہوگا۔۔۔جب میں کہوں کہ مجھے ڈسٹرب نہ کرو۔۔۔تو پلیز مجھے ڈسٹرب مت کیا کرو"۔رضا بخاری اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولا۔وہ صرف سر ہلا کر رہ گئی۔جس پر رضا بخاری کو محسوس ہوا کہ وہ اسے کافی ہرٹ کر چکا ہے۔

"کوئی پریشانی۔۔۔؟"رضا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر سوشل میڈیا پر سفیان میرے خلاف بہت زیادہ زہر اور گند پھیلا رہا ہے۔۔۔اس بارے میں آپ سے بات کرنے آئی تھی"۔ جائشہ نے وضاحت دی تو رضا بخاری کے چہرے پر ایک پر اسرار مسکراہٹ ابھری۔

"ڈونٹ وری رات تک ویٹ کر لو سفیان کا چیپٹر ہی کلوز ہو جائے گا"۔رضا بخاری پر یقین لہجے میں بولا۔

"آر یو شور سر"۔وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

"جائشہ تمھیں مجھ پر کتنا یقین ہے۔۔؟رضا نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"سر مجھے اپنی ذات سے زیادہ آپ پر یقین ہے"۔جائشہ رضا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔اس کے اتنے اعتماد پر رضا نے اس کو بڑے استعجاب سے دیکھا۔

"جی سر میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"۔جائشہ خوبصورتی سے مسکرائی۔

"تو پھر آج کی پریس کانفرنس میں بالکل گھبرانا نہیں۔۔۔۔۔بالکل بھی"۔رضا بخاری نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر یقین انداز میں کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

★*********★*********★

وہ حویلی پہنچے تو سب سے پہلے وہ اپنے دادا سے ملنے گئی لیکن وہ تو سو سو رہے تھے۔تو وہ اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھی۔اس کی ماں نے اس کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھا جیسے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"ادھر کیوں رک گئی تھی؟"

"ماما موسم کافی خراب تھا اس لئے وہ ہم وہاں عدن کے فلیٹ میں ہی رک گئے تھے"۔وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"از ایوری تھنگ اوکے"۔تسلیم اسے کرید اتو وہ اپنی ماں کے وہم پر مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"مائی ڈیر مدر سب کچھ ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہوا کریں"۔

"بی بی آپ کو صاحب بلا رہے ہیں"۔اسی وقت ملازمہ نے آکر کہا تو تسلیم ایک ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گئی۔

"رہتا تو ایک منٹ بھی وہ تمہارے بغیر نہیں"۔تسلیم نے مستجاب کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔تو وہ پریشان ہو گئی کہ اپنی ماں کو کیسے سمجھائے کہ ان دونوں میں ایسی کوئی بھی بات نہیں چل رہی۔

"ماما۔۔۔۔ابھی اس کے منہ میں یہ الفاظ تھے کہ ملازمہ نے دوبارہ آکر عدن کے بلانے کا بولا۔تو تسلیم نے گردن ایسے ہلائی جیسے کہہ رہی ہو کہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔

"اچھا رات کو بات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"کیا پرابلم ہے دو منٹ مجھے ماما سے بھی بات کرنے نہیں دیتے"۔وہ کمرے میں آکر اس پر چڑھ دوڑی۔

"یار کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔۔۔۔!میری ایک ضروری فائل نہیں مل رہی تھی وہ مجھے ڈھونڈ دو۔۔۔!میں نے کچھ سنیپ شارٹس لے کے ارسلان کو سینڈ کرنے ہیں"۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ الماری کی طرف بڑھی۔ایک منٹ بعد ہی فائل لا کر اس کے سامنے کر دی۔

"فائل سامنے پڑی ہے اور تمہیں نظر ہی نہیں آرہی"۔وہ غصے سے بولی تو عدن خوبصورتی سے مسکرا دیا۔اب اس کو کیا کہتا فائل تو ایک بہانہ تھی اسے بلانے کا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کی آنکھوں سے ایک گھڑی بھی اوجھل ہو۔اس نے آفس سے چھٹی کی تھی۔تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اس چھٹی کو تھوڑا سا انجوائے کر لے۔

"آپ مسکرا کیوں رہے ہو"۔وہ اس کی آنکھوں سے لو دیتے جذبوں سے گھبرا کر بولی۔

"مسز جب نا مسکراؤں تب بھی تمہیں پرابلم ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔جب سنجیدہ ہوں تو کہہ رہی تھی منہ بنا ہوا ہے۔۔۔ایک بار ہی بتا دو چاہتی کیا ہو"۔وہ شرارتی انداز میں کہتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتا مجھے تیار ہونے دو"۔ یہ کہتی ہوا اپنے کپڑے نکالنے لگی کیونکہ ان کی بارہ بجے میٹنگ تھی اصفہانی صاحب کے ساتھ۔اسی وقت عدن کا فون بجا۔

" how r u Jenny what a pleasant surprise".

عدن نے مسکراتے ہوئے کہا۔جس پر مستجاب نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا تو اسے لگا کہ شاید ہی کسی کی مسکراہٹ عدن سے زیادہ خوبصورت ہو۔

"کیسے ہو عدن۔۔۔میں تو ٹھیک ہوں تم کب آرہے ہو لندن"۔وہ بڑی شستہ اردو میں بولی تو عدن نے بڑا حیران ہوا۔

"جینی تم نے اردو سیکھ لی"۔

"ہاں میں نے سیکھ لی ہے اردو۔۔۔تم سے بہت زیادہ بات کرنے کے لئے۔۔۔تو پھر کیسا لگا"۔وہ پرجوش طریقے سے بولی۔

"اچھا لگا جینی"۔وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔تھوڑی دیر اس سے باتیں کرنے کے بعد اس نے ویڈیو کال کرنے کا کہا۔جس پر عدن ہچکچایا۔

"ٹھیک ہے اگر مجھے اپنا فیس نہیں دکھاؤ گے تو میں پاکستان آجاؤں گی"۔ جینی نے اس سے دھونس بھرے انداز میں کہا۔تو عدن فوراً مان گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کہہ رہی ہے تو وہ پاکستان آجائے گی۔

"اس نے کیمرہ آن کیا تو جینی کتنی دیر تک اسے پاگلوں کی طرح دیکھتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا ہے میں تمہیں کتنا مس کرتی ہوں نہ مجھے پاکستان آنے دیتے ہو اور نہ اب ادھر آرہے ہو"۔ جینی اسے دیکھ کر بے چینی سے بولی تو وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔کیونکہ مستجاب ڈریسنگ کے آگے کھڑی ہو کر بالوں کو کنگھی کر رہی تھی۔اور وہ ہینڈ فری کے بغیر فون سن رہا تھا۔

"ایک دو ماہ تک ہو سکتا ہے کہ میرا ادھر چکر لگے"۔ نظریں بدستور مستجاب کا جائزہ لے رہی تھی۔

"عدن کس کو دیکھ رہے ہو۔۔۔"۔ جینی نے فوراً نوٹ کیا تو وہ اس کی بات پر مسکرا دیا۔

"جس کو دیکھنا چاہیے اسی کو دیکھ رہا ہوں"۔اس نے اب موبائل کے کیمرے کی طرف نگاہ کی۔ مستجاب نے اسے ایک زبردست قسم کی گھوری سے نوازا۔

"کس کو"؟ جینی نے حیرانگی سے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو تم بتاؤ کیا کہہ رہی تھی تم"؟ عدن اب جینی کی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھ سے نہیں ہوتا ایک دو ماہ تک صبر۔۔۔۔میں تم سے ملنا چاہتی ہوں عدن"۔ وہ اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے بولی تو مستجاب کے کان کھڑے ہو گئے۔عدن چلتا ہوا مستجاب کے قریب آیا۔

"میٹ مائی سویٹ ہارٹ مستجاب حیدر"۔عدن نے مستجاب کے سامنے کیمرہ کر کے جینی کی سماعتوں پر جیسے بم پھوڑا تھا۔جس پر کئی لمحوں تک تو جینی بول ہی نہ سکی۔اور مستجاب بھی اس کے طرز تخاطب پر حیران ہوئی۔

"عدن تمہاری گرل فرینڈ ہے۔۔"۔ جینی کی آنکھوں میں آنسو واضح طور پر موجود تھے۔

"میری نظر میں گرل فرینڈ کا کوئی کانسیپٹ نہیں ہے جینی۔۔۔۔۔یہ میری وائف ہے"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا تو جینی کو لگا کہ جیسے بہت کچھ اس کے اندر ٹوٹ چکا ہے۔

"ہائے کیسی ہیں آپ؟" جینی زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔تو مستجاب بھی رسماً مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں نائس ٹوٹاک ٹو یو"۔ مستجاب اس لڑکی کے لیے دل میں تکلیف محسوس کر رہی تھی۔

"اوکے پھر بات ہو گی یہ کہہ کر جینی نے فون بند کر دیا۔ تو مستجاب نے عدن کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھا۔

"عدن یہ لڑکی تمہارے ساتھ بالکل سنسئیر ہے"۔ مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے بھی پتا ہے وہ میرے ساتھ سنسئر ہے لیکن میں اس سے شادی تو نہیں کر سکتا ناں"۔ عدن حیران تھا کہ مستجاب کو کوئی بھی جیلسی کیوں فیل نہیں ہوئی۔ ساتھ دل میں ایک ٹیس بھی اٹھی تھی۔

"کیوں نہیں کر سکتے شادی۔۔۔ اگر وہ مسلم ہو جاتی ہے تو تم اس سے شادی کر لینا۔۔۔ بہت خوبصورت بھی ہے"۔

مستجاب نے اس سے کہا تو کچھ لمحوں تک تو عدن بول ہی نہ سکا۔ کیونکہ دل میں بہت کچھ ٹوٹا تھا۔ اب اسے جینی کا بھی درد محسوس ہو رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھی یکطرفہ محبت کی آگ میں جل رہا تھا۔ براؤن آنکھوں کا رنگ ایکدم بدلا۔ چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ کر خفگی نے لے لی۔ وہ اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر باہر نکل گیا۔ اس کے ایکسپریشن سے مستجاب بھی پریشان ہوئی تھی۔ ماں کی باتیں اب اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔

"عدن پلیز کوئی روگ ایسامت لگانا کہ ہمیں اس بندھن کو توڑنے میں بہت تکلیف محسوس ہو۔۔۔ کیونکہ اسے اس کی چھٹی حس باور کروا رہی تھی کہ عدن حیدر کے دل پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے۔ لیکن وہ اپنی بات کو خود ہی جھٹلا دیتی۔ اس کی خاموش آنکھوں سے نکلتے ہوئے جذبوں کے پیغام اب وہ کئی دفعہ محسوس کرنے لگی تھی۔ بعض دفعہ تو اس کو لگتا کہ وہ اپنی آنکھوں سے ہی سب کہہ دے گا۔۔ کیونکہ اس کی آنکھوں کو اپنے اوپر صدقے واری

Posted On Kitab Nagri

ہوتے ہوئے بھی وہ محسوس کر چکی تھی۔ لیکن وہ اس بات کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی تو اسے ہوش آیا۔

"میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں اصفہانی صاحب آچکے ہیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی نیچے آگئی۔

کل سے جس چہرے پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔ابھی سنجیدگی دیکھ کر مستجاب کے دل کو کچھ ہوا۔ایک دم ہی جیسے ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔تو اس نے موبائل آن کر لیا۔یوٹیوب کھولتے ہی جائشہ کے خلاف سوشل میڈیا پر پراپیگنڈا دیکھ کر وہ حیران ہی رہ گئی۔

"کیسے غلط لوگ ہیں اور کیسے الزامات لگا رہے ہیں اس لڑکی پر"۔وہ تکلیف سے بولی تو عدن بھی اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"عدن یہ لڑکی بالکل بھی ایسی نہیں ہے"۔وہ اب عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"بڑی ایگریسو لڑکی ہے۔۔۔۔کسی نے اسے جان بوجھ کر اس کا کیریئر ختم کرنے کی کوشش کی ہوگی۔۔۔آگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے"۔عدن گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولا

"رات کو اس کی پریس کانفرنس ہے وہ دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ کیا معاملہ ہے"۔مستجاب حقیقت میں پریشان ہو چکی تھی۔ جس پر عدن نے اس سے بڑے غور سے دیکھا۔

"ساری دنیا کی پریشانی محسوس ہو جاتی ہیں لیکن بس میری ہی نہیں"۔وہ خود کلامی سے بولا جس پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تم نے کچھ کہا عدن"۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔عدن نے نفی میں اپنا سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے عدن کہ اس کے مخالف ویسے تو اسے چپ کروا نہیں سکے تو انھوں نے اس کی کردار کشی کرنا شروع کر دی ہے"۔ مستجاب کو بڑا دکھ ہو رہا تھا۔عدن نے بھی اس نہج پر سوچنا شروع کر دیا۔

"ہو سکتا ہے اس کے پیچھے آپ کے بابا ہوں"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی تو عدن ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اس کا باپ بھی اس حد تک جا سکتا ہے۔

"اس لڑکی نے کافی سیاستدانوں کی ناک میں دم کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے کسی اور کا یہ کام ہو"۔عدن نے اپنے دل کو تسلی دینی چاہی۔

"جائشہ کی پریس کانفرنس آج ضرور دیکھوں گی"۔ مستجاب نے کہا۔اصفہانی صاحب زمینوں کا جائزہ لینے وہاں پر موجود تھے۔عدن اور مستجاب بھی گاڑی سے نکل کر ان کی طرف بڑھے۔

★******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سات بجے تک جائشہ پریس کانفرنس ہال میں پہنچ چکی تھی۔جبکہ رضا بخاری ابھی تک نہیں آیا تھا۔بڑے بڑے صحافت کے مگرمچھ ادھر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ اس چھوٹی سی لڑکی کو آج شرمندہ ہوتے ہوئے دیکھ سکیں۔ایک لمحے کو تو جائشہ تھوڑی سی نروس ہو گئی۔سفیان سب سے اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔جائشہ کی طرف دیکھ کر بڑے طنزیہ انداز میں مسکرایا تو جائشہ کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔لیکن پھر رضا کی نصیحت یاد آئی کہ خود کو بالکل پر سکون رکھنا ہے۔

صحافیوں کے سوالات شروع ہو چکے تھے۔اور جائشہ بڑے اطمینان سے ان کے جوابات دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ مستجاب اور عدن حیدر بھی اپنے کمرے میں بیٹھ کر اس کی پریس کانفرنس دیکھ رہے تھے۔ملک دلاور حسام بھی اس پریس کانفرنس سے بے خبر نہ تھے۔وہ بھی اس وقت یہ پریس کانفرنس دیکھ رہے تھے۔اور بھی کئی سیاستدان جو جائشہ کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے۔وہ سب جائشہ کو شرمندہ ہوتے دیکھنے کے لیے بیتاب تھے۔

"مس جائشہ آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ پر جو بھی الزامات لگے ہیں وہ بالکل جھوٹے ہیں۔۔۔جب کہ یہ تصویریں تو کچھ اور ہی کہانی سنا رہی ہیں۔۔۔۔مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آپ کی ذاتی زندگی میں کیا ہے۔۔۔مسئلہ یہ ہے کہ آپ ٹی وی پر بیٹھ کر سب لوگوں کو بڑا لیکچر دیتی ہیں۔۔۔اور خود"۔ایک صحافی نے سوال کیا۔

"رضا صاحب کے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔اور اس کا مجھے ڈھنڈورہ پیٹنے کا تو کوئی مقصد ہی نہیں تھا۔۔۔میں آج بھی ان کے آفس میں ایک ورکر کی حیثیت سے ہی کام کر رہی ہوں"۔جائشہ نے نکاح کی بات کی تو سب کو سانپ سونگھ گیا ہے۔

"کب ہوا یہ نکاح۔۔۔۔اور کن حالات میں ہوا۔۔۔صرف آپ دونوں ایکسپوز ہو گئے ہیں۔۔۔اس لیے آپ دونوں نے نکاح کیا ہے۔۔شاید ایک دن پہلے "۔ایم آئی رائٹ مس جائشہ"۔سفیان نفرت انگیز لہجے میں بولا۔

"آپ کو اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے کہ ہم نے نکاح کب کیا ہے"۔جائشہ نے آج تک جھوٹ نہیں بولا تھا اس لئے سے جھوٹ بولنا مشکل لگ رہا تھا۔

"بدنامی کے ڈر اور خوف سے آپ دونوں نے نکاح کیا ہے۔۔۔۔اس سے ہمیں کیوں غرض نہیں ہونی چاہیے۔۔۔آپ ہماری صحافی برادری سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک جانی مانی اینکر ہیں۔۔۔ہم اپنے مقدس پیشے

Posted On Kitab Nagri

کو ایسے بدنام تو نہیں ہونے دیں گے۔۔۔آپ یا وضاحت کریں یا یہ صحافت ہی چھوڑ دیں۔۔۔۔کیونکہ ہم آپ جیسی لڑکی کو اپنے شعبے میں مزید برداشت نہیں کر سکتے"۔سفیان کو تو آج موقع ملا تھا اس لئے اپنا اندر کا زہر نکال رہا تھا۔جائشہ کے لیے اور برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔سارے اینکرز جو اس لڑکی کو اپنے لیے خطرہ محسوس کر رہے تھے سفیان کی بات پر خوش ہو گئے۔

"سفیان صاحب میں اپنے ہر عمل کی جواب دہ اپنے خدا کو ہوں آپ کو نہیں۔۔۔۔ایک سوال کرنا چاہتی ہوں آپ سے۔۔۔۔آپ پر قاتلانہ حملہ کس نے کروایا تھا"۔جائشہ اپنے مخصوص انداز میں بولی تو سفیان ایک لمحے کے لیے چپ کر گیا۔

"جو سچ اور حق کی آواز بلند کرتے ہیں ان پر ایسے حملے ہوتے ہی رہتے ہیں مس جائشہ آپ کو کیا پتہ آپ شاید ایک نقاب اوڑھ کے بیٹھی ہوئی ہیں شرافت کا"۔

سفیان نے طنزیہ انداز میں کہا۔اسی وقت

"نقاب تو آپ اوڑھ کے بیٹھے ہوئے ہیں سفیان صاحب جو آج کا پروگرام چھوڑ کے میری پریس کانفرنس میں آئے ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ میں آپ کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہوں۔۔۔اور آپ کے لیے کتنا بڑا خطرہ ہوں"۔جائشہ نے بڑی تسلی سے جواب دیا جس پر سفیان تھوڑی دیر کے لئے بغلیں جھانکنے لگ گیا۔اس وقت سفیان کا فون بجا جو اس نے بند کر دیا۔تھوڑی دیر بعد اس کے سیکرٹری نے اسے سائیڈ پر لا کر فون تھمایا۔ اس پر سفیان نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"سر یہ اپنا ضروری فون سن لیں۔۔۔نہیں تو میر ارسلان میری ہڈیوں کا سرمہ بنا دے گا۔۔۔۔وہ مجھے بھی دھمکیاں دے رہا تھا"۔اس کا سیکرٹری لاچارگی سے بولا تو اس نے فون پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سفیان اب اگر تم نے ایک بھی لفظ اس لڑکی کے خلاف بولا تو میں تمہاری زبان خود اپنے ہاتھ سے کاٹوں گا"۔ میر ارسلان نے دوسری طرف گرجتے ہوئے کہا تو سفیان پہلے تو حیران ہوا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ مجھے کس کی بات ماننی چاہیے آپ کی۔۔۔۔یا آپ کے باپ کی"۔سفیان نے طنزیہ انداز میں کہا۔جس پر میر اارسلان کے دل میں اپنے باپ کے خلاف ایک غصے کا غبار اٹھا تھا۔

"اپنے باپ کو تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔فی الحال تم بھونکنا بند کرو"۔میر ارسلان غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔جس پر سفیان نے غصے سے فون بند کر دیا اور اپنی سیٹ کی طرف بڑھا۔جہاں پر صحافی جائشہ اب بھی سوالات کر رہے تھے۔سفیان نے پھر اپنی زبان سے ایک غلط قسم کا سوال کیا۔جس پر جائشہ اپنا غصہ کنٹرول نہ کر سکی۔

"سفیان صاحب آپ کو اس وقت اپنے سٹوڈیو میں موجود ہونا چاہیے کیونکہ آپ کے چینل پر اس وقت آپ کا پروگرام لائیو آتا ہے۔نہ کہ یہاں کھڑے ہو کر میری کردار کشی کرنی چاہیے"۔جائشہ ایک ایک لفظ کے چبا چبا کر بولی۔

"میں صرف اپنے شعبے کا گند صاف کرنے کے لئے آج یہاں پر موجود ہوں"۔

"آپ کے اندر کا گند کون صاف کرے گا سفیان صاحب۔۔؟رضا بخاری سفید پینٹ کوٹ میں اپنی دلکش پرسنیلٹی سمیت پریس کانفرنس ہال میں اینٹر ہوتے ہی بولا۔تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے ہوئے۔

"معافی چاہتا ہوں تھوڑا سا لیٹ ہوا ہوں لیکن یہ بھی ضروری تھا"۔رضا بخاری جائشہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بڑے پر اعتماد طریقے سے بولا۔تو جائشہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے ایک لمحے کے لیے اس مہربان کو دیکھنے لگ گئی۔ جس پر اعجاز ہمدانی نے اس کی بائیں طرف بیٹھتے ہوئے اسے تھوڑا سا ٹہوکا مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم آپ پریس کانفرنس ہال میں بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔گھر میں نہیں۔۔۔سارا پاکستان آپ کو دیکھ رہا ہے۔۔ اپنی آنکھوں کو بعد میں سیراب کر لیجئے گا"۔اعجاز ہمدانی جیسا سنجیدہ بندہ اس سنجیدہ سی پریس کانفرنس میں شرارت سے اس سے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔تو وہ ایک لمحے کے لیے اسے گھور کر رہ گئی۔لیکن اس کے اندر ایک اطمینان اترا تھا کہ یہ دونوں کتنے ریلیکس ہیں۔۔۔کچھ نہ کچھ تو ان کے پاس ایسا ہو گا۔

"یہ جائشہ کا ہیرو ہے واؤوٹ آپر سنیلٹی"۔مستجاب رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی تو عدن اس کو حیرانی سے دیکھنے لگا۔ساری دنیا کی تعریف کرنا بس میری ہی نہ کرنا۔عدن اپنی سوچ پر خود ہی مسکرا دیا۔

یار مجھے کیا کیا سوچیں آنے لگ گئی ہیں۔وہ اپنے آپ کو کوستا ہوا ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا۔

"سفیان صاحب مجھے نہ کیمروں کے سامنے آنے کا شوق ہے۔۔۔نہ کوئی وضاحت دینے کا۔۔لیکن یہ سب بہت ضروری ہو گیا تھا کیونکہ یہ ایک ایسی لڑکی کے کردار کا معاملہ ہے۔۔۔۔جس کا کردار بلکل شیشے کی طرح صاف اور شفاف ہے۔۔۔۔اس سے پہلے کہ آپ مجھ سے سوال پوچھیں میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا"۔رضا بخاری نے اپنی عینک کے فریم کو درست کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے یہ پریس کانفرنس آپ دونوں میاں بیوی۔۔۔جو شاید کل ہی بدنامی کے ڈر سے بنے ہیں۔۔۔ آپ نے رکھی ہے۔۔۔۔اور آپ دونوں سوالات مجھ سے پوچھ رہے"۔سفیان زہر بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"آپ پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ کس نے کروایا تھا سفیان صاحب"۔رضا بخاری نے اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے حق اور سچ کی آواز کے لیے ہمیشہ کھڑا ہوتا ہوں۔۔۔۔جن کو اس چیز سے تکلیف ہے انہوں نے ہی مجھ پر حملہ کروایا ہے اس میں اتنی حیرانی کی کون سی بات ہے"۔سفیان بڑے پر اعتماد طریقے سے بولا۔

"سوچ لیں اس دفعہ آپ کو منہ کی کھانی نہ پڑ جائے"۔رضا بخاری اپنے بالوں کو درست کرتے ہوئے بڑے اطمینان سے بولا۔تو جائشہ پھر رضا بخاری کو دیکھنے لگ گئی۔

"سر آپ ہمارے سوالوں کے جوابات دیں۔۔۔ہم سے سوالات نہ پوچھیں"۔سفیان اب غصے سے بولا۔

"سر۔۔۔!سفیان صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ ہمارے سوالوں کے جوابات دیں۔۔۔بجائے اس کے کہ آپ سفیان صاحب سے سوالات کریں"۔ایک اور صحافی نے اٹھ کر کہا تو رضا بخاری مسکرا دیا۔

"ایک جانے مانے اینکر کو اتنا ہی نہیں پتا اس پر حملہ کس نے کروایا تھا تو وہ ہم سے کس سلسلے میں تفشیش کر رہا ہے۔۔۔۔ چلیں چھوڑیں اس بات کو۔۔۔میں بتاتا ہوں کہ ان پر حملہ کس نے کیا تھا۔۔۔۔

ہمدانی۔۔۔۔"۔رضا نے یہ کہتے ہوئے ہمدانی کو کچھ اشارہ کیا۔ٹی وی سکرین کا پہلے سے انتظام کیا گیا تھا۔ہمدانی نے کوئی ویڈیو پلے کی۔ایک لمحے کے لیے پورے ہال میں پن سائلنٹ تھی۔کیونکہ جو سکرین پر مناظر تھے۔ان مناظر کو دیکھ کر پریس کانفرنس ہال سمیت پورے پاکستان میں ہلچل مچ گئی تھی۔مستجاب اور عدن نے بھی ان مناظر کو بغیر پلکیں جھپکے دیکھا تھا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ ایک لڑکی ہونے کے ناطے میں بڑی کمزور ہوں!۔۔۔تم نے مجھے بہت انڈر ایسٹیمیٹ کیا ہے سفیان۔۔۔۔۔۔میں ایسے ہی اس فیلڈ میں نہیں آئی۔۔۔پوری ٹریننگ لی ہے میں نے۔۔۔۔۔بلیک بیلٹ جائشہ علی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔تم جیسے کتوں کو تو میں ہاتھ سے ہی چیر پھاڑ کے رکھ دوں"۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی پیٹھ پر ایک آخری کک مار کر اپنا بیگ اٹھا کر آس پاس کے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر کمال بے نیازی سے آگے بڑھ گئی۔اور اس منظر کو پورے پاکستان کا میڈیا دیکھ رہا تھا۔

★*******★******

پورے پریس کانفرنس ہال میں معنی خیز خاموشی چھا گئی۔کچھ لمحوں تک تو سب کی زبانوں کو تالا لگ گیا جبکہ سفیان جو پہلے بڑا بڑھ چڑھ کر بول رہا تھا اس کو آج حقیقت میں محسوس ہوا کہ جب آسمان سر پر گرتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔ جائشہ اپنی جگہ ہونق بنی بیٹھی تھی اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ یہ ویڈیو ان لوگوں نے کیسے بنائی اور اعجاز ہمدانی کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ کھیل رہی تھی جبکہ رضا بخاری سنجیدہ سا سا بیٹھا طنزیہ نظروں سے سفیان کو دیکھ رہا تھا۔

"یار کیا لڑکی ہے کیا لڑکی ہے عدن۔۔۔اتنی بہادری آئی ایم سپیچ لیس"۔ مستجاب زندگی میں اتنی خوش نہیں ہوئی تھی جتنی کہ ابھی ہو رہی تھی جبکہ عدن حیدر بھی جائشہ کی بہادری پر دل ہی دل میں اس کا معترف ہو رہا تھا۔ اور مستجاب کو بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"یہ سب میرے خلاف سازش ہے"۔سفیان کی گھٹی گھٹی آواز نکلی تو رضا بخاری نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو دوسری بھی ڈوز دینی پڑے گی۔۔۔۔۔ہمدانی۔۔۔!"رضا بھاری نے اشارہ کیا۔

رضا بخاری سفیان کا چیپٹر واقعی کلوز کرنے کے موڈ میں تھا۔جائشہ اپنے مہربان کو دیکھ کر دل ہی دل میں واری صدقے جا رہی تھی دوسری ویڈیو پلے کی گئی

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔۔۔۔! بڑا بھاشن دیتی ہے ناں ٹی وی پر بیٹھ کر اخلاقیات کا۔۔۔۔۔۔۔۔اب اس کی اپنی اخلاقیات کی دھجیاں اڑے گی۔اور رضا بخاری کی ساکھ بھی تباہ ہو گی"۔

"کل شام آٹھ بجے مس جائشہ علی نے ایک پریس کانفرنس رکھی ہے۔وہ کہہ رہی ہیں کہ ان پر جو الزامات لگے ہیں وہ ان پر بات کریں گی"۔

"اس طرح کے گھٹیا الزامات کا اب یہ کیا جواب دے گی۔۔وہ بھی پورے ثبوت کے ساتھ"۔چودھری خالد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"سر میں بھی اس پریس کانفرنس میں جاؤں گا۔۔۔دیکھیں گے یہ خوبصورت چڑیا پروں کے بغیر کیسے اڑتی ہے ۔۔۔پر تو ہم نے اس کے کاٹ دیے ہیں"۔۔چودھری خالد نے کسی کا نمبر ملایا اور بات کرنے لگا۔

"آپ کا کام بھی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔اور ہمارا ابھی کام ہو گیا ہے۔۔۔۔رقم نہیں پہنچی ابھی تک"۔چوہدری خالد نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے رقم آج ہی پہنچ جائے تو ہی بہتر ہے"۔چوہدری خالد نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا سر۔۔؟"سفیان نے شراب کا گلاس خالی کرتے ہوئے پوچھا۔

"دوسری پارٹی کا فون تھا جو اس سے بدلہ لینا چاہتی تھی"۔میں تو اسی موقعے کی تلاش میں تھا ہمارا ابھی کام ہو گیا ان کا بھی ہو گیا اور ہمیں بھاری رقم بھی ملے گی"۔

ویڈیو نہیں ایک بم تھا جو چودھری خالد اور اس کے پورے چینل پر گر چکا تھا۔پورا میڈیا چوہدری خالد سفیان اور اس کے پورے چینل پر تھو تھو کر رہا تھا۔رضا بخاری آج پورے انتظامات کر کے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوراب رضا بخاری نے ان کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھونک دیا تھا۔

"انسپکٹر صاحب اریسٹ ہم۔۔۔!اس نے میری بے گناہ بیوی پہ انتہائی گھٹیا الزامات لگائے ہیں اور پوری صحافت کے شعبے کو داغدار کیا ہے"۔انسپکٹر آگے بڑھا اور چوہدری سفیان کو ہتھکڑی لگانے لگا سفیان جو اپنی جگہ پر پتھر بنا کھڑا تھا اور یہ یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آیا جو اس کے ساتھ ہو رہا ہے واقعی سچ ہے اس نے انسپیکٹر کو ہتھکڑی لگانے سے منع کر دیا اور خود ہی اس کے ساتھ آگے بڑا۔

"بے شک عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔اور یہ جو چودھری خالد صاحب تیسری پارٹی کا ذکر کر رہے تھے اس کو بھی میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔میں ان لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہوں گا جو دوسروں کو کمزور سمجھ کر ان پر حملہ کرتے ہیں چاہے کسی کی کردار کشی کرنے کی صورت میں چاہے جس بھی طریقے سے۔۔۔!

کہ رضا بخاری بہت زیادہ شریف انسان ہے لیکن صرف شریفوں کے لئے۔۔۔۔ان جیسے بدمعاشوں کی بدمعاشی نکالنے کے لئے ان کو اندر تک گھس کر مارنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔۔!جائشہ میری بیوی ہے اور آئندہ کسی نے بھی اس کی کردار کشی کرنے کی کوشش کی تو اس کا اپنا کردار نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔امید ہے اب کسی کو بھی کوئی بھی سوال پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی"۔رضا بخاری یہ کہہ کر اپنا مائک اتارنے لگا۔

"سر ایک آخری سوال آپ کو یہ ویڈیوز کیسے ملیں"۔ایک صحافی نے جلدی جلدی سے یہ سوال کیا تو رضا نے بڑے غور سے اس کو دیکھا۔

"اگر یہ میں آپ کو بتادوں گا تو رضا بخاری کا کیا سیکرٹ رہ جائے گا۔۔۔۔ہاں آخری بات یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔کہ اگر چینل کے مالکان بک سکتے ہیں تو کیا ان کے ورکر نہیں بک سکتے۔۔۔۔شکریہ"۔یہ کہہ کر

Posted On Kitab Nagri

وہ جائشہ اور ہمدانی کو اشارہ کر کے پریس کانفرنس ہال سے باہر نکل گیا۔اسی وقت سوشل میڈیا پر ایک طوفان برپا ہو گیا تھا۔

رضا بخاری کی باتوں سے جائشہ میسمرائز ہو چکی تھی۔اپنی باتوں سے سب کی بولتی بند کرنے والی جائشہ کی آج رضا کی باتوں سے خود بولتی بند ہو گئی تھی۔دل کچھ مزید مشکور ہوا تھا محبت عشق کی حدوں کو چھونے لگی تھی۔اور ٹی وی کے آگے بیٹھا۔میر ارسلان جائشہ ک قسمت پر رشک کر رہا تھا۔

"بے شک ایسا انسان ہی تمہارے قابل تھا مجھ میں تو ہزار عیب ہیں"۔دل کو سمجھانے کی کوشش کی تو درد حد سے سوا ہو گیا۔

★******★********★

"عدن مجھے بھی کراٹے سیکھنے ہیں"۔مستجاب جو جائشہ کی فائٹنگ دیکھ کر اسی کے سحر میں گرفتار ہو گئی تھی۔ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی اس نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"محترمہ جو پہلے کام شروع کیے ہوئے ہیں ان کو تو کمپلیٹ کر لو"۔عدن جو اپنے موبائل پر میلز چیک کر رہا تھا۔ اس کی نئی ڈیمانڈ کے جواب میں بولا۔جس پر وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ایک لمحے کو خیال آیا کہ وہ جائشہ کو فون کر دے۔اس نے جائشہ کا نمبر ملایا لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

"ویسے عدن تین چار ماہ تک ہاسپٹل تعمیر ہو جائے گا"مستجاب نے عدن کو دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"عدن میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں"۔اب کے اس کی آواز بلند ہوئی جس پر عدن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یار کچھ ضروری کام لگا ہوا ہوں۔۔۔! بار بار ڈسٹرب تو نہ کرو"۔پہلے ہی اس کا اپنے کام پر دھیان نہیں تھا وہ وہ بار بار مداخلت کر کے اس کو سخت بدمزہ کر رہی تھی جس پر وہ اپنا سا منہ لے کے رہ گئی۔کتنے ہی لمحے گزر گئے تو عدن نے موبائل بند کر کے اسے دیکھا تو جو جائشہ کا پروگرام دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی اب منہ بنا کر اپنے موبائل میں بزی ہوں گئی۔عدن اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا اور صوفے پر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا جس پر اس نے کوئی خاص ری ایکشن نہیں دیا تو عدن نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔؟عدن نے بڑے غور سے اس کے چہرے کے ایکسپریشن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں جاؤ تم اپنا کام کرو"۔وہ روٹھے ہوئے لہجے میں بولی تو عدن مسکرا دیا۔

"اب کیا ناراض ہو گئی ہو۔۔۔۔۔سارے اختیارات اپنے پاس رکھتی ہو کچھ مجھے بھی تو اختیار دو"۔عدن اپنے دلکش لہجے سے اسے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اچھا تم مجھ سے ناراض ہو سکتے ہو۔۔۔۔!اور میں نہیں تم سے ناراض ہو سکتی کتنی دفعہ بلایا ہے بس اپنے کام میں بزی ہو"۔وہ منہ بنا کر بولی تو عدن کو بے ساختہ اس پر بے انتہا پیار آیا لیکن اس نے اپنے اوپر کنٹرول کر لیا۔

"اچھا تو بیگم صاحبہ ناراض ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔لیکن میرا منانے کا طریقہ آپ کو پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔۔آپ برا منا جائیں گی۔۔۔۔۔اور میں آپ کے برا منانے کا برا منا جاؤں گا"۔عدن ذومعنی انداز میں بولا تو اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جہاں پر اسے آنچ دیتے جذبے نظر آرہے تھے۔وہ زیادہ دیر اس کی طرف نہ دیکھ سکی۔بے ساختہ چہرہ موڑ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ویسے ایک بات بولوں۔۔۔!آج میں سارا دن آپ کے مشن کی تکمیل کے لیے ہی آپ کے ساتھ تھا"۔ عدن نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ مشن آپ لوگوں کا بھی ہے اگر آپ لوگوں نے ادھر کام کروایا ہوتا تو۔۔۔۔آج مجھے یہاں پر اتنا خوار نہ ہونا پڑتا"۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہو گیا۔

"دیکھو مستجاب ابھی میں خود اتنا سیٹل نہیں ہوا۔۔۔۔۔لیکن کچھ کمٹمینٹس تھیں جو میں نے اپنے آپ سے کیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔!میں کسی کو بھی ان کے بارے میں بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔آج میں جو کچھ بھی ہوں زیادہ تر اپنے بل بوتے پر ہوں۔۔۔کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ بابا سے زیادہ کچھ نہ لوں۔۔۔لیکن یہاں پر بہت سارا کام کروانا چاہتا ہوں۔۔۔بس ایک دفعہ کچھ سیٹلمینٹ ہو جائے"۔عدن نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو مستجاب کو احساس ہوا کہ شاید وہ اسے ہرٹ کر چکی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میرا کہنے کا یہ مطلب تھا کہ تایا ابو تو اتنا کام کروا سکتے تھے"۔وہ بھی نرمی سے بولی۔

"کروا سکتے تھے۔۔۔! لیکن انہوں نے نہیں کروایا جو بھی ہے وہ میرے فادر ہیں ایک حد تک تو میں ان سے بات کر سکتا ہوں۔۔۔ بعض دفعہ میں ان کے ساتھ بد تمیزی بھی کر جاتا ہوں۔۔۔۔! جو کہ مجھے نہیں کرنی چاہیئے لیکن اس معاملے میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں"۔عدن نے پہلی دفعہ اس کے سامنے اس بارے میں کچھ وضاحت دی تو مستجاب کو وہ کافی دکھی لگا۔

"آئی ایم سوری عدن میں نے تمہیں واقعی ہرٹ کر دیا ہے اور میں پہلے بھی کئی دفعہ کر چکی ہوں"۔مستجاب واقع ہی شرمندہ نظر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے لیے یہ انسان اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو گیا سارا کچھ ذہن میں آتے ہی عدن کے لیے دل میں نرم گوشہ بننے لگا تھا عدن نے اتنی شرافت کا مظاہرہ کرنے پر اپنی بیوی کو بڑے غور سے دیکھا۔بلیک کلر کے سوٹ میں وہ اپنی پوری خوبصورتی سمیت اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ریشمی بال کندھے پر لہرا رہے تھے۔عدن کو وہ اپنی ہستی کا ہی حصہ لگی۔دھڑکنوں کا شور بلند ہوا تو اس کے پاس سے اٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔۔؟ وہ اس کی حالت سے بے نیاز ایک دم سے اٹھی تو وہ اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گیا۔وہ اس کے سامنے آئی تو بے ساختہ لبوں کو ایک مسکراہٹ چھو گئی۔

"دیکھ رہا ہوں آج کل شرافت کے مظاہرے کچھ زیادہ ہی ہو رہے ہیں۔۔۔کیونکہ آپ کی زبان کی مار کھانے کا عادی ہو چکا ہوں"۔وہ شرارتی انداز میں بولا تو بے ساختہ وہ اس کے سینے پر مکے برسانے لگی۔جس پر عدن حیدر ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

"تمہیں تو کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا۔۔"۔مستجاب نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو عدن نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا۔مستجاب نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھا تو عدن کو کچھ ان کہے جذبوں سمیت اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔وہ زیادہ دیر تک اسے نہ دیکھ سکی۔پلکوں کی چلمن ایک دم سے گری تو عدن نے بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا۔آنکھوں میں بہت زیادہ پیغامات تھے جو مستجاب نہیں لینا چاہتی تھی۔عدن نے اس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی مس کی۔تو مستجاب کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوئی۔

"اب تم یہ کہو گے کہ مجھے تم پر بچوں والا پیار آرہا ہے"۔مستجاب اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"پیار تو آرہا ہے لیکن آج اس کی نوعیت مختلف ہے"۔عدن کے الفاظ اس کا لب و لہجہ اس کی جذبے لٹاتی ہوئی نظریں ہر چیز اس کو گھیر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دم سے ہی اپنے ہاتھوں کو چھڑوا کر وہ کمرے سے ہی باہر نکل گئی۔جب کہ عدن کو اس کا اس طرح ہاتھ چھڑوا کر باہر جانا زیر لب مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

" کب تک دامن چھڑوا سکو گی میری جان "وہ زیر لب بڑبڑایا۔

★*******★*********★

وہ پریس کانفرنس ہال سے باہر نکلے تو جائشہ کے موبائل پر اس کی ماں کا فون آیا۔

"رضا کو گھر ضرور لے کر آنا جائشہ "۔پہلی بات ہی اس کی ماں نے رضا کے بارے میں کی کیونکہ وہ پریس کانفرنس دیکھ چکی تھی۔اور خدا کے حضور تشکر کے کئی آنسو بہا چکی تھی۔

"جائشہ تمہیں ڈرائیور چھوڑدے گا۔۔۔!میں گھر جارہا ہوں حنان میرا ویٹ کررہا ہوگا"۔رضا اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔تو کچھ سوچتے ہوئے وہ اس کی گاڑی کی طرف بڑھی۔

"سر پلیز آپ مجھے ڈراپ کردیں اماں آپ سے ملنا چاہ رہی ہے۔صرف تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ گھر چلیں"۔جائشہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو رضا نے گاڑی میں بیٹھ کر فرنٹ ڈور کھولا تو وہ بھی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔سارا راستہ خاموشی سے ہی کٹا جب وہ گھر پہنچے تو فردوس انہی کا انتظار کررہی تھی اس نے آگے بڑھ کر رضا کی پیشانی چوم لی۔

"بیٹا پتا نہیں آپ کون سی دعا کا صلہ ہو۔۔۔۔۔۔!میں آپ کے احسانات ساری زندگی نہیں اتار سکوں گی"۔فردوس کے لہجے میں عقیدت تھی۔

"اماں جی آپ مجھے شرمندہ مت کریں یہ تو میرا فرض تھا جو میں نے پورا کیا ہے"۔رضا شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بیٹا۔۔۔کوئی اپنے فرض کو ایسے بھی ادا کرتا ہے۔۔۔جیسے آپ نے کیا۔۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں جسے آپ جیسا داماد ملا"۔فردوس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ رضا کا شکریہ کیسے ادا کرے

"میں آپ کا داماد بننے کے بجائے بیٹا بننا زیادہ پسند کروں گا اماں جی"۔رضا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹا میں کھانا لگاتی ہوں کھا کر جانا"۔وہ یہ کہتے ہوئے اٹھنے لگی۔

"اماں جی مجھے بھوک نہیں ہے بس ایک کپ چائے کا پلا دیں کافی اچھی چائے بناتی ہیں آپ"۔رضا نے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی لیکن کسی دن اپنی ماں کے ہاتھ کا پکا کھانا بھی کھانا ضرور مزہ آئے گا"۔وہ یہ کہتے ہوئے چائے بنانے کے لیے چلی گئی تو جائشہ ہے جو اس دوران خاموش بیٹھی ہوئی رضا کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا بات ہے جائشہ چپ کیوں ہو گئی ہو۔"۔رضا اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"سر میں ابھی تک شاک میں ہوں اور یہ سوچ رہی ہوں کہ آپ میری سوچ سے بھی زیادہ تیز ہیں"۔جائشہ نے وضاحت دی تو رضا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"تم ابھی تک جان ہی نہیں سکی کہ رضا بخاری کیا ہے چلو آہستہ آہستہ جان جاؤ گی"۔رضا سنجیدگی سے بولا۔

جوں جوں آپ کی شخصیت کی پرتیں کھلیں گی تو تو میری محبت میں بھی مزید اضافہ ہو گا"۔وہ یہ سوچ کر رہ گئی۔

"سر جو میں نے سفیان کی پٹائی کی تھی وہ ویڈیو کہاں سے ملی۔جائشہ کچھ یاد آنے پر بولی تو وہ مبہم سا مسکرایا۔

"جائشہ جاب تو میں تمہیں پہلے ہی دینے کا فیصلہ کر چکا تھا تمہاری زبان کے جوہر دیکھ کر۔۔۔لیکن سفیان کی اس بہادری سے پٹائی کی وجہ سے تم میرے چینل میں اپنی سیٹ پکی کر چکی تھی"۔رضا نے یہ راز کھولا تو جائشہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کتنے ہی لمحے حیرانی سے رضا کو دیکھتی رہی اتنے میں فردوس جائے لے کر آگئی تو رضا بخاری نے چائے کا کپ اٹھایا۔اور لبوں سے لگا لیا۔

"اور یہ دوسری ویڈیو کہاں سے حاصل کی آپ نے۔۔؟ جائشہ کو بڑا سسپنس لگا ہوا تھا اس لیے وہ دل کی بات زبان پر لے آئی۔

"کیا آج ہی سارے سوالات کر لو گی"۔رضا نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"جی سر آپ کو پتا ہے میں ایک جنرلسٹ ہوں اب میرے دل میں کھد بھد لگی ہوئی ہے تو پلیز آپ مجھے بتا دیں"۔وہ اپنے ہاتھوں کو گالوں پر رکھتے ہوئے بولی۔

"جائشہ دیکھو ہمارے چینل میں بھی کچھ ایسے لوگ ضرور موجود ہیں جو ہمارے چینل کی اندر کی خبریں باہر دیتے ہیں۔۔۔۔لیکن رضا بخاری بغیر ثبوت کے کسی بھی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔۔۔اس لئے کچھ لوگوں پر میری بڑی کڑی نظر ہے۔۔۔۔۔۔اسی طرح ہر چینل میں کچھ لوگ ایسے موجود ہوتے ہیں جو اندر کی خبریں لیک کرتے ہیں۔۔۔۔بس میں نے ان لوگوں سے کچھ فائدہ لے لیا"۔رضا نے تھوڑی سی وضاحت کی تو وہ بھی مبہم سا مسکرائی۔

"اماں جی میری ماما کل آپ کے گھر آئیں گی تو جائشہ تم کل آفس مت آنا وہ تمہیں شاپنگ پر لے کے جانا چاہ رہی ہے"۔رضا نے نارمل سے انداز میں کہا تو جائشہ کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔کئی خوبصورت رنگوں نے اس کے چہرے کا طواف کیا تو ماں سے یہ رنگ پوشیدہ نہ رہ سکے بے ساختہ اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے دعا مانگ لی۔

"بیٹا تم دونوں بیٹھو"۔وہ یہ وہ یہ کہہ کر برتن اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔تو رضا بھی اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے صوفے سے اٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر تھوڑی دیر تو بیٹھیں"۔ جائشہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ آج اپنے مہربان کی کچھ باتیں سنے۔

"نہیں پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا ہوں حنان میرا انتظار کر رہا ہو گا"۔ یہ وہ یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا تو جائشہ ایک دم سے اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی جس پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ کئی سورتیں پڑھ کر رضا پر پھونک ماری۔

"سر تھینک یو ویری مچ"۔ اس نے احساس تشکر سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"جائشہ پلیز ایسے الفاظ مت بولو۔۔۔! اب تم میری بیوی ہو میں نے یہ سب اپنے لیے بھی کیا ہے۔۔۔ اگر تم میرے چینل کی ورکر بھی ہوتی تب بھی میں تم پر الزامات مٹانے کی ایسے ہی کوشش کرتا"۔ اس نے نرمی سے کہا تو جائشہ بے اختیار آگے بڑھی اور رضا کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے چوم لیا۔ جس پر رضا نے تھوڑا حیرانی سے اسے دیکھا۔

"ایسے حیرانی سے نہ دیکھیں مرشد۔۔۔ آپ کا ہاتھ پکڑنے کا سرٹیفکیٹ ہے میرے پاس"۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی تو رضا بخاری ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

"تھینکس فار ایوری تھنگ۔۔۔۔ مجھ پر اعتماد کرنے کا مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا۔۔۔۔ آپ کا اعتماد کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گی"۔ وہ عقیدت بھرے لہجے میں بولی۔ تو رضا کے چہرے پر کچھ نہ قابل فہم تاثرات ابھرے۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل آیا۔

★******★*******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"عدن میں کچھ دن کے لیے لندن جانا چاہتی ہوں"۔ مستجاب رات کو سونے سے پہلے بولی تو عدن کی پیشانی بے شمار سلوٹوں سے بھر گئی۔

"کیوں۔۔۔؟" وہ ناگواری سے بولا۔

"میں نے عمیر سے فنڈ کے متعلق کسی این جی او سے بات کرنے کا بولا تھا۔۔۔۔اب اسی سلسلے میں میں ان سے بات کرنے جارہی ہوں"۔اس نے وضاحت دی تو عدن بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جتنا سرمایہ لگتا ہے میں لگانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ تم لندن نہیں جاؤں گی"۔وہ فیصلہ کن انداز میں بولا تو مستجاب غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عدن میرے ساتھ پلیز اس طرح ضدمت باندھا کرو۔۔۔۔۔ کیوں زیادہ تر باتوں پر روایتی شوہر والا روپ دھار لیتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔! میں نے لندن جانا ہے اور ہر صورت جانا ہے"۔وہ ہٹیلے پن سے بولی تو عدن کو بھی غصہ آگیا۔ایک دم الماری کی طرف بڑھا جہاں پر وہ اپنی ذاتی چیزیں رکھتی تھی۔ سارا کچھ غصے سے باہر نکالنے لگا۔ مستجاب کو اس کو اس طرح کے رد عمل پر اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھوڑی دیر میں اسے اپنی مطلوبہ چیز مل گئی۔ مستجاب کا پاسپورٹ اب اس کے ہاتھ میں تھا

"اب جا کر دکھاؤ مجھے"۔وہ غصے سے کہتا ہوا کمرے سے ہی باہر نکلنے لگا تو مستجاب کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔

"عدن یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔۔۔! میرا پاسپورٹ واپس کرو"۔وہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی تو وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل گیا۔تو وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"شاید یہ پاگل ہو چکا ہے"۔اس کے دماغ میں طرح طرح کے وہمے آنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی کچھ دنوں کے لیے لندن جانا ہے تو اس طرح شدید رد عمل دے رہا ہے۔۔۔اگر کل کو میں اسے خود کو چھوڑنے کا کہوں گی تو پتہ نہیں یہ کیا کرے گا"۔وہ کچھ سوچتے ہوئے دادا کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"دادا اپنے کمرے میں آرام فرما رہے تھے۔پوتی کو آتے دیکھا تو ایک مسکراہٹ ان کے لبوں کو چھو گئی لیکن جب اس کا پریشان چہرہ دیکھا تو بے ساختہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا میری بیٹی کو منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔۔؟"وہ نرم لہجے میں بولے۔

"دادا جان آپ کا پوتا کیا چیز ہے۔۔۔۔۔مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی۔۔۔اب میں نے لندن جانے کا بولا ہے تو میرا پاسپورٹ ہی لے گیا ہے"۔وہ پریشانی سے اپنی انگلیاں مسلتے ہوئے بولی تو وہ حیرت زدہ ہوئے۔

"عدن میں کچھ دن کے لیے لندن جانا چاہتی ہوں"۔مستجاب رات کو سونے سے پہلے بولی تو عدن کی پیشانی بے شمار سلوٹوں سے بھر گئی۔

"کیوں۔۔۔؟"وہ ناگواری سے بولا۔

"میں نے عمیر سے فنڈ کے متعلق کسی این جی او سے بات کرنے کا بولا تھا۔۔۔اب اسی سلسلے میں میں ان سے بات کرنے جا رہی ہوں"۔اس نے وضاحت دی تو عدن بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جتنا سرمایہ لگتا ہے میں لگانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔تم لندن نہیں جاؤں گی"۔وہ فیصلہ کن انداز میں بولا تو مستجاب غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"عدن میرے ساتھ پلیز اس طرح ضدمت باندھا کرو۔۔۔۔۔کیوں زیادہ تر باتوں پر روایتی شوہر والا روپ دھار لیتے ہو۔۔۔۔۔۔۔!میں نے لندن جانا ہے اور ہر صورت جانا ہے"۔وہ ہٹیلے پن سے بولی تو عدن کو بھی غصہ آگیا۔ایک دم الماری کی طرف بڑھا جہاں پر وہ اپنی ذاتی چیزیں رکھتی تھی۔سارا کچھ غصے سے باہر نکالنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

مستجاب کو اس کو اس طرح کے رد عمل پر اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھوڑی دیر میں اسے اپنی مطلوبہ چیز مل گئی۔ مستجاب کا پاسپورٹ اب اس کے ہاتھ میں تھا

"اب جا کر دکھاؤ مجھے "۔وہ غصے سے کہتا ہوا کمرے سے ہی باہر نکلنے لگا تو مستجاب کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔

"عدن یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔۔۔! میرا پاسپورٹ واپس کرو"۔وہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی تو وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل گیا۔تو وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"شاید یہ پاگل ہو چکا ہے"۔اس کے دماغ میں طرح طرح کے وہمے آنے لگے۔

"ابھی کچھ دنوں کے لیے لندن جانا ہے تو اس طرح شدید رد عمل دے رہا ہے۔۔۔اگر کل کو میں اسے خود کو چھوڑنے کا کہوں گی تو پتہ نہیں یہ کیا کرے گا"۔وہ کچھ سوچتے ہوئے دادا کے کمرے کی طرف بڑھی۔

"دادا اپنے کمرے میں آرام فرما رہے تھے۔پوتی کو آتے دیکھا تو ایک مسکراہٹ ان کے لبوں کو چھو گئی لیکن جب اس کا پریشان چہرہ دیکھا تو بے ساختہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا میری بیٹی کو منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔۔؟"وہ نرم لہجے میں بولے۔

"دادا جان آپ کا پوتا کیا چیز ہے۔۔۔۔۔۔مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی۔۔۔اب میں نے لندن جانے کا بولا ہے تو میرا پاسپورٹ ہی لے گیا ہے"۔وہ پریشانی سے اپنی انگلیاں مسلتے ہوئے بولی تو وہ حیرت زدہ ہوئے۔

"بیٹا لندن کیا کرنے جانا ہے۔۔؟وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"دادا جان ہوسپیٹل کی تعمیر کے سلسلے میں ہی کچھ بات کرنے جانا ہے اس بات پر آپ کے پوتے نے ہنگامہ مچا دیا ہے"۔مستجاب بھی اس وقت سخت غصے میں تھی ملک اللہ داد اس کی بات سن کر تھوڑی دیر خاموش ہو گئے۔

"تمہارا جانا ضروری ہے کیا"۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

Posted On Kitab Nagri

"دادا جان میرا جانا نہایت ہی ضروری ہے اور میں کسی صورت بھی نہیں رکوں گی"۔وہ اٹل لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے تم بے فکر ہو جاؤ میں عدن سے اس سلسلے میں بات کرتا ہوں۔۔رات کافی ہو گئی ہے تم رام کرو"۔وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولے تو وہ چپ کر کے وہاں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"بخشو عدن کو فون ملاؤ"۔عدن نے جب نمبر دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ دادا اسے کیوں فون کر رہے ہیں۔

"ٹھیک ہے دادا جان نے آتا ہوں"۔عدن اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔خود پر بھی غصہ آرہا تھا کہ وہ مستجاب کی محبت میں کیسی الٹی سیدھی حرکتیں کر رہا ہے۔جو کہ اس کی طبیعت کا خاصا نہ تھیں۔

"سائیں آپ کی سکیم تو بڑی کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔چھوٹے سائیں بڑی محبت کرنے لگے ہیں"۔بخشو خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"محبت تو کرنے لگا ہے لیکن اس محبت میں پاگلوں جیسی حرکتیں تو نہ کریں ناں"۔وہ پریشانی سے بولے۔

اسی وقت عدن کمرے میں داخل ہوا تو انہوں نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازا۔

"مجھے تم سے بالکل بھی یہ امید نہیں تھی نہایت ہی غلط حرکت کی ہے تم نے عدن"۔دادا غصے سے بولے۔جس پر عدن نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"دادا آپ کو پتہ ہے میں نے ایسا کیوں کیا ہے نہیں رہ سکتا میں اس کے بغیر"۔وہ بے بسی سے بولا۔

"اگر اسے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہو تو یہ وقتی جدائی تو تمہیں ہر صورت برداشت کرنی پڑے گی ۔۔۔۔۔۔اگر کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس کو باندھ کر رکھنا سراسر بیوقوفی ہوتی ہے۔۔۔۔۔اس کو اپنی ضد سے نہیں بلکہ اپنی محبت سے باندھو۔۔۔۔۔جب محبت سے باندھو گے تو وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جائے۔۔تمہاری قید سے آزاد نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔لوٹ کر تمہارے پاس ہی آئے گی۔۔۔ تمہیں اپنے آپ

Posted On Kitab Nagri

پر یقین ہونا چاہیے عدن"۔دادا نے پوتے کو نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گیا پھر آگے بڑھ کر دادا کی گود میں سر رکھ دیا۔

"دادا جان ٹھیک ہے لیکن اسے بولیں کہ وہ تھوڑے دن وہاں رہے"۔وہ سنجیدگی سے منہ بناتے ہوئے ایسے بولا تو انہیں محسوس ہوا کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہے جس کو اپنی قیمتی چیز چھن جانے کا ڈر ہو۔

"میرے بیٹے تم کچھ زیادہ ہی محبت کا روگ پال بیٹھے ہو"۔وہ نرمی سے اس کے بالوں پر اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولے۔

"آپ کی منتیں تو پوری ہو گئی ناں"۔وہ شرارتی انداز میں بولا تو وہ مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہو میں اس کا پاسپورٹ واپس کر دیتا ہوں"۔

وہ یہ کہتے ہوئے دادا کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو مستجاب اس کی بکھرائی ہوئی چیزیں سمیٹنے میں لگی ہوئی تھی اس کو دیکھ کر ناراضگی سے رخ پھیر لیا۔

"یہ لو اپنا پاسپورٹ"۔سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کو پاسپورٹ پکڑا دیا۔اور بیڈ پر جا کر سونے کی تیاری کرنے لگا۔

"کب جانا ہے مجھے بتا دینا میں تمہاری ٹکٹ کنفرم کروا دوں گا"۔وہ یہ کہہ کر اپنا کمبل سیدھا کر کے لیٹ گیا شاید اپنے آپ سے لڑتے لڑتے تھک گیا تھا۔

★*******★********★

دوسرے دن جائشہ رضا بخاری کی ماں کے ساتھ بازار گئی۔تو انہوں نے اسے ایک سے بڑھ کر ایک سوٹ لے کر دیا۔وہ ہمیشہ سے سادگی پسند تھی۔اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود وہ بہت قیمتی سوٹ اس کے لئے لے چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میچنگ جوتے اور جیولری۔بے ساختہ دل ہی دل میں اللہ کی مشکور ہوئی۔ جس نے اس کی قسمت میں اتنے اچھے لوگ لکھے تھے۔

"بیٹا شادی کے شروع دن ہی ہوتے ہیں اس طرح کے کپڑے پہننے کے کیونکہ جب بچے ہو جاتے ہیں تو لڑکیوں کو اپنا بھی ہوش نہیں رہتا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے بولی۔

شاپنگ کر کے وہ دونوں گھر لوٹیں تو رضا حنان کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا تھا۔حنان جائشہ کو دیکھتے ہوئے اس کے کی طرف بھاگا اور اس سے لپٹ گیا۔

"انی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟میں آپ کا بہت ویٹ کر رہا تھا"۔وہ جائشہ کی گود میں چڑھ کر بولا تو جائشہ نے بے اختیار اس کی پیشانی چوم لی۔

"انی نہیں میں آپ کی ماما ہوں"۔۔جائشہ نے یہ کہتے ہوئے آپ نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی ناں ماما کی طرح"۔حنان ڈرا ہوا تھا اس لئے جائشہ کی طرف دیکھ کر معصومیت سے سوال کیا۔

"نہیں میری جان میں آپ کو کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی"۔وہ یہ کہہ کر اسے اپنے ساتھ اندر لے گئی۔

"رضا تم بہت خوش قسمت ہو کہ دوسری دفعہ بھی تمہیں نہایت ہی اچھی لڑکی ملی ہے"۔مہر النساء رضا کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ چپ کر گیا۔

"مجھے پتا ہے میرے بیٹے کہ تم ابھی تک سنبھلے نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔!لیکن رانیہ کی اتنی ہی زندگی تھی وہ چلی گئی اب تم ایسے گھٹ گھٹ کر جینا چھوڑ دو۔۔۔۔۔زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن مماوہ میری روح کا حصہ ہے وہ میں کیسے اپنے آپ سے جدا کروں"۔وہ دکھی لہجے میں بولا۔

"وہ تمہاری روح کا حصہ ہے اور رہے گی۔۔۔۔۔۔اور اب یہ بھی تمہارے نام کے ساتھ جڑ گئی ہے۔۔۔۔۔اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمہارے بیٹے پر جان چھڑکتی ہے۔۔۔۔۔!اور تم سے بھی محبت کرتی ہے"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو رضا چپ سارہ گیا۔اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ جائشہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے لیکن وہ اپنے دل کو کیسے سمجھاتا جو رانیہ کے نام کی مالا پروتا تھا۔

★*********★********★

وہ صبح تیار ہو رہی تھی کہ عدن ورزش کر کے باہر سے لوٹا اسے نظر انداز کرتے ہوئے کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا۔

"بس ہر بات پر ناراض ہو جاتا ہے یہ انسان"۔اس نے کلستے ہوئے سوچا۔وہ تیار ہو چکی تھی بس اس کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ روزانہ خود اسے ہاسپٹل چھوڑتا تھا۔

"اب میں بھی نہیں مناؤں گی سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔۔اب تو میری بالکل بھی غلطی نہیں ہے غلطی خود کرتا ہے اور اکڑتا بھی خود ہے"۔وہ غصے سے زیر لب بڑبڑاتی۔وہ نہا کر باہر نکلا تو اسے اپنا انتظار کرتے ہوئے پا کر تھوڑا سا حیران ہوا پھر تولیے سے بال صاف کر کے اپنی شرٹ پہننے لگا۔گیلے بال پیشانی کے اوپر آئے ہوئے تھے۔ خوبصورت چہرے پر سنجیدگی تھی۔مستجاب نے اسے دیکھا تو بے ساختہ ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔کچھ سوچتے ہوئے اس کے قریب آئی۔اور اس کے ہاتھ سے ٹائی چھین کر تھوڑی اونچی ہو کر اس کے گلے میں ڈال کر باندھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں لگالوں گا"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"شاید یہ ذمہ داری آپ نے مجھے سونپی ہے"۔وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بڑے طنز سے بولی۔اور بڑی مہارت سے ٹائی لگادی۔

"چلیں ناشتہ لگ چکا ہے"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

"دو تین دن تک میری اور ماما کی ٹکٹ کنفرم کروادو"۔وہ جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولی۔تو ماما کے ساتھ جانے پر عدن نے ایک دفعہ اس حیرانی سے دیکھا۔

"ٹھیک ہے میں کروادیتا ہوں"۔وہ سلائس کا بائٹ لیتے ہوئے بولا۔اتنے میں راشدہ بیگم بھی ان دونوں کو دیکھ کر ان کے پاس آئی۔

"بیٹا ربیعہ کے دیور کی شادی ہے پرسوں تم دونوں تیار رہنا"۔راشدہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہمارا جانا ضروری ہے کیا۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں ضروری ہے ربیعہ اسے خود بھی فون کرلے گی"۔وہ مستجاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو عدن چپ کر گیا۔راشدہ اور مستجاب کی سرد جنگ جاری تھی عدن نے کچھ بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔

"میں گاڑی میں تمہاراانتظار کررہی ہوں"۔

وہ کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو عدن بھی اپنی کرسی سے اٹھ گیا۔اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"شادی اٹینڈ کرلو بعد میں چلی جانا"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔شادی کے اگلے دن کی ٹکٹ کنفرم کروادو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔تو عدن چپ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

دوسرے دن ہی رضا بخاری کی ماں اس کی شادی کا سوٹ میچنگ جیولری جوتے اور کاسمیٹکس سمیت ایک بیوٹیشن کو لے کر جائشہ کے گھر پہنچ گئی۔اور اسے رات 8 بجے تک تیار رہنے کا کہا۔

"جائشہ تمہاری امی بھی اب ہمارے ساتھ رہیں گی۔۔۔۔یہ رضا کی خواہش ہے"۔وہ اسے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اس بات کے لئے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔لیکن آنٹی ماما میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔میں نے صائمہ کو اس لیے ہی اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے وہ بہت اچھی عورت ہے اس کے شوہر کی وفات ہو گئی ہے وہ اب اپنے بچے سمیت ادھر ہی ماما کے پاس رکے گی۔۔۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔جائشہ کو پتا تھا کہ اس کی ماں کبھی بھی نہیں مانے گی اور وہ خود بھی یہ نہیں چاہتی تھی اس لئے اس نے بڑی سہولت سے انکار کر دیا۔

"ٹھیک ہے اس سلسلے میں رضا تمہارے ساتھ خود بات کر لے گا۔۔۔اور رات آٹھ بجے تک تیار رہنا ہم تمہیں لینے آئیں گے میری بیٹی"۔وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے بولی۔اور اس کی پیشانی چوم کر وہاں سے چلی گئی۔جائشہ کو جب بیوٹیشن نے تیار کیا تو اس کی چھب ہی نرالی تھی ہمیشہ سادگی کا پیکر رہنے والی لڑکی ریڈ لہنگے میں آج غضب ڈھا رہی تھی۔شیشے میں اپنا عکس دیکھا تو حیران ہی تو رہ گئی۔ہمدانی بھی اپنی فیملی سمیت آٹھ بجے سے پہلے جائشہ کے گھر پہنچ چکا تھا۔اعجاز ہمدانی کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔بیٹا تو پانچ سال کا تھا جب کہ اس کی بیٹی ابھی دو ماہ کی تھی۔ہمدانی کی بیوی رملہ اسے بڑے پیار سے ملی۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی تعریف سنی ہے اپنے شوہر سے آپ کی آج فیس ٹو فیس ملاقات ہو ہی گئی۔۔۔۔۔آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ ہی خوبصورت ہیں"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"تھینک یو بھابی"۔جائشہ نے مسکرا کر کہا۔

"بھابی۔۔۔۔۔ہاں جی مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ میری نند ہیں"۔رملہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی تو وہ بھی مسکرانے لگی۔

تھوڑی ہی دیر بعد رضا بخاری اپنی والدہ اور خاندان سمیت ان کے گھر پہنچ گیا۔رضا بخاری وائٹ شلوار قمیض کے اوپر واسکٹ پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔وائٹ کلر اس کی سرخ وسپید رنگت پہ بہت اٹھ رہا تھا۔جائشہ کی نظروں نے دل ہی دل میں کتنی ہیں اس کی بلائیں لے لیں۔حنان جا کر جائشہ سے لپٹ گیا۔

"پاپا دیکھیں نہ ماما تو کوئی پری لگ رہی ہیں"۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولا۔تو رضا بخاری نے بے اختیار نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تو ایک لمحے کے لئے نگاہ ہٹانا بھول گیا۔کیونکہ وہ واقعی ہی کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد اپنی نظروں کی بے احتیاطی پر خود کو کوسا۔

"ماں جی آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گی"۔رضا بخاری فردوس کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"پلیز بیٹا اس بات پر مجھے مجبور مت کرنا۔۔میرا دھیان رکھنے کے لئے صائمہ ادھر موجود ہے۔۔۔تم میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ۔۔۔۔بس مجھے دو تین دن بعد ملنے آتے رہنا"۔وہ نرمی سے بولی تو رضا بخاری چپ کر گیا۔

"ٹھیک ہے اس موضوع پر بعد میں بات کریں گے۔۔۔۔اب / ہمیں اجازت دیں"۔رضا نے نرمی سے کہا۔

"آپ کی ہی امانت ہے"۔فردوس نے یہ کہہ کر جائشہ کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کتنی دیر تک اس کی پیشانی چومتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنی بیٹی کا خیال رکھنے کا بالکل بھی نہیں بولوں گی۔۔۔۔کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ لوگ کتنے اچھے ہیں"۔ وہ مہرالنسا اور رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔یہ میری بیٹی بن کر جا رہی ہے"۔مہرالنساء نے آگے بڑھ کر تسلی دی۔کہ فردوس اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرنے لگی۔تو رضا نے آگے بڑھ کر انہیں اپنے کندھے سے لگا لیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ رخصت ہو کہ رضا بخاری کے گھر آ چکی تھی جہاں پر اس کا پر تپاک استقبال کیا گیا۔گھر کے ملازم ہاتھوں میں پھول لئے کھڑے تھے جب وہ رضا کے گھر پہنچی تو اس پر بے انتہا پھولوں کی بارش ہوئی۔کمرہ بھی خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا۔رضا تو کمرہ سجانا نہیں چاہ رہا تھا لیکن اس کی ماں نے زبردستی کمرہ سجوا دیا۔اور حنان اس سے لپٹا ہوا تھا۔اور بہت خوش ہو رہا تھا۔جائشہ نے ایک نظر کمرے کو دیکھا تو اسے احساس ہو گیا۔کہ رضا رانیہ سے کتنی محبت کرتا ہے کیونکہ ہر دیوار کے ساتھ رانیہ کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔

★******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"عدن رات کو تم اور مستجاب تیار رہنا عاشر کی مایوں ہے"۔عدن جو کہ ضروری کام سے باہر جا رہا تھا ماں کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔

"امی میں تو بہت بزی ہوں۔۔۔نہیں جا پاؤں گا"۔وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ ماں اس کے ساتھ اچھے طریقے سے بات کر رہی ہے کہ جب سے اس کی مستجاب کے ساتھ شادی ہوئی تھی راشدہ بیگم اس سے اکھڑی اکھڑی رہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو ٹھیک ہے تم مستجاب کو ہمارے ساتھ بھیج دو اگر تم فارغ نہیں ہو تو"۔وہ بیٹے کے قریب آکر بولی۔تو وہ پہلے تو ان کی بات سن کر حیران ہوا۔پھر کچھ سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا"

"نہیں امی وہ میرے بغیر نہیں جائے گی"۔اس نے سنتے ہی انکار کر دیا۔

"تم اس کو کہو تو وہ چلی جائے گی"۔راشدہ اصرار کرتے ہوئے بولی۔

"امی میں ہی نہیں چاہتا کہ وہ جائے"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کیا اب ماں اتنی بری ہو گئی ہے کہ تم اپنی بیوی کو اس کے ساتھ کہیں بھیج نہیں سکتے۔۔سارے خاندان نے ادھر اکٹھے ہونا ہے۔۔۔اس لئے میں ایسا کہہ رہی تھی"۔راشدہ نے اپنی بات کی وضاحت کی تو وہ چپ کر گیا۔

"امی ہم کل چلیں گے"۔یہ کہہ کر وہ اپنی ماں کو کوئی بھی بات کرنے کا موقع دیئے بغیر وہاں سے چلا گیا۔جب وہ گھر لوٹا تو سارے مایوں میں چلے گئے تھے۔سوائے اس کے اور مستجاب کے۔

"تمہیں کیسے جانے دیتا میری جان اب پتہ نہیں کتنے دنوں کے لیے لندن میں تمہارا قیام ہو گا"۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کرتے ہوئے بولا۔رات کافی ہو چکی تھی اور مستجاب بڑے مزے سے سو رہی تھی۔

ہلکی سی لیمپ کی روشنی میں اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔اپنے بیڈ سے اٹھ کر بے اختیار اس کے قریب آیا۔کئی لمحوں تک اس کے صبیح چہرے کو دیکھتا رہا۔جب نیند کا غلبہ سوار ہوا تو اٹھ کر اپنے بستر پر آگیا۔خدا کرے کہ تمہارا دل بھی میرے لئے ایسے بے چین ہو۔وہ دل ہی دل میں اپنے خدا سے یہ دعائیں مانگ رہا تھا۔

★*******★*********★

جب رضا بخاری کمرے میں آیا تو حنان جائشہ کی گود میں سو چکا تھا۔اس وقت مہر النسا حنان کو لینے ان کے کمرے میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دیں آنٹی اس کو ادھر ہی سونے دیں"۔ وہ اس کے بالوں پر پیار سے انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"ایک رات کی دلہن کے ساتھ اتنی زیادتی اچھی نہیں ہوتی"۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے پوتے کو پیار سے باہوں میں بھرا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

رضا بخاری کے چہرے پر آج تکلیف کے واضح آثار موجود تھے۔ جائشہ نے جب رضا کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کرب کو اس نے بھی اپنے اندر محسوس کیا۔ وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھی۔ اور وارڈ روب کی طرف بڑھی۔

"سر پلیز آپ سو جائیں میں صوفے پر سو جاتی ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ اپنا سوٹ لے کر واش روم کی طرف بڑھی۔

"ٹھہرو جائشہ میں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہ رہا تھا"۔ رضا بخاری نے بے تاثر لہجے میں کہا تو وہ اس نے پلٹ کر اپنے مہربان کو دیکھا۔ جس پر رضا نے بھی اسے دیکھا۔ بے اختیار نگاہیں ہٹانے پر مجبور ہو گیا۔ کیونکہ وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی۔ کہ کوئی زاہد بھی دیکھتا تو اپنا ایمان کھو بیٹھتا۔

"ٹھیک ہے تم چینج کر کے ایزی ہو جاؤ پھر بات کرتے ہیں"۔ کچھ سوچتے ہوئے لمحے میں فیصلہ بدلہ تھا۔ جس پر وہ حیران ہوتی ہوئی اپنا سوٹ لے کے واش روم کی طرف بڑھی۔

اس نے کبھی اتنا ہیوی میک اپ نہیں کیا تھا اس لئے اتارنے میں کافی دقت ہوئی۔ رضا بخاری اس کے انتظار میں کوئی کتاب کھول کر پڑھنے بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے باہر نکلی تو اس کا چہرہ چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔ لہنگے کو تہہ لگا کر وارڈ روب میں رکھا۔ پھر جیولری بھی سنبھال کر دراز میں رکھ دی۔ جو سب کے سامنے ہر وقت اسکاف میں رہتے تھے اب اس کے گیلے بال پشت پر لہرا رہے تھے دوپٹہ کندھوں پر اچھے سے پھیلا یا ہوا تھا۔ رضا کی جانب دیکھا لیکن وہ پوری طرح کتاب پڑھنے میں محو تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جی سر آپ نے کیا بات کرنی تھی۔۔؟ وہ اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے کتاب بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور گہرا سانس خارج کیا۔

"دیکھو جائشہ۔۔۔! سارے حالات تمہارے سامنے ہیں۔۔۔! سب کچھ میں تمہیں بتا چکا ہوں اور رانیہ کی میری زندگی میں اہمیت کا بھی تمہیں پتا ہے باقی اتنا کہنا چاہوں گا کہ تم نے اپنے ساتھ بہت زیادتی کر دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔! کیونکہ رانیہ کے جانے کے بعد شاید ہی میرا دل آباد ہو سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم مجھے اچھی لگتی ہو جائشہ۔۔۔۔۔۔! تم میں وہ سب کوالٹیز موجود ہیں جو کہ ایک مرد اپنے لیے کسی لڑکی میں دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! شرافت ہے۔۔۔! خوبصورتی ہے۔۔۔۔۔۔۔! اور سب سے بڑھ کر بہادری ہے۔ جو کہ کم ہی لڑکیوں میں پائی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔! اگر رانیہ میری زندگی میں نہ ہوتی تو میں تمہیں پا کر بہت خوش ہوتا لیکن اب صورت حال بالکل مختلف ہے۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں اپنا نام تو دے دیا ہے لیکن شاید تمہیں اس طرح محبت نہ دے سکوں۔۔۔۔۔! جس طرح تم ڈیزرو کرتی ہو"۔ رضا بخاری نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے خوبصورت لہجے میں وضاحت کی تو وہ مسکرا دی۔

"سر اجازت ہے۔۔۔! بول سکتی ہوں۔۔۔۔۔! وہ سوالیہ انداز میں بولی تو نہ چاہتے ہوئے بھی رضا کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"تم بولنے کے لئے اجازت کب سے مانگنے لگ گئی"۔ رضا نے نارمل سے انداز میں کہا۔

"آپ سے مانگوں گی جیسے آپ کا موڈ ہو گا اس طرح ہی بننے کی کوشش کروں گی۔۔۔۔۔۔ آپ نے زیادتی والی بات کہہ کے بڑی زیادتی کر دی ہے سر۔۔۔! کیونکہ آپ جیسا ہم سفر خوش قسمت لڑکیوں کو ملتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اپنے اوپر زیادتی نہیں بلکہ اپنے ساتھ بہت اچھا کیا ہے آپ کا انتخاب کر کے۔۔۔۔۔۔! جہاں تک آپ کا

Posted On Kitab Nagri

دل آباد ہونے کی بات ہے تو مجھے پتا ہے کہ اسے آباد ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔! کیونکہ رضا بخاری عام مردوں کی طرح نہیں ہے اور مجھ میں اتنی کوالٹیز گنوانے کے لیے بہت بہت شکریہ۔۔۔! میں آپ کو کبھی مایوس نہیں کروں گی.....۔۔۔۔۔اور حنان کی طرف سے بھی کبھی غافل نہیں ہوں گی۔۔۔۔۔۔اور آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے میں آپ کی شکر گزار ہوں"۔جائشہ رضا کو دیکھتے ہوئے عقیدت اور محبت سے بولی تو رضا اس دیوانی سی لڑکی کو تھوڑی دیر تک دیکھتا رہا۔اندر ہی اندر دل کے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس پیاری سی لڑکی کو وہ حق نہیں دے سکے گا جس کی وہ مستحق ہے۔

"دو تین دن تک ماما واپس چلی جائیں گی تم حنان کے ساتھ اس کے بیڈ پر سو جانا ابھی تم ادھر سو جاؤ۔۔۔۔۔۔! میں سٹڈی روم میں سو جاتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا پھر کچھ یاد آنے پر اسے دیکھا۔

"آئی ایم سوری میں تمہارے لئے کچھ بھی نہیں لے سکا ذہن سے ہی نکل گیا تھا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر مجھے اتنا کچھ تو مل چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔! بیٹھے بٹھائے اتنا پیار ابیٹا مل گیا ہے مجھے۔۔۔۔۔!اور کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر کمبل سیدھا کرتے ہوئے بولی تو رضا اس کی بات پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ لیے سٹڈی روم میں چلا گیا۔کیونکہ آج اس کی ساری رات کانٹوں پر گزرنے والی تھی رانیہ کی جگہ پر وہ کسی اور لڑکی کو لا چکا تھا یہی سوچ کر وہ اندر ہی اندر مر رہا تھا۔

★*******★**********★

مستجاب کی آنکھ دیر سے کھلی تو اس نے بیڈ کی طرف دیکھا لیکن عدن وہاں پر موجود نہیں تھا واش روم سے پانی کے گرنے کی آواز آئی تو وہ سمجھ گئی کہ وہ نہا رہا ہے۔وہ نہا کر باہر نکلا تو وہ کمبل کو تہہ کر چکی تھی۔اور اب بیڈ شیٹ درست کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"رہنے دو کوئی ملازمہ کرلے گی۔۔۔۔۔ تم ریڈی ہو جاؤ جلدی"۔عدن حیدر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال صاف کرتے ہوئے بولا۔

"اپنے ایسے کام تو ہمیں خود ہی کرنے چاہیے"۔وہ بیڈ شیٹ درست کرتے کرتے بولی۔

"ابھی مجھے نکلنا بھی ہے جلدی کرو۔۔۔! شام کو ذرا جلدی فارغ ہو جانا کیونکہ آج ہمیں شادی پر جانا ہے"۔ وہ بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا جلدی ریڈی ہو کر نیچے آجاؤ"۔یہ کہہ کر وہ اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر نیچے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل ہر موجود تھی۔

رات کو مایوں کے فنکشن سے سب لیٹ گھر پہنچے تھے اس لئے کوئی بھی ناشتے کی ٹیبل پر موجود نہیں تھا۔

"رانی آپا ناشتہ لے آئیں جلدی"۔عدن نے رانی کو آواز دی۔

"مجھے بھی رات کو جانا تھا مایوں پہ۔۔۔۔؛ پتہ ہے میرا بڑا دل کر رہا تھا۔۔۔اور ربیعہ آپی نے بھی بولا مجھے ۔۔۔۔۔! لیکن سب گئے ہیں اور مجھے کسی نے بولا ہی نہیں"۔ مستجاب کو اپنے نہ جانے کا افسوس ہو رہا تھا۔

"امی نے مجھے بولا تھا لیکن مجھے ایک ضروری کام سے جانا تھا۔۔۔! اس لئے میں نے انکار کر دیا"۔وہ اپنی ماں کی پوزیشن کلیئر کرتے ہوئے بولا۔

"تو مجھے تو جانے دیتے ناں"۔وہ منہ بنا کر بولی۔اتنے میں رانی نے ناشتہ ٹیبل پر لگا دیا تو وہ دونوں ناشتہ کرنے لگ گئے۔

"رانی آپا اب آپ کا بیٹا کیسا ہے"۔وہ سلائس کا بائیٹ لیتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اللہ کا کرم اور آپ کی مہربانی سے اب وہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے"۔رانی مستجاب کی بے حد ممنون تھی کہ جس نے اس کے بیٹے کا بروقت علاج کر کے اسے ٹھیک کر دیا تھا۔

"اللہ آپ دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔۔۔! پتہ ہے پورا گاؤں یہ کہتا ہے کہ یہ چانداور سورج کی جوڑی ہے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔۔! اور اللہ آپ دونوں کو بہت ہی پیارے پیارے بچے دے"۔رانی کی دعائیں دینے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جبکہ اس کی آخری دعا پر مستجاب کو پانی پیتے ہوئے سخت قسم کا اچھو لگا تھا۔اور وہ کھانسنے لگی۔زیر لب مسکراتا ہوا عدن اپنی کرسی سے تھوڑا سا اس کے قریب ہو کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

"کیا ہو گیا ہے"۔آنکھوں میں شرارت تھی جس کو وہ بخوبی سمجھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں تم ناشتہ کرو"۔وہ روکھے پن سے بولی۔تو عدن کو اس پر حیرت نہ ہوئی۔

"رانی آپا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیجئے"۔عدن نے کچھ ہزار کے نوٹ مستجاب کے اوپر سے وار کر رانی کو پکڑا دیے۔جو اس نے بخوشی پکڑ لئے۔

"اللہ آپ کو جلد ہی اولاد کی نعمت سے نوازے"اس کی دعاؤں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو چکا تھا۔

"اچھا رانی آپا۔۔بس اتنی ہی دعائیں ٹھیک ہیں"۔وہ اب برا مناتے ہوئے بولی۔

"نہیں چھوٹی بی بی آپ کی شادی کو کئی ماہ گزر چکے ہیں اب تو آپ کی گود ہری جائے تو بہتر ہے۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔"

"بس کریں رانی آپا"۔مستجاب غصے سے بولی تو رانی جو اپنی رو میں بولے جا رہی تھی ایک دم سے سر اٹھا کر اپنی مہربان مالکن کو دیکھا جس نے کبھی آج تک اس سے غصے سے بات نہیں کی تھی۔آج اس کی اتنی سی بات پر پتا نہیں کیوں اتنا غصہ کر رہی تھی۔اور عدن جس نے کبھی بھی کسی کی بھی بات میں دلچسپی نہیں لی تھی۔آج رانی کی

Posted On Kitab Nagri

باتوں کو بڑے غور سے سن رہا تھا۔زیر لب مسکراتے ہوئے مستجاب کے سرخ پڑتے چہرے کا جائزہ بھی لے رہا تھا۔

"اتنی اچھی تو وہ دعائیں دے رہی ہیں۔۔۔!تم کیوں ٹوک رہی ہو"۔عدن اس کی حالت سے محفوظ ہوتے ہوئے بولا تو اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔اور ناشتہ چھوڑ کر اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ناشتہ تو پورا کر لو"۔عدن اسے دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ اسے تیکھے چتونوں سے گھور کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

"رانی آپا روزہ ایسی ہی دعائیں دیا کریں"۔وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔جبکہ رانی اپنی جگہ ہونق کھڑی رہ گئی۔کیونکہ آج الٹا حساب ہوا تھا۔ہمیشہ سنجیدہ رہنے والا عدن آج مسکرا رہا تھا۔اور ہمیشہ مسکرا کر بات کرنے والی۔۔۔ہر بات آرام سے سننے والی مستجاب اس کی باتوں کا برا مناتے ہوئے اٹھ گئی تھی۔

"پتا نہیں ان دونوں میں سب ٹھیک چل رہا ہے کہ نہیں۔رانی یہ سوچتے ہوئے برتن اٹھانے لگ گئی۔

"عدن گاڑی میں آ کے بیٹھا تو مستجاب کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔

"بھئی مسز۔۔۔!اس میں برا منانے والی کونسی بات ہے۔۔!کیوں گھر کے نوکروں کو باتیں بنانے کا موقع دیتی ہوں"۔عدن اپنے لہجے میں سنجیدگی لاتے ہوئے بولا۔

"ہاں تم تو بڑے انجوائے کر رہے تھے اس کی باتوں کو"۔وہ غصے سے کہہ کر شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

"یار اولاد کی کس کو خواہش نہیں ہوتی مجھے بھی خواہش ہے۔۔۔۔۔اس میں برا منانے والی کونسی بات ہے"۔وہ اس کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہماری شادی کوئی نارمل شادی نہیں ہے۔۔۔! تمہیں خود پتہ ہے کہ یہ شادی کس طریقے سے ہوئی ہے اور اب اس طرح کی باتیں کر کے میرا دماغ مت کھاؤ"۔وہ جھلا کر بولی تو عدن حیدر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

"ضروری تو نہیں کہ میرے بچے تم سے ہی ہوں۔۔۔۔جب میں کسی اور سے شادی کروں گا تب تو مجھ پر پابندی تو نہیں ہو گی"۔وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو اس کی بات سن کر وہ ایک لمحے کیلئے اسے دیکھنے لگ گئی۔

"مجھے کیا ہے میری طرف سے چاہے جتنے بچے پیدا کر لینا"۔وہ بڑے آرام سے بولی۔

"لیکن میرے بچے جتنے بھی ہوں گے وہ تم سے ہی ہوں گے مسز عدن حیدر"۔وہ بڑے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا جس پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

"تمہارے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے"۔وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بہت نیک اور اچھے ارادے ہیں میرے مسز"۔یہ کہہ کر اس نے گاڑی ہسپتال کے سامنے روک دی۔اس کا دل کیا کہ عدن کے سر پر کوئی چیز دے مارے۔لیکن پھر اپنے غصے کو دباتی ہوئی پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔

عدن نے اسے پیچھے سے پکارا۔اس نے غصے سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"مسز غصے میں آپ پاگل ہو گئی ہیں اپنا بیگ تو ادھر ہی گاڑی میں چھوڑ گئی ہو"۔یہ کہتے ہوئے وہ گاڑی سے باہر نکل آیا۔اسے بیگ پکڑانے لگا تو اس کا ہاتھ تھام کر بے ساختہ اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے آ لگی۔

مستجاب نے غصے اور حیرت کی زیادتی سے اسے دیکھا۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"اتنا غصہ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتا میری جان"۔وہ اس کے کان میں کہہ کر ایک دم سے اسے چھوڑ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔اور کھڑکی کے پاس کھڑی ڈاکٹر فروا نے یہ منظر بہت دلچسپی سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اندر داخل ہوئی تو ڈاکٹر فروا اسے شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"بھئی تمہارا ہینڈسم کیا کہہ رہا تھا"۔وہ مستجاب کے قریب آکر پر تجسس لہجے میں بولی۔

"کچھ نہیں"۔وہ روڈ طریقے سے بول کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تو فروا اپنی جگہ حیرت سے کھڑی رہ گئی کیونکہ مستجاب نے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔

★*******★*******★

آج کی صبح جائشہ کے لئے بہت خوشگوار تھی۔نماز ادا کر کے شکرانے کے نوافل ادا کر رہی تھی۔کہ رضا بخاری بھی نماز سے فارغ ہو کر کمرے میں آیا۔خوبصورت نکھرا نکھرا گلابوں کا روپ لیے وہ لڑکی دل و جان سے اب اس کی ہو چکی تھی۔لیکن رضا بخاری کو آج اپنی ہی ہوش نہیں تھی۔

" السلام وعلیکم "وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم السلام "۔رضا نے نارمل لہجے میں جواب دیا اور اپنی وارڈروب کی طرف بڑھا۔رضا بخاری کی آنکھیں رات بھر جاگنے سے سرخ ہوئی پڑی تھی وہ اسے دیکھ کر بھی انتہا دکھی ہوئی۔وہ کپڑے نکال کر واش روم میں جا چکا تھا جب کہ وہ تھوڑی ادھر ہی کھڑی رہی۔پھر کچھ سوچتے ہوئے حنان کے کمرے کی طرف بڑھی۔

وہ سویا ہوا بے انتہا معصوم لگ رہا تھا۔جائشہ نے اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بال پیچھے کیے اور پیشانی پر کئی بوسے دے ڈالے۔اس کے لمس پر حنان نے آنکھیں کھول دیں۔اور مما مما کہہ کر اس سے لپٹ گیا۔جائشہ کو ایسے لگا کہ جیسے وہ اس کی روح کا حصہ ہوں کتنی دیر اسے اپنے ساتھ لگائے رکھا۔

"اب آپ تو کہیں نہیں جائیں گی مما"۔وہ معصومیت سے بولا تو جائشہ نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میری جان میں آپ کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاسکتی۔۔۔آپ تو میری جان ہو"۔وہ اسے سے پیار کرتے ہوئے بولی۔مہرالنساء واک کے لیے لان میں گئی ہوئی تھی۔

"چلو میں آپ کو تیار کر کے آپ کے لیے بے بریک فاسٹ تیار کرتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ حنان کو تیار کر کے کچن میں اپنے ساتھ ہی لے آئی جہاں پر طیبہ جو کہ کچن کا کام سنبھال لیتی تھی موجود تھی۔جدید طرز کا کچن دیکھ کر جائشہ ایک لمحے کیلیئے تو اپنی پلکیں جھپکانا ہی بھول گئی۔اس نے کہاں اپنی زندگی میں اتنی آسائشوں کا سوچا تھا جو اللہ نے اسے بنا مانگے ہی عطا کر دیں تھیں۔وہ دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوئی سب کے لئے ناشتہ تیار کرنے لگی تو مہرالنساء جو کہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی اسے دیکھ کر ایک دم ٹھٹھک گئی۔

"بیٹا طیبہ ہیں ناں۔۔۔۔!وہ بریک فاسٹ تیار کر دے گی آپ کیوں آئی ہو کچن میں"۔ان کے لہجے میں ہلکی سی ڈانٹ تھی۔

"آنٹی میں اپنے شوق سے کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔!پلیز مجھے مت روکیں"۔وہ حنان کے لئے آملیٹ بناتے بناتے بولی۔رضا بھی تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر آچکا تھا اسے کام کرتے دیکھ کر حیرت کا شکار ہوا۔

"پتا ہے پاپا ماما میرے لئے خود بریک فاسٹ بنا رہی ہیں"۔حنان خوش ہوتے ہوئے بولا تو رضا نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی کیونکہ رانیہ کی جگہ جائشہ بڑے حق سے اس کے گھر میں آچکی تھی۔جب کہ اس کی ماں اندر ہی اندر مطمئن ہو رہی تھی کہ ان کے پوتے کو وہ رانیہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گی اور آہستہ آہستہ رضا کا بھی دل بھی جیت لے گی۔

رضا کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔اور سرخ و سپید چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا پڑا تھا۔ماں نے اپنے بیٹے کی تکلیف محسوس کی اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا ماضی اب واپس نہیں آسکتا اب تم جوں جوں اس کو یاد کرو گے تو تمہاری تکلیفوں میں اضافہ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اور تمہاری زندگی بھی ڈسٹرب ہو گی۔۔۔۔۔یہ جو لڑکی کھڑی کچن میں کام کر رہی ہیں ناں یہ پتہ نہیں ہماری کون سی نیکی کا صلہ ہے۔۔۔۔۔اس کی قدر کرنا"۔ماں کی نصیحت پر بھی اس کے سپاٹ چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا تو وہ ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گئی۔انہیں پتہ تھا کہ رضا کو جائشہ کو قبول کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔

جائشہ نے اپنے ہاتھوں سے حنان کو ناشتہ کروایا۔حنان اتنا خوش ہو رہا تھا کہ جیسے اسے کوئی قیمتی چیز مل گئی ہو۔ رضا بخاری اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کے تھوڑا مطمئن ہوا کے اب اس کا بیٹا اس کو تنگ کرنا چھوڑ دے گا۔نہیں تو وہ بریک فاسٹ کرتے وقت ان سب کو بہت تنگ کرتا تھا۔ناشتہ کر کے انہوں نے حنان کو سکول چھوڑا اور آفس آ گئے۔رضا بخاری اس دوران چپ ہی رہا۔جائشہ نے بھی اس کو چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ابھی رضا یہ سب کچھ قبول نہیں کر پا رہا۔اس لئے وہ بھی اس کو ٹائم دینا چاہتی تھی۔

★*******★********★

"ڈاکٹر مستجاب آج آپ کا موڈ کیوں خراب ہے۔۔؟"فروا نے کرسی گھسیٹ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ پہلے تو جب بھی مستجاب آتی تھی تو وہ بڑی خوش ہو کر ملتی تھی لیکن آج اس کا رویہ فروا کی سمجھ سے باہر تھا۔صبح سے وہ چپ چپ تھی اس لئے وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔جبکہ مستجاب کے ذہن میں عدن کی صبح کی گئی باتیں ہیں گردش کر رہی تھیں۔اور اپنی مما سے کیا ہوا وعدہ یہ سب کچھ سوچتے سوچتے وہ پاگل ہونے لگی تھی۔ کیونکہ آہستہ آہستہ دل کے دروازے بھی عدن کے لیے کھل رہے تھے۔کب تک وہ اس کی مسحور کن شخصیت

Posted On Kitab Nagri

اوراس کی بولتی نظروں کو خود سے دور رکھ سکے گی۔اب تو اسے لگتا تھا کہ اس کی آنکھوں کی بھی ایک زبان ہے۔ جو اس سے ہر وقت اظہار کرتی رہتی ہے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔

"کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں"۔یہ کہتے ہوئے مستجاب نے اپنی پیشانی مسلی۔

"ڈاکٹر صاحبہ آپ مجھ سے کوئی بھی پریشانی ہو تو شیئر کر سکتی ہیں اس بندی کو قابل بھروسا ہی سمجھیں"۔فروا نے لائٹ سے لہجے میں کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آئی نمبر دیکھ کر اس کا خوشگوار حیرت ہوئی۔

"کیسی ہیں ڈاکٹر صاحبہ۔۔؟"جائشہ نے خوشگوار لہجے میں کہا تو مستجاب کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔مس بلیک بیلٹ جائشہ علی"۔مستجاب نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا۔تو جائشہ اپنا کہ قہقہہ نہ روک سکی۔

"اپنی درستگی کرلیں ڈاکٹر صاحبہ اب میں مسز رضا بخاری ہوں"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ کے لہجے میں اتنی خوشی تھی جو مستجاب کو بھی محسوس ہوئی۔

"بہت بہت مبارک ہو مسز بخاری۔۔۔آپ کا ہیرو تو واقع ہی کمال کا ہے۔۔۔۔۔!آئی ایم امپریسڈ"۔وہ رضا بخاری سے واقع ہی متاثر ہوئی تھی۔

"بہت بہت شکریہ مستجاب اور سنائیں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔!اور آپ کے ہسبنڈ کیسے ہیں"۔جائشہ سنجیدگی سے بولی۔

"الحمدللہ سب کچھ ٹھیک ہے"۔وہ نارمل لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور ہاسپٹل کا کچھ کام شروع ہوا کہ نہیں۔۔؟" جائشہ اب اپنے اصل مدعے کی طرف آئی۔

"الحمداللہ اس پر کام شروع ہو چکا ہے نقشہ وغیرہ تیار ہو گیا ہے اور کچھ دنوں بعد اس کی تعمیر بھی شروع ہو جائے گی"۔ مستجاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی دن چکر لگاؤں گی اور اس پر ایک رپورٹ بناؤں گی۔۔۔ جو میں اپنے پروگرام میں دکھاؤں گی"۔ جائشہ کو بھی اس بات سے خوشی ہو رہی تھی کہ ہاسپٹل کی تعمیر پر کام شروع ہو گیا ہے۔

"کچھ دنوں تک میں لندن جا رہی ہوں اسی سلسلے میں"۔ مستجاب نے بتایا تو جائشہ اس کی بات پر حیران ہوئی۔

"تو آپ اپنے تایا سے فنڈ نکلوائیں جو گورنمنٹ نے ان کو دیے ہوئے ہیں"۔ جائشہ خشک لہجے میں بولی

"کوشش تو ضرور ہو گی اب دیکھیں وہ کیا کرتے ہیں"۔

پھر تھوڑی ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس نے فون بند کر دیا تو فروا نے اس کا موڈ بحال دیکھ کر شکر کا سانس لیا۔

"شکر ہے ڈاکٹر صاحبہ آپ کا موڈ کچھ ٹھیک ہوا۔۔۔۔۔ نہیں تو صبح کا آپ نے مجھے بور کر دیا ہے۔۔۔۔۔! شرجیل بھی ادھر نہیں ہے اور میرا دل بھی نہیں لگ رہا"۔ وہ منہ بنا کے بولی تو مستجاب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی ایم سوری بس ویسے ہی کچھ مینٹلی ڈسٹرب تھی"۔ مستجاب نے وضاحت کی اسی وقت اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی۔

"مستجاب آج ہاسپٹل سے گھر جلدی چلی جانا۔۔۔! مجھے تھوڑی سی دیر ہو جائے گی۔۔۔ میرے آنے تک تیار رہنا"۔ یہ کہہ کر وہ اس کی بات سنے بغیر فون بند کر چکا تھا۔ اس دوران ڈاکٹر فروا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا بڑی گہرائی سے جائزہ لیتے رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈاکٹر مستجاب کیا آپ کی اپنے ہسبینڈ کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ چلیں ڈاکٹر فرواجو باہر مریض بیٹھے ہوئے ہیں ان کو میں ذرا چیک کر لوں۔۔۔۔۔کیونکہ آج مجھے جلدی گھر پہنچ کر ایک شادی پہ جانا ہے"۔وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

رضا بخاری نے آج دوپہر کو پورے سٹاف کی میٹنگ بلوائی ہوئی تھی۔

"امید ہے کہ کل کی پریس کانفرنس دیکھ کر سب کے شکوک وشبہات دور ہو گئے ہوں گے۔۔۔؟اگر پھر بھی کسی کے دل میں کوئی سوال ہے تو میں جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔اور جائشہ اب میری بیوی بن چکی ہے اور اس ناطے آپ سب کو اس کا احترام کرنا ہوگا"۔رضا بخاری نے نارمل سے انداز میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آج سے جب میں آفس میں موجود نہ ہوں تو جائشہ اور اعجاز ہمدانی سب دیکھیں گے۔۔۔۔!اس لیے اگر کسی کو بھی کوئی مسئلہ ہو تو وہ جائشہ کو بول سکتا ہے"۔وہ یہ سب کہہ کر اسے معتبر کر گیا تھا اور خوشی سے جائشہ کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی کہ خدا نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے۔دل بے اختیار شکر کے لئے اس خداوند کی بارگاہ میں جھکا تھا۔جس نے اسے اتنی تکلیفیں جھیلنے کے بعد ایک بلند مقام سے نوازا تھا۔لیکن جب کوئی کامیابی ملتی ہے تو کوئی لوگ اس سے حسد بھی کرنے لگ جاتے ہیں فوزیہ بھی جائشہ کو کینہ طور نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

جب میٹنگ ختم ہوئی تو سب اپنی اپنی سیٹوں کی طرف چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"مبارک ہو مسز رضا بخاری"۔ ہمدانی شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا تو وہ بھی اس کے طرز تخاطب پر مسکرا دی۔

"تھینک یو ویری مچ سر"۔ وہ ہمدانی کو مشکور نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اب مجھے سر کہنا چھوڑ دو لڑکی کیونکہ اب تم اس آفس کی مالکن بن چکی ہوں"۔ حمدانی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو جائشہ نے افسوس سے سر ہلا دیا۔

"سر جی آپ ہمیشہ میرے سر ہی رہیں گے کیونکہ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔۔۔۔! اور آگے بھی سیکھنا چاہوں گی۔۔۔اور جائشہ کی زندگی میں اعجاز ہمدانی کی بہت اہمیت ہے"۔ جائشہ نے سادگی سے کہا۔

"تھینک یو مائی ڈیئر سسٹر۔۔۔! اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے"۔ اعجاز ہمدانی اسے متشکّر نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ اور اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ فوزیہ جو کب سے اس سے بات کرنے کے بہانے تلاش کر رہی تھی ایک دم سے اس کے پاس آئی۔

"سر کیا دھماکہ کیا ہے سر رضا بخاری اور جائشہ نے۔۔۔کل کی پریس کانفرنس پورے میڈیا میں ابھی تک بریکنگ نیوز بنی ہوئی ہے"۔ فوزیہ ہمدانی کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"دھماکہ تو ان لوگوں کے سروں پر ہوا ہے۔۔۔۔! جو ان دونوں پر غلط قسم کے الزامات لگا رہے تھے اب ان کو منہ کی کھانی پڑی ہے"۔ اعجاز ہمدانی بڑے طنز سے بولا۔

"ویسے ہمدانی صاحب آپ کا پتا تو شاید اس چینل سے کٹنے والا ہے۔۔۔؟ کیونکہ جائشہ تو کسی کا لحاظ ہی نہیں رکھتی"۔ فوزیہ نے آگ لگانی چاہی۔ تو حمدانی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"مس فوزیہ میرا پتا تو مزید مضبوط ہوا ہے البتہ میں آپ کے پتے کا کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔۔۔! ابھی جائیں اور اپنے کام پر دھیان دیں مجھے اس طرح کی باتیں بالکل پسند نہیں ہیں"۔ ہمدانی کے لہجے میں اچانک ناگواری آ گئی۔ تو فوزیہ اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی۔

★******★******★

"یار جوں جوں ہم اس لڑکی کی ساکھ کو برے طریقے سے متاثر کرنا چاہتے ہے۔۔۔ یہ اچانک سے کچھ ایسا کر دیتی ہے کہ اس کی عزت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے"۔ میر افتخار دلاور کو دیکھتے ہوئے بولا تو ملک دلاور بھی ایک دم کچھ سوچ میں پڑ گیا۔

"ابھی ہم اس لڑکی پر ہاتھ نہیں ڈالیں گے میر کیونکہ مجھے پتا ہے کہ سارا شک ہی ہم پر جائے گا۔۔۔ تھوڑا ٹائم گزرنے دو پھر دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ تیز اور ذہین لڑکی ہے۔۔۔۔اب تو وہ رضا بخاری کی بیوی بن کر مزید مضبوط ہو چکی ہے۔اور رضا بخاری بہت ہی پہنچا ہوا انسان ہیں بہت ہی گھاگ۔۔۔اور ضرورت سے زیادہ تیز"۔ ملک دلاور شراب کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔ میر اارسلان گھر کے اندر داخل ہوا تو دونوں کو دیکھ کر غصے سے ان کی طرف بڑھا لیکن اپنا نام سن کر ادھر ہی کھڑا رہ گیا۔

"پتہ نہیں اس لڑکی نے میرے بیٹے کے اوپر کیا جادو کیا ہے کہ وہ ٹوٹ کر رہ گیا ہے۔۔۔۔ وہ کبھی کسی لڑکی کے لئے اتنا دیوانہ نہیں ہوا جتنا اس لڑکی کے پیچھے ہو گیا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کو تو سبق سکھانا پڑے گا۔۔۔۔ ہمارے اندر گھس کر ہماری جڑوں تک کو ہلا چکی ہے یہ لڑکی"۔ میر افتخار نفرت سے بولا۔ تو اب ارسلان کے لئے چپ رہنا نا ممکن ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر اس لڑکی کو تھوڑا سا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔۔۔تو میں آپ دونوں بزرگوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔یہ بات ذہن نشین کر لیں۔۔۔اور اس لڑکی سے کوسوں دور رہیں۔۔۔۔اور بابا آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس نے مجھ پر کوئی جادو نہیں کیا۔۔۔۔میں نے اس کو پرپوز کیا تھا۔۔اس نے مجھے یہ کہہ کر ریجیکٹ کر دیا تھا کہ میں ایک اچھا انسان نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔کاش آپ میری تربیت اچھے طریقے سے کرتے۔۔۔۔تو آج میری محبت بھی میرے پاس ہوتی میں اس کے لیے اس طرح تڑپ نہ رہا ہوتا"۔میر ارسلان گرج دار لہجے میں کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو ملک دلاور اور میر افتخار اپنی جگہ پر ساکت بیٹھے رہ گئے۔

"افتخار تمہارا بیٹا اس لڑکی کے پیچھے بالکل باؤلا ہو گیا ہے۔۔۔۔پہلے بھی اس نے ہماری گیم خراب کی ہے اور اب بھی یہ کوشش ضرور کرے گا۔۔۔۔اگر اتنا ہی اس سے عشق تھا کہ چپ کر کے اس کو اٹھوا لیتا۔۔۔کچھ دن اپنے پاس رکھتا اگر پھر بھی خمار نہ اترتا تو اس سے نکاح کر لیتا"۔ملک دلاور غصے سے میر افتخار کو گھورتے ہوئے بولا۔

"یار میں خود پریشان ہوں۔۔۔تم کیوں مجھ پر غصہ کر رہے ہو"۔میر افتخار غصے سے بولا تو ملک دلاور چپ کر گیا۔

★******★*******★

"مستجاب جلدی سے تیار ہو جاؤ کیونکہ رات کو بھی سب تمہارا پوچھ رہے تھے"۔رخسار ریڈ کلر کی ساڑھی پہنے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ٹھیک ہے کچھ دیر تک میں تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔کیا تم تیار ہو"۔وہ رخسار کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم اس کو تیار ہونا کہتے ہیں ابھی میں نے جیولری بھی نہیں پہنی اور میک اپ بھی کرنا ہے میں اس لیے تمہارے پاس آئی ہوں کہ جلدی سے تیار ہو جاؤ"۔رخسار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اچھا کون سے کپڑے پہننے ہیں"۔رخسار کو تجسس ہوا کیونکہ وہ اپنی عادت سے مجبور تھی اس کا دل کرتا تھا کہ وہ جس بھی تقریب میں جائے نمایاں ہو اور سب اس کی تعریف کریں۔

"ابھی دیکھتی ہوں کون سے کپڑے پہننے ہیں"۔وہ لاپرواہی سے بولی تو رخسار کندھے اچکاتے ہوئے اس کے کمرے سے نکل گئی۔

کبرڈ کھولی تو بری کے سوٹ ویسے کے ویسے ہی پڑے ہوئے تھے۔اتنے سارے سوٹوں میں وہ پریشان ہو گئی کہ وہ کونسا ڈریس پہنے۔کچھ سوچتے ہوئے وہ ماں کی طرف آئی۔

"ماما آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔؟"ماما کو لیٹے دیکھ کر وہ حیرت کا شکار ہوئی۔

"بیٹا میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔

"کیا ہوا ماما وہ تشویش سے کہتی ہوئی ماں کی طرف بڑی۔

"کچھ نہیں بیٹا بس ایسے اہی ذہن پر کچھ سستی سوار ہے"۔وہ اس کا چہرہ چومتے ہوئے بولی۔

"پلیز مما آپ اٹھیں اور تیار ہو جائیں۔۔۔۔۔میں آپ کے بغیر نہیں جانے والی۔۔۔۔۔۔!سارا دن تو گھر میں رہتی ہیں بور نہیں ہوتی کیا"۔وہ تسلیم کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولی تو بیٹی کے بے انتہا اصرار پر وہ اٹھ گئی۔

"اچھا ماما میرے ساتھ میرے کمرے میں آئیں۔۔۔۔اور مجھے بتائیں کہ میں کون سا سوٹ پہنوں میں بڑی کنفیوز ہوں"۔وہ اپنی پریشانی بتاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جس طرح کا بھی سوٹ پہنو گی اپنے باپ کی طرح ہمیشہ اچھی ہی لگو گی"۔وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔ آنکھوں میں اپنے مرحوم شوہر کے ذکر کرنے پر نمی آئی تو مستجاب کو سمجھ گئی کہ آج اس کی ماں کو اس کے باپ کی بہت یاد آ رہی ہے اس لئے وہ اتنی اداس ہے۔

"آج پھر پاپا کی بہت یاد آ رہی ہے ناں آپ کو"۔وہ اپنی ماں کے سینے سے لگتے ہوئی بولی۔

"وہ بھولتے ہی کہاں ہیں مجھے وہ تو ہر پل ہر سانس کے ساتھ میرے دل میں موجود ہیں"۔ تسلیم کے لہجے میں حسن علی کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

"ماما ویسے میرے پاپا اپنے خاندان سے کتنے مختلف تھے ناں"۔اپنے پاپا کو یاد کرتے ہوئے وہ بھی ایک دم سے بڑی اداس ہو گئی تھی۔

"ہاں وہ بلکل ان سب سے مختلف تھے انہوں نے ہمیشہ میرا خیال رکھا اور اتنی محبت شاید ہی کوئی اپنی بیوی سے کرتا ہوں جتنی وہ مجھ سے کرتے تھے"۔ تسلیم کے لہجے میں اپنے شوہر کے لئے بڑی عقیدت تھی۔

"ماما آپ بھی تو اتنی اچھی اور پیاری ہیں۔۔۔پاپا آپ سے کیسے پیار نہ کرتے۔۔۔!اچھا میرے روم میں آئیں اور مجھے بتائیں کہ میں کون سا سوٹ پہنوں"۔وہ یہ کہتی ہوئی تسلیم کو اپنے روم میں لے گئی۔ گرین کلر کی ایک خوبصورت فراک جس کے اوپر گولڈن کلر کا خوبصورت کام ہوا ہوا تھا تسلیم نے اسے نکال کر دی اور اس کے نیچے چوڑی دار پائجامہ تھا۔

"ہم آپ بھی جلدی تیار ہو جائے میں فریش ہو جاؤ یہ کہتا ہے وہ اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم کی طرف بڑھی اور تسلیم تیار ہونے کے لئے اپنے کمرے میں آ گئی۔

★******★******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ملازم اس کو لنچ دینے کے لئے آیا۔تو اس نے اسے یہ کہہ کر اسے واپس بھیج دیا کہ وہ اور رضا بخاری اکٹھے لنچ کریں گے۔کچھ سوچتے ہوئے اور رضا کے کمرے کی طرف بڑھی۔اور اس کو بھی ادھر لنچ لگانے کا بولا۔

"مے آئی کم ان سر"۔دروازے کو ناک کر کے اجازت چاہی۔

"آجاؤ"۔رضا جو ایک فائل کو چیک کر رہا تھا۔۔اور سامنے لیپ ٹاپ بھی آن رکھا ہوا تھا۔اس کے آنے پر تھوڑی سی حیرت کا شکار ہوا۔اور اس کے پیچھے ملازم کو کھانا لاتے دیکھ کر تھوڑی اور حیرت کا شکار ہوا۔ملازم کھانا لگا کر چلا گیا۔

"سر کھانا کھالیں"۔وہ رضا کے پاس آ کر بولی تو اس نے ایک لمحے کے لیے اسے سر اٹھا کر دیکھا۔جائشہ کو بھی عجیب لگ رہا تھا لیکن اس نے رضا بخاری کو ایسی عادت ڈالنی تھی۔

"تم کھالو جائشہ۔۔۔!میرا دل نہیں کر رہا"۔رضا لاپروائی سے بولا۔

"سر تھوڑا سا کھالیں"۔وہ اصرار کرتے ہوئے بولی۔

"جب کہہ رہا ہوں کہ تم کھالو۔۔۔!تو پھر اتنی ضد کیوں باندھ رہی ہو مجھ سے"۔اب کے لہجے میں غصہ تھا۔

"سر آپ نے صبح بھی بریک فاسٹ اتنا خاص نہیں کیا۔۔۔۔تو کیا آپ کو بھوک نہیں لگی"۔انداز بھرپور فکر لیے ہوئے تھا۔

"تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جائشہ چپ کر کے تم کھالو" وہاب ناگواری سے بولا تو جائشہ کو بھی غصہ آگیا۔تو وہ چپ کر کے اس کے کمرے سے باہر نکل گئی رضا نے غصے سے دروازے کو گھورا اور غصے سے ٹیبل پر ایک ہاتھ ہمارا۔

"میں اس لڑکی کا کیا علاج کروں"۔وہ غصے سے بڑبڑا کر رہ گیا۔پھر غصے سے اٹھ کر اس کے کیبن کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ آخر تمہاری پرابلم کیا ہے۔۔۔؟ کیوں میرے ساتھ زبردستی کر رہی ہو۔۔۔۔۔آج تو ابھی پہلا دن ہے اور تم مجھے مزید ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔میری زندگی میں شامل تو ہو گئی ہو۔۔۔! لیکن اندر تک گھسنے کی کوشش نہ کرنا"۔رضا غصے سے بولا تو جائشہ نے درزیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"سر اگر آپ نہیں کھائیں گے تو میں کیسے کھا سکوں گی"۔وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔نیوی بلو سوٹ پر وائٹ سٹالر لئے وہ کہیں سے بھی نئی نویلی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔

"جس طرح پہلے کھاتی تھی اس طرح اب بھی کھا لیا کرو۔۔۔اور بہتر ہے کہ تم اپنے کیبن میں ہی کھانا منگوایا کرو۔۔۔۔۔مجھ سے کبھی بھی کوئی امید مت باندھنا۔۔۔۔۔اس لئے میں نے تم سے شادی سے انکار کیا تھا۔۔۔ میں تمہیں اپنے نام کے سوا کچھ بھی نہیں دے سکتا"۔رضا بخاری تلخ لہجے میں کہتا ہوا اس کے کیبن سے باہر نکل گیا اور جائشہ کو لگا کے اس کا اصل امتحان تو اب شروع ہوا ہے۔

★******★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ نہا کر ڈرائیر سے اپنے بال خشک کر رہی تھی کہ عدن کمرے میں داخل ہوا۔

"ابھی تک تیار نہیں ہوئی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی گھڑی اور موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھا اور ایک گہری نگاہ اس کے دلکش سراپے پر ڈالی۔جس پر گرین کلر کی فراک بہت جچ رہی تھی۔مستجاب نہ آگے سے کوئی جواب نہ دیا تو اس نے بڑے غور سے اب اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا اور کچھ سوچتے ہوئے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔لیکن وہ خاموشی سے اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔جب وہ باہر نکلا تو وہ اپنا میک اپ کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے آج پورا اٹیک کرنے کا پروگرام ہے میرے معصوم دل پر"۔ وہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے بال تولیے سے رگڑتے ہوئے ڈریسنگ کے شیشے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے بولا۔ تو اس نے کوئی رد عمل نہ دیا۔ اس نے تولیہ بیڈ پر پھینک کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ جس پر مستجاب نے اسے ناگواری سے دیکھا۔

"عدن مجھے تیار ہونے دو"۔ وہ روکھے لہجے میں بولی۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم ویسے ہی اچھی لگ رہی ہو"۔ وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔ تو اس کی قربت پر مستجاب کے دل نے دھڑکنے کی رفتار تیز کردی۔

"اب تو میں یہ میک اپ ضرور کروں گی جاؤ۔۔۔ جاکر شرٹ پہنو"۔ وہ ضدی پن سے بولی تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ لیکن یار ناراض کیوں ہو رہی ہو مجھ سے"۔ لہجہ خود بخود نرم ہو گیا تھا۔

"تم صبح جس طرح کی واہیات باتیں کر رہے تھے ناں مجھے اس طرح کی باتیں بالکل بھی پسند نہیں ہیں"۔ وہ سارا دن جس بات پہ کڑھتی رہی وہ بات اس نے بلا جھجک کہہ ڈالی۔ عدن حیدر کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گئی۔

"اب میں نے تمہیں کوئی جوک سنایا ہے جو تم ایسے ہنس رہے ہو"۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

"یار تم نے ان باتوں کو سیریس لے لیا ہے۔۔۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔ تمہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں۔۔۔ کچھ بھی تمہاری مرضی کے خلاف نہیں ہو گا۔۔۔ اور جس دن مجھے تمہاری مرضی پتہ لگی۔۔۔ اسی دن سارا کچھ ٹھیک کردوں گا۔۔۔ یہ عدن حیدر کا تم سے وعدہ ہے"۔ وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا تو ایک دم سے اس نے اپنی پلکیں اٹھا کر دیکھا لیکن زیادہ دیر دیکھ نہ سکی۔

"کیا مطلب میری مرضی سے۔۔۔! مجھے تمہاری بات کی سمجھ نہیں آئی"۔ وہ ناسمجھی کے عالم سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"جس دن مجھے یقین ہو گیا کہ اس دل پر عدن حیدر پوری طرح قابض ہو چکا ہے۔۔۔۔۔اس دن تم مجھے روک نہیں پاؤ گی۔۔۔۔اور یہ بہت جلد ہو گا"۔وہ اس کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر یقین لہجے میں بولا تو مستجاب کو لگا وہ ساحرا سے اپنے سحر میں جکڑ لے گا۔ایک دم سے وہ اسے ہلکا سا دھکا دے کر پیچھے کرتی ہوئی کچھ فاصلے پر ہو گئی۔ عدن حیدر کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"مجھے تیار ہونے دو عدن۔۔۔۔! پھر اگر لیٹ ہو گئے تو مجھے نہ کہنا۔۔۔۔اپنی فضول باتیں بعد کے لیے رکھ لو"۔وہ غصے سے جھنجھلا کر بولی۔تو عدن اپنا کرتا اٹھا کر پہننے لگا۔جبکہ نظریں مسلسل اس کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔اور مستجاب کو ایسے لگا کے جیسے اس کی بولتی نگاہیں پیغام رسانی کا کام کر رہی ہیں۔

"اپنی آوارہ نظروں کو قابو میں رکھو عدن۔"۔وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"یہ تو اب آوارہ ہو گئیں ہیں ان کو شریف کرنا میرے لئے بہت مشکل ہے"۔وہ واسکٹ پہنتے ہوئے بولا۔

"عدن پلیز تنگ مت کرو"۔لہجے میں ریکویسٹ تھی۔

"ٹھیک ہے میں دادا جان کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔! جب تیار ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا"۔وہ ایک گہری نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گیا۔دادا جان تو شادی پر چلے گئے تھے۔کمرے میں جانے کے بجائے وہ ادھر ہی بیٹھ گیا۔ کیونکہ وہ اب مزید اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کا جھنجھلایا ہوا روپ آنکھوں کے سامنے آیا تو ایک خوبصورت مسکراہٹ خود بخود ہونٹوں پر آ ئی۔

"تو میری آنکھیں تمہیں ڈسٹرب کرتی ہیں میری جان اس کا مطلب ہے آنکھوں کی آوارگی کچھ کام دکھا رہی ہے۔۔۔ابھی تو ابتدا ہے مائے ڈیئر۔۔۔۔دیکھنا میں تمہیں کیسے قابو کرتا ہوں"۔وہ دل ہی دل میں منصوبے

Posted On Kitab Nagri

باندھ رہا تھا۔اور ادھر مستجاب بھی اندر تک ڈسٹرب ہو چکی تھی۔اس ستم گر کی نظروں کی گستاخیاں نہیں بھول رہی تھی۔جو مسلسل ہر وقت ایک پیغام دیتی رہتی تھی کہ وہ اسے کتنی شدت سے محبت کرتا ہے۔

"بیٹا ابھی تک تیار نہیں ہوئے"۔راشدہ بیگم جو اس کے کمرے میں ہی جا رہی تھی اسے ادھر بیٹھا دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"میں تو تیار ہوں ابھی مستجاب تیار ہو رہی ہے"۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"یہ زیور لے لو اور مستجاب کو بولو اسے پہن لے"۔وہ اسے ایک ڈبہ پکڑاتے ہوئے بولی۔تو وہ اپنی ماں کی مہربانی پر اندر ہی اندر تھوڑا خوش ہوا۔

"ڈبہ کھول کر دیکھا تو اس میں قیمتی زیورات تھے۔

"ماما یہ پہننا ضروری ہے کیا۔۔؟"اسے پتا تھا کہ مستجاب ان زیورات کو پہننے سے بڑی دور بھاگتی ہے۔

"بیٹا بہت ضروری ہے کیونکہ سارا خاندان ادھر اکٹھا ہوا ہو گا اور مستجاب اس گھر کی بہو ہے۔۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ کوئی بھی بات بنے"۔اس کی ماں نے وضاحت دی تو اسے پتہ چل گیا کہ اس کی ماں خاندان میں اپنی ناک اونچی رکھنے کے لیے اسے وہ زیور دے رہی ہے۔

"اسے بولو یہ سارا زیور پہن لے۔۔۔۔اور جب گھر آؤ تو واپس کر دینا"۔وہ یہ کہتے ہیں وہاں سے چلی گئی تو خوش فہمی میں مبتلا عدن کی ساری خوش فہمی ہوا ہو گئی۔وہ تو سمجھا تھا کہ ماں کا دل اب نرم ہو گیا ہے۔۔ایک لمحے کے لیے دل میں خیال آیا کہ وہ یہ زیور واپس کر دے لیکن وہ گھر میں اب مزید چپقلش نہیں چاہتا تھا۔اس لیے وہ ڈبہ لے کر کمرے میں آیا۔

"مستجاب یہ زیور پہن لو"۔وہ ڈبہ کھولتے ہوئے بولا۔تو وہ ان بھاری زیورات کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن تمہیں پتا ہے میں یہ سب نہیں پہنتی میں کیسے پہنوں۔۔۔۔ مجھ سے یہ سب مینج نہیں ہوتا۔وہ الجھن بھرے انداز میں بولی۔

"پلیز یار پہن لو۔۔۔! اٹس آ ریکویسٹ"۔عدن نے شاید پہلی دفعہ اس کے ساتھ اس انداز میں بات کی تو اس نے چپ کر کے وہ ڈبہ پکڑ لیا جب ڈبہ کھولا تو اس میں سے زیورات کو دیکھ کر ایک لمحے کو تو وہ پریشان ہو گئی۔

کانوں میں پہننے کے لئے بڑے بڑے ائیر نگز تھے

گلے میں پہننے کے لئے ایک باری خوبصورت نیکلس انگوٹھیاں اور چوڑیاں سب کچھ ہی تو موجود تھا۔ مستجاب ایک لمحے کے لئے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔عدن جو بڑے غور سے اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

"اب تمہاری جگہ میں تو پہننے سے رہا۔۔۔۔۔۔اگر ایسا ممکن ہوتا تو کر بھی لیتا"۔وہ اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا۔ ہلکے سے میک اپ میں وہ کوئی خوبصورت گڑیا ہی لگ رہی تھی۔ائیر رنگز کانوں میں ڈالے تو بڑا بوجھ محسوس ہوا۔ برے برے منہ بناتے ہوئے نیکلس اٹھا کر گلے میں ڈالا۔ لیکن اس کا ہک بند کرنا نہیں آ رہا تھا۔عدن جو اسے دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا اپنے موبائل پر کوئی ویڈیو لگا کر بیٹھ گیا تھا۔اس نے مدد طلب نظروں سے اسے دیکھا۔ جس پر اا ایک لمحے کے لیے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہ بند نہیں ہو رہا پیچھے سے"۔اس نے یہ کہا تو وہ موبائل ٹیبل پر رکھ کر اس کی طرف بڑھا۔اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے بعد ایک سائڈ پر کیے۔دل اچانک بے ایمان ہو گیا۔

"یہ پیچھے سے نہیں تم میرے آگے کھڑی ہو پھر بند ہو گا"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔تو اس نے اپنا رخ عدن کی طرف کر لیا۔ایک لمحے کیلئے نگاہ اٹھی تھی اور عدن حیدر کو ایسے لگا کے اس ایک نگاہ میں وہ سارا کچھ بہا لے جائے

Posted On Kitab Nagri

گی۔ کتنی دیر ہے ہک لگانے کے بہانے اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں آتا رہا۔ جبکہ وہ بھی اس کی قربت پر گھبرا رہی تھی۔

"لگا نہیں ابھی تک "۔وہ جھنجھلا کر بولی۔

"ابھی نہیں لگا یہ ذرا محنت طلب کام ہے میں نے کونسا پہلے کبھی پہلے لگایا ہے"۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں اس کی کمر کو شرارت سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"رہنے دو تم سے نہیں ہو گا میں ماما سے ٹھیک کروالیتی ہوں یار خسار سے ٹھیک کروالیتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹی۔اور کمرے سے باہر جانے لگی۔

"چیک تو کر لو پہلے پھر جانا"۔وہ اس کو آنکھوں کے راستے دل میں اتار دیتے ہوئے بولا۔تو اس نے ہاتھ لگایا تو ہک تو بالکل بند تھا۔اس پر وہ غصے سے عدن کی طرف بڑھی۔

"بہت ہی چیپڑ قسم کے انسان ہو"۔یہ کہہ کر وہ اس کے بازو پر مکے برسانے لگی۔وہ ایک دم سے اس کے ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے قریب کر گیا۔

"ویسے تو ہاتھ آتی نہیں ہو۔۔۔! کسی بہانے سے ہی سہی۔۔۔۔اور آج لگتا ہے عدن کو پورا قتل کرنے کا پروگرام بنا چکی ہو بیگم صاحبہ"۔وہ مخمور لہجے میں کہتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا ہی تھا۔کہ دروازے پر دستک ہوئی۔تو مستجاب کی سانس بحال ہوئی۔

"آجائیں"۔عدن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

صاحب آپ کو اور مستجاب بی بی کو بڑی بیگم صاحبہ بلا رہی ہیں"۔یہ کہتے ہوئے رانی نے مستجاب کو دیکھا ایک دم ہی بہت خوش ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہائے اللہ چھوٹی بی بی آپ اتنی پیاری لگ رہی ہیں ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔۔۔اللہ آپ دونوں کو نظر بد سے بچائے۔۔۔۔اور آپ کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے صاحب جی آپ بھی بڑے اچھے لگ رہے ہیں"۔رانی خوش ہوتے ہوئے بولی۔عدن حیدر نے کئی نوٹ نکال کر مستجاب کے اوپر سے وار کر اس کو پکڑا دیے۔

"رانی آپا ایک دعا تو آپ بھول ہی گئی"۔وہ شرارت سے بولا تو مستجاب نے اس سے ایک سخت گھوری سے نوازا۔

"اللہ آپ کو بہت جلد پیارے پیارے بچے دے"۔وہ یہ کہہ کر مستجاب کی طرف دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔عدن حیدر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جائشہ نے آج لنچ نہیں کیا تھا رضا بخاری کسی ضروری کام سے کہیں چلا گیا تھا پھر وہ آفس سے واپس نہیں آیا تھا جب کہ جائشہ سارا دن بولائی بولائی رہی۔اعجاز ہمدانی کے کئی دفعہ پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہ بتایا۔حنان کا اسے کتنی دفعہ فون آ چکا تھا کہ وہ گھر کب آئے گی۔آٹھ بجے کا پروگرام کر کے وہ گھر کی طرف روانہ ہوئی۔حنان اس کا انتظار کر رہا تھا وہ فریش ہو کر حنان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگی کیونکہ اسے بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا اور اسے کتنے کٹھن مراحل سے گزرنا تھا اس لیے وہ پہلے دن سے ہی ہمت ہارنا نہیں چاہتی تھی۔ رضا کے بابا تو پہلے ہی چلے گئے تھے۔مہرالنساء کی دوسرے دن فلائیٹ تھی اس لئے وہ اپنی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا بیٹا اتنی مرجھائی ہوئی کیوں لگ رہی ہو"۔انہوں نے اس کے چہرے سے اس کی پریشانی نوٹ کر لی۔

"کچھ نہیں آنٹی بس ایسے ہی تھک گئی ہوں"۔وہ سفر پر روانہ ہو رہی تھی اور جائشہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اپنی کوئی بھی پریشانی انہیں بتا کر پریشان کرے۔لیکن وہ بھی ایک عورت تھی اس کی پریشانی کو سمجھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ بیٹا تمہیں بڑی ہمت اور حوصلے سے رضا کو اس فیز سے باہر نکالنا ہے کیونکہ رانیہ کی محبت کی بڑی پکی مہر لگ چکی ہے اس کے دل پر۔۔۔ِ!اور اتنی سادہ کیوں ہو۔اس طرح رہو گی تو وہ کیسے تمہاری طرف متوجہ ہو گا۔

"لیکن آنٹی آپ کے بیٹے کی سوچ ذرا مختلف ہے وہ ظاہری حسن سے اتنا متاثر نہیں ہوتے"۔اس نے رضا بخاری کے بارے میں اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"یہ تو تم ٹھیک رہی ہو وہ ان ظاہری چیزوں سے اتنا خاص متاثر نہیں ہوتا لیکن ہے تو ایک مرد ہی ناں۔۔۔۔اور ظاہری خوبصورتی ہر انسان کو اچھی لگتی ہے۔۔ جبکہ تم میں دونوں خوبصورتیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔۔۔۔وہ تم سے بہت متاثر ہے جائشہ لیکن۔۔۔۔۔ایک بہادر لڑکی کی حیثیت سے بیوی کی حیثیت سے نہیں۔۔۔۔۔ اب تمہیں اسے بیوی کی حیثیت سے متاثر کرنا ہے اور یہی تمہارا امتحان ہے"۔وہ اس کے پاس بیٹھ کر بڑے رسان سے اسے سمجھا رہی تھی اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ وہ اسے کیسے متاثر کرے کیونکہ اسے وہ ادائیں نہیں آتی تھیں۔جس سے مرد کو متاثر کیا جا سکے۔لیکن اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تو وہ خوش ہو گئی۔

"کہاں گیا ہے رضا۔۔؟"انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"پتہ نہیں مجھے بتا کر نہیں گئے سر"۔وہ نارمل لہجے میں بولی۔

"اب یہ سر۔۔۔ور۔۔!کہنا چھوڑ دو کسی پیارے سے نام سے پکارا کرو وہ اب تمہارا شوہر بن چکا ہے تمہارا باس نہیں"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہیں تو میرے باس ہی ناں"۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تمہاری زندگی کا باس ہے وہ"۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔اور وہ سوچنے لگ گئی کہ وہ اب اپنے سر کو کس نام سے پکارے۔وہ حنان کو سلا کر سوچنے لگ گئی کہ اسے رضا کے کمرے میں جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔مہر النساء اس کی جھجک نوٹ کر گئی تھی۔

"بیٹا اپنے کمرے میں جاؤ ادھر کیوں بیٹھی ہوئی ہو"۔انھوں نے اسے بولا تو وہ چپ کر کے رضا کے کمرے کی طرف بڑھی اور رضا کی ماں سوچنے لگی کہ ٹی وی پر بیٹھ کر یہ لڑکی کتنا بولتی ہے۔۔۔اور صرف رضا کی بے توجہی کی وجہ سے وہ کتنی چپ چپ ہے۔انہوں نے رضا کو فون کیا اور گھر آنے کا جلدی کہا۔کمرے میں آکر وہ دیواروں کو دیکھنے لگ گئی۔جہاں پر رانیہ کی بہت زیادہ تصویریں لگی ہوئیں تھیں کئی تصویروں میں رضا بخاری بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ایک تصویر میں وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اتنا خوش ہو کے کھڑا تھا کہ چند لمحوں کے لیے جائشہ اس تصویر میں ہی کھو سی گئی۔رضا بخاری دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو انتہا کی پر اعتماد لڑکی ایک لمحے کیلئے نروس ہو گئی۔

محبت انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے ایک عام سی لڑکی کو بھی شوہر کی محبت بلا کا پر اعتماد بنا دیتی ہے۔۔۔۔اور ایک خاص سی لڑکی کو بھی شوہر کی لاپرواہی عام بنا دیتی ہے۔یہی حال اس وقت جائشہ کا تھا۔رضا کو دیکھتے ہیں وہ بلا مقصد اپنا فون کھول کے بیٹھ گئی۔وہ فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلا گیا فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم ادھر کیوں بیٹھی ہوئی ہو سو جاؤ۔۔۔!میں سٹڈی روم میں سو جاتا ہوں۔۔۔ماما کل چلی جائیں گی تو پھر تم حنان کے ساتھ سو جایا کرنا"۔وہ اپنے بال خشک کرتے ہوئے بولا تو وہ ایک لمحے کیلئے اسے دیکھنے لگی۔لیکن زیادہ دیر نہ دیکھ سکی کیونکہ رضا بخاری کا کسرتی جسم بغیر شرٹ کے نمایاں ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا لگاؤں آپ کے لئے"۔وہ لہجے کو نارمل بناتے ہوئے بولی کیونکہ دن کا غصہ تو اسے بہت تھا لیکن وہ دکھا نہیں سکتی تھی۔جس پر رضا بخاری اسے غور سے دیکھنے لگ گیا۔اور اپنا دن کا رویہ یاد آنے پر جائشہ کو دیکھ کر سوچنے لگ گیا کہ آیا یہ وہی لڑکی ہے جو کسی کی کوئی بھی بات برداشت نہیں کرتی۔اور اس کا آج برا رویہ بھی برداشت کر گئی ہے۔۔لیکن اس نے اپنے ان رویوں کا اس کو عادی بنانا تھا۔تاکہ وہ اس کی زندگی میں مداخلت نہ کرے۔شرٹ پہن کر وہ اس کے پاس آیا۔

"جائشہ تمہیں میرے کھانے پینے کی اور کسی بھی قسم کے کسی کام کی بھی کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔گھر میں نوکر موجود ہیں اگر میں نے کھانا کھانا ہوا تو میں خود بھی نکال سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔تم سو جاؤ میں ذرا ماما کے پاس جا رہا ہوں"۔وہ یہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اور جائشہ کا دل کیا کہ وہ رو دے اسے رونے والی لڑکیاں سخت زہر لگتی تھی۔لیکن آج دل کا معاملہ آپڑا تھا۔اور وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

★*******★*******★******★

مستجاب عدن حیدر کے ساتھ ہی اس کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی جب کہ تسلیم بھی پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"اور کتنی دور ہے عدن"۔وہ جو اسی کے خیالوں میں گم بیٹھا تھا اس کی آواز پر چونکا۔

"بس آدھا گھنٹہ اور"۔وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہی بولا۔جب وہ شادی ہال پہنچے تو ان کا پرتپاک طریقے سے استقبال کیا گیا۔اتنی محبت اور توجہ پا کر وہ مطمئن ہو رہی تھی کیونکہ شروع شروع میں جب وہ لندن سے آئی تھی تو تب اسے لگتا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی اچھا نہیں ہے۔لیکن ہر جگہ اچھے انسان بھی ہوتے ہیں اور برے انسان بھی ہوتے ہیں۔کئی ستائشی نظریں اس خوبصورت جوڑی کو فوکس کیے ہوئے تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"تسلیم تمہاری بیٹی جتنی خوبصورت لڑکی اس پورے خاندان میں نہیں ہے"۔ایک رشتے دار عورت تسلیم کے پاس آکر بولی۔تو تسلیم اپنی بیٹی کی نظروں ہی نظروں میں بلائیں اتارنے لگی۔

دادا نے اپنے پوتے اور پوتی کو جب ساتھ آتے دیکھا تو خوشی سے کھڑے ہو گئے۔

"بخشو جب دل کی خواہش مجسم صورت بن کر سامنے آئے تو کیا کرنا چاہیے"۔ملک اللہ داد خوش ہوتے ہوئے بولے۔تو ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر بخشو سمجھ گیا کہ اس کا مالک کیوں ہوش ہو رہا ہے۔

وہ دونوں دادا کے پاس آئے تو دادا نے دونوں کو بے ساختہ اپنے ساتھ لگالیا۔

"میری جان میری روح بستی ہے تم دونوں میں اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھے"۔وہ دونوں کے سروں پر بوسہ دیتے ہوئے بولے۔دونوں کے سر آپس میں ٹکرائے تو ناک سے ناک بھی ٹکرائی عدن حیدر کو شرارت سوجھی تو ایک لمحے کیلئے اپنے ہونٹ اس کے گال پر رکھ دیے۔جس پر اس نے کرنٹ کھا کر دادا کے سینے سے سر ہٹایا۔تو دادا حیرت سے پوتی کو دیکھنے لگ گئے۔

اور جب عدن کی آنکھوں میں شرارت دیکھی تو وہ بھی مسکرانے لگ گئے۔

"اور داماد کا بھی انتخاب خوب کیا ہے بڑی اچھی جوڑی ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔!اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔اور ہمیشہ ان کی جوڑی سلامت رکھے۔اس عورت نے یہ دعا دی تو تسلیم آمین بھی نہ کہہ سکی کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو یہاں سے نکالنا چاہتی تھی۔تھوڑی دیر بعد کھانا کھانے کے بعد ایک چھوٹی سی محفل موسیقی رکھی گئی تھی۔جس میں ملک کے مشہور غزل خواں کو بلایا گیا تھا۔سٹیج کے سامنے ہی صوفے لگے ہوئے تھے۔عدن جو کہ اپنے مرد رشتے داروں میں بیٹھا ہوا تھا۔اور کئی نظریں اٹھتی ہوئی مستجاب پر محسوس کر رہا تھا ایک دم ناگواری سے اٹھا۔اسے لے کے ایک سائیڈ پر صوفے پہ بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن کیا ہوا ہے ادھر کیوں لے آئے ہو"۔وہ غصے سے بولی۔

"تمہیں خود نہیں محسوس ہو رہا کہ میں تمہیں ادھر کیوں لایا ہوں۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے تمہاری کوئی منطق سمجھ نہیں آتی۔۔۔ادھر ایک سائیڈ پر لے کے آگئے ہو۔۔۔۔میں خاک شادی انجوائے کروں گی"وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔کیونکہ وہ خاندان کی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ کر انجوائے کر رہی تھی۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں کیوں لے کے آیا ہوں۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی گندی نظر تم پر پڑے"۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"خود چاہے جیسے مرضی دیکھو"۔وہ منہ بنا کر بولی تو اس عدن اس کی بات پر مسکرا کر رہ گیا۔

"میری جان بڑے حقوق حاصل ہیں مجھے شوہر ہوں تمہارا چاہیے جیسے مرضی دیکھوں۔۔۔میری محرم ہو میرا ۔۔۔۔ا"ابھی وہ کچھ کہنے لگا تھا لیکن چپ کر گیا۔

تو وہ اسے دیکھنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"لڑکیاں بھی تمہیں گھور گھور کے دیکھ رہی ہیں اب تمہارا علاج کیا کروں۔۔۔۔ تمہیں کہاں چھپاؤں"۔وہ تنگ کر بولی اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

"کہیں بھی چھپا لو۔۔۔۔ تمہیں کس نے روکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ کہیں بھی جگہ دو گی عدن حیدر خوشی سے قبول کرے گا"۔وہ دلکش لہجے میں اس کے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔تو ایک لمحے کے لیے وہ اس سے لمبے چوڑے مرد کو دیکھنے لگ گئی۔جو محبت کا اظہار نہ کر کے بھی اپنی ہر عادت سے بتا رہا تھا کہ وہ اس سے کتنی

Posted On Kitab Nagri

محبت کرتا ہے۔لائٹ گرین شلوار قمیض اوراس کے اوپر سٹائلش سی واسکٹ پہننے وہ ماحول پر چھارہا تھا۔کیمرہ مین انہیں دیکھ کران کے قریب آیا۔

"سر ایک دو تصویر ہو جائے"۔کیمرہ مین ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا تو عدن نے ہاں کا اشارہ کیا۔

"سر تھوڑا سا قریب ہو کر بیٹھیں"۔کیمرہ مین نے کہا عدن مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا۔جس پر وہ اپنی دھڑکنوں کے شور کو قابو کرنے کے جتن کرنے لگی۔

"سر اپنی مسز کے کندھے پر ہاتھ رکھیں"۔کیمرہ مین نے کہا تو مستجاب نے کھا جانے والی نظروں سے کیمرہ مین کو دیکھا۔جس پر وہ حیران ہوا۔

"آرام سے بیٹھو مسز۔۔۔!سب کو یہ نہ محسوس کرواؤ کہ تم مجھے شوہر کی حثیت سے اتنا خاص پسند نہیں کرتی"۔ عدن تھوڑا سا سنجیدہ ہو کر دانت پیستے ہوئے بولا تو وہ چپ کر گئی۔عدن نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کیمرہ مین نے اس خوبصورت منظر کو اپنے کیمرے میں قید کر لیا۔

"سر اب ایک تصویر کھڑے ہو کر"۔کیمرہ مین اپنے پروفیشنل انداز میں بولا۔عدن نے ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔

"اپنی مسز کی کمر میں ہاتھ ڈالیں اس سے بڑی خوبصورت تصویر آئے گی"۔کیمرہ مین نے مستجاب کے ایکسپریشن کو دیکھتے ہوئے کہا اسے لگا کہ شاید ان دونوں کی آپس میں کوئی لڑائی ہوئی ہے جس پر لڑکی کا منہ سوجا ہوا ہے۔

"پلیز بھائی آپ دولہا اور دلہن کا فوٹو شوٹ کریں ہمارا نہیں"۔اب کہ وہ تنگ آ کر بولی۔

"میڈم۔۔!آپ دونوں ہی اسپیشل لگ رہے ہیں اس لئے میں آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔۔۔۔۔ماشااللہ بہت اچھا کپل ہے آپ کا"۔کیمرہ مین نے ستائشی انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آپ بنائیں تصویر"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو اپنی طرف کھینچا۔ جس سے وہ اس کے کندھے سے آلگی۔ عدن نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا۔ اس نے غصے سے گھور کر عدن کو دیکھا اور اسی منظر کو کیمرہ مین نے اپنے کیمرے میں قید کر لیا۔ عدن نے اسے جانے کا بولا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب مستجاب کے صبر کی حد ہو گئی ہے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اسی کے سامنے ہی اس کی عزت افزائی کرنا شروع کر دے۔ تھوڑی دیر بعد محفلِ موسیقی شروع ہوئی عدن نے کبھی ان چیزوں میں دلچسپی نہیں لی تھی لیکن آج وہ اس کی قربت میں یہ سب بہت انجوائے کر رہا تھا۔ لیکن یہ محفل موسیقی ذرا سو بر ٹائپ کی تھی۔ جس میں پہلے ایک غزل گو کو بلایا گیا۔ ایک مشہور غزل جب غزل خواں نے شروع کی تو عدن کے دل کی حالت بھی عجیب ہونے لگی۔

زندگی میں تو سبھی پیار کیا کرتے ہیں
میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا

الفاظ کیا تھے عدن کو ایسے لگا کہ جیسے اس کے اظہار کو زبان مل گئی ہے۔ ایک لمحے کے لئے اپنے پاس بیٹھی ہوئی اپنے دل کی دشمن کو بڑے غور سے دیکھا تو وہ اس کی بولتی نظروں سے ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ جزبر ہو کر رہ گئی۔

تو ملا ہے تو یہ احساس ہوا ہے مجھ کو
یہ میری عمر محبت کے لیے تھوڑی ہے
اک ذرا سا غم دوراں کا بھی حق ہے جس پر

Posted On Kitab Nagri

میں نے وہ سانس بھی تیرے لیے رکھ چھوڑی ہے
تجھ پہ ہو جاؤں گا قربان تجھے چاہوں گا
میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا

الفاظ کیا تھے سحر تھا۔اور عدن کی نگاہیں اس پر یہ سحر پھونک رہی تھیں۔دوسرے صوفے پر بیٹھے ملک اللہ داد اپنے پوتے کی دیوانگی کو ملاحظہ کر رہے تھے۔جبکہ تسلیم بھی اس چیز سے بے خبر نہ تھی۔وہ اپنی جگہ کئی دفعہ پہلو بدل چکی تھی۔

اپنے جذبات میں نغمات رچانے کے لیے
میں نے دھڑکن کی طرح دل میں بسایا ہے تجھے
میں تصور بھی جدائی کا بھلا کیسے کروں
میں نے قسمت کی لکیروں سے چرایا ہے تجھے
پیار کا بن کے نگہبان تجھے چاہوں گا
میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا

Posted On Kitab Nagri

عدن کی گرفت مستجاب کے ہاتھ پر مضبوط ہوئی۔اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن اس نے اشارے سے منع کر دیا۔ تو اس نے زور سے اپنی آنکھیں میں میچ لیں۔ کیونکہ دل پر نقب لگ چکی تھی۔اور وہ اپنے دل کی بات کو مسلسل جھٹلا رہی تھی۔ تسلیم کو اپنے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

تیری ہر چاپ سے جلتے ہیں خیالوں میں چراغ
جب بھی تو آئے جگاتا ہوا جادو آئے
تجھ کو چھو لوں تو اے جان تمنا مجھ کو
دیر تک اپنے بدن سے تری خوشبو آئے
تو بہاروں کا ہے عنوان تجھے چاہوں گا
میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا

مستجاب کے صبر کی حد یہاں تک تھی۔وہ اپنا ہاتھ عدن کے ہاتھ سے چھڑواتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی۔ جس پر عدن کو اس پر حیرت نہ ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ جن مراحل سے وہ گزر چکا ہے اب ان سے گزرنے کی باری اس کی نازک سی جان کی ہے۔

★******★*******★

رضا جب کمرے میں آیا تو جائشہ ابھی تک جاگ رہی تھی۔ جس پر اس نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"تم ابھی تک جاگ رہی ہو جائشہ"۔ وہ اپنے فون کا چارجر اٹھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر کچھ باتیں کرنی ہے آپ سے"۔وہ بڑی ہمت مجتمع کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے بولو میں سن رہا ہوں"۔اسے اندازہ تو تھا کہ وہ کیسی باتیں کرے گی۔

"سر ٹھیک ہے میں آپ سے شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔اور آپ مجھ سے بالکل بھی شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔لیکن بعد میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپ نے خود شادی کے لیے ہاں کر دی۔۔۔۔لیکن سر میں پہلے دن ہی آپ سے شکایت تو نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن کیا کروں۔۔۔دل کے ہاتھوں مجبور ہوں"۔وہ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔

"میں نے تمہیں یہ سب باتیں پہلے ہی بتائی ہوئی تھیں اور میں نے تمہیں کوئی بھی کسی بھی قسم کی آس نہیں دلائی جائشہ۔۔۔پھر مجھ سے تم میرے رویے پر سوال نہیں کر سکتی۔....ہاں تب سوال کر سکتی ہو جب میں تم پر کسی بھی قسم کی روک ٹوک کروں۔۔۔یا کوئی ظلم اور زیادتی کروں۔۔تو تم مجھ سے سوال کرنے کا حق رکھتی ہو۔۔۔تم اپنے ہر فیصلے میں آزاد ہو۔۔۔۔جیسے چاہو زندگی گزارو۔۔۔۔۔!میرا تمہاری زندگی میں کوئی عمل دخل نہیں ہو گا۔۔اس بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔۔۔۔ٹی وی پر پروگرام کرنا چاہتی ہو تو کرلو نہیں کرنا چاہتی تو نہ کرو۔۔۔۔۔!یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔۔۔جتنی رقم چاہتی ہو تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل ٹرانسفر ہو جایا کرے گی۔۔۔۔۔۔لیکن پلیز اس سے زیادہ میری ذات سے کوئی امید مت باندھنا"۔رضا بخاری نے بڑے ٹھہرے لہجے میں بڑے رسان سے اسے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔

"مجھے تو صرف رضا بخاری چاہیے اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگتی۔وہ صرف دل میں سوچ کر رہ گئی۔

"تھینک یو سر اتنی آزادی دینے کے لئے۔۔آپ کی بہت مشکور ہوں۔۔۔لیکن ایک کرم فرمائیں میرے اوپر۔۔۔!پلیز ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیا کریں اور میں جو بھی آپ کا کام کروں پلیز مجھے اس سے منع نہ کیا

Posted On Kitab Nagri

کریں۔۔۔۔اس کے علاوہ فی الحال میں آپ سے کچھ نہیں مانگوں گی"۔وہ بڑے دھیمے لہجے میں بولی تو رضا بخاری کو وہ کوئی اور ہی جائشہ لگی۔

"لیکن تم میرے اوپر کسی چیز کو تھوپنے کی کوشش نہیں کرو گی۔۔۔میری روٹین پر اثر انداز نہیں ہو گی"۔ رضا بخاری اسے اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اسے پتہ تھا کہ جب وہ ایک دفعہ اس کے اوپر حاوی ہو گئی تو وہ اس کی عادی ہو جائے گی۔

"سر آج آپ نے میرے ساتھ آفس میں کچھ اچھا نہیں کیا"۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی گلہ کر بیٹھی۔

"ہاں میں نے اچھا نہیں کیا میں مانتا ہوں لیکن تم اپنی زندگی جیو اور مجھے اپنی زندگی جینے دو پلیز"۔رضا نے پھر بڑے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ دی ایک لمحے کے لیے جائشہ کو بہت غصہ آیا۔

"ٹھیک ہے سر آئندہ آپ سے کوئی شکایت نہیں کروں گی"۔وہ اٹھ کر بیڈ کی طرف چلی گئی۔رضا بخاری نے اس کا غصہ نوٹ کر لیا تھا۔

"اور ہاں ایک اور بات جب مجھ سے تنگ آنے لگو تو بتا دینا اس وقت تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔۔! کبھی اپنے ساتھ باندھ کر نہیں رکھوں گا۔۔۔! یہ میرا تم سے وعدہ ہے"۔وہ اس کی سماعتوں پر بڑے آرام سے زہر گھول کر سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔اور وہ پیچھے ہونق بیٹھی اس کی بات پر غور کرنے لگ گئی ایک دم غصے سے اٹھ کر اس کے پیچھے جانے لگی۔لیکن دروازے تک جا کر رک گئی۔

جائشہ اپنے اوپر قابو رکھو اب چاند کو چھونے کی تمنا کر رہی ہو تو ستاروں کی طرح اس کے گرد ایک کہکشاں بنانا ہو گا۔ تا کہ وہ اس کہکشاں کے درمیان ہی چمکتا رہے اس سے نکل ہی نہ سکے۔وہ دل ہی دل میں ارادے باندھتی ہوئی بیڈ پر لیٹ گئی اور تکیے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔رضا بخاری کی خوشبو محسوس کرنا چاہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں دل میں رکھا تھا

ذرا سا دل ہی رکھ لیتے

اس نازک سی صاف اور شفاف کردار رکھنے والی لڑکی کو کیا پتا تھا کہ ایک مرد کی قربت کیا ہوتی ہے اور نہ ہی ایسے راستوں کی مسافر تھی۔وہ رضا بخاری کی قربت کی اتنی خواہشمند نہ تھی جتنی اس چیز کی وہ اس کے ساتھ بالکل دوستوں کی طرح رہے۔اپنے دل کی ہر بات اس مہربان سے بلا جھجک کہہ دے۔اور رضا بخاری بھی اپنی ہر پریشانی اور ہر غم اس کو بتائے۔نہ کہ اس طرح گھٹ گھٹ کر جیے۔وہ مہربان ویسے تو بڑا مہربان تھا لیکن اس وقت سنگدل بنا ہوا تھا۔

رضا صاحب ہم اپنا ضبط آزماتے ہیں اور آپ اپنی سنگدلی نبھاؤ"۔یہ کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر پڑی رضا کی تصویر کو بے اختیار آنکھوں سے لگا لیا۔

★******★*******★

تھوڑی دیر تک عدن ادھر ہی بیٹھا رہا اس کا انتظار کرتا رہا لیکن جب وہ نہ آئی تو وہ اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"کیوں آ گئی ہو ادھر۔۔۔۔! چلو اندر"۔وہ اس کے پاس آکر بولا۔

"نہیں میرا دل بہت گھبرا رہا تھا اس لئے میں باہر آئی ہوں"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"جاؤ تم انجوائے کرو جا کے میرے پیچھے کیوں آ گئے ہو"۔لہجے میں ہلکی سی ناگواری تھی۔اس پر وہ مسکرانے لگا تو وہ اس کو گھورنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"جب میں مسکراتا ہوں تب پرابلم ہوتی ہے اور جب نا مسکراؤں۔۔۔تب بھی تمہیں پرابلم ہوتی ہے پہلے تو فیصلہ کرلو کہ تم مجھے کس روپ میں دیکھنا چاہتی ہو"۔اس کی حالت سے وہ کچھ کچھ اندازہ لگا رہا تھا۔

"دن بدن تمہاری گستاخیاں بڑھتی جا رہی ہیں عدن"۔وہ سرد انداز میں بولی تو عدن کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس کا دل کیا ہے اس کا سر پھاڑ دے۔

"مستجاب یہ چیز میں نے تمہیں پہلے سمجھائی تھی کہ میں فرشتہ نہیں ہوں ایک عام سا انسان ہوں۔میں اپنے ضبط سے زیادہ خود پر بند باندھ رہا ہوں۔۔۔۔اور جہاں تک گستاخی کرنے کی بات ہے ابھی تو میں نے کوئی گستاخی کی ہی نہیں ہے"۔وہ اس کے قریب آکر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا تو وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

"یار اتنا غصہ بھی ٹھیک نہیں ہے میں بھی دادا سے شکایت لگا سکتا ہوں تمہاری"۔وہ معصوم صورت بنا کر بولا۔

"کیا شکایت لگاؤ گے تم دادا سے میری ہاں"۔اب کے وہ بھڑک کر بولی۔

"یہ ہی۔۔کہ آپ کی پوتی تو مجھے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتی"۔وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"اچھا تم دادا سے یہ بولو گے۔۔۔کتنے بے شرم ہو گئے ہو تم"۔وہ صدمے سے بولی۔

"ہاتھ ہی تو پکڑا تھا تمہارا۔۔۔اس میں غصہ کرنے والی کونسی بات ہے"۔اب کے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے گھر جانا ہے عدن"۔وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے میں خود بھی نہیں چاہتا کہ تم اور یہاں رکو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ تمہیں دیکھیں یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔اپنی شدت بیان کرنے سے وہ اسے کس کس بات پہ روک سکتی تھی۔وہ اب پھر اس کی بات کو اپنے مطلب کے مطابق ڈھال گیا تھا۔

"عدن تم۔۔۔۔۔!لیکن باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے اپنی ماں کو آتے دیکھ کر وہ چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر کیوں آگئی ہو۔۔؟"وہ اس کے قریب آکر بولی۔

"ایسے ہی ماما شور سے کان دکھنے لگے تھے۔۔اس لئے میں باہر آگئی"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اس کی ماں کو پتہ چل گیا کہ یہ مسکراہٹ اوپری قسم کی ہے۔اس نے بڑے غور سے اپنی خوبصورت بیٹی کو دیکھا۔

کوئی زاہد بھی اسے دیکھتا تو لمحے میں اس کا ایمان ڈول جاتا وہ تو دلاور ملک کا بیٹا تھا۔یہ سوچ کر ہی تسلیم کی ایک دم سے طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لئے وہ بھی اس کے پیچھے باہر آگئی۔

"کیا ہوا ماما؟"وہ ماں کے چہرے کی رنگت متغیر ہوتے دیکھ کر بولی۔

"کچھ نہیں ایسے ہی بس میرا دل گھبرا رہا تھا"وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو عدن بھی آگے بڑھا۔

"آنٹی چلیں گھر چلتے ہیں گھر جا کر ذرا انٹی کا چیک اپ کر لینا تم"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اپنے دادا جان کو بتا آؤ تو پھر گھر چلتے ہیں"وہ عدن کو دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں بولی۔تو وہ کچھ سوچتے ہوئے ہال کے اندر چلا گیا۔

"میں نے جو کہا تھا وہ لفظ بہ لفظ درست ثابت ہو رہا ہے ناں"۔وہ بیٹی کو دیکھتے ہوئے خشک لہجے میں بولی۔

"کیا ماما؟"وہ سمجھ تو گئی تھی لیکن جان بوجھ کر انجان بنی۔

"کیا تمہیں عدن کی آنکھوں میں کچھ نظر نہیں آرہا۔۔۔۔ایک جنون ہے اس کی آنکھوں میں۔۔۔اب تو مجھے تم پر بھی شک ہو رہا ہے۔۔۔مجھے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا مستجاب"۔تسلیم کے لہجے میں شکوک و شبہات بول رہے تھے۔

"ماما ایسی بات بالکل نہیں ہے۔۔عدن تو ویسے ہی میرے ساتھ مذاق کر جاتا ہے"۔وہ اپنے یقین کی تردید کرتے ہوئے بولی تو تسلیم نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کس دنیا میں رہ رہی ہو مستجاب۔۔۔۔! تمہارے لہجے کا کھوکھلا پن مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی کہ عدن آگیا اور تسلیم کی بات ادھوری رہ گئی۔

"میں دادا جان کو بتا آیا ہوں چلیں"۔ یہ کہتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترنے لگا۔ تو وہ بھی اس کے پیچھے چل دیں۔ سارا راستہ خاموشی سے کٹا۔ مستجاب کے دل میں مسلسل ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ اور وہ اس آگ میں خود کو جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی۔ کمرے میں آکر اس نے سب سے پہلے خود کو زیور سے آزاد کیا۔ کلائیوں پر جگہ جگہ سرخ نشان پڑ چکے تھے۔ اور کان بھی دکھ رہے تھے۔ لیکن نیکلس اس سے نہیں کھل رہا تھا اب تو عدن کو نہیں بولوں گی یہ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگی تو عدن اسے پکار بیٹھا۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟

"ماما سے نیکلس کا ہک کھلوانے جا رہی ہوں"۔ اس کی بات سن کر عدن کے چہرے پر ایک دم ناگوار تاثرات ابھرے۔

"میں تمہیں نظر نہیں آ رہا مسز"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس کے قریب آیا تو وہ گھبرا گئی۔

"گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔! کھا تو نہیں جاؤں گا میں تمہیں"۔ وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔

"پہلے تم نے کیا کیا تھا"۔ وہ منہ بنا کر بولی تو عدن کو اس پر بے اختیار پیار آیا۔

"آپ کچھ نہیں کرتا مسز"۔ وہ اندر ہی اندر اپنی بے اختیاریوں کو ڈپٹتے ہوئے بولا۔ بڑے آرام سے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔ مستجاب نے اس کے ہاتھ کے دہکتے ہوئے لمس پر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کو اس سے پہلے کبھی اس کے لمس پر اتنی گھبراہٹ نہیں ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تجھ کو چھو لوں تو اے جان تمنا مجھ کو

دیر تک اپنے بدن سے تری خوشبو آئے

وہ ساحر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے نیکلس کا ہک اتار کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ مستجاب کو لگا کے وہ قطرہ قطرہ اس کی جان نکال رہا ہے۔

"میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی عدن"۔اب کے وہ بے بسی سے اس پر چلائی۔

"میں نے کیا کیا ہے اب تو ایک سیکنڈ سے پہلے ہی اتار دیا ہے"۔وہ جان کر انجان بنتے ہوئے بولا۔

"تم میرے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہو"۔وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"عدن حیدر اور فلرٹ واہ واہ۔۔۔۔ہاں اگر فلرٹ بھی کر رہا ہوں تو اس کو دل پر مت لو تم"۔وہ لاپرواہی سے بولا ایک دم اس کی نظر اس کی گردن پر گئی جو جگہ جگہ سے سرخ ہو چکی تھی۔اس کی کلائیوں پر بھی چوڑیاں پہننے سے الرجی ہو چکی تھی۔عدن کو اپنے اوپر افسوس ہونے لگا کہ کیوں اس نے فورس کر کے اسے زیور پہننے کا بولا تھا۔

"مستجاب تمہاری گردن اور کلائیوں پر بہت زیادہ نشان پڑھ چکے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔

"یار کیا دیکھنے دو۔۔۔ہر وقت مجھ پر الزام ہی دھرتی رہتی ہو"۔وہ اب کے ہلکے سے غصے سے بولا۔

"تم تو رہنے ہی دو۔۔۔۔تو بہتر ہے"۔وہ بھی غصے سے کہہ کر اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں چلی گئی۔

دروازے کے ساتھ کچھ دیر تک ٹیک لگا کر کھڑی رہی۔اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کے لیے گھرے گھرے سانس خارج کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب تمہارے ساتھ بہت برا ہونے جا رہا ہے یہ شخص اپنی آنکھوں سے ہی مجھے مار دے گا"۔ رہ رہ کر اس کا دل ہول رہا تھا۔ جب کہ آج عدن حیدر کا دل کچھ پر سکون سا تھا۔ کیونکہ اس نازک سی لڑکی کے دل میں وہ قبضہ کرنے کی کوششیں کامیاب ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ چینج کر کے منہ دھو کر کمرے میں آئی تو اسے بیڈ پر سوتے ہوئے پایا۔ وہ صرف واسکٹ اتار کر انہیں کپڑوں میں سو گیا تھا۔ اس کے سونے پر وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرتے ہوئے اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

★******★*******★

دوسرے دن اس نے رضا بخاری کے ساتھ کسی بھی قسم کی ایسی ویسی بات کرنے کی کوشش نہ کی۔ مہرالنساء امریکہ جا چکی تھی۔ وہ دونوں حنان کو سکول چھوڑ کر آفس آ گئے۔ وہ سارا دن رضا کے روم میں نہ گئی۔ رضا بخاری کو محسوس تو ہو گیا تھا کہ وہ دل ہی دل میں اس پر غصہ ہے لیکن ایسا ہی تو وہ چاہتا تھا۔ ایک لڑکی کے اجتماعی ریپ کا واقعہ ہو گیا تھا۔ اسی لمحے جائشہ آفس سے اس لڑکی کے گھر کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ لیکن لاکھ کوششیں کرنے کے باوجود بھی اس کے گھر والوں نے اس کی اس لڑکی سے بات کروانا ٹھیک نہ سمجھا۔

"دیکھیں۔۔۔! سارے میڈیا والے ایک جیسے نہیں ہوتے میں آپ کا میڈیا پر نام اچھلنے نہیں دوں گی یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔۔ ایک دفعہ مجھے اس لڑکی سے مل/تو لینے دیں۔۔۔۔! آپ انٹرویو نہیں دینا چاہتے نہ دیں۔۔۔ پلیز میں آپ کی بیٹی کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ یہ میرا موبائل بھی اپنے پاس رکھ لیں۔۔ میں کوئی تصویر بھی لینے کی کوشش نہیں کروں گی"۔ اس نے لڑکی کے بے بس باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں

Posted On Kitab Nagri

نے اسے لڑکی سے ملنے کی اجازت دے دی۔اس لڑکی سے ملاقات کے بعد وہ سارا راستہ اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتے ہوئے ضبط سے بیٹھی رہی۔لیکن اپنے کیبن میں آکر اپنے اوپر اختیار کھو بیٹھی اور زار و قطار رونے لگ گئی۔

رضا بخاری دروازہ کھول کر اندر آیا تو اسے اس طرح روتے دیکھ کر ایک دم بوکھلا گیا بے اختیار اس کے قریب آیا۔

"کیا ہوا جائشہ تم رو کیوں رہی ہو"۔وہ فکر مندی سے بولا۔تو اس نے آنسوؤں سے تر چہرہ اوپر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"سر میں اس لڑکی کے گھر سے ہو کر آئی ہوں جس کا اجتماعی ریپ ہوا ہے۔۔۔۔۔سر ایسے لوگ جانور کہلانے کے بھی لائق نہیں ہیں میں آپ کو لڑکی کی حالت بتا نہیں سکتی"۔یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی قطار بہنے لگی۔

"جائشہ ہم جس فیلڈ میں ہیں اس میں ہمیں دوسروں سے زیادہ حوصلہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اب تو یہ واقعات معمول کا حصہ بن چکے ہیں۔۔۔جو کہ بہت دکھ کا مقام ہے۔۔۔۔اپنے آپ کو سنبھالو حوصلہ نہیں ہارنا اس طرح کے واقعات پر بہادری سے پروگرام کرنے ہیں۔۔۔۔۔اگر ہم ہی حوصلہ ہار دیں گے تو ان جیسے لوگوں کی دادرسی کون کرے گا۔۔۔۔ہم ان مظلوموں کی آواز ہیں۔۔۔۔اور اس آواز کو مضبوط اور بلند ہونا چاہیے"۔ رضا نرم لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"سوری سر ہوں تو ایک لڑکی۔۔۔۔آج اس لڑکی کی حالت دیکھ کر خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی"۔جائشہ اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"یہ بہت اچھی بات ہے کہ تم اس لڑکی کا درد اپنے اندر محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔۔کھانا کھایا تم نے؟"۔کہاں تک وہ خود کو لاپرواثابت کر سکتا تھا۔اس لئے اس سے پوچھ بیٹھا۔

"نہیں سر اس طرح کا واقعہ دیکھنے کے بعد کھانا کھانا کیا خاک سوجھنا ہے"۔۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو ہمت اور حوصلے سے کام لو میں تمہارے لیے کھانا بجھواتا ہوں۔۔۔کھا کر خود میں تھوڑی ہمت پیدا کرو اور آج کے پروگرام کا ٹاپک بدل دو۔۔۔آج تمہارا پروگرام اسی موضوع پر چلے گا۔۔۔۔اس لئے کھانا کھا کر تیاری شروع کر دو"۔وہ نرمی سے کہتا ہوں اس سے کے کیبن سے باہر نکل گیا۔

جائشہ اس کے نرم لہجے پر حیران نہ ہوئی کیونکہ اسے پتا تھا کہ رضا بخاری فطرتاً ایک نرم خو انسان ہے۔تھوڑی دیر بعد اس کے لیے ملازم کھانا لے کر آیا وہ تو وہ تھوڑا سا زہر مار کر کے پروگرام کی تیاری شروع کرنے لگ گئی۔

وہ اپنے پروگرام میں تابڑتوڑ سیاستدانوں سے سوالات کر رہی تھی۔آج کے پروگرام میں وہ کچھ جذباتی سی ہو گئی تھی۔

"سر اس چیز کی روک تھام کے لیے قانون کب بنے گا۔۔۔ایسا قانون کہ اس طرح کا کام کرنے سے پہلے ایک مجرم ہزار دفعہ سوچے۔۔۔ہم مسلمان ہیں۔۔۔جبکہ غیر مسلم ممالک میں بھی اس چیز پر سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔۔۔۔آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں"۔جائشہ نے وزیراعلی کے مشیر سے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا۔

"مس جائشہ ہم قانون بنا رہے ہیں لیکن یہ ذرا قانونی کام ہیں۔۔۔ایک قانون بننے میں تھوڑی دیر تو لگتی ہے"۔وزیراعلی کا مشیر بابر لاکھانی بڑے آرام سے بولا۔

"لیکن سر کب تک یہ قانون بنے گا"اس نے تلخ لہجے میں سوال کیا۔

" دیکھیں کچھ دنوں تک ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ قانون بن جائے پھر ہم اس کو قومی اسمبلی میں پیش کریں گے تاکہ اس پر بحث ہو سکے اور اپوزیشن اور حکومت مل کر اس کو پاس کرے"۔بابر لاکھانی نے بڑے آرام سے جواب دیا۔جس پر جائشہ اپنے اوپر تھوڑا سا اختیار کھو بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

" سر یہ تو وہ کہاوت ہو گئی ہے کہ۔۔۔۔۔روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجا رہا ہے۔۔۔۔۔کسی بھی قانون کو پاس کروانے میں اتنی سستی کیوں ہے آخر۔۔۔اگر اس کی جگہ آپ کی بیٹی ہوتی تو کیا آپ سب سیاستدان اتنی ہی دیر کرتے "۔جائشہ نے شیرنی کی طرح سوال کیا تو بابر لاکھانی نے ایک ناگوار نظر اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔

"مس جائشہ جو واقعہ ہوا ہے آپ پلیز اسی پر فوکس کرے ہمارے گھروں تک نہ آئیں "۔وہ ہلکا سا غصے سے بولا۔

"کیا یہ پاکستان۔۔۔آپ کا گھر نہیں ہے۔۔۔۔کیا اس کی بیٹیاں آپ کی بیٹیوں جیسی نہیں ہیں۔۔۔وہ بھی آپ کی ذمہ داری تھی بابر صاحب۔۔۔آپ تو اپنے محل نما گھروں میں بڑے آرام سے سو رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اور قوم کی بیٹیاں کئی ایسے ہوس پرست درندوں کا شکار ہو رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔کیا فائدہ آپ کا حکومت میں بیٹھنے کا۔۔۔۔کہ کسی مجرم کو سزا کا کوئی ڈر ہی نہیں ہے۔۔۔۔اپنی بیٹیوں کا نام آنے پر آپ کے چہرے کے تاثرات ہی بدل گئے ہیں۔۔۔۔۔بات کا جواب دیں بابر لاکھانی صاحب "۔وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔اس نے بابر لاکھانی کو اسی کے جواب میں پھنسا دیا تو وہ لاجواب ہو کر رہ گیا۔

"مس جائشہ آپ خوا مخواہ ہائپر ہو رہی ہیں میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا آپ غلط سمجھیں "۔بابر لاکھانی نے اسے آرام سے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے زبان سے اب کوئی بھی ایسا ویسا لفظ ادا ہوا تو سوشل میڈیا پر اس کے خلاف ایک طوفان برپا ہو جائے گا۔

"سر میں جو سمجھی۔۔۔ٹھیک سمجھی میں ہائپر نہیں ہو رہی میں آج اس لڑکی کی حالت دیکھ کر آئی ہوں میں اپنے اوپر قابو نہیں رکھ پا رہی سر۔۔۔۔سر مجھ جیسی مضبوط اعصاب کے مالک لڑکی اس لڑکی کی حالت دیکھ کر اندر سے ٹوٹ چکی ہے "۔یہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں نمی گھل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں مس جائشہ ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں ناں۔۔۔۔انشااللہ بہت جلد ایسا قانون آئے گا کہ اس طرح کے درندوں کو ہم عبرت کا نشان بنادیں گے"۔وہ بڑے آرام سے بولا۔

پروگرام کو ختم ہونے کا ٹائم ہو گیا تھا۔کنڑول روم سے اس کے کانوں میں آواز پڑی تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔

"آخر کب تک ایسا قانون بنے گا جب ایسے درندوں کو الٹا لٹکا یا جائے گا۔۔۔۔۔قانون بنانے تک کتنی ہی بنت حوا ایسے درندوں کی ہوس کا نشانہ بنیں گی۔۔۔کب تک۔۔۔آخر کب تک۔۔۔۔جاگو کیوں سو رہے ہو۔۔۔۔میرا حکومت وقت سمیت پورے معاشرے کے ذمہ دار لوگوں سے یہ سوال ہے۔۔۔۔وہ آپ کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔وہ میری بیٹی تھی۔۔۔۔۔لاکھانی صاحب وہ آپ کی بیٹی تھی وہ پوری قوم کی بیٹی تھی۔آخر میں اپنی قوم کی بیٹیوں کو یہ پیغام دینا چاہوں گی۔۔۔ایسے درندوں کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو مضبوط کرو۔

محبتوں کے اساس لہجے
حقیقتوں کے عکاس لہجے
اے بنت حوا سنبھل کے رہنا
فریب ہیں یہ مٹھاس لہجے

آج دل بہت بوجھل سا ہے۔۔۔۔خدا ہم سب کی بیٹیوں کی عزتوں کی حفاظت کرے۔۔۔!جائشہ بخاری کو اجازت دیجیئے فی امان اللہ"۔

Posted On Kitab Nagri

پروگرام ختم کر کے وہ اپنا مائیک اتار کر تیزی سے اپنے کیبن کی طرف نکلتی چلی گئی۔کیونکہ ایک آٹھ سال کی بچی کے بھی ریپ کی اس نے ابھی خبر سنی تھی۔کبھی نہ رونے والی جائشہ آج ٹیبل پر سر رکھ کر بے انتہا رو رہی تھی۔

رضا بخاری اس کی حالت محسوس کر چکا تھا اس لئے اس کے پیچھے آ گیا۔

"جائشہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔!خود کو سنبھالو تم تو بڑی ہمت والی لڑکی ہو"۔رضا بخاری نرم لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"سر جو میں دیکھ آئی ہوں وہ مجھے نہیں بھولتا"۔وہ بلکل معصوم بچوں کی طرح رو رہی تھی۔رضا بخاری نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"یو آر ویری بریو گرل"۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔اور انٹر کام پر لڑکے کو پانی لانے کا بولا۔

تھوڑی دیر بعد لڑکا پانی لے کر آیا تو اس نے پانی کی بوتل کھول کر پانی گلاس میں ڈالا اور اسے پینے کے لیے دیا۔اسی اثنا اعجاز ہمدانی بھی دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا اور جائشہ کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

"جائشہ تم اتنی کمزور تو نہیں ہو۔۔۔خود کو سنبھالو اور اس اچھائی اور برائی کی جنگ کو ہمیں بڑے حوصلے کے ساتھ لڑنا ہے"۔اعجاز ہمدانی بھی اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولا۔

"سر سوری میں نے آپ سب لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔۔۔آئی ایم سو سوری"۔وہ تھوڑی شرمندہ سے تھی۔

"کوئی بات نہیں ہے۔۔۔سر میں جا رہا ہوں اور اس کا ذرا دھیان رکھیے گا"۔ہمدانی رضا کو اشارہ کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ذرا منہ دھو کے آؤ۔۔۔۔!اور پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔آج تھوڑا لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔حنان انتظار کر رہا ہو گا" ۔رضا یہ کہتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔تو وہ واش روم کی طرف منہ دھونے کے لئے بڑھی۔

★*****★*******★

مستجاب کی ٹکٹ کنفرم ہو چکی تھی۔اور عدن کا دل اندر ہی اندر ہول رہا تھا کہ وہ اس کے بغیر کیسے رہے گا۔وہ اپنے ضروری کپڑے اور سامان رکھ رہی تھی۔عدن اسے سے کافی دیر تک گہری نظروں سے دیکھتا رہا۔مستجاب نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی غلطی نہ کی۔

"کوشش کرنا جلدی آنے کی"۔وہ اپنی طرف اس کی بے توجہی دیکھ رہا تھا۔اور محسوس بھی کر رہا تھا۔

"کوشش تو میری یہی ہو گی کہ جلد از جلد واپس آسکوں۔۔۔کیونکہ یہاں پر آکے بھی کام شروع کروانا ہے"۔ وہ اٹیچی بند کرتے ہوئے بولی۔

"کام تو آج کا شروع ہو چکا ہے۔"۔عدن نے اسے یہ کہہ کر اسے خوش گوار حیرت میں ڈال دیا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو عدن۔۔"۔خوشی سے کہتی ہوئی وہ اس کے پاس آئی۔

"ہاں سچ کہہ رہا ہوں"۔وہ اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔

"لیکن پیسے کہاں سے لیے تم نے"۔خیال آنے پر پوچھا۔

" فی الحال تو میں نے خود لگائے ہیں لیکن بابا سے رقم نکلوانے کی کوشش کر رہا ہوں"۔وہ اسے سچ بتاتے ہوئے بولا۔

"لیکن عدن تمہارا بزنس تو خود لاس میں چل رہا ہے۔۔۔۔"۔وہ اچھا محسوس نہیں کر رہی تھی کیونکہ اسے پتا تھا کہ عدن کا بزنس ان دنوں کچھ ٹھیک نہیں جا رہا۔کیونکہ وہ اسے فون پر باتیں کرتے ہوئے سن چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میرا بزنس لاس میں جا رہا ہے"۔وہ اس بات پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔

"فون بات تمہاری باتیں سن چکی ہوں"۔اس نے بھی اس کو سچ بتانا مناسب سمجھا۔

"اچھا تو محترمہ میری چھپ چھپ کے باتیں سنتی ہیں"۔وہ مصنوعی غصے سے بولا۔

"اس دن تم گیلری میں کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے۔۔۔۔میں نے کونسا اسپیشل تمہاری بات سنی تھی"۔وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی۔اور ساتھ ہی صوفے پر اپنا کمبل درست کرنے لگی۔

"سونے لگی ہو"۔سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔اس کی آنکھوں میں بے چینی وہ محسوس کر چکی تھی۔

"ظاہر ہے سونے کا ٹائم ہے تو سوؤں گی ناں"۔وہ کڑوے لہجے میں بولی۔

"غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔ویسے بھی کل تم نے چلے جانا ہے پتا نہیں تمہارے کتنے دن لگ جائیں۔۔۔۔تھوڑی دیر میرے پاس ہی بیٹھ جاؤ"۔اداس لہجہ۔۔۔۔بولتی آنکھیں۔۔۔پیغام دیتے ہونٹ۔۔۔۔کچھ بھی تو وہ محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔لیکن وہ سب محسوس کر رہی تھی۔

"مجھے نیند آئی ہے عدن۔۔۔پلیز لائٹ بند کر دو"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے اوپر کمبل تان کر لیٹ گئی۔عدن کا دل تو کیا کہ وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے۔لیکن وہ جاتے ہوئے اس سے کوئی چپقلش نہیں چاہتا تھا۔اس لیے چپ کر کے وہ لائٹ بند کر کے اپنے بستر پر آ گیا۔

میں اس شخص کو کیسے مناؤں گا محسن
جو مجھ سے روٹھا ہے میری محبت کے لئے

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے دل کو سمجھاتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا۔دل تو یہ کر رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کرے۔لیکن وہ کٹھور بنی لیٹی تھی۔

مستجاب کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے۔وہ ہر وقت اس شخص کا دل توڑتی تھی۔جو پورے طمطراق سے اس کے دل پر اپنا قبضہ جما چکا۔

تھا۔لیکن ماں سے کیا ہوا وعدہ یاد آنے پر وہ بے بس ہو جایا کرتی۔ساری حسیات اس دشمن جان کی طرف تھی۔

"مستجاب کیا ہوا ہے تم رو رہی ہو"۔اس کو شک ہوا کہ جیسے وہ رو رہی ہے۔

"نہیں میں کیوں روؤں گی بھلا"۔وہ اپنے لہجے اور آواز کی تردید کرتے ہوئے بولی۔تو عدن حیدر کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔اس کی بے چینی پر دل بے چین بھی بہت ہوا تھا۔لیکن وہ اسے بالکل بھی چھیڑنا نہیں چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چل پڑی ہیں دعائیں عرش کی جانب
تم اب بس میرے ہونے کی تیاری کرو

دل کو بے چینی کے ساتھ ایک سکون بھی ملا تھا۔اسی کو سوچتے ہوئے اس نے مسکراتے ہوئے آنکھیں موند لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔م

Posted On Kitab Nagri

اس کا فون بجا تو نمبر دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"کیسی ہو". دوسری طرف میر ارسلان تھا۔

"الحمداللہ ٹھیک ہوں۔۔۔! تم سناؤ کیسے ہو"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

"آج پروگرام میں بہت ٹینس لگ رہی تھی تم"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔وہ اسے پروگرام میں ٹینس دیکھنے کے بعد خود بھی ٹینس ہو گیا تھا اس لئے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے فون کر بیٹھا۔

"ظاہر ہے اتنی ٹینشن کی بات تھی تو ٹینس تو ہو گی ناں"۔وہ گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔

"کیوں سارے سیاستدانوں کو اپنے پیچھے لگا رہی ہو تھوڑا سا اپنے اوپر قابو رکھا کرو"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"میر ارسلان میرا بس چلے تو میں اس طرح کے کرپٹ سیاستدانوں کو چوک میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دوں جو عوام کی حفاظت تو نہیں کر سکتے البتہ اپنی پراپرٹیز کی حفاظت خوب کر رہے ہیں"۔اس نے کڑوے لہجے میں کہا۔

"اتنی نفرت محسوس کرتی ہو تم سیاستدانوں سے"۔وہ اس کے لہجے میں گھلی نفرت کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔

"کسی شخصیت سے نفرت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کے برے کاموں سے لیکن کرپٹ سیاستدانوں نے اتنے برے کام کیے ہیں کہ ہم جیسوں کو اپنے آپ سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے"۔وہ اپنی بات کلیئر کرتے ہوئے بولی۔

"پتا ہے اب میرا دل کر رہا ہے کہ میں سیاست بالکل چھوڑ دوں"۔اس کا دل تو ویسے ہی ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سیاست برا شعبہ نہیں ہے۔۔۔۔بلکہ گندے لوگوں نے اس کو برا بنادیا ہے۔۔۔۔۔اگر اس میں رہ کر اچھے کام کئے جائیں گے تو اس سے اچھا شعبہ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔میر ارسلان تم سیاست میں آکر سیاست کا رخ بدل سکتے ہو۔۔۔۔۔۔ضروری تو نہیں کہ تم اپنے باپ کے نقش قدم پر چلو"۔وہ صاف گوئی سے بولی تو اس نے ایک ہنکارا ابھرا۔

"تمہیں یقین ہے کہ میرے پاپا ایک اچھے سیاستدان نہیں ہیں"۔وہ اس کی اپنے باپ کے بارے میں رائے لینا چاہتا تھا۔

"ہاں بالکل یقین ہے تمھارے بابا نے آج تک سیاست میں رہ کر کیا اچھا کام کروایا ہے"۔وہ بڑے آرام سے بولی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"اچھا تمہارے پاس میرے بابا کے خلاف ثبوت موجود ہیں جو تم ایسے یقین سے کہہ رہی ہو"۔وہ پر تجسس لہجے میں بولا۔

"کچھ دن تک تمہیں پتا چل جائے گا"۔وہ مبہم سے انداز میں بولی تو میر ارسلان ٹھٹھکا۔

"جائشہ تم کیا کرنے والی ہو"۔وہ سوالیہ انداز میں بولا۔

"جو بھی کروں گی کبھی غلط اور گناہ کے راستے پر نہیں چلوں گی۔۔۔۔!اچھا کافی رات ہو گئی ہے میں فون بند کرتی ہوں"۔

"بات تو سنو"۔وہ جلدی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم کہتی ہو تو سیاست کے میدان میں رہتا ہوں۔۔۔۔ نہیں تو میرا اب ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا ہے"۔وہ اس کی رائے لینا چاہتا تھا۔

"میرے کہنے یا نہ کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ تم دل سے فیصلہ کرو۔۔۔۔اور میں تمہیں یہی مشورہ دوں گی۔۔۔۔اگر سیاست میں آکر ایسے ہی گند پھیلانا ہے جیسے کہ دوسرے کرپٹ لوگ کر رہے ہیں تو تم سیاست میں نہ ہی آؤ تو بہتر ہے۔۔۔۔۔ہاں اگر اچھے کام کرنا چاہتے ہو۔۔۔تو یہ بات پاکستان کے مستقبل کے لئے بہت اچھی ثابت ہو سکتی ہے"۔وہ نارمل انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے کوشش کروں گا کہ اس شعبے میں آکر کچھ اچھا کر سکوں۔۔۔۔تم اپنے پروگرام میں انٹرویو کے لیے بلاؤ گی ناں"۔میر ارسلان نے آخر میں تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں اگر اچھے کام کرو گے تو بہت زیادہ اپری شی ایٹ کروں گی۔۔۔۔اور اگر غلط کام کرو گے تو تمہارا دوسروں سے بھی زیادہ برا حال کروں گی'۔آخر میں وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

"سیدھا یہ کہہ دو کہ جوتے مارو گی"۔وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

"ایک دفعہ حکومت میں تو آؤ پھر دیکھوں گی کہ کیا کرنا ہے تمہارے ساتھ"۔

"ابھی تو الیکشن میں کافی ٹائم ہے فلحال تو حکومت میں آنا ذرا مشکل لگ رہا ہے"۔

"بہت جلد تم حکومت میں آؤ گے میر ارسلان"۔وہ مبہم سے انداز میں بولی۔

"تمہیں کیسے پتا"۔وہ پر تجسس انداز میں بولا۔

وقت سے پہلے میں کوئی بھی بات کرنا نہیں چاہتی میر ارسلان اب کافی دیر ہو چکی ہے۔۔۔مجھے اب سونا ہے"۔ وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا پلیز بتاؤ ناں میں کیسے آؤں گا بہت جلد حکومت میں یہ مجھے خود بھی نہیں پتا تم کیسے کہہ رہی ہو"۔وہ بے صبری سے بولا۔

"چلو میں تمہیں بتا دیتی ہوں اسی پر تمہارا امتحان شروع ہو جائے گا۔۔۔۔۔!کہ تم حق کا ساتھ دو گے یا باطل کا۔۔۔۔۔۔۔"۔وہ تھوڑی دیر کے لیے رکی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"جب تمہارے بابا نااہل ہوں گے تو۔۔۔۔۔۔۔تم ہی ان کی جگہ پر آؤ گے ناں"۔وہ اس کی سماعتوں پر دھماکہ کر چکی تھی تھوڑی دیر تک تو وہ خاموش رہا۔

"یعنی تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم میرے بابا کو نااہل کروانے جا رہی ہو"۔وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بولا۔

"کوشش تو یہی ہے آگے اللہ ہمارا ساتھ دے"۔وہ صاف گوئی سے بولی۔

"جائشہ دیکھو یہ تم سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔یہاں پر تقریباً سب ہی ایسے ہیں تم کس کس کو نااہل کرواؤ گی"۔وہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولا۔

"دیکھو میر ارسلان یا تو اچھائی ہوتی ہے یا برائی ہوتی ہے درمیانی راستہ کوئی بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔اس لیے تم ابھی سے یہ ڈیسائیڈ کر لو کہ تم نے کونسا راستہ چننا ہے۔۔۔۔۔اور میرے اغوا میں تمہارے باپ کا بھی ہاتھ تھا اور میں کسی کو بخشنے والی نہیں"۔وہ سخت لہجے میں کہہ کر فون بند کر چکی تھی اور میر ارسلان کتنی ہی دیر تک اس کی باتوں کو سوچتا رہا۔

★******★*********★

Posted On Kitab Nagri

عدن مستجاب کے اٹھنے سے پہلے ہی آج آفس کے لیے نکل گیا تھا۔کیونکہ آج اس کی بہت زیادہ ضروری میٹنگ تھی۔آج مستجاب کی لندن کے لئے

فلائٹ تھی۔

تیاری تو وہ ساری کر چکی تھی لیکن آج دل بہت بوجھل سا ہو رہا تھا۔اس کی کچھ اضطرابی سی کیفیت تھی۔سامنے دیوار پر عدن کی تصویر پر نگاہ پڑی تو بے اختیار دیکھے گئی۔

"مجھے کیا پتا تھا کہ تم اتنے اچھے ہو تو میں کبھی بھی ایسے وعدے نہ کرتی۔۔۔جن کو وفا کرنے تک میں خود ہی کہیں رہ جاؤں گی۔چوڑی پیشانی اونچی کھڑی مغرور ناک وہ اس کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔پھر ایک دم سے کچھ سوچنے پر چہرے پر سنجیدگی آ گئی۔

"آئی ہیٹ یو عدن آئی ہیٹ یو۔۔۔تم نے تو میرا اپنا آپ مجھ سے چھین لیا ہے"۔وہ ایک دم سے اٹھ کر اس کی تصویر کے قریب کھڑی ہو کر ایسے لڑنے لگ گئی جیسے کہ وہ سامنے بیٹھا ہو اس وقت اس کے فون کی بیل بجی نمبر دیکھ کر چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ در آئی۔اس نے یس کا بٹن دبایا۔

"اٹھ گئی ہو"۔دوسری طرف عدن تھا۔

"ہاں"۔وہ نارمل انداز میں بولی۔

"ناشتہ کر لیا ہے"۔وہ فکرمندی سے بولا

"ابھی نہیں ابھی تو اٹھی ہوں"۔نظریں بدستور اس کی تصویر پر ہی تھیں۔

"کافی ٹائم ہو گیا ہے اور ابھی تک تم نے ناشتہ ہی نہیں کیا چلو اٹھو شاباش ناشتہ کرو"۔اس کی آواز میں اس کے لئے فکر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا کرلیتی ہوں"۔وہ سستی سے بولی۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔؟

"میں ٹھیک ہوں"۔وہ کسلمندی سے بولی

"میری آج بہت زیادہ ضروری میٹنگ تھی اس لئے میں آفس آگیا نہیں تو میں چھٹی کرلیتا۔۔۔۔۔۔تیار ہو کر ٹائم سے نکل آنا ادھر سے ہی میں تمہیں ائیر پورٹ چھوڑ آؤں گا"۔وہ سنجید گی سے بولا۔

"میں نے تمہیں کب کہا کہ تم گھر پر رکتے"۔وہ بڑے آرام سے بولی۔

"مسئلہ تو یہی ہے کہ جو بات کہنی چاہیے وہ تم کہتی نہیں ہو۔۔۔چلو چھوڑو ناشتہ کر کے تیاری پکڑو"۔کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو وہ کتنی دیر تک غائب دماغی سے ادھر بیٹھی رہی پھر ماما کے پکارنے پر ہوش میں آئی۔

"بیٹا جلدی جلدی فریش ہو جاؤ ناشتہ کر و آج تو کافی لیٹ ہو گئی ہو"۔تسلیم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھی۔

دادا پوتی کے جانے سے بہت زیادہ اداس تھے۔تیار ہو کر وہ ان سے ملنے آئی تو وہ اداس بیٹھے ہوئے تھے۔

"بیٹا بہت زیادہ کوشش کرنا کہ جلدی آجاؤ۔۔۔کیونکہ میری بلبل کے بغیر پوری حویلی اداس ہو جائے گی"۔ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولے۔

"جی دادا جان کوشش تو یہی کروں گی"۔وہ ان کے بوڑھے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولی۔

تسلیم اپنے ہینڈ بیگ میں چیزیں رکھ رہی تھی کہ ملک دلاور اس کے کمرے میں آگیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ایسے کسی کے کمرے میں آتے ہیں"۔وہ ناگواری سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے کمرے میں آنے کا میں بس یہ کہنے آیا ہوں کہ اب جا رہی ہو تو دوبارہ ادھر کا رخ نہ کرنا۔۔۔۔یہی تمہارے اور تمہاری بیٹی کے حق میں بہتر ہے"۔اس کے لہجے میں کھلی دھمکی تھی۔

"اگر واپس آ گئی تو پھر کیا کرو گے تم"۔تسلیم اس کی بات پر آگ بگولہ ہو گئی۔

"تو پھر تمہاری بیٹی کی زندگی کی میں ضمانت نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔کیونکہ جب سے میرے بیٹے کی زندگی میں آئی ہے۔۔۔جائیداد کے ساتھ ساتھ میرا بیٹا بھی مجھ سے چھین لیا ہے"۔وہ اب اپنی اصلیت پر کھل کے آیا تھا۔

"کتنے گرے ہوئے انسان ہو تم وقت کے ساتھ بھی تم بالکل نہیں بدلے۔۔۔۔۔میری بیٹی تمہارے مرحوم بھائی کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔دولت کی ہوس میں تو اندھے ہو چکے ہو۔۔۔۔اور اس ہوس میں تمہارا خون بھی سفید ہو چکا ہے"۔تسلیم کا اس کی دھمکی پر دماغ گھوم چکا تھا۔

"اچھا اپنے بارے میں کیا خیال ہے میرے بھولے اور معصوم بھائی کو میرے خلاف بھڑکا کر تمہیں کیا مل گیا ہے تسلیم"۔اب کے وہ بھی غصے سے دیکھتے ہوئے بولا

"میں نے تمہارے بھائی کو کبھی بھی تمہارے خلاف نہیں بھڑکایا۔۔۔!تمہارے اپنے اعمال ہی ایسے ہیں کہ جن سے نفرت کی جائے"۔تسلیم نے بھی اسے آئینہ دکھایا تو وہ سیخ پا ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

"تم۔۔۔۔۔۔اب بھی یہ الفاظ کے منہ میں ہی تھے کہ اس کو مستجاب باہر سے آتی ہوئی نظر آئی۔

"ماما جلدی چلیں۔۔۔دیر ہو رہی ہے"۔وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے بولی۔پھر تایا کو اپنی ماں کے کمرے میں کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"جا رہی ہو"۔وہ اب مستجاب سے مخاطب ہوا تھا۔

"جی"وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"خوش رہو لیکن ہم سے دور"۔وہ یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور مستجاب حیرانی سے ماں کو دیکھنے لگی۔

"یہ کیا کرنے آئے تھے"۔

"کچھ نہیں"۔تسلیم حقیقت میں اس کی دھمکی سے بہت پریشان ہو گئی تھی۔گھر کی ساری نوکرانیاں مستجاب سے بڑے پیار سے ملیں کیونکہ انہوں نے اپنی چھوٹی مالکن کو کبھی بھی اپنے اوپر دوسروں کی طرح حکم چلاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔وہ ان سے ایسے پیار سے بات کرتی کہ جیسے وہ اس گھر کا حصہ ہوں۔رانی تو باقاعدہ آنسوؤں سے رو رہی تھی۔

"مستجاب بی بی آپ کے بغیر حویلی میں اب بالکل بھی دل نہیں لگے گا کوشش کرنا کہ جلد از جلد واپس آئیں"۔

وہ مستجاب کا ہاتھ چومتے ہوئے بولی تو مستجاب نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔تو پاس کھڑی دوسری نوکرانیاں حیران رہ گئیں کیونکہ آج تک ان کی دوسری مالکن نے تو انہیں نرم نگاہ سے بھی نہ دیکھا تھا۔

"اپنے بیٹے کا بہت سارا دھیان رکھیے گا۔۔اور میرے دادا جان کا بھی۔۔اور عدن کا بھی"۔آخر میں عدن کا نام لیتے ہوئے اس کی آواز دھیمی ہو گئی۔

"کیوں نہیں بی بی جی اب تو میں ان کا دھیان پہلے سے بڑھ کر رکھوں گی کیونکہ یہ آپ کا حکم ہے"۔رآنی مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"حکم نہیں یار میں ریکویسٹ کر رہی ہوں"۔وہ اس کی تصحیح کرتے ہوئے بولی۔

"ہائے اللہ بی بی جی ایسے تو نہ بولیں"۔رانی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی تو وہ مسکرانے لگی۔کچھ سوچتے ہوئے وہ راشدہ بیگم جو کہ کچن میں کام کروا رہی تھی ان کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تائی اماں میں جارہی ہوں"۔مستجاب نے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا تو راشدہ نے بڑی حیرانی سے اسے دیکھا کیونکہ وہ پہلی دفعہ اس سے بڑی تمیز سے بات کر رہی تھی۔

"کہاں جارہی ہو"۔راشدہ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔

"کچھ دنوں کے لیے لندن جارہی ہوں"۔

"ہم کون سا تمہیں روک رہے ہیں۔۔۔شکر ہے جاؤ دونوں ماں بیٹیاں۔۔۔۔! ہماری جان چھوڑو"۔وہ ناگواری سے بولی تو مستجاب کو کافی دکھ ہوا۔

"مجھ سے غلطی ہوگئی کہ میں آپ سے ملنے آگئی"۔یہ کہہ کر وہ باہر آگئی تو اپنے پیچھے کھڑی ماں کو اپنی طرف خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے پایا۔

"کیا ضرورت تھی اس سے ملنے کی اس عورت کے اندر ہمارے خلاف بہت زہر بھرا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔یہ تو تمہارے دادا کی وجہ سے ہم یہاں اتنے مہینوں سے ہیں ورنہ ان لوگوں کا بس چلے تو یہ ہمیں کچا چبا جائیں"۔تسلیم کے لہجے میں ہلکی سی ڈانٹ تھی۔

"ماما آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے ان سے ملنے نہیں جانا چاہیے تھا"۔وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے بولی۔بخشو ایک اور ملازم کے ساتھ مل کر ان کا سامان گاڑی تک چھوڑنے آیا۔

★******★********★

جائشہ آج رضا اور اپنے لئے گھر سے لنچ بنا کر لائی تھی۔لنچ کا ٹائم ہوا تو وہ رضا کے کیبن میں ہی کھانا گرم کر کے لے آئی۔رضا نے پہلے تو حیرانی سے دیکھا پھر چپ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر آجائیں کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا"۔وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی۔تو رضا اٹھ کر واش روم کی طرف ہاتھ دھونے کے چلا گیا۔

"آج کھانا کس نے بنایا ہے بہت ہی اچھا بنا ہے۔"رضا نے پہلا نوالہ لیتے ہوئے ہیں کہا۔جائشہ کے اندر تک سکون اتر گیا۔کیونکہ اس کی محنت وصول ہو چکی تھی۔

"سر میں نے بنایا ہے"۔اس نے یہ کہہ کر رضا کو حیران کر دیا۔

"کس وقت بنایا"۔وہ نوالہ توڑتے ہوئے بولا۔

"سر صبح جب میں نماز کے لئے اٹھی تھی اس وقت بنایا تھا"۔اور رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ تھوڑی دیر تک چپ کر گیا۔

"آئندہ ایسی تکلیف مت کرنا کیونکہ گھر میں نوکر موجود ہیں"۔وہ تھوڑی دیر بعد بولا

"اس میں تکلیف کیسی سر۔۔۔!میں نے تو اپنی خوشی سے کھانا بنایا ہے"۔وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بولی۔

لیکن اس طرح تمہاری روٹین بہت زیادہ ڈسٹرب ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔آفس بھی دیکھنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اور حنان بھی تمہیں تنگ کرنے لگا ہے اس طرح تو تم اپنے کاموں میں فوکس نہیں رکھ پاؤ گی"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

"سر جس دن میں تھک گئی اس دن نہیں بناؤں گی۔۔۔۔آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔چلیں چھوڑیں اس بات کو۔۔۔سر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ والا ریپ کیس کسی منطقی انجام تک پہنچے گا"۔وہ اس کیس کو لے کر کافی زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"عموماتو ایسے نہیں ہوتا کیونکہ جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے۔۔۔۔کچھ دنوں تک میڈیا میں بڑا ہنگامہ رہتا ہے۔۔۔۔لیکن پاکستانی عوام کی یادداشت بہت کمزور ہے۔۔۔۔وہ اس طرح کے واقعات بہت جلد بھول جاتی ہیں۔۔۔۔۔کیونکہ اس کی جگہ کوئی نیا واقعہ رونما ہو جاتا ہے"۔رضا بخاری افسوس بھرے انداز میں بولا۔

"سر اس طرح کی باتوں سے مجھے بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔کیا ہمارے لوگوں کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں"۔وہ بڑے کرب سے بولی۔اسی وقت ہمدانی ناک کر کے اندر آیا۔

"سوری سر میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا"۔انہیں کھانا کھاتے دیکھا کر بولا۔

"پلیز سر آئیں آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہوں"۔وہ ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں جائشہ مجھے اتنی خاص بھوک نہیں ہے"۔ہمدانی نے انکار کر دیا۔

"سر میں آپ کے لئے بھی کھانا لے کر آئی ہوں پلیز آئیں اور آج میرے ہاتھ کا کھانا بھی ٹیسٹ کریں"۔وہ پر زور اصرار کرتے ہوئے بولی تو ہمدانی بھی کھانا کھانے بیٹھ گیا۔

"بھئی جائشہ ماننا پڑے گا تم ہر میدان میں کھلاڑی ہو۔۔۔۔کٹائی میں بھی۔۔۔۔دھلائی میں بھی اور اب تو پکائی میں بھی۔۔۔۔واہ کیا بات ہے تمہاری"۔ہمدانی ہنستے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے پہلے تو تھوڑا سا منہ بنایا لیکن جب رضا کی چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو وہ بھی مسکرا دی۔

"سر اسے میں اپنی تعریف سمجھوں یا ایک چبھتا ہوا طنز"۔وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔

"حقیقت بیان کر رہا ہوں جب سے تمہاری سفیان کی پٹائی والی ویڈیو وائرل ہوئی ہے تب سے لوگ تم سے ڈرنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور میرا بیٹا تو تمہارا فین ہو گیا ہے۔۔۔۔کہتا ہے کہ آنٹی جائشہ سے میں نے اب کراٹے سیکھنے ہیں"۔ہمدانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا سر سنڈے کو اسے گھر لے آنا"۔وہ پانی پیتے ہوئے بولی۔

"جی مالکن صاحبہ "۔ہمدانی اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"سر میں آپ کی مالکن نہیں ہوں۔۔۔۔آپ میرے سینئر ہیں"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

"مالکن تو اب ہو ناں۔۔۔۔چاہے جو مرضی کہہ لو اس بات کو تو جھٹلایا نہیں جا سکتا"۔ہمدانی رضا کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا جو بالکل سپاٹ تھے۔

"سر میں اب آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی اب جو آپ نے مجھے مالکن بولا تو"۔وہ اب کے ہلکے سے غصے سے بولی تو ہمدانی مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے مالکن"۔اس نے چڑاتے ہوئے کہا۔تو جائشہ نے منہ بنالیا۔

"دیکھ رہے ہیں سر"۔وہ رضا بخاری سے مخاطب ہوئی۔

"ہمدانی بھئی نہ تنگ کرو اسے"۔رضا بخاری نے بھی گفتگو میں حصہ لیا تو ہمدانی مسکرا کر رہ گیا۔

"اچھا جی اب تو آپ اپنی بیگم کی ہی سائیڈ لے گے ناں"۔ہمدانی نے رضا کو بھی چھیڑنا مناسب سمجھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ کوئی بات کرے۔

بیگم کہنے پر رضا کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا جس کو اس نے باآسانی نوٹ کر لیا۔اس لیے وہ اپنا فون کھول کر کوئی میسج پڑھنے لگا دونوں نے اس چیز کو محسوس کیا کچھ لمحوں بعد وہ ایکسکیوزمی کہتے ہوئے کسی کا فون کان کو لگاتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"سب ٹھیک تو ہے"۔ہمدانی جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر ٹھیک ہے سب"۔وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیوں لگ رہا ہے سب ٹھیک نہیں ہے"۔وہ مشکوک انداز میں بولا۔

"سر اگر کچھ ٹھیک بھی نہیں ہے تو جائشہ اس کو ٹھیک کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی"۔جائشہ پر یقین لہجے میں بولی تو ہمدانی آگے سے چپ کر گیا۔

★******★********★

وہ ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہوئی تو اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔

تم میری آنکھ کے تیور نہ بھلا پاؤ گے

ان کہی بات کو سمجھو گے تو یاد آؤں گا

جینز کی پینٹ کے اوپر گرے کلر کا خوبصورت کرتا پہنے ہوئے گرے کلر کا اسکارف سر پر اوڑھے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اضطرابی نظریں بھٹک بھٹک کر اس پری پیکر کی طرف اٹھ رہی تھی دل کی بے چینیاں عروج پر تھیں دھڑکنوں میں ارتعاش برپا تھا کہ اب اس کے روز و شب کیسے گزریں گے۔وہ تو اب جب تک اس کو دیکھ نا لیتا تھا اس کو قرار کہاں آتا تھا لیکن ملن کو یقینی بنانے کے لیے یہ ہجر بھی ضروری تھا۔

ایک لمحے کیلئے دونوں کے نگاہیں ملیں تو مستجاب اسی لمحے نگاہ چرا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنے دن لگ جائیں گے۔۔۔۔؟ گاڑی میں سکوت کو عدن کی بھاری آواز نے توڑا۔آخر دل کی بات زبان پر آہی گئی۔شاید وہ گھڑیاں شمار کرنا چاہ رہا تھا جو اس کے بغیر گزریں گی۔

"اب پتہ نہیں یہ تو ادھر جاؤں گی تب ہی پتہ چلے گا"۔وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی کیونکہ گاڑی ایئرپورٹ کی حدود میں داخل ہو چکی تھی۔تھوڑی دیر بعد گاڑی پارکنگ ایریا میں رکی۔عدن گاڑی کا دروازہ کھول کر پہلے باہر نکلا پھر اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔سامان اٹھا کر ٹرالی کے اوپر رکھا۔مستجاب کی بھی نگاہیں عدن کی طرف اٹھ رہی تھی۔تسلیم کی گھاگ نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا۔

"ٹھیک ہے عدن۔۔۔۔"۔وہ اندر کی طرف بڑھنے لگی تو عدن کو دیکھا جس کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہوا پڑا تھا۔۔

"اوکے اپنا بہت سارا خیال رکھنا ٹھیک ہے آنٹی مستجاب کا خیال رکھیے گا"۔وہ تسلیم کی طرف دیکھ کر بولا۔تو وہ دل ہی دل میں افسوس کرنے لگ گئی کہ کاش یہ دلاور کا بیٹا نہ ہوتا تو وہ اپنی بیٹی کو کتنا خوش قسمت سمجھتی کہ اس جیسا ہمسفر اس کی بیٹی کو ملا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے بیٹا آپ بھی اپنا خیال رکھنا"۔یہ کہہ کر وہ سامان کی بورڈنگ کے لیے اندر کی طرح بڑی۔کچھ یاد آنے پر عدن نے مستجاب کو پیچھے سے پکارا۔

"یہ کچھ پیسے رکھ کر لو"۔اس نے پاؤنڈز کی صورت میں کچھ رقم اسے اپنے والٹ سے نکال کر دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔لیکن اس نے پورے حق سے اس کے ہاتھ سے ہینڈ بیگ پکڑا اور وہ رقم اس کے اندر رکھ دی۔

"یہ لو اور آئندہ کبھی بھی پیسوں کی ضرورت ہو تو مجھے کال کر دینا۔۔۔۔۔تم میری ذمہ داری ہو مستجاب چاہے تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤ"۔وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بہت کچھ باور کروایا گیا تھا۔جبکہ

Posted On Kitab Nagri

تسلیم اس کے سخت لہجے پر ٹھٹھکی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر آگے بڑھی۔ کہ اس کے ایک دفعہ پھر پکارنے پر مڑی تو وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر بڑے غور سے دیکھا۔ مستجاب نے نظریں اٹھائیں لیکن ان بولتی نگاہوں کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا۔بے اختیار اپنے ہونٹ اس کی صبیح پیشانی پر رکھ دیے۔اس کے لمس کی بے چینی کو مستجاب نے بھی آج محسوس کیا تھا۔

تو آشنائے شدت ہو تو کچھ کہوں

کتنا بڑا عذاب ہے جینا تیرے بعد

عدن نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو مستجاب کے اندر ایک لمحے کے لیے طوفان برپا ہوا تھا۔

"آئی ول مس یو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ کیونکہ اب میرے ساتھ لڑائی کون کرے گا"۔دکھ بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اسی لمحے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔وہ مستجاب کی دھڑکنوں کے شور سے واقف ہوا تو ایک جاندار مسکراہٹ اس کے چہرے پہ ابھری۔

"یہ کہہ کر دوبارہ اپنے ہونٹ اس کی پیشانی پر رکھے تو مستجاب کو لگا کہ اس لمس نے اسے اپنے ساتھ باندھ لیا ہے۔اچانک ماں پر نظر گئی تو بے اختیار اس کی باہوں کے حصار کو توڑتی ہوئی ائیر پورٹ کے اندرونی حصے کی جانب بڑھی۔اور عدن کو اس لمحے اپنے روح جسم سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

تو رگ جان سے آگے ہے مجھے

Posted On Kitab Nagri

دھڑکنیں بھی لگے پیچھے ہیں مجھے

بورڈنگ ہو چکی تھی مستجاب نے اندر سے ہی اس کی جانب دیکھا تو اسے اپنی طرف ہی دیکھتے ہوئے پایا۔ دور سے اپنا ہاتھ ہلایا تو عدن نے بھی اپنا ہاتھ ہلایا۔ وہ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے مریل قدموں سے گاڑی کی طرف بڑھا۔

"کیا کہتی ہو مستجاب۔۔۔! میری بات حرف بہ حرف سچ ثابت ہو رہی ہے کہ نہیں"۔ تسلیم سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے بولی۔ تو وہ اپنی ماں کو دیکھ کر رہ گئی کیونکہ وہ اب اس بات کی تردید نہیں کر سکتی تھی۔

"لیکن مما میں نے آج تک اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی"۔ وہ اپنی پوزیشن ماں کے سامنے کلیئر کرنا چاہتی تھی۔

"حوصلہ افزائی نہیں کی۔۔۔ ہوں۔۔۔! تمہاری آنکھیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں کہ وہ شخص تمہارے لیے کتنا اہم ہو چکا ہے"۔ تسلیم کڑوے لہجے میں بولی تو مستجاب نے اپنی نگاہیں دوسری طرف کر لیں۔ کیونکہ آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں۔

"ادھر دیکھو میری طرف مستجاب" تسلیم نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔ تو اپنی بیٹی کی تکلیف پر اس کو بھی تکلیف محسوس ہوئی۔

"اپنے آپ کو یہی روک لو مستجاب۔۔۔ کیونکہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ کم از کم حسن علی کی بیٹی وعدہ خلاف نہیں ہو سکتی"۔ تسلیم نے اسے سخت لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ماما میں وعدہ خلافی کبھی بھی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔بس تھوڑی جذباتی ہو گئی ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی آنکھوں سے نمی کو صاف کیا۔اور جہاز کی پچھلی سیٹ پر اپنے سر کو لگا کر آنکھیں موند لیں۔بے اختیار عدن کا چہرہ نگاہوں کے آگے آیا تو دل کی بے چینیاں عروج پر پہنچ گئی

"پاپا آج میں آپ دونوں کے ساتھ سوؤں گا۔"۔حنان نے جائشہ اور رضا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم اپنے روم میں سوئیں گے"۔جائشہ نے آگے بڑھ کر اسے گود میں لے لیا

"لیکن مما پاپا کا تو ایک ہی روم ہوتا ہیں جس میں وہ سوتے ہیں۔۔۔۔۔۔پاپا پہلے ماما کے ساتھ ہی سوتے تھے"۔ اس نے معصومیت سے کہا تو جائشہ ایک دم سے رضا بخاری کو دیکھنے لگی۔تو رضا کو سمجھ نہ آئی کہ وہ حنان سے کیا بولے۔

"چلو آج ہم اکٹھے سوتے ہیں ٹھیک ہے"۔یہ کہہ کر رضا بخاری نے اسے جائشہ کی گود سے لے لیا۔اور اپنے ساتھ بیڈ پر لٹا لیا۔جائشہ یہ سوچنے لگ گئی کہ وہ اب کیا کرے۔

"ماما آپ بھی لیٹے ناں"۔وہ جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو رضا نے اشارہ کیا جس پر وہ بیڈ کی ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی۔

"مما آپ سٹوری سنائیں مجھے"۔حنان نے جائشہ کو کہا تو وہ بھی اس کے ساتھ لیٹ گئی۔اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کو سٹوری سنانے لگی۔رضا بخاری سوچوں کے کسی اور جہان میں چلا گیا۔جب حنان ان کے درمیان ہوتا تھا تو وہ تو بڑی شرارتیں کرتا تھا۔اور رانیہ خود بھی تو رضا کے ساتھ کتنی شرارتیں کرتی تھی۔یہ سوچتے ہوئے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ در آئی۔جو جائشہ کو بڑی بھلی لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"پاپااب آپ سٹوری سنائیں"۔وہ جائشہ سے سٹوری سن کر ایک دم سے رضا کی طرف آیا۔اوراس سے لپٹ گیا۔رضا بخاری جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھااس کی آواز پر ایک دم چونکا۔

"کیوں نہیں وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولا اور پھر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سٹوری سنانے لگا سٹوری سنتے سنتے وہ سو گیا تو اس نے اسے سیدھا کر کے لٹایا ماتھے پر بوسہ دیا۔جائشہ پر نظر پڑی تو وہ بھی سو چکی تھی۔دونوں پر اچھی طرح کمبل دے کے وہ سٹڈی روم میں آگیا۔کیونکہ اس کے دل کو آج پھر رانیہ کی یادوں نے بری طرح جکڑا ہوا تھا۔جائشہ کی ایک دم سے آنکھ کھلی۔تو نظر بیڈ کے دوسری طرف پڑی تو رضا موجود نہیں تھا وہ ایک دم سے اٹھ کر سٹڈی میں رضا کے پیچھے آئی جو بڑے صوفے پر بازو آنکھوں پر رکھے خیالوں کے کسی اور ہی جہان میں پہنچا ہوا تھا۔

"سر آپ اپنے بیڈ پر آ جائیں میں دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہوں"۔وہ رضا کی آنکھوں کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی جن میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔

"تم جاؤ حنان کے پاس میں ادھر ہی ٹھیک ہوں"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"سر آپ ادھر بے آرام ہوں گے"۔وہ اس کو دیکھ کر کافی بے چین ہو گئی تھی۔

"جائشہ میں کتنی دفعہ سمجھا چکا ہوں کہ پلیز ڈونٹ انٹر فیئر۔۔۔۔پلیز یار"۔آخر میں وہ کچھ نرمی سے بولا تو چپ کر کے حنان کے پاس آ گئی اور بے چینی سے ہی کروٹیں بدلتے بدلتے کافی دیر بعد سوئی تھی۔

★*****★*********★

ارسلان پلیز میری بات پر غور کرو بیٹا۔۔۔۔!روحی تمہاری بچپن کی منگیتر ہے۔۔۔۔۔۔ابھی تک تمہارے نام پر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔!کچھ دنوں تک وہ پاکستان آ رہی ہے۔۔۔اس سے شادی کر لو خاندان کی بات خاندان

Posted On Kitab Nagri

میں ہی رہ جائے گی اور گھر کی دولت بھی باہر نہیں جائے گی"۔میر افتخار اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔میر افتخار میر ارسلان کی شادی اپنے بھائی کی بیٹی سے کرنا چاہتا تھا جو کہ اس کے بچپن کی منگیتر تھی لیکن میر اارسلان مان ہی نہیں رہا تھا۔

"پاپا آپ کو ہر وقت دولت کی پڑی رہتی ہیں میں نہیں کروں گا یہ شادی"۔اس نے صاف انکار کر دیا۔جس پر میر افتخار نے اپنے بیٹے کو افسوس بھرے انداز میں دیکھا۔

"بیٹا اپنے باپ کے لیے ایک دفعہ تو غور کرو"۔وہ منت بھرے لہجے میں بولا۔

"پاپا بس میں نے کہہ دیا ناں مجھے یہ شادی نہیں کرنی تو اس کا مطلب ہے۔۔۔۔!نہیں کرنی"۔اب کہ وہ غصے سے بولا۔

"تو پھر اپنی پسند کی کوئی لڑکی بتادو کیونکہ اب تک تو تمہاری شادی ہو جانی چاہیے"۔میر افتخار آج اسے قائل کرنے کے موڈ میں تھا۔

"جو میری پسند تھی اس نے مجھے ٹھکرادیا ہے اور اب میں شادی بالکل بھی نہیں کروں گا"۔میر اارسلان ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا تو میر اافتخار نے اپنے ضدی بیٹے کو بے بسی سے دیکھا۔

"اگر تم اس لڑکی کو اتنا ہی چاہتے تھے تو اٹھوا لینا تھا اسے"۔میر افتخار سنجیدگی سے بولا تو وہ باپ کو غصے سے دیکھنے لگ گیا۔

"پاپا شروع سے ہی آپ نے غلط راہ اپنائی ہے۔۔۔۔اور اب مجھے غلط مشورہ دے رہے ہیں۔۔۔اس کو اغوا کر کے کیا میں اس کا دل جیت پاتا"۔وہ ناگواری سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر وہ تو اپنی زندگی میں خوش ہے رضا بخاری کے ساتھ اور اب تم اس طرح سوگ مناؤ گے تو میں پھر ایسے ہی بولوں گا ناں"۔ میر افتخار نے فوراً ہی اپنا دفاع کیا تھا۔

"کیسی چل رہی ہے آپ کی حکومت"۔ وہ اب موضوع بدل کر بولا۔

"اچھی چل رہی ہے"۔ میری افتخار اس کا موضوع بدلنے پر حیران ہوا تھا۔

"پاپا اب آپ کچھ اچھے کام بھی کر لیں تاکہ آپ کا ایک اچھا امیج بھی بن جائے اور مستقبل میں آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو"۔ وہ اپنے باپ کو نصیحت آمیز انداز میں بولا تو باپ نے اپنے بیٹے کو بڑے غور سے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے میں برے کام کرتا ہوں"۔ میر افتخار کی آواز میں غصہ تھا۔

"اگر کوئی اچھے کام کیے ہیں تو وہ بھی مجھے بتا دیں کون سے اچھے کام کیے ہیں۔۔۔۔۔ جائشہ پر حملے سے لے کر اس کے اغوا تک آپ کا ہاتھ تھا"۔ وہ اپنے باپ کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے بولا تو میر افتخار کے دل میں جائشہ کے لیے نفرت کا ابال اٹھا۔

"اچھا اس لڑکی کی محبت میں اب تم اپنے باپ کو باتیں سناؤ گے"۔ وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دیا۔

"میرا باپ بھی میرے لیے باعث فخر بنے نہ کہ باعث ذلت"۔ وہ زندگی میں پہلی دفعہ اپنے باپ کو اتنی کڑوی باتیں سنا کر گیا تھا۔ میر افتخار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جائشہ کو قتل کر دے۔ جس کی وجہ سے آج وہ اس سے یوں مخاطب ہوا تھا۔

★******★**********★

Posted On Kitab Nagri

وہ لندن ائیر پورٹ پر اتری تو عمیر انہیں لینے کے لیے پہلے سے وہاں پر موجود تھا عمیر نے جب مستجاب کو دیکھا تو ایک پل کے لئے حیران ہوا۔ عموماً وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتی تھی جس طرح کے ابھی اس نے پہنے ہوئے تھے اور سر پر اسکارف بھی نہیں لیتی تھی۔ وہ تسلیم سے ملنے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیسی ہو باربی ڈول"۔ عمیر کی آنکھوں کو بڑے عرصے بعد ایک ٹھنڈک پہنچی تھی اسے دیکھتے ہوئے خوشی سے بولا۔

"ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو اس سے پہلے سے زیادہ ڈیسینٹ لگا

"میں تو بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا"۔ وہ معنی خیز لہجے میں بولتا ہوا ٹرالی سے سامان اتارنے لگا تو تسلیم نے اپنی بیٹی کو دیکھا۔ عمیر ان کو انھیں کے گھر لے کر آیا تو تسلیم گھر کی حالت دیکھ کر حیران ہوئی کیونکہ گھر صاف ستھرا شیشے کی طرح چمک رہا تھا۔

"میں نے کئی گھنٹے لگا کے صفائی کی ہے"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ تو تسلیم نے شکر گزار نظروں سے اسے دیکھا۔

"تھینک یو عمیر"۔ مستجاب بھی گھر کی حالت دیکھتے ہوئے بولی۔

"میڈم ابھی نہ مجھے تھینکیوں کہو۔۔۔۔۔۔ جب کھانا کھالو گی تب تھینک یو کہنا کیونکہ میں نے بڑی محنت سے کھانا بنایا ہے"۔ عمیر خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"بیٹا تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ تسلیم نے اسے مشکور نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت ضرورت تھی"۔ وہ مستجاب کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا اب آپ لوگ آرام کریں میں نے ابھی ہاسپٹل کے لئے نکلنا ہے"۔ وہ اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے بیٹا"۔ تسلیم یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تو وہ مستجاب کو دیکھ کر تھوڑا سا مسکرایا۔

"کافی بدلی بدلی لگ رہی ہو"۔وہ سنجیدگی سے بولا

"ہاں۔۔۔!اب اتنے مہینے ادھر رہی ہوں کچھ نہ کچھ بدلاؤ تو آنا ہی تھا"۔یہ کہتے ہوئے عدن کا چہرہ نگاہوں میں آگیا جس نے اسے بدل کر رکھ دیا تھا۔

"اچھا میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہوگی"۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا اور مستجاب اپنے کمرے میں آگئی آج اسے یہ کمرہ ہی بڑا بیگانہ لگ رہا تھا جس سے وہ سالوں سے مانوس تھی۔دل کو کسی کل چین نہیں تھا۔وہ اپنے بیڈ پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی اسے لگ رہا تھا کہ جیسے سانس رک جائے گا بے اختیار موبائل اٹھا کر عدن کو فون ملایا۔

پہلی بیل پر ہی فون اٹھا لیا گیا وہ شاید اسی کے فون کے انتظار میں تھا۔

"ہاں عدن ابھی ہم گھر پہنچے ہیں"۔لہجے میں تھکاوٹ تھی۔جو دوسری طرف باآسانی محسوس کر لی گئی۔

"تم ٹھیک ہو"۔اس کے سوال میں بھی بے چینی تھی۔

"ہاں میں ٹھیک ھوں۔۔۔!تم سناؤ کیسے ہو۔۔؟دادا جان کیسے ہیں۔۔؟سب ٹھیک ہیں"۔

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔لیکن میں ٹھیک نہیں ہوں"۔عدن کے لہجہ میں اتنی بے بسی تھی کہ مستجاب کے اندر بھی اذیت کی لہریں اٹھی تھیں۔اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔چپ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔!ذرا کیمرہ آن کرو"۔وہ اس کا چہرہ جلد از جلد دیکھنا چاہ رہا تھا۔انداز میں بے تابی واضح تھی۔

"عدن میں ابھی تھکی ہوئی ہوں۔۔۔!جب سو کر اٹھتی ہوں تو پھر ویڈیو کال کرتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے اس کی بات سنے بغیر فون بند کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

آج دل کا بھید عیاں نہ ہو جائے اس پر

ہم تو اپنے آپ سے بھی ڈر کے بیٹھے ہیں

فون بند کر کے تکیہ پر سر رکھ کر سیدھی ہو کر لیٹی ذہن متضاد سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔اپنی بے بسی پر رونا بھی آ رہا تھا۔موبائل کھول کر اچانک اس کی تصویر سامنے کی۔

"سارا کچھ تو چھین چکے ہو عدن حیدر۔۔۔۔۔اب کیا میری بے بسی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہو"۔وہ اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے باتیں کرنے لگ گئی۔آنسو کا ایک ریلا باہر آنے کو بے تاب تھا۔جس کو بہننے سے وہ چاہ کر بھی روک نہ پائی تھی۔پھر اس نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑ دیا تھا۔

"نہیں کرنی مجھے تم سے محبت عدن حیدر پلیز۔۔۔"وہ اپنے آپ سے لڑ رہی تھی اور ادھر عدن حیدر اس کے اچانک فون بند کرنے پر شدید غصے میں آیا تھا وہ ابھی تک اپنے آفس میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"صاحب جی گھر نہیں جانا کیا۔۔؟رات کافی ہو گئی ہے"۔چوکیدار اندر آ کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں تم لاک لگا دینا"۔یہ کہہ کر وہ اپنا کوٹ سیٹ کی پچھلی پشت سے اٹھا کر پہننے لگا۔اور باہر کی طرف بڑھا۔

"صاحب جی آپ کا موبائل"۔چوکیدار نے پیچھے سے آواز دی تو وہ چونکا اور اپنی غائب دماغی پر خود کو کوستا ہوں موبائل پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا۔آج وہ گھر کس کے لئے جاتا جس پری پیکر کو دیکھنے کے لئے وہ میلوں کا فاصلہ لمحوں میں طے کرتا تھا آج وہ گھر پر موجود ہی نہ تھی تو وہ کس کے لیے اتنی تگ و دو کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

بلا مقصد گاڑی کو سڑک پر دوڑاتا رہا اور پھر تنگ آکر گاڑی کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف کر دیا۔ماں اور دادا کا فون بھی آچکا تھا لیکن اس نے انہیں بتادیا کہ وہ آج حویلی نہیں آئے گا۔

تم بن لمحے شمار کرنا مشکل ہے
اور تم دنوں کی بات کرتے ہو

★********★********★

جائشہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کا کون سا کمرہ ہے حنان کا یا رضا بخاری کا وہ کنفیوز ہو گئی تھی صبح اٹھ کر حنان کو ناشتہ کروا کر فریش ہونے کے لئے چلی گئی نہا کر نکلی تو رضا بخاری کمرے میں موجود نہیں تھا۔تولیے سے اپنے بال صاف کیے۔اور ڈریسنگ سے کنگھی اٹھا کر اپنے بالوں کو کنگھی کرنے لگی۔رانیہ کی تصویر پر نظر پڑی تو کئی لمحے اسے دیکھتے رہی۔

مہرون کلر کے کڑھائی والے سوٹ میں وہ بڑی جچ رہی تھی۔اس کے پورے چہرے پر اس کی آنکھیں بہت زیادہ خوبصورت تھیں جن کو اس نے کبھی بھی مصنوعی طور پر سجانے کی کوشش نہیں کی تھی۔لیکن آج پتہ نہیں دل میں کیا آئی کہ وہ اپنا میک اپ باکس کھولنے لگ گئی اس میں سے کاجل نکال کر آنکھوں میں لگایا۔اور ہونٹوں پر لپ گلوز لگایا۔شیشے کے سامنے اپنا تنقیدی جائزہ لیا اور پھر مطمئن ہو کر باہر کی طرف بڑھی۔لیکن کمرے کے اندر آتے رضا بخاری سے بری طرح ٹکرا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سر ایک لمحے کیلئے اسے اپنی دھڑکنوں پر قابو پانا مشکل ہو گیا تھا۔اور رضا بھی ایک لمحے میں نگاہیں چرا گیا تھا کیونکہ جائشہ کا نکھرا نکھرا روپ ہر گز بھی اگنور کرنے کے قابل نہ تھا۔

"سر مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میرا کمرہ کونسا ہے"۔وہ اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی۔

"رات کو حنان ضد کر رہا تھا اس لئے تم ادھر سوئی تھی۔۔۔نہیں تو تم حنان کے کمرے میں ہی آئندہ سونا اور وہی تمہارا کمرہ ہے۔۔۔اور اپنا سارا سامان تم ادھر ہی رکھو"۔وہ سرد مہری سے کہتا ہوں اپنی وارڈروب کی طرف بڑھا۔غصہ تو جائشہ کو بڑا آیا لیکن وہ چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

★******★*********★

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ساتھ اس کی میٹنگ کافی کامیاب رہی۔جس پر وہ بے حد خوش نظر آرہی تھی۔

ابھی وہ ہاسپٹل کے کمرے میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

"تھینک یو عمیر یہ سب تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے"۔وہ عمیر کو شکر گزار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اپنا یہ الفاظ اپنے پاس ہی رکھو میڈم۔۔۔!کل سے کتنی دفعہ کہہ چکی ہو اب نہ کہنا۔۔۔۔۔۔۔میرے اوپر احسان کرو اور ان جنگلی لوگوں سے پیچھا چھڑواؤ جلد از جلد۔۔۔!کیونکہ میں ابھی بھی تمہارا انتظار کر رہا ہوں مستجاب"۔اب وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تو مستجاب کی نظروں کے سامنے ساتوں آسمان گھوم گئے۔

"وہ سب جنگلی نہیں ہیں۔۔۔!اور عدن تو بالکل بھی ایسا نہیں ہے عمیر"۔دل میں تکلیف ہوئی تھی اس کے ایسا کہنے پر"۔

"وہ ایسا ہی ہے مستجاب تم پر زور زبردستی کرتا رہا کتنا بدل دیا ہے اس نے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔!اپنا حلیہ دیکھا ہے تم نے"۔اس کے لہجے میں عدن کے لیے نفرت تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے حلیے کو کیا ہوا عمیر۔۔۔۔۔اپنے آپ کو ڈھانپنے لگی ہوں۔۔۔۔۔تو اس میں کونسی غلط بات ہے اپنے مذہب کے مطابق چلنے کی کوشش کر رہی ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے دکھ سے بولی۔

"اگر مذہب کے مطابق رہنا تھا تو تم پہلے ہی رہتی اب تم مذہب کے مطابق نہیں بلکہ عدن کے مطابق چل رہی ہو"۔وہ ناگواری سے بولا اسی لمحے اس کے موبائل پر عدن کی ویڈیو کال آئی تو وہ ایک لمحے میں پٹپٹا کر رہ گئی۔

ایکسکیوزمی کہہ کر کمرے سے باہر آگئی۔اور یس کا بٹن دبا دیا۔عدن کا چہرہ نگاہوں کے سامنے آیا تو دل کی بے قراری حد سے سوا ہو گئی کیونکہ اس کی براؤن خوبصورت آنکھوں میں تیرتے ہوئے سرخ ڈورے اس کے بے چینیوں کا واضح ثبوت تھے۔

"کیسی ہو مسز"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔!تم سناؤ کیا حال ہے۔۔؟حویلی نہیں گئے۔وہ کمرے کی پچھلی دیوار کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔۔ہوں گئی میٹنگ"۔وہ اسے دیوانہ وار دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہو گئی اور بہت کامیاب میٹنگ ہوئی ہے"۔وہ خوشی سے اسے بتانے لگی۔

"او کے۔۔۔!امید کرتا ہوں کہ اب تم جلد از جلد پاکستان واپس آجاؤ"۔ان کے مابین نہ کوئی اقرار ہوا تھا نہ کوئی قسمیں نہ وعدے۔۔لیکن لگتا تھا کہ صدیوں سے کچھ وعدے ان کے درمیان طے پا چکے ہیں۔

"کوشش تو یہی ہے تم نے ناشتہ کیا۔۔؟اسے پتہ تھا کہ جب وہ ٹینشن میں ہوتا ہے تو کھانا پینا ہی کم کر دیتا ہے اس لئے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر سوال کر لیا۔

"نہیں ابھی نہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو تم فریش ہو کر ناشتہ کرو۔۔۔۔۔!میں نے ذرا گھر کے لئے نکلنا ہے"۔اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا وہ کتنی دیر فون کو گھورتا رہا۔

"بہت محبت کرنے لگی ہو اس سے"۔اپنے پیچھے کھڑے عمیر کی آواز پر وہ ایک دم چونکی۔

★************

"اس طرح کسی کی باتیں سننا بہت بری بات ہے عمیر"۔وہ اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اسے یہ کہہ کر ہسپتال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تو عمیر گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

"کتنی بدل گئی ہو تم۔۔۔!کاش تم پاکستان جاتی ہی ناں مستجاب"۔عمیر نے غصے سے دیوار پر مکہ دے مارا۔

ادھر مستجاب گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے سوچ رہی تھی ہیں وہ اب کیا کرے دل اور دماغ میں آندھی اور طوفان کی طرح جھکڑ چل رہے تھے۔اب عدن کے بغیر رہنا ناممکن لگ رہا تھا گاڑی ایک سائیڈ پر روک کر سٹئیرنگ پر زور زور سے ہاتھ مارنے لگ گئی۔آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے عمیر پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ماں کی باتیں ذہن میں گھوم رہی تھیں پھر دادا کی ایک بات ذہن میں آئی۔

"بیٹا اگر تم بہت زیادہ پریشان ہو تو خود کو اپنے اس رب کے سپرد کر دینا اور بس یہ دعا کرنا کہ جو بھی ہو تمہارے حق میں بہتر ہو"۔یہ سوچ کر وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اے پروردگار میں بہت گنہگار ہوں مجھے اپنی پناہوں میں لے لے۔۔۔ایسا کچھ کر دے کے وہ شخص بس میرا ہو جائے۔ساری رکاوٹیں اور پریشانیاں دور ہو جائیں۔۔۔مجھے بس عدن چاہیے۔۔۔اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔کتنے ہی لمحے وہ آنسوؤں کے درمیان خدا سے دعا کرتی رہی۔جب دل کا غبار نکل گیا تو کچھ پر سکون ہو گئی تھی۔

★******★*********★

آج جائشہ نے دلاور ملک کے خلاف کورٹ میں پٹیشن دائر کر دی تھی کہ وہ صادق اور امین نہیں ہیں۔پورے میڈیا پر یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی تھی کہ جائشہ بخاری نے ملک دلاور کے خلاف کورٹ میں پٹیشن دائر کی ہے۔ملک دلاور کو پتہ چلا تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گیا۔وہ اچانک جائشہ کو فون ملانے لگا لیکن کچھ سوچتے ہوئے رک گیا۔نگاہوں کے سامنے ویڈیو والے مناظر گھوم گئے۔اگر وہ لوگ ویڈیو بنا سکتے ہیں تو کیا فون کی ریکارڈنگ نہیں کر سکتے یہ سوچتے ہوئے اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔پھر اس نے اپنے پارٹنر میر افتخار کا نمبر ملایا۔

"میر یہ لڑکی جوک کی طرح مجھے چمٹ گئی ہے اگر اس کا پہلے ہی کچھ سوچ لیتے تو اب تک یہ نوبت نہ آتی"۔وہ غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تو وہ اس سے زیادہ خطرناک ہو چکی ہے کیونکہ رضا بخاری جیسی باثر شخصیت کا اس کے پیچھے ہاتھ ہے اور رضا بخاری دیکھنے میں بہت شریف ہے لیکن وہ ہم جیسوں کی نفسیات بہتر طریقے سے جانتا ہے"۔ میر افتخار کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"تو اب کیا کریں۔۔۔؟ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں! یہ لڑکی تو ہمارا کیریئر سارا کچھ تباہ و برباد کر دے گی"۔ ملک دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اب جائشہ کو جا کر قتل کر دے۔

"ابھی تو کچھ دنوں تک صبر کرنا ہو گا کیونکہ اگر ہم ابھی کوئی قدم اٹھائیں گے تو شک سیدھا ہم پر ہی آئے گا"۔ میر افتخار سوچتے ہوئے بولا۔

"جتنی دیر تک ہم رکے رہے اتنی دیر میں وہ ہمیں برباد کر دے گی"۔ ملک دلاور کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"تو ابھی جا کر اسے مروا دو اور پھر بچ جانا رضا بخاری اور اس میڈیا کے ہاتھوں سے"۔ میر افتخار تنگ آ کر بولا۔

دونوں ہی ٹی وی کے آگے بیٹھے ہوئے تھے پھر میری افتخار کے ٹی وی پر نظر پڑی تو ایک جھٹکا سا اسے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"دلاور ٹی وی دیکھو۔۔کیا خبر آ رہی ہے ابھی"۔اس کے متوجہ کرنے پر دلاور ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا جس پر یہ خبر چل رہی تھی۔

"مس جائشہ نے یہ کہا ہے کہ ان کو ملک دلاور سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔۔۔اس لئے اگر ان کے ساتھ کچھ بھی ایسا ویسا ہوا تو ان کے ذمہ دار ملک دلاور ہوں گے"۔جائشہ اب کھل کر میدان میں آ چکی تھی۔ملک دلاور غصے سے مٹھیاں بھینچنے لگا۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا جائشہ۔۔۔میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے ریموٹ پوری قوت سے ٹی وی کی سکرین پر دے مارا جس کی وجہ سے ٹی وی کی سکرین چھناکے سے ایک سائیڈ سے ٹوٹ گئی۔

ادھر جائشہ بخاری ایک معنی خیز مسکراہٹ لیے ٹی وی پر یہ خبر چلتی ہوئی دیکھ رہی تھی۔کچھ سوچ کر رضا کے روم میں آئی۔

وہ جو اپنے کام میں مگن تھا ایک دم سے اس کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا بڑی خوش لگ رہی ہو"۔وہ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"شاید آپ نے نیوز نہیں دیکھی"۔

"ملک دلاور کے خلاف پٹیشن دائر کی ہے۔۔۔

دیکھ لی ہے میں نے یہ خبر۔۔۔اس میں خوش ہونے والی کونسی بات ہے"۔رضا اپنی عینک کے فریم کو درست کرتے ہوئے بولا۔

"سر میں اس لئے خوش ہو رہی ہوں کہ کچھ دنوں تک میں ان لوگوں کو نااہل کروانے جا رہی ہوں۔۔۔ جنہوں نے پہلے مجھ پر حملہ کروایا تھا پھر مجھے اغوا کروایا تھا"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

"اچھا جی۔۔۔۔۔۔کچھ دنوں تک کیوں۔۔۔ تھوڑے دنوں تک ہی کروا دو"۔وہ پراسرار مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"سر کیسے۔۔؟"۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"رات کو میں تمہیں ان کے خلاف کچھ اور ثبوت دوں گا جس سے تمہارا کام اور آسان ہو جائے گا"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر اسے اور حیران کر دیا تھا۔

"تھینک یو سر"۔وہ خوشی سے کہتے ہوئے رضا کی طرف بڑھی لیکن ادھر ہی قدم روک لئے۔کیونکہ وہ کہاں اس سے اتنی فری تھی۔

"اس میں شکریہ ادا کرنے والی کوئی بات نہیں جائشہ میں ذرا ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔باقی ذرا میرے پیچھے سب سنبھال لینا"۔وہ یہ کہتے ہوئے جلدی جلدی اپنا کوٹ پہننے لگا۔وہ ایک ٹک اسے دیکھتی رہ گئی۔

★******★***** ★

ایک قیامت کی خراشیں تیرے سر پر سجیں

ایک محشر میرے اندر سے اٹھا تیرے بعد

دو دن ہو گئے تھے عدن نے اپنے دل پر پتھر رکھ لیا تھا۔کیونکہ وہ اپنا ضبط بھی آزمانا چاہ رہا تھا اور اس کا صبر بھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مستجاب کو کال نہیں کی تھی کیونکہ وہ اس کا دو دفعہ فون بند کر چکی تھی۔ مستجاب کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ اس پر غصہ کر رہا ہے اسی لیے اسے فون نہیں کیا۔ وہ دو دن سے بولائی بولائی سی تھی۔ کئی دفعہ اسے فون کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر چپ کر گئی ماں کی نصیحتیں آڑے آجاتی تھی۔ رات کو ہاسپٹل سے لوٹی تو ماں کو وہ چپ چپ لگی۔

"مستجاب از ایوری تھنگ اوکے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"جی ٹھیک ہوں ماما۔۔۔! بس تھوڑا تھک گئی ہوں سونا چاہوں گی"۔

"کھانا نہیں کھاؤ گی"۔ وہ اس کا کھانے پر انتظار رہی تھی۔

"نہیں مما تھوڑا سا پیزا کھالیا تھا اس لئے اب بھوک نہیں ہے"۔ وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ وہ اس کی ماں تھی جان گئی تھی کہ وہ کس کے لئے اتنا پریشان ہو رہی ہے۔ لیکن وہ ہر وقت اس کے ساتھ اس بات پر بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کافی دیر تک کروٹیں بدلتے بدلتے نیند تو بالکل بھی نہیں آرہی تھی۔اس لئے موبائل کھول کر بیٹھ گئی۔انسٹا گرام پر عدن حیدر کو سرچ کیا۔تو پانچ گھنٹے پہلے کی ایک تصویر میں عدن حیدر اپنی پوری وجاہت سمیت کھڑا کسی سے ہاتھ ملا رہا تھا۔اور نیچے یہ لکھا ہوا تھا۔

today there has been a successful business deal with a british company.

)آج برٹش کمپنی کے ساتھ ایک کامیاب ڈیل ہوئی ہے(

اور نیچے عدن حیدر کی ان کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے ایک تصویر تھی دو اور تصویریں موجود تھیں۔بے اختیار اس کی تصویر کو ہونٹوں سے لگا لیا۔پھر اپنے آپ سے ہی شرمندہ ہو گئی۔وہ کیسے ٹین ایج لڑکیوں کی طرح بی ہیو کر رہی ہے۔کچھ سوچتے ہوئے عدن کا نمبر ملا ہی لیا۔جو اس نے کاٹ دیا۔جس پر وہ حواس باختہ ہو کر اپنے بیڈ سے اٹھ گئی۔کہ اس نے اس کا فون کاٹ دیا۔اپنے آپ کو ریلیکس کرنے کے لیے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔دل میں ایک طوفان برپا ہو گیا تھا۔پھر سوچتے ہوئے ایک میسج ٹائپ کیا۔

"تم نے میری کال کیوں کاٹی"۔

Posted On Kitab Nagri

میسج تو پڑھ لیا گیا تھا لیکن جواب ندارد۔ جس پر اس کا غصے سے سر گھومنے لگا۔ کتی ہی دیر تک وہ اندر ہی اندر کڑھتی رہی۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے ایک اور میسج ٹائپ کیا۔

"عدن مجھے ابھی فون کرو۔۔۔۔۔ نہیں تو مجھے فون نہ کرنا"۔ میسج دوبارہ سے پڑھ لیا گیا۔ لیکن جواب پھر بھی نہ آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے موبائل کی میسج ٹیون بولی۔ تو اس نے جلدی جلدی موبائل کھولا۔

"اوکے نہیں کروں گا"۔اس میسج نے تو اس کو غصے سے ہی بے حال کر دیا۔

"سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔۔۔ میں کیا اس کے لیے مری جا رہی ہوں" وہ اپنے دونوں بازو گھٹنوں کے اوپر باندھتی ہوئی زور زور سے حرکت کرتی ہوئی اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔ وہ موبائل کو اٹھا کر غصے سے پھینکنے ہی لگی تھی کہ اچانک بیل ہوئی۔ اوپر عدن کالنگ آیا۔ غصے سے اس نے کال کاٹ دی۔ دوسری طرف اب عدن حیدر کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔

"اب دوبارہ میری کال کاٹی تو تم سے وعدہ ہے میرا کہ اب میں تمہیں کسی بھی قسم کی کوئی رعایت نہیں دوں گا اپنے سارے حق اگلی ملاقات پر وصول کر لوں گا"۔ میسج کیا تھا کھلی دھمکی تھی۔ ساتھ ہی موبائل کی پھر بیل ہوئی۔ تو اس نے اس پر غصہ ہوتے ہوئے بھی فون اٹھا لیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ عدن حیدر جو کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بولو" وہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

"اپنی شکل سامنے کرو گی تو بولو گا ناں"۔اس نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔تو اس نے موبائل کا کیمرہ جو بیک پر کیا ہوا تھا۔فرنٹ پر کر دیا۔ریشمی بال بکھرے پڑے تھے۔غصے سے چہرہ لال ہو رہا تھا۔تھوڑی دیر تک وہ اس کے پھولے پھولے منہ کو دیکھتا رہا۔اس دوران مستجاب نے اسے دیکھنے سے گریز کیا غصہ جو چڑھا ہوا تھا۔

"اب غصہ کس بات کا ہے"۔لہجہ نرم ہوا تو اس نے عدن کی طرف دیکھا۔

"میرا فون کیوں بند کیا تم نے۔۔؟اب وہ دھونس بھرے لہجے میں بولی۔

"کیا تمہیں ہی ہر حق حاصل ہے مسز۔۔۔۔۔!غصہ بھی دکھانے کا اپنا ہر حق وصول کر رہی ہو اور میرا کوئی حق نہیں ہے"۔اس نے بڑے آرام سے یہ سب کہہ دیا۔مستجاب کو اس کی بات پر ایک جھٹکا سا لگا تھا۔جس پر وہ خاصا محفوظ ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اس میں جھوٹ کیا ہے۔۔۔! جو تم ایسے حیران ہو رہی ہو۔۔۔۔میرا فون دو دفعہ تم نے کیوں کاٹا"۔وہ غصے سے پوری قوت سے چلایا تو مستجاب اس کے غیظ و غضب والا روپ دیکھ کر سہم سی گئی۔جس پر اس نے فون تھوڑا ساسائیڈ پر کیا۔تو عدن کو اس کا نائٹ ڈریس نظر آیا۔جو کہ سلیو لیس تھا۔

"کیمرہ اپنے بالکل سامنے کرو میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں"۔وہ کھردرے لہجے میں بولا۔تو اس نے کیمرہ اپنے فیس کے آگے کیا۔

"تھوڑا سا پیچھے کرو"۔

"کیا تو ہے اب کیا چاہتے ہو"۔وہ جھنجھلا کر بولی

"تمہیں ساری کی ساری دیکھنا چاہتا ہوں"۔وہ بغیر لگی لپٹی رکھے بولا۔تو اس نے کیمرہ تھوڑا سا پیچھے کیا۔

ریڈ کلر کا سلیو لیس نائٹ سوٹ میں وہ غضب ڈھاتی اس کے جزبات کو ہوا دے گئی۔

"ایسے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں"۔وہ اسے تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میں نے باہر جانے کے لئے یہ کپڑے نہیں پہنے بلکہ میں اپنے روم میں ہوں اور سونے لگی ہوں"۔اب کے وہ بھی غصے سے بولی تو وہ چپ کر گیا۔

"ایسے کپڑے باہر پہن کر جاؤ تو میں تمہارا حشر کر دوں گا۔۔۔۔۔۔۔وہ اب نرم لہجے میں بھی دھمکی دے گیا۔

"اچھا مجھے دھمکیاں دینے کے لیے فون کیا ہے"۔وہ اب منہ بناتے ہوئے بولی۔

"تم دھمکیاں لینے والے کام کیوں کرتی ہو"۔لہجہ اب نارمل تھا جس پر مستجاب نے شکر کا سانس لیا۔

"آئندہ اگر تم نے میرا فون اٹینڈ نہ کیا تو نتائج کی تم خود ذمہ دار ہو گی یہ آخری دھمکی ہے"۔

*یعنی اگر میں کام میں بھی بزی ہوئی تو بھی تمہارا فون اٹینڈ کرنا ضروری ہے کیا"۔وہ تنگ آکر بولی۔

"ہاں بہت ضروری ہے۔۔۔لیکن اگر بہت زیادہ کام میں بزی ہوئی تو میسج ہی کر دیا کرو۔۔۔از دیٹ کلئیر"

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

عدن نے نرم لہجے میں کہا تو اس نے معصومیت سے اپنا سر ہلا دیا۔ جس پر اسے بے انتہا پیار آیا۔ پھر مستجاب کو کچھ یاد آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مبارک ہو آج تمہاری بزنس ڈیل ہوئی ہے"۔وہ بھی اب نارمل ہو چکی تھی۔آرام سے پیچھے تکیہ سیدھا کیا اور نیم دراز ہو گئی۔

"اچھا تمہیں کیسے پتا چلا"۔آپ کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ رینگ گئی۔جواب مستجاب کی کمزوری بن چکی تھی۔

"ابھی تمہارا انسٹا گرام چیک کیا ہے اسی پر دیکھا تھا"۔

"اچھا تو میرا انسٹا گرام چیک کیا جا رہا ہے"۔

"ہاں کیوں۔۔۔؟نہیں چیک کر سکتی"۔سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"سارے حق حاصل ہیں تمہیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ بھی اپنے بیڈ پر دراز ہو گیا تھا غالبا اس کا مستجاب سے بات کرنے کا لمبا پروگرام تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب کوشش کرو کہ جتنی جلدی ہو سکے واپس آؤ"۔ وہ اسے آنکھوں کے راستے دل میں اتار دیتے ہوئے بولا۔

"عدن میں کیا شوق سے ادھر بیٹھی ہوئی ہوں۔۔۔اتنے دن تو مجھے ادھر آئے ہوئے نہیں ہوئے جتنی دفعہ تم مجھے واپس آنے کا کہہ رہے ہو۔۔۔۔کیا بہت زیادہ مس کر رہے ہو مجھے"۔ تھوڑی دل کو بھی تو تسلی چاہیے تھی اس لیے وہ پوچھ بیٹھی۔

"نہیں"۔آنکھوں میں شرارت لیے اس نے کہا۔

"اچھا تو پھر بار بار آنے کا کیوں کہہ رہے ہو"۔ یہ جواب اسے کافی چبھا تھا۔

"وہ تو اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آکر اپنا کام ختم کرواؤ۔۔۔اور ابھی زندگی میں کوئی تھرل نہیں رہا۔۔۔اب لڑائی جو نہیں ہوتی کسی سے"۔ مدھم مسکراہٹ لئے وہ کہہ رہا تھا۔

"اچھا میں تو تمہیں بالکل بھی مس نہیں کرتی"۔اس نے بھی بدلہ اتارنے کی کوشش کی۔

"اچھا اس لئے مجھے انسٹا گرام پر سرچ کیا جا رہا تھا"۔ وہ چھیڑنے سے باز نہ آیا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب مجھے نیند آئی ہے میں سونے لگی ہوں"۔

"اچھا اب برا مان گئی ہو"۔عدن صاحب اب انجوائے کرنے کے فل موڈ میں تھے۔

"نہیں۔۔۔!مجھے سخت نیند آرہی ہے"۔وہ جمائی لیتے ہوئے بولی۔

"سو جاؤ کس نے روکا ہوا ہے کیمرہ سامنے رکھ دو"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بڑی حیران ہوئی تھی۔

"عدن تم نے بھی صبح آفس جانا ہے اس لیے تم بھی سو جاؤ ادھر تو کافی ٹائم ہو چکا ہے تمہیں نیند نہیں آئی کیا"۔وہ اس کا بھی خیال کرتے ہوئے بولی۔

"تمہیں دیکھنے کے بعد اب نیند کہاں آنی ہے"وہ اپنے آپ سے ہی بولا جس کی مستجاب کو سمجھ نہ آسکی۔

"پلیز عدن مجھے لائٹ میں نیند نہیں آتی"۔

"ٹھیک ہے۔۔۔سو جاؤ۔۔۔گڈ نائٹ مائی سویٹ ہارٹ"۔

Posted On Kitab Nagri

عدن نے گمبیر لہجے میں پیار سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔اور عدن سے بات کر کے مستجاب سر شار سی ہو گئی۔

بے اختیار ہونٹ مسکرانے لگے آنکھوں کے سامنے عدن کا خوبصورت چہرہ در آیا۔محبت جب ہوتی ہے تو وہ انجام کی پرواہ نہیں کرتی۔اور مستجاب کے ساتھ بھی اب یہی ہو رہا تھا۔ماں سے کیے ہوے وعدے وقتی طور پر پس پشت ڈال دیے تھے۔

★*******★**********★

آج صبح سے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جائشہ کا دل کیا کہ وہ لان کا چکر لگائے۔اس لئے نماز اور قرآن سے فارغ ہو کر گھر کے خوبصورت لان میں آگئی اور صبح کی تازہ ہوا کو اپنے اندر جذب کرنے لگی۔لان کی دائیں طرف ایک خوبصورت کمرہ نما ہال بنا ہوا تھا جس میں جائشہ کبھی بھی نہیں گئی تھی تجسس ہوا تو وہ اس ہال کی طرف بڑھی۔اندر ایکسر سائز مشینیں پڑی ہوئی تھیں اور رضا بخاری ایک طرف کھڑا ہو کر ایکسر سائز کر رہا تھا۔اس کو دیکھ کر تھوڑا سا چونکا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"مجھے کیا پتا تھا اتنی اچھی ایکسر سائز مشینیں پڑی ہوئی ہے ابھی کئی دنوں سے جسم میں کسلمندی سی ہو گئی ہے نہیں تو میں باقاعدہ ورزش کرتی تھی"۔وہ مشینوں کو دیکھ کر بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری ایکسر سائز کرتے ہوئے پسینے میں تر ہو چکا تھا وہ اس کے کسرتی جسم کو ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی۔ پھر اپنے دوپٹے کو سر سے اتار کر سائیڈ پہ باندھا۔اور بالوں کو ایک جوڑے میں مقید کیا۔اور ایکسر سائز مشین پر چڑھ گئی۔

"ایکسر سائز والے کپڑے آج لے آنا۔۔۔! ان میں نہیں ہو گی ٹھیک طرح سے"۔رضا اسے ٹوکتے ہوئے بولا لیکن وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے ایکسر سائز کرنے لگی۔

تقریبا دس منٹ تک وہ مسلسل ایکسر سائز کرتی رہی۔ بال اب کھل چکے تھے۔جو اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کر رہے تھے۔رضا بخاری اب بیٹھ کر تولیے سے اپنا پسینہ صاف کر رہا تھا۔وہ اب تھک چکی تھی کیونکہ اتنے دنوں سے اس نے ایکسر سائز نہیں کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس لیے مشین سے اتر گئی۔اپنے بالوں کو ایک سائیڈ پر کر کے جوڑے کی شکل میں باندھا۔اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔

"سر آپ کو کڑاتے آتے ہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"سیکھے تو تھے لیکن ابھی کافی دیر ہو گئی ہے کبھی پریکٹس نہیں کی"۔وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"چلیں سر آج تھوڑی سی پریکٹس کریں"۔جائشہ آج فل ایکٹیو ہوئی ہوئی تھی۔

"تمہارے کراٹے تو بہت زبردست ہے عملی مظاہرہ دیکھ چکا ہوں۔۔۔مجھے چھوڑے ہوئے کافی ٹائم گزر چکا ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر تو پھر ہو جائے"۔وہ چیلنج کرتے ہوئے بولی تو رضا بخاری اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا جو اسے چیلنج کر رہی تھی۔

"چیلنج کر رہی ہو"۔

"ایسے ہی سمجھ لیں"۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی۔تو رضا بخاری نے گلے میں ڈالا ہوا تولیہ سائیڈ پر پھینکا۔

"کرو وار"۔رضا بخاری بھی اب اس کا چیلنج لینے کے لیے تیار ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں سر رہنے دیں۔۔۔۔میں آپ کو بھلا کیسے مار سکتی ہوں"۔وہ رضا بخاری پر ہاتھ اٹھانے سے ہچکچا رہی تھی۔

"اب چیلنج کیا ہے تو اس کو پورا کرو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"۔وہ اس کی ہچکچاہٹ دور کرنے کے لئے بولا۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے پہلا وار کیا تو اس کی ٹانگ رضا کے بازو پر لگی۔دوسری ٹانگ سے اس نے وار کیا تو رضا نے اس کی ٹانگ پکڑ لی۔جس سے وہ گرنے والی تھی کہ اچانک رضا نے اس کی ٹانگ چھوڑ کر اسے تھام لیا۔جس سے وہ رضا کے سینے سے جا لگی۔اس تھوڑی سی قربت پر جائشہ کا دل کی دھڑکن سرپٹ دوڑنے لگی۔جبکہ رضا کے پورے جسم میں ایک کرنٹ سے لگی تھی۔تو اس نے جلدی سے اسے چھوڑ دیا۔کچھ لمحوں بعد وہ سنبھلی۔

"سر اب میں باقاعدہ ایکسر سائز سٹارٹ کرتی ہوں پھر دیکھتے ہیں"۔وہ اپنی خجالت مٹانے کو بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی بات نہیں اگلی دفعہ تمہیں خوش کرنے کے لیے تم سے مار کھا بھی سکتا ہوں"۔رضا بخاری اسے تھوڑا سا چھیڑتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔وہ دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرنے لگی کہ رضا بخاری نے اس سے تھوڑی سی تو بات کی ہے۔

"سر آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے لئے ناشتہ لگاتی ہوں"۔اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کام تم رہنے دیا کرو طیبہ موجود ہے ناں تم بس حنان کا دھیان رکھا کرو"۔ وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولا۔

"سر۔۔۔آپ مجھے پلیز ٹوکنا بند کردیں"۔ وہ یہ کہہ کر تیزی سے کچن کی طرف بڑھی۔ رضا بخاری سر جھٹکتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

مستجاب کو گئے ہوئے تقریبا 20 دن ہو چکے تھے عدن نے اپنے آپ کو بزنس میں بہت زیادہ بزی کرلیا تھا اس لئے ان 20 دنوں میں اس کے بزنس کی اچھی خاصی پراگرس ہوئی تھی ان دونوں کے درمیان رات کو تھوڑی دیر بات ہوتی تھی۔ کیونکہ دن میں دونوں بزی ہوتے۔ اس کی دادا سے بھی اکثر بات ہوتی رہتی تھی جو اسے جلد آنے کی تاکید کرتے۔

"ماما تھوڑے دنوں تک میں فارغ ہو جاؤں گی تو کیا ٹکٹ کنفرم کروالوں"۔ وہ بریک فاسٹ کرتے ہوئے ماما کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بالکل بھی نہیں مستجاب اور عدن سے اس بات کا ذکر بھی مت کرنا کہ تمہارا ادھر کام ختم ہونے جارہا ہے"۔ وہ اس سے سخت لہجے میں بولی تو وہ حیران ہو کر ماں کو دیکھنے لگی۔

"لیکن ماما کیوں ہم نے واپس تو جانا ہے ناں"۔ وہ صدمے سے گنگ لہجے میں بولی۔

"جتنا ہو سکے کہ اس سٹے کو لمبا کھینچو مستجاب۔۔۔۔۔۔یہی ہم دونوں کے حق میں بہتر ہیں"۔ وہ کرسی کھینچ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لیکن ماما کیوں میرا کام ابھی ادھورا پڑا ہے"۔ وہ بے بسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا اس گاؤں کی حالت سدھارنے کا۔۔۔۔۔فنڈ ملتے ہیں تو ادھر سے عدن کو بھیج دینا۔۔۔۔وہ کام کروالے گا۔۔۔۔اور تم اس سے کوئی نہ کوئی بہانہ بنادو کہ تم ابھی نہیں آسکتی"۔ماں اپنا فیصلہ سنا کر جاچکی تھی۔اور مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کے جسم سے جان نکل رہی ہو۔کیونکہ پاکستان جانے کے خیال سے ہی دل سرشار ہو جاتا تھا۔وہ مریل قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی۔اور اس کی ماں اس کے پیچھے آگئی۔

"دیکھو مستجاب میں جو کچھ کہہ رہی ہوں اس میں ہم دونوں کی بھلائی ہے۔۔۔۔۔میں نے تمہیں کہا تھا کہ اپنے دل کو یہی روک لو مجھے پتا ہے کہ تمہارا دل اچھل اچھل کر کس کی طرف جارہا ہے"۔اس کی ماں تھی اس کی ہر جنبش سے واقف تھی۔

"پلیز ماما ایسا مت کریں"۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔تو تسلیم کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

"بیٹا میں جو کچھ کر رہی ہو بہت سوچ سمجھ کر رہی ہوں"۔وہ اسے کہہ کر باہر نکل گئی کیونکہ بیٹی کی تکلیف اس سے دیکھی نہیں جارہی تھی۔اور ملک دلاور کی دھمکیاں بھی اسے بھول نہیں رہی تھی۔

مستجاب تیار ہو کر چپ چاپ ہوسپٹل کے لیے نکل گئی تھی۔وہ سارا دن پریشان رہی عمیر نے دن میں کئی دفعہ کوشش کی کہ اسے پوچھے کہ اسے کیا ہوا ہے لیکن اس نے ہر بار ٹال دیا۔

"مستجاب مجھ سے تمہاری پریشانی نہیں دیکھی جاسکتی"۔وہ اپنے کمرے میں آکر کرسی کی پشت پر ٹیک لگا کر آنکھیں موند کے بیٹھی ہوئی تھی کہ عمیر آکر اس سے پوچھنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

*میں پریشان نہیں ہوں عمیر بس میری تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔وہ گھر بھی جانا نہیں چاہ رہی تھی کیونکہ گھر جا کر ٹینشن کا مزید دورہ پڑنا تھا۔اسی وقت اس کے موبائل پر بیل ہوئی عدن کا لنگ دیکھ کر دل ایک لمحے کے لیے تیزی سے دھڑکا۔

"ایکسکیوزمی عمیر عدن کا فون ہے"۔وہ عمیر کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اس نے فون آن کر کے سلام کیا۔ایک منٹ میں ہی اس کے چہرے کے ایکسپریشن نوٹ کر لیئے گئے۔

"کیا ہوا ہے مستجاب تمہیں۔۔۔؟وہ سلام کا جواب دے کر بولا۔

"کچھ بھی نہیں عدن۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں"۔وہ اپنی آواز میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے بولی۔

"تم ٹھیک نہیں لگ رہی مستجاب"۔وہ غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"خیریت آج اس وقت فون کر لیا"۔وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

"ہاں بس ایسے ہی تمہاری طرف دھیان گیا تو میں نے فون کر لیا"۔نظریں مسلسل اس کے چہرے کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھی۔

"کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔۔یو آر لکنگ ٹینس"۔وہ کہاں اسے چھوڑنے والا تھا۔

"ایک تو عدن کیا ہر بات کے پیچھے پڑ جاتے ہو۔۔۔۔۔!میں نے کہا ناں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔!پھر کیوں بار بار مجھے ایک ہی سوال کر کے اری ٹیٹ کر رہے ہے"۔اب وہ غصے سے بولی۔

"اس کا یقیناً یہ مطلب ہے کہ تم ٹھیک نہیں ہو"۔وہ پریقین انداز میں بولا تو مستجاب نے تنگ آ کر فون بند کر دیا۔لیکن پھر اپنی غلطی کا احساس ہوا۔تھوڑی دیر بعد دوبارہ بیل ہوئی تو اس نے فون اٹینڈ کر لیا۔

"فون کیوں بند کیا میرا؟"اب وہ شدید غصے میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن تم بار بار ایک ہی سوال کر رہے ہو اس لئے میں نے تنگ آ کر فون بند کر دیا اگر تمہیں برا لگا تو سوری"۔ وہ اب مصالحت آمیز انداز میں بولی تو وہ چپ کر گیا۔ کئی لمحوں تک دونوں طرف خاموشی رہی۔

"میں تمہاری ٹکٹ کنفرم کروا دیتا ہوں آپ پاکستان واپس آ جاؤ"۔ تھوڑی دیر بعد اس کی بھاری آواز آئی تو مستجاب نے چونک کر عدن کو دیکھا۔

"لیکن عدن ابھی نہیں میں آ سکتی"۔اس کے انکار پر عدن سیخ پا ہو کر اسے دیکھا۔

"تو پھر اداس کیوں ہو کوئی وجہ تو ہو گی"۔اس کی ایک ہی رٹ تھی۔ جس پر مستجاب نے زور سے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا۔

"عدن پلیز رات کو بات کریں گے ناں۔۔۔ابھی میں ہوسپٹل میں ہوں"۔اس نے اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل بنانے کی کوشش کی۔

"ٹھیک ہے رات کو بات کرتے ہیں"۔ وہ اس کے چہرے کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو اس نے فون بند کر دیا۔

"اب یہ جن میری جان نہیں چھوڑے گا"۔وہ جھنجھلا کر سوچنے لگی۔اور اپنی سوچ پر خود ہی مسکرا دی۔

"ہے تو جن ہی۔۔۔! جان سے چمٹ گیا ہے۔۔۔اور اب چاہ کر بھی میں اسے اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی"۔ وہ ڈی پی پر لگی اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے بولی۔ دوسری طرف عدن حیدر پریشان ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا کہ مستجاب کسی وجہ سے پریشان ہے۔ دل کو اب چین کہاں تھا۔کچھ یاد آنے پر اپنے موبائل کی گیلری کو اوپن کیا۔ شادی کی جو تصویریں ان دونوں کی بنی تھی وہ رات کو ہی اسے موصول ہوئیں تھیں۔ جن کا سنیپ شاٹ لے کے اس نے اپنے موبائل میں سیو کر لیں تھیں۔ تصویریں دیکھ کر ہونٹ خود بخود مسکرانے لگے۔ ایک

Posted On Kitab Nagri

تصویر میں اس نے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جب کہ دوسری تصویر میں اس نے مستجاب کی کمر میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا اور مستجاب اسے گھور رہی تھی۔اور اس قدر پیاری لگ رہی تھی کہ عدن حیدر کا دل مچلنے لگا کہ وہ اسے جلد از جلد اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اسے تصویر فارورڈ کیں۔موبائل کی میسج ٹیون بولی تو اس نے اپنا موبائل اوپن کیا۔اور تصویریں دیکھ کر مسکرانے لگی۔آنکھیں بند کر کے عدن حیدر کی موجودگی کو محسوس کیا۔تو اسے لگا کہ اس کی خوشبو ہر سو پھیل گئی ہے۔عدن کی پھر کال آئی جو اس نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اٹینڈ کر لی۔

"کیسی لگی تصویریں۔۔؟آنکھوں میں خوبصورت جذبے لیے وہ اسے سے دیکھ رہا تھا۔

"اچھی آئی ہے"۔لبوں پر ایک مسکراہٹ در آئی جس پر عدن حیدر سرشار سا ہو گیا تھا۔پھر اسے چھیڑنے کو دل کیا۔

تجھ کو چھو لوں تو اے جان تمنا مجھ کو
دیر تک اپنے بدن سے تری خوشبو آئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جذبے لٹاتے نظروں سے اسے دیکھ کر شعر پڑا تو وہ تھوڑا سا بلش کر گئی۔جس پر عدن حیدر حیرتوں کے سمندر میں غوطہ زن ہوا تھا۔کیونکہ آج وہ پہلی دفعہ تھوڑا سا شرمائی تھی۔اور یہ منظر دیکھ کر اب دل کو قابو رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

"اب مجھ سے فلرٹ کر رہے ہو تم"۔تھوڑی دیر بعد وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں لگتا ہے کیا یہ فلرٹ ہے"۔وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو پھر کیا ہے یہ"۔

"کیا سننا چاہ رہی ہو؟جواب میں سوال آیا تو وہ گڑبڑا کر رہ گئی۔

"ایسے نہیں میری جان۔۔۔روبرو ہو تو پھر بتائیں ہم۔۔۔۔اگر تھوڑا سا بھی بتا دیا تو سن کر پاگل نہ ہو جانا۔۔۔۔بہت ضبط پال رکھے ہیں اپنے دل میں"۔وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔جس پر وہ اسے چھیڑ کر لمحہ بھر کو پچھتائی تھی۔

"اچھا عدن اب میں فون بند کرنے لگی ہوں"۔اس کے موبائل پر ڈاکٹر عمیر کی کال آرہی تھی۔

"اوکے پھر بات ہوتی ہے۔ٹیک کیئر"۔یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔تھوڑی سی تسلی ہوئی تھی کہ اس نے اپنی بیگم کا موڈ بحال کر دیا ہے۔

★*******★*********★

جائشہ رات کو گھر جا رہی تھی تو راستے میں اس کی گاڑی خراب ہو گئی۔رضا بخاری آج دوپہر سے ہی آفس سے کہیں کام چلا گیا تھا۔اس لیے اب وہ اکیلی ہی ڈرائیور کے ساتھ گھر جا رہی تھی۔موسم بھی کافی خراب تھا۔بارش کے بعد جگہ جگہ سڑکوں پر کیچڑ اور پانی جمع ہوا تھا۔مدثر گاڑی کو چیک کرنے کے لئے باہر نکلا۔تھوڑی دیر تو وہ گاڑی میں بیٹھی رہی لیکن پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ گئی۔

"کیا ہوا مدثر"۔

"میڈم یہ خرابی تھوڑی زیادہ لگ رہی ہے ابھی میں آپ کو اکیلے چھوڑ کر کسی مکینک کے پاس بھی نہیں جا سکتا"۔وہ شش و پنج میں مبتلا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں میں گاڑی میں بیٹھتی ہوں تم جا کر کسی مکینک کا پتہ کرلو"۔وہ آس پاس دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہ میڈم نہ میں آپ کو اس ویرانے میں اکیلے چھوڑ کیسے جا سکتا ہوں بھلا۔۔۔۔۔صاحب جی بھی مجھ پر غصہ ہوں گے"۔

"تمہارے پاس کسی مکینک کا نمبر نہیں ہے تم فون کرلو"۔جائشہ نے اسے مشورہ دیا۔

"فون کیا ہے لیکن پتہ نہیں وہ فون اٹھا کیوں نہیں رہا"۔مدثر پریشانی سے بولا۔گاڑیاں ابھی اکادکا آ جا رہی تھیں۔ ایک بلیک کرولا جائشہ کے پاس سے گزری پھر پیچھے کی طرف آئی تو مدثر اندر تک پریشان ہو کر رہ گیا۔کہ پھر کوئی پریشانی آئی۔گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا۔

"کیا ہوا مس جائشہ آپ اس وقت یہاں پر کیوں کھڑی ہیں"۔عدن حیدر گاڑی سے منہ نکالتے ہوئے بولا۔

"گاڑی خراب ہو گئی ہے"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔گاڑی کو چیک کیا لیکن خرابی زیادہ تھی۔

"چلیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔اور میں مکینک کو بھیجتا ہوں تھوڑی دیر تک آپ کی گاڑی ٹھیک ہو جائے گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے فرنٹ ڈور جائشہ کے لیے کھولا۔

نہیں عدن صاحب آپ کو خوامخواہ تکلیف ہو گی آپ مکینک بھجوادیں۔۔۔آپ کی بڑی مہربانی ہو گی"۔وہ نارمل انداز میں بولی۔

"دیکھیں یہ سڑک سنسان ہے اور اس طرح آپ کا ادھر کھڑا ہونا یا گاڑی میں بیٹھنا مناسب نہیں ہے آپ میرے ساتھ چلیں گاڑی بھی ٹھیک ہو کر آ جائے گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے جائشہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ایک لمحے کے لیے عدن حیدر کو نظر بھر کے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا دیکھ رہی ہیں یہ مس جائشہ۔۔۔کیا مجھ پر اعتماد نہیں ہے"۔وہ اس کا اپنی طرف دیکھنا نوٹ کر چکا تھا اور جائشہ اندر ہی اندر اس کی حاضر دماغی پر عش عش کر اٹھی۔

"ایسی بات بالکل بھی نہیں ہے اگر آپ پر اعتماد نہ ہوتا تو میں کبھی بھی آپ کی گاڑی میں نہ بیٹھتی"۔وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"آپ میرے بابا کے خلاف آج کل کورٹ میں لڑ رہی ہیں اس لئے میں نے ایسا سوچا"۔وہ صاف گوئی سے بولا۔

"مجھے آپ اپنے بابا کی طرح نہیں لگتے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ چپ کر گیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کے بابا بے گناہ ہیں"وہ سامنے سڑک کو دیکھتے ہوئے ایسا سوال کر گئی۔جس کا جواب عدن دینا نہیں چاہتا تھا۔کئی لمحے خاموشی سے گزر گئے۔

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"۔اس نے دوبارہ وہی سوال دوہرایا۔

"میں اس بات کو نہیں جانتا کہ وہ سچے ہیں یاں جھوٹے یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے"۔اس نے گول مول سا جواب دیا تو جائشہ کے لبوں پر ایک مسکراہٹ رینگ گئی۔کیونکہ اسے پتہ چل چکا تھا کہ یہ جو بندہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اس کو اپنے باپ پر اعتماد نہیں ہے۔

"ڈاکٹر صاحبہ کیسی ہیں"۔

"ٹھیک ہے"۔عدن نے غائب دماغی سے ہی جواب دیا کیونکہ اپنے بابا کو لے کر اس کے دماغ میں جھکڑ سے چل رہے تھے۔

"گاؤں میں ہی ہیں"وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں کچھ دنوں کے لیے وہ لندن گئی ہوئی ہے"۔

"اس لیے ان کا نمبر نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ڈاکٹر مستجاب کا ادھر کا نمبر چاہیے تھا اگر آپ دے سکے تو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عدن نے اپنا کارڈ اس کی طرف بڑھایا۔

"میرا نمبر نوٹ کر لیں۔میرے نمبر پر مس بیل دیں میں آپ کو نمبر فارورڈ کر دوں گا"۔وہ نرمی سے بولا تو جائشہ کتنی ہی دیر تک اسے دیکھتی رہی۔عدن نے نوٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اپنی ڈاکٹر صاحبہ کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔اتنے میں جائشہ کا گھر آیا تو اس نے عدن کو گاڑی روکنے کا کہا۔جس پر اس نے گیٹ کے سامنے گاڑی کو بریک لگا دی۔

"پلیز اندر آئیں۔۔۔کھانا کھا کر جائیے گا"۔وہ خلوص دل سے بولی۔

"نہیں ابھی کافی ٹائم آ چکا ہے"۔وہ اپنی رسٹ واچ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"دیر تو آپ کو ہو ہی گئی ہے تو پلیز تھوڑی دیر کے لیے اندر آ جائیں"۔وہ پرزور طریقے سے اصرار کرتے ہوئے بولی عدن اس کے اصرار پر ایک لمحے کو حیران ہوا تھا۔

"نہیں جائشہ پھر کبھی سہی"۔

"پھر جب بلاؤں گی تو آؤ گے ناں"۔اتنی بے تکلفی سے بولے گئے الفاظ پر عدن حیدر آنکھیں پھاڑے اس نازک سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔اور وہ اپنی بے تکلفی پر خود بھی شرمندہ ہوں گئی۔

"سوری اگر آپ کو برا لگا ہے۔۔۔میرا کہنے کا مطلب ہے کہ آپ کبھی میرے گھر ضرور آنا"۔وہ اب بات کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ضرور"۔عدن نے یہ کہا تو وہ گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔تو اس نے بھی گاڑی آگے بڑھا دی وہ کتنی ہی دیر تک جائشہ کے بارے میں سوچتا رہا۔جس نے آج اسے حیران ہی تو کر دیا تھا۔

★*******★*******★

"شادی سے انکار کیوں کیا تم نے"۔روحی کو جب پتا چلا کہ میر ارسلان نے اس کے ساتھ شادی سے انکار کر دیا تھا تو وہ پہلی ہی فرصت میں بھاگی بھاگی اس کے گھر آدھمکی۔وہ جو اپنے کمرے میں ریلیکس طریقے سے بیٹھا میوزک سن رہا تھا ایک دم سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"میری مرضی اس پر تم مجھ سے سوال نہیں کر سکتی۔۔۔!۔اور یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا"۔ وہ سرد مہری کے بولا۔

"ارسلان مت بھولو کہ تم میرے بچپن کے منگیتر ہو۔۔۔۔میں نے تمہاری بہت زیادہ بری حرکتیں برداشت کیں ہیں۔۔۔۔بہت سی باتیں میرے کانوں میں پڑتی رہی لیکن میں برداشت کرتی رہی۔۔۔اب تم نے مجھ سے شادی سے انکار کر دیا ہے"۔وہ خوبصورت بلا اس کے سر پر کھڑی اس سے سوال جواب کر رہی تھی جس پر اسے بڑی کوفت ہوئی۔بلیک جینز ٹخنوں کے اوپر کیے ہوئے سلیو لیس وائٹ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے وہ واقعی کوئی خوبصورت بلا ہی لگ رہی تھی۔

"یہ میری زندگی ہے اور میں ان بچپن میں کیے گئے فیصلوں کو بالکل بھی نہیں مانتا۔۔۔۔نہیں کرنا چاہتا میں تم سے شادی۔۔۔تو کیا اب زبردستی میرے سر پر تم مسلط ہو گی"۔وہ درشتی سے بولا۔تو روحی کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔

"کیا وہ لڑکی مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے جس سے تم محبت کرتے ہو"۔وہ اس کے قریب آ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"شاید تم سے زیادہ خوبصورت تو نہیں لیکن تم سے زیادہ حیادار ضرور ہے"۔وہ اسے سرتا پیر گھورتے ہوئے بولا۔تو روحی کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔

"کیا کہا تھا تم نے مجھ سے ہاں-----!کہ تمہیں بولڈ لڑکیاں بڑی پسند ہیں---یہ مت بھولو کے آج سے پانچ سال پہلے تمہارا میرے ساتھ بھی افیئر رہا ہے-----اور بعد میں پتہ نہیں کس کس کے ساتھ تمہارا چکر چلتا رہا---اس لیے میں نے تمہارے سے کنارہ کر لیا تھا---کہ ہو سکتا ہے میرے ایسے کنارہ کرنے پر تم راہ راست پر آجاؤ---لیکن تم تو مزید بگڑتے چلے گئے"۔وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے بولی۔

"چکر میں نے جان بوجھ کر تم سے نہیں چلایا تھا میڈم---تمہاری رضامندی سے ہی بات آگے بڑھی تھی"۔وہ بھی غصے سے بولا۔

"تو کیا جب تمہارا میرے ساتھ چکر تھا تو دوسری لڑکیوں کے ساتھ تم نے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا---بتاؤ---کیا تم میرے ساتھ سنسیئر تھے؟وہ اسے دیکھتے ہوئے دکھ سے بولی جس پر وہ نگاہیں چرا گیا تھا۔

"ہاں میں ایسا ہی ہوں پھر کیوں شادی کرنا چاہتی ہو مجھ سے"۔وہ بے حسی کی انتہا پر تھا۔

"محبت کرتی ہوں تم سے"۔وہ ہارے ہوئے انداز میں بولی۔

"لیکن میں تم سے محبت نہیں کرتا روحی---یہ شاید تمہارا دل توڑنے کی سزا ہے جو مجھے ملی ہے میں جس لڑکی سے محبت کرتا ہوں اس نے مجھے ٹھکرا دیا ہے---اور اب میں کسی لڑکی کے ساتھ بھی شادی نہیں کرنا چاہتا"۔وہ بھی دکھ سے بولا۔

"تم ایک دفعہ شادی کے لیے ہاں تو کرو ارسلان---میں تمہیں سمیٹ لوں گی"۔وہ اس کے پاس آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔جو اس نے بڑی بے دردی سے جھٹک دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"روحی پلیز چلی جاؤ یہاں سے میں یہ شادی بالکل بھی نہیں کرنا چاہتا"۔وہ صاف لفظوں میں انکار کرتے ہوئے اپنا رخ پھیر گیا تھا۔اور روحی اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے اتنی عزت افزائی پر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی۔کیونکہ وہ بہت آناوالی لڑکی تھی اس کی اور ارسلان کی بچپن سے ہی نسبت طے تھی جس کی وجہ سے اس نے بچپن سے ہی میر اارسلان کے خواب دیکھ رکھے تھے۔پانچ سال پہلے جب وہ 18 سال کی تھی۔ ارسلان نے اسے دیکھا تو اس کی طرف بڑا اٹریکٹ ہوا تھا۔نسبت تو بچپن سے طے تھی۔بات آگے بڑھتی گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کافی فرینک ہو گئے تھے۔لیکن جب روحی کو پتہ چلا کہ ارسلان کے دوسری لڑکیوں کے ساتھ بھی افیئرز چل رہے ہیں۔تو وہ باہر پڑھنے کے لئے چلی گئی۔اور میر اارسلان سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھا۔اب وہ پاکستان لوٹی تھی تو اس کے باپ نے اس کی شادی کے لیے زور دینا شروع کر دیا۔تو اس نے ہاں کر دی۔کیونکہ وہ میر اارسلان سے ہی محبت کرتی تھی۔لیکن جب اسے پتہ چلا کہ میر ارسلان نے اس سے شادی سے صاف انکار کر دیا ہے تو وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی اور اس سے ملنے چلی آئی۔

★******★**********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مستجاب کے کولیگ ڈاکٹر جیمس کی آج شادی تھی۔اس کو بھی بطور خاص انوائٹ کیا گیا تھا۔اس شادی پر پہننے لئے اس نے ایک سفید کلر کا فراک خریدا تھا۔عدن کو اس نے انفارم کر دیا تھا کہ وہ شادی پر جا رہی ہے۔جب اس نے فراک پہنی تو اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ کر عدن کا چہرہ نگاہوں میں گھوم گیا تو ہونٹ خود بخود مسکرانے لگے۔اس کی آنکھوں کی شوخیاں جو مستجاب جیسی بولڈ لڑکی کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ہلکا سا میک اپ کر کے وہ فارغ ہوئی۔سوچنے لگی کہ وہ بالوں کو کھلا چھوڑے یا سر پر حجاب اوڑھے۔ابھی اسی شش و پنج میں تھی۔کہ اس

Posted On Kitab Nagri

کے موبائل پر عدن کی وڈیو کال آگئی۔دھڑکتے دل کے ساتھ ہی یس کا بٹن دبایا اسے پتہ تھا کہ جب وہ اسے دیکھے گا۔تو پتہ نہیں کیا ری ایکشن دے گا۔کیونکہ وہ اس کی ریزرو طبعیت سے آگاہ تھی۔

"عدن جب اس کا خوبصورت چہرہ دیکھا تو کئی لمحے تک تو دیکھتا رہا"۔

"ہوگئی تیار"۔کتنا ٹائم کا اس بندے نے حساب لگا یا ہوا ہے وہ دل ہی دل میں سوچنے لگ گئی۔

"بس تھوڑا سا رہتا ہے۔۔۔میں آکر کال کروں گی"۔وہ فون بند کر دینا چاہتی تھی"۔

"موبائل سامنے رکھو میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں تم تیار ہو جاؤ"۔وہ پورے حق سے بولا تو ایک لمحے کے لیے تو وہ نروس ہو گئی۔پھر موبائل ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے آگے رکھا۔جب عدن کی نظر اس پر پڑی تو ایک لمحے کے لیے پلٹنا بھول گئی۔کیونکہ وائٹ فراک میں وہ بلکل کوئی گڑیا کی طرح لگ رہی تھی۔ایک دم سے اس کی پیشانی پر بے شمار شکنیں نمودار ہوئیں تھیں۔جن کو مستجاب نے اچھے طریقے سے نوٹ کر لیا تھا۔وہ اپنے بالوں کو بلا مقصد ہی برش کرنے لگی کیونکہ وہ برش تو پہلے ہی کر چکی تھی۔اس کا نازک سراپا فراک میں بہت جچ رہا تھا۔عدن دور سے بیٹھ کر ہی اپنے ہوش کھو رہا تھا۔

"مسز کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا تمہیں ایسے دیکھنے کا"۔

"عدن تم ہر وقت کیوں مجھے ٹینشن دیتے رہتے ہو۔۔۔اب اس فراک میں کیا برائی ہے"۔وہ تنگ آکر بولی۔تو وہ چپ کر گیا۔

"ٹھیک ہے اوپر اسکارف اچھی طرح اوڑھ لینا۔۔۔۔یہ بھی بہت ڈھیل دے رہا ہوں تمہیں"۔وہ اپنے آپ کو قابو کرتے ہوئے بولا نہیں تو غصہ تو بہت آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھے اسکارف لے کے دکھاؤ تو پھر میں فون بند کروں"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔تو وہ بال سمیٹنے لگی۔بال سمیٹ کر دوپٹہ اوپر اچھی طرح سے لیا۔اور دوپٹہ اوڑھ کر بھی وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"اب ٹھیک ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو ہنوز سنجیدہ تھا۔

"ٹھیک تو نہیں ہے لیکن چلو جیسے تمہاری مرضی"۔وہ ہار ماننے والے انداز میں بولا۔کہاں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی غیر نظر دیکھے۔لیکن اب اسے ناراض بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے ٹیک کیئر آف یور سیلف"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور بے چینی سے بیڈ پر کروٹیں لینے لگا۔اب اور نہیں مسز"۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے سیکریٹری ذیشان کا نمبر ملایا۔

"ہاں ذیشان جتنی جلدی ہو سکے کل ہی میری لندن کے لیے ٹکٹ بک کرواؤ"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور ذیشان اپنے باس کا آدھی رات کو عجیب و غریب سا حکم سن کر اپنی نیند خراب ہونے پر بڑبڑا کر رہ گیا۔

"آرہا ہوں میں تمہارے پاس میری جان۔۔۔۔۔اب مزید تم سے دوری برداشت نہیں ہو رہی"اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو اس پر رکھ دیا۔

رضا بخاری نے ضروری میٹنگ کے لیے اسلام آباد جانا تھا۔وہ اپنے سیکریٹری کو ساتھ لے کے جانا چاہتا تھا جب جائشہ نے سنا تو وہ سارے کام چھوڑ کے رضا کی طرف بھاگی بھاگی آئی۔دروازے کی ناب کو گھما کر بغیر اجازت ہی اندر آگئی۔رضا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اسے اس طرح آتے دیکھ کر اسے ناگوار گزرا۔فون بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"جائشہ شاید تم بھول رہی ہو۔۔۔کہ یہ گھر نہیں ہے یہ آفس ہے اور میں ادھر تمہارا باس ہوں"۔وہ طنز آمیز انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری سر آپ سے ایک بات کرنے آئی تھی"۔وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔

"بولو"

میں آپ کے ساتھ اسلام آباد جانا چاہ رہی ہوں"۔جب سے یہ رشتہ قائم ہوا تھا وہ رضا سے بات کرتے ہوئے تھوڑی سی نروس ہو جاتی تھی۔اب اس مہربان کو سنگدل بننے میں دیر ہی کتنی لگتی تھی۔

"تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گی میں ڈیسائیڈ کر چکا ہوں"۔وہ حتمی انداز میں بولا۔

"لیکن سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"دل میں تھوڑی تکلیف ہوئی تھی اس کا انکار کرنے پر۔

"لیکن کیا جائشہ۔۔۔۔۔!اب میں نے تمہارے اوپر بڑی ذمہ داری ڈالی ہوئی ہے آفس کو کون دیکھے گا۔۔۔۔!ہو سکتا ہے میرے چار پانچ دن لگ جائیں اس لئے جاؤ اور اپنا کام کرو"۔وہ سرد مہری سے بولا تو جائشہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔کہنا تو وہ بہت کچھ چاہتی تھی لیکن دل پر پتھر رکھ کر وہ چپ چاپ اس کے کمرے سے باہر نکل آئی۔

★********★********★

عمیر اسے لینے آیا تو ایک لمحے کے لیے اس پر سے نگاہیں ہٹانا بھول گیا۔

"سچ میں باربی ڈول ہو تم۔۔۔لیکن یہ دوپٹہ لے کر تم نے اپنے سارے ڈریس کا ستیاناس کر دیا ہے"۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"عمیر اب مجھے عادت سی ہو گئی ہے اس لیے اب دوپٹے کے بغیر باہر نکلنا مجھے اچھا نہیں لگتا"۔وہ یہ کہہ کر شیشے کے پار دیکھنے لگ گئی تو عمیر نے گہری نگاہ سے اس کا جائزہ لیا تو اسے اپنے اوپر اس کی نگاہوں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اگر عدن اسے دیکھ لے تو کیا کرے دل میں یہ خیال آتے ہی ریڑھ کی ہڈی میں

Posted On Kitab Nagri

سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔کیونکہ وہ کب چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی دیکھے وہ شادی ہال میں پہنچے تو تقریباسب ہی آچکے تھے مستجاب کی کافی تعریف کی گئی کیوں کہ وائٹ فراک میں سرپر حجاب اوڑھے وہ سب سے منفرد لگ رہی تھی۔میسج ٹیون بولی تو اس نے موبائل آن کیا۔

"گھر آگئی ہو"۔

عدن کا میسج تھا اس نے ٹائم دیکھا تو لندن میں تو رات کے گیارہ بج رہے تھے اس حساب سے پاکستان میں تین کا ٹائم ہو چکا تھا اور وہ ابھی تک جاگ رہا تھا۔

"نہیں ابھی نہیں"۔اس نے جوابی میسج کیا۔

"تم ابھی تک جاگ رہے ہو"۔اس نے پھر میسج ٹائپ کیا۔

"ہاں نیند نہیں آرہی"۔اب اس سے کیا کہتا کہ تمہارے بغیر بالکل نیند نہیں آرہی۔پھر اس نے اسے آڈیو کال کی تو مستجاب نے اٹینڈ کرلی۔

"کب تک جاؤ گی گھر"۔پہلا سوال ہی یہی تھا۔

"تھوڑی دیر تک نکلنے لگی ہوں"۔اس نے یہ کہا تو تھوڑی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔"سوئے کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔۔۔!ابھی تو کافی ٹائم ہو چکا ہے سو جاؤ"۔وہ ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

ہم اس کی یاد میں موم کی طرح جلتے ہیں

ایک وہ ہے جو کب سے پتھر بنا بیٹھا ہے

Posted On Kitab Nagri

گھمبیر لہجے میں یہ شعر پڑھ کر عدن نے اسے سب کچھ ہی تو کہہ دیا تھا۔وہ اس پر مسکرا بھی نہ سکی۔

"تمہیں تو شعر و شاعری میں کوئی دلچسپی نہ تھی"۔اسے کچھ نہ سوجھا تو یہی پوچھ بیٹھی۔

"مجھے تو بہت سی باتوں میں پہلے دلچسپی نہ تھی لیکن اب ہو گئی ہے تو کیا کروں"۔الٹا سوال داغا تھا۔اور وہ یہ پوچھ بھی نہ سکی کہ کیوں ہو گئی ہے۔تھوڑی دیر کے لئے دونوں کی طرف خاموشی چھائی۔

"مستجاب تم ادھر بیٹھی ہو اور میں تمہیں پورے ہال میں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔سب ڈانس کر رہے ہیں تو پلیز چلو میرے ساتھ"۔عمیر اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولا تو مستجاب تو گویا پتھر کی ہو گئی۔جبکہ دوسری طرف عدن کے اندر شرارے سے پھوٹنے لگے۔آنکھوں سے آگ نکلنے لگی۔کہاں وہ اس لڑکی پر کوئی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا اور یہاں پر کوئی اس کی بیوی کو ڈانس کا بول رہا تھا۔

"مستجاب ابھی کے ابھی گھر واپس جاؤ سن رہی ہو میری بات"۔وہ دوسری طرف سے تقریباً دھاڑتے ہوئے بولا رات کی تاریکی میں اس کی آواز پورے فلیٹ میں گونجی تھی جبکہ مستجاب نے گھبرا کر فون کانوں سے دور ہٹایا تھا۔پھر اسے کچھ نہ سوجھا تو اس نے فون بند کر دیا۔جس پر عدن کی حالت غصے سے دیوانوں کی طرح ہو گئی۔جبکہ عمیر اس کی متغیر ہوتی رنگت کو بڑے اچھے طریقے سے نوٹ کر رہا تھا۔اور سمجھ گیا کہ فون پر دوسری طرف کون ہے۔جو مستجاب بری طرح گھبرا گئی ہے۔عدن کا فون دوبارہ بجا تو اس نے بند کر دیا اور میسج لکھنے لگی۔

"میں گھر جا رہی ہوں عدن"۔اس نے میسج لکھ کر سینڈ کر دیا۔پھر تقریب چھوڑ کر باہر کی طرف لپکی اپنی گاڑی تو وہ لے کر آئی ہی نہیں تھی۔عمیر کے ساتھ آئی تھی عمیر اس کے پیچھے جلدی سے آیا۔

"کیا ہوا مستجاب۔۔؟"اس نے پریشانی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے گھر جانا ہے"۔اس کی آنکھوں میں ایک خوف تھا۔

"ٹھیک ہے تم گاڑی میں بیٹھو میں ذرا اندر بتا کے آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے اسے گاڑی کی چابی پکڑائی۔تو وہ چابی پکڑ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کے اندر بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر تک عمیر آگیا گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر آ بیٹھا اور ایک ایک اچٹی نگاہ اس پر ڈال کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔وہ انتہائی کونفیڈنٹ لڑکی صرف اپنے شوہر کی ایک کال پر اس قدر گھبرا گئی۔عمیر کے لئے یہ بات ناقابل یقین تھی۔

دوسری طرف عدن حیدر انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔کہ اس کی محبت کو کسی نے چھونے کے بارے میں سوچا بھی کیوں۔وہ تو خود اس کو سینت سینت کر رکھتا تھا۔اور خود اس نے بھی آج تک ایک حد کراس کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔یہی سوچ سوچ کر اس کا خون ابل رہا تھا۔پھر وہ نہ رہ سکا تو اسے دوبارہ کال کر دی۔مستجاب کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔

"گھر جا رہی ہوں۔۔! تمہیں گھر جا کر کال کرتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور عمیر افسوس سے سر ہلاتا رہ گیا۔

"کہاں ضائع کر دیا خود کو تم نے مستجاب"۔جس پر اس نے نگاہ اٹھا کر عمیر کو دیکھا جس کی موجودگی تو وہ فراموش ہی کر بیٹھی تھی۔

"تم تو ایسے بی ہیو کر رہی ہو۔۔۔کہ جیسے اس شخص نے تمہیں خرید لیا ہو"۔عمیر ہلکے سے غصے سے بولا کیونکہ اس سے مستجاب کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز عمیر میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہ رہی"۔وہ سرد مہری سے کہتی ہوئی شیشے کے پار دیکھنے لگ گئی۔

اب اسے کیا بتاتی کہ وہ اس سے کیوں ڈر رہی ہے۔اس کے جنون کے آگے وہ ہار رہی تھی۔اس کی محبت نے اسے اپنے ساتھ ایسی گرہ سے باندھ لیا۔جس کو چاہ کر بھی وہ کھول نا پا رہی تھی تھی۔جب وہ گھر پہنچی تو ماما تو سو چکی تھی اس لیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔جوتے اتار کر اپنے پاؤں کو آزاد کیا سر سے اسکارف اتار کر سائیڈ پر رکھا اور بیگ میں سے موبائل نکالا۔اور عدن کو کال ملائی جو پہلی ہی بیل پر اٹینڈ کر لی گئی۔

"میں گھر آ گئی ہو۔۔۔کیوں اتنے ہائپر ہوتے ہو عدن"۔وہ بھی ہلکے سے غصے سے بولی۔

"تم ہائپر ہونے کی بات کر رہی ہو میرا دل کر رہا ہے میں اس انسان کو قتل کر دوں جس نے تمہارا ہاتھ بھی چھونے کی کوشش کی"۔عدن ابھی تک شدید غصے میں تھا۔

"میں نے کون سا اس کے ساتھ ڈانس کر لیا جو تم ایسے غصہ دکھا رہے ہو"۔وہ بھی تنک کر بولی۔

"تم کرتی تو سہی اس کے ساتھ ڈانس اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دیتا میں"۔وہ اس کی جنونیت بھری آواز سن کر ایک لمحے کو تو ششدر سی رہ گئی۔

"عدن یہ کیا پاگل پن ہے"۔اس کا بھی غصہ آسمان کو چھونے لگا تھا۔

"جو مرضی کہہ لو مسز۔۔۔کسی غیر کی ایک نظر بھی تم پر برداشت نہیں۔۔۔اور تم یہ بات کر رہی ہو"۔کیا کچھ تھا اس کے لہجے میں جنون دیوانگی محبت۔مستجاب ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گئی۔

"عدن اتنی تنگ نظری بھی ٹھیک نہیں ہوتی"۔اب کے وہ نرمی سے بولی۔

"اگر اس کو تم تنگ نظری کہہ رہی ہو تو۔۔۔۔۔ہاں میں ہو تنگ نظر"۔وہ بھی اپنے نام کا ایک ضدی تھا۔

"اچھا کیمرہ آن کرو مجھے تمہیں دیکھنا ہے"۔وہ رعب سے بولا تو مستجاب دانت کچکچا کر رہے گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میں ابھی کپڑے چینج کر کے سونے لگی ہوں"۔وہ اب تھک چکی تھی۔

"میں نے جو کہا ہے وہ کرو مستجاب"۔وہ ٹھوس انداز میں بولا تو وہ اس کے حکم پر بل کھاتی رہ گئی۔اور کیمرہ آن کر دیا۔شاید اس کی جدائی نے اس میں ایک الگ ہی جنون بھر دیا تھا۔

"تمہاری شکل دیکھنے کے لئے کیمرہ آن کیا ہے نہ کہ تمہارے کمرے کی یہ بے جان چیزیں"۔وہ غصے سے بولا تو اس نے کیمرے کا رخ اپنی فیس کی طرف کیا۔جس پر شدید غصے کے اثرات تھے۔

"اچھا مسز غصہ تو میرا کم نہیں ہو رہا اور الٹا مجھ سے ہی منہ سجا کے بیٹھ گئی ہو"۔اسکی طرف دیکھ کر اس کا لہجہ تھوڑا نرم پڑا تھا۔

"تمہیں غصہ ایویں ہی آجاتا ہے"۔اب وہ تیوری چڑھا کر بولی۔

"وہ جس گلاب کی خوشبو میں نے ابھی تک نہیں سونگھی۔۔۔۔اس گلاب پر کسی کی نظر بھی پڑے عدن حیدر کو گوارا نہیں ہے"۔ایک ہی جملے میں اس نے سب کچھ کہہ دیا تھا۔

"تمہاری باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں"۔

"سب کچھ تو سمجھ رہی ہو۔۔اب جان کر انجان بن رہی ہو"۔اس کی شکل دیکھ کر اب غصہ کہیں دور جا بیٹھا تھا۔

"اچھا عدن میں تھک گئی ہوں اور اب سونا چاہتی ہوں تم بھی سو جاؤ"۔وہ جمائی لیتے ہوئے بولی۔

"کپڑے تو چینج کر لو ایسے ہی سونا ہے"۔وہ فون بند کرنا نہیں چاہ رہا تھا۔

"اب بند کرو گے تو کپڑے چینج کرو گی ناں تم نہیں اپنی فضول باتوں میں لگایا ہوا ہے"۔وہ بھی مستجاب تھی اپنی فارم میں واپس آچکی تھی۔خود پر بھی غصہ آرہا تھا کہ وہ اس سے اتنا کیوں ڈرنے لگ گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کس نے منع کیا ہے جاؤ چینج کر آؤ"۔عدن نے یہ کہا تو وہ موبائل ایک سائیڈ پر رکھ کر اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم میں چلی گئی۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ وہ جب تک ٹھیک طریقے سے اس سے بات نہیں کرے گی وہ فون بند کرنے والا نہیں ہے۔کپڑے چینج کر کے منہ دھو کے وہ واپس آئی تو وہ بھی اونگھ رہا تھا۔

"اچھا اب بولو"۔وہ نیم دراز ہوتے ہوئے بولی۔

"موڈ ٹھیک کرو پھر بند کروں گا فون"۔چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے اس نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے موڈ میرا"۔

"لیکن چہرے کے ایکسپریشنز تو کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں"۔وہ کہاں جان چھوڑنے والا تھا۔

"اب کیا زبردستی کروں اپنے ساتھ"۔

"ادھر دیکھو میری طرف"۔عدن نے یہ کہا تو مستجاب نے کیمرے کی طرف دیکھا۔

"مس یو بیڈلی مائی سویٹ ہارٹ"۔گمبیر لہجہ۔۔آنکھوں سے ٹپکتی شرارت مستجاب زیادہ دیر ان بولتی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی۔پل میں نگاہیں چرائیں تو عدن حیدر کا قہقہہ گونجا۔

"تم تو میری نگاہوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔میرا پورے کے پورا کا مقابلہ کیسے کرو گی"۔عدن اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا میں فون بند کرنے لگی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔

"بہت بدتمیز ہو گئے ہو عدن تم"۔خود سے ہی کہتے ہوئے اس نے اپنے اوپر کمبل تانا اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

★******★*********★

رضا بخاری صبح کی فلائٹ سے اسلام آباد کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔اور جائشہ اداس اداس سی آفس میں بیٹھی ہوئی تھی انٹر کام پر بیل ہوئی تو اسے ہوش آیا۔

"میڈم آپ سے ایک لڑکی جو اپنا نام روحی بتا رہی ہے۔ملنے کے لیے آئی ہے"۔ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے کہا تو وہ ایک لمحے کے لیے حیران ہو گئی کہ اس سے کون سی لڑکی ملنے کے لیے آئی ہے۔

"ٹھیک ہے بھیج دو"۔یہ کہہ کر وہ ایک ضروری رپورٹ دیکھنے لگ گئی۔

اس کی آمد پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتی رہ گئی۔تنگ جینز کے اوپر سلیولیس ریڈ کلر کی چھوٹی سی شرٹ پہنے ہوئے وہ انتہائی ماڈرن لڑکی کون ہے اس سے کیا کام ہو سکتا ہے۔

"آپ مس جائشہ ہیں"۔وہ لڑکی بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جی میں ہی مس جائشہ ہوں۔۔۔۔فرمائیے کیا کام تھا مجھ سے۔۔؟۔جائشہ نے کچھ حیرانگی سے کہا۔

"مجھے روحی کہتے ہیں۔میں میرارسلان کی بچپن کی منگیتر ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔میرارسلان کا نام آنے پر جائشہ چونکی تھی۔

"آپ میراارسلان کی منگیتر ہے تو مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے آپ کو"۔جائشہ نے اسے تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے بڑے آرام سے کہا۔

"آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔اور آپ اگر اس سے بولے گی تو وہ آپ کی بات کو رد نہیں کرے گا"۔وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"لیکن میں اسے کیا بولوں گی اور کیوں بولوں گی"۔جائشہ الجھن بھرے انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں مس جائشہ میں اس کی بچپن کی منگیتر ہوں۔۔۔۔میں نے اس کی بہت زیادہ غلط حرکتیں برداشت کی ہیں۔۔۔۔مجھے امید تھی کہ وہ ایک دن میری طرف لوٹ کر آئے گا۔۔۔لیکن ایسا ہو نہ سکا۔۔۔میری طرف لوٹ کر آنے کے بجائے وہ آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔۔۔اور میں کسی اور سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔میرا ارسلان سے ہی شادی کروں گی۔۔۔اور اس بات کے لئے آپ اسے کنوینس کریں گی"۔

اپنے آنے کی وجہ بتا کر اس نے بڑے آرام سے جائشہ کو دیکھا تھا۔

"دیکھیں یہ آپ کے فیملی میٹرز ہیں۔۔۔۔میں کیا مداخلت کرتی اچھی لگوں گی۔۔۔۔فار ایگزیمپل میں میرا رسلان کو قائل کر بھی لوں تو کیا گارنٹی ہے کہ آپ دونوں کی زندگی اچھی گزرے گی"۔وہ مدلل انداز میں بولی۔

"آپ ہی تو قائل کر سکتی ہیں اسے آپ کے علاوہ کوئی بھی اسے قائل نہیں کر سکتا۔۔۔۔اگر آپ یہ بات نہیں مان رہی تو میں آپ کو یہ بات بتانا چاہوں گی کہ میرا ارسلان کا بھی کچھ عرصے تک میرے ساتھ زبردست قسم کا افیئر چلتا رہا ہے لیکن جب مجھے اس کی دوسری لڑکیوں کے ساتھ دوستی کا پتہ چلا تو میں اس کے ساتھ ناراض ہو کر ابروڈ چلی گئی تھی۔محبت کرتی ہوں میں اس انسان سے۔۔۔۔اور پلیز آپ میری مدد کریں"۔روحی نے وضاحت کی تو ایک لمحے کے لیے جائشہ سوچ میں پڑ گئی۔

"جس انسان نے آپ کو دھوکا دیا آپ پھر اسی انسان کے ساتھ شادی کرنا چاہ رہی ہیں اٹس ویری سٹرینج مس روحی"۔جائشہ حیران ہو رہی تھی۔

"یہ جو محبت ہے ناں انسان کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑتی۔۔۔۔کوشش کی تھی میں نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرنے کی لیکن دل انسان کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑتا"۔روحی کی آواز میں درد تھا جو جائشہ کو بھی محسوس ہوا تھا کیونکہ وہ بھی اسی راہ کی مسافر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ہیں مس روحی میں ارسلان سے بات کروں گی"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"اوکے میں پھر چلتی ہوں اور امید رکھوں کہ ارسلان مان جائے گا"۔وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"بات کرتی ہوں اس سے دیکھیں آگے کیا کہتا ہے۔

معاف کیجئے گا میں نے آپ کے لئے چائے وغیرہ تو منگوائی ہی نہیں۔۔۔آپ بیٹھیں میں چائے منگواتی ہوں"۔ جائشہ یہ کہہ کر انٹر کام اٹھانے لگی تو اس نے منع کر دیا۔

"نہیں مس جائشہ تھینک یو ویری مچ۔۔۔پھر ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی اور جائشہ سوچنے لگ گئی کہ وہ میر ارسلان سے کیسے بات کرے۔

★******★********★

عدن آج کافی دنوں بعد حویلی آیا تھا۔وہ راہداری سے گزر رہا تھا کہ ملک دلاور لاؤنج میں بیٹھ کر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے اپنے باپ کی طرف آیا جب اس نے فون بند کیا تو عدن کو اپنے پاس بیٹھے ہوئے پایا۔

"کیسے ہیں بابا آپ۔۔؟"عدن نرم لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہوں جب سے تمہاری بیوی گئی ہے تم حویلی میں کم ہی نظر آتے ہو"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔وہ اپنے باپ کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

بولو کیا بات کرنی ہے"۔ملک دلاور تھوڑا پریشان ہو گیا اس کا بیٹا اس سے کیا بات کرنے والا ہے۔

"ہاسپٹل کی تعمیر کے سلسلے میں پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔!ابھی میرے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے جو میں لگا سکوں۔۔۔اس لیے آپ کو حکومت کی طرف سے کافی فنڈز ملتے رہتے ہیں تو اس دفعہ ان کو آپ ٹھیک جگہ پر

Posted On Kitab Nagri

استعمال کر لیں"۔عدن سپاٹ لہجے میں بولا۔تو ملک دلاور کی پیشانی ناگوار شکنوں سے بھر گئی۔ایک دم سے بے چینی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے جتنے فنڈز ملتے ہیں میں ان کے مطابق ہی چھوٹا سا ہسپتال تعمیر کروا چکا ہوں۔۔۔۔اب مجھے اتنے بھی فنڈز نہیں ملتے کہ جتنا بڑا ہسپتال کا نقشہ تمہاری بیوی نے تیار کروایا ہے اس پر میں سرمایہ لگا سکوں"۔ملک دلاور غصے سے بولا۔تو چلتا ہوں اب باپ کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

"اتنے نہیں تو کتنے ملتے ہیں"۔وہ باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"عدن میں تمہارا پہلے ہی بہت لحاظ کر چکا ہوں۔۔۔۔۔!تم نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر پہلے ہی پراپرٹی کا بہت بڑا حصہ اس کے نام کروا دیا ہے۔۔۔۔۔!میری برداشت کا اتنا ہی امتحان لو۔۔۔۔۔ جتنی ہے"۔وہ درشت لہجے میں بیٹے کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

"اور آپ بھی میری برداشت مت آزمائیں۔۔۔۔۔اس کا حق اس سے ملا ہے۔۔۔۔جو آپ سالوں سے دبائے بیٹھے تھے۔۔۔۔اور اب اس طرح کے فلاحی کام کرنا آپ کا فرض ہے اگر یہ کام نہیں کروا سکتے تو کیوں الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔کیوں سیٹ اپنے نام کروا کے بہت ساری چیزیں اپنے نام کروا لیتے ہیں"۔وہ بہت آہستگی سے یہ سب کہہ کر بہت کچھ کہہ گیا تھا۔

"تمہاری بیوی فرض پورا کر رہی ہے ناں۔۔۔یہی کافی ہے"۔ملک دلاور کے سینے پر تو سانپ لوٹ رہے تھے۔

"بابا اچھی طرح سوچ بچار کر لیں۔۔۔۔فنڈ نہیں دینا۔۔۔۔تو جائیداد میں جو میرا حصہ ہے وہ مجھے دے دیں تاکہ میں اسے بیچ کر یہ کام آگے بڑھاؤں"۔وہ غصے سے پھنکارتا ہوا باپ کو آنکھیں دکھاتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

اور پیچھے ملک دلاور غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"باباجان حسن کا بدلہ آپ نے مجھ سے بڑے اچھے طریقے سے لیا ہے۔۔۔۔میرے بیٹے کو میرے ہی خلاف کھڑا کر دیا ہے"۔وہ پہلے ہی جائشہ کی وجہ سے کافی پریشان تھا اب عدن نے اسے مزید پریشان کر دیا تھا۔

★*******★*********★

میر ارسلان کے نمبر پر جائشہ کی کال آئی تو نمبر دیکھ کر ایک لمحے کو وہ وہ ٹھٹھکا تھا۔

"کیسے ہو ارسلان"۔اس نے کال اٹینڈ کی تو پہلے جائشہ نے اس سے اس کی خیریت پوچھنا مناسب سمجھا۔

"کیسا ہو سکتا ہوں ٹھیک ہو"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا

"میں تم سے ملنا چاہتی ہوں"۔میر ارسلان کو پہلے تو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔

"کیا کہہ رہی ہو دوبارہ دہراؤ"۔

"میر ارسلان میں تم سے ملنا چاہتی ہوں"۔اب کہ وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"خیریت آج مجھ غریب کی یاد کہاں سے آگئی"۔آواز میں تھوڑا سا طنز تھا۔

"تم اور غریب میر ارسلان کیا بات کرتے ہو"۔وہ اس پر ہلکی سی چوٹ کرتے ہوئے بولی۔

"ایسا انسان غریب ہی ہوتا ہے کہ جس کو وہ اپنی حقیقی دولت سمجھے اور وہ اسے نہ ملے اس سے بڑا غریب کون ہو سکتا ہے"۔وہ دکھی لہجے میں بولا۔

"بتاؤ میرے دفتر مجھے ملنے آسکتے ہو کہ نہیں"۔وہ اپنی اصل بات کی طرف آتے ہوئے بولی۔

"تم بلاؤ اور میں نہ آؤں یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈیئر"۔

"ٹھیک ہے تو پھر جب تم فری ہو تو میں ادھر ہی موجود ہوں مجھ سے آٹھ بجے سے پہلے ملنے کے لئے آجاؤ"۔وہ جلدی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اوکے ڈیئر تھوڑی دیر تک میں آتا ہوں"۔یہ کہہ کر ارسلان نے فون بند کر دیا اور سوچنے لگ گیا کہ جائشہ کو اس سے کیا کام ہو سکتا ہے۔وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔لیکن اب کام میں کیا خاک جی لگنا تھا۔اٹھ کر اپنا کوٹ پہننا اور اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر دروازہ کھول کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر تک وہ جائشہ کے آفس میں موجود تھا جس پر اس کی اتنی جلدی آجانے پر جائشہ بھی حیران ہوئی تھی۔

آج وہ کافی دنوں بعد جائشہ کو دیکھ رہا تھا۔شادی کے بعد بھی اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی وہی سادگی جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی وہ اپنائے ہوئے تھی۔

"کیا پیو گے چائے کافی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولی۔

"کافی منگوالو"۔نظریں مسلسل اسی پر تھیں۔

"اب اگر میرا جائزہ لے چکے ہو تو بات شروع کروں"۔جائشہ نے یہ کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔تھوڑی دیر کے لئے تو وہ فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ جائشہ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔جو عام لڑکیوں سے بہت زیادہ مختلف تھی۔

"تمہاری بات سننے کے لیے ہی تو آیا ہوں۔۔۔"۔لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ لیے وہ بولا۔

"میرا ارسلان مجھے لگتا ہے کہ تم اتنے برے انسان نہیں ہو۔۔۔۔جتنا تم نے اپنا امیج بنایا ہوا ہے"۔اپنی بات شروع کرنے سے پہلے اس نے تھوڑی سی تمہید باندھی تھی۔

"اچھا۔۔۔۔۔۔! برا انسان ہی ہوں۔۔۔۔۔اس لیے تو تم نے ریجیکٹ کر دیا"۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز آگیا تھا۔

"میں منافقت بھری زندگی کیسے گزار سکتی تھی میر ارسلان کیونکہ میرے دل میں تو صرف رضا بخاری ہی موجود ہے"۔اس نے یہ بات کر کے اسے سمجھانے کی پھر کوشش کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن رضا بخاری کے دل میں تم کہیں بھی موجود نہیں ہو جائشہ "۔ میر اارسلان اسے دیکھتے ہوئے بولا۔اس وقت کافی آگئی تو وہ دونوں چپ کر گئے۔

"اگر موجود نہیں ہوں تو ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔ چلو چھوڑو اس بات کو۔۔۔۔۔۔۔روحی سے شادی کیوں نہیں کر رہے ہو تم۔۔۔؟" جائشہ کے سوال پر میر اارسلان بھونچکا کر رہ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد خود کو سنبھال لیا۔

"خود تو منافقت بھری زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔اور مجھے ایسا کرنے کے لئے کیوں کہہ رہی ہو"۔ میر ارسلان نے اسی کا جواب اسی پر پلٹا دیا تو ایک لمحے کو جائشہ سوچ میں پڑ گئی۔

"وہ تم سے محبت کرتی ہے ارسلان"۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولی۔

"میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں جائشہ"۔ میر ارسلان نے دوبدو جواب دیا تو جائشہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے سر اٹھایا۔

"اگر مجھ سے محبت کرتے ہو تو شادی کے لیے ہاں کر دو"۔

"واہ کیا بات ہے جائشہ تمہاری۔۔۔! جو بات خود تم اپنی زندگی میں اپنے اوپر اپلائی نہیں کر سکتی وہ مجھے اپنے اوپر اپلائی کرنے کے لیے کہہ رہی ہو"۔ وہ طنز آمیز انداز میں بولا۔

"میر ارسلان تم میری بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے وہ لڑکی بچپن سے تمہارے نام پر بیٹھی ہوئی ہے"۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"اس کا مطلب ہے روحی صاحبہ آپ کو سارا قصہ سنا کر گئی ہے"۔ ارسلان کو اب یقین ہو گیا تھا کہ پھر روحی جائشہ سے مل کر گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"چلتاہوں ابھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے میں بہت زیادہ ضروری کام چھوڑ کے تم سے ملنے کے لیے آیا تھا۔مجھے پتاہوتا کہ اس طرح کی فضولیات کے لئے تم نے مجھ سے ملنا ہے تو میں کبھی بھی تم سے ملنے نہ آتا"۔یہ کہہ کر وہ جائشہ کو ہکا بکا چھوڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔غصے سے وہ گاڑی میں آکے بیٹھ گیا اور اب اس کا رخ روحی کے گھر کی طرف تھا۔گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے وہ ملازم سے روحی کا پوچھتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔وہ جو ابھی ابھی شاور لے کر نکلی تھی۔میر ارسلان کو اپنے کمرے میں ایسے آتے دیکھ کر اپنی جگہ پر حیران ہی تو رہ گئی تھی۔

"کیا کہا تھا تم نے جائشہ سے"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو اس کو پتہ چل گیا کہ وہ اس سے اب باز پرس کرنے آیا ہے۔بالوں کے اوپر سے ٹاول نکال کر وہ اب اپنے بال صاف کرنے لگ گئی۔اپنے سوال کا جواب نہ ملنے پر ارسلان غصے سے اس کی طرف بڑھا۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر رخ اپنی طرف موڑا۔ریڈ کلر کا ٹاپ پہنے وہ بھیگے بالوں میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔اگر وہ پہلے والا میر ارسلان ہوتا تو اپنے ہوش کھو بیٹھتا۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے"۔وہ غصے سے بولا۔

"ارسلان تمہاری انگلیاں میرے کندھوں کو تکلیف دے رہی ہیں پلیز لیو می"۔تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔میر ارسلان نے اس کے کندھوں کو آزاد کیا۔

"اب تم میری ضد بن چکے ہو ارسلان۔۔۔۔۔تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ سے شادی سے انکار کرنے کی"۔وہ اب اپنے ازلی اکھڑ پن سے بولی تو ارسلان تو ایک لمحے کے لیے اس کی جرات پر اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"ہاں کیا ہے شادی سے انکار اور اب تو کبھی بھی نہیں کروں گا تم سے شادی"۔وہ بھی اسی لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھتی ہوں میں بھی زندگی سے گزر جاؤں گی۔۔۔۔۔لیکن تم سے ہاتھ دھونا گوارا نہیں ہے روحی کو"۔وہ پر یقین انداز میں بولی تو میر ارسلان ایک لمحے کے لیے تو اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا۔

"اس کا مطلب ہے میں تمہاری ضد ہوں"۔وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

"ہاں تم میری ضد ہو"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"تو ٹھیک ہے۔بے بی۔۔۔۔!یہ ضد اب آپ کی پوری نہیں ہونے والی"۔وہ استہزائیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ لڑکی مجھ سے زیادہ خوبصورت تو نہیں میر ارسلان جس کے پیچھے تم پاگل ہو رہے ہو"۔اب اس کے لہجے میں ایک دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔

"اگر خوبصورتی ہی محبت کا معیار ہوتی تو میر ارسلان اب تک کتنی ہیں محبتیں کر چکا ہوتا"۔وہ پھیکی سی مسکراہٹ لئے بولا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ارسلان۔۔۔اگر خوبصورتی ہی محبت کا معیار ہوتی تو روحی بھی اب تک کتنی ہی محبتیں کر چکی ہوتی۔۔۔۔۔میں نے تمہیں چھوڑ کر جانے کی بہت بڑی غلطی کی تھی۔۔۔۔۔۔۔لیکن اب نہیں چھوڑ سکتی"۔روحی کو شاید اس دفعہ اپنے آپ پر زیادہ ہی یقین تھا۔جو اس کے اتنے واضح انکار کرنے کے باوجود بھی اپنی جگہ پر ڈٹی ہوئی تھی۔

"اور میں جس میر ارسلان کو جانتی تھی وہ تو خوبصورتی کے پیچھے پاگل ہوا پھرتا تھا۔۔۔۔تمہاری ذات میں یہ تبدیلی دیکھ کر بہت اچھا لگا۔۔۔۔اور اب تمہاری ذات سے دستبردار ہو جانا روحی کے لیے جان نکلنے کے برابر

Posted On Kitab Nagri

ہے"۔وہ اس کے بالکل قریب کھڑی ہو کر اس کے چہرے پر انگلی پھیرتے ہوئے بولی۔میر ارسلان اس کا وہی ہاتھ کھینچ کر اس کی پیٹھ کے پیچھے لگا دیا۔

"تمہیں میری بات ایک دفعہ سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔۔باہر سے کیا ضدی اور ڈیٹ پن کی تعلیم لے کر آئی ہو"۔اس کے کان میں کہتے ہوئے بولا۔روحی نے ایک دم اپنے چہرے کا رخ اس کی طرف کیا تو اس کا چہرہ میر ارسلان کے چہرے سے مس ہوا۔تو وہ ایک لمحے میں اسے آزاد کر گیا۔

"بتاؤں کیا پڑھ کر آئی ہوں۔۔۔وہ اب اس کے کالر کو ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔تو میر ارسلان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں ادھر سے۔۔۔۔میر اارسلان۔۔۔پڑھ کے آئی ہوں"۔وہ خوبصورت لہجے میں کہہ کر اس کے چہرے پر ایک پھونک مار کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بالوں کو کنگھی کرنے لگی جبکہ میر اارسلان اسے غصے سے دیکھتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

کیونکہ اسے اس لڑکی کی آنکھوں میں ایک جنون نظر آرہا تھا۔جب کہ اس کے باہر نکل جانے کے بعد روحی اپنے بیڈ پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"میر اارسلان تمہیں میری محبت پر یقین کرنا ہو گا۔۔۔۔ہر صورت کرنا ہو گا"۔وہ روتے ہوئے اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔

★******★*******★

دو دن بعد عدن کی لندن کے لیے فلائٹ تھی وہ یہی بتانے کے لئے دادا کے پاس آیا تو وہ ناراض ہونے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب کیا گئی تم نے تو حویلی آنا ہی کم کر دیا ہے اور اب تم بھی لندن جانے کا بتا رہے ہو"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولے۔

"آپ کی لاڈو کو ہی لینے جا رہا ہوں دادا جان"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ اب مجھ سے زیادہ تمہاری لاڈلی ہو چکی ہے"۔وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولے۔

"یہ بھی کہہ سکتے ہیں آپ"۔خیالوں میں اس کا خوبصورت چہرہ در آیا۔

"کتنے دنوں کے لیے جا رہے ہو"۔

"کوشش کروں گا کہ جلد ہی آ جاؤں لیکن اب یہ آپ کی لاڈلی پر ڈیپینڈ کرتا ہے"۔وہ دادا کے پاؤں کی جانب تکیہ سیدھا کر کے نیم دراز ہوتے ہوئے بولا۔

"اچھا اس کے ساتھ کوئی زبردستی وغیرہ نہ کرنا۔۔۔۔! سمجھ رہے ہو رہے ہو ناں میری بات"۔وہ پوتے کی ضدی فطرت سے بھی آگاہ تھے اس لئے اسے سمجھانا مناسب سمجھا۔

"دادا جان اٹس ناٹ فیئر میں نے پہلے کونسا اس کے ساتھ کوئی زبردستی کی ہے"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم نے کوئی زبردستی کی ہے لیکن یہ نہ ہو کہ وہ ابھی آنا نہ چاہے اور تم اسے زبردستی ساتھ گھسیٹو۔۔۔۔۔۔جیسے اس کا پاسپورٹ چھین کر لے گئے تھے"۔وہ پوتے کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولے۔

"بے فکر رہیں۔۔۔! کوئی زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔۔اور ہاں ایک بات یاد آئی کہ اس کو میرے جانے کے بارے میں مت بتائیے گا میں اسے سرپرائز دینا چاہتا ہوں"۔وہ دادا کو دیکھتے ہوئے بولا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

دادا کے کمرے سے نکل کر وہ اپنی ماں کے پاس آیا

"مل گئی فرصت ماں سے ملنے کی۔۔۔۔۔! ماں تو تمہیں یاد ہی نہیں ہے جب سے وہ لڑکی گئی ہے تم نے تو حویلی آنا ہی چھوڑ دیا"۔راشدہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"آپ سے ملنے آیا ہوں امی۔۔۔۔ناراض کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔پرسوں میری لندن کی فلائٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ بھی بتانے آیا ہوں"۔وہ ماں کی طرف دیکھ کر نرمی سے بولا۔

توراشدہ کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ ابھری۔

"بیوی کے پیچھے بھاگے جا رہے ہو۔۔۔۔عدن یہ بات ٹھیک نہیں ہے جب سے وہ لڑکی تمہاری زندگی میں آئی ہے تم بالکل ہمیں فراموش کر بیٹھے ہو"۔وہ اسے شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کوئی بیٹا اپنی ماں اور باپ کو کیسے فراموش کر سکتا ہے امی۔۔۔۔بس آپ اپنا بی ہیوئیر مستجاب کے ساتھ ٹھیک کریں۔۔۔۔وہ بہت اچھے اور نرم دل کی لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔۔بس یہ آپس کی دشمنیاں ختم کرے امی"۔وہ ماں کی طرف دیکھ کر بڑی نرمی سے بولا۔وہ یہ چاہتا تھا کہ ان کی آپس کی چپقلش ختم ہو۔اور گھر کا ماحول خوشگوار ہو جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ لڑکی نرم دل کی نہیں ہے بڑے پتھر دل کی مالک ہے۔۔۔۔۔تم اس کی ماں کو نہیں جانتے۔۔۔۔۔آخر تربیت تو تسلیم بیگم کی ہی ہے ناں۔۔۔۔جس نے ہمارے علی حسن کو ہم سے ایسا چھینا کہ اس نے دوبارہ مڑ کر ہماری طرف دیکھا بھی نہیں"۔راشدہ کے لہجے میں ان کے لئے نفرت دیکھ کر عدن ایک ٹھنڈا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"امی ان نفرتوں کو دلوں سے نکال باہر پھینکیں۔۔۔۔نہیں تو گھر کا سکون ہمیشہ برباد ہی رہے گا"۔اس نے سمجھانے کی ایک اور کوشش کی۔

"مجھے تو لگ رہا ہے کہ تم میرے بیٹے نہیں بلکہ میرے پاس ان دونوں ماں بیٹی کے وکیل بن کر آئے ہو"۔ راشدہ بیگم کہاں ماننے والی تھی۔

"ٹھیک ہے امی آپ جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی کریں میرا کام تھا آپ کو سمجھانا اگر آپ سمجھنا نہیں چاہتی تو اس میں میں کیا کر سکتا ہوں"۔وہ ہار ماننے والے انداز میں بولا۔

"اب تم مجھے سمجھاؤ گے"۔وہ غصے سے بولی۔

"ٹھیک ہے آپ کو سمجھ نہیں آرہی تو نہ سمجھیں لیکن ایک بات میری غور سے سن لیں۔۔۔کہ مستجاب میری بیوی ہے۔۔۔۔۔اس کے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے آپ کو پہلے اپنے بیٹے کا سامنا کرنا پڑے گا"۔وہ آرام سے کہتے ہوئے اپنی ماں کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ماں کی باتیں سوچ سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔رانی کو چائے کا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آگیا۔ دو دن سے اس کی مستجاب کے ساتھ ٹھیک طریقے سے بات بھی نہ ہو پائی تھی کیونکہ وہ بہت زیادہ بزی تھا۔ پہلے ٹائم دیکھا جو ادھر تقریباً رات دس بجے کا تھا۔فون لے کے مستجاب کو میسج کیا۔کہ وہ فری ہے تو وہ اسے کال کرے تھوڑی دیر بعد اس کا رپلائی آیا کے دس منٹ تک وہ اسے کال کرتی ہے۔اتنے میں رانی چائے لے کر آگئی۔

"صاحب جی مستجاب بی بی کیسی ہیں"رانی بھی مستجاب کو بہت زیادہ یاد کرتی تھی اس لئے عدن سے کے بارے میں پوچھ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے"۔ مختصر سا جواب دے کر وہ اپنے موبائل پر جھک گیا۔اور رانی سوچنے لگ گئی کہ اس کا صاحب جب بیوی ہوتی ہیں تو کتنا خوش ہوتا ہے اور اب کتنا اداس بیٹھا ہے۔

"اچھا صاحب جی جب بات ہو تو میرا اسلام کہنا انھیں کہنا بہت جلد گھر آ جائیں گھر ان کے بغیر بہت اداس ہے"۔ رانی مسکراتے ہوئے کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ایک پھیکی سی مسکراہٹ عدن کے لبوں پہ پوچھوں گی

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

میری جان گھر آؤ گی تو اس گلشن میں بہار ہو گی۔۔۔۔ نہیں تو ہر طرف خزاں ہی خزاں ہے۔وہ اس کے صوفے کو دیکھتے ہوئے جہاں پر وہ سوتی تھی۔سوچ کر رہ گیا۔

ٹائم دیکھا تو تقریباً نو منٹ گزر چکے تھے۔اب بھی دسواں منٹ تھا تو اس نے نے کال کر لی۔مستجاب ابھی گاڑی گیراج میں کھڑی کر رہی تھی۔اس کی کال آتی دیکھ کر مسکرا کر رہ گئی۔

اس بندے نے ٹائم کا کتنا حساب لگایا ہوتا ہے۔اندر داخل ہو کر پہلے اپنی ماں سے ملی۔پھر کمرے میں چلی گئی۔ اس کو فون کیا جو پہلی ہی بیل پر رسیو کر لیا گیا۔

"فون کیوں نہیں اٹھایا میرا"۔پہلا سوال یہ کیا گیا تو وہ چڑ کر رہ گئی۔

"گیراج میں گاڑی کھڑی کر رہی تھی اب کمرے میں آتی تو فون اٹینڈ کرتی ناں"۔ بالوں کو اسکارف سے آزاد کر کے وہ اب ان میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں تک پہنچیں تمہارے میٹنگز۔۔؟عدن کے اگلے سوال پر وہ گڑ بڑا کر رہ گئی۔کیونکہ ضروری میٹنگز تو اس کی اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔

"ہاں بس ابھی کچھ دن اور لگ جائیں گے"۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔

"بس جلدی میٹنگز سمیٹو اور گھر واپس آؤ"۔وہ بے تابی سے بولا۔تو وہ سوچنے لگ گئی کہ گھر کون سا گھر اور کیسا گھر۔تھوڑی سی افسردگی اس کے چہرے کو چھو گئی جو عدن کی گھاگ نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"کیا ہوا مستجاب کوئی پریشانی ہے کیا؟"وہ فکر مندی سے بولا۔

"نہیں عدن ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔وہ چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے بولی۔

"کچھ پریشان لگ رہی ہو"۔وہ کہاں جان چھوڑنے والا تھا۔

"ہاں یہ سوچ رہی تھی کہ ہاسپٹل پتہ نہیں کب تک تعمیر ہو پائے گا"۔اس نے اس کا دھیان بٹانا چاہا۔

"ڈونٹ وری ہاسپیٹل بھی تعمیر ہو جائے گا اور انشااللہ بہت جلد تعمیر ہو گا"۔وہ پر یقین لہجے میں بولا تو مستجاب ایک دم خوش ہو گئی۔اور عدن یہ سوچنے لگ گیا کہ اس چہرے پر خوشی لانے کے لئے تو وہ کچھ بھی کر جائے۔

"اچھا رانی تمہیں سلام کہہ رہی تھی اور بہت ساری دعائیں بھی دے رہی تھی"۔اب وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"وعلیکم السلام کیسی ہے رانی آپا۔۔؟"وہ اس کے لہجے کی شرارت نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"بلکل ٹھیک ہیں اور دعاؤں کا نہیں پوچھو گی کہ کون سی دعائیں دے رہی تھی"۔عدن اب فل موڈ میں آ چکا تھا۔

"اچھا مجھے بھوک لگ رہی ہے میں ذرا فریش ہو کر کھانا کھا لوں"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے ہو سکتا ہے ایک دو دن تک میں تمہیں زیادہ کال نہ کر سکوں"۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کہیں جانا ہے کیا۔۔؟ وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کچھ زیادہ بزی ہوں گا اس لیے کال نہیں کر سکوں گا۔۔۔۔۔۔اوکے اللہ حافظ ٹیک کیئر آف ہور سیلف مائے ڈیئر"۔ یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا اور کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔

★******★********★

رضا بخاری تقریبا تین دن بعد گھر لوٹا تھا حنان تو اسے دیکھ کر بے انتہا خوش ہوا خوش تو جائشہ بھی ہوئی تھی لیکن اس نے اپنی خوشی کا اظہار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"کیسی ہو جائشہ۔۔؟" وہ حنان کو پیار کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوں سر"۔ بے تاثر لہجے میں اس نے جواب دیا تو رضا بخاری نے بڑے غور سے اسے دیکھا۔ تو وہ سمجھ گیا کہ وہ اس سے ناراض ہے وہ اس کو اپنے ساتھ جو نہیں لے کر گیا تھا۔ پھولے پھولے گالوں نے بے اختیار اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ وہ ہمیشہ خاموشی سے کچن کی طرف گئی۔ اور ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانا لگانے لگی۔ کھانا خاموشی سے ہی کھایا گیا۔ صرف حنان بول رہا تھا۔

"میں آج پاپا کے ساتھ سوؤں گا۔۔۔۔۔اور ماما آپ بھی"۔ وہ جائشہ کی گود میں چڑھ کر بولا۔ تو جائشہ کو حنان سے آتی رضا بخاری کی مخصوص پرفیوم کی خوشبو نے آن گھیرا۔

"آپ اپنے پاپا کے ساتھ سو جانا میں دوسرے کمرے میں ہی سوؤں گی"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے اور حنان کے مشترکہ کمرے میں آ گئی۔ تو رضا بخاری حنان کو اپنے بیڈ پر لٹا کر اس کے پیچھے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہی ہو اور بچوں کی طرح منہ پھولا یا ہوا ہے"۔وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر نرمی سے بولا۔ ہلکے فیروزی رنگ کی شلوار قمیض میں دوپٹہ ایک سائیڈ پر لیے ہوے وہ کوئی روٹھی ہوئی گڑیا لگ رہی تھی۔

"آپ کو کوئی فرق پڑتا ہے کیا۔۔۔؟"وہ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے فرق پڑے نہ پڑے لیکن حنان کی شخصیت پر ان باتوں کا بڑا غلط اثر پڑے گا۔۔۔ سو پلیز اس کے سامنے اس طرح کاری ایکشن نہ دیا کرو۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔ تم ہمارے ساتھ سوؤ گی"۔وہ تھوڑا سا سخت لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے باس جیسے آپ کا حکم"۔وہ طنز آمیز انداز میں کہتی ہوئی اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور رضا بخاری تاسف سے سر ہلانے لگا۔ پھر کچھ یاد آنے پر دوبارہ رضا کو مڑ کر دیکھا۔

"ویسے میرے سونے تو سے تو آپ بالکل بے آرام ہوتے ہیں اور جا کر سٹڈی میں سو جاتے ہیں اس لئے میں ادھر ہی ٹھیک ہوں"۔وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔

"تم حنان کے ساتھ ہی سوؤ گی۔۔۔۔اور میری تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو وہ حنان اس کے موبائل پر گیم کھیل رہا تھا۔اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا اور اس کو اپنے ساتھ لٹا لیا۔

"پاپا اپنے بیٹے کو آج سٹوری سنائیں گے"۔یہ کہہ کر حنان کو اپنے اوپر لٹا لیا۔

"ماما آپ بھی آئیں نہ ہمارے ساتھ"۔وہ جائشہ کو اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ ایک سائیڈ پر آکر لیٹ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ماما آپ ہمارے قریب آئیں ناں پاپا دیکھیں کتنی اچھی سٹوری سنا رہے ہیں"۔ وہ جائشہ کو بلا رہا تھا اور جائشہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کہ وہ کیسے رضا بخاری کے اتنے قریب جا کر لیٹے۔

اس کی مشکل کو رضا نے حل کر دیا اور حنان کو اپنے اوپر سے ہٹا کر درمیان میں لٹا دیا۔ تو وہ بھی حنان کے قریب لیٹ گئی۔ رضا جب حنان کو سٹوری سنا رہا تھا تو وہ سٹوری سننے کے دوران ہی سو گیا تھا۔ اور جائشہ بھی اس کے ساتھ نیند کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی۔ سوتے میں بھی اس کے چہرے پر خفگی کے آثار نمایاں تھے۔ رضا بخاری ایک ٹک اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اور اٹھ کر سٹڈی روم میں جانے کے بجائے ادھر ہی کروٹ بدل کر سو گیا۔

★*******★*********★

جب لندن ائیر پورٹ پر جہاز نے لینڈ کیا تو رات کے تقریباً دو بج چکے تھے۔ ائیر پورٹ پر اترتے ہی سردی نے اس کو اپنی لپیٹ میں لیا تو اس نے ہینڈ کیری سے لانگ کوٹ نکال کر پہن لیا۔ ایک ٹیکسی روک کر اس پر سوار ہوا۔ مستجاب کا خیال آنے پر ایک دم چہرے پر جاندار سی مسکراہٹ ابھری۔ تقریباً تین بجے وہ ان کے گھر کے سامنے موجود تھا۔ دو تین دفعہ بیل دینے پر تسلیم نے دروازہ کھولا۔ اور عدن کو سامنے دیکھ کر ششدر رہی تو رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹا تم اس وقت"۔ وہ صدمے سے بولی لیکن عدن کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا۔

"کیسی ہیں آپ۔۔؟" وہ اپنا سامان ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا۔

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بیٹا کم از کم اپنے آنے کی اطلاع تو دے دیتے"۔ تسلیم اب اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔

"اپنی بیگم کو سرپرائز دینا چاہتا تھا سوئی ہوئی ہے وہ"۔ وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں سوئی ہوئی ہے وہ تم بیٹھو میں تمہارے لیے کھانا لگاتی ہوں"۔ تسلیم کچن کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تو اس نے منع کر دیا۔

"نہیں آنٹی مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔۔۔۔میں کچھ دیر آرام کرنا چاہوں گا۔۔۔۔ مستجاب کا کمرہ کون سا ہے۔۔؟"وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا تو تسلیم پریشان ہو گئی۔

"بیٹا تم دوسرے کمرے میں آرام کر وہ وہ بھی ابھی سوئی ہوئی ہے صبح مل لینا"۔وہ نارمل انداز میں بولی تو عدن نے چونک کر تسلیم کو دیکھا۔

"آرام ہی تو کرنا چاہتا ہوں اس لئے مستجاب کا پوچھ رہا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کے کمرے کی طرف بڑا۔

"بیٹا وہ بے آرام ہو گی۔۔۔۔ صبح مل لینا"۔ تسلیم اس کے پاس آکر جلدی سے بولی۔ تو اپنی ساس کا رویہ اس کے لئے ناقابل فہم تھا۔

"اتنی دور سے اپنی بیوی سے ہی تو ملنے آیا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دروازے کی ناب گھما کر اندر داخل ہوا اور دروازے کو لاک کر دیا اور تسلیم ادھر ہی کھڑی دیکھتی رہ گئی۔

لیمپ کی ہلکی سی روشنی میں وہ دشمن جاں بڑے آرام سے سو رہی تھی۔ سلیو لیس پنک شرٹ میں سفید دودھیا بازو روشنی میں چمک رہے تھے۔ بے اختیار اس کی طرف لپکا لیکن کچھ سوچتے ہوئے پہلے اپنا کوٹ اتارا۔ پھر واش روم میں جا کر فریش ہو کر باہر آیا اور اس کے ٹاول کی خوشبو کو کتنی ہی دیر تک سونگھتا رہا۔

اس شور مچاتی دنیا میں

ایک تم ہی سکون کا لمحہ ہو

Posted On Kitab Nagri

دھڑکنوں کے شوریدہ جذبات نے سر اٹھایا تھا۔وہ بے اختیار اس کے قریب بیٹھتا چلا گیا۔کتنی دیر اپنی پیاسی آنکھوں کی پیاس بجھاتا رہا۔ہاتھوں سے اس کے چہرے کے بال پیچھے کیے۔تو جانے پہچانے لمس پہ مستجاب سوتے میں مسکرا کر دی

"عدن" نیند میں اپنے نام کی پکار پر عدن نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

اپنے نام کی پکار پر ایک جاندار مسکراہٹ عدن کے لبوں کو چھو گئی۔

"اس کا مطلب ہے میڈم آپ ہمارے ہاتھ کے لمس کو اچھی طرح پہچانتی ہو"۔جذبات ایک دم بے لگام ہوئے تو مستجاب کو سینے سے لگا کے اس کے بالوں میں منہ چھپا لیا۔مستجاب کو لگا کہ جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہے۔بے اختیار اس کی باہوں کا ہالہ بھی عدن کے گرد بنا تو عدن تو توجی جان سے فدا ہوا تھا۔شاید عدن کی گرفت کی شدت کا اثر تھا کہ ایک دم سے مستجاب نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔اپنی باہوں کا ہالہ اس کے گرد سے ہٹایا۔

"عد۔۔۔۔ن"۔اس نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر کہا۔عدن جو شاید اپنے آپ میں نہیں تھا اس کی آواز سن کر چونکا۔اور سر اٹھا کر اس کے چہرے پر اپنا چہرہ ٹکایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہو۔۔۔۔۔کیسا لگا میرا سرپرائز"۔وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کو اپنی دھڑکنوں پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ایک دم سے دل میں مختلف قسم کے جذبات ابھرے۔عدن نے اس کی آنکھوں میں بھی بے تابیاں دیکھیں تو اپنے لب اس کی آنکھوں پر رکھ دیے۔

"مس کیا مجھے۔۔۔۔مسز"۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیوانہ وار دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کو لگا کہ آج وہ اس کی دیوانگی میں بہہ جائے گی۔وہ ابھی تک میسمرائز تھی۔بے اختیار ہاں میں سر ہلایا۔کیونکہ وہ ساحر اس کی یہ بے تابی دیکھنے کے لیے ہی تو اتنی دور سے بنا بتائے آیا تھا۔محبت کا اسم دونوں کے

Posted On Kitab Nagri

درمیان پھونکا جا چکا تھا۔عدن کی گستاخیاں بڑھیں تو مستجاب ایک دم سے ہوش کی دنیا میں آئی۔ایک دم سے ماں سے کیا گیا وعدہ یاد آیا۔

"عدن پلیز....."۔لہجے میں ریکویسٹ تھی۔جس پر عدن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ کہاں اس کو اس کی مرضی کے خلاف چھونا بھی چاہتا تھا۔اس لیے ایک دم سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔وہ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی۔وہ تو اس کی نگاہوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

"میں تمہارے لئے کھانے کے لئے کچھ لے کر آتی ہوں"۔اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتے ہوئے بولی۔لیکن اسے دیکھنے سے پرہیز کیا۔

"ڈر رہی ہو مجھ سے"۔اس نے ہاتھ کی انگلی سے اس کا چہرہ اٹھا کر پوچھا۔

"پتا نہیں"۔نظریں بدستور جھکی ہوئی تھیں۔

"کس چیز کا ڈر ہے مستجاب۔۔۔۔۔نظر اٹھا کر میری آنکھوں میں دیکھو"۔عدن نے سرگوشی نما آواز میں کہا تو ایک دم سے اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔

"کیا ہے بندہ بتا کر نہیں آسکتا۔۔۔۔۔۔!یہ کون سا ٹائم ہے آنے کا؟"وہ تھوڑا سا اپنے آپ کو کمپوز کر چکی تھی۔

"اگر بتا کر آتا تو یہ سرپرائز کیسے دیکھتا"۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا میں تمہارے لئے کھانے کے لئے کچھ لے کر آتی ہوں"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تو اس نے اس کے بازو کو پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھوک نہیں ہے مستجاب۔۔۔۔ تمہیں دیکھنے کی بھوک تھی وہ پوری ہو گئی۔۔۔۔۔۔اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔اتنا روکھا سوکھا ملن تو کبھی ہو گا نہیں۔۔۔۔۔۔۔ مستجاب حیدر"۔وہ اسے معنی خیز انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"اجازت ہے تمہارے پاس سو سکتا ہوں۔۔۔۔؟ کچھ دیر آرام کرنا چاہوں گا"۔اس نے اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔

"ہاں تم سو جاؤ ادھر۔۔۔۔۔ میں صوفے پہ سو جاتی ہوں"۔اس بات پر عدن نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا۔وہ تو اس کی باہوں میں سکون ڈھونڈنے آیا تھا۔ایک دم سے کچھ فیصلہ کرتے ہوئے وہ اٹھا۔اپنا کوٹ پہنا۔ جس پر وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگ گئی۔

"کیا ہے۔۔۔۔؟ کدھر جا رہے ہو"۔اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"اپنے فلیٹ میں جا رہا ہوں۔۔۔۔ پھر ملاقات ہو گی"۔وہ کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولا۔

"اب کیا ناراض ہو کے جا رہے ہو"۔وہ اس کے قریب آ کر بولی۔

"ناراض ہو کر نہیں جا رہا بس تھوڑا سا دکھ ہوا ہے تمہاری بات سن کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا مجھ پر اعتماد نہیں۔۔۔۔۔میں نے آج تمھاری آنکھوں میں ایک بلاوجہ کا ڈر دیکھا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تمہیں کس چیز کا ڈر ہے۔۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں سے ہر خوف اور ڈر کو مٹا دینا چاہتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس کے گال کو تھپتھپا کر ایک دم سے وہ دروازہ کھول کر اپنا سامان لے کے کمرے سے باہر نکل گیا۔اور تسلیم بھی اس کے اس طرح جانے سے اپنی جگہ پر حیران کھڑی رہ گئی۔

"اس کو کیا ہوا۔۔۔۔؟ کیوں جا رہا ہے ابھی"۔وہ مستجاب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"جانے دیں ماما۔۔۔۔۔!اس کا جانا ہی بہتر ہے"۔وہ ماں کی طرف دیکھ کر تھوڑا سا تلخ لہجے میں بولی۔

دل میں تو ایک آگ لگی ہوئی تھی وہ دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی اور ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔کہ اس نے اس پیارے سے انسان کو تکلیف پہنچائی ہے۔جو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی دھڑکنوں کی دھڑکنے کی وجہ بن چکا ہے۔

"میں تم سے نہیں ڈر رہی عدن حیدر۔۔۔۔۔۔!میں تو اپنے آپ سے ڈر رہی ہوں کہیں دھڑکنوں کا پاگل پن تم پر عیاں نہ کردوں"۔وہ بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

ماما آپ کی بیٹی آپ سے کئے گئے وعدے اور عدن کی محبت میں پس رہی ہے۔۔۔اذیت در اذیت تھی جس سے وہ گزر رہی تھی۔

★******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ صبح نماز پڑھ کے ایکسر سائز کرنے چلی گئی کیونکہ یہ اب اس کے روز کا معمول بن چکا تھا۔رضا بخاری تھوڑا لیٹ اٹھا تھا۔جب وہ ایکسر سائز کرنے کے لئے آیا تو وہ ڈھیلا ڈھالا بلو کلر کا ٹراؤزر اور شرٹ پہنے بڑے انہماک سے ایکسر سائز کر رہی تھی۔اس کی آمد پر اس نے کوئی اتنا خاص دھیان نہ دیا۔رضا اس کے پھولے ہوئے چہرے کی طرف دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایکسر سائز کرنے لگ گیا۔ایکسر سائز مشین سے اتر کر وہ اپنا چہرہ ٹاول سے صاف کرنے لگی۔اس کا چہرہ چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔کالے بال کیچر میں مفید تھے جن کی کچھ لٹیں نکل کر چہرے کے ارد گرد پھیلی ہوئیں ایک بہت خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج کراٹوں کی پریکٹس نہیں کرنی کیا۔۔؟" وہ دروازے کے پاس گئی تو پیچھے سے رضا بخاری کی آواز آئی جس پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"نہیں"۔ مختصر سا جواب آیا۔رضا نے بغور اس کا چہرہ دیکھا تو وہ اسے کوئی ناراض سی معصوم بچی لگی۔وہ تقریبا گیارہ سال رضا بخاری سے چھوٹی تھی۔

"پوچھو گی نہیں کہ میرا اسلام آباد کا ٹرپ کیسا رہا۔۔؟" وہ اب ایکسر سائز مشین سے اتر کر ٹاول سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا ہی ہو گا"۔وہ نارمل لہجے میں بولی۔

"بہت اچھا ٹرپ رہا میرا۔۔۔میں نے ایک کمپنی کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کیا ہے۔۔۔جس سے ہمیں بہت منافع ہو گا"۔وہ اسے وضاحت نہیں دینا چاہتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اسے وضاحت دے رہا تھا یہ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا شاید وہ اس کی ناراضگی کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔

"مبارک ہو بہت بہت"۔وہ خوشی سے بولی۔

میں ذرا ناشتہ بنالوں"۔یہ کہہ کر وہ ایکسر سائز ہال نما کمرے سے باہر نکل آئی۔رضا بخاری یہ سوچنے لگ گیا کہ اس لڑکی نے مجھ جیسے خالی انسان کے ساتھ رشتہ جوڑ کر خود کے ساتھ زیادتی کی ہے۔جب وہ اندر گیا تو وہ فریش ہو چکی تھی۔اور حنان کو ناشتہ کروا رہی تھی۔رضا بخاری بھی فریش ہو کر نیچے آیا تو اس کے سامنے اس نے ناشتہ رکھا۔ اور خود بھی ناشتہ کرنے لگ گئی۔

"چینل کے لئے کچھ نئے نیوز اینکرز کی ضرورت ہے اس لیے تم آج ان کا انٹرویو کر لینا"۔رضا بخاری سلائس کے اوپر بٹر لگاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے۔۔۔۔۔آپ آفس نہیں آئیں گے کیا۔۔؟"وہ حیرانی سے پوچھنے لگی کہ پانچ دن تو پہلے ہی آفس سے چھٹی کر چکا تھا اور اب تو اس کا رضا کے بغیر دل ہی نہیں لگتا تھا۔

"ہو سکتا ہے مجھے کچھ ضروری کام سے جانا پڑ جائے تو اس لئے تم ہی ان کا انٹرویو لے لینا"۔وہ اب جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔اس پر وہ یہ بھی نہ پوچھ سکی کہ اس نے کدھر جانا ہے کیونکہ اتنا حق تو رضا نے اسے دیا ہی نہیں تھا۔

"پاپا میں اب آپ کو کہیں بھی جانے نہیں دوں گا آپ پہلے ہی اتنے دنوں بعد گھر آئے ہیں"۔حنان منہ پھلاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کو لگا کہ حنان نے اس کے منہ کی بات چھین لی ہے۔

"میں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جا رہا۔۔۔۔؛میں شام تک واپس آجاؤں گا"۔وہ نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔اور حنان کو پیار کرتے ہو فون کان کو لگاتا ہوا باہر کی طرف چلا گیا۔جائشہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لب تشنگی کی مانند شب و روز قطرہ قطرہ

مجھے زہر مل رہا ہے تیری بے رخی سے جاناں

اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتے ہوئے حنان کو سکول بیگ پہنایا۔اور اپنا بیگ اور ضرور فائلیں اٹھا کر وہ بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔جہاں پر مدثر کھڑا ہو کر ان کا انتظار کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★*****★**********★

ادھر عدن حیدر گاڑی میں بیٹھا اپنے آپ میں گھل رہا تھا کہ اس کی محبت میں اور اعتماد میں کیا کمی رہ گئی تھی کہ جو مستجاب اس طرح ڈر رہی ہے۔پتا نہیں اس لڑکی کے ذہن میں کیا چل رہا ہے۔گاڑی اس کے فلیٹ کے سامنے آکر اگر رکی تو اسے ہوش آیا کرایہ نکال کر ڈرائیور کو دیا۔اور اپنا سامان اٹھا کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھا۔یہ چھوٹا سا دو کمروں کا فلیٹ تھا۔عدن جب بھی ادھر آتا تو استعمال کرتا۔اس فلیٹ کو بند ہوئے اب تو کافی مہینے ہو چکے تھے۔کیونکہ وہ کافی دیر بعد ادھر آیا تھا۔فلیٹ کی حالت دیکھ کر عدن کو مزید غصہ آگیا کیونکہ جگہ جگہ جالے لگے ہوئے تھے اور اس کی کافی صفائی ہونے والی تھے۔وہ ایک دم سے اٹھا اور اٹھا کر چیزیں پھینکنے لگ گیا۔اسی ٹائم اس کے موبائل پر بیل ہوئی۔تو وہ حیران نہ ہوا کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ اسے کال ضرور کرے گی۔

"ہاں بولو"۔لہجہ بالکل نارمل تھا جس سے وہ اندازہ نہ لگا سکی کہ وہ اس پر کس حد تک غصہ ہے۔

"پہنچ گئے فلیٹ میں"۔اس کی آواز سن کر ایک لمحے کو تو عدن ٹھٹھکا۔کیونکہ اس کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو گئی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔؟"لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ اس کی کیفیت نوٹ کر چکا تھا۔

"مجھے کیا ہونا ہے میں ٹھیک ہوں"۔وہ لہجے کو نارمل بناتے ہوئے بولی۔

"تمہاری آواز کیوں بھاری ہو رہی ہے جیسے کہ تم روئی ہو"۔اس نے یہ کہا تو مستجاب جو اپنے اوپر بند باندھا تھا پھر سے رونا شروع کر دیا۔تو وہ وہ ہونقوں کی طرح کبھی فون کو دیکھ رہا تھا اور کبھی اس کی آواز سن رہا تھا۔

"روکیوں رہی ہو"۔وہ غصے سے چیختے ہوئے بولا۔

"تم ناراض جو ہو کر چلے گئے ہو"۔اس نے رونے کے درمیان ہی کہا تو ایک مسکراہٹ عدن کے چہرے پر آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری ناراضگی کی پرواہ ہے کیا؟"اب اس نے یہ سوال کیا تو آگے سے چپ کر گئی۔اور اپنے بے اختیار رونے پر اپنے آپ کو کوسنے لگی۔

"ابھی چپ کر کے سو جاؤ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔اگر تم چپ نہ کی تو میں ادھر آ کر اپنے طریقے سے تمہیں چپ کرواؤں گا۔۔۔۔۔جو تمہیں بالکل بھی پسند نہیں آئے گا"۔عدن نے بالکل نارمل لہجے میں کہا تو مستجاب کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔

"ٹھیک ہے میں چپ کر گئی ہوں"۔وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے نارمل لہجے میں بولی تو عدن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"کس چیز کا ڈر ہے تمہیں مستجاب۔۔۔۔۔۔۔ہمارے نکاح کو ایک سال ہونے والا ہے مائی ڈیئر۔۔۔۔۔لیکن آج جو ڈر میں نے تمہاری آنکھوں میں دیکھا ہے وہ میری سمجھ سے بالکل باہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔چلو اس کو بعد میں ڈسکس کر لیں گے میں ابھی سونا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اپنی شکل دکھاؤ اور فون بند کر کے آرام سے سو جاؤ"۔وہ دونوں آڈیو کال پر بات کر رہے تھے اس کی اس فرمائش پر وہ ایک لمحے کے لیے سوچ سوچنے لگ گئی کہ وہ کیا کرے۔

"اب اتنی دور بیٹھی بھی مجھ سے ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔۔میں نے تمہارے ساتھ تو کچھ ایسا ویسا کیا ہی نہیں مستجاب"۔وہ اسے صاف صاف بولا تو اس نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کر کے کیمرہ آن کر دیا۔تو عدن کی کتنی ہی دیر تک اس کو دیکھتا رہا۔کیونکہ اس کی سوجی ہوئی آنکھیں اس کو یہ بتا رہی تھی۔کیا وہ اس کی زندگی میں بے حد اہمیت حاصل کر چکا ہے۔لیکن وہ اس کے خوف کی وجہ سوچ کر الجھ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب بلکل کوئی ٹینشن نہیں لینی میں تم سے بالکل ناراض نہیں ہوں اور چپ کر کے سو جاؤ"۔ وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں ٹینشن لوں گی تمہارے ناراض ہونے کی"۔ وہ منہ پھلا کر بولی تو عدن حیدر بے ساختہ ہنسنے لگا۔ جس پر مستجاب نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"ٹھیک ہے میں سونے لگی ہوں" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ اور عدن کتنی ہی دیر تک فون کو دیکھ کر مسکراتا رہا۔ اب اس کو گھر کی اس طرح حالت پہ بھی غصہ نہیں آرہا تھا۔ تھوڑی سی کمرے کی صفائی کر کے وہ پر سکون ہو کر لیٹ گیا۔

اور مستجاب بھی پر سکون ہو گئی تھی۔ یہ محبت کا اعجاز ہے کہ محبوب راضی ہو تو انسان پر سکون ہو جاتا ہے۔ اور ایک ذرا سی بے توجہی پر پر سکون سا انسان بھی بے سکون ہو جاتا ہے۔

★******★*********★

وہ اپنے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اس کے موبائل پر بیل ہوئی نمبر دیکھ کر اس نے کال ڈسکنیکیٹ کر دی۔ تقریبا دو دفعہ اس نے کال کاٹ دی لیکن چوتھی دفعہ تنگ آکر اس نے فون اٹھا لیا۔

"کیا پرابلم ہے روحی۔۔۔؟ کیوں بار بار فون کر رہی ہو" وہ بیزاری سے بولا۔

"تمہیں دیکھنے کو دل کر رہا ہے یہ پرابلم ہو رہی ہے"۔ وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"لیکن میری اس وقت پرابلم یہ ہے کہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہ رہا"۔ وہ غصے سے بولا۔

"تمہاری پرابلم سے بڑی میری پرابلم ہے ارسلان۔۔۔۔ اور میں اسے حل کرنا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔۔بتاؤ کہاں ملنے آؤں"۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"روحی اپنے کام سے کام رکھو مجھ سے الجھنے کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ تنگ آ کر بولا۔

ہاتھ الجھے ہوئے ریشم میں پھنسا بیٹھے ہیں
اب بتا کون سے دھاگے کو جدا کس سے کرے

آج سے پانچ سال پہلے تم میرے ساتھ الجھنا چاہ رہے تھے اور اب میں تمہارے ساتھ الجھنا چاہ رہی ہوں"۔وہ ہنستے ہوئے بولی تو میر ارسلان کو اس کا قہقہہ زہر لگا۔

"گو ٹو ہیل"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور غصے سے کھولتا ہوا فائلوں کو اٹھا کر پٹخنے لگا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کے کیبن کا دروازہ کھلا۔اور ہیل کی ٹک ٹک کی آواز سن کر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔تو وہ براؤن کلر کی سیولیس شرٹ اور بلیک جینز پہنے میک اپ سے سجے خوبصورت چہرے کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر میں نے میڈم کو کافی منع کیا ہے لیکن یہ منع نہیں ہوئی یہ کہتی ہیں کہ میر اارسلان صاحب میرے منگیتر ہے تم مجھے کیسے روک سکتی ہو"۔اس کی سیکریٹری نے آ کر لاچارگی سے کہا تو اس نے اس کو اشارے سے جانے کا بولا۔اس کی سیکریٹری چلی گئی تو میر ارسلان نے شعلہ بار نگاہوں سے روحی کو گھورا۔

"کیوں آئی ہو یہاں پر۔۔۔!کیا چاہتی ہو۔۔؟وہ غصے سے دانت چباتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنا غصہ ٹھیک نہیں ہوتا میری جان۔۔۔۔۔۔تم نے دو سوال کیے ہیں تو پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تم سے ملنے آئی ہوں۔۔۔۔اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہیں چاہتی ہوں"۔وہ اپنے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے بولی تو میر ارسلان کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔

"کتنی بے شرم لڑکی ہو جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں تم سے نہیں ملنا چاہتا پھر بھی ڈیٹھوں کی طرح میرے پیچھے آ رہی ہو"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بے شرمی کی بات چلے گی تو بات بہت دور تک جائے گی میر ارسلان۔۔۔۔۔۔آ!ج سے پانچ سال پہلے تمہیں میرے جذبات سے کھیلتے ہوئے شرم نہ آئی۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو یہ بات بچپن سے بتائی گئی تھی کہ یہ شخص صرف میرا ہے۔۔۔۔میں نے صرف اس لیے تمھاری پیش قدمی کا جواب مثبت دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔کہ تم میرے ہمسفر بنو گے۔۔۔۔۔۔۔لیکن تم نے میرے جذبات سے کھیل کر کہاں کہاں

نہیں پینگیں بڑھائیں میر ارسلان۔۔۔۔۔۔۔میں تمہیں اس لیے چھوڑ کر گئی تھی کہ شاید تم سدھر جاؤ۔۔۔۔۔ لیکن تم تو پورے پلے بوائے بن گئے۔۔۔۔۔۔۔۔اب جب مجھے پتا چلا کہ تم نے محبت میں ٹھوکر کھائی ہے۔۔۔۔شاید تمہیں احساس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔کہ جب محبت میں انسان ٹھوکر کھاتا ہے تو انسان پر کیا گزرتی ہے۔۔۔۔۔لیکن تم نے تو ٹھوکر کھا کر بھی کچھ نہیں سیکھا"۔وہ اسے آئینہ دکھاتے ہوئے بولی۔تو میر ارسلان کے چہرے پر اذیت ناک تاثرات ابھرے۔

"تم اگر مجھ سے شادی کرو گی میں تمہیں نہیں مل پاؤں گا روحی"۔وہ اب نرم لہجے میں بولا۔تو چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آج سے پانچ سال پہلے جو بیج محبت کا تم نے میرے دل میں بویا تھا وہ آج تناور درخت بن چکا ہے جس کو میں چاہ کر بھی کاٹ نہیں سکتی۔ لیکن اپنی شہ رگ ضرور کاٹ سکتی ہوں"۔ وہ یہ سب کہتے ہوئے اس کو کوئی جنونی لڑکی لگی۔

"اچھا تمہارے ساتھ غلط کیا ہے تو مجھے سزا بھی مل گئی ہے اب اتنا میں برا ہوں تو میری جان چھوڑ دو پلیز۔۔۔۔۔۔ کیوں بار بار میرے پیچھے آ رہی ہو"۔ میر ارسلان اس کی طرف اپنی پیٹھ موڑتے ہوئے بولا۔

"جان سے گزر جاؤں گی لیکن تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔۔! دو آپشن ہیں تمہارے پاس۔۔۔! میری اور اپنی شادی کی تیاریاں شروع کرو۔۔۔۔۔۔! یا میرے جنازے کی تیاری" وہ میر ارسلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو میر ارسلان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اور وہ یہ سب کہہ کر جا چکی تو میر اارسلان کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

★*******★**********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جائشہ آجکل ریپ کیسز کے اوپر پروگرام کر رہی تھی اور کافی ڈسٹرب تھی اوپر سے رضا بخاری کی بے توجہی وہ اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ آج ہفتہ تھا اور جائشہ کا ٹی وی پر پروگرام نہیں آنا تھا۔ اس لیے وہ جلدی گھر آ گئی۔ رات کو رضا گھر لوٹا تو ان دونوں کو تیار ہونے کا بولا حنان تو یہ سن کر کافی خوش ہوا جب کہ جائشہ ویسے ہی گم صم تھی۔

"جائشہ جا کر تیار ہو جاؤ"۔ رضا اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ہوں کہہ کر کمرے میں آ گئی۔ جبکہ وہ بھی فریش ہونے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔ گرے کلر کا ہلکی سی کڑھائی والا سوٹ پہن کر وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ بالوں

Posted On Kitab Nagri

کو جوڑے کی شکل میں باندھا اور اوپر اسکارف لیا۔میک اپ کے نام پر ہلکی سی لپ اسٹک ہونٹوں پر لگائی اور آنکھوں میں کاجل ڈالا۔حنان کو تیار کر کے وہ کمرے سے باہر آئی تو رضا اس کا انتظار کر رہا تھا۔رضا انہیں بہت اچھے ریسٹورنٹ لے گیا جہاں پر ان سب نے کھانا کھایا لیکن جائشہ بے دلی سے کھانا کھا رہی تھی رضا اسے نوٹ کر کے بھی انجان بنا رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ حنان کو پلے لینڈ لے گئے تو وہ بہت خوش ہوا۔حنان کھیل رہا تھا جب کہ وہ دونوں ایک سائیڈ پر کھڑے ہو کر اسے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

"جائشہ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟کل سے کوئی بات نہیں کر رہی تم"۔رضا بخاری آخر پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"کچھ نہیں سر بس ایسے ہی"۔وہ دور کھڑے حنان کو /کھیلتے دیکھ کر ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی۔رضا بخاری کے چہرے پر ایک زخمی سی مسکراہٹ ابھری۔

"جائشہ تم اپنے فیصلوں میں بالکل آزاد ہو۔۔۔۔جب چاہے کوئی فیصلہ لے سکتی ہو۔۔۔۔۔۔میں تمہیں کبھی بھی روکوں گا نہیں"۔رضا بخاری اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی"۔مطلب تو تھوڑا بہت سمجھ چکی تھی لیکن رضا سے وضاحت چاہتی تھی۔

"مطلب یہ کہ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکتی ہو"۔وہ صاف صاف بولا تو وہ اسے سرخ انگارہ آنکھیں کر کے دیکھنے لگی۔

"جائشہ کی منزل اس کے پاس کھڑی ہے۔۔۔۔۔۔نہ اس منزل کے آگے کچھ ہے اور نہ پیچھے کچھ ہے"۔وہ سخت لہجے میں بولی۔تو ایک لمحے کے لیے رضا کچھ بول نہ سکا۔

"کیوں خود کو اذیتوں میں گھیر رہی ہو جائشہ"۔رضا دکھ سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ان اذیتوں میں بھی خوشی ہے"۔وہ اس کو لاجواب کرتے ہوئے حنان کی طرف چلی گئی جو اسے ہاتھ سے اشارہ کرکے اپنے پاس آنے کے لئے بلا رہا تھا۔

وہ حنان کو جھولے پر بٹھا کر آئی تو رضا کو اپنی جگہ متفکر پایا۔

"سر آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کچھ ریپ کیسز کی وجہ سے میں مینٹلی ڈسٹرب ہوں"۔وہ اپنی پریشانی بتاتے ہوئے بولی کیونکہ وہ رضا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"جائشہ اب یہ تمہارا پروفیشن ہے اگر تم اسے لے کر پریشان ہوگی تو پھر تو بڑا مشکل ہو جائے گی۔۔۔۔ تمہیں اندر سے اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہوگا"۔وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا۔

"جی سر کوشش تو یہی کرتی ہوں لیکن کچھ چیزیں میرے اختیار میں نہیں ہیں"۔یہ جملہ کہہ کر وہ رضا کو بہت کچھ سنا گئی تھی۔جس کا ادراک رضا بخاری جیسے گھاگ انسان کو بھی تھا۔

"سر ویسے پورے میڈیا میں یہ مشہور ہو گیا ہے کہ رضا بخاری جیسا تیز انسان پورے میڈیا میں موجود نہیں ہے"۔اب وہ نارمل لہجے میں ہلکی سی مسکراہٹ لئے بولی تو رضا کے چہرے پر بھی ایک مسکراہٹ در آئی۔

"اچھا یہ کس نے بولا ہے"۔وہ پر تجسس انداز میں بولا۔

"اخبارات میں آپ کے لئے آرٹیکلز لکھے جا رہے ہیں۔۔۔۔کہ کیسے آپ نے تھوڑے سے عرصے میں اتنی زیادہ ترقی کی ہے"۔وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"تمہیں پتا ہے اگر کوئی بھی کام آپ شروع کریں اگر اس کو پوری لگن اور محنت سے کریں تو آپ کی ترقی کو کوئی بھی نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔میں نے جب اس انڈسٹری میں قدم رکھا تھا۔۔۔۔تو بڑے بڑے میڈیا ہاؤسز نے میرے پیروں کے نیچے سے زمین نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔لیکن مجھے اپنے آپ پر بہت یقین تھا اور

Posted On Kitab Nagri

میری اس کامیابی کے پیچھے رانیہ کا بھی برابر کا ہاتھ ہے۔۔۔۔وہ ہمیشہ میرا حوصلہ بڑھاتی تھی"۔رانیہ کا ذکر کرتے ہوئے رضا کے چہرے پر اذیت ناک تاثرات ابھرے۔جو جائشہ کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنے۔

"سر پتا ہے آپ کو رانیہ میں ایک بہت اچھی روح تھی۔۔۔۔اور جو اللہ کو لوگ پسند ہوتے ہیں وہ شاید انہیں جلدی اپنے پاس بلا لیتا ہے"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولی۔

"ہاں شاید۔۔۔!کاش اس کے ساتھ میری بھی روح نکل جاتی۔۔۔۔"۔وہ ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا ہو۔

"سر آپ کتنے ناشکرے انسان ہیں۔۔۔۔اللہ نے آپ کو زندگی دی ہے اور آپ مرنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔اتنا خوبصورت بیٹا اللہ نے آپ کو دیا ہے۔۔۔۔آپ کے جانے کے بعد اس کا کیا بنتا"۔اور رضا کو غصے اور افسوس سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"جائشہ رانیہ کے بغیر زندگی بھی بہت اذیت ناک ہے"۔رضا بخاری بے اختیاری میں اپنے دل کا حال کھول گیا تھا۔

"سر زندگی کی خوبصورتیاں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔"۔وہ معنی خیز لہجے میں کہتی ہوئی حنان کی طرف بڑھ گئی۔جبکہ جائشہ کے اس قدر صبر اور ہمت پر رضا دل ہی دل میں اس سے بڑا متاثر ہوا تھا۔

کیونکہ دیکھنے میں وہ لڑکی بڑی بے صبری سے تھی۔اور اس نے اپنا امیج بھی یہی بنایا ہوا تھا۔

★*******★**********★

Posted On Kitab Nagri

دوسرے دن عدن نے مستجاب کو ہاسپٹل سے پک کیا۔اور ایک پاکستانی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے لئے لے گیا۔

"کیسا گزرا دن"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بہت اچھا"۔وہ ٹیبل کو اپنے ناخنوں سے کھرچتے ہوئے بولی۔تو عدن حیدر کو اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھ کر کچھ یاد آیا۔

تو وہ اپنے پینٹ کی پاکٹ سے کچھ نکالنے لگا۔ایک چھوٹی سی ڈبی میں ہیرے کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔جو اس نے نکال کر مستجاب کے ہاتھوں میں پہنا دی۔تو وہ حیرانی سے دیکھنے لگی۔

"یہ کیا عدن"۔وہ اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوے بولی۔ جس پر انگوٹھی بہت جچ رہی تھی۔انگوٹھی پر چھوٹا سا A اور M لکھا ہوا تھا۔

"یار تمہارے لیے اچھی لگی اور لے لی۔۔۔۔کیوں پسند نہیں آئی"۔وہ سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"بہت پیاری ہے"۔اسے حقیقت میں بہت پسند آئی تھی۔

"اس کے اوپر تمہارے اور میرے نام کا پہلا حرف لکھا ہوا ہے۔۔ایم اردو میں ترجمہ کریں تو ہوں۔۔۔۔۔کیسا حسین اتفاق ہے"۔وہ ذومعنی انداز میں بولا اتنے میں ویٹر کھانا لے کر آگیا تو وہ چپ کر گیا۔اور وہ سوچنے لگی کہ ایم سے کیا مراد ہے۔تھوڑی دیر بعد اسے سمجھ آیا۔یعنی تم ہو تو میں ہوں میں ہوں تو تم ہو۔یہ سوچتے ہوئے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری۔

"تمہاری ٹکٹ کب تک کی کرواؤں"۔وہ فرائے چکن پر چھری اور کانٹا چلاتے ہوئے بولا تو ایک لمحے کے لیے تو وہ پریشان ہو کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن ابھی کچھ دن اور میرا یہاں سٹے ہو گا"۔وہ پانی کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولی۔اتنے میں اس کے موبائل پر ماما کی کال آئی۔

"جی ماما بس تھوڑی دیر میں نکل رہی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"کہاں جا رہی ہو محترمہ میں آج تمہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہ رہا ہوں"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کہاں لے کے جانا چاہ رہے ہو"۔وہ اسے نا سمجھی کے عالم میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"اپنے فلیٹ میں اور کہاں"۔وہ نارمل سے انداز میں بولا تو مستجاب بڑی پریشان ہو گئی۔جس کو اس نے بڑے اچھے طریقے سے نوٹ کر لیا۔

"عدن مما اکیلی ہوتی ہیں میں انہیں اکیلے چھوڑ کر کیسے تمہارے ساتھ آؤں"۔اس سے جو جواب بن پڑا اس نے دے دیا۔

"ماما اکیلی ہیں تو کیا ہو گا کچھ نہیں ہو گا۔۔اور یہ تمہارا گریز میری سمجھ سے بالاتر ہے۔۔۔۔۔کس چیز کا ڈر ہے تمہیں"۔اب وہ تھوڑا سا غصے سے بولا۔

"عدن تمہارا غصہ بلاوجہ کا ہے۔۔۔۔۔مجھے نہ پا کر مما پریشان ہوتی ہے اور میں انہیں پریشان نہیں دیکھ سکتی"۔اس نے اسے مطمئن کرنا چاہا لیکن وہ مطمئن نہ ہوا۔ایک دم سے عدن کے چہرے پر پتھریلے تاثرات نمودار ہوئے تو مستجاب کو ایک نئی ٹینشن نے آگھیرا۔

کھانا کھا کر وہ خاموشی سے گاڑی میں آبیٹھا اور مستجاب بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔پورا راستہ خاموشی سے کٹا۔عدن نے ابھی اس کے ساتھ کوئی بھی بات نہ کی۔مستجاب نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔وہ اسے اس کے

Posted On Kitab Nagri

گھر کے سامنے اتار کر کوئی بھی بات کئے بغیر زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔اور اس کی ناراضگی پر مستجاب کی جان جو کھوں میں چلی گئی تھی۔بو جھل دل کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔تو ماں کو منتظر پایا۔

"کھانا لگاؤں"۔وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں ماما۔۔۔کھانا میں کھا کر آئی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنا بیگ سامنے ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو"۔تسلیم اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مما بس تھک گئی ہوں"۔وہ اپنے سر کو دوپٹے سے آزاد کرتے ہوئے بولی۔

"عدن سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔؟"وہ اپنے دل کی بات بھی زبان پر لے آئی۔

"ابھی اسی کے ساتھ کھانا کھا کر آئی ہوں"۔وہ بال کھول کر ان میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"ماما کچھ دیر آرام کرنا چاہوں گی"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آگئی لیکن عدن کی ناراضگی سے دل کو چین کہاں تھا۔فریش ہو کر کپڑے چینج کیے۔اور اپنے بیڈ پر گر گئی۔لیکن دل بہت بے کل ہو رہا تھا۔عدن کو فون کیا جو اس نے اٹینڈ نہیں کیا۔کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔عدن نے جان بوجھ کر اس کا فون اٹینڈ نہیں کیا تھا۔جتنا وہ اس کے لئے تڑپا تھا وہ بھی چاہتا تھا کہ تھوڑا سا وہ بھی اس کے لئے تڑپے۔

"تم سے ملنے صبح آؤں گی اس لیے اپنے فلیٹ کا ایڈریس سینڈ کرو"۔اس نے میسج پر پوچھا تو عدن کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔پھر اس نے اپنے فلیٹ کا ایڈریس سینڈ کر دیا۔اور پر سکون سا ہو کر لیٹ گیا۔ لیکن مستجاب کے دل کو اب چین کہاں تھا۔

تم نے سرپرائز دیا ناں مجھے اب میں بھی تمہیں سرپرائز دوں گی"۔وہ تیار ہو کر ماں سے پہلی دفعہ جھوٹ بول کر کہ وہ اپنی دوست سے ملنے جا رہی ہے۔کہہ کر گھر سے نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★**********★

جائشہ اپنے کام میں بزی تھی کہ اسے ملازم نے روحی کے آنے کا بتایا تو وہ اچنبھے کا شکار ہوئی۔

"ٹھیک ہے بھیج دو"۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں بزی ہو گئی۔لیکن ذہن روحی اور میر ارسلان کی طرف تھا۔میر ارسلان نہیں مانا اس لئے میرے پاس آئی ہے اب میں اسے کیا کہوں۔یہ سوچتے ہوئے تفکر کی لکیریں اس کے چہرے پر نمودار ہوئیں اتنے میں روحی اس کے کمرے میں آ گئی۔

"کیسی ہی مس جائشہ۔۔؟وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"الحمداللہ ٹھیک ہوں آپ سنائیں آپ کیسی ہیں"۔یہ کہہ کر اس نے انٹر کام ملازم کو چاہے لانے کا بولا۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں مس جائشہ"۔روحی بہت افسردہ لگ رہی تھی۔جس پر جائشہ نے اسے غور سے دیکھا۔سرخ وسپید رنگت خوبصورت آنکھیں جن کو سجا کر اور بھی خوبصورت بنایا گیا تھا۔ناک میں چمکتی ہوئی ڈائمنڈ کی لونگ اس کے چہرے کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔گولڈن براؤن بال جو اس پر بڑے جچ رہے تھے وہ کہیں سے بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہ تھی لیکن پتہ نہیں کیوں میر ارسلان نے اسے ریجیکٹ کر دیا تھا۔

"میں آخری دفعہ آپ کے پاس آئی ہوں کہ آپ میر ارسلان کو منا سکتی ہیں"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"دیکھیں میں نے خود میر ارسلان سے شادی سے انکار کیا ہے تو وہ کیسے میری بات مان سکتا ہے"۔جائشہ نے بے بسی سے کہا۔

"کیوں نہیں۔۔۔!وہ مان سکتا ہے"۔وہ ضدی انداز میں بولی۔

"پلیز آپ میری پوزیشن سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔اور مجھے بار بار ڈسٹرب نہ کریں"۔اب کہ وہ تھوڑا سختی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مس جائشہ میں اس سے اپنی محبت کی بھیک نہیں مانگ رہی۔۔کیونکہ میں ایک بہت انا پرست لڑکی ہوں ۔۔۔۔۔! لیکن یہ بیج اس نے خود میرے دل میں بویا تھا۔۔۔۔میں اپنا وہ حق مانگ رہی ہوں۔۔۔۔جس کو دینے میں اس نے بڑی خیانت کی ہے میرے ساتھ"۔وہ سپاٹ لہجے میں اسے وضاحت دیتے ہوئے بولی۔اتنے میں ملازم چائے اور دیگر لوازمات لے کر آ گیا تو جائشہ ایک لمحے کیلئے چپ کر گئی جب وہ باہر نکلا تو اس نے ایک ہنکارا ابھرا۔

"ایک خیانت کار شخص سے آپ کیا توقع کر سکتی ہیں"۔اس نے اسے سمجھانے کے لیے ایک اور دلیل دی۔

"لیکن اس خیانت کار شخص میں کافی تبدیلی آ چکی ہے آپ سے محبت کرنے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔وہ آپ سے بہت سنسئیر تھا۔اگر آپ اس سے شادی کر لیتی تو میں کبھی بھی اس کی زندگی میں نہ آتی۔اب وہ اندرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔محبت کرتی ہوں ناں اس سے اب سے نہیں بچپن سے"۔روحی بھی اپنے نام کی ایک تھی کہاں اپنی ضد سے پیچھے ہٹنے والی تھی۔

"میں بہت کنفیوز ہوں مس روحی"۔جائشہ چائے کا کپ لبوں کو لگاتے ہوئے بولی اور اس سے بھی پیش کیا۔جو اس نے اٹھالیا۔

"جائشہ میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔اگر میرا ارسلان مجھے نہ ملا۔۔۔۔تو جان ہار دوں گی۔۔۔۔۔۔اور یہ بریکنگ نیوز آپ کے چینل پر بھی چلے گی"۔وہ ٹھوس اور اٹل لہجے میں بولی۔جائشہ کو اس کی آنکھوں سے اس کے ارادوں کا پتہ چل رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں میرا ارسلان سے ابھی بات کرتی ہوں۔۔۔۔تم ایسا ویسا کچھ نہیں کرو گی"۔جائشہ نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ پیاری لڑکی اپنی جان سے ہاتھ دھوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے اتنا جنون اچھا نہیں ہوتا مس روحی"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"آپ نے شاید محبت نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔یا ہو سکتا ہے کی ہو اس لیے تو آپ نے میرا رسلان جیسے شاندار انسان کو ریجیکٹ کیا ہے۔۔۔۔۔۔میں آپ کے ہزبینڈ کو دیکھنا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔۔جس کے لئے آپ نے میرا ارسلان کو ٹھکرایا تھا"۔وہ اب جائشہ کو دلچپسی سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو جائشہ مسکرا کر رہ گئی۔تھوڑی دیر بعد رضا اس کے کیبن میں آیا۔تو ایک انجان لڑکی کو اس طرح بے تکلفی سے اس کے کیبن میں بیٹھے دے کر تھوڑا سا حیران ہوا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میٹ مائے ہسبینڈ رضا بخاری"۔جائشہ رضا بخاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"نائس ٹو میٹ یو مسٹر رضا بخاری"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔تو رضا نے کچھ ہچکچاتے ہوئے اس کے ساتھ ہاتھ ملا لیا۔

"رات کو تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔۔اس لیے باقی کا کام سنبھال لینا"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے کہہ کر کیبن سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کی چوائس بھی بڑی زبردست ہے۔۔۔۔لیکن آپ کے ہزبینڈ کچھ مغرور لگے"۔اس نے مسکراتے ہوئے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"بالکل بھی غرور نہیں ہے ان میں۔۔۔بس ذرا کم بولتے ہیں"۔جائشہ نے اپنے شوہر کا دفاع کیا۔

"ٹھیک ہے چلتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اور جائشہ سے ہاتھ ملانے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

جائشہ نے ٹائم دیکھا تو اس کے پروگرام میں ابھی تین گھنٹے باقی تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ میر اسلان سے مل سکتی ہے۔وہ اپنا بیگ اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھی۔ڈرائیونگ تو وہ سیکھ چکی تھی۔

میر ارسلان نے جب اسے اپنے سامنے دیکھا تو اسے لگا جیسے کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔

"تم اور یہاں۔۔۔۔۔میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا"۔وہ دیوانہ وار اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تو جائشہ نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے روک دیا۔

"میر ارسلان اتنی بے تابی ٹھیک نہیں ہوتی اب میں کسی کی بیوی بن چکی ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"وہ تو مجھے پتا ہے مائے ڈیئر۔۔۔۔۔کہو کیسے آنا ہوا۔۔۔کیا پیو گی"۔میر ارسلان سنبھلتے ہوئے بولا۔

"ابھی چائے پی کر آ رہی ہوں۔۔۔۔کچھ بھی نہیں پیوں گی۔۔۔۔۔بس تم سے ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں"۔وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پر اعتماد طریقے سے بولی تو میر ارسلان سوچ میں پڑ گیا کہ وہ اس کے ساتھ کیا بات کرنے آئی ہے لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن میں روحی کا خیال آیا۔

"اگر تم روحی کی سفارش کرنے آئی ہو تو پلیز چلی جاؤ"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"میر ارسلان تمہیں زندگی میں آگے تو بڑھنا ہی ہے ناں۔۔۔۔۔کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہے۔۔۔۔تو کیوں نہ اس لڑکی سے شادی کرو جو تمہیں دل و جان سے چاہتی ہے اور آج سے نہیں بچپن سے چاہتی ہیں"۔وہ اسے ٹھوس دلیل دیتے ہوئے بولی تو اس کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ ابھری۔

"اس کا مطلب ہے فل سفارش کا پروگرام بنا کے آئی ہو"۔

"محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔؟وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی شک ہے کہو تو جان دے دوں"۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پر اعتماد طریقے سے بولا۔

"اگر تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہو تو جان دو نہیں بلکہ کسی کی جان بچاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی کا تم جنون ہو۔۔۔۔۔یہ نہ ہو کہ وہ تمہیں نہ پاکر وہ اس جنون میں اپنی زندگی ہی ہار دے۔۔۔۔۔۔۔اس لیے تمہیں اس محبت کا واسطہ جو تم مجھ سے کرتے ہو۔۔۔۔۔اس کی زندگی بچالو"۔وہ ملتجیانہ انداز میں بولی۔تو تھوڑی دیر تک میر ارسلان خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہتی ہو ویسا ہی ہوگا۔۔۔جائشہ " یہ کہتے ہوئے میر ارسلان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اتری جو جائشہ کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"آئی ایم سوری میر ارسلان۔۔۔۔۔اگر رضا بخاری میرے دل میں نہ ہوتا۔۔۔۔تو میں کبھی بھی تمہیں۔۔۔تمہاری محبت کو نہ ٹھکراتی"۔جائشہ اس کے دکھ کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔

"تم رضا بخاری کے دل میں نہیں ہو جائشہ۔۔۔۔تم خوش نہیں ہو جائشہ۔۔۔۔۔تمہاری آنکھوں میں وہ رونق نہیں ہے جو اپنی محبت کو پاکر ہوتی ہے"۔وہ اسے گہری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا۔ایک لمحے کے لیے تو جائشہ ششدر رہی رہ گئی۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں میر ارسلان"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جا کہاں رہی ہو اب میری بات کا جواب دے کر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔وہ اس کے سامنے آکر بولا۔

"ہاں نہیں ہوں میں رضا بخاری کے دل میں۔۔۔۔۔یہی سننا چاہتے ہو ناں تم تو یہ سچ ہے"۔جائشہ اب کے غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہارے پاس کوئی منتر وغیرہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔جو اس پر پڑھو۔۔۔۔۔۔!اس پر حق جماؤ ہر بات میں۔۔۔ہر لمحہ۔۔۔۔۔۔۔اتنی تو پیاری ہو۔۔۔وہ کیسے تمہیں اگنور کر سکتا ہے"۔وہ اب اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"جیسے تم روحی کو اگنور کر رہے ہو۔۔۔کیا وہ کم پیاری ہے۔۔؟"۔جائشہ نے بھی اسے ایسا جواب دیا کہ تھوڑی دیر تک تو وہ چپ رہا۔

"میرا اور روحی کا معاملہ اور قسم کا ہے جائشہ۔۔۔۔تم رضا بخاری کو قابو کرو۔۔۔میں تمہیں ٹرکس دوں گا۔۔۔کیونکہ میں تمہیں بہت خوش دیکھنا چاہتا ہوں"۔میر ارسلان سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"مجھے کوئی بھی ٹرک لینے کی ضرورت نہیں ہے وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا ہے اور میں اسی انتظار میں ہوں"۔وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"وقت کا انتظار کرو گی تو بوڑھی ہو جاؤ گی جوانی ایسے ہی نکل جائے گی۔۔۔۔اپنے آپ کو تھوڑا چینج کرو۔۔۔میں نہیں کہتا تم ماڈرن بنو لیکن رضا کے سامنے تم بن ہی سکتی ہو ناں۔۔۔اپنی فطری حیا کو دور کرو وہ تمہارا ہسبینڈ ہے اس پر حق جماؤ اور اس سے حق لو"۔میر ارسلان اسے ابھارتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔

"لگتا ہے کافی لڑکیوں کو ٹریننگ دے چکے ہو شوہر کو قابو کرنے کی"۔وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تو وہ بھی مسکرا دیا۔

"کسی لڑکی کو نہیں صرف تمہیں کہہ رہا ہوں اس لئے کہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں"۔وہ صاف گوئی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے تمہارے مشوروں پر کچھ سوچوں گی"۔یہ کہہ کر وہ اسے خدا حافظ کہہ کر اس کے آفس سے باہر نکل آئی۔میر ارسلان کی کہی ہوئی باتوں نے اس کے اندر ایک جنگ چھیڑ دی تھی۔

★*******★**"***"*"**★

جینی کو جب عدن کی آمد کا معلوم ہوا تو وہ اسی وقت اس سے ملنے اس کے فلیٹ میں چلی آئی۔عدن اسے سامنے دیکھ کر کافی حیران ہوا تھا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں آیا ہوا ہوں"۔اسے دیکھ کر بولا تو جینی دیوانہ وار اس کے ساتھ لپٹ گئی اور اس کے چہرے پر جگہ جگہ بوسے دینے لگی۔

"پلیز جینی لیومی"۔عدن اس کی دیوانگی پر پریشان ہو کر رہ گیا۔

"تمہیں پتا ہے کہ کتنی دیر بعد میں تمہیں دیکھ رہی ہوں تم بہت برے ہو۔۔۔۔۔اپنی شادی کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا"۔وہ اس کے چہرے کو وارفتگی سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بس کام میں بہت بزی تھا اور ایمرجنسی میں ہی ہوئی ہے میری شادی۔"وہ اس سے دور ہٹتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب تمہاری مرضی سے یہ شادی نہیں ہوئی تھی"۔وہ اب پریشان ہو گئی تھی۔

"میری مرضی سے ہی ہوئی ہے۔۔۔بس ذرا جلدی میں ہوئی تھی اس لیے تمہیں نہیں بتا سکا"۔وہ اسے کچھ بھی ایسا ویسا بتانا نہیں چاہتا تھا کہ جس سے وہ اس کے قریب آئے۔

"کافی پیو گی"اس نے اسے پوچھا تو جینی نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ اس کے لئے کافی بنانے کے لیے کچن کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ادھر مستجاب گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ جب عدن اسے دیکھے گا تو بہت خوش ہو گا۔گاڑی اس کے فلیٹ کے سامنے روک کر گاڑی کو لاک لگا کر باہر نکلی اور فلیٹ کی جانب بڑھی۔بیل پر ہاتھ رکھنے لگی تھی کہ دروازہ کھلا ملا وہ بلا جھجک اندر داخل ہو گئی۔عدن کافی بنا رہا تھا اور آج جینی اسے دیوانہ وار دیکھتی ہوئی اس کی جانب بڑھی اور اس سے لپٹ گئی۔اور دیوانہ وار اس سے پیار کرنے لگی۔اس افتاد پر عدن تو بوکھلا ہی گیا تھا۔مستجاب نے اسے کمرے میں نہ پا کر کچن کا رخ کیا اور جہاں کا منظر دیکھ کر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔

کچھ لمحے تک تو مستجاب جینی کو عدن کے گلے لگے دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔عدن کی نظر مستجاب پر گئی تو اس نے جینی کو فورا پیچھے ہٹایا۔

ایک لمحے کے لیے تو وہ بھی پریشان ہو گیا کہ وہ مستجاب کو کیا کہے۔لیکن پھر کچھ سوچتا ہوا مستجاب کے قریب آیا اور اس کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیے۔

"میٹ مائے بیوٹیفل وائف مستجاب حیدر"۔وہ جینی کو دیکھتے ہوئے بولا۔وہ فورا مستجاب کی طرف لپکی۔اس کو گلے سے لگا کر پیار کرنے لگی۔

"بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر سو سویٹ آف یو"۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے گلے سے لگنے سے عدن کی کلون کی مہک نے اسے بری طرح گھیرا۔وہ وہاں سے چلے جانا چاہتی تھی لیکن مروت نبھانے کے لیے کچھ دیر کھڑی رہی۔

"لیڈیز آپ دونوں اندر چل کر بیٹھیں۔۔۔! میں آپ دونوں کے لئے کافی لے کر آتا ہوں۔عدن بالکل نارمل تھا ایسا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔اور مستجاب کے اندر تو آندھی اور طوفان کے جھکڑ چل رہے تھے۔وہ خاموش رہی کچھ بھی نہ بولی۔تھوڑی دیر بعد وہ کافی لے آیا۔جو جینی نے تو اس سے باتیں کرتے ہوئے بڑے مزے سے پی لیکن اس کے حلق سے ایک گھونٹ بھی نہ اترا۔عدن سارا کچھ نوٹ کر رہا تھا۔اس کی خاموشی اس کے چہرے کی بدلتی رنگت دل دل ہی دل میں ڈر رہا تھا پتا نہیں اب وہ کیساری ایکشن دیتی ہے۔جینی نے بھی اس کی خاموشی محسوس کی۔وہ تھوڑی دیر بیٹھ کے وہاں سے چلی گئی۔عدن نے کپ اٹھا کے کچن میں رکھے اور اس کی طرف آیا لیکن وہ گھر جانے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ چکی تھی۔

"بیٹھو ناں کھڑی کیوں ہو گئی ہو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں شاید میں بڑے غلط وقت پر آگئی تھی مجھے اب چلنا چاہیے"۔وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"اب غلط وقت پر آگئی ہو تو۔۔۔کیا کیا جا سکتا ہے"۔وہ لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ لئے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔جو مستجاب کو اس وقت زہر لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔تو عدن نے اس کا راستہ روک لیا۔

"ایسے تو نہیں جانے دوں گا مسز۔۔۔۔اب وقت خراب کیا ہے تو ٹھیک بھی تم ہی کرو گی"۔وہ شاید اسے جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اس لیے اس نے ایسا کہا۔اور مستجاب کے صبر کی حد بس یہاں تک تھی۔

"کیا کروں اس کی طرح تم سے پیار کروں۔۔۔!تاکہ تمہارا وقت ٹھیک ہو جائے"۔وہ آنکھوں میں شعلے لیے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عدن کا رات کی خاموشی میں ایک زبردست قہقہہ گونجا۔

"ہرج بھی کوئی نہیں ہے اس میں"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔تو مستجاب نے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے آنکھیں بند کرلیں اور گہرے سانس لینے لگی۔

"عدن میرے راستے سے ہٹو مجھے گھر جانا ہے"۔وہ سرخ انگارہ آنکھیں لئے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میرے انجوائے مینٹ کے راستے میں آئی ہو۔۔۔۔۔تھوڑا سا انٹرٹین ہی کردو"۔عدن شاید آج اس کے ضبط کو آزمانا چاہ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"انٹرٹینمنٹ چاہیے تمہیں۔۔۔ہاں"۔وہ غصے سے ابرو اچکا کر بولی۔

"وائے ناٹ"۔وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔تو ایک لمحے میں اس نے اپنے اوپر اختیار کھو دیا اور کچن کی طرف تیزی سے بڑھی۔جو کپ عدن ابھی کچن میں رکھ کے آیا تھا۔ان کو اٹھا کر کچن میں پٹخ دیا۔اب اس کا رخ سٹنگ کی طرف تھا۔تھوڑی دیر تک وہ پورے گھر کا حشر نشر کر چکی تھی۔ایسے جیسے اس میں کوئی جنون بھر گیا تھا۔عدن نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی بس اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔

"انٹرٹینمنٹ چاہیے تمہیں لے لو انٹرٹینمنٹ۔۔۔"۔

اس کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور عدن اس نازک سی جان کو اس قدر غصے میں پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھی لیکن عدن تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب جا کہاں رہی ہو میرے پورے گھر کا حشر نشر کر دیا۔۔۔میں اکیلا تو صفائی نہیں کر سکتا۔۔۔بیگم صاحبہ آپ کو بھی میرا ساتھ دینا ہو گا"۔وہ اس کی کلائی کو پکڑتے ہوئے بولا۔آنکھوں میں ہنوز شرارت تھی۔عدن جو سلیپر پہنے ہوئے کھڑا تھا۔مستجاب نے اپنی ہیل اٹھا کر اس کے پاؤں پر زور سے دے ماری۔جس سے ایک لمحے کے لیے تو عدن کی ہلکی سی چیخ نکل گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت ظالم لڑکی ہو یار اتنا غصہ"۔وہ اپنے پاؤں کو سہلاتے ہوئے بولا جہاں پر ہیل کا نشان پڑ چکا تھا۔

"اتنی بڑی بات تو نہیں ہے جتنا تم ہارش ری ایکشن دے رہی ہو"۔عدن کے چہرے پر اب ہلکا سا غصہ تھا۔

"میں بھی کسی کی باہوں میں ایسے ہی جاؤں تو کیا خیال ہو گا آپ کا مسٹر عدن صاحب"۔وہ اسے طنز آمیز انداز میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"جان سے ناں ماردوں تمہیں"۔اس کی بات نے تو عدن کا دماغ ہی گھماڈالا تھا۔

"اچھا میرے لئے کچھ اور اصول اور اپنے لئے کچھ اور اصول"۔ مستجاب چیختے ہوئے بولی۔

"تمہیں تو اب دل سے اپنا بنا چکا ہوں۔۔۔۔۔اگر تم بھی مجھے اپنا سب کچھ مان لو تو حاضر ہوں جان نکال سکتی ہو"۔عدن اس کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت کچھ کہہ گیا تھا۔

"نہیں ہو تم میرے کچھ"۔وہ غصے سے نیچے پڑے گلدان کو ٹھوکر مارتے ہوئے باہر نکل گئی۔اور عدن ادھر ہی صوفے پر بیٹھتا چلا گیا کیونکہ اسے پتا تھا کہ فی الحال اس کا غصہ کم نہیں ہو گا۔باہر سے گاڑی سٹارٹ کرنے کی آواز آئی تو عدن ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔اور بے چارگی سے اپنے پورے گھر کی حالت دیکھنے لگ گیا کہ اب

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ کیا کرے۔لیکن ایک مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔کہ وہ اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"اٹھ یار عدن سارے گند کو سمیٹ"۔وہ اٹھتے ہوئے/اپنے آپ سے بولا۔لیکن ایک دم سے پاؤں میں درد اٹھی کیونکہ وہ ظالم لڑکی بڑی زور سے اس کے پاؤں پر ہیل مار کے گئی تھی۔

دل کے لٹ جانے کا اظہار ضروری تو نہیں

یہ تماشا ہو سرِ بازار یہ ضروری تو نہیں

ادھر پورے راستے مستجاب کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اتر رہا تھا۔وہی مناظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آرہے تھے اور اسے سمجھ نہیں آرہی تھیں کہ وہ کیا کریے۔دل تو چا رہا تھا کہ ہر طرف آگ ہی لگا دے۔

آنسوؤں کو اچھی طرح صاف کر کے وہ گھر گئی تو تب بھی اس کی ماں اس کا رویا ہوا چہرہ دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی۔

"کیا ہوا مستجاب"۔وہ اس کا چہرہ انگلی سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں ماما بس"۔وہ اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتے ہوئے بولی۔

"عدن سے ملنے گئی تھی ناں"۔وہ اس کی ماں تھی اس کی رگ رگ سے واقف تھی۔جس پر وہ ایک لمحے کے لیے ماں کو حیرانی سے دیکھنے لگ گئی۔

"ایسے مت دیکھو۔۔۔۔!میری بیٹی نے آج تک مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔۔۔۔۔۔یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ تم مجھ سے جھوٹ بول کر گئی تھی۔۔۔۔جس کا مجھے بہت دکھ ہے"۔تسلیم اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی۔

"آئی ایم سوری ماما آئندہ ایسا نہیں ہو گا"۔یہ کہتے ہوئے وہ ماں کے گلے لگ گئی۔اور پھوٹ کر رو دی۔

"رو کیوں رہی ہو۔۔۔!عدن سے لڑائی ہوئی ہے۔۔۔کیا کیا ہے اس نے تمہارے ساتھ"۔وہ اب پریشانی سے بولی۔

"اس نے میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا ماما۔۔۔۔میں ہی اسے بہت کچھ کہہ کے آئی ہوں"۔وہ ماں کو اصل بات نہیں بتانا چاہتی تھی۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو"۔وہ مشکوک لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ماما میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔پلیز آرام کرنا چاہتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ ماں سے نظر چراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔تسلیم اپنی بیٹی کے دکھ پر دکھی ہو کر رہ گئی۔

عدن نے اس کے نمبر پر کال کی لیکن اس نے اٹینڈ نہ کی۔جس پر وہ کافی بے چین ہوا تھا۔

"چلو صبح دیکھتے ہیں کہ میڈم کو کیسے منانا ہے۔۔۔۔۔یہ بات تو طے ہے کہ تم مجھے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی"۔بے چینی کے ساتھ ساتھ ایک خوشی بھی تھی۔جس نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا۔

★*******★**********★

رضا بخاری جب رات کو آیا تو حنان اور جائشہ کو اپنے کمرے میں ہی سوئے ہوئے پایا۔تو تھوڑا سا حیران ہوا کیونکہ کل تو وہ حنان کی ضد کی وجہ سے ادھر سوئے تھے۔کپڑے چینج کر کے وہ واشروم سے باہر نکلا۔اور اپنے بیٹے کی طرف بڑھا جو سوتے میں تو اور بھی معصوم لگ رہا تھا۔اس کی پیشانی سے بال پیچھے کر کے کتنی ہی دیر تک اسے پیار کرتا رہا۔بے ساختہ جائشہ پر نظر پڑی تو وہ اسے ایک سوئی ہوئی معصوم بچی لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی کہہ سکتا ہے کہ کہ جب یہ لڑکی بولنے پر آتی ہے تو مقابل کو سانس بھی نہیں لینے دیتی۔۔۔۔اور اب سوئی ہوئی کتنی معصوم لگ رہی ہے۔رضا بخاری سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔اتنے میں جائشہ نے حنان کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک بازو اس کے اوپر رکھا۔جیسے وہ اسے اپنی پناہوں میں لینا چاہتی ہو۔ایسا کرنے سے اس کا ہاتھ رضا کے سینے سے ٹچ ہوا تھا۔رضا نے چونک کر اسے دیکھا۔اور وہاں سے اٹھ گیا۔تھوڑی دیر بعد جائشہ کی آنکھ کھلی تو اس نے ٹائم دیکھا۔تو رات کے دو بج چکے تھے۔وہ تہجد کی نماز کے لیے اکثر اٹھتی تھی۔شاید سر ابھی تک آئے نہیں ہیں۔وہ یہ سوچنے لگ گئی۔لیکن جب سٹڈی روم کی لائٹ آن دیکھی۔تو سمجھ گئی کہ رضا بخاری ادھر ہی ہیں۔بے ساختہ ادھر بڑی۔دروازہ کھول کر دیکھا تو رضا بخاری بھی شاید تہجد کی نماز ادا کر رہا تھا۔وہ وہ بھی وضو کر کے نماز ادا کرنے لگ گئی۔نماز سے فارغ ہو کر وہ پھر رضا کی طرف گئی وہ ابھی تک سجدے میں سر رکھے اللہ سے راز و نیاز میں مصروف تھا۔جائشہ کے دل میں رضا بخاری کا مقام کچھ اور بلند ہوا تھا۔وہ اس کی دعا ختم ہونے کا انتظار کرنے لگ گئی۔رضا نے سجدے سے سر اٹھایا تو اسے دیکھ کر حیران ہوا۔اور اپنا چہرہ صاف کیا جو کہ آنسوؤں سے تر تھا۔اس کے آنسو دیکھ کر جائشہ کے دل کو تو جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم کیا کرنے آئی ہوں یہاں۔۔؟"ایک دم سے اس کا لہجہ اجنبی ہوا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جائشہ اسے اس حالت میں دیکھے۔

"آپ کو دیکھنے آئی ہوں آپ کب آئے"؟۔وہ اس کے لہجے کے کھردرے پن کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ جا کر تم سو جاؤ"۔لہجہ تھوڑا سا نرم ہوا تھا۔

"میں فکر نہیں کروں گی تو اور کون کرے گا"۔وہ رضا کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔جس پر اس کی پیشانی پر ناگوار شکنیں ابھری تھیں۔

"میں تمہیں کتنی دفعہ سمجھا چکا۔۔۔ابھی یہ الفاظ رضا کی زبان پر ہی تھے کہ جائشہ نے ایک ہاتھ رضا کے لبوں پر رکھ دیا۔

"مجھے آپ کی ان فضول باتوں کی سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔اس لیے مجھے نہ ہی سمجھائیں تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔۔اور نہ اپنا ٹائم ویسٹ کریں"۔وہ اپنی خوبصورت آنکھیں رضا کی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے بڑے پر اعتماد لہجے میں بولی۔تو رضا اس کے لہجے پر حیران ہی تو رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلیں چل کر اپنے کمرے میں سوئیں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے رضا کا ہاتھ پکڑا۔رضا تو تقریباً شاک میں چلا گیا۔وہ پرپل کلر کا خوبصورت سوٹ پہنے دوپٹے کو ایک سائیڈ پر ڈالے ہوئے تھی۔خوبصورت کالے بال کمر پر لہرا رہے تھے۔چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے بے نیاز بھی غضب ڈھا رہا تھا۔رضا ایک پل میں نگاہیں چرا گیا تھا

"میں ادھر ہی ٹھیک ہوں تم جاؤ"۔اب وہ اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے جب تک آپ اپنے کمرے میں نہیں آئیں گے تو میں بھی ادھر ہی بیٹھی ہوں آپ کے پاس"۔وہ ضدی انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔آج رضا بخاری حیران در حیران ہو رہا تھا۔

"جائشہ میں نے تمہیں پہلے۔۔۔۔۔۔!اب یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے جو جائشہ نے چھین لیے۔

"میں اب اس پٹی سے تنگ آچکی ہوں جو آپ مجھے روز پڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔"۔وہ ہٹیلے پن سے بولی۔وہ تھوڑی دیر تک تو اسے غصے سے دیکھتا رہا لیکن مقابل کسے پرواہ تھی وہ تو اپنے ارادوں کو مضبوط بنا کر اس کے پاس آئی تھی۔

"لگتا ہے میرا ارسلان کی صحبت کا کافی اثر لیا ہے تم نے آج"۔رضا صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا تو وہ ایک لمحے کیلئے جائشہ کو حیران چھوڑتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔وہ بے خبر تو ساری خبر رکھتا تھا۔جائشہ کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔وہ کمرے میں گئی تو رضا بخاری دوسری طرف کروٹ کر کے لیٹ چکا تھا۔وہ بھی حنان کو سیدھا کرتے ہوئے بیڈ کے دوسری طرف لیٹ گئی۔اپنی بات منوانے پر اندر تک سرشاری ہی سرشاری تھی۔سوتے میں بھی اس کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ رہی۔

★*********★**********★

Posted On Kitab Nagri

مستجاب کی ساری رات کانٹوں پر گزری تھی۔اسے وہ مناظر بھول ہی نہیں رہے تھے جو دیکھ آئی تھی۔

میں کیوں تمہاری بات مانوں عدن حیدر۔۔۔یہ سوچتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے نکالے۔جو کہ کم از کم عدن کی پسند کے تو ہرگز نہیں تھے۔وائٹ کلر کی شرٹ جو اسے پوری تو تھی لیکن شاٹ تھی۔ساتھ میں بلیک جینز کی پینٹ تھی۔شرٹ کے بازو نہ ہونے کے برابر تھے۔اس نے کپڑے پہنے تو اسے اپنا آپ ہی عجیب لگا۔کیونکہ وہ اب ان سب کی عادی نہیں تھی۔لیکن عدن سے بھی تو بدلہ لینا تھا۔اپنے براؤن سلکی بالوں کو کنگھی کرکے انھیں کمر پر کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔دل میں عدن سے ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن اس ڈر پر ساری رات کے غصے نے قابو پالیا۔ہلکا سا میک اپ بھی کیا لبوں کو خوبصورت ریڈ کلر کی لپ اسٹک سے سجایا۔خود کو آئینے میں دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔موبائل کے کیمرے سے اپنی تین چار تصاویر لیں۔اور انہیں انسٹا گرام پر پوسٹ کردیا۔مستجاب کو تسلیم نے دیکھا تو وہ اپنی جگہ ششدر ہی رہ گئی کیونکہ وہ اب کہاں ایسے کپڑے پہنتی تھی۔

"بیٹا ایسے کپڑے کیوں پہنے ہیں"۔وہ اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے بولی۔

"بس مما آج میرا دل کر رہا تھا"۔یہ کہہ کر وہ بغیر ناشتہ کئے ہوئے باہر کی طرف چل پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹاناشتہ توکر کے جاؤ"۔ تسلیم کی آواز کو اگنور کرتے ہوے اس نے اپنی گاڑی سٹارٹ کردی۔اور زن سے بھگا لے گئی۔اور تسلیم پریشانی سے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی پتا نہیں اب یہ لڑکی کیا چاہتی ہے.

ہاسپٹل میں سارے مستجاب کو دیکھ کر کافی حیران ہوئے تھے۔اور عمیر تو اپنی پلکیں جھپکنا ہی بھول گیا۔

"گڈ چینج باربی ڈول۔۔۔۔۔۔۔اتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے"۔وہ اسے گہری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا تو ایک لمحے کے لیے تو مستجاب اندر تک پریشان ہوگئی۔عدن کی ضد میں ایسا کر تو لیا تھا لیکن اب عدن کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا۔

★******★********★

جائشہ نے عدالت میں ملک دلاور اور میر افتخار کے خلاف ثبوت تو پہلے ہی جمع کروا دیے تھے۔آج اس کیس کا فیصلہ ہونا تھا۔ جس کا جائشہ بڑی بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔ملک دلاور کے خلاف پختہ ثبوت موجود تھے۔ اس لیے اس کیس کا فیصلہ پہلے آیا تھا۔

لائیو کوریج بھی چل رہی تھی کئی صحافی بھی عدالت کے باہر کھڑے ہو کر فیصلے کا انتظار کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ناظرین ایک بہت اہم خبر آئی ہے۔۔۔۔ملک دلاور کو عدالت نے نااہل قرار دے دیا ہے۔کیونکہ انہوں نے اپنے اصل اثاثے چھپا کر عدالت کو بڑا گمراہ کیا ہے۔اور بھی کئی باتوں پر جھوٹ بولے ہیں اس لیے وہ صادق اور امین نہیں رہے۔عدالت کے پاس ان کی اصل جائیداد کے بڑے پکے ثبوت موجود ہیں۔اس لیے عدالت نے انہیں نااہل قرار دیدیا ہے۔اب اگلے کچھ سالوں تک وہ الیکشن نہیں لڑ سکتے"۔ٹی وی پر یہ خبر چل رہی تھی اور جائشہ کے لبوں پر ایک زہر خند مسکراہٹ ابھری۔اتنے میں اعجاز ہمدانی اس کے کیبن کا دروازہ ناک کر کے اندر آیا۔

"مبارک ہو جائشہ۔۔۔!تمہاری کوششیں رنگ لے آئیں ہیں"۔اعجاز ہمدانی اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑی خوشی سے بولا۔

"تھینک یو سر"۔ایک پھیکی سی مسکراہٹ سے کہا گیا تو ہمدانی نے اس کے چہرے کو بڑے غور سے دیکھا۔

"کیا تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"

"کیوں نہیں سر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے"۔پتہ نہیں کیوں اس کے اندر سکون نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا چہرہ تو کچھ اور بتا رہا ہے جائشہ "۔ ہمدانی حیران ہوا تھا۔کیونکہ وہ تو سوچ رہا تھا کہ وہ خوشی کے مارے پاگل ہو جائے گی۔کیونکہ ملک دلاور کو نااہل کروانے کے لیے اس نے بہت زیادہ محنت کی تھی۔رات دن ایک کیے تھے۔

"سر میں یہ سوچ رہی ہوں کہ اس طرح کے سیاستدان نہ ایسے کام کریں اور نہ ہی ہم اپنا قیمتی وقت ضائع کر کے ان کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے میں لگائیں"۔وہ ہمدانی کو مطمئن کرنا چاہتی تھی۔لیکن ناکام ہو گئی۔

"اصل بات کچھ اور ہے جائشہ جو تم بتانا نہیں چاہ رہی"۔

"نہیں سر یہی بات ہے۔۔۔۔ابھی وہ یہ کہہ ہی رہی تھی کہ رضا بخاری اس کے کیبن میں داخل ہوا۔

"مبارک ہو جائشہ تمہارا مشن کامیاب ہوا"۔رضا بخاری کے چہرے پر ایک شفیق سی مسکراہٹ تھی۔ہمدانی ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"خیر مبارک سر۔۔۔۔ابھی کہاں میرا مشن کامیاب ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ایک بہت مشکل مشن پکڑ لیا ہے میرے لیے دعا ضرور کیجئے گا"۔وہ رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں بولی تو ایک لمحے کیلئے اس نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں کو دیکھا۔جو رضا بخاری کا دیوانہ وار طواف کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں۔۔۔!اللہ تمہیں کامیاب کرے"۔یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

"پوچھیں گے نہیں کونسا مشن ہے"۔جائشہ زیرلب مسکراتے ہوئے رضا کی طرف بڑھی۔کیونکہ ایک رضا بخاری کی ذات ہی اس کی خوشیوں کا محور تھی۔

"کوئی بہت خاص مشن ہے"۔رضا بخاری کو شک تو ہو رہا تھا کہ وہ کیا بات کرنے والی ہے۔لیکن بے ساختگی میں پوچھ بیٹھا۔

"اچھا چلیں چھوڑیں اس بات کو آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں کل میر ارسلان سے ملنے گئی تھی"۔وہ رضا کے سوال کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں۔۔۔تم کیوں پوچھنا چاہ رہی ہو"۔وہ بھنویں اچکا کر بولا۔

"آپ میری جاسوسی کروائیں اور میں نہ پوچھوں"۔وہ رضا کی ٹائی درست کرتے ہوئے بڑے دلکش لہجے میں بولی۔رضا رات سے اس کے بدلے ہوئے رویے پر حیران ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہاری کوئی جاسوسی نہیں کروائی۔۔۔۔تم میرے آفس کی بہت امپورٹنٹ ورکر ہو۔۔۔۔اور تم نے بہت سی دشمنیاں بھی پال رکھی ہیں۔۔۔۔اس لیے تمہاری حفاظت کرنا میرا فرض ہے۔۔۔۔۔اور آئندہ کہیں بھی اکیلی مت جانا"۔وہ ایک لمحے میں اس کی ساری خوش گمانیوں کو پیروں تلے روند گیا تھا۔

"جہاں مرضی نکلوں گی اکیلی۔۔۔۔آپ کو کیا"؟وہ اب غصے اور ہٹ دھرمی سے بولی۔

"کل میر ارسلان نے کونسی ایسی ٹریننگ دے دی ہے تمہیں۔۔۔۔جو تم ہر بات میں ایسے ضد دکھا رہی ہو"۔ وہ تھوڑا سا غصے سے بولا۔

"اگر اتنا پتا ہے کہ میں اس سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔۔تو پھر یہ بھی آپ کو خبر رکھنی چاہیے کہ ہمارے درمیان کیا باتیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔رضا صاحب"۔اس نے پہلی دفعہ رضا کو اس کے نام سے پکارا تو رضا ایک دم سے اسے دیکھنے لگ گیا۔کیونکہ وہ اسے شاک پر شاک دے رہی تھی۔رضا کے چہرے پر کئی رنگ آئے تھے۔پھر وہ اسے غصے سے دیکھتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور جائشہ اندر ہی اندر میر اارسلان کی مشکور ہوئی تھی۔

"لگتا ہے تم سے ایک اور کلاس لینی پڑے گی"۔ابھی وہ ایسا کہہ ہی رہی تھی کہ اس کا موبائل بجا اور میر ارسلان کا نمبر دیکھ کر اس کو ایک جھٹکا ہی تو لگا تھا۔اس نے یس کا بٹن دبایا۔

Posted On Kitab Nagri

Think of the devil and the devil is here

)شیطان کانام لیااور شیطان حاضر۔(

جائشہ کے پہلے الفاظ ہی یہی تھے۔جن کا میر ارسلان نے کافی برا منایا تھا۔

"اب مجھ معصوم نے کیا کر دیا ہے کہ تم ایسے کہہ رہی ہو"۔میر ارسلان معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔

"میں مذاق کر رہی تھی بس ابھی تمہیں ہی یاد کر رہی تھی اور ساتھ ہی تمہاری کال آگئ"۔وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"میں نے تمہیں مبارکباد دینے کے لیے فون کیا ہے کہ تم نے میرے انکل دلاور کو تو نااہل کروادیا ہے۔۔۔۔۔اب اگلی بار شاید میرے پاپا کی ہے"۔وہ نارمل لہجے میں بولا۔

★*******★**********★

"میں نے تمہیں مبارکباد دینے کے لیے فون کیا ہے کہ تم نے میرے انکل دلاور کو تو نااہل کروادیا ہے۔۔۔۔۔اب اگلی بار شاید میرے پاپا کی ہے"۔وہ نارمل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ یہ تو اب عدالت پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ کب فیصلہ دے۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تو اپنا فرض پورا کر دیا ہے"۔ وہ اپنے بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے ہوئے بولی۔

"میرے مشورے پر عمل کرنے کی کوشش کی"۔ میر ارسلان نے کھوجتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ تو جائشہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھری۔

"کوشش کر رہی ہوں عمل کرنے کی۔۔۔۔۔ اور سر کو پتہ چل چکا ہے کہ میری تم سے ملاقات ہوئی ہے"۔ وہ پتا نہیں کیوں اسے بتا رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے تمہارا شوہر تمہاری جاسوسی کرواتا ہے"۔ میر ارسلان اس بات سے رضا بخاری سے خاصا بد ظن ہوا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے وہ میری جاسوسی نہیں کروا رہے تھے۔۔۔۔۔ بلکہ ہر وقت میری حفاظت کرتے ہیں"۔ وہ رضا بخاری کی پوزیشن کلیئر کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو جو بھی ہے تمہارا شوہر تم سے بے خبر نہیں ہے۔۔۔۔۔تمہاری خبر رکھتا ہے اور پرواہ بھی کرتا ہے اس چیز سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔بس اسے قابو کر لو۔۔۔۔۔۔لیکن رضا بخاری بہت تیز اور پہنچی ہوئی چیز ہے۔۔۔۔۔تھوڑی کامپلی کیشنز تو ہوں گی۔۔۔۔۔۔لیکن تم نے حوصلہ نہیں ہارنا"۔وہ جائشہ کو پر خلوص مشورہ دے رہا تھا۔جس پر وہ اس کی دل سے مشکور ہوئی تھی۔

"تھینکیوں میر ارسلان۔۔۔۔۔روحی کو بتایا"۔ایک دم کچھ یاد آنے پر اس نے پوچھا۔

"ابھی تو نہیں پہلے پاپا کو انفارم کر لوں۔۔۔۔کیونکہ وہ بھی شدت سے اس بات کے منتظر ہیں کہ میں شادی کے لئے ہاں کہہ دوں۔۔۔۔۔اور تم نے ہاں کہلوا کہ ہی چھوڑی جائشہ "۔اب کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا۔

"میر ارسلان اللہ تمہیں بہت خوشیاں دے گا۔۔۔وہ لڑکی تم سے بہت محبت کرتی ہے "۔وہ اسے دل سے دعا دیتے ہوئے بولی۔

"پتا نہیں اب خوشیاں دے گی کہ غم دے گی۔۔۔۔بہت ضدی اور ہٹ دھرم لڑکی ہے۔۔۔۔۔شاید میں اس کی محبت نہیں ضد بن گیا ہوں"۔وہ روحی کے بارے میں سوچتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اکھڑ اور ہٹ دھرم کو تم محبت سے قابو کر لینا۔۔۔یہ میرا فری میں مشورہ ہے۔۔۔۔۔۔!اچھا ٹھیک ہے میں اب فون بند کرتی ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور میر ارسلان سوچنے لگ گیا۔ہر چیز کو پاؤں کے نیچے روندنے والا میر ارسلان آج کہاں پر کھڑا ہے۔زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کرنا تو اب ناممکن ہو گیا تھا۔زندگی ہی گزارنی ہے۔جیسے تیسے گزار لیتے ہیں۔وہ آفس سے سیدھا گھر کے لیے نکلا تھا تاکہ اپنے باپ کو یہ خوشخبری سنا سکے۔اس کا باپ جو ملک دلاور کی نااہلی پر پریشان بیٹھا تھا جب اسے یہ خوشخبری سننے کو ملی تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔بے ساختہ اپنے لاڈلے بیٹے کو گلے سے لگا لیا۔

"تھینک یو بیٹا آج تم نے مجھے بہت بڑی خوشخبری دی ہے"۔وہ بیٹے کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو کہنا ہے تو جائشہ کو کہیں کیونکہ اسی نے ہی مجھے شادی کے لیے منایا ہے"۔اس نے اپنے باپ کو دیکھ کر کہا تو ایک لمحے کے لیے تو جائشہ کا نام سن کر میر افتخار کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔کیونکہ آج اسی کی وجہ سے اس کا بزنس پارٹنر نااہل ہو چکا تھا۔اور اس کے سر پر بھی نااہلی کی تلوار اس کی وجہ سے لٹک رہی تھی۔

"روحی کو بتایا۔۔؟"

"آپ ہی اپنی پیاری بھتیجی کو بتا دیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔اور میر افتخار اپنے بھائی کو یہ خوشخبری سنانے کے لیے فون ملانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★***********★

عدن رات کو لیٹ سویا تھا اس لیے تھوڑا لیٹ اٹھا۔ صبح کے تقریبا گیارہ بج چکے تھے۔ آنکھ کھلتے ہی خیال مستجاب کی طرف گیا تو ہونٹ خود بخود مسکرانے لگے۔ موبائل دیکھا تو اس کی بیٹری ختم ہو چکی تھی اس کو چارجنگ پر لگا کے وہ فریش ہونے کے لئے چلا گیا۔ تیار ہو کر موبائل کو آن کیا۔ روز صبح اٹھ کر اس کی عادت ہو گئی تھی کہ وہ مستجاب کی تصویر ضرور دیکھتا تھا۔

"بیگم صاحبہ فری ہو جائیں تو پھر آپ کو مناتا ہوں آج"۔ وہ اس کی تصویر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

ایک لمحے کیلیئے انسٹا گرام پر نظر گئی۔ تو اس نے انسٹا گرام اوپن کیا۔ ایک دم چہرے کا رنگ بدلا تھا۔ مستجاب کی انسٹا گرام پر تصویریں دیکھ کر اس کی کنپٹیاں سلگ اٹھیں تھیں۔ دل میں ایک حشر بر پا ہو چکا تھا۔ ایک دم سے اس کا فون ملایا۔ مستجاب نے فون اٹینڈ کرنا ضروری نہ سمجھا۔ دو تین دفعہ فون ملایا لیکن اس نے اٹینڈ نہ کیا تو عدن کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔

"مستجاب آج میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"۔ بے اختیار ایک مکہ بنا کر دیوار پر دے مارا۔ گاڑی کی چابی اٹھائی اور گاڑی کی طرف تیزی سے بڑا۔ وہ گاڑی کو ہوا کے دوش پر لہراتے ہوئے ہاسپٹل کے سامنے جا رکا۔

Posted On Kitab Nagri

ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی سے ڈاکٹر مستجاب کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ابھی میٹنگ میں بزی ہیں آپ کچھ دیر انتظار کیجیے۔ لیکن وہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ بے ساختہ میٹنگ روم کی طرف بڑھا۔ ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی روکتی ہی رہ گئی لیکن وہ کہاں کسی کی سننے والا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595
انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

I am her husband and want to talk to her something very important right now.

"میں اس کا شوہر ہوں اور ابھی اسی وقت اس سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔وہ اس سے لڑکی کو کرختگی سے کہتا ہوا میٹنگ روم میں داخل ہو چکا تھا۔جہاں پر سب نے اسے بڑی حیرانی سے دیکھا۔مستجاب ڈاکٹر عمیر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔جبکہ روم میں تین اور ڈاکٹرز بھی موجود تھے جن میں ایک میل اور دو فیمیلز تھیں۔

" please you people leave...because I want to talk to my wife

something very important.

Posted On Kitab Nagri

پلیز آپ یہاں سے جائیں میں اپنی بیوی سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔وہ سب ڈاکٹرز کو مخاطب کرتے ہوئے سرد انداز میں بولا۔

"مسٹر عدن یہاں پر بہت ضروری میٹنگ چل رہی ہے۔۔۔۔۔آپ اپنی وائف سے گھر جا کر بات کر لینا۔۔۔۔ ابھی وہ فری نہیں ہے"۔ عمیر عدن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے غصے سے بولا۔عدن شعلہ بار نگاہوں سے اسے گھورنے لگا۔

"آپ اپنے کام سے کام رکھو مسٹر۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کا ہاتھ پکڑا۔اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔اور سارے ڈاکٹرز ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگ گئے۔

"مسٹر آپ پاکستان میں نہیں کھڑے یہاں پر کھڑے ہو"۔ عمیر ایک دم اس کے سامنے آتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو عدن کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔ مستجاب کا ہاتھ چھوڑ کر وہ عمیر کی طرف تیزی سے بڑا۔اور اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"رپورٹ کرواؤ گے میرے خلاف شوق سے کرواؤ"۔یہ سب دیکھتے ہوئے مستجاب تیزی سے عدن کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں پلیز اس کو چھوڑ دو"۔ مستجاب نے یہ کہا تو عدن نے اس کا گریبان چھوڑ دیا۔

"آئندہ ہمارے درمیان بولنے کی کوشش بھی نہ کرنا"۔ وہ انگلی سے اسے وارن کرتا ہوا مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف تیزی سے بڑھا۔ عدن کی گرفت مستجاب کے ہاتھ پر اتنی مضبوط تھی کہ ایک لمحے کیلئے مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کے ہاتھ کی ہڈی ہی ٹوٹ جائے گی۔ اس نے مستجاب کو پھینکنے کے سے انداز میں گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا۔ اور خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا۔ اور ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ نظروں کا قہر دیکھ کر مستجاب اندر تک کانپ کر رہ گئی۔

"ابھی کے ابھی انسٹا سے اپنی تصویریں ہٹاؤ"۔ عدن نے اس کے بیگ میں سے موبائل نکال کر اس کی گود میں زور سے پھینکا۔ تو مستجاب کی ہلکی سی چیخ نکل گئی کیونکہ موبائل اس کی ٹانگوں پر بڑا سخت لگا تھا۔

"نہیں ہٹاؤں گی"۔ وہ بھی غصے سے بولی۔ تو عدن نے ادھر ہی جھٹکے سے گاڑی روک دی۔

اور مٹھی میں ایک دم اس کا چہرہ دبوچا۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب جان لے لوں گا میں تمہاری۔۔۔۔۔یا خود کو کچھ کر بیٹھوں گا۔۔۔۔۔۔ابھی کے ابھی ڈلیٹ کرو"۔ چہرہ دبوچنے سے اس کا سانس رکنے لگا تھا۔کیونکہ وہ اس وقت مکمل بے رحم بنا ہوا تھا۔

"چھوڑو گے تو ڈلیٹ کروں گی ناں"۔اس کے منہ سے گھٹی گھٹی آواز نکلی تو اس نے اس کے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔مستجاب نے جلدی جلدی تصویریں ڈلیٹ کر دیں۔گاڑی کی سپیڈ اتنی تیز تھی کہ ایک لمحے کو مستجاب کو لگا کہ وہ گاڑی کہیں دے مارے گا۔ایک جھٹکے سے اس نے گاڑی فلیٹ کے سامنے روکی تھی۔گاڑی سے باہر نکل کر گھوم کر دوسری طرف آیا اور مستجاب کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔مستجاب کو لگا کہ آج وہ شخص اس کو مار ہی دے گا۔اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔عدن کا فون مسلسل بج رہا تھا۔لیکن اسے اب کسی چیز کی پرواکب تھی۔تنگ آ کر اس نے فون اٹینڈ کر لیا۔

"عدن تمہارے بابا کو اس لڑکی نے نااہل کروادیا ہے"۔دوسری طرف اس کی ماں روتے ہوئے بولی۔

"تو میں کیا کروں۔۔۔۔اپنے اعمال کی سزا تو ضرور ملے گی انھیں۔۔۔۔۔۔اور پلیز امی مجھے اب فون مت کریں کیونکہ میں بہت بزی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور راشدہ بیگم اس کے بیگانگی بھرے لہجے سے اپنی جگہ پر بت بنی رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آج کل کی اولاد کو کیا ان کے والدین مریں یا جیئں"۔وہ یہ کہتے ہوئے اپنی آنسو صاف کرنے لگی۔وہ بڑی دکھی ہو رہی تھی۔کیونکہ دولت اور اقتدار کے لالچی لوگوں کے ہاتھوں سے جب یہ چیز نکلنے لگتی ہے تو وہ بڑے غمزدہ ہو جاتے ہیں۔

★*******★**********★

روحی کو جب پتہ چلا تو وہ بھاگی بھاگی میر ارسلان کے پاس آئی۔وہ اس وقت سو رہا تھا۔وہ بلا جھجک اس کے کمرے میں داخل ہو گئی۔کتنی ہی دیر تک اس کے پاس بیٹھ کر اپنی نگاہوں کو سیراب کرتی رہی۔اس کی پیشانی سے بالوں کو پیار سے ہٹایا۔اس کے ہاتھوں کے لمس سے میر ارسلان کی آنکھ کھل گئی اور وہ اسے اپنے پاس بیٹھا دیکھ کر حیران ہی تو رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روحی تم یہاں کیسے۔۔۔؟وہ ایک دم سے جھٹکا کھا کر اٹھا تھا۔

"تم تو ایسے ڈر رہے ہو جیسے میں تمہیں کھا ہی جاؤں گی"۔وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

"کیا کرنے آئی ہو؟"وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"خبر ملی ہے کہ میرا ارسلان نے روحی سے شادی کے لیے ہاں کر دی ہے"۔وہ اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے بولی۔بلاشبہ وہ بہت حسین تھی۔اور اس حسن کو اس نے سنوار کر مزید دو آتشہ بنایا ہوا تھا۔

"کسی خوش فہمی میں مت رہنا روحی۔۔۔۔میں جائشہ کے اصرار کرنے پر یہ شادی کر رہا ہوں"۔پل میں اس نے اس کی ساری خوش فہمیاں دور کرنی چاہی تھیں۔

"ایسا کیا ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔جس نے تمہیں میسمرائز ہی کر دیا ہے۔۔۔۔اتنا حسین چہرہ تمہیں نظر ہی نہیں آرہا"۔اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

حیا۔۔۔۔۔پاکیزگی اور سب سے بڑھ کر معصومیت۔"۔جائشہ کا چہرہ تصور میں لاتے ہوئے وہ کسی اور ہی دنیا کا باسی لگ رہا تھا۔

"مت بھولو میرا ارسلان۔۔۔۔تم نے مجھے اس راہ پر لگایا تھا کیونکہ تمہیں تو اس طرح کی ڈریسنگ کرتی ہوئی بولڈ لڑکیاں ہی پسند تھیں۔۔۔۔۔۔اب تمہاری پسند کو اچانک کیا ہو گیا ہے"۔اس کے لہجے میں دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔کیونکہ آج سے پانچ سال پہلے وہ اس طرح کی بولڈ لڑکی نہیں تھی۔میر ارسلان اسے ہر وقت اس طرح کی ڈریسنگ کرنے پر ابھارتا رہتا تھا۔اور اب وہ اس کو اس راہ پر لگا کر خود کسی اور راہ کا مسافر بن گیا تھا۔جس پر وہ پیچ وتاب کھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کچے ذہن کی کچی سوچیں تھیں۔۔۔۔اب میں میچور ہو گیا ہوں روحی "۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"چاہے جیسے بھی تم نے شادی کے لیے ہاں کی۔۔۔۔ تھینکس "۔وہ اپنے آنسو اندر ہی اندر اتارتی ہوئی اس کے کمرے سے باہر نکل آئی۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ اب اپنا ضبط کھو دے گی۔اور میر ارسلان کے لبوں پر قسمت کی ستم ظریفی پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

★*******★*********★

آٹھ بجے کا پروگرام کر کے وہ اسٹوڈیو سے باہر نکلی۔اور رضا بخاری کو فون ملایا۔جو کہ بزی آرہا تھا۔مسلسل دو تین دفعہ فون ملایا۔رضا بخاری جو دوسری طرف ضروری بات کر رہا تھا اس نے غصے سے اس کا فون کاٹا۔اس کو بھی ضد سی ہو گئی۔تنگ آکر رضا بخاری نے آپ کا فون اٹینڈ کر لیا۔

"جائشہ جب ایک بندے کا فون بزی ہوتا ہے تو وہ کوئی ضروری بات ہی کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔کیا مسئلہ ہے بولو کیوں بار بار فون کر رہی ہو"۔رضا بخاری فون اٹینڈ کرتے ہی غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک بندی بھی آپ سے بہت ضروری بات ہی کرنا چاہ رہی تھی"۔اس کے غصے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولی۔

"بولو کیا کہنا ہے"۔لہجہ تھوڑا نرم ہوا۔

"کدھر ہیں آپ۔۔؟"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔تو رضا تو ایک لمحے کے لیے بھونچکا کر رہ گیا۔

"یہ پوچھنے کے لئے تم مجھے بار بار فون کر رہی ہو"۔

"میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آج مجھے اور حنان کو باہر لے کر جائیں"۔وہ تو اس سے ایسے ہی فون کر رہی تھی کچھ سمجھ میں نہ آیا تو یہی کہہ ڈالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈرائیور تمہارے پاس ہے گاڑی تمہارے پاس ہے لے جاؤ اسے باہر"۔رضا چڑ کر بولا۔

"لیکن آپ پاس نہیں ہوناں۔۔۔۔۔میں نے خاک انجوائے کرنا ہے"۔وہ اپنائیت سے بولی۔

"کیوں میں نے تمہیں لطیفے سنانے ہیں"۔آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لطیفے تو نہیں سنانے حنان آپ کو بہت مس کرتا ہے۔۔۔۔۔جب ہم اکٹھے باہر جاتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔۔۔۔اور میں بھی"۔آخر میں اس کا لہجہ دھیما ہو گیا۔ایسی باتیں اس نے کہاں کسی سے کیں تھیں۔لیکن اسے لگتا تھا کہ اب اس سے کرنی پڑیں گی۔

"پتہ ہے میں اتنی امپورٹنٹ بات کر رہا تھا اور تم مجھے بار بار ڈسٹرب کر رہی تھی"۔وہ اسے ہلکا سا گھرکتے ہوئے بولا۔

"اور جو آپ نے مجھے ڈسٹرب کر دیا۔۔۔۔آپ نظر نہ آئیں تو میں بہت ڈسٹرب ہوتی ہوں مسٹر ہزبینڈ"۔جائشہ نے شرارت سے کہا۔

"مجھے فضول قسم کی باتیں پسند نہیں ہے جائشہ میں فون بند کرنے لگا ہوں اور مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی"۔یہ کہتے ہوئے رضا نے فون بند کر دیا۔اور جائشہ اتنی بہادری پر خود کو اندر ہی اندر داد دینے لگ گئی۔

"ویلڈن جائشہ بہت ٹھیک جا رہی ہو"۔وہ خود سے یہ کہہ رہی تھی کہ حنان نے اسے پیچھے سے آ کر پکڑ لیا

"ماما کیا کہہ رہے تھے پاپا۔۔؟"

Posted On Kitab Nagri

"ابھی وہ تھوڑے سے بزی ہیں میری جان جب فری ہوں گے تو پھر ہم ایک ساتھ باہر چلیں گے"۔وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بولی۔

"پہلے تو پاپا ایسے نہیں کرتے تھے"۔وہ منہ پھلا کر بولا۔

"پہلے کیا کرتے تھے"وہ دلچسپی سے پوچھنے لگ گئی۔

"پہلے تو ماما فون کرتی تھی اسی وقت پاپا گھر آجاتے تھے۔۔۔۔۔اگر ماما ناراض ہو جاتی تھی تو پاپا ان کی کس لے کر ماما کو مناتے تھے۔

وہ اپنی معصومیت میں یہ سب کہہ گیا۔اور جائشہ کے دل میں ہوک سی اٹھنے لگی۔کہ کوئی ایسا دن بھی آئے گا کہ رضا بخاری اس سے محبت کرے گا۔

★*******★*********★

ملک دلاور غصے سے تلملا رہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ جائشہ کا جا کر گلا ہی دبا دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بابا میر ارسلان نے ہماری گیم خراب کر دی تھی اگر اس لڑکی کا اسی وقت کام تمام کر دیا جاتا تو آج یہ نوبت ہی نہ آتی"۔ حسام غصے سے بولا۔

"کوئی ایسا کام کرنا پڑے گا کہ جیسے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔۔۔۔ حسام سوچو اس لڑکی کو میں اب زندہ نہیں دیکھنا چاہ رہا"۔ ملک دلاور غصے اور نفرت کی ملی جلی کیفیت سے بولا۔ ایسے میں اس کے موبائل پر بیل ہوئی انجان نمبر دیکھ کر ایک لمحے کو تو وہ حیران ہوا۔

"ملک صاحب کیسے مزاج ہیں"۔ دوسری طرف جائشہ پر جوش طریقے سے بولی۔

"لڑکی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی"۔ وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اتنی ہمت کر کے آپ کو نا اہل کروایا ہے۔۔۔۔۔! فون کرنا تو ایک معمولی سی بات ہے"۔ وہ بڑے آرام سے بولی۔

"اپنی بکواس *** بند کرو بد دماغ لڑکی۔۔۔۔۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"۔ دلاور ملک غصے سے دھارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کب کہہ رہی ہوں کہ آپ مجھے چھوڑیں۔۔۔۔۔میں آپ کو پکڑنے کی کوشش کرتی ہوں اور آپ مجھے پکڑنے کی کوشش کریں۔دیکھتے ہیں جیت کس کی ہوتی ہے"۔ایک دم ہی اس کے لہجے میں سردپن آگیا تھا۔

"شاید تم مجھے ابھی جانتی نہیں ہو۔۔۔۔اس لیے لمبی لمبی ڈینگیں مار رہی ہو"۔ملک دلاور غصے سے ہانپتے ہوئے بولا۔

"میں نہیں جانتی آپ کو۔۔۔۔جتنا میں جانتی ہوں شاید ہی اور کوئی آپ کو جانتا ہو۔۔۔دلاور ملک صاحب"۔وہ سنجیدگی سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔

"میں تمہارا خاندان برباد کر کے رکھ دوں گا۔۔۔ہو کون تم جو مجھے دھمکیاں لگا رہی ہو"۔دلاور ملک غصے سے دھاڑا۔تو جائشہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔تو ملک دلاور نے غصے سے فون دیوار پر دے مارا۔

"حسام اس لڑکی کا پورا بائیوڈیٹا نکالو۔۔۔کیونکہ یہ ہماری سوچ سے زیادہ خطرناک لڑکی ہے"۔ملک دلاور اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔کیونکہ وہ اپنی نااہلی کی خبر سن کر ہی ذہنی دباؤ کا شکار تھا اور اب جائشہ کے فون نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے بابا میں کرتا ہوں اس کا کچھ بندوبست۔۔۔۔لیکن بابا ہمیں ذرا ہوش سے کام لینا چاہیے کیونکہ اس کا شوہر بہت تیز اور خطرناک انسان ہے"۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"آگ لگا دو سب کو"۔ملک دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر دے۔کیونکہ اسے اس کا سیاسی کیریئر ختم ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

★********★**********★

عدن نے مستجاب کو کمرے میں لا کر بیڈ پر تقریباً پٹخا تھا۔

"بڑا شوق ہے ناں تمہیں اپنی نمائش کروانے کا۔۔۔میں تمہارا شوہر ہوں مجھ سے کیا پردہ۔۔۔۔آج سارے پردے دور کرنا چاہوں گا"۔وہ آنکھوں میں آگ کے شعلے لیے اس کی طرف بڑھا۔مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کا دل ہی بند ہو جائے گا۔اتنا غصہ اور غضب اس انسان کا کہاں دیکھا تھا اس نے۔

"کیا سمجھ کر تم نے ایسے کپڑے پہنے۔۔۔ہاں بتاؤ"۔وہ اب اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اپنی مرضی کی مالک ہوں۔۔۔۔۔جیسے چاہے کپڑے پہن سکتی ہوں"۔وہ بڑی ہمت کر کے بولی۔عدن کا دل کیا کہ اس کا گلا ہی دبا دے۔

"مستجاب میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لوں گا آج۔۔۔۔۔ایک تو اتنے واہیات کپڑے پہنے ہیں۔۔۔۔۔ اوپر سے انسٹا گرام پر تصویریں لگا دیں"۔وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

"یہ واہیات کپڑے ہیں۔۔۔۔۔۔تقریبا ساری ہی عورتیں یہاں ایسے کپڑے پہنتی ہیں۔۔۔۔۔میں نے کوئی انوکھا کام کر دیا جو تم اس طرح مجھ پر سیخ پا ہو رہے ہو"۔وہ غصے سے بولی۔

"دوسری عورتوں میں اور تم نے بہت بڑا فرق ہے۔۔۔۔تم عدن حیدر کی بیوی ہو۔۔۔۔۔۔۔تم نے میری غیرت پر تازیانہ لگایا ہے مستجاب"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بڑے دکھ سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کل جو تم جینی کے ساتھ لپٹ کر کھڑے تھے۔۔۔۔اس وقت تمہاری غیرت کہاں تھی"۔کل کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما تو اس کا دماغ بھی گھوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا یہ سب تم نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے؟۔۔۔کیا تم مجھے اتنا غلط سمجھتی ہو۔۔۔۔۔۔کیا تمہیں یقین ہے۔کہ میں ایسا نفس پرست انسان ہوں۔۔۔۔۔۔۔بتاؤ مجھے"۔آنکھوں میں شعلے لیے وہ چیختے ہوئے بولا۔ حقیقت میں اس سے بہت دکھ ہوا تھا کہ مستجاب نے اسے غلط سمجھا۔

"عدن مجھے تمہیں کوئی وضاحت نہیں دینی۔۔۔۔میں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میں وہ بیان کر رہی ہوں"۔وہ تنک کر بولی تو عدن کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔

"بہت ڈھیل دے چکا ہوں تمہیں۔۔۔۔اب مزید اور نہیں۔۔۔۔۔"۔وہ آنکھوں میں وحشت لیے اس کی طرف بڑھا۔تو مستجاب کو لگا کہ وہ اپنی آنکھوں سے ہی اس کو مار دے گا۔عجیب جنونی انداز میں اس نے ایک دم سے مستجاب کو پکڑا تو مستجاب کو لگا آج وہ اس شخص کی جنونیت سے بچ نہیں پائے گی۔

"عدن تہ۔۔تہ۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے"۔مستجاب کی ایک لمحے میں جان فنا ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں کر سکتا شوہر ہوں تمہارا۔۔۔۔۔۔اور تو اور جینی جو میری کچھ بھی نہیں لگتی۔۔۔۔اس کے ساتھ بھی تم نے میرا تعلق بنا دیا ہے۔۔۔۔۔۔تو کیا تم میری بیوی ہو۔۔۔۔تمہارے ساتھ نہیں میرا تعلق بن سکتا" ۔اس نے مستجاب کے دونوں بازوؤں پر دباؤ بڑھایا۔تو مستجاب کو لگا اس کی جنونی گرفت پر آج اس کا سانس رک جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

مستجاب کے موبائل پراس کی مما کی کال آئی تو عدن نے فورا موبائل ہی آف کر دیا۔
پھر عدن کے موبائل پر تسلیم کی کال آئی تھی کیونکہ عمیر تسلیم کو فون کر کے سب کچھ بتا چکا تھا۔اور تسلیم بیگم کا دل ہول رہا تھا۔عدن نے فورا کال کاٹ دی لیکن وہ مسلسل اس کے نمبر پر فون کر رہی تھی تنگ آ کر اس نے یس کا بٹن دبا دیا۔

"کیوں فکر کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔!مستجاب اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر میں موجود ہے۔۔۔۔۔اس لیے اب دوبارہ فون کر کے ہمیں ڈسٹرب مت کیجئے گا"۔عدن نے غصے سے کہہ کر موبائل ہی آف کر کے صوفے پر پھینک دیا۔

بہت نزدیک ہو مجھ سے

ذرا سا فاصلہ کر لو

میرے دل کو دھڑکنے دو

مجھے پلکیں جھکنے دو

زبان سے کچھ تو کہنے دو

سماعت میں ہے سناٹا

لہو کی آنچ مدہم ہے

تخیل جیسے برہم ہے

نفس کی لو بھی مبہم ہے

Posted On Kitab Nagri

سنو بس اب ٹھہر جاؤ

مجھے خود سے بھی ملنے دو

مجھے اپنا تو رہنے دو

وہ عجیب وحشت بھرے انداز مستجاب پر جھکا تو اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔وہ اس کا یہ روپ کہاں برداشت کر سکتی تھی۔عدن کی گستاخیوں پر مستجاب کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا رہا تھا۔آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور سارا جسم لرز رہا تھا۔اس کی تیز دھڑکن کی آواز عدن نے اپنے سینے پر محسوس کی تو ایک دم جیسے ہوش کی دنیا میں آیا۔وہ سوکھے پتے کی طرح لرز رہی تھی۔وہ کوئی کمزور لڑکی نہیں تھی لیکن عدن کا یہ روپ اس کے لیے ناقابل قبول تھا۔آنسو پلکوں کی باڑ کو توڑ کر گالوں سے ہوتے ہوئے گردن پر آئے۔عدن کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"بس یہیں تک تھی تمہاری ہمت۔۔۔۔خود میرے جذبات کو ہوا دی ہے تو اب بھگتنا بھی تمہیں خود ہی پڑے گا"۔

وہ اسے مزید ڈرا رہا تھا۔وہ کب اس کے ساتھ کچھ غلط کرنا چاہتا تھا۔لیکن اب اسے سزا دینی بھی تو ضروری ہو گئی تھی۔

"پلیز عدن۔۔۔۔تم ایسے تو نہیں ہو"۔اس کی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔عدن کے چہرے پر ایک زہر خند مسکراہٹ ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں"۔وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کار کا ہوا سانس بحال ہوا۔

"تم مانو یا نہ مانو لیکن ہمارے درمیان ایک مقدس رشتہ موجود ہے۔۔۔۔۔۔اور میں اپنے اس مقدس رشتے کو اپنے کسی جنون اور وحشت کی نظر نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔۔لیکن اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے تم مجھے کچھ ایسا ویسا کرنے پر مجبور کر دو گی۔۔۔۔۔۔آج تو جان بخشی ہو گئی مسز آئندہ برداشت نہیں کروں گا"۔وہ اسے آنکھوں میں آگ سموئے غصے سے دیکھتے ہوئے کچن سے ملحق گیلری کی طرف بڑھا۔پھر پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جو اس وقت اپنے آنسو کو صاف کرنے میں مصروف تھی۔بے ساختہ شکوہ کناں نگاہوں سے عدن کو دیکھا تھا۔

"تمہاری ان فضولیات کے چکر میں میں نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا اٹھو میرے لئے ناشتہ بناؤ"۔وہ اپنا حکم صادر کر کے گیلری کی طرف بڑھ گیا۔تو وہ اس کے حکم پر پیچ و تاب کھاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھی۔دل تو کر رہا تھا انکار کر دے لیکن اس سے کیا بعید تھا کسی وقت کچھ بھی کر دے۔عدن گیلری میں کھڑا ہو کر سگریٹ سلگانے لگا۔اور وہ اس کے لئے ناشتہ تیار کرنے لگی۔کچن کے ساتھ ہی گیلری تھی فاصلہ اتنا زیادہ نہیں تھا۔مستجاب کی نگاہ اٹھی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

بے ساختہ حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے تھے۔

ناشتہ تیار کر کے وہ ٹیبل پر پٹخ کر وہ اس کے کمرے میں چلی گئی۔وہ اس کے پیچھے کمرے میں آیا تھا۔

"اٹھو تم بھی ناشتہ کرو"۔اب کہ لہجہ نارمل تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے تم کر لو"۔وہ سرد مہری سے کہتی ہوئی اس کے بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔اور اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو سہلانے لگی۔عدن کے سختی سے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں درد ہو رہی تھی۔اس

Posted On Kitab Nagri

کا ہاتھ سہلانے کیلیئے عدن آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن پھر وہی قدم روک دیے۔ کیونکہ اس کی نظر میں وہ پہلے ہی اس کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا چکی تھی۔ اپنے سر کو جھٹکتا ہوا وہ ناشتے کی ٹیبل کی طرف بڑھا۔ لیکن اب کہاں نوالہ حلق سے اترنے والا تھا۔ اس نے ناشتہ ویسے کا ویسے ہی رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو شاید وہ سو چکی تھی۔ اس کے بازوؤں کی طرف نگاہ کی تو جگہ جگہ پر اسے اپنی انگلیوں کے نشانات نظر آئے۔ ایک ملال نے دل کو گھیر لیا۔ مستجاب کا موبائل اس کے سرہانے رکھا۔ دل تو کر رہا تھا کہ اس کے پاس ہی بیٹھ جائے لیکن وہ اس کے پاس بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے کپڑوں پر نگاہ کی تو غصے سے کنپٹیاں سلگ اٹھیں۔ ایک چادر وارڈ روب سے نکال کر اس پر دی اور خود گاڑی کی چابی اٹھا کر فلیٹ سے باہر نکل گیا۔

★*******★*********★

آج سب ورکرز کی میٹنگ تھی رضا بخاری سب کو ضروری ہدایات دے رہا تھا جائشہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ میٹنگ ختم ہوئی تو سب ورکرز میٹنگ روم سے نکل کر اپنی اپنی سیٹوں کی طرف بڑھے۔ جائشہ بھی باہر جانے لگی تو رضا بخاری نے اسے پیچھے سے پکارا۔

"جائشہ یہ لے جاؤ"۔ اس نے ٹیبل پر پڑے چیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہے۔۔؟"

"تمہاری سیلری کا چیک ہے"۔ وہ اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے بولا۔

"سر میں اب سیلری کیوں لینے لگی۔۔۔۔۔ میں تو اب اس آفس کی مالکن ہوناں۔۔۔۔۔ اب اس چھوٹے سے چیک سے گزارا نہیں ہوگا"۔ وہ ایک خوبصورت مسکراہٹ لیے رضا بخاری کے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ 12 لاکھ کا چیک چھوٹا سا چیک ہے"۔وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔تو اس نے چیک کو ٹیبل سے اٹھایا۔اور ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔رضا اس کی اس کارستانی پر غصے سے تلملا اٹھا۔

"یہ کیا بیہودگی ہے جائشہ "۔وہ اپنی عینک کو اتارتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اس کے ہاتھ سے اس کی عینک لی۔اور آرام سے اس کے شیشے صاف کرنے لگ گئی۔

"یہ لیں سر"۔اس نے بڑے آرام سے رضا کو عینک پکڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ بے ہودگی نہیں ہے سر اب میں سیلری نہیں لوں گی"۔وہ سینے پر اپنے بازوؤں باندھتے ہوئے بولی۔

"کیوں نہیں لو گی سیلری یہ تمھارا حق ہے"۔وہ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"رضا صاحب حق کی بات تو نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔۔۔۔۔۔میں سیلری نہیں سیلری دینے والا پورے کا پورا چاہتی ہوں"۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پر اعتماد طریقے سے کہہ کر دروازہ کھول کر باہر کی جانب چلی گئی۔اور رضا بخاری اس کے بدلے ہوئے رویے پر میر ارسلان کو کوسنے لگ گیا۔

جائشہ کو مسکرا کر باہر نکلتے ہوئے ہمدانی نے دیکھا تو اس کی طرف بڑھا۔

"کیا بات ہے بڑی خوش نظر آ رہی ہو"۔

"کوئی بات نہیں ہے سر"۔وہ تھوڑا سنجیدگی سے بولی۔

"کوئی بات تو ہے جو ایسے مسکرا رہی ہو کیونکہ آج کل تم بہت کم ہی مسکراتی ہو"۔ہمدانی شاید جاننا چاہ رہا تھا۔

"ایک صحافی کے اندر بھی نہ عورتوں کی طرح ٹوہ لینے کی عادت ہوتی ہے۔۔۔۔اور سر آپ کے اندر بھی وہ خصوصیت بدرجہ اتم موجود ہے"۔وہ ہمدانی کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولی۔تو اس بات کا اس نے کافی برا منایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا سر سوری اگر آپ کو برا لگا تو۔۔۔۔۔رضا صاحب کو تھوڑا تنگ کر کے آئی ہوں اس لیے مسکرا رہی تھی"۔

اب اس نے اصل بات بتائی تو اعجاز ہمدانی کے چہرے پر بھی ایک مسکراہٹ ابھری۔

"گڈ چینج۔۔۔۔۔رضا صاحب۔۔۔۔"۔ہمدانی ہونٹوں کو گول گھماتے ہوئے بولا۔تو وہ ہنستے ہوئے اپنے کیبن کی طرف بڑھی۔

★*******★**********★

میر ارسلان اور روحی کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔روحی میر جبار کی اکلوتی بیٹی تھی اس لیے وہ اس کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتے تھے۔میر افتخار ایک طرف تو اپنے دوست ملک دلاور ملک کے لیے بڑا غمزدہ تھا کیونکہ نااہلی کی تلوار تو اس پر بھی لٹک رہی تھی۔دوسری طرف وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی پر بہت خوش تھا۔ میر ارسلان تو شادی سادگی سے کرنا چاہتا تھا لیکن دونوں طرف سے پریشر تھا اس لئے چپ کر گیا۔میر ارسلان نے عدن کو فون کیا جو لندن کی سڑکوں پر اپنی گاڑی بے مقصد دوڑا رہا تھا۔

"کب آ رہے ہو پاکستان۔۔"؟اس نے فون اٹینڈ کرتے ہی پوچھا۔

"تھوڑے دنوں تک آ جاؤں گا کیوں۔۔؟"

میری شادی ہو رہی ہے یار اس لیے تم سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔شادی کی ڈیٹ تمہاری پاکستان آمد پر ہی رکھواؤں گا۔۔۔"۔میر ارسلان نے یہ کہہ کر عدن کو حیران کر دیا۔

"تمہاری شادی ہو رہی ہے"۔عدن کے لہجے میں اب حیرانگی کے ساتھ ساتھ گرمجوشی بھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا کسی ہمسائے کی شادی کے لئے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔ میر ارسلان تھوڑا چڑ کر بولا۔

"یار برا کیوں منا رہا ہے۔۔۔۔۔! میں نے تو حیرانی سے اس لئے پوچھا کہ کل تک تو تم شادی کے لئے بالکل راضی نہیں تھے۔۔۔اب اچانک ایسا کیا ہو گیا۔۔۔کہ تم شادی کے لیے مان گئے"۔عدن نے وضاحت کی تو میر ارسلان ایک ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا۔

"جس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا اسی کے کہنے پر شادی کر رہا ہوں"۔اس نے بھی وضاحت کر دی۔

"کیا مطلب مجھے تمہاری بات کی سمجھ نہیں آئی"۔عدن تھوڑا سا کنفیوز ہوا تھا۔

"مجھے لگتا ہے آج تمہارا دماغ ماؤف ہوا ہوا ہے۔۔۔۔۔اور یہ بھی لگتا ہے کہ بیوٹیفل کی طرف سے کوئی اتنی خاص لفٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔اس لیے تمہارا دماغ چل گیا ہے جو تمہیں میری سیدھی سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔۔۔۔۔۔مطلب یار جائشہ کے اصرار پر ہی میں اپنے چچا کی بیٹی روحی جو میری بچپن کی منگیتر تھی اس کے ساتھ شادی کر رہا ہوں"۔میر ارسلان نے تھوڑے سے تپے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے سمجھ آ گئی طعنہ ضرور دینا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اچھا چل کوشش کرتا ہوں کہ جلد از جلد پاکستان آؤں تا کہ تمہاری بھی خوشیاں دیکھ سکوں"۔عدن نے گاڑی اپنے فلیٹ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ لفٹ وغیرہ ملی۔۔۔اپنی بیوٹی فل سے"۔میر ارسلان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔تو اس لمحے کو کوسنے لگا جب اس نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔

"عورتوں کی طرح ٹوہ لینا چھوڑ دے۔۔۔۔۔ٹھیک ہے پھر انشاللہ جلد ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"لگتا ہے ابھی تک نو لفٹ ہے اس لئے اتنا بیزار ہوا بیٹھا ہے"۔میر ارسلان نے اس کے موڈ سے اندازہ لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★*********★

وہ روڈ کے ایک سائیڈ پر گاڑی کھڑی کر کے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھا۔اپنے کمرے میں گیا تو وہ ہنوز چادر تانے ہوئے سوئی ہوئی تھی۔

"شاید ساری رات کارت جگا ہے جو اسے ہوش ہی نہیں آرہی۔۔۔۔۔میری نیندیں حرام کر کے کتنے آرام سے سوئی ہوئی ہے۔یہ سوچتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھا اپنے ساتھ وہ پیزا اور سینڈوچز لے کے آیا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس نے بھی کچھ نہیں کھایا ہو گا اور شدید بھوک عدن کو بھی لگی ہوئی تھی۔دو تین پلیٹیں نکالیں اور اپنے کمرے کا رخ کیا۔اور کتنی ہی آوازیں دینے پر مستجاب نے آنکھ نہ کھولی۔تو اٹھ کر اس کے قریب آیا۔اس کے چہرے سے چادر ہٹائی۔

"مستجاب اٹھ جاؤ کافی دیر ہوئی ہے تمہیں سوئے ہوئے تمہاری مما بھی پریشان ہو رہی ہے۔۔۔۔۔اٹھ کر کچھ کھا کر ان سے بات کر لو"۔ تھوڑی بلند آواز میں بولا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔اپنے پاس بیٹھے عدن کو دیکھا اور پھر ٹائم کو دیکھا۔تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔

"عدن مجھے گھر چھوڑ دو ماما پریشان ہو رہی ہوں گی"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"گھر تو تمہارا یہی ہے جدھر میں رہ رہا ہوں لیکن چلو خیر۔۔۔۔۔تم منہ ہاتھ دھو کر کچھ کھا لو تو میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں"۔وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا پلیٹ میں پیزا رکھنے لگا۔

"مستجاب نے اپنے منہ پر چھینٹے مارتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھا تو پچھلے کچھ گھنٹوں کے مناظر نظروں کے سامنے آ گئے تو ایک دم ہی فشار خون بلند ہوا تھا۔تو وہ منہ پر چھینٹے مارتی گئی۔منہ صاف کر کے وہ باہر آئی تو وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ کھالو"۔اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے"۔بھوک تو اسے اچھی خاصی لگی ہوئی تھی لیکن غصہ بھی تو دکھانا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر کچھ نہیں کھاؤ گی تو تمہیں گھر چھوڑ کر نہیں آؤں گا"۔وہ تپ کر بولا تھا کیونکہ اسے بھی زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی۔اس دھمکی پر وہ چپ کر کے اس سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھ گئی۔اور سینڈوچ اٹھا کر کھانے لگی۔

"تیاری کرلو۔۔۔!میں جتنی جلدی ہو سکتا ہے پاکستان جانے کی تمہاری اور اپنی ٹکٹس بک کروا رہا ہوں"۔وہ پیزے کا پیس منہ میں رکھتے ہوئے بولا تو وہ حیرانی سے دیکھنے لگ گئی۔

"عدن میں ابھی جانا نہیں چاہتی میرا ابھی ادھر کام ہے"۔وہ تھوڑا سا غصے سے بولی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ تمہارا ادھر کوئی کام ہے۔۔۔اگر ہو بھی تو تب بھی تمہیں ہر حال میں میرے ساتھ پاکستان جانا ہے مستجاب۔۔۔۔۔۔نو آرگیومینٹ اینڈ اٹس فائنل"۔وہ سختی سے کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"لیکن عدن ماما۔۔۔"

"تمہاری ماما بعد میں آجائیں گی ان کی بھی ٹکٹ بک کروا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ میں اپنے اور تمہارے درمیان کسی تیسرے کو نہیں چاہتا"۔وہ سرد انداز میں بولا۔

"میری ماما کوئی تیسرا نہیں ہے عدن"۔وہ بھی غصے سے بولی۔

"تیسرا ہی ہیں۔۔۔۔انہیں کیا پرابلم ہے مجھ سے جب بھی تم میرے پاس ہوتی ہو۔۔۔۔۔۔تو مجھے لگتا ہے کہ انہیں مجھ سے کچھ پرابلم ہونے لگ جاتی ہے"۔وہ اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے گیلری کی طرف بڑھا تو وہ اس کے مشاہدے پر تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے ساتھ اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے"۔وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولی۔تو وہ جو سگریٹ سلگا رہا تھا۔ایک دم سے اس کے بہت قریب آیا۔

"اگر زبردستی کرتا تو آج اس طرح تم میرے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح مجھ سے سوال نہ کر رہی ہوتی"۔وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے چہرے پر پھیرتے ہوئے بولا۔تو وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔

"مجھے لگتا ہے تم نے ٹھیک طرح سے کھایا نہیں ہے جب تک کھاؤ گی نہیں تمہیں گھر چھوڑ کر نہیں آؤں گا"۔وہ اس کے سراپے سے نظر چراتے ہوئے بولا۔

"ہر بات میں دھمکی۔۔۔دھونس ابھی کہتا ہے زبردستی نہیں کرتا"۔وہ بڑبڑاتے ہوئے آکر باقی کا سینڈوچ زہر مار کرنے لگ گئی۔بھوک کے باوجود دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن اسے پتہ تھا کہ جب تک وہ کھائے گی نہیں تو عدن اسے گھر کبھی بھی چھوڑ کر نہیں آئے گا کیونکہ وہ اپنی ضد کا پکا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو وہ سینڈوچ ختم کر چکی تھی۔وہ اپنی وارڈروب کی طرف بڑھا اور ایک کوٹ اس میں سے نکالا۔اور مستجاب کے قریب آیا۔

"تم نے آج مجھے بڑا مایوس کیا ہے۔۔۔۔مستجاب۔۔۔بہت بہت۔۔۔۔!میرے حق میں خیانت کی ہے۔۔۔۔۔تمہیں اس طرح دیکھنے کا صرف عدن حیدر کو حق ہے۔۔۔۔۔اس بات پر تمہیں ابھی مجھ سے معافی نہیں ملنے والی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑے کرب سے بولا تھا۔یہ کہتے ہوئے اسے خود ہی کوٹ پہنا دیا۔

"تم اتنے پوزیسو کیوں ہو عدن۔۔۔؟اب کے وہ نرم لہجے میں بولی۔اور وہ اندر ہی اندر اس کا دل دکھانے پر پچھتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہاری اس فضول بات کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔۔۔۔چلو"۔یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھا۔تو وہ بھی اس کے پیچھے گاڑی میں آبیٹھی۔وہ مستجاب کو اس کے گھر کے سامنے اتار کر زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔اور وہ بوجھل دل کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی تو تسلیم اسی کا انتظار کر رہی تھی۔بے چینی سے بیٹی کی طرف بڑھی۔

"مستجاب تم ٹھیک تو ہو ناں"۔وہ اس کی سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھتے ہوئے بولی۔

"ماما میں بالکل ٹھیک ہوں"۔وہ اپنے اوپر ضبط کرتے ہوئے بولی نہیں تو دل تو کر رہا تھا کہ وہ خوب روئے۔ کیونکہ وہ ستم گر اسے آزاد کر کے بھی قید کر گیا تھا۔

"تم ٹھیک نہیں لگ رہی مستجاب۔۔۔۔عدن نے کیا کہا ہے تمہیں۔۔۔۔تمہاری آنکھیں سوجھی ہوئی ہیں"۔ وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولی۔

"عدن نے مجھے کچھ نہیں کہا ماما جو کہا ہے میں نے ہی کہا ہے"۔وہ غائب دماغی سے بولی۔عدن کا ناراض چہرہ آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔

"تم نے کیا کہا ہے عدن کو۔۔۔؟"تسلیم کے تو کچھ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا۔

"وہ کہتا ہے کہ اس طرح کا لباس پہن کر میں نے اس کے حق میں خیانت کی ہے۔۔۔۔۔اور شاید ٹھیک ہی کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔پلیز ماما میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔مجھے ڈسٹرب مت کریں"۔اس کے لہجے اس کے انگ انگ میں عدن کی محبت بول رہی تھی۔تسلیم جن لمحوں سے ڈر رہی تھی وہ آ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آکر اس نے عدن کا کوٹ اتارا۔اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔اس کا خوبصورت سراپا اس لباس میں نمایاں ہو رہا تھا۔عمیر کی اپنی طرف اٹھتی ہوئی ستائشی نگاہیں یاد آئیں تو دل کیا اپنا چہرہ ہی نوچ پھینکے۔آنکھوں میں بھر بھر کے آنسو آرہے تھے۔

"عدن پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔۔تمہارے علاوہ کسی کو کوئی حق حاصل نہیں"۔وہ ہچکیوں کے دوران اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔اور اپنے اوپر حیرانی بھی ہو رہی تھی کہ کس طرح اس انسان نے اسے اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا۔

★******★********★

جائشہ ایک کیس کی رپورٹ تیار کرنے کے سلسلے میں شہر سے تھوڑا دور گئی ہوئی تھی۔اور حنان نے رضا بخاری کی جان تنگ کی ہوئی تھی۔تنگ آکر اس نے جائشہ کو فون ملایا۔رضا کا نمبر دیکھ کر جائشہ کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔

"کب تک گھر آرہی ہو"۔

"کیوں میری یاد آرہی ہے کیا؟"چہرے پر خوبصورت تبسم ابھرا تھا۔

"مجھے نہیں آپ کے بیٹے کو آپ کی یاد آرہی ہے اور اس نے میری ناک میں دم کیا ہوا ہے"۔رضا بخاری جھنجھلا کر بولا تو جائشہ بے اختیار ہنسنے لگی۔

"کاش میں بھی آپ کی ناک میں دم کر سکتی"۔جائشہ بڑے آرام سے بولی۔کیونکہ رضا کا فون آنے پر وہ اپنا سارا کام چھوڑ کے ادھر ہی بیٹھ گئی تھی۔

"جائشہ فضول بات مت کرواتنا بتاؤ کے کب تک آرہی ہو"۔رضا تپ کر بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جلدی آنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔اتنی دیر تک آپ اسے بزی کریں۔۔۔۔ابھی وہ یہ کہہ رہی تھی کہ حنان نے رضا سے فون پکڑ لیا۔

"ماما جلدی گھر آجاؤ مجھے آپ کے بغیر نہیں سونا۔۔۔۔۔پتا ہے پاپا اتنی بری بری سٹوریز سناتے ہیں۔۔۔۔مجھے تو بالکل بھی مزہ نہیں آرہا"۔وہ برے برے منہ بناتے ہوئے بولا۔

"بیٹا پاپا کو بالکل بھی تنگ نہیں کرتے میں بس تھوڑی دیر تک آرہی ہوں"۔وہ حنان کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

"میں کہاں تنگ کر رہا ہوں یہ ہی مجھے تنگ کر رہے ہیں اتنی بری بری سٹوریز سنا کے"۔وہ رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو رضا اسے بس دیکھ کر رہ گیا کہ حنان کیسے جائشہ کا گرویدہ ہو چکا تھا۔دوسری طرف سے جائشہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔

"تمہارے پاپا سے آکر میں ابھی پوچھتی ہوں کہ میرے بیٹے کو کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔تم اب بالکل اچھے بچوں کی طرح پاپا کے ساتھ لگ کر سو جاؤ"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا کیونکہ وہ اب جلد سے جلد رپورٹ تیار کرنا چاہتی تھی۔ایک گھنٹے بعد وہ گھر پہنچی تو حنان تو رضا کے ساتھ لگ کر سو چکا تھا اور رضا بخاری کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔وہ فریش ہونے کے لیے واش روم چلی گئی۔لائٹ گرین کلر کے خوبصورت سوٹ میں وہ بڑی جچ رہی تھی۔گیلے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔

"زیادہ تو نہیں تنگ کیا حنان نے"۔وہ حنان کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بہت تنگ کیا ہے آج اس نے"۔رضا اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولا۔تو بے ساختہ جائشہ آگے بڑھی۔اور حنان جو کہ رضا کے سینے پر سر رکھ کر سویا ہوا تھا۔اس پر جھک کر اس کے گالوں کو چوم لیا۔ایسا کرنے سے اس کے گیلے بال رضا کے چہرے سے ٹکرائے تھے۔جو اسے بہت کچھ یاد دلا گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا نہیں کھایا تم نے"۔رضا نے کتاب میں ہی منہ دیے ہوئے پوچھا۔

"تھوڑا بہت ادھر کھالیا تھا اب بھوک نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ حنان اور رضا کے قریب ہی لیٹ گئی۔پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی۔حنان کو رضا کے سینے سے ہٹایا۔اور اپنے سینے سے لگا کر لیٹ گئی۔رضا کے لمس نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔کیونکہ حنان سے اسے رضا کی خوشبو آرہی تھی۔کن انکھیوں سے رضا کو دیکھا۔جو بظاہر تو کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔لیکن اس کی ایک ایک حرکت سے بھی واقف تھا۔

"آپ نے کھانا کھایا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595
انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"ہاں میں نے کھالیا تھا"۔یہ کہتے ہوئے وہ کتاب لے کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

"کہاں جارہے ہیں"۔وہ رضا کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں لائٹ بند کر کے اسٹڈی روم میں جارہا ہوں۔۔۔۔۔میں نے ابھی یہ کتاب پڑھنی ہے تم دونوں ڈسٹرب نہ ہوں"۔رضا نے اسے اس لئے وضاحت دی کہ مبادا وہ پیچھے ہی نہ آجائے۔

"اگر آپ نہ آئے تو میں آپ کے پیچھے آجاؤں گی"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔تو وہ اسے تپ کر دیکھتے ہوئے اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

★*******★**********★

عدن حیدر اس کی اور اپنی ٹکٹس کنفرم کرواچکا تھا۔ایک دن بعد ان دونوں کی فلائٹ تھی عدن نے اسے میسج کر کے بتادیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما عدن نے میری اور اپنی ٹکٹ کنفرم کروادی ہے ہم دونوں کل پاکستان جارہے ہیں"۔وہ صبح ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولی۔وہ تسلیم نے صدمے کی حالت میں اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"مجھ سے بغیر پوچھے ہی تم نے ٹکٹ کنفرم کروالی ہے"۔

"ماما میں نے نہیں عدن نے کروائی ہے۔۔۔۔مجھے خود ابھی پتہ چلا ہے"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"تم فوراً اسے منع کرو"۔تسلیم جلدی سے بولی۔

"ماما پلیز میں اسے منع نہیں کرسکتی۔۔۔۔۔۔وہ مجھے لینے کے لئے ہی تو آیا ہے"۔وہ سلائس پر بٹر لگاتے ہوئے بولی۔

"کیا محبت کرنے لگی ہو اس سے۔۔؟"

"پتا نہیں"۔اب وہ ماں کو کیا بتاتی کہ اس کا دل عدن کی طرف دیوانہ وار لپکتا ہے۔

"تم پاکستان نہیں جاؤ گی مستجاب وہاں پر تمہاری جان کو خطرہ ہے"۔تسلیم کا دل ہول رہا تھا۔

"کس سے میری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے"۔وہ اب حیرانی سے پوچھنے لگی۔

"جس حویلی میں تم رہتی ہو ناں اس کا ہر مکین سوائے تمہارے دادا کے تمہاری جان کا دشمن ہے"۔تسلیم ڈرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"ماما عدن تو ایسا نہیں ہے"۔

"عدن ایسا نہیں ہے لیکن اس کے سب گھر والے ایسے ہی ہیں"۔تسلیم اب کہ غصے سے بولی تھی۔

"پلیز ماما مجھے مت روکیں۔۔۔۔دادا کا بھی بار بار فون آرہا ہے"۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

"تمہیں کچھ ہوگیا تو میں کیا کروں گی مستجاب"۔تسلیم بے بسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما اللہ پر یقین ہے تو پھر آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔پلیز ماما"۔وہ ماں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"تو پھر میری بھی ٹکٹ ساتھ کروالینی تھی"۔وہ نیم رضامندی سے بولی۔

"ماما عدن کہہ رہا تھا کہ وہ آپ کی ٹکٹ اگلی فلائٹ کے لیے بک کروادے گا پلیز آپ پریشان نہ ہوں"۔ماما کے نیم رضامندی پر وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"لیکن بیٹا میں تمہیں کیسے سمجھاؤں تم ایک ایسے خاردار راستے پر قدم رکھ رہی ہو جو کانٹوں ہی کانٹوں سے بھرا ہوا ہے"۔تسلیم غمزدہ ہوتے ہوئے بولی۔

"ماما آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں"۔وہ ماں کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔تو تسلیم ایک گہرا سانس کر کے رہ گئی۔

عمیر کو اس کے جانے کا پتہ چلا تو کافی غمزدہ ہوا تھا۔

"مستجاب پلیز تم مت جاؤ۔۔۔۔۔تم اس طرح کے انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔۔جو بلاوجہ تم پر رعب جماتا ہے"۔وہ فون پر اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"پتا نہیں وہ مجھے ڈیزرو نہیں کرتا یا میں اسے ڈیزرو نہیں کرتی"۔وہ دکھ سے بولی تو عمیر اس کے لہجے پر چونک گیا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو مستجاب تم جیسی خوبصورت اور ایک قابل لڑکی کو کوئی بھی پا کر اپنے آپ کو خوش قسمت ہی تصور کرے گا"۔عمیر کو اس کا اس طرح کہنا بہت برا لگا تھا۔

"بہر حال جو بھی ہے ڈاکٹر عمیر تمہارا منتظر رہے گا"۔وہ بے چینی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز عمیر تم شادی کر لو۔۔۔۔۔میں تمہارے قابل نہیں ہوں۔۔۔۔۔میری زندگی کا محور و مرکز اب عدن حیدر رہی ہے۔۔۔۔۔اس کے علاوہ میں کسی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ سمجھتی ہوں"۔وہ اسے بالکل صاف بتا دینا چاہتی تھی تاکہ اسے کوئی آس نہ رہے۔عمیر کے دل میں اس بات کی بڑی چبھن ہوئی تھی۔

"شادی تو میں کر ہی لوں گا لیکن اب تمہارے جیسی کوئی ملے تو تب ناں"۔عمیر نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

★*******★*********★

جائشہ اب رضا بخاری کے سارے کام خود ہی کرتی تھی۔اس کی وارڈروب میں زیادہ تر وائٹ کلر کے ہی کپڑے تھے۔کیونکہ وائٹ کلر رضا بخاری کا فیورٹ تھا۔وائٹ کلر تو جائشہ کو بھی پسند تھا لیکن وہ رضا بخاری کو تقریباً سب ہی رنگوں میں دیکھنا چاہتی تھی۔اس لئے آج ٹائم نکال کر رضا کے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کر لائی تھی۔رضا اپنے لئے ہر رنگ کے کپڑے دیکھ کر تھوڑا سیخ پا ہوا تھا۔

"تمہیں شاید پتہ نہیں ہے کہ مجھے اس طرح کے رنگ پسند نہیں ہے۔۔۔کیوں میرے لئے اتنے کپڑے لے آئی ہو"۔وہ سخت لہجے میں بولا۔

"میرا دل کر رہا تھا کہ میں اپنے شوہر کو اس طرح کے بھی رنگ پہنتے ہوئے دیکھوں"۔وہ رضا کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کسی کو بھی دے دو میں یہ نہیں پہنوں گا"۔وہ کھردرے لہجے میں کہتا ہوں اپنا ایک وائٹ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ لے کے واش روم کی طرف چینج کرنے کے لیے بڑھ گیا۔اور جائشہ کمرے میں ہی کھڑی بل کھاتی رہ گئی۔

جب وہ چینج کر کے نکلا تو وہ اپنی جگہ پر ادھر ہی جمی کھڑی تھی۔وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کو کنگھی کرنے لگا۔اور خود پر باڈی سپرے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں یہ رنگ آپ کے لیے پتہ ہے کیوں لے کر آئی ہوں"۔

وہ رضا کے قریب جاتے ہوئے بولی۔تو اس نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"آپ پر وائٹ کلر بہت اٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔شاید آپ کو اس بات کا ادراک ہے۔۔۔۔۔اور یقیناً ہے۔۔۔۔۔۔ جب آپ یہ کلر پہن کر باہر نکلتے ہیں۔۔۔۔بہت سی لڑکیوں کے دل دھڑکتے ہوں گے۔۔۔۔۔اور ان میں سے ایک بے چاری میں بھی ہوں"۔آخر میں تھوڑا لہجہ شرارتی ہو گیا تھا۔رضا اس کی منطق پر حیران ہوتا ہوا کمرے سے نکلنے لگا لیکن وہ سامنے سے آکر جائشہ نے راستہ روک لیا۔

"کہاں جا رہے ہیں"۔ریڈ کلر کا خوبصورت سٹائلش سا سوٹ پہنے وہ اس کے سامنے شعلہ جوالہ بن کے کھڑی سوال کر رہی تھی۔رضا نے تھوڑے غور سے اسے دیکھا۔

"یہ کلر تم بھی نہ پہنا کرو۔۔۔۔۔۔تم پر بھی بڑا سوٹ کرتا ہے"۔وہ بے اختیاری میں اسکی تعریف کر گیا تھا۔ جس پر جائشہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔رضا کے بالکل قریب آکر رکی۔اور ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔

"آپ نے آج پہلی دفعہ میری تعریف کی ہے۔۔۔۔اب تو یہ کلر میں زیادہ ہی پہنوں گی"۔وہ رضا کو شاید زچ کرنا چاہ رہی تھی۔رضا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جہاں پر محبت اور عقیدت کے ملے جلے جذبات تھے۔اتنے میں حنان مما مما کہہ کر جائشہ سے لپٹ گیا۔

"او یار سارا ٹیمپو ہی خراب کر دیا۔۔۔۔اتنی ہمت کر کے تمہارے پاپا کے پاس آئی تھی"۔وہ بلند آواز میں بڑبڑاتے ہوئے حنان کو پیار کرنے لگ گئی۔اور رضا بخاری تاسف سے سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔وہ کافی دیر بعد گھر لوٹا تو اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"جائشہ ابھی تک کیوں جاگ رہی ہو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

Posted On Kitab Nagri

"آپ کے بغیر نیند ہی نہیں آ رہی تھی"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے ایسے بولی کہ جیسے ان کے درمیان صدیوں کا پیار ہے۔ رضا کے چہرے پر ایک دم پتھریلے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ پھر اگلے ہی پل وہ اپنی جگہ پر آ کر لیٹ چکا تھا۔ جائشہ اس کی پشت کو صرف دیکھ کر رہ گئی۔

مجھے تھا عشق تیری روح سے اور اب بھی ہے

جسم سے ہو کوئی سروکار یہ ضروری تو نہیں

رضا بخاری کی اپنے آس پاس خوشبو محسوس کرتے ہوئے اس نے طمانیت سے آنکھیں موند لیں۔ اور رضا بخاری اس کی ان باتوں سے اندر تک ڈسٹرب ہو جاتا تھا۔ اسے اپنا آپ جائشہ کا قصور وار لگنے لگتا۔ اب بھی وہ یہی سوچ رہا تھا۔ جائشہ تو پر سکون طریقے سے سو چکی تھی۔ رضا نے اس کی طرف کروٹ لی۔ وہ حنان کو بازوؤں کے ہالے میں لے کر معصومیت سے سو رہی تھی۔ رضا بخاری کی کتنی دیر تک اس کو دیکھے گیا۔ ایک تلخ سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ ٹھہری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رانیہ کی یاد آئی تو دل بے اختیار ہوا تھا۔ وہ کب اس کے بغیر سوتا تھا۔ اور اب جائشہ اسے اپنا عادی بنانے کی سر توڑ کوششوں میں لگی ہوئی تھی۔ اور وہ جائشہ کی معصومیت بھری کوششوں پر مسکرا کر رہ گیا۔

★*******★*******★

دوسرے دن وہ تیار ہو کر عدن کا انتظار کر رہی تھی۔ صبح 9 بجے کی ان کی فلائٹ تھی۔ عدن اس کا حلیہ دیکھ کر پر سکون ہوا تھا۔ میرون کلر کے خوبصورت سے شلوار قمیض میں وہ دوپٹہ اوڑھے بہت اچھی لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میری بیٹی کی جان کی حفاظت اب تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔۔کیونکہ مجھے حویلی میں کسی پر کوئی اعتماد نہیں ہے"۔ تسلیم نے اسے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ جس پر عدن نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آنٹی آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔۔۔مانا کہ وہ مستجاب کو اتنا پسند نہیں کرتے لیکن وہ اتنے برے بھی نہیں کہ اس کی جان کے دشمن ہی بن جائیں"۔اس کو شاید/تسلیم کا یہ سب کہنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"وہ تمہارے گھر والے ہیں تم کبھی بھی انہیں اتنا برا نہیں کہو گے۔۔۔۔۔لیکن میں تمہارے باپ اور ماں کو بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔۔۔اگر میری بیٹی کا ایک بال بھی بیکا ہوا تو میں تم سب کو نہیں چھوڑوں گی"۔ تسلیم اب سب اس پر واضح کر دینا چاہتی تھی۔

"میرے ماں باپ اتنے بھی برے نہیں ہیں۔۔۔۔۔اور جہاں تک مستجاب کی جان کی حفاظت کی بات ہے۔۔۔۔تو آپ کو اس کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔کیونکہ اس کی حفاظت میری اپنی ہی حفاظت ہے"۔ وہ یہ کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا اور مستجاب کتنی/ہی دیر تک اپنی ماں کے گلے لگی رہی۔اور تسلیم اس کی پیشانی چومنے لگی۔عدن کو یہ سب کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔

"آنٹی تھوڑے دنوں تک تو آپ آرہی ہیں۔۔۔۔۔اب چھوڑیں اسے ہمیں دیر ہو رہی ہے"۔وہ کوفت زدہ انداز میں بولا تو مستجاب بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔اور اپنی ماں سے علیحدہ ہوتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

سارے راستے عدن کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہ تھی۔یہی چیز مستجاب کو مسلسل پریشان کر رہی تھی۔جہاز میں بیٹھے بیٹھے ہی اسے یہ سوچتے ہوئے نیند آگئی تو وہ سو گئی۔عدن نے اس کا سر ایک طرف ڈھلکا دیکھا۔تو سیدھا کر کے اپنے کندھے پر رکھ لیا۔اور بے اختیار اس کے سر پر اپنے لب رکھ دیے۔سارا راستہ وہ اس کے کندھے پر سر رکھے ہوئے سوئی رہی۔دو گھنٹے ان کا دوہا قطر ایئرپورٹ پر سٹے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مسز اٹھ جاؤ کہ ساری نیند ادھر ہی پوری کرنی ہے"۔وہ اس کا چہرہ اپنے کندھے سے اٹھاتے ہوئے نرمی سے بولا۔تو مستجاب نے ایک دم سے آنکھیں کھول دیں۔اور خود کو اس کے اتنے قریب پا کر ایک دم سے پیچھے ہوئی تھی۔عدن نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔اور پھر اٹھ کر اوپر والی سیٹ سے سامان اٹھانے لگا تھا۔

شام تک وہ کراچی ایئرپورٹ پر موجود تھے۔اس کا سیکریٹری ذیشان انہیں لینے کے لیے ایئرپورٹ پر پہلے ہی موجود تھا۔

"سر اپنے فلیٹ میں جانے کا ارادہ ہے یا حویلی"۔ذیشان نے عدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔تو اس نے سوالیہ نظروں سے مستجاب کو دیکھا۔

"نہیں ہم حویلی ہی جائیں گے میں دادا جان سے جلد از جلد ملنا چاہتی ہوں"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے ہمیں حویلی ہی ڈراپ کر دو"۔اس نے ذیشان کو کہتے ہوئے سیٹ پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھی کیونکہ اس کی گردن اکڑ چکی تھی۔اور ذیشان اپنے باس کی اپنی بیوی کے آگے فرمانبرداری پر حیران ہوتا ہوا گاڑی کو گاؤں کی روڈ پر ڈال چکا تھا۔

دادا تو اپنے پوتا اور پوتی کو دیکھتے ہوئے خوشی سے ہی پاگل ہو گئے۔

"میرے بچو آنے کا تو بتانا تھا"۔وہ دونوں کے ماتھے کو باری باری چومتے ہوئے بولے۔

"اگر بتا کر آتے تو یہ سرپرائز کیسے دیکھتے"۔عدن نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو چوما۔اور ماں سے ملنے کے لئے کمرے سے نکل گیا۔

ماں نے جب عدن کو دیکھا تو اسے سینے سے لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا کدھر ہیں"۔ابھی ہی وہ دوائی کھا کر سوئے ہیں کیونکہ بہت پریشان ہیں ان دنوں۔۔۔۔۔۔وہ نامراد لڑکی ایسی پیچھے پڑی کے نااہل کروا کر ہی دم لیا تمہارے باپ کو"۔راشدہ بیگم نفرت سے بولی۔تو عدن آگے سے چپ کر گیا کیونکہ وہ بہت تھکا ہوا تھا۔اور آتے ہی کوئی بھی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اور ہاں امی آپ کی بہو بھی میرے ساتھ آئی ہے۔۔۔۔۔۔اور کوشش کریں کہ یہ بلاوجہ کی نفرتیں اپنے دلوں سے نکال دیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مستجاب کو اس کا اصل حق ملے"۔وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا۔

"مجھے تو پتا تھا کہ تم مجھ سے ملنے آئے ہو۔۔۔۔۔۔لیکن تم تو اپنی بیوی کی وکالت کرنے آئے ہو"۔ تسلیم ناگواری سے بولی۔کیونکہ مستجاب کے آنے کا سن کر اس کو تو اندر تک ہی آگ لگ گئی تھی۔اور عدن ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔اس کی نیند سے آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی لیکن وہ مستجاب کا منتظر تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آئی عدن نے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی۔اس نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔اور وارڈروب کی طرف بڑی۔کپڑے چینج کر کے فریش ہو کر وہ اپنے صوفے پر آ کر لیٹنے لگی۔

"اب تم وہاں پر نہیں ادھر میرے پاس ہی سوؤ گی"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اب ایسے کیا مجھے دیکھ رہی ہو ادھر آ کر لیٹو گی تو میں بھی سوؤں گا ناں"۔وہ اب کے جھنجھلا کر بولا تھا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے وہ کہ جیسے میں پہلے تمہارے ساتھ ہی سوتی ہوں"۔اس طرح حکم چلانے پر مستجاب کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اب سے تم میرے پاس ہی سوؤ گی"۔اس نے جیسے حکم صادر کیا تھا۔

"میں ادھر ہی ٹھیک ہوں"۔اس کے آج انوکھے حکم پر وہ پیچ وتاب ہیں کھاتی رہ گئی۔

"مستجاب میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔اس لئے شرافت سے یہاں پر آجاؤ نہیں تو اٹھا کر لے آؤں گا"۔اس کی دھمکی پر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور بیڈ پر جا کر اس سے کچھ فاصلے پر لیٹ گئی۔ لیکن وہ ایک ہی لمحے میں ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔ جس پر مستجاب کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔

"یہ کیا کر رہے ہو عدن"۔اس کی گرفت میں پھڑپڑائی تھی۔

بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔سکون سے سونا چاہتا ہوں۔۔۔خود تو سارے راستے میرے کندھے پر بڑے آرام سے سو رہی تھی۔اب مجھے سونے دو میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔

"عدن مجھے تھوڑا ٹائم تو دو"۔وہ اس کے سینے سے لگی گھٹے گھٹے انداز میں بولی۔

"کوئی بحث نہیں صبح بات ہو گی"۔یہ کہہ کر عدن نے مستجاب کو محسوس کرتے ہوئے سکون سے آنکھیں موند لیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ تو سو چکا تھا۔آخر اتنے دنوں کی دوری کا بھی تو بدلہ لینا تھا۔لیکن مستجاب کی نیند حرام ہو چکی تھی۔جب اسے اس کے پورا سونے کا یقین ہو گیا تو وہ اس کی گرفت سے بڑے آرام سے نکلی۔اور تھوڑا سا فاصلے پر لیٹ گئی۔اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرنے لگی۔جو اس کے اس انداز پر اپنی رفتار سے زیادہ تیز چل رہی تھیں۔عدن کے جارحانہ رویے کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔اور ماں سے کیا گیا وعدہ یاد آنے پر بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو بڑے آرام سے میرے دل اور روح پر قابض ہوا۔۔۔اور اب اپنا آخری پتہ پھینک رہا ہے۔۔۔۔ بڑے ماہر کھلاڑی ہوں تم عدن حیدر وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے اسے کتنی دیر اسے دیکھے گئی۔جوں جوں دیکھتی دل نئے سرے سے قربان ہوتا جا رہا تھا۔

"یا اللہ میری مدد کر۔۔۔۔میں اس شخص کو کسی بھی قیمت پر کھونا نہیں چاہتی"۔وہ دل ہی دل میں عدن کو دیکھ کر خدا سے دعائیں مانگ رہی تھی۔

★********★*********★

رضا بخاری تو زیادہ بزی ہی ہوتا تھا۔اس لیے وہ آج حنان کو لے کر اکیلی ہی باہر آ گئی۔اسے ڈھیر ساری شاپنگ کروائی اور پھر پلے لینڈ لے آئی۔وہ اپنی گاڑی ادھر کھڑی کر رہی تھی کہ اس کے پاس سے ہی میر ارسلان کی گاڑی گزری۔میر ارسلان نے اپنے ڈرائیور کو گاڑی پیچھے موڑنے کا کہا۔وہ گاڑی سے اتر کر اسی پلے لینڈ میں داخل ہوا۔جدھر جائشہ حنان کو لے کر داخل ہوئی تھی۔اس نے حنان کو جھولے پر بٹھایا تو اسے کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا۔سامنے دیکھا تو میر ارسلان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ کچھ قدم چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ھوں تم سناؤ"۔وہ حنان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ادھر سے گزر رہا تھا تمہیں دیکھا تو رہ نہیں سکا میں نے سوچا کہ کچھ باتیں ہی ہو جائیں"۔اس نے جائشہ سے جھوٹ بولا مناسب نہ سمجھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو میر ارسلان میں اب شادی شدہ ہوں اور تمہاری بھی شادی ہونے والی ہے۔۔اس طرح ہمارا پبلک پلیس پہ کھڑے ہو کر باتیں کرنا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے نہ کہ میڈیا میں کتنی بات اچھلتی ہے"۔ وہ اسے آرام سے سمجھاتے ہوئے بولی۔میر ارسلان کی آنکھوں میں ایک کرب اترا تھا۔

"تم کہو تو مر جاؤں جائشہ"۔وہ اذیت بھرے لہجے میں بولا۔

"میر ارسلان تم ایک میچور مرد ہو کیا بچوں جیسی حرکتیں کرتے پھر رہے ہو"۔وہ تھوڑی سی تلخ ہوئی تھی۔

اتنے میں حنان بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"ماما یہ انکل کون ہیں"۔وہ میر ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اسے اٹھا لیا۔

"کیسے ہو کیوٹ بے بی"۔وہ حنان کو پیار کرتے ہوئے بولا۔

"میں بی بی نہیں بوائے ہوں"۔حنان نے یہ کہا تو وہ دونوں بے ساختہ ہنسنے لگے۔

"کس کے بوائے ہو پاپا کے یا ماما کے"۔وہ اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"پاپا تو ہر وقت بزی رہتے ہیں میں مما کا بوائے ہوں"۔وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"بھئی کیا بات ہے جو بھی تمہیں دیکھتا ہے تمہارا گرویدہ ہو جاتا ہے"۔میر ارسلان اسے دیکھنے کے بولا۔

"اچھا بتاؤ تمہاری شادی کی تیاریاں کہاں تک پہنچیں"۔وہ اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے بولی۔

"جاری ہے شادی کی تیاریاں"۔وہ ایک گہرا سانس خارج کر کے بولا۔

"اچھا مما ز بوائے یہ تو بتاؤ کہ آپ کے پاپا مما سے پیار تو کرتے ہیں ناں"۔وہ حنان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پہلے والی ماما سے پیار کرتے تھے لیکن یہ والی ماما سے تو پیار بالکل بھی نہیں کرتے"۔حنان نے معصومیت سے یہ کہہ کر جائشہ کا پورا بھانڈا پھوڑ دیا تھا۔جس پر جائشہ میر ارسلان کو آنکھیں دکھانے لگی۔

"اس کا مطلب ہے کوئی پراگرس نہیں ہے۔۔۔۔۔یار میں اپنی زندگی سے خوش نہیں ہوں تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کیونکہ من چاہا ساتھی تمہارے ساتھ ہے"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے افسوس سے بولا۔

"میر ارسلان بہت غلط بات ہے آئندہ سے میرے بچے سے اس قسم کا کوئی سوال بھی مت کرنا۔۔۔۔۔نہیں تو بہت برا ہوگا"۔وہ غصے سے حنان کو اس کی گود سے لیتے ہوئے بولی۔

"سوری یار آئندہ ایسا نہیں ہوگا"۔وہ تھوڑا سا شرمندہ ہوا تھا۔

"اور اب تم بھی نہ روحی کے بارے میں سوچو۔۔۔یہی تمہارے حق میں بہتر ہے"۔وہ حنان کو لے کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔اور میر ارسلان اپنی بے اختیاریوں پر خود کو کوسنے لگا۔

★******★******"**★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جب صبح اٹھی تو عدن آفس جا چکا تھا۔اس نے تیار ہو کے دادا سے مل کر ناشتہ کیا۔اور گاڑی لے کر اس جگہ پر آگئی جہاں پر ہوسپیٹل تعمیر ہو رہا تھا۔ہاسپٹل کی تعمیر شروع ہو چکی تھی۔یہ دیکھ کر اسے ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔گاڑی سے اتر کر اس نے سارا جائزہ لیا۔اپنا سیل فون نکال کر عدن کو فون ملایا۔

"بولو مستجاب کیسے فون کیا۔؟"دوسری طرف سے جلدی سے کہا گیا۔

"میں ادھر آئی ہوں۔۔۔ہاسپٹل کی تعمیر تو تیزی سے جاری ہے"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب بعد میں بات کرتے ہیں ابھی میں کچھ بزی ہوں"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے آفس میں اس کے بلانے پر کافی عرصے بعد آیا تھا۔

"جو دولت آپ نے دبائی ہوئی ہے۔۔۔۔اس میں سے کچھ حق داروں کو بھی دے دیں"۔عدن نے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ملک دلاور کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے۔

"تم ہر وقت کیوں سمجھتے رہتے ہو کہ میں دوسروں کی دولت دبائے ہوئے ہوں"۔ وہ ذرا سخت لہجے میں بولا۔

"بابا ٹو دی پوائنٹ بات کرتے ہیں۔۔۔آپ کے اثاثوں کی چھان بین جاری ہے۔۔۔۔اور جو آپ نے چھپا کر رکھے ہیں ہو سکتا ہے کہ کچھ دنوں تک حکومت یا نیب ان کو ضبط کر لے۔۔۔اس لیے اس سے پہلے کچھ رقم دیں تاکہ ہوسپیٹل کی تعمیر میں مدد ہو سکے"۔وہ اپنی کہنی ٹیبل پر ٹکاتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے بولا۔

"اگر میں تمہیں کچھ رقم دوں تو کیا تم اپنے باپ کو غلط کہنا چھوڑ دو گے"۔ملک دلاور اسے پیسے دے کر بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لگانا چاہ رہا تھا۔ جس پر عدن حیدر کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"بابا اگر کوئی انسان اچھے کام کرے تو میں کون ہوتا ہوں اس کو غلط کہنے والا چاہے وہ میرا باپ ہو یا چاہے کوئی دوسرا انسان ہو"۔عدن اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"عدن ہو تو تم میرے بیٹے لیکن شروع سے ہی تم میرے خلاف جاتے رہے ہو۔۔۔۔۔۔پہلے بھی ایسا ہی تھا جب سے تمہاری زندگی میں وہ لڑکی آئی ہے تب سے تو تمہارا رویہ بالکل جارحانہ ہو گیا ہے"۔ دلاور ملک اس کو کچھ جتلاتے ہوئے لہجے میں بولا۔

"وہ لڑکی آپ کی بھتیجی اور میری بیوی اور آپ کی بہو بھی ہے۔۔۔۔۔اس لئے اس طرح آپ اسے مخاطب مت کیا کریں"۔عدن کو اپنی بیوی کے بارے میں اس طرح کا ہتک آمیز لہجہ برداشت نہ ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو بتائیں پھر کب تک دے رہے ہیں رقم"۔عدن اپنی سیٹ سے بے چینی سے اٹھا تھا۔اسی دوران اس کا فون پھر بجا تو اس نے فون کاٹ دیا۔دوسری طرف مستجاب اس کے فون کاٹنے پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

"ٹھیک ہے تمہیں دس کروڑ کا چیک مل جائے گا"۔ملک دلاور پتہ نہیں کس دل سے بولا تھا۔

"بابا بس دس کروڑ۔۔۔۔۔یہ بہت کم ہیں۔۔۔۔کم از کم تیس کروڑ تو دیں"۔عدن نے یہ کہا تھا ملک دلاور منہ کھول کر اپنے بیٹے کو دیکھنے لگ گیا۔

"ٹھیک ہے تمہیں بیس کروڑ کی رقم مل جائے گی اس سے زیادہ میں تمہیں نہیں دے سکتا۔۔۔۔اور اب مجھ سے امید بھی مت رکھنا"۔یہ کہتے ہوئے ملک دلاور اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔جو ہمیشہ دوسروں کی دولت لوٹتے ہوئے آیا تھا آج اپنی اولاد کے سامنے بے بس تھا۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔اور میں آپ کو تھینکیوں بالکل نہیں بولوں گا کیونکہ یہ رقم حق داروں کی طرف جا رہی ہے۔۔۔۔۔جو کہ بہت پہلے چلی جانی چاہیے تھی"۔وہ بھی عدن حیدر تھا اپنے اصولوں کا پکا۔

ملک دلاور خاموشی سے اسے دیکھتا ہوا اس کے آفس سے نکل گیا۔اور عدن کو کچھ سکون ملا تھا کہ اب ہوسپیٹل کی تعمیر تیزی سے ہو سکے گی۔یہ سوچتے ہوئے مستجاب کی طرف دھیان گیا تو فون اٹھا کر اسے فون کرنے لگا۔جو اس نے کاٹ دیا تو اسے پتہ چل گیا کہ اس کا فون دو دفعہ کاٹنے پر وہ ناراض ہے۔پھر اس نے میسج ٹائپ کیا۔

"مسز گھر آ کر مناؤں گا تو میرا منانا آپ کو پسند نہیں آئے گا اس لئے ابھی میرا فون اٹھاؤ"۔میسج تھا کہ کھلی دھمکی تھی اس لیے اس نے دوسری دفعہ عدن کے فون کرنے پر اسی وقت فون اٹینڈ کر لیا تھا۔

"کیا ہر وقت دھمکیاں لگاتے رہتے ہو عدن"۔فون اٹھاتے ہیں مستجاب نے منہ بنا کر کہا۔

"ناراض ہو"۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں ناراض ہونے لگی۔۔۔۔چاہے جتنی دفعہ مرضی میرا فون کاٹو"۔وہ بھنا کر بولی تو عدن کا قہقہہ بے ساختہ نکلا۔جس پر وہ خاصی بدمزہ ہوئی تھی

میرے ہمسفر میرے چارہ گر
یہ محبتوں کا کٹھن سفر
میرے ساتھ چل ذرا سوچ کر
میرے پاس زر نہ کوئی ہنر
پھر بھی دیکھ تو میرا حوصلہ
نہیں اور کچھ بھی تیرے سوا

میری دوستی میری زندگی
میری خاموشی میری بے بسی
میری صبح بھی میری شام بے
میرا علم بھی میرا نام بھی
کہ جو مل سکیں میرے دام بھی
وہ سبھی کچھ تجھ کو عطا کرے
میرے چارہ گر تو یقیں تو کر
مجھے مانگنا نہ آ سکا

Posted On Kitab Nagri

میں نے پھر بھی مانگی یہی دعا

کہ گواہی دے گا میرا خدا

میں نے جب بھی اس سے طلب کیا

نہیں مانگا کچھ بھی تیرے سوا

میرے ہمسفر میرے ہم نشین

پر جب بھی مانگی کوئی دعا

نہیں مانگا کچھ بھی تیرے سوا

جائشہ عشاء کی نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی۔پہلے تو اپنے ملکی حالات ٹھیک ہونے کی دعا مانگی کیونکہ وہ اپنے ملک سے بہت محبت کرتی تھی اور آئے دن کے ہونے والے دن دلدوز واقعات پر کڑھتی رہتی تھی۔پھر دھیان میں وہ بے رخ آیا تو آنسو لڑی کی صورت میں آنکھوں سے بہہ نکلے۔محبت آنسوؤں کی صورت میں بہہ رہی تھی۔

"اے اللہ مجھے پتا ہے کہ وہ بہت اچھے انسان ہیں اسی اچھائی کو دیکھ کر تو میں ان کی گرویدہ ہوئی تھی۔لیکن میں ابھی تک نہ ان کی زندگی میں کوئی بھی بہار لے کر نہیں آسکی۔۔۔! یااللہ مجھے اس قابل بنادے کہ رضا بخاری کی زندگی میں خوشیاں لاسکوں"۔کتنی دیر تک وہ دعائیں مانگتی رہی۔

"مما اب بس بھی کریں میں آپ کا کب سے ویٹ کر رہا ہوں"۔حنان نے پیچھے سے آکر اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں تو اس نے دعا ختم کر کے حنان کو اپنی گود میں بٹھالیا اور اس کو دیوانہ وار چومنے لگی۔کیونکہ ایک وہی تو

Posted On Kitab Nagri

اس کی زندگی میں خوشیوں کا محور و مرکز تھا اسے لگتا تھا کہ جیسے اس نے اسی کی کوکھ سے جنم لیا ہو۔رات کے دس بج چکے تھے اور رضا بخاری ابھی تک گھر نہیں آیا تھا وہ اس کو لے کر بیڈ پر آگئی۔اور اپنے ساتھ لگا کر سلا دیا۔جائشہ کو اب رضا پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔

"آج ذرا گھر آئیں میں آپ کی کلاس لیتی ہوں"۔وہ خود سے کہتے ہوئے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنا طائرانہ جائزہ لیا۔دوپٹہ اتار کر اپنے بالوں کو سنوارا۔ہلکی سی لپ اسٹک لگائی۔پھر اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر بعد اسے بھی نیند آگئی۔تو وہ بیٹھے بیٹھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سو گئی۔تقریبا بارہ بجے رضا کمرے میں آیا۔جائشہ کے آگے لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا۔اور وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بڑی بے ترتیب سی پڑی ہوئی تھی۔رضا نے آرام سے لیپ ٹاپ سے اس کا ہاتھ ہٹایا۔اور لیپ ٹاپ اٹھا کر سائیڈ پر رکھا۔جائشہ کو سیدھا کر کے لٹانے ہی لگا تھا۔کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے اس نے رضا کو زبردست طریقے سے گھورا۔پھر سامنے کلاک پر ٹائم دیکھا۔غصے سے بیڈ سے ہی اٹھ گئی۔

"کھانا لگاؤں"۔آواز میں دبا دبا غصہ تھا۔

"نہیں میں کھا کر آیا ہوں تم سو جاؤ"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے نکال کر واش روم کی طرف بڑھا۔تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

"کہاں سے آرہے ہیں آپ"۔اس نے اپنی بھنویں اچکا کر پوچھا۔لہجے میں غیر معمولی پن تھا۔

"تم کیوں اٹھ گئی ہو سو جاؤ آرام سے"۔یہ کہہ کر وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔!میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ اس وقت کہاں سے آرہے ہیں"۔اب کہ آواز میں غصے کا واضح اظہار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ میں نے تمہیں اتنا حق نہیں دیا کہ تم یوں مجھ سے پوچھ گچھ کرسکو"۔ یہ کہہ کر وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔اور اپنی آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش میں لگی رہی۔ پھر جارحانہ انداز میں رضا کی طرف بڑھی۔

"آپ مجھے بے شک حق نہ دیں لیکن میں حق رکھتی ہوں"۔ وہ اس کی آنکھوں سے بازو ہٹاتے ہوئے بولی۔ تو رضا نے چونک کر اس کے جارحانہ تیوروں کو دیکھا۔

"جائشہ پلیز میں اس وقت کوئی بھی بحث نہیں کرنا چاہتا"۔ یہ کہہ کر اس نے دوبارہ آنکھوں پر بازو رکھ لیے۔

"لیکن میں بحث کرنا چاہتی ہوں رضا صاحب"۔ یہ کہہ کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ تو رضا بخاری نے اسے گھور کر اسے دیکھا۔ لیکن اسے ابھی اس کی گھوریوں کی کب پرواہ تھی۔

"جائشہ مجھے غصہ مت دلاؤ جا کر سو جاؤ"۔ یہ کہہ کر وہ اس کی طرف سے کروٹ لے گیا۔

"میں آج آپ کا غصہ دیکھنا چاہتی ہوں"۔ بڑے آرام سے اس نے رضا کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ تو رضا غصے سے اس کی طرف مڑا۔ ایسا اچانک ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ رضا کے سینے سے آلگی ایک دم سے وہ پیچھے ہوئی تھی۔ دھڑکنوں میں ارتعاش برپا ہوا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر تک وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔

"میں تو شاید آپ کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔۔۔ آپ کی نظر میں شاید بیکار چیز ہوں۔۔۔۔ لیکن اپنے بیٹے کی طرف سے لاپرواہی میں بالکل برداشت نہیں کروں گی"۔ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ رضا بخاری کے لئے اس کا لمس جان لیوا ثابت ہو رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آج جائشہ کے لمس سے پگھل جائے گا۔ اس نے بڑے آرام سے اسے پیچھے ہٹایا۔ اور ادھر جائشہ کو بھی لگ رہا تھا کہ اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔ وہ شاید اب رضا کے لمس سے آشنائی چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز جا کر سو جاؤ کوئی ضروری کام تھا اس لیے لیٹ آیا ہوں"۔رضا بخاری اب زچ ہو چکا تھا۔

"کیا اپنے بیٹے سے بھی زیادہ ضروری کام تھا۔۔۔پتا ہے وہ آپ کو یاد کر کر کے سویا ہے۔۔۔اور یہ میں بالکل برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔آپ ٹائم ہی کتنا دیتے ہیں ہمیں۔۔۔روز انتظار کر کر کے آنکھیں تھک جاتی ہیں۔۔۔۔نہ آپ کو کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا ہوش ہے پتہ نہیں کن چکروں میں پڑے ہوئے ہیں"۔وہ اب غصے سے پھٹ ہی تو پڑی تھی۔رضا بخاری اس کے اس انداز پر پہلے تو غصے میں آیا تھا لیکن اب اس کے آخری الفاظ پر اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگا۔خالص بیویوں والا انداز تھا اس کا۔

"چکر تو ہیں میرے"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"کیا مطلب کون سے چکر ہیں"۔اس نے تڑپ کر سر اٹھایا تھا۔

"یہ میں اب تمہیں نہیں بتا سکتا"۔یہ کہتے ہوئے وہ پھر نیم دراز ہو گیا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے میں تو پوچھ کر ہی دم لوں گی۔۔۔بتائیں مجھے کون سے چکروں میں پڑے ہوئے ہیں"۔ وہ اب ضدی انداز میں بولی۔دل عجیب سے وہموں کا شکار ہو رہا تھا۔

"گارمنٹس کا سنگاپور سے کافی مال منگوایا ہے۔۔۔اسی سلسلے میں فیکٹری گیا ہوا تھا۔۔۔اب تم بلاوجہ شکی بیویوں والے انداز نہ اپناؤ۔۔۔اور آرام سے سو جاؤ آج کل بہت زیادہ تنگ کرنے لگی ہو تم"۔رضا بخاری نے اسے وضاحت دینی ہی ضروری سمجھی اسے پتا تھا کہ وہ اس کی جان نہیں چھوڑے گی۔وہ کتنی ہی دیر تک بیٹھ کر اسے دیکھتی رہی۔

"یار اب سو جاؤ پلیز"۔رضا کے لہجے میں ریکویسٹ تھی۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آئندہ آپ رات کا کھانا گھر پر ہی کھائیں گے۔۔۔۔۔نہیں تو ساری رات آپ کو سونے نہیں دوں گی۔۔۔ہم دونوں پاگلوں کی طرح آپ کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور آپ کو کچھ خیال ہی نہیں ہے"۔وہ یہ دھمکی لگا کر اپنی جگہ پر آکر لیٹ گئی۔تو رضا صرف اسے دیکھ کر رہ گیا۔کیونکہ دن بدن اس کا رویہ جارحانہ ہوتا جا رہا تھا۔وہ اپنے لمس سے آشنائی کروا کر بڑے آرام سے سو گئی تھی۔رضا بخاری بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا۔کیونکہ اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے اور رانیہ کے پیار کے کئی مناظر گھوم گئے تھے۔

★*****★**********★

داداجان جان کی طبیعت خراب تھی۔مستجاب ان کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔عدن ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔

"بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں"۔وہ دادا کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔دادا کی طبیعت کی خرابی کا سوچ سوچ کر اس کا دل بڑے وہموں کا شکار ہو رہا تھا۔

"تم دونوں ٹھیک ہو ناں آپس میں۔۔۔۔!تو تمہارا دادا تو بلکل ٹھیک ہی ٹھیک ہے"۔وہ اس کے سر کو چومتے ہوئے بولے۔

"ہم دونوں آپس میں بالکل ٹھیک ہے دادا جان۔۔۔۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولی۔

"لیکن عدن کی آنکھوں میں میں نے اداسی دیکھی ہے مستجاب۔۔۔۔۔جتنی وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔شاید تم اس سے اتنی محبت نہیں کرتی"۔دادا نے آج اس سے کھل کر بات کی تو ایک لمحے کے لیے تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان ایسی بات نہیں ہیں۔۔۔۔۔میں بھی آپ کے پوتے سے بہت محبت کرتی ہوں"۔جو سچ وہ اپنے آپ سے بھی چھپا رہی تھی۔داداکے سامنے بیان کر دیا۔جس پر ان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔

"اب مانو ناں کہ میں نے تمہارے لئے ایک ہیرے کا انتخاب کیا ہے"۔وہ آج اس سے اپنی بات تسلیم کروانا چاہ رہے تھے۔

"داداجان آپ بھی بڑے چالاک ہیں۔۔۔۔خوش ہو جائیں آپ کا پلان کامیاب ہو چکا ہے"۔مستجاب نے یہ کہا تو انہوں نے اسے سینے سے لگالیا۔

"میرے بچو اللہ تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔۔۔اب میں سکون سے مر سکوں گا"۔

داداجان آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں"۔ان کی اس بات پر مستجاب کا دل دکھا تھا۔اسی وقت عدن کمرے میں داخل ہوا۔اور دادا کو سلام کیا۔اس کے بال گیلے تھے۔جس سے مستجاب نے اندازہ لگایا کہ پتا نہیں وہ کب کا آیا ہوا ہے۔

"اتنی لیٹ کیوں آئے ہو بچے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔جبکہ مستجاب کا منہ تھوڑا سا پھولا ہوا تھا۔

"داداجان اتنے دنوں بعد آفس گیا تھا تو بہت سے کام بکھرے پڑے تھے"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا تم دونوں میں کوئی ناراضگی چل رہی ہے"۔وہ مستجاب کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"نہیں داداجان ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔

"کھانا لگاؤں"۔مستجاب دادا کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"نہیں میں کھا کر آیا ہوں"۔اس نے یہ کہا تو مستجاب پھر دادا کے پاس بیٹھ گئی۔دادا نے بڑے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی آپ مجھے کیا دیکھ رہے ہیں اپنے پوتے سے پوچھیں ناں کہ اس نے میرا دو دفعہ فون کیوں کاٹا تھا۔۔۔اب اتنا کیا بزی ہو نا کہ میرا فون ہی کاٹ دے"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو دادا جان اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے لگے۔

"میں تمہارے کان ابھی کھینچتا ہوں میری پوتی کا فون کیوں کاٹا"۔اب وہ مصنوعی غصے سے عدن کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"محترمہ اگر میں تمہاری شکایتیں لگانے پہ آگیا تو دادا جان سے بڑی بری ہو گی تمہاری"۔وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔کھلی دھمکی لگا گیا۔جس پر اس نے کھا جانے والے انداز سے عدن کو دیکھا۔

"میری پوتی تو اتنی اچھی ہے۔۔۔تم اس کی شکایت کیا لگاؤ گے"۔وہ مستجاب کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولے۔

"دادا جان اٹس ناٹ فیئر"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا جو پرپل کلر کی شلوار قمیض میں لاپرواہی سے دوپٹہ ایک سائیڈ پر ڈالے اس کے دل میں سما رہی تھی۔دادا کی اپنی سائڈ لینے پر وہ بچوں کی طرح خوش ہو گئی تھی۔اور عدن کو کچھ جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"مان گیا میں آپ کو بیگم صاحبہ۔۔قابو کرنے میں تو آپ ماہر ہیں"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا تو دادا کھل کر مسکرائے تھے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔؟کس کو قابو کیا ہے میں نے"۔

اس نے ناگواری سے عدن کو گھورا۔

"پہلے میرے دادا جان کو قابو کیا۔۔۔اور پھر مجھ غریب کو"۔اس بات پر اس نے دانت کچکچا کر عدن کو دیکھا تھا۔

"بھئی نہ تنگ کرو میری بیٹی کو"۔دادا نے اسے ہلکا سا گھر کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو مجھے نظر آرہا ہے کہ پوتی کے ہوتے ہوئے پوتا کہاں نظر آئے گا آپ کو"۔وہ مصنوعی ناراضگی سے بولا۔

"تم دونوں دو کہاں ہو میرے لیے۔۔۔ایک ہی تو ہو"۔دادا جان نے یہ کہا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے۔

"اچھا اب آپ آرام کریں۔۔۔ہم چلتے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور مستجاب کو بھی دیکھا جو اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔

"سونا نہیں کیا؟"وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں ابھی میں کچھ دیر اپنے دادا کے پاس بیٹھوں گی تم جا کر سو جاؤ"۔اس نے یہ کہا تو عدن کو پتہ چل گیا کہ وہ کس چیز کا گریز برت رہی ہے۔

"جاؤ بیٹا تم۔۔۔!میں بھی اب آرام کرنا چاہوں گا"۔دادا نے اپنے پوتے کی آنکھوں میں بے چینی دیکھ لی تھی۔مستجاب برا سا منہ بنا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔لیکن وہ اپنے کمرے میں آنے کے بجائے کچن کی طرف بڑھی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کہاں جا رہی ہو"۔

"کچھ کھانے کے لئے کچن میں جا رہی ہوں"۔وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"کس چیز سے ڈر رہی ہو۔۔۔"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں ڈرنے لگی بھلا"۔

تو پھر یہ گریز کیسا؟وہ اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آج کچھ بہت ضروری باتیں کرنی ہیں تم سے۔۔۔۔ کھانا کمرے میں ہی لے آؤ"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ سوچنے لگ گئی کہ اب وہ کیا کرے۔ بلاوجہ ہی کچن میں آکر بیٹھ گئی۔ کیونکہ بھوک تو اسے بالکل بھی نہیں تھی۔ عدن نے پندرہ بیس منٹ تک اس کا انتظار کیا لیکن وہ نہ آئی۔ کوفت زدہ ہو کر وہ کچن میں آیا تو اسے ایسے ہی بیٹھے پایا۔ غصے سے کنپٹیاں سلگ اٹھیں۔ جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں تمہارا پاگلوں کی طرح انتظار کر رہا ہوں اور تم ادھر ایسے بیٹھی ہوئی ہو جیسے ادھر بیٹھنے کے علاوہ تمہارے پاس کوئی ضروری کام ہے ہی نہیں"۔ وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر کمرے میں لے گیا۔

"مجھے نیند آرہی ہے عدن"۔ اپنا آخری حربہ آزمایا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"لیکن مجھے بالکل بھی نہیں آ رہی۔۔۔اور تمہیں بھی آج سونے نہیں دوں گا"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

تو مستجاب کا دل اپنی رفتار سے زیادہ تیز بھاگنے لگا۔اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔۔۔بہت افسوس ہو رہا ہے تم پر۔۔۔تم ابھی تک مجھے سمجھی ہی نہیں"۔وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔مستجاب کو لگا کے وہ اس کے چاروں اطراف ایک ایسی محبت کی زنجیر باندھ چکا ہے۔جس میں وہ قید ہو کر رہ گئی ہے۔اب اس کا دل بھی اس قید پر خوش تھا۔

"کیا بات کرنی ہے؟"وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔

"پہلے اپنا موڈ تو ٹھیک کرو"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے موڈ میرا"۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک نہیں ہے"۔

"کیا چاہتے ہو"۔اسنے تنگ آکر پوچھا۔

"اگر اپنی چاہت بتادی تو سن کر پاگل ہی نہ ہو جانا مسز"۔وہ ہاتھ کی انگلی سے اس کا چہرہ اٹھاتے ہوئے بولا۔ آنکھوں میں جذبوں کا طوفان برپا تھا۔مستجاب کے دل کی حالت بھی بہت بری ہو رہی تھی۔ نظر اٹھا کر دیکھا۔تو تاب نہ لا سکی۔پھر نگاہیں جھکا لیں۔

"عدن پلیز ایسے مت دیکھو"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"تم تو میری نظروں کی تاب نہیں لا سکتی مسز۔۔۔ادھر دیکھو میری طرف"۔اب کے اس نے پھر سے چہرہ اٹھایا۔اور اس کو نظر بھر کر دیکھا۔جو اس وقت پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا۔وہ بے ساختہ اس کے سینے پر مکے برسانے لگی۔وہ ہنسنے لگ گیا۔

"یار سارے رومینٹک موڈ کا ستیاناس کر دیا تم نے"۔

"اب ایسے میری طرف دیکھا ناں تم نے۔۔۔!تو اور ماروں گی"۔وہ مصنوعی غصے سے بولی۔

"اچھا چلو اب میں تمہیں بالکل تنگ نہیں کرتا۔۔۔تھوڑی سی سنجیدگی سے گفتگو ہو جائے تو بہتر ہے"۔وہ ایک دم سنجیدہ ہوا تھا۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی۔تھوڑی دیر وہ خاموش رہا۔

"دیکھو مستجاب جن حالات میں ہماری شادی ہوئی ہے وہ کچھ اور قسم کے حالات تھے۔۔۔اور اب حالات کچھ اور قسم کے ہیں۔۔۔تب نہ تم نے مجھے دل سے قبول کیا تھا اور نہ میں نے۔۔۔لیکن آہستہ آہستہ اب ہم دونوں میں انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ ایک پریکٹیکل لائف شروع

Posted On Kitab Nagri

کروں۔۔۔چاہے تم کچھ دنوں کا ٹائم لے لو۔۔۔۔لیکن وہ دن ہی ہوں گے۔۔۔مہینے نہیں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے بولا۔مستجاب کو جس چیز کا ڈر تھا وہی ہو رہی تھی۔

"عدن مجھے ٹائم چاہیے۔۔۔تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔لیکن میں کتنا ٹائم لیتی ہوں اس کا میں تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکتی"۔وہ اب اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"کیا مطلب کتنا ٹائم۔۔۔؟بس کچھ دنوں کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔۔۔اب میں مزید خود کو اذیت نہیں دے سکتا مستجاب۔۔۔۔تم سے دور رہنا اب بالکل ناممکن لگ رہا ہے۔۔۔ایک دو دن کا میں تمہیں ٹائم دے رہا ہوں۔۔۔خود کو سمجھا لو تو یہ ہم دونوں کے حق میں بہتر ہے"۔وہ دو ٹوک انداز میں بولا تو وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

"دیکھو عدن جب ہماری شادی ہوئی تھی تو میری ماما بالکل اس شادی سے خوش نہیں تھی۔۔۔میں نے ان سے وعدہ کیا تھا۔کہ یہ شادی صرف کاغذی حد تک ہی ہو گی۔۔۔۔لیکن یہ سب جو ہو رہا ہے انہوں نے مجھے بولا تھا کہ یہ سب ہو گا۔۔۔لیکن میں اس وقت ان کی بات پر یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔انہیں تم سے کوئی پرابلم نہیں ہے عدن۔۔۔انھیں صرف تمہاری فیملی سے پرابلم ہے۔۔۔۔مما کو آنے دو۔۔میں ان سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔جب میں انہیں اعتماد میں لے لوں گی تب ہی میں تمہارے ساتھ اچھے طریقے سے ایک نئی زندگی شروع کر سکتی ہوں۔۔۔امید ہے تم میری بات سمجھو گے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"یہ تو بہت زیادتی ہے ناں مستجاب۔۔۔اب پتہ نہیں وہ کب مانیں گی۔۔۔اتنی دیر تک ہمارا مسئلہ لٹکا ہی رہے گا"۔وہ تھوڑی پریشانی سے بولا۔

"میں کوشش کروں گی کہ وہ جلد از جلد مان جائیں"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولی۔تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"امید کرتا ہوں کہ تم اپنی مما کو جلد از جلد منالو گی"۔یہ کہہ کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا ہو۔کیونکہ عدن کے لئے اس کا دل بھی پاگل ہو رہا تھا۔

"تم جدھر سونا چاہتی ہو سو جاؤ بیڈ پر سونا چاہتی ہو بیڈ پر سو جاؤ۔۔۔۔!تمہاری اپنی مرضی ہے"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور مستجاب کو پتہ تھا کہ وہ کتنی دیر تک سگریٹوں کے ساتھ ساتھ خود کو بھی جلائے گا۔

یہ لمحہ میرے لیے بھی بہت بھاری ہے عدن۔۔اس کا دل بھی اس سے عشق کا اقرار کر رہا تھا۔عدن کی بے چینیاں اس کو اپنے اندر تک محسوس ہو رہی تھی۔وہ اسی کے بارے میں سوچتے سوچتے بیڈ پر ہی لیٹ گئی۔کافی دیر بعد عدن کمرے میں آیا۔تو اس کو بیڈ پر سوتے دیکھ کر ایک مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔دل میں کہیں اطمینان اترا تھا۔کہ وہ یک طرفہ آگ میں نہیں جل رہا۔وہ اس کے قریب ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔کتنی ہی دیر تک اس کی براؤن آنکھیں اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کرتی رہی۔اس کا ایک ہاتھ پکڑ اپنی گرفت میں لیا اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔

★*******★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر ارسلان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی۔اس نے فون کر کے عدن کو آگاہ کر دیا تھا۔اور جائشہ کو بھی فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اس کی شادی پر ضرور آئے۔

تسلیم بیگم کی جس دن فلائٹ تھی اسی دن عمیر کی امی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔تو انہوں نے فلائٹ کینسل کروا دی۔کیونکہ ڈاکٹر عمیر نے ان کا ہر موقعے پر ساتھ دیا تھا۔عدن نے مستجاب کے ہاسپیٹل میں اندر اور باہر کی طرف کئی کیمرے نصب کروا دیے تھے۔تاکہ اس کی حفاظت بھی ہوتی رہے۔جب دل کی بے چینی بڑھتی تو وہ اپنا موبائل

Posted On Kitab Nagri

کھول کر بیٹھ جاتا اور کیمرے میں مستجاب کی ایک ایک حرکت دیکھتا۔وہ بہت پروفیشنل قسم کی ڈاکٹر تھی۔جب کام کر رہی ہوتی تو اسے کسی چیز کا ہوش نہ ہوتا تھا۔ابھی وہ اپنا موبائل آن کر کے مستجاب کو ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے سیکرٹری ذیشان نے اسے بتایا کہ مس جائشہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔جائشہ کی آمد پر وہ چونکا تھا۔

"ٹھیک ہے بھیج دو"۔یہ کہہ کر اس نے موبائل آف کیا اور سوچنے لگ گیا کہ جائشہ کو اس سے کیا کام ہو سکتا ہے۔اسی وقت وہ اس کے روم میں داخل ہوئی۔

"جی مس جائشہ کیسے آنا ہوا"۔وہ نارمل لہجے میں بولا۔

"جی آج ایک بہت امپورٹینٹ بات کرنے آئی ہوں" یہ کہہ کر وہ عدن کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مسٹر عدن اپنے بابا کی نااہلی کے بارے میں تو آپ کو معلوم ہو گا۔۔۔"۔

"دیکھیں میں آپ سے پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ میرا سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے"۔وہ تھوڑا تلخ ہوا تھا۔

"میری پوری بات تو سن لیں مسٹر عدن۔۔۔!میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آپ اپنی بابا کی جگہ پر الیکشن لڑیں۔۔۔اگر آپ جیت گئے تو آپ ان سے زیادہ بہتر طریقے سے کام کر سکتے ہیں"۔اس نے اپنے آنے کا اصل مدعا بیان کیا۔

"آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ میں ان سے بہتر طریقے سے کام کر سکتا ہوں"۔عدن نے اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے سوال کیا۔

"آپ مجھے اپنے بابا کی طرح نہیں لگتے۔۔۔جبکہ آپ کا دوسرا بھائی حسام وہ بالکل آپ کے بابا کی کاپی ہے۔۔۔اور آپ کے مقابلے میں جو چوہدری اکرام ہے۔۔وہ بھی انتہائی کرپٹ انسان ہے۔۔حسام جیتے یا

Posted On Kitab Nagri

چودھری اکرام جیتے۔۔۔دونوں ہی برابر ہیں۔۔۔۔اگر آپ جیت گئے تو اپنے گاؤں کی اور بہت سے کاموں میں اپنے ملک کی حالت سدھار سکتے ہیں"۔وہ بڑے ٹھوس طریقے سے بولی تو عدن ایک لمحے کے لیے چپ کر گیا۔

"مس جائشہ میں پہلے سے ہی بزنس کی بہت ساری الجھنوں میں گرفتار ہوں۔۔۔مجھے سیاست بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔اور نہ میں اس میدان میں آنا چاہتا ہوں"۔اس کے واضح انکار پر جائشہ کو مایوسی ہوئی تھی۔

"پھر بھی سوچیئے گا ضرور"۔یہ کہہ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ائی ایم سوری آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے چائے منگواتا ہوں"۔عدن کو یاد آنے پر تھوڑی سی شرمندگی نے آن گھیرا۔اسی وقت عدن کے موبائل پر بیل ہوئی۔مستجاب کا فون تھا۔اس نے ویڈیو کال کی تھی۔اس نے فون بند کر کے اسے میسج کر دیا کہ وہ بزی ہے۔جس پر مستجاب کو بہت غصہ آیا تھا۔

نہیں میں اس وقت بہت جلدی میں ہوں۔۔۔چائے پھر سہی"۔یہ کہہ کر وہ عدن کو خداحافظ کہتے ہوئے اس کے آفس سے باہر نکل آئی۔آج وہ جلدی گھر آگئی تھی کیونکہ اسے گھر میں بہت ضروری کام نمٹانا تھا۔

اس نے ملازمہ کے ساتھ مل کر رانیہ کی سب تصویریں دیواروں سے اتار دی تھیں۔ملازمہ تو بہت ڈر رہی تھی۔ لیکن جائشہ نے آگے بڑھ کر زیادہ تر تصویریں خود ہی اتار دیں۔ملازمہ تو جانتی تھی کہ رانیہ رضا کے لیے کتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہے اس لیے وہ ڈر رہی تھی۔جبکہ ڈر تو جائشہ بھی رہی تھی لیکن اس نے یہ کرنا تھا۔اسے پتا تھا کہ جب رضا رانیہ کی تصویریں دیکھتا تھا تو وہ ہر روز ایک نئی اذیت میں گرفتار ہو جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج رضا گھر ٹائم پر لوٹا تھا۔ جائشہ کی دھمکی کام کر گئی تھی۔ جب وہ کمرے میں آیا تو خالی دیواریں اس کا منہ چڑا رہی تھی۔ ایک دم فشار خون بلند ہوا۔ تو جائشہ کو غصے سے آواز دی۔ اندر سے تو وہ ہول رہی تھی لیکن اسے اس چیز کا مقابلہ کرنا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔؟" وہ دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب میں نے کیا کیا ہے"؟ وہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی رانیہ کی تصویریں اتارنے کی"۔ وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

"یہ سب بہت ضروری تھا رضا صاحب۔۔۔۔ میں آپ کو ہر روز نئ تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ اس لئے میں نے انہیں اتارنا ہی بہتر سمجھا"۔ اس نے تھوڑی سی وضاحت کی لیکن رضا کا غصہ کم نہ ہو سکا۔

"اگر اپنی خیریت چاہتی ہو تو جیسے تصویریں اتاری ہیں ویسے ہی لا کر دیوار پر لگا دو"۔ وہ غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔

"میں نہیں لگاؤں گی"۔ وہ بھی ضدی انداز میں بولی۔

"تم ہوتی کون ہو ایسا کرنے والی۔۔۔ میری زندگی میں ابھی تمہاری اتنی اہمیت نہیں ہے۔۔ کہ تم ایسے کام کرو"۔ رضا دانت پیستے ہوئے غصے سے دھاڑا۔ تو احساس توہین سے جائشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"اب میرے سامنے یہ رونا بند کرو جو کہا ہے ویسے کرو"۔ اب وہ غصے سے دھاڑا تو حنان بھاگتا ہوا کمرے میں آیا۔ جائشہ کو جب روتے دیکھا تو وہ اس سے چمٹ گیا۔

"پاپا آپ میری ماما کو ڈانٹ رہے ہیں آپ بہت گندے ہیں۔۔۔ میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گا"۔ یہ کہہ کر وہ جائشہ کے آنسو صاف کرنے لگا۔ تو رضا غصے سے کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ جو مرضی کرلیں میں یہ تصویریں کبھی بھی نہیں لگاؤں گی وہ دل ہی دل میں ارادے باندھ رہی تھی آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

جائشہ روتے روتے ہی حنان کو ساتھ لگائے سو گئی تھی۔رضا بہت دیر سے رات کو گھر لوٹا۔اپنے کمرے میں آیا تو شدید غصے کی لہر اس کے اندر اٹھی۔وہ حنان کو ساتھ لگائے سو رہی تھی۔رضا نے اپنے کپڑے چینج کیے اور اسٹڈی روم میں سونے کے لیے چلا گیا۔

★******★********★

ہاسپٹل کی تعمیر پر تیزی سے کام جاری تھا۔ڈاکٹر فروا اور ڈاکٹر شرجیل مستجاب کا بہت اچھے طریقے سے ساتھ دے رہے تھے۔گاؤں کے لوگوں نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا کے اب بیماروں کا بہت اچھے طریقے سے علاج ہو رہا تھا۔سب لوگ ڈاکٹر مستجاب کو دعائیں دیتے نہ تھکتے تھے۔عدن اپنی ضروری میٹنگ بھگتا چکا تو اسے ایک دم سے مستجاب کا خیال آیا تو اس کو فون ملا لیا۔

"مسز میں اپنے ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں اس کے ساتھ ادھر آ جاؤ۔۔۔۔تمہیں بہت ساری شاپنگ کروانی ہے"۔

"عدن میں تھوڑی بزی تھی"۔وہ اس وقت مریضوں کا چیک کر رہی تھی۔

"ڈاکٹر فروا اور ڈاکٹر شرجیل ادھر ہی ہے ناں وہ چیک کرلے گے مریضوں کو۔۔۔۔میں ابھی تھوڑا فری ہوں۔۔۔۔اس لئے بس جلدی سے آجاؤ"۔یہ کہہ کر اس نے اس کی بات سنے بغیر ہی فون بند کر دیا۔تھوڑی دیر بعد ڈرائیور اسے لینے آیا تو وہ چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی کیونکہ اسے پتا تھا کہ اگر اس نے انکار کیا تو عدن کو بہت

Posted On Kitab Nagri

غصہ آئے گا۔وہ اس کے آفس پہنچی تو وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔گاڑی کی چابی اٹھا کر اس کو اشارہ کر کے باہر نکل آیا۔ تو وہ بھی اس کے پیچھے چلی آئی۔

"کیا بات ہے مسز موڈ کچھ خراب ہے"۔وہ گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں بزی تھی۔۔۔۔اگر نہ آتی تو تم نے ناراض ہو جانا تھا"۔وہ منہ بنا کر بولی تو عدن مسکرانے لگا۔

"اچھا میری ناراضگی کی پرواہ ہے"۔وہ شاید اسے چھیڑنے کے موڈ میں تھا۔

"مجھے نہیں پتہ"۔یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف دیکھنے لگ گئی۔

"اچھا اب پہلے یہ بتاؤ اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو پہلے کچھ کھا لیتے ہیں۔۔۔۔پھر شاپنگ کے لیے نکلتے ہیں"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں میں لنچ کر کے آئی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ باہر دیکھنے لگ گئی۔تو اس نے گاڑی روک دی۔اس نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا۔

"گاڑی کیوں روک دی"۔

"پہلے اپنا موڈ درست کرو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے آرام سے اپنا سر پچھلی سیٹ پر ٹکایا۔

"ہر وقت دھونس ہی جماتے رہتے ہو"۔وہ جل کر بولی۔

"اپنا چہرہ میری طرف کرو مسز"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ سے چہرہ اپنی طرف کیا۔

"تمہیں دیکھنے کے لیے تو میں نے اپنی اتنی ضروری میٹنگ جلدی سے نمٹائی ہے۔اور تم چہرہ موڑے بیٹھی ہو"۔وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔تو مستجاب کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب نہیں موڑتی گاڑی چلاؤ"۔وہ ہار ماننے والے انداز میں بولی۔تو عدن نے مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔ اس نے گاڑی ایک بہت بڑے شاپنگ پلازے کے سامنے روک دی۔

"کہاں لے آئے ہو"۔وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولی۔

"جب سے شادی ہوئی ہے میں تمہیں کھل کر شاپنگ نہیں کروا سکا۔۔۔میر ارسلان کی شادی ہے اور میں چاہتا ہوں تم اپنے لیے کچھ اچھے ڈریسز خرید لو"۔وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے پلازے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا۔

"عدن میرے کپڑے پہلے سے ہی اتنے زیادہ پڑے ہوئے ہیں یہ فضول خرچی کیوں کر رہے ہو"۔اس نے یہ کہا تو اس نے حیرت زدہ ہو کر اسے دیکھا۔

"لڑکیاں تو شاپنگ کرنے کے لیے پاگل ہو جاتی ہیں۔۔۔تم عجیب لڑکی ہو"۔

"جتنے پیسے ادھر لگاؤ گے۔۔۔ہاسپٹل کے لیے بچا کر رکھ لو"۔اس نے یہ کہا تو عدن کی چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آ گئی۔بے ساختہ دل ہی دل میں اپنے دادا کے انتخاب کو داد دینے لگا۔کہ انہوں نے کتنے خوبصورت دل کی مالک لڑکی کا اس کے لئے انتخاب کیا تھا۔جو اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دے رہی تھی۔

"ڈونٹ وری پاپا سے پیسے لے چکا ہوں۔۔۔اب یہ تعمیر رکے گی نہیں دوڑے گی۔۔۔اگر کچھ کمی رہ گئی تو میں ہوں ناں"۔اس نے یہ بتا کر مستجاب کو ایک دم خوش کر دیا۔پھر نہ نہ کرتے ہوئے بھی اسے ڈھیر ساری شاپنگ کروا دی۔وہ اپنے اوپر حیران ہو رہا تھا۔کہ مستجاب کی محبت نے اسے کتنا بدل کر رکھ دیا تھا۔وہ لڑکیوں کی شاپنگ کے نام سے بھی بھاگتا تھا۔کیونکہ وہ ایک دو دفعہ آپی کے ساتھ آیا تو سخت بیزار ہوا تھا۔اور آج وہ مستجاب

Posted On Kitab Nagri

کے لیے ایک ایک چیز بڑے شوق سے خرید رہا تھا۔نہ نہ کرتے ہوئے بھی اس نے اس کے لیے بہت مہنگے پانچ چھ سوٹ اور میچنگ جوتے بھی لے لئے۔

"اچھا اگر کاسمیٹکس کا سامان لینا ہے تو لے لو"۔وہ کاسمیٹکس کی شاپ دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اس شاپ میں داخل ہوئی اور تھوڑی بہت کاسمیٹکس کی چیزیں لے لیں۔

"اپنے لیے بھی تو کچھ لو ناں"۔ایک دم خیال آنے پر مستجاب نے کہا۔

"آج تمہارا دن ہے۔۔۔اس لیے صرف تمہاری ہی شاپنگ ہو گی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں کوئی خاص دن ہے"۔وہ اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"ایک ماہ بعد ہمارے نکاح کی انیورسری ہے۔۔۔کچھ یاد آیا"۔عدن اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔ایک سال میں کتنا کچھ بدل گیا تھا ان کے دلوں کے حالات جذبات احساسات سب کچھ ہی تو بدل گیا تھا۔

وہ رات کا کھانا پیک کروا کر مستجاب کو لے کر اپنے فلیٹ میں ہی آ گیا تھا۔

"عدن گھر نہیں جانا کیا"۔وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولی۔

"دیکھتا ہوں ابھی تمہارے لئے کچھ سرپرائز ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ چابی لگا کر دروازہ کھولنے لگ گیا۔دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو وہ بھی اس کی تقلید میں پیچھے چلی آئی۔اور اس کے سرپرائز کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔

"ایسے کرو کھانا نکالو بڑی بھوک لگی ہوئی ہے"۔

وہ یہ کہہ کر واش روم کی طرف بڑھا۔تو اس نے اپنے سر سے دوپٹہ اتارا۔بالوں کو انگلیوں سے سنوارا۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ ہاتھ دھو کر برتنوں میں کھانا نکالنے لگ گئی۔وہ باہر نکلا تو ایک لمحے کیلیئے اسے دیکھ کر رہ گیا۔اس کے گال بالکل گلابی ہو رہے تھے۔سنہری بال چہرے کی کچھ اور ہی چھب دکھلا رہے تھے۔آج اس نے سفید رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پر بڑا جچ رہا تھا۔اپنے اوپر گہری نظروں کا احساس ہوا تو اس نے سر اٹھایا عدن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کھانا نہیں کھانا کیا"۔وہ اس کی نظروں سے جز بز ہوتے ہوئے بولی۔تو اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔

"وائٹ کلر تم پر بہت سوٹ کر رہا ہے"۔وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"مجھ پر ہر کلر سوٹ کرتا ہے جناب"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"اتنا غرور ٹھیک نہیں ہوتا مسز"۔وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"غرور کہاں۔۔۔اس خدا کی شکر گزار ہوں کہ جس نے اچھی شکل دی ہے"۔وہ سادگی سے کہہ کر کھانا کھانے لگ گئی۔تھوڑی دیر بعد دروازے پر بیل ہوئی تو عدن کھانا چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھا۔واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت پیکنگ والا ڈبہ سا تھا۔

"اس میں کیا ہے"۔اس نے تجسس سے پوچھا

"کھانا کھا لو پھر کھولتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔مستجاب کا تجسس بڑھ گیا تھا۔کھانے سے فارغ ہو کر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا تھا۔اور اس نے ڈبے کی پیکنگ کو کھولا۔یہ ایک خوبصورت جیولری باکس تھا۔عدن نے وہ باکس کھولا۔تو اس میں ڈائمنڈ کا ایک نہایت ہی خوبصورت اور قیمتی سیٹ تھا۔

"کیسا لگا میرا سرپرائز"۔اس نے ڈبہ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔لیکن یہ تو بہت سارے پیسوں کا ہو گا"۔لہجے میں اب فکر بھی آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سے زیادہ قیمتی نہیں ہے۔۔۔اچھا اب ذرا اسے پہن کر دکھاؤ"۔وہ اس میں سے نیکلس نکالتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب کو بہت کچھ یاد آگیا۔

"میں نہیں پہنتی تم پھر شرارتیں کرنے لگ جاتے ہو"۔وہ مصنوعی غصے سے بولی تو عدن حیدر ہنسنے لگ گیا۔

"چلو میں خود ہی تمہیں پہنا دیتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے اس کا دوپٹہ سائیڈ پر رکھا۔

"اپنے بالوں کو تو سمیٹو"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اپنے بالوں کو ایک جوڑے کی شکل دے دی۔

عدن نے اسے بغیر کسی شرارت کے نیکلس پہنایا جو اس کی صراحی دار گردن پر خوب جچ رہا تھا۔پھر اسے خوبصورت ٹاپس پہننے کے لئے دیئے جو اس نے بڑے آرام سے پہن لیے۔وہ اسے تھام کر شیشے کے سامنے لے آیا۔

"آج سے پہلے ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی"۔وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔تو مستجاب اس کی نظروں کی تاب نہ لا سکی۔۔بے اختیار نگاہیں جھکا لیں اس بات پر عدن جی جان سے فدا ہوا تھا۔بے اختیار اپنے لب اس کے گال پر رکھے۔تو۔اس کے لمس پر مستجاب کے اندر ایک حشر برپا ہوا تھا۔اس کی کیفیت عدن نے بھی نوٹ کی تھی۔اس لیے وہ بے ساختہ پیچھے ہٹا تھا۔وہ کہاں اس کی جان عذاب کرنا چاہتا تھا۔ادھر مستجاب اپنی دھڑکنوں کو شمار کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

انہوں نے گفتگو کیا کرلی ہم سے

ہائے دھڑکنوں نے تو دھم مچادیا

Posted On Kitab Nagri

"گاڑی میں بیٹھنے لگا ہوں جلدی سے آجاؤ۔۔۔دروازہ لاک کر آنا"۔یہ کہہ کر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔ کیونکہ وہ کسی بھی کمزور لمحے کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔

★*****★********★

رضا بخاری اب جائشہ سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا۔نہ وہ آفس میں اس سے بات کر رہا تھا اور نہ گھر میں۔وہ بالکل اس سے لاتعلق بنا ہوا تھا جائشہ نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ ابھی وہ بے حد غصے میں ہے جب اس کا غصہ اترے گا تو پھر وہ اس سے بات کرے گی۔

"مس فوزیہ یہ آپ نے اپنے پروگرام میں اتنی ولگیرٹی کیوں دکھائی"۔فوزیہ کے پروگرام میں ایک جان مانی ماڈل آئی تھی جس کے کپڑے نہایت ہی نامناسب تھے۔جب پروگرام چلا تو جائشہ یہ سب دیکھ کر بہت غصے میں آئی تھی۔

"مس جائشہ آپ کو پتہ نہیں یہ چیز تو اب بالکل عام ہو گئی ہے۔۔۔اگر ہم سب نہیں کریں گے تو ہمارے پروگرام کی ریٹنگ کیسے اوپر تک جائے گی"۔اس نے ایک رٹی رٹائی دلیل دی۔

"ایک لڑکی ہو کر آپ کو شرم آنی چاہیے۔۔۔کیا لڑکیوں کو بے لباس کر کے آپ اپنے پروگرام کی پرموشن کرنا چاہتی ہیں۔۔۔نہایت ہی افسوس کی بات ہے"۔جائشہ تو پھٹ پڑی تھی۔

"میں تو ایسے ہی پروگرام کروں گی۔۔۔کیونکہ مجھے اپنے پروگرام کی ریٹنگ دوسرے پروگرامز سے زیادہ چاہیے"۔اس نے ہٹ دھرمی سے کہا تو جائشہ کا دل کیا کہ اس کو ایک تھپڑ جڑ دے۔

"جب انسان اپنے اندر کی غیرت ختم کر دے۔۔۔تو اس پر کسی بھی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔مجھے اپنے چینل میں ایسی بے حیائی بالکل بھی نہیں چاہیے۔۔۔جہاں تک ریٹنگ کی بات کر رہی ہو۔۔۔میرے

Posted On Kitab Nagri

پروگرامز کی تم ریٹنگز چیک کرسکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔اور میر الباس بھی چیک کیا کرسکتی ہو"۔جائشہ نے اسے ایک ٹھوس دلیل دی۔

"بعض لوگ اندر سے کچھ ہوتے ہیں اور باہر سے کچھ ہوتے ہیں۔۔۔یہ منافقت میں نہیں کرسکتی"۔وہ بڑے طنز آمیز انداز سے بولی۔

"تم کہنا کیا چاہ رہی ہو"۔اس بات نے تو جائشہ کا دماغ ہی گھماڈالا تھا۔

"صاف اور سیدھے لفظوں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ سب کہتے ہیں کہ آپ نے رضا بخاری کو پھنسا کر شادی کی ہے"۔اب وہ کھل کر سامنے آگئی تھی۔

"مس فوزیہ میں آپ کو ابھی فائر کرتی ہو۔۔۔میں آپ جیسی گھٹیا لڑکی کو اپنے چینل میں مزید برداشت نہیں کرسکتی"۔جائشہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایک چینل چھوڑ مجھے دس چینل والے جاب دینے کو تیار ہیں"۔مجھے بھی یہاں پر مزید کام نہیں کرنا"۔وہ نخوت سے کہہ کر جائشہ کے کیبن سے باہر نکل گئی۔اور رضا بخاری کو اپنی مظلومیت کے قصے سنانے لگ گئی۔

تھوڑی دیر بعد رضا نے اسے اپنے کمرے میں طلب کیا تو وہ دو دن بعد اس کے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔

"جائشہ فوزیہ کو کیوں نکالا۔۔؟رضا بخاری نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری مرضی۔۔۔میں اس چینل کی مالکن ہوں رضا بخاری صاحب۔۔۔اگر اس کو نکالا ہے تو اس کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہی ہوگی"۔جائشہ کو پہلے ہی تپ چڑھی ہوئی تھی رضا بخاری کے سوال نے تو اسے اور ہی گھماڈالا۔

"وجہ جان سکتا ہوں"۔رضا بخاری نے اس کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس وقت میرا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔اور میں کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہ رہی"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔اور رضا بخاری کتنی ہی دیر تک حیران بیٹھا رہا۔یہ شاید گھر کی فرسٹریشن ورکرز پر نکال رہی ہے۔اس کا رویہ دیکھ کر وہ یہ سب سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔آج پتہ نہیں کس سیاستدان کی باری ہے۔کیونکہ آج محترمہ کا موڈ بلکل ٹھیک نہیں لگ رہا۔رضا بخاری یہ سب سوچتے ہوئے اس کے روم میں آیا۔تو وہ فائلیں اٹھا اٹھا کر غصے سے پٹخ رہی تھی۔رضا کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات زیادہ ہی پتھریلے ہو گئے تھے۔

"پرابلم کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟کیوں اپنے گھر کی فرسٹریشن ادھر آکر نکال رہی ہو"۔رضا دبے دبے غصے سے بولا۔

"میں کیوں گھر کی فرسٹریشن نکالنے لگی"۔اس بات پر اس نے رضا کو غصے سے دیکھا تھا۔

"لگ تو ایسے ہی رہا ہے"۔وہ اپنے بازو سینے پر باندھتے ہوئے اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اس کو دیکھنے لگ گئی۔

"پتا ہے وہ مجھے کیا کہہ رہی تھی۔۔؟

"کون؟"رضا نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"آپ کی چہیتی فوزیہ"۔اس کی بات نے تو رضا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"میری چہیتی وہ کب سے ہونے لگی"۔

"چہیتی ہے تو مجھ سے جواب مانگ رہے ہیں۔۔۔۔کوئی ٹھوس وجہ ہی ہے تو اس لیے اس کو نکالا ہے"۔وہ اب ناگواری سے بولی۔

"فضولیات ختم کرو اور یہ بتاؤ وہ کیا کہہ رہی تھی؟"رضا بخاری اب تنگ آگیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کہہ رہی تھی کہ میں نے آپ کو پھنسا کے آپ کے ساتھ شادی کی ہے"۔وہ غصے سے بولی تو رضا کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"کچھ حد تک تو ٹھیک ہی کہہ رہی تھی"۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"رضا صاحب میں اس وقت مذاق کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔۔۔آپ تو شادی کے بعد بھی مجھ سے نہیں پھنس سکے۔۔۔۔تو شادی سے پہلے میں نے آپ کو کیا خاک پھنسانا تھا"۔یہ سب کہتے ہوئے لہجہ خود بخود دکھی ہو گیا تھا۔رضا کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔وہ اس کے قریب آیا۔جب سے اس کی شادی ہوئی تھی۔وہ اپنے کیبن میں اسکارف اتار کر گلے میں ڈال لیتی تھی۔کیونکہ کوئی بھی اس کے کیبن میں بغیر اجازت کے اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔سوائے رضا بخاری کے۔ابھی وہ گرے سوٹ میں ملبوس تھی۔کالے بالوں کی چھوٹی چھوٹی لٹیں چہرے پر آئی ہوئی تھیں۔اور دوسرے بال کیچر میں قید تھے۔رضا کچھ دیر تک اس کے خوبصورت نقوش کو دیکھتا رہا۔جائشہ کا اس کی طرف دھیان نہیں تھا۔وہ اپنے آپ میں ہی الجھی ہوئی بیٹھی تھی۔

رضا نے بے اختیار آگے بڑھ کر اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔

"کس چیز کا دکھ ہو رہا ہے۔۔۔کہ تم ابھی تک مجھے پھنسا نہیں سکی"۔رضا بخاری کے ہاتھ کے لمس سے اس کا دل دیوانہ وار ہوا تھا۔

"مجھے نہیں پتا"۔یہ کہہ کر اس نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا تھا۔

"پھر کسے پتا ہے"۔

"آپ کو پتہ ہو گا جو ہر بات میں مجھے دھتکارتے رہتے ہیں"۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی۔رضا بخاری نے بے اختیار اس کی آنکھوں سے نمی صاف کی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا۔۔۔کانٹوں والا راستہ تم نے اپنے لیے خود منتخب کیا ہے"۔وہ اس کے چہرے سے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا۔

"پھول اور کانٹے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔کسی دن کوئی پھول بھی میری قسمت میں ضرور ہو گا۔۔۔اس بات کا مجھے یقین ہے"۔وہ رضا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم پتھر سے سر ٹکرا رہی ہو۔۔۔جس سے تمہارا اپنا آپ ہی زخمی ہو گا"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا تھا۔

"اگر محبت میں زخم نہ ملے تو وہ عشق کے درجے پر کیسے فائز ہو سکتی ہے۔۔۔۔وہ جو زخموں سے درد ملتا ہے۔۔۔وہ بھی بہت پیارا ہوتا ہے۔۔۔۔لیکن آپ نے کون سا یکطرفہ محبت کی ہے جو اس درد کو سمجھیں گے"۔اس کے ان الفاظ پر رضا نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔اسی وقت اس کے انٹر کام پر بیل ہوئی۔اور ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے اسے میر ارسلان کی آمد کے بارے میں بتایا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی اپنا دوپٹہ درست کرنے لگ گئی۔رضا میر ارسلان کی آمد کا سن کر چونکا تھا۔میر ارسلان اس کے کیبن میں داخل ہوا تو رضا کو دیکھ کر اس سے ہاتھ ملانے لگ گیا۔

گڈ ٹو سی یو مسٹر رضا بخاری"۔وہ ہاتھ ملا کر جائشہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔اور بھرپور نگاہوں سے جائشہ کے دلکش چہرے کا جائزہ لیا۔اسے اس کی آنکھوں میں اداسی ہی نظر آئی۔میر ارسلان کا جائشہ کو اس طرح دیکھنا رضا کو ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں کہو کیسے آنا ہوا"؟وہ سنجیدگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی شادی کا کارڈ دینے آیا تھا۔۔۔پلیز رضا صاحب آپ بھی میری شادی میں ضرور آیئے گا مجھے بڑی خوشی ہو گی"۔وہ اب رضا کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر جائشہ کے روم سے باہر نکل گیا۔

"تمہارا ہزبینڈ بھی بڑا کھڑوس ٹائپ ہے۔۔۔کیسے مجھے ناگواری سے دیکھ کر کمرے سے باہر گیا ہے"۔میر ارسلان اب غصے سے بولا تھا۔

"ایسی بات بالکل نہیں ہے وہ تو بالکل بھی ایسے نہیں ہے"۔جائشہ نے فوراً صفائی دی۔

"تمہاری آنکھوں کی اداسی بتا رہی ہے۔۔۔کہ تم خوش نہیں ہو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے دکھ سے بولا۔

"میر ارسلان کیا ہر وقت میرے پیچھے پڑے رہتے ہو۔۔۔۔ٹھیک ہے میں تمہاری شادی میں ضرور آؤں گی"۔جائشہ کھردرے لہجے میں بولی۔

"لگتا ہے آج کچھ زیادہ ہی موڈ خراب ہے۔۔۔۔اب اپنے ہزبینڈ کا غصہ مجھ پر تو مت نکالو"۔میر ارسلان اسے نرمی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ایسی بات نہیں ہے"۔وہ اب تھوڑی سی شرمندہ ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔اگر تم نہ آئی تو تمہیں لینے کے لئے تمہارے گھر بھی پہنچ سکتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔راستے میں رضا سے ٹکراؤ ہوا۔

"اپنی شادی پر آپ کا انتظار کروں گا ضرور آیئے گا"۔یہ کہہ کر وہ اس کے پاس سے باہر نکل گیا۔

★*****★*******★*****★

Posted On Kitab Nagri

آج میر ارسلان کی مایوں تھی۔عدن کے سب گھر والے جا رہے تھے۔مستجاب نے پنک اور فیروزی کنڑاسٹ کا عدن کی پسند کی خوبصورت فراک پہنا تھا۔ہلکے سے میک اپ اور جیولری میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔عدن نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کا صدقہ نکالا تھا۔

"کہاں چھپاؤں تمہیں۔۔۔جہاں پر میرے علاوہ تمہیں کوئی اور دیکھ ہی نہ سکے"۔وہ اس کی خوبصورت پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

"اتنی تنگ نظری ٹھیک نہیں ہوتی"۔مستجاب اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔جو سفید شلوار قمیض کے اوپر خوبصورت اسٹائلش سی واسکٹ پہنے ہمیشہ کی طرح اچھا لگ رہا تھا۔عدن نے اپنا فون آن کیا۔اور مستجاب کے بالکل پیچھے کھڑا ہو گیا۔اور کتنی ہی اپنی اور اس کی تصویریں بنا ڈالیں۔

"چلیں"۔یہ کہہ کر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔سب گھر والے چلے گئے تھے۔وہ دونوں دادا سے مل کر ان کی دعائیں لے کر گاڑی میں آبیٹھے۔جب وہ شادی ہال پہنچے مستجاب تو شادی کے انتظامات دیکھ کر اپنی جگہ حیران کھڑی رہ گئی۔رنگ و بو کا ایک سیلاب آیا ہوا تھا۔ڈیکوریشن آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔کئی لڑکیوں کے تو لباس مختصر تھے۔وہ پاکستان میں یہ سب پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔

"مسز ایسے کیا حیرانی سے دیکھ رہی ہو۔۔۔یہاں پر جتنا پیسہ کسی کے پاس آئے گا۔۔۔اتنا ہی لباس مختصر ہو جائے گا"۔تو اس سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج کی طرف بڑھا جہاں پر میر ارسلان دوستوں میں گھرا بیٹھا تھا۔اس نے عدن کو دیکھ کر اپنے دوستوں کو اپنے سے دور ہٹایا تھا۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس کا دوست اپنی بیوی کے بارے میں کتنا پوزیسو ہے۔لوگ نظروں ہی نظروں میں اس خوبصورت جوڑی کو سراہ رہے تھے۔

"ہواز دس ہینڈ سم"میر ارسلان کے پاس اس کی کزن نے آکر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا دوست ہے"۔

"مجھ سے تو ملواؤ ناں"۔ سنبل ایک ادا سے بولی۔ تو میر اسلان مسکرا دیا۔

"یہاں پر تمہاری دال نہیں گلنے والی"۔ میر اسلان نے افسوس سے کہا۔

"تم دیکھتے جاؤ میں کیسے اپنی دال گلواتی ہوں"۔ وہ چیلنجنگ انداز میں بولی۔

"کرلو کوشش منہ کی کھانی پڑے گی"۔ میر ارسلان طنزیہ انداز میں بولا۔

★******★******★

خوبصورت ریڈ کلر کا ہلکی سی کڑھائی والا سوٹ پہنے میک اپ کیے وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی۔۔بے ساختہ ہی اپنے آپ کو دیکھ کر ہی ماشااللہ کہہ ڈالا۔ حنان بھی تیار ہو کر بیٹھا ہوا تھا وہ رضا کو کتنے ہی فون کر چکی تھی۔

رضا جب کمرے میں آیا تو اس کی سج دھج دیکھ کر ایک لمحے کو تو اپنی آنکھیں ہی جھپکنا بھول گیا۔

"کتنے فون کیے ہے میں نے آپ کو۔۔۔دو دفعہ میر ارسلان کا فون آچکا ہے۔۔۔اب اس سے کیا کہوں کہ میرا شوہر مجھے گھاس ہی نہیں ڈالتا"۔ وہ غصے سے آتے ہی رضا پر چڑھ دوڑی تھی۔ وہ اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر واش روم کی طرف بڑھا جہاں پر جائشہ نے پہلے ہی اس کے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔ سفید شلوار قمیض دیکھ کر رضا کو بڑی خوشی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نہا کر نکلا تو وہ اپنے بالوں کو سنوار رہی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں"۔ وہ شاید اپنی تعریف سننا چاہ رہی تھی۔ رضا بخاری تولیے سے اپنے بال صاف کرتے ہوئے اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ نگاہوں میں کچھ ایسا تاثر تھا کہ جائشہ نے بے اختیار نگاہیں جھکا لیں۔

"اپنی تعریف سننا چاہ رہی ہو"۔ رضا نرم سے لہجے میں بولا۔

"تو کیا اس میں کچھ غلط ہے"۔ وہ بھی دوبدو بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بولی۔

"نہیں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔میرا رسلان پہلے ہی تم پر دل ہارا ہوا ہے۔۔۔۔یہ نہ ہو کہ وہ اپنا دل پکڑ کر ہی بیٹھ جائے"۔رضا اسے ہلکا سا چھیڑتے ہوئے بولا۔تو اس نے ناگواری سے رضا کو دیکھا۔

"کبھی نہ خوش کرنا مجھے۔۔۔بس میرا خون ہی جلاتے رہنا"۔یہ کہہ کر وہ اس کے پاس سے گزرنے لگی تو بے ساختہ رضا نے اس کو بازو سے پکڑ لیا۔جس پر اس نے بڑی حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

حسین تیری آنکھیں حسین تیرے آنسو

یہیں ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے

ایک لمحے کے لیے تو رضا بخاری اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا تھا بے اختیار اس کا چہرہ اپنی شہادت کی انگلی سے اوپر اٹھایا تو جائشہ نے نگاہیں اٹھا کر رضا کو دیکھا۔جس کی آنکھیں عینک کے بغیر بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی۔

"کیا چاہتی ہو۔۔؟"وہ نرمی سے بولا تو جائشہ کا دل کیا کہہ دے کہ وہ صرف اسے چاہتی ہے لیکن فطری حیا آڑے آ گئی آج رضا کی آنکھوں میں پہلی دفعہ اسے کچھ الگ ہی رنگ نظر آ رہے تھے۔

"جلدی سے تیار ہو جائیں ہم پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ اپنا رخ موڑ گئی تھی۔

"آج تو میرا فیورٹ کلر خود ہی نکال دیا تھینکس"۔رضا یہ کہہ کر قمیض پہننے لگ گیا اور اوپر خوبصورت بلیک کلر کی واسکٹ پہنی تو جائشہ کی نظروں نے کئی دفعہ اس کے صدقے اتارے تھے۔پھر اس نے جیل لگا کر بال سیٹ کیے۔

Posted On Kitab Nagri

اپنا چشمہ پہنا۔اور اپنے اوپر پرفیوم اسپرے کیا۔جائشہ اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے دل میں اتار رہی تھی۔

اتنے میں حنان بھاگتا ہوا کمرے میں آگیا۔

"پاپا آپ ہمیشہ بہت لیٹ کروا دیتے ہیں ہم کب سے تیار ہو کر آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔اب حنان اس کی خبر لینے اس کے سر پر پہنچ چکا تھا جس پر رضا بخاری ہلکا سا مسکرایا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ آج میرا تم دونوں ماں بیٹے سے ڈانٹ کھانے کا دن ہے"۔یہ کہہ کر اس نے حنان کو اٹھالیا اور اسے پیار کرنے لگ گیا۔

"میرا بیٹا تو آج ہیرو لگ رہا ہے حنان نے بھی آسمانی رنگ کی شلوار قمیض کے اوپر چھوٹی سی واسکٹ پہنی ہوئی تھی اور وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا وہ بے ساختہ اپنے بیٹے کو پیار کرنے لگ گیا۔

"پاپا مما کتنی پیاری لگ رہی ہیں ان کو بھی کس کرے ناں"۔حنان کی آج انوکھی فرمائش پر دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"یار خود کہہ رہے ہو پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں چلو اب چلیں"۔وہ اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بولا۔

"وہ تو آپ نے دیر کی ہے ہم تو کب تک تیار بیٹھے ہیں آپ مما کی کس کریں۔۔۔آپ ماما سے بالکل پیار نہیں کرتے۔۔۔!حنان بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔رضا بخاری بیٹے کو اٹھائے ہوئے ہی جائشہ کے قریب آیا۔

"چلو اب ہم دونوں کی کس کرو"۔رضا جائشہ کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے ہوئے بولا تو اس کے اس خوبصورت لمس پر جائشہ کے اندر تک ایک اطمینان اترا تھا۔حنان نے باری باری دونوں کی کس کی پھر دونوں کو دیکھنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پاپا آپ پہلے والی مما کو کتنا پیار کرتے تھے ان کو بھی کریں ناں"۔حنان نے یہ کہہ کر رضا کے زخموں کو کرید دیا تھا۔ایک دم ہی رضا کی آنکھوں میں دکھ ہلکورے لینے لگا۔ایک دم سے جائشہ کو اپنے بازوؤں کے حلقے سے آزاد کیا۔

"اب آپ دونوں کی باری ہے"۔حنان نے یہ کہا تو وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر منجمد ہو گئے۔

پاپا چلیں ناں"۔اس نے رضا کو دیکھ کر ضدی انداز میں کہا۔

"آج اس کو کوئی پٹی پڑھائی ہے کیا۔۔"؟رضا جائشہ کے کان کے پاس آکر بولا تو اس نے بے ساختہ آنکھیں نکال کر رضا کو دیکھا۔

"میں اسے اس طرح کی پٹیاں کیوں پڑھاؤں گی۔۔۔میں اتنے چھوٹے سے بچے کا استعمال کروں گی اتنا گھٹیا سمجھ رکھا ہے مجھے"۔وہ منہ بنا کر غصے سے بولی۔تو رضا نے ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔اور اپنے لب اس کے ایک گال پر رکھ دیئے۔جائشہ کی دھڑکنوں نے سرپٹ بھاگنا شروع کر دیا تھا۔حیا سے پورا چہرہ لال ہو گیا تھا اور اس دلکش منظر کو رضا نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔

"مما اب آپ کی باری ہے"۔حنان آج اچھا خاصا دونوں کو زچ کر رہا تھا۔

"تم ادھر میرے پاس آؤ"۔جائشہ نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو وہ رضا سے لپٹ گیا۔

"پہلے میں نے جو کہا ہے وہ کریں"۔وہ عجیب ضدی انداز میں بولا تو جائشہ نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں آگے بڑھی۔وہ لاکھ اس انسان سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی لیکن ایسا کرنے سے وہ ہچکچا رہی تھی جب کہ رضا اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے رضا کا ایک ہاتھ پکڑا اور اس پر اپنے لب رکھ دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو بس اب ٹھیک ہے ناں آجاؤ میں گاڑی میں انتظار کر رہی ہوں"۔ وہ رضا سے نظریں چراتے ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل گئی۔

مما نے چیٹنگ کی ہے"۔ وہ اب رضا سے مخاطب تھا۔

"بیٹا بڑوں کے ساتھ اتنی ضد نہیں کرتے"۔ رضا نے اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے ہی باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

★*****★**********★

جب جائشہ اور رضا بخاری ہال میں پہنچے۔ میر ارسلان نے انہیں دور سے ہی دیکھ لیا تھا۔ وہ سٹیج سے اتر کر ان کی طرف بڑھا۔ میر ارسلان نے آف براؤن کلر کا کرتا اور ساتھ وائٹ کلر کی شلوار پہنی ہوئی تھی۔ جس میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"جائشہ آنے کے لئے تھینکس۔۔۔ تھینک یو رضا صاحب اور یہ چھوٹے رضا صاحب کا کیا حال ہے"۔ یہ کہہ کر وہ حنان کو پیار کرنے لگ گیا۔ لیکن نگاہیں بھٹک بھٹک کر جائشہ کا جائزہ لے رہی تھیں۔ جس پر رضا نے پہلو بدلا تھا۔

"آئیں رضا صاحب"۔ یہ کہہ کر وہ انھیں سٹیج کے سامنے ہی صوفے پر بٹھا کر خود سٹیج کی طرف چلا آیا۔ جائشہ نے عدن اور مستجاب کو اپنے ساتھ والے صوفوں پر بیٹھے دیکھا۔ تو بے اختیار اٹھ کر ان سے ملنے کے لیے چلی آئی۔

"ڈاکٹر مستجاب کیسی ہیں آپ۔۔؟" وہ بے ساختہ آگے بڑھ مستجاب کے گلے لگ گئی۔ مستجاب بھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔

"آپ کیسے ہیں؟" وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"الحمداللہ ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں مس جائشہ ؟عدن نارمل لہجے میں بولا۔اس رنگ وبو کے سیلاب میں جائشہ سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ اوڑھے بہت اچھی لگ رہی تھی۔عدن کے دل میں اس کے لیے بے ساختہ احترام کا جذبہ ابھرا تھا۔

"آئیں ہمارے ساتھ آکر بیٹھیں"۔جائشہ نے پر اصرار انداز میں کہا تو عدن اور مستجاب اٹھ کر ان کے پاس آگئے۔جائشہ نے عدن کو رضا سے ملوایا۔تو وہ دونوں ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے۔مستجاب نے پیار سے حنان کو اپنی گود میں بٹھالیا۔

"آپ کو پتا ہے آپ کتنے پیارے ہو"۔وہ اس کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں مجھے پتا ہے میرے ماما پاپا کہتے ہیں کہ میں تو ہیرو ہوں"۔وہ گردن اکڑا کر بولا۔

"اپ کے مما پاپا بلکل ٹھیک کہتے ہیں"۔مستجاب نے اس کا گال چھوتے ہوے کہا۔

"ویسے ڈاکٹر صاحبہ آج تو آپ دونوں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔اللہ آپ دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے دل سے بولی۔

تھینک یو مس جائشہ"۔

"اب تو یہ مس تو نہ بولیں ساتھ"۔جائشہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

"ٹھیک ہے تو پھر آپ بھی ڈاکٹر صاحبہ نہ بولا کریں"۔مستجاب نے بھی اسی وقت بدلا اتارا تو دونوں ہنسنے لگ گئیں۔

دور کھڑے ملک حسام کی نظر جائشہ پر گئی تو اس نے اپنے باپ کے پاس جا کر اسے ایک ٹھوکا مارا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"دیکھیں آپ کا بیٹا اور بہو کیسے ہماری بربادی کرنے والی لڑکی کے پاس بیٹھ کر گپیں ہانک رہے ہیں"۔ حسام غصے سے مٹھیاں بھیجتے ہوئے بولا تو ملک دلاور کا بھی دھیان ادھر گیا عدن رضا کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا یہ دیکھ کر تو ملک دلاور کو اور بھی آگ لگ گئی۔

وہ غصے سے چلتا ہوا میر افتخار کے پاس گیا جو کہ مہمانوں میں گرا کھڑا تھا۔

"میری بات سنو"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس کا بازو پکڑ کر ایک سائیڈ پر لے آیا۔

"اس لڑکی کو شادی پر کیوں بلایا میر افتخار"۔ ملک دلاور اسے دیکھ کر غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

"یار آس پاس بھی دیکھ لیا کرو جہاں تک اس لڑکی کو بلانے کی بات ہے۔۔۔۔اس لڑکی نے ہی میرے بیٹے کو اس شادی کے لیے راضی کیا ہے۔۔۔۔! اور میں اپنے بیٹے کو اپنا پابند نہیں بنا سکتا"۔ اس نے وضاحت دی تو ملک دلاور نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے۔ اور انہیں دیکھ کر اسے رہ رہ کر غصے سے ابال آرہے تھے۔ میر افتخار کی بھی جائشہ پر نظر گئی تو ایک لمحے کیلئے اس کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"تمہارا بیٹا تو اس کے ساتھ بیٹھ کر ایسے گپیں لگا رہا ہے کہ جیسے برسوں پرانا دوست ہو۔۔۔۔اور بہو کو بھی ذرا دیکھ لو۔۔۔بات کرتے ہو میرے بیٹے کی ہنہ۔۔۔پہلے اپنے گھر کو تو دیکھو ملک"۔ میر افتخار نے بھی اسے دیکھتے ہوئے بدلہ اتارا تھا۔ جس پر ملک دلاور پیچ و تاب کھا تا رہ گیا تھا۔

رخسار مستجاب کی طرف جانے لگی تو راشدہ بیگم نے اسے سختی سے روک دیا۔ وہ چپ کر کے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

میڈیا والے بھی آئے ہوئے تھے جن کو بڑی سختی سے کنٹرول کیا گیا تھا۔ روحی کو جب میرون اور گولڈن کمبینیشن کے لہنگے کرتی میں لا کر میر اسلان کے پہلو میں بٹھایا گیا تو ینگ پارٹی کی ہوٹنگ شروع ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

روحی بہت اچھی لگ رہی تھی۔اس نے سفید پھولوں کا زیور پہنا ہوا تھا۔میر ارسلان نے جائشہ پر ایک حسرت بھری نظر ڈالی تو روحی نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"ارسلان کیسی لگ رہی ہوں"۔اس نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو اس نے ایک اچٹی سی نظر روحی پر ڈالی۔

"اچھی لگ رہی ہو"۔لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

"ناراض کیوں ہو۔۔؟"روحی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"اپنی من مانی کر لی ہے ناں تو اب چپ کر کے بیٹھ جاؤ میں تمہیں کوئی بھی سخت بات نہیں کہنا چاہتا"۔میر ارسلان یہ کہہ کر اپنے کسی دوست کو دیکھ کر مسکرانے لگ گیا۔

تھوڑی دیر بعد کھانا سرو ہو گیا تو ہال میں ینگ پارٹی نے وہ ہنگامہ مچایا کہ مستجاب اور جائشہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے لگ گئی۔میر ارسلان عدن کے پاس آکر اس کا ہاتھ پکڑ کر سٹیج پر لے گیا۔اور اسے کہہ رہا تھا کہ وہ بھی ڈانس میں سب کا ساتھ دے لیکن عدن تو نہ نہ کر رہا تھا۔رضا بخاری کو ایک ضروری کال آگئی تو وہ فون سنتے سنتے ہال سے باہر نکل گیا۔

"یار آج تمہارے یار کی شادی ہے تھوڑا سا ہو جائے"۔ارسلان کے اتنا اصرار کرنے پر عدن بھی ان کا تھوڑا ساتھ دینے لگ گیا۔اتنے میں سنبل عدن کے بالکل قریب آکر ڈانس کرنے لگ گئی۔

"کیسے ہو ہینڈسم"۔وہ اسے دیکھ کر بڑے پیار سے بولی تو عدن کے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے اس نے رخ پھیر لیا وہ پھر اس کے سامنے آگئی۔مستجاب جو جائشہ سے باتوں میں مگن تھی جائشہ نے اسے عدن کی طرف متوجہ

Posted On Kitab Nagri

کیا تو وہاں کے مناظر دیکھ کر مستجاب کے چہرے پر بھی ناگوار تاثرات ابھرے۔عدن جو دور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ایک دم سے مسکرا گیا۔اور اس مسکراہٹ کو دیکھ کر سنبل تو پاگل ہی ہو گئی تھی۔

"اپنے ہینڈ سم کا دھیان رکھا کرو"۔جائشہ اس کے کان کے قریب آ کر بولی۔اتنے میں رضا فون سن کے باہر سے آ گیا۔

"جائشہ میں ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔! ڈرائیور کو بھیج دیتا ہوں تم اس کے ساتھ آ جانا۔۔۔حنان کدھر ہے؟"۔اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اسے حنان کہیں بھی نظر نہیں آیا۔

"آپ کے حنان صاحب سٹیج پر ڈانس کرنے کے لیے گئے ہوئے ہیں"۔جائشہ زیر لب مسکراتے ہوئے بولی تو رضا کا دھیان ادھر گیا تو حنان صاحب میر ارسلان کے ساتھ بیٹھے بیٹھے ہی ڈانس کر رہا تھا۔ایک مسکراہٹ رضا کے لبوں کو چھو گئی۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں ڈرائیور کے ساتھ آ جانا"۔یہ کہہ کر وہ ہال سے باہر نکل گیا۔جائشہ کو وہ کچھ پریشان لگا۔مستجاب مسلسل عدن کو گھورنے میں مصروف تھی۔سنبل بار بار اس سے چپک رہی تھی۔جب اس کی برداشت جواب دے گئی تو وہ سٹیج کی طرف بڑھی۔جا کر عدن کا بازو پکڑ لیا۔

"ایکسکیوز می تم ذرا میرے ساتھ چلو"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی اور ایک سخت قسم کی گھوری سنبل پر ڈالی۔

"اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں میڈم اس ہینڈ سم کو ذرا میرے ساتھ بھی ڈانس کر لینے دو"۔

Posted On Kitab Nagri

سنبل ایک ادا سے بولی تو مستجاب نے اسے دانت کچکچا کر گھورا۔ جبکہ عدن بڑے آرام سے کھڑا مستجاب کے ایکسپریشنز کو انجوائے کر رہا تھا۔اور سوچ رہا تھا کچھ ماہ پہلے یہ لڑکی اسے کیسے شادی کرنے کے بارے میں کہہ رہی تھی۔

"یہ ہینڈ سم میرا شوہر ہے۔۔۔۔اور مجھے پسند نہیں کہ لڑکیاں اس کے آس پاس بھی پھٹکیں"۔وہ سخت لہجے میں بولی۔ میر ارسلان دونوں کو پاس کھڑے دیکھ کر ان کے پاس آیا۔اور ایک جتلاتی ہوئی نظر اپنی کزن سنبل پر ڈالی۔

"تمہیں پتا ہے یہ بیسٹ کپل ہے۔۔۔۔دونوں بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔محبت کہنا تو غلط ہو گا بلکہ یہ دونوں آپس میں عشق کرتے ہیں۔۔۔۔اور بھابی۔۔۔!بھابی تو عدن کے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتی۔۔۔اتنی محبت کرتی ہے میرے یار سے"۔ میر ارسلان کی یہ فارم دیکھ کر عدن ایک لمحے کے لیے مسکرا کر رہ گیا جبکہ مستجاب اپنی جگہ جز بز ہونے لگی۔

"یار بس کر کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے"۔وہ میر اارسلان کے کان کے پاس آکر بولا۔

"ابھی تو میں نے کچھ زیادہ کیا ہی نہیں ہے ڈیئر۔۔۔ابھی دیکھو"۔یہ کہہ کر اس نے اشارے سے میوزک بند کروا دیا۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین اٹینشن پلیز۔۔۔۔کپل آف دی نائٹ از ہیئر"۔ پھر میوزیشن کو کچھ اور اشارہ کیا۔تو عدن نے دانت پیس کر میر اارسلان کو غصے سے دیکھا لیکن اسے کب پرواہ تھی۔ وہ عدن کے قریب آیا۔

اپنی بیوٹی فل کے ساتھ تھوڑا سا ہو جائے یار"۔وہ اس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ پورے ہال کی نگاہوں کا مرکز اس وقت عدن اور مستجاب تھے۔ مستجاب اسٹیج سے اترنے لگی تو میر ارسلان نے آگے بڑھ کر مستجاب کا بازو پکڑ لیا اور عدن کے قریب لے آیا۔راشدہ بیگم نے بڑے غصے سے اس جوڑی کو دیکھا تھا۔ جبکہ۔ملک دلاور بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔جائشہ نے ان مناظر کو بڑے دلچسپ طریقے سے دیکھا تھا۔دھیمے سروں میں میوزک بجایا گیا تو ہال میں ہر طرف ہوٹنگ شروع ہو گئی۔عدن نے ایک سخت قسم کی گھوری سے میر ارسلان کو نوازا۔تو اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنے سر کو ایک اسٹائل سے جنبش دی۔مستجاب کو اس نے اپنی باہوں کے ہالے میں لیا۔اور دو تین سٹیپ ڈانس کے لیے۔جس پر پورے ہال میں ہلڑ بازی سی مچ گئی تھی۔عدن ایکسکیوز می کہتا ہوا مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر سٹیج سے اتر آیا۔تو ونس مور ونس مور کی صدائیں آنے لگیں۔لیکن عدن نے آکر اپنی سیٹ سنبھال لی تھی اور مستجاب کا بھی اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا۔سارے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز یہ خوبصورت جوڑی تھی۔جائشہ دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔جس پر عدن میر ارسلان کو دیکھ کر رہ گیا۔جائشہ کے موبائل پر بیل ہوئی تو اس نے موبائل آن کیا۔تو اس کے چہرے کے ایکسپریشنز ایک دم بدلے تھے۔خبر واقعی ہی پریشان کن تھی۔

رضا بخاری کی گارمنٹس کی فیکٹری میں آگ لگی ہوئی تھی۔اور اگ نے پورے گودام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تھا۔ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔مستجاب نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"کیا ہوا جائشہ"۔

"مجھے ابھی نکلنا ہو گا"۔یہ کہہ کر وہ حنان کو لینے سٹیج کی طرف بڑھی۔

"لیکن اس کا ڈرائیور تو ابھی آیا نہیں اس وقت اکیلے کیسے جائے گی"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہ حنان کو لے کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تو عدن اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا مس جائشہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔اس وقت کس کے ساتھ جا رہی ہیں"۔اس نے اس کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیکسی میں چلی جاؤں گی"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ کچھ سوچ کر اس کے ساتھ آگے بڑھا۔

"اس وقت اکیلی کیسے جائیں گے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔۔۔آپ تھوڑی دیر ادھر رکیں"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف گیا۔

"مستجاب میں جائشہ کو گھر تک چھوڑنے جا رہا ہوں تھوڑی دیر تک آجاتا ہوں"۔وہ مستجاب کو بتا کر آیا اور حنان کو جائشہ سے لے کر خود اٹھا لیا۔کیونکہ وہ سو رہا تھا۔جائشہ نے ایک لمحے کے لیے اس مہربان کو دیکھا تھا۔ایک دم ہی آنکھوں میں نمی آگئی۔ایک ہاتھ سے حنان کو اٹھائے ایک ہاتھ سے اس نے گاڑی کا لاک کھولا۔اور سوئے ہوئے حنان کو پچھلی سیٹ پر لٹایا۔اور خود فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔جائشہ بھی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں"۔وہ سامنے سڑک پر ہی دیکھتے ہوئے بولا۔

بخاری گارمنٹس کی فیکٹری میں اچانک آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔پتا نہیں اب کتنا نقصان ہوتا ہے"۔وہ تھوڑی پریشانی سے بولی۔

"کیسے لگی یہ آگ۔۔۔؟"۔عدن گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔

"پتہ نہیں یہ تو ابھی بعد میں پتہ چلے گا"۔یہ کہہ کر اس نے رضا بخاری کو فون ملایا۔جو اس نے کاٹ دیا۔جس پر جائشہ غصے سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔

"کیا ہوا فون نہیں اٹھا رہے رضا صاحب"۔عدن نے پوچھا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ میرے موبائل سے فون کرلیں ہو سکتا ہے وہ اٹھالیں۔۔۔آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہ رہے ہوں گے "۔یہ کہہ کر اس نے اپنے موبائل کا لاک کھول کر جائشہ کو دیا۔تو اس نے موبائل لے کے رضا کا نمبر ملایا۔جو تیسری ہی بیل پر رسیو کرلیا گیا۔

"سر جائشہ بات کر رہی ہوں۔۔۔آپ نے میرا فون کیوں کاٹا"۔وہ تھوڑا غصے سے بولی۔جبکہ اس کے سر کہنے پر عدن نے ایک لمحے کو چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"جائشہ میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اور یہ کس کے نمبر سے کال کر رہی ہو۔۔۔ڈرائیور پہنچا"۔رضا بخاری نے جلدی جلدی میں پوچھا۔

"میں عدن بھائی کے نمبر سے کال کر رہی ہوں ڈرائیور کو مت بھیجئے وہ مجھے گھر چھوڑنے آرہے ہیں"۔جب کہ اس کے بھائی کہنے پر عدن ایک لمحے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"یہ آگ کیسے لگی؟"اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"ابھی تو نہیں پتہ چل رہا۔۔۔جب پتا چلے گا تو میں تمہیں بتادوں گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ٹھیک ہے میں بعد میں کال کرتا ہوں"۔یہ کہہ کر رضا نے فون بند کردیا۔گاڑی جب بخاری مینشن کے سامنے آ کر رکی تو چوکیدار نے دروازہ کھولا۔عدن گاڑی گھر کے گیراج میں ہی لے گیا۔اور دروازہ کھول کر باہر نکلا۔پچھلی سیٹ سے سوئے ہوئے حنان کو اٹھایا۔

"میں لے جاتی ہوں اسے۔۔۔!آپ کا بہت بہت شکریہ"۔وہ عدن کو دیکھ کر متشکر لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی بھی کہتی ہو شکر یہ بھی ادا کر رہی ہو اٹس ناٹ فیئر جائشہ۔۔۔چلو میں اس کو کمرے میں چھوڑ آتا ہوں"۔ اس نے جائشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔جائشہ نے گھر کے اندرونی حصے کی طرف قدم بڑھادیئے۔کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر آئی اور عدن بھی اس کی تقلید میں کمرے میں آیا۔اور سوئے ہوئے حنان کو بیڈ پر لٹادیا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔تو جائشہ ایک دم سے اس کے سامنے آگئی۔

"تھوڑی دیر بیٹھ جائیں میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں"۔وہ اصرار کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں جائشہ کافی ٹائم ہو چکا ہے اور مستجاب میرا انتظار کر رہی ہو گی"۔

"تھینک یو"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ کی آنکھوں میں ایک نمی سی آگئی تھی۔عدن نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"اب تم شرمندہ کر رہی ہو۔۔۔چلتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تو جائشہ بھاگ کر اس کے سامنے آگئی۔اس نے نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔۔۔آج اپنا صدقہ ضرور اتار دینا"۔جائشہ اس کو حیران چھوڑتی ہوئی وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی اور عدن اس کے ناقابل فہم رویے پر حیران ہوتا ہوا گاڑی میں آبیٹھا۔

★******★*********★

رضا بخاری کی پوری فیکٹری تقریباً جل کر راکھ ہو چکی تھی۔تھوڑے دن پہلے ہی اس نے کروڑوں کا مال ڈلوایا تھا۔وہ بہت پریشان تھا۔آگ لگنے کی وجہ پتا نہیں چل رہی تھی۔اعجاز ہمدانی بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا۔ جائشہ نے ڈرائیور کے ساتھ ادھر جانے کی کوشش کی لیکن رضا نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

صبح کے تقریباً چار بجے وہ گھر پہنچا تو جائشہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ رضا کو دیکھ کر قرآن پاک کو بند کر کے اسے چوم کر شیلف پر رکھا۔ رضا کی ابتر حالت دیکھ کر اس کا دل کٹ سا گیا تھا۔

"میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں"۔ یہ کہہ وہ کمرے سے نکلنے لگی تو رضا نے اسے منع کر دیا۔

"جائشہ مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے"۔ یہ کہہ کر وہ وضو کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھا۔ اس نے وضو کر کے نماز ادا کی۔ تھوڑی دیر تک دعا کرنے کے بعد وہ اٹھ گیا اور اپنے بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔ اور حنان کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک وہی تو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی۔

"آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا"۔ جائشہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیسے تسلی دے۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جائشہ۔۔۔ کوئی بات نہیں ہے ایسے نقصان ہوتے رہتے ہیں"۔ رضا بخاری نے یہ کہہ کر اپنی آنکھیں موند لیں۔ تو وہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پر آکر لیٹ گئی۔ رضا بخاری کا ایک ہاتھ جو اس نے حنان کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ تسلی آمیز انداز میں رضا کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جس پر رضا نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب ٹھیک کر دے گا"۔ جائشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ رضا کا دکھ کیسے کم کرے۔

★******★**********★

عدن مستجاب کو لے کر اپنے فلیٹ میں ہی آ گیا تھا۔ کیونکہ رات کافی ہو چکی تھی۔ وہ اس کے پاس آکر بیڈ پر لیٹا تو کچھ سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

"ویسے مسز۔۔۔۔ کیا مجھے دوسری لڑکیوں کے ساتھ دیکھ کر جلن ہوتی ہے"۔ وہ اسے چڑانے والے انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے سونے دو عدن سخت نیند آ رہی ہے"۔یہ کہہ کر وہ اس کی طرف سے کروٹ لے گئی تھی۔عدن تھوڑی دیر تک اس کی پیٹھ کو گھورتا رہا۔پھر کھسک کر اس کے قریب ہوا۔اور ایک ہاتھ سے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"جب تک میری بات کا جواب نہیں دو گی سونے نہیں دوں گا"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔مستجاب کی دھڑکنیں اس کی قربت پر اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔

"اگر تم مجھے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتے ہاں یہ سچ ہے میں بھی تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی"۔اس نے اسے سچ بتانا ہی مناسب سمجھا۔

"اچھا کچھ ماہ پہلے تو مجھے شادی کے مشورے دیے جا رہے تھے وہ سب کیا تھا"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"اگر مجھے تنگ کرو گے ناں تو میں دوسرے کمرے میں چلی جاؤں گی"۔ مستجاب نے چڑ کر کہا۔

"ابھی کہاں تنگ کر رہا ہوں تمہیں"۔اس کے کان کے پاس آ کر بولا۔

"تو اور کیا کر رہے ہو"۔وہ چڑ کر بولی۔

"ٹھیک ہے یار سو جاؤ۔۔۔لڑتی کیوں ہو"۔یہ کہہ کر وہ اس سے تھوڑا دور ہو کر لیٹ گیا۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔جبکہ مستجاب کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ماں کو کیسے منائے گی۔کیونکہ وہ اب عدن کے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔تھوڑی دیر بعد عدن کے ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز آئی تو اس نے اس کی طرف رخ کیا۔

اور دیر تک آنکھوں کے راستے دل میں اتارتی رہی کیونکہ ویسے تو وہ زیادہ دیر تک اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

★*****★*********★

Posted On Kitab Nagri

مستجاب ابھی سوئی ہوئی تھی جب کہ عدن تیار ہو کر اپنے آفس آگیا تھا۔اس کے موبائل پر بیل ہوئی۔تو اس نے نمبر دیکھے بغیر ہی کال اٹینڈ کرلی۔دوسری طرف ملک دلاور تھا۔

"تم جیسا بیٹا ہو تو کسی دشمن کی ضرورت ہی نہیں پڑتی عدن"۔ملک دلاور نے غصے سے کہا۔

"میں نے کیا کیا ہے بابا"۔اس کی پیشانی شکنوں سے بھر گئ تھی۔

"جس لڑکی نے سر توڑ کوششیں کر کے مجھے نااہل کروایا ہے۔۔۔!تم اسی کے پاس بیٹھ کر اس کے شوہر سے گپیں لگا رہے تھے۔۔۔۔اور تو اور اسے گھر تک بھی چھوڑ کر آئے تھے۔۔۔۔ تمہیں ذرا سا احساس نہیں ہے کہ اس نے تمہارے باپ کا سیاسی کیریئر ختم کر کے رکھ دیا ہے"۔ملک دلاور گرجدار آواز میں بولا۔

"بابا میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ آپ کی سیاست سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ ایک اچھی اور ایماندار لڑکی ہے۔۔۔اگر آپ سچے ہیں تو آپ اسے کورٹ میں جھوٹا ثابت کریں۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے عدن حیدر نے کبھی جھوٹ کا ساتھ نہیں دیا"۔عدن نے بڑے تحمل سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کون سی دنیا میں رہتے ہو عدن یہ پاکستان ہے یہاں پر سب چلتا ہے۔۔۔تقریباً سارے سیاستدان ہی ایسے ہوتے ہیں"۔ملک دلاور کا لہجہ اب دھیما ہو گیا تھا۔

"لیکن ایک اصول پرست انسان کبھی بھی جھوٹ پر سمجھوتا نہیں کر سکتا۔۔۔پلیز بابا میں بزی ہوں۔۔۔پھر بات ہو گی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور سامنے دیوار پر لگی ایل ای ڈی پر دھیان دیا جہاں پر رضا بخاری کے متعلق خبر چل رہی تھی۔

"رضا بخاری کی ساری فیکٹری جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکی ہے۔۔۔ان کے تین ملازمین بھی جل گئے ہیں۔۔۔رضا بخاری نے تینوں کے گھر والوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے"۔نیوز کاسٹر ٹی وی پر خبر پڑھ رہی تھی۔اور عدن یہ سن کر پریشان ہوا تھا۔اس نے اپنا موبائل لیا اور کال لاگ میں رضا بخاری کا نمبر تو پہلے سے موجود تھا۔اس نے رضا کو فون ملایا۔جو دوسری ہی بیل پر ریسیو کر لیا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بخاری صاحب میں عدن بات کر رہا ہوں"۔عدن نارمل لہجے میں بولا۔

"جی کہیے عدن صاحب کیسے ہیں۔۔؟"رضا بخاری کا بھی لہجہ بالکل نارمل تھا۔

"ٹی وی پر خبر دیکھ رہا ہوں بہت افسوس ہوا۔۔۔کچھ پتہ چلا کہ یہ آگ کیسے لگی"۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے شک ہے عدن صاحب یہ کسی کی شرارت ہے۔۔۔۔چلیے جو بھی ہے۔۔۔کچھ دنوں بعد بات کھل کر سامنے آہی جائے گی"۔رضا کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"چلیں اللہ کرے آپ ان لوگوں کا جلد از جلد سراغ لگا لیں جنہوں نے یہ سب کیا ہے"۔

"مالی نقصان تو ہوتے رہتے ہیں عدن صاحب لیکن تین قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔۔۔میں ان لوگوں کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا جنہوں نے یہ سب کیا ہے"۔رضا بخاری کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا۔

"اللہ ان کے گھر والوں کو حوصلہ دے۔۔! چلیں ٹھیک ہے میں پھر کال کروں گا"۔یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔پھر سوچنے لگ گیا کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس کے نمبر پر مستجاب کی کال آگئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کر رہے ہو۔۔۔"۔وہ ابھی ابھی اٹھی تھی۔

"کچھ نہیں رضا بخاری کو فون کیا ہوا تھا ان کی فیکٹری کا اچھا خاصا نقصان ہو چکا ہے"۔عدن اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمیں ان کے گھر جانا چاہیے پھر"۔ مستجاب پر سوچ انداز میں بولی۔

"دیکھتا ہوں شادی پہ بھی جانا ہے۔۔۔۔۔تم نے ناشتہ کیا؟"

"ابھی نہیں کیا ابھی تو اٹھی ہو"۔ وہ اس نے بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی جواب دیا۔

"کافی ٹائم ہو چکا ہے اٹھ کر ناشتہ کرو۔۔۔۔میں ابھی بزی ہوں جلدی آنے کی کوشش کروں گا"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور مستجاب غصے سے فون کو گھورنے لگ گئی۔

"جب میرا دل کرتا ہے تو پھر بات ہی نہیں کرتے محترم"۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے بیڈ سے اٹھ گئی کیونکہ ناشتہ بھی تو کرنا تھا اسے زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★********★

جائشہ بہت پریشان تھی۔کیونکہ رضا بخاری کا کروڑوں کا تو نقصان تو ہوا تھا لیکن ساتھ میں تین قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی تھیں۔وہ آفس میں بھی ڈسٹرب ہی رہی۔دن دو بجے رضا بخاری آفس میں داخل ہوا۔تو وہ اس کے پیچھے اس کے کیبن میں چلی آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر ایف آئی آر کٹوائی"؟ وہ رضا بخاری کو دیکھتے ہیں پہلا سوال کر گئی۔

"ہاں ایف آئی آر تو میں نے کٹوا دی ہے۔۔۔کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک پلاننگ کے تحت ہوا ہے"۔ رضا بخاری پر سوچ انداز اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"سر میں آپ کے لیے کھانا گرم کر کے لاتی ہوں۔۔۔۔آپ نے گھر سے بھی کچھ نہیں کھایا تھا"۔جائشہ یہ کہہ کر دروازہ کھول کر باہر جانے لگی تو رضا نے پیچھے سے پکارا۔

"جائشہ میرا بالکل دل نہیں کر رہا پلیز تم رہنے دو"۔وہ جائشہ کو دیکھ کر بولا تو وہ اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی اور تھوڑی دیر بعد کھانا گرم کر کے لے آئی۔اس نے ٹیبل پر کھانا لگایا تو رضا بخاری نے اسے غصے سے دیکھا کہ اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ کھانا لے آئی تھی۔

"سر آجائیں۔۔۔! کھانا کھا لیں مجھے بھی سخت بھوک لگی ہوئی ہے"۔وہ رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں نے جب تمہیں بولا ہے کہ میرا دل نہیں کر رہا تو پھر کیوں مجبور کر رہی ہو"۔اب کے وہ غصے سے بولا۔تو وہ کھانا اٹھا کر اس کے پاس پڑے ٹیبل پر لے آئی۔اور نوالہ توڑ کر رضا کے منہ کے آگے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں ایک دفعہ میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔۔ڈھیٹوں کی طرح پیچھے ہی پڑ جاتی ہو"۔اب کے وہ غصے سے ہلکی سی آواز میں چلایا۔تو جائشہ کی خوبصورت آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں۔اس نے کھانا اٹھا کر دوسرے ٹیبل پر رکھ دیا اور اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

"آپ کہاں جا رہی ہو"۔رضا نے پیچھے سے پکارا۔

"کیوں کیا ابھی اور ڈانٹنا ہے جو میں ادھر بیٹھوں"۔وہ تڑخ کر بولی۔

"تمہیں تو بھوک لگی ہوئی تھی تم تو کھالو"۔اب اس کا لہجہ بالکل نارمل تھا۔

"جب آپ نہیں کھائیں گے تو میں کیسے کھا سکوں گی"۔وہ بلا جھجک اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری اپنی سیٹ سے اٹھ کر صوفے پر آگیا اور اسے بھی اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔جس پر وہ بغیر کسی بحث کے اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"کھانا کھاؤ میں بھی کھاتا ہوں"۔یہ کہہ کر رضا نوالہ توڑنے لگا تو اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔اور خود نوالہ توڑ کر رضا کے منہ کے آگے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کھانے تو لگا ہوں یار یہ کیا بچپنا ہے"۔وہ تنگ آ کر بولا تھا۔

"پہلا نوالہ آپ میرے ہاتھ سے کھائیں گے۔۔۔یہ جو آپ نے مجھے ڈانٹا ہے ناں یہ اس کی سزا ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے نوالہ رضا کے منہ میں ڈالا۔اور خود بھی کھانا کھانے لگ گئی۔

"بہت ضدی ہو تم"۔رضا بخاری کھانا کھاتے ہوئے بولا۔

"ابھی تو میں نے آپ کے ساتھ کوئی ضد کی ہی نہیں"۔وہ ذو معنی انداز میں بولی۔

"اچھا ابھی تم نے ضد کی ہی نہیں ہے جب ضد کرو گی تو پتا نہیں کیا کرو گی"۔رضا نے حیرانی سے کہا۔تو وہ مسکرانے لگی۔

"سر میں کھانا کھا کر لوا حقین کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔ان سے کچھ بات چیت کرنی ہے"۔جائشہ نے سنجیدگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔ایک کی تو پچھلے دنوں نئی نئی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔ایک کے چار بچے ہیں۔۔۔ اور ایک بوڑھا آدمی تھا۔۔۔۔جائشہ مجھے اتنی تکلیف اپنے مالی نقصان کی نہیں ہوئی۔۔۔! جتنی جانی نقصان کی ہوئی ہے"۔رضا دکھ سے بولا۔اور ساتھ ہی اس نے کھانا چھوڑ دیا۔

"سر کھانا تو پورا کھا لیں"۔جائشہ اس کے کھانا چھوڑنے پر پریشان ہوئی تھی۔

"بس اب یار زبردستی مت کرو۔۔۔۔ہمدانی آتا ہے تو اسے کہنا آفس کا کام سنبھال لے میں رات دیر سے ہی آؤں گا"۔یہ کہہ کر وہ اپنا کوٹ پہننے لگا۔جائشہ نے کئی صورتیں پڑھ کر رضا بخاری پر پھونک ماری۔

"سر اللہ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے"۔وہ دنیا جہان کا پیار اپنی آنکھوں میں سموتے ہوئے بولی۔

"تھینک یو جائشہ"۔رضا بخاری اس کا گال تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔اور وہ کتنی ہی دیر تک رضا کی سلامتی کے لئے خدا سے دعائیں مانگتی رہی۔

★*****★*******★

Posted On Kitab Nagri

مستجاب نے بھی جائشہ کو فون کر کے فیکٹری میں آگ لگنے والے واقعے کے متعلق بہت افسوس کیا تھا۔اور اس کو بولا تھا کہ وہ عدن کے ساتھ ان کے گھر آئے گی۔ مستجاب آج سارا دن بور ہوتی رہی دو تین دفعہ عدن کو فون ملایا لیکن وہ تو بزی تھا۔اس لیے ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی۔اسی وقت اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی۔

"میرے آنے تک شادی پر جانے کے لیے ریڈی رہنا۔۔۔میں آدھے گھنٹے تک آفس سے نکل رہا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو وہ بے دلی سے اٹھ کر کر تیار ہونے لگی۔ریڈ کلر کی فل بلاؤز ساڑھی اس نے عدن کی پسند سے لی تھی۔اس نے پہلے ایک دو دفعہ ساڑھی پہنی ہوئی تھی اس لیے وہ سوچنے لگ گئی۔کہ اسے پہننی چاہیے یا نہیں۔اسی شش و پنج میں تھی کہ اس نے عدن کو فون ملایا۔تو اس نے اٹینڈ نہیں کیا تو اس نے اس کو ایک وائس میسج سینڈ کیا۔

"بتاؤ میں ریڈ ساڑھی پہن لوں"۔ تھوڑی دیر وہ انتظار کرتی رہی کہ جواب نہ آیا تو وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اور اٹھ کر تیار ہونے لگی۔عدن جب گھر آیا تو وہ اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔عدن نے جب اسے دیکھا تو تھوڑی دیر تک تو کچھ بول رہی نہ سکا۔

"یہ کیوں پہنی ہے"۔وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔تو اس نے بھی غصے سے منہ پھلا لیا اور جا کر اپنا موبائل اس کو چیک کروایا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ دیکھو میں نے تمہیں کتنی کالز کیں ہیں پھر وائس میسج بھی سینڈ کیا ہے۔۔۔! لیکن تم تو کچھ زیادہ ہی بزی ہو گئے ہو"۔ وہ غصے سے موبائل آن کر کے بولی۔

"۔جب میں بزی نہیں ہوتا تو میں تمہیں خود ہی کال کر لیتا ہوں"۔ وہ اب اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"چینج کرو مستجاب"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں اتنی محنت لگا کہ تیار ہوئی ہوں بس میں ایسے ہی ٹھیک ہوں"۔ وہ جھنجھلا کر بولی۔ تو وہ کتنی ہی دیر تک اسے دیکھتا رہا۔

"پھر مجھے کوئی الزام مت دینا"۔ وہ اسے یہ دھمکی لگا کر واش روم کی طرف بڑھا۔ تو وہ اس کی دھمکی کے بارے میں سوچ کر مسکرا گئی۔ بلیک کلر کے ڈنر سوٹ میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ تیار ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ اور عدن کا بھی جائزہ لیتی رہی۔ اس دوران اس نے مستجاب کی طرف نہیں دیکھا تھا شیشے کے سامنے سے ہٹ کر وہ اس کی طرف بڑھا۔

"چلیں"۔ وہ اب اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو وہ سہج سہج چلتی ہوئی اس کے قریب آرکی۔

Posted On Kitab Nagri

"ناراض ہو گئے ہو"۔وہ اس کا کوٹ بلاوجہ ہی ٹھیک کرنے لگ گئی۔

"تمہیں میری ناراضگی کی پرواہ ہے"۔وہ اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔

"مجھے آج پتہ چلا ہے کہ عدن حیدر بہت کمزور دل کے مالک ہیں"۔وہ اسے دیکھ کر طنزیہ انداز میں بولی۔

"میں کمزور دل کا مالک ہوں۔۔۔۔واہ مستجاب۔۔۔بہت نیک خیالات ہیں میرے بارے میں۔۔۔۔چلو اب اپنی فضول باتیں ختم کرو ہمیں دیر ہو رہی ہیں"۔یہ کہہ کر اس نے باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔تو وہ وارڈروب کی طرف بڑھی۔اور شال نکال کر اپنے کندھوں پر اوڑھ لی۔

کیونکہ اب عدن کا غصہ بھی تو کم کرنا تھا۔وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو اسے دیکھ کر عدن کے دل میں تھوڑا اطمینان اترا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

عدن کے سب گھر والے پہلے سے ہی ادھر موجود تھے۔اس شادی کو میڈیا بھی بڑی کورتج دے رہا تھا۔مستجاب آج بہت زیادہ بور ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

میر ارسلان آج میرون کلر کی شیروانی میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔جبکہ روحی بھی ریڈ کلر کی سلیولیس شارٹ کرتی اور لہنگے میں غضب ڈھا رہی تھی۔دونوں ساتھ بیٹھے بہت اچھے لگ رہے تھے۔اس شادی پر تقریبا سب ہی وزیر بیوروکریٹس موجود تھے۔شادی کیا تھی پورا فیشن شو تھا۔جس میں لڑکیاں فیشن کے نام پر اپنے جسم کی نمائش کروا کر بہت خوش ہو رہی تھیں۔میر ارسلان نے دو دفعہ جائشہ کو فون کیا تھا۔لیکن اس نے آنے سے معذرت کر لی تھی۔کیونکہ اس نے آج مرنے والوں کے لواحقین کے ساتھ پروگرام کرنا تھا۔میر ارسلان کو رضا کی فیکٹری میں لگنے والی آگ کے بارے میں سن کر بہت افسوس ہوا تھا۔

مستجاب کو اچانک کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔اور چوہدری مکرم اسے گھور رہا تھا۔اس کے اس طرح دیکھنے پر وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

وہ تو شکر تھا کہ عدن نے اسے نہیں دیکھا تھا نہیں تو وہ اس کا کچومر نکال دیتا۔وہ ادھر سے اٹھ کر رخسار کے پاس چلی آئی۔جہاں پر راشدہ بیگم بھی بیٹھی ہوئی تھی راشدہ نے اسے دیکھ کر ایک تیوری چڑھائی۔جبکہ رخسار اس سے باتیں کرنے لگ گئی۔

"آج تمہارے دوست نہیں آئی اس لیے ہم یاد آ گئے۔۔۔کل تو تم نے ہمیں دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔کتنی مطلبی لڑکی ہو"۔راشدہ بیگم اپنے اندر کا زہر نکالنا نہ بھولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ کی وجہ سے نہیں آئی میں صرف رخسار کی وجہ سے آئی ہوں"۔ مستجاب کے بھی صبر کی حد یہاں تک تھی۔ تھوڑی دیر بعد عدن بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ماں کا چہرہ اور مستجاب کا چہرہ دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ کوئی چھوٹی موٹی جھڑپ ہوئی ہے۔

"آج ہم یاد آگئے تمہیں عدن۔۔۔میں تو بھول ہی گئی تمہاری بیوی ادھر بیٹھی ہے اس لیے ادھر آگئے ہو۔۔۔نہیں تو ہم تمہیں کہاں یاد ہوتے ہیں"۔راشدہ بیگم طنز کرتے ہوئے بولی تو عدن افسوس سے سر ہلانے لگ گیا۔

"یہ آپ کا گھر نہیں ہے امی۔۔۔پلیز یہاں پر ایسی باتیں نہ کریں"۔عدن کے لہجے میں ریکویسٹ تھی۔

"ہاں ماں تمہاری تو پوری چڑیل ہیں ناں۔۔۔راشدہ بیگم تو فل لڑنے کے موڈ میں تھی"۔اس نے مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے اٹھایا۔اور دوسری جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"فل زن مرید ہے یہ تو"۔اس نے یہ کہا تو رخسار حسرت سے مستجاب کو دیکھنے لگ گئی۔کیونکہ حسام اور راشدہ نے اس سے کافی دبایا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کہہ رہی تھی امی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ آگے سے کچھ نہ بولی۔عدن نے پیار سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

امی کی طرف سے میں سوری کرتا ہوں۔۔۔اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔۔ تمہیں پتا ہے مجھے آج ایک بات پتہ چلی ہے"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تو مستجاب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا"۔مستجاب نے تجسس سے پوچھا۔

"وہ یہ کہ اس پوری دنیا میں میری مستجاب سے زیادہ مجھے کوئی بھی پیارا نہیں ہے"۔عدن حیدر کی آنکھوں میں جزبے بول رہے تھے۔مستجاب نے مسکرا کر نگاہیں جھکائیں۔

"یار جھوٹ بول رہا تھا تمہارا موڈ بھی تو ٹھیک کرنا تھا"۔عدن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔تو وہ بے ساختہ اس کے کندھے پر مکے برسانے لگی۔تو اس نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔

"کیوں بے عزتی کروانے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔پہلے ہی میری اماں کہتی ہے کہ میں زن مرید ہوں۔۔۔اب تم نے ان کے کہنے پر مہر لگا دی ہے۔۔۔۔!دیکھو تو ہمیں کیسے دیکھ رہی ہیں"۔وہ اپنی ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔وہ واقع ہی انھیں خون آشام نظروں سے گھور رہی تھی۔جس پر دونوں ہنسنے لگ گئے۔اور اس ہنسی کو

Posted On Kitab Nagri

کئی حسد بھری نظروں نے دیکھا تھا۔چودھری مکرم جس کی نگاہوں کا مرکز ہی مستجاب تھی۔دور بیٹھا جام پر جام پی رہا تھا۔اور دل میں کئی منصوبہ بندیاں کر رہا تھا۔

★******★*********★

جائشہ پروگرام کر کے واپس اسٹوڈیو آگئی تھی۔ابھی وہ آکر کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ اس کے موبائل پر بیل ہوئی۔ انجان نمبر دیکھ کر وہ پہلے تو حیران ہوئی۔

"کیسی ہو جائشہ۔۔۔سنا ہے بہت نقصان ہوا ہے"۔دوسری طرف سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا گیا تو جائشہ کا خون کھول اٹھا۔

"کون ہو تم۔۔۔اور کیا چاہتے ہو"۔

"میں یہ چاہتا ہوں بلکہ میں نہیں اس ملک کے زیادہ تر سیاستدان ہی یہی چاہتے ہیں کہ تم اپنا منہ بند رکھو۔۔۔ نہیں تو اس سے زیادہ نقصان اٹھاؤ گی"۔دوسری طرف سے دھمکی آمیز انداز میں کہا گیا۔

"بزدل تم کون ہو سامنے آؤ تو پھر میں تمہیں بتاؤں"۔وہ غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ابھی سے پریشان ہو رہی ہو۔۔۔۔۔ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔اور جائشہ کا سر چکرانے لگ گیا۔اس کو جس کا شک تھا وہی ہو رہا تھا۔وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اس نے رضا کو فون ملایا۔اور آفس جلدی پہنچنے کا کہا۔

"کیوں جائشہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟تم کچھ پریشان لگ رہی ہو"۔رضا تشویش آمیز انداز میں بولا۔

"سر آپ آتے ہیں تو پھر بات ہوتی ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھوڑی دیر بعد رضا بخاری آفس آ گیا تھا۔جائشہ پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا جائشہ۔۔؟"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ پریشانی سے کمرے میں چکر کاٹنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے کیا یہ اپنے چکر دکھانے کے لئے بلایا ہے۔۔؟رضا بخاری جھنجھلا کر بولا۔تو وہ چلتی ہوئی رضا کے قریب آئی۔

"سر یہ جو آگ لگی ہے یہ کسی کا سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔۔۔۔۔مجھے ابھی کسی انجان نمبر سے فون آیا ہے"۔یہ کہہ کر اس نے اپنا موبائل رضا بخاری کو پکڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

رضانے نمبر دیکھ کر اس کو ڈائل کیا لیکن نمبر تو بند آرہا تھا۔

"یہ شاید کسی کارڈ سے فون کیا گیا تھا۔۔۔چلو میں دیکھتا ہوں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ اسے دیکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولا۔

"گھر کیوں نہیں گئی ابھی تک حنان انتظار کر رہا ہو گا"۔وہ نمبر نوٹ کرتے ہوئے بولا۔

"سر تھوڑی دیر تک چلی جاتی ہوں۔۔۔ایک اور بات کرنی ہے آپ سے"۔وہ اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔تو رضانے اس کی ہچکچاہٹ نوٹ کرلی۔موبائل ٹیبل پر رکھ کر وہ اس کے قریب آیا۔اس کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے۔جس پر جائشہ نے حیرانی سے رضا کو دیکھا۔

"مانا کہ ہمارے درمیان دوریاں موجود ہیں جائشہ۔۔۔لیکن تم میرے دل کے بہت قریب ہو۔۔۔۔کوئی بھی بات کرنے سے پہلے تھوڑا سا بھی مت ہچکچاؤ۔۔۔تم مجھ سے کچھ بھی بلا جھجک کہہ سکتی ہو"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بے ساختہ اس کے سینے سے لگ گئی۔تو رضا بخاری اس افتاد پر مسکرادیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے بات کرنے کا بولا ہے یا یہ نہیں"۔وہ تھوڑی سنجیدگی سے بولا تو وہ اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہوں گئی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔یہ کہہ کر وہ اس سے علیحدہ ہو گئی"۔وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔

"اچھا اب شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے جلدی بولو۔۔۔میں نے کہیں نکلنا ہے"۔

"یہ جو سب ہو رہا ہے سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔اس آدمی نے مجھے بولا ہے کہ تم سیاستدانوں کے خلاف بولنا بند کر دو نہیں تو تم زیادہ نقصان اٹھاؤ گی"۔

وہ پریشانی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس میں اتنا پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے جائشہ۔۔۔اس ڈر سے تم حق اور سچ کہنا بالکل نہیں چھوڑو گی۔۔۔میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔اب اپنا موڈ ٹھیک کرو اور گھر جاؤ۔۔۔۔اور کھانا ضرور کھا لینا"۔وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔کے باہر سے شور کی آوازیں آنے لگی گئیں۔تو دروازہ کھول کر باہر نکلا۔جائشہ بھی اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آئی۔تو باہر پولیس انسپیکٹر اپنی پوری نفری سمیت موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"رضا صاحب آپ کے خلاف بہت بڑی شکایت آئی ہے۔۔۔اس لیے ہمیں آپ کے نیوز چینل کے پورے دفتر کی تلاشی لینی ہوگی"۔انسپیکٹر نے آگے بڑھ کر رضا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مطلب کیا ہے آپ کا۔۔آپ ہوش میں تو ہیں میرے چینل کی تلاشی آپ کس سلسلے میں لیں گے"۔رضا بخاری غصے سے بولا تھا۔

"جی ہمیں شکایت موصول ہوئی ہے۔۔کہ آپ منشیات فروشی کا کام کرتے ہیں۔۔۔اس لئے ہم تلاشی لینا چاہتے ہیں یہ رہے سرچ وارنٹ"۔انسپکٹر نے رضا کو سرچ وارنٹ دکھاتے ہوئے کہا تو وہ تو اپنی جگہ بھونچکا کر رہ گیا۔

"ہمارے چینل کی ایک ساکھ ہے انسپکٹر صاحب۔۔۔میں اس توہین پر آپ پر کیس کروں گی"۔جائشہ غصے سے آگے بڑھی تو رضا نے اس کا بازو پکڑ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے آپ تلاشی لیں پھر میں بعد میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ کیا کرنا ہے"۔رضا نے بڑے تحمل سے کہا تو پولیس کی بھاری نفری جو وہاں پر کھڑی تھی وہ پورے چینل کی تلاشی لینے لگ گئی۔انسپکٹر خود رضا کے کیبن میں داخل ہوا۔تو رضا بھی اس کے پیچھے آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ بے شک اپنے کیمرہ مین کو لے آئیں ہم بھی اپنا کیمرہ مین لے کر آئیں ہیں"۔یہ کہہ کر وہ رضا کے کیبن کی تلاشی لینے لگ گیا۔ تین چار نیوز چینل کے رپورٹر بھی وہاں پر موجود تھے۔انسپیکٹر نے ایک کیبن کا دروازہ کھولا۔ اور اس میں سے کچھ نکالا۔

"یہ دیکھیں رضا صاحب آپ شرافت کا بڑا ڈھونگ رچاتے ہیں ناں۔۔۔آپ کا یہ پورا کیبن ہیروئن اور چرس سے بھرا ہوا ہے"۔انسپیکٹر رضا کی الماری سے کچھ پیکٹس نکالتے ہوئے بولا۔رضا بخاری اپنی جگہ جیسے پتھر کا ہو گیا تھا۔اور بے یقین نظروں سے ان سامنے بڑے پیکٹس کو دیکھا تھا۔

"

"یہ سب یہاں کیسے آیا۔۔؟"رضا نا سمجھی کے عالم میں دیکھتے ہوئے بولا۔جبکہ نیوز رپورٹر کا ٹھک کا ٹھک رضا کی تصویریں بھی لے رہے تھے۔اور ساتھ میں ویڈیو بھی بنا رہے تھے۔

"آپ کو ہمارے ساتھ پولیس سٹیشن چلنا ہو گا"۔انسپیکٹر یہ کہہ کر آگے بڑھا تو رضا نے اسے ہاتھ سے روک دیا۔

"میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ"۔رضا نے یہ کہا تو اتنے میں جائشہ بھی اندر داخل ہوئی۔اور وہاں کے مناظر دیکھ کر اس کے تو پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔

"یہ کیا ڈرامہ کر رہے ہیں آپ لوگ"۔وہ غصے سے بولی۔

"یہ ڈراما نہیں ہے آپ دونوں میاں بیوی چینل چلانے کی آڑ میں منشیات فروشی کا کام کر رہے ہیں"۔اسپیکٹر بڑے طنز آمیز انداز میں جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ غصے سے آگے بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہارا حشر کر دوں گی۔۔۔اتنے میں رضا نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں سے تھام لیا۔۔

"سر چھوڑیں مجھے ان کی ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی میں ان کا منہ توڑ دوں گی"۔وہ بپھری ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی۔

"آپ میرا انتظار کریں میں بس دو منٹ تک آتا ہوں"رضا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں جائشہ کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا لیکن اسے کہاں اثر ہونا تھا۔

"آپ ان کے ساتھ نہیں جائیں گے"۔وہ اب رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"انسپیکٹر صاحب دو منٹ مانگ رہا ہوں پلیز لیو"۔رضا اب غصے سے بولا تو انسپکٹر اپنی نفری سمیت باہر نکل گیا۔

"آپ لوگ بھی جائیں کیا تماشا دیکھ رہے ہیں یہاں پر"۔وہ اب کیمرہ مین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر آپ کب سے یہ کام کر رہے ہیں"۔کیمرہ مین کے ساتھ جو رپورٹر آیا ہوا تھا اس نے رضا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دل کر رہا ہے تمہاری ہڈی پسلی ایک کر دوں"۔جائشہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی۔

"میں نے آپ سے یہ کہا ہے کہ آپ یہاں سے جائیں۔۔۔میں باہر ہی آرہا ہوں آپ کے سوالوں کا جواب ضرور دوں گا"۔رضا نے اب کیمرہ مین اور رپورٹر کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو وہ چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئے۔تو وہ جائشہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"کتنی دفعہ سمجھایا ہے تمہیں کہ اتنا جذباتی پن ٹھیک نہیں ہوتا۔۔۔اس فیلڈ میں اتنی میچور ہو کے بھی تمہارا دماغ گھاس چرنے گیا ہوا ہے"۔رضا بخاری اب غصے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ رونے لگ گئی۔ایک رضا کی باتوں پر ہی تو اسے رونا آتا تھا۔نہیں تو وہ ایک بہت بہادر لڑکی تھی دنیا کی کوئی طاقت اسے رلا نہیں سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب رونا تو بند کرو"۔وہ اس کے قریب آ کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"سر اتنا بڑا الزام۔۔۔۔۔میرا دماغ گھوم رہا ہے"۔وہ پریشانی سے بولی۔

"دیکھو انسانوں کی زندگی میں مشکل وقت آتے رہتے ہیں۔۔۔۔انسان کی بردباری کا امتحان مشکل کے ٹائم ہی شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔کیا اللہ کے نیک لوگوں پر پریشانیاں نہیں آئیں۔۔۔۔۔آئیں ہے ناں انہوں نے صبر شکر کر کے وہ ٹائم گزارا ہے۔۔۔۔ہم بھی حق کی راہ پر چل رہے ہیں تو پریشانیاں تو آئیں گی ناں۔۔۔۔اس لیے ہمیں بہت مضبوط صبر اور حوصلے سے ان پریشانیوں کا مقابلہ کرنا ہو گا۔۔۔۔امید ہے میری بات سمجھ رہی ہو گی"۔رضا اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے شفقت آمیز انداز میں سمجھا رہا تھا۔جس پر اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"سر مجھ میں بڑا صبر ہے۔۔۔۔لیکن میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے"۔ وہ بوجھل دل کے ساتھ بولی۔

"پاگل لڑکی۔۔۔۔تم کون ہو۔۔۔۔تم اب رضا بخاری کی ذات کا حصہ ہو۔۔۔۔تمہاری اور میری پریشانی علیحدہ نہیں ہے۔۔۔۔اب بلا وجہ کا گلٹ مت پالو۔۔۔۔یہ میڈیا والے تمہیں ابھاریں گے۔۔۔۔لیکن تم نے صبر اور تحمل سے کام لینا ہے۔۔۔۔سمجھ رہی ہو نا میری بات"۔رضا اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولا۔وہ ایک لمحے میں اسے اپنی ذات سے جوڑ کر معتبر کر گیا تھا۔اور ساتھ ہی باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔تو وہ بھاگ کر رضا کے پیچھے آئی۔اور کچھ سورتیں پڑھ کر اس پر پھونک ماری۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے اللہ حافظ اپنادھیان رکھنااور حنان کا بھی۔۔۔میں سلاخوں کے پیچھے زیادہ دیر نہیں رہوں گا۔۔۔ڈونٹ وری"۔رضانے یہ کہاتو جائشہ کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔تو رضانے اپنے اتنے سمجھانے کااثر نہ دیکھ کرتاسف سے سر ہلایا۔اوراس کے آنسو صاف کرتے ہوے اپنے ساتھ لگالیا۔

"کیسے سمجھاؤں تمہیں۔۔۔پاگل لڑکی۔۔۔اپنے رشتوں کولے کر تم بہت کمزور ہو جائشہ"۔رضااس کے سر پر بوسہ دیتے ہوے بولا۔باہر سے دروازہ ناک کرنے کی آوازآئی۔

"سر آپ کے پانچ منٹ اوپر ہو چکے ہیں جلدی باہر آئیں نہیں تو ہمیں اندر آناپڑے گا"۔انسپکٹر دروازے کے پاس آکر بولا۔

"اس کی تو میں۔۔۔" جائشہ غصے سے آگے بڑھنے لگی تو رضانے پھر اسے تھام لیااور اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ مارا۔

"کیوں نہیں سمجھتی تم۔۔۔اب میں تمہاری کوئی بھی بے وقوفی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ہمدانی کو فون کرو کہ وہ جہاں پر بھی ہے جلدی آفس پہنچے۔۔۔اور تم گھر جاؤ"۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔تو وہ بھی جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئےاس کے پیچھے آگئی۔

"سر مس جائشہ کو بھی ہمارے ساتھ چلناہو گا"انسپیکٹر جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"آر یوان یور سینسز انسپکٹر"۔رضا بخاری بہت غصے سے بولا۔

"جی سر وہ آپ کی بیوی ہے ہو سکتاہے وہ بھی۔۔۔ بھی یہ الفاظ انسپکٹر کے منہ میں ہی تھے کہ رضا بخاری نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑاس کے گال پر جڑ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آج میری بیوی کو حوالات لے کر جانے کی بات کی ہے آئندہ نہیں کرنا۔۔۔۔چل رہا ہوں ناں تمہارے ساتھ چلو"۔

یہ کہہ کر رضا آگے بڑھا تو انسپیکٹر اپنے گال کو سہلانے لگا۔جس پر رضا کی انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

"یہ تھپڑ آپ کو بہت بھاری پڑے گا"۔انسپیکٹر رضا کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"چلو دیکھتے ہیں کس کو کیا بھاری پڑتا ہے"۔رضا بغیر گھبرائے ہوئے بولا۔

"چلیں۔۔۔!انسپیکٹر دانت کچکچاتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ فخر سے چلنے لگا۔کہ جیسے بہت بڑا مجرم پکڑ لیا ہو۔

"سر آپ کو رضا صاحب سے تھپڑ کیوں پڑا ہے۔۔۔۔"۔ایک اار پورٹر نے آگے بڑھ کر سوال کیا۔

"میں اس وقت آپ کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔۔۔۔یہ امیر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی ان کی رعایا ہیں۔۔۔۔لیکن کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے"۔انسپیکٹر یہ کہہ کر گاڑی میں آ بیٹھا۔

پورے میڈیا میں رضا بخاری کی گرفتاری کے متعلق ہی بات ہو رہی تھی۔اور مخالف میڈیا چینلز والے مرچ مصالحے لگا کر بڑھا چڑھا کر سٹوری پیش کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جائشہ کو لگا کہ آج وہ حوصلہ ہار رہی ہے کیونکہ اتنا بڑا الزام رضا بخاری پر صرف اس کی وجہ سے لگا تھا۔

پورے چینل پر موت جیسا سناٹا طاری تھا۔پورا عملہ اپنی جگہ پر حیران تھا۔کیونکہ انہوں نے آج تک رضا بخاری میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی تھی۔سب کو اپنے اپنے روزگار کی فکر ہو چلی تھی۔کیونکہ اتنے بڑے الزام کے بعد اتنا بڑا چینل بھی بند ہو سکتا تھا۔اعجاز ہمدانی جب آفس پہنچا تو اس کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

جائشہ اسے دیکھ کر خود پر قابو نہ رکھ سکی اور رونے لگ گئی۔جس پر اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پریشان مت ہو جائشہ۔۔ جنہوں نے یہ سب کیا ہے ہم انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں گے"۔وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولا۔

"تم گھر جاؤ حنان اکیلا ہو گا۔۔۔یہاں پر میں سب دیکھ لیتا ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے سر میں چلتی ہوں آپ پیچھے سے سب کچھ دیکھ لینا"۔یہ کہہ کر وہ بوجھل دل کے ساتھ آفس سے باہر نکل آئی۔

★******★**********★

روحی کافی دیر تک میر اارسلان کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی۔لیکن وہ نہ آیا۔تو وہ اپنے آنسو اندر ہی اندر پینے لگ گئی۔شیشے میں جا کر اپنا عکس دیکھا۔تو ایک لمحے کے لیے دیکھتی ہی رہ گئی۔

"کیا فائدہ میری اتنی خوبصورتی کا"۔دل میں ایک کہرام بپا ہوا تھا۔اسی وقت میر ارسلان لڑکھڑاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا۔وہ آج اپنے آپ میں نہیں تھا۔اس نے بہت زیادہ شراب پی رکھی تھی۔وہ آکر بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔روحی اپنے دل کو سنبھالتی ہوئی اس کے قریب آئی۔اس کے پاؤں سے اس کے جوتے اتارے۔اس کی ٹانگیں جو آدھی بیڈ کے نیچے لٹک رہی تھی۔وہ اٹھا کر اوپر کی۔تو میر ارسلان نے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے پہلو میں آگری۔

"ہو گیا شوق پورا مجھ سے شادی کرنے کا"۔وہ اس کے قریب جھکا تو روحی نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔

"ارسلان تم اس وقت ہوش میں نہیں ہو۔۔۔چھوڑو مجھے"۔وہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن میر ارسلان اسے کہاں چھوڑنے والا تھا۔وہ تو غم اور غصے کی زیادتی سے اس پر ستم ڈھانے لگا۔اور وہ بے آواز روتی رہی۔

★******★*******★

عدن مستجاب کو لے کر اپنے فلیٹ پر ہی آرہا تھا۔مستجاب نے موبائل آن کیا۔تو یہ روح فرسا خبر اسے سننے کو ملی کہ رضا بخاری کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔مستجاب تو اپنی جگہ ششدر ہی رہ گئی۔جبکہ یہ خبر سن کر عدن کو بھی کافی صدمہ ہوا تھا۔

"جائشہ کا نمبر ملاؤ مستجاب"۔تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ مستجاب کی طرف دیکھ کر بولا۔تو اس نے جائشہ کا نمبر ملایا۔جائشہ نے کال اٹینڈ نہیں کی تو اس نے پھر اس کا نمبر ملایا۔دوسری دفعہ جائشہ کی بھاری آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"ہیلو جائشہ میں مستجاب بات کر رہی ہوں۔۔۔۔یہ کچھ بری خبر سننے کو ملی ہے۔۔۔۔۔کیا ہوا۔۔؟"۔مستجاب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ جائشہ سے کیسے پوچھے۔

"میری وجہ سے رضا بخاری کے اوپر یہ ساری مصیبتیں آرہی ہیں"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ کا گلا رندھ گیا تھا۔

"اچھا دیکھو تم حوصلہ مت ہارو۔۔۔۔ہم کل تمہاری طرف آئیں گے"۔یہ کہہ کر مستجاب نے فون بند کر دیا۔

ایک لمحے کے لیے عدن کی پیشانی پر گہرے تفکر کی لکیریں نمودار ہوئی۔تو اس نے رات کے ایک بجے گاڑی کا رخ گاؤں کی طرف موڑ دیا۔

"ہم تو فلیٹ میں جارہے تھے ناں"۔مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں اب ہم گاؤں جا رہے ہیں"۔عدن سنجیدگی سے بولا تو مستجاب چپ کر گئی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ حویلی میں موجود تھے۔عدن سیدھا اپنے باپ کے کمرے کی طرف گیا۔دروازہ ناک کرنے کی آواز پر اس کی ماں کی آواز آئی۔

"امی بابا کے ساتھ بہت ضروری بات کرنی ہے"۔عدن کے بھاری لہجے پر ایک لمحے کو راشدہ بیگم ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"ایسی کیا افتاد آ گئی ہے کہ تم نے ابھی اپنے بابا سے بات کرنی ہے وہ ابھی ہی سوئے ہیں"۔راشدہ بیگم ماتھے پر بل لئے دروازہ کھول کر اسے مخاطب تھی۔

"امی میں آپ سے اس وقت کوئی بھی بحث نہیں کرنا چاہتا میں ان سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں انھیں ابھی اٹھائیں"۔اب عدن کو غصہ آ گیا تھا۔

"میں اس وقت انہیں نہیں اٹھاؤں گی تم ان سے صبح بات کر لینا"۔راشدہ بیگم میں اپنی ضد کی پکی تھی لیکن ان کے مقابل بھی ان کا ضدی بیٹا ہی کھڑا تھا۔

وہ ماں کو ایک ہاتھ سے آرام سے پیچھے ہٹاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ملک دلاور بڑے مزے سے سو رہا تھا۔

"بابا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے"۔وہ ان کے سرہانے کھڑے ہو کر بلند آواز میں بولا تو ملک دلاور نے اپنی ایک آنکھ کھول کے اسے دیکھا۔

"یار سونے دو کیا اس وقت آ کر تنگ کر رہے ہو"۔ملک دلاور نے دوسری طرف کروٹ لیتے ہوئے کہا۔

"دوسروں کی نیندیں حرام کر کے آپ کتنے سکون سے سو رہے ہیں"۔اب کے وہ بلند آواز میں بولا۔تو ملک دلاور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں آدھی رات کو چلا رہے ہو"۔مستجاب شور کی آواز سن کر ادھر ہی چلی آئی۔لیکن کمرے میں جانے کی ہمت نہ کر سکی ادھر ہی دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"میرا مسئلہ آپ ہی بابا۔۔۔میں ہنڈرڈ پرسنٹ شور ہوں کہ رضا بخاری کی گرفتاری کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے۔۔۔کسی بے گناہ کو پھنساتے ہوئے آپ کو خدا کا کچھ خوف نہیں آتا"۔عدن نے تاسف سے کہا۔

"مجھے کیا پتا رضا بخاری کسی جرم میں گرفتار ہوا ہے۔۔۔۔میں تو شادی پر گیا ہوا تھا تم سے تھوڑی دیر پہلے ہی لوٹا ہوں"۔ملک دلاور معصومیت سے بولا۔

"بابا میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔کل رضا بخاری کی اتنی بڑی فیکٹری میں آگ لگ گئی اور آج وہ گرفتار ہو گیا یہ سب اتفاق نہیں ہو سکتا اور یہ سب آپ کی نااہلی کے بعد ہی کیوں ہو رہا ہے"۔وہ اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"مجھے اس نے نااہل کروایا تھا اس لیے اللہ نے اس/لڑکی کو یہ سزا دی ہے"۔ملک دلاور خباثت سے مسکرایا۔

"ویسے تمہارے دل میں ان کے لئے درد کے کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔۔۔ان کے ساتھ تو اس سے بھی زیادہ برا ہونا چاہیے تھا جنہوں نے ہمیں رلایا"۔راشدہ بیگم کے تو کلیجے میں ٹھنڈ پڑی تھی۔جس پر عدن نے پر افسوس انداز میں اپنی ماں کو دیکھا۔

"ویسے تم ہوتے کون ہو اس طرح آدھی رات کو مجھ سے آکر سوال کرنے والے۔۔۔بیٹے ہو بیٹے ہی رہو باپ بننے کی کوشش نہ کرو"۔ملک دلاور غصے سے چنگھاڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر اس سب میں آپ کا ہاتھ ہوا جو کہ مجھے شک ہے کہ آپ ہی اس کے پیچھے ہیں۔۔۔تو پھر میں بھی آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔۔۔کیونکہ رضا بخاری کوئی معمولی انسان نہیں ہے"۔وہ اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے بول کر کمرے سے باہر نکل آیا۔مستجاب کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

"چلو کمرے میں تم ادھر کیوں کھڑی ہو"۔وہ اسے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"ہمارا تماشا دیکھنے کے لئے یہاں پر کھڑی ہوئی ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔راشدہ بیگم اسے غصے سے دیکھ کر چیخی تھی۔جس پر عدن نے بے ساختہ قدم پیچھے بڑھائے۔

"آپ دوسروں کا غصہ میری بیوی پر نہ ہی نکالیں تو بہتر ہے"۔وہ یہ کہتا ہوا مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے آیا۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی ادھر آنے کی"۔اب وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا پہلے تمہاری ماں نے غصہ کیا ہے اب تم غصہ کر لو میں تو شور کی آواز سن کر ڈر گئی تھی اس لیے ادھر چلی گئی تھی"۔وہ منہ بنا کر بولی۔

"تم دونوں ساس اور بہو کی لڑائی میں میں تو پس کر رہ جاؤں گا"۔وہ یہ کہتا ہوا اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا۔وہ چینج کر کے آیا تو وہ ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اب ایسے کیوں بیٹھی ہوئی ہو جا کر چینج کرو۔۔۔کیوں میرا ضبط آزما رہی ہو"۔وہ اسے دیکھ کر کہتے ہوئے وہ بیڈ پر جا کر دراز ہو گیا۔اور وہ منہ بنا کر کپڑے اٹھا کر چینج کرنے کے لئے چلی گئی۔جب وہ چینج کر کے باہر نکلی تو سادہ سے بلو کلر کی شلوار قمیض میں بھی بہت اچھی لگ رہی تھی۔چہرے پر مٹے مٹے میک اپ کے نشان ابھی بھی

Posted On Kitab Nagri

موجود تھے۔لبوں پر ریڈ لپ اسٹک ابھی لگی ہوئی تھی۔عدن ٹی وی لگا کر بیٹھا ہوا تھا اور نیوز دیکھ رہا تھا۔لیکن نگاہیں بھٹک بھٹک کر اس پر آرہی تھی۔وہ آکر اپنی سائیڈ پر آرام سے لیٹ گئی۔

"اب منہ کیوں پھولا ہوا ہے تمہارا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔

"تم ڈانٹتے جو ہو"۔وہ ایسے ہی منہ پھلائے بولی۔عدن اپنے اوپر اختیار کھو بیٹھا۔اور اس کے بالکل قریب جا کر اس کے چہرے پر اپنے پیار کی مہریں ثبت کرنے لگا۔

"تمہیں تو میں ڈانٹتا ہی نہیں ہوں میری جان۔۔اتنا تھوڑا بہت تو ہو ہی جاتا ہے پیار بھی تو کتنا کرتا ہوں"۔وہ اسے اس کے چہرے کے نقوش کو بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے گھبرا کر نگاہیں جھکا لیں۔

"ویسے اتنی جلدی گھبرا کیوں جاتی ہو"۔وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے بولا.

"تم دیکھتے ہی ایسے ہو کہ جیسے۔۔۔"وہ آگے سے چپ کر گئی۔

"کیسے دیکھتا ہوں"۔عدن اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"اچھا مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونے دو"۔وہ گھبرا کر کروٹ بدل گئی تھی۔

"سولو جتنا سونا ہے۔۔۔۔"۔وہ معنی خیز انداز میں کہتا ہوا اس سے تھوڑے فاصلے پر لیٹ گیا۔لیکن اچانک ٹی وی پر نظر گئی۔جو خبر ٹی وی پر چل رہی تھی اس نے عدن حیدر کو اندر تک ہلا کر رکھ دیا۔

★*******★*********★

جائشہ کو آج نیند کہاں آرہی تھی۔رضا کے بارے میں ہی دل سوچ سوچ کر ہول رہا تھا۔نیند تو نہیں آرہی تھی وہ تہجد کی نماز ادا کرنے لگ گئی۔ابھی وہ دعا مانگ رہی تھی کہ باہر کے گیٹ پر اسے کچھ گاڑیوں کے چرچرانے کی آواز آئی۔گارڈ بھاگتا ہوا اندر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم باہر پولیس آئی ہے"۔ وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔

جائشہ اپنی چادر درست کرتے ہوئے باہر آئی تو دو گاڑیاں پولیس کی کھڑی دیکھ کر اس کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔ لیکن رضا کی نصیحت یاد آنے پر اس نے اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھنا ہی مناسب سمجھا۔

"آپ میرے گھر پر آدھی رات کو کیا کرنے آئے ہیں"۔ وہ انسپیکٹر کو دیکھ کر غصے سے بولی۔

"آپ کو لینے آئے ہیں۔۔۔اتنا بڑا کاروبار بندہ اکیلا تو نہیں چلا سکتا۔۔۔۔ ظاہر ہے آپ بھی اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہوں گی"۔ یہ کہہ کر اس نے لیڈی کانسٹیبل کو اشارہ کیا۔ کیمروں کی روشنی میں جائشہ کے منہ پر پڑی تو اس نے غصے سے سب کو دیکھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔ ہوش میں تو ہو انسپیکٹر"۔ وہ گرجدار آواز میں بولی۔

"میں باقاعدہ ہوش و حواس میں ہی ہوں البتہ آپ ابھی تک خوابوں کی دنیا میں رہ رہی ہیں"۔ انسپیکٹر اسے طنز آمیز انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں بھی نہیں جاؤں گی"۔ جائشہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

"آپ ہمیں زبردستی کرنے پر مجبور مت کریں۔۔۔ آپ ایک منشیات فروش کی بیوی ہیں"۔ انسپیکٹر کی زبان انگارے چبا رہی تھی۔ اس بات پر جائشہ نے آکر کھینچ کر ایک تھپڑ انسپیکٹر کے منہ پر دے مارا۔

"پہلے ثابت کرو پھر بات کرنا"۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"آپ تم دونوں میاں بیوی کو ہمارے ہاتھ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔۔۔اس کو گھسیٹ کر گاڑی میں لے آؤ"۔

"ادھر ہی رک جاؤ نہیں تو تم سب کو دھو کر رکھ دوں گی۔۔۔۔ میں اپنے بیٹے سے مل کر آنے لگی ہوں"۔ وہ غضب سے کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ حنان کو پیار کر کے طیبہ کے حوالے کیا۔ اور بڑی سی چادر میں

Posted On Kitab Nagri

خود کو چھپا کر ان کے ساتھ چل پڑی۔پورے میڈیا میں جائشہ کی ایک ساکھ تھی۔زیادہ تر لوگ اس کے مخالف تھے۔لیکن کچھ ایماندار صحافی اس کے ساتھ بھی تھے۔وہ جائشہ پر آنے والے مصیبتوں کی کڑی ملک دلاور کی نااہلی اور میر افتخار کے خلاف بھی کیس کرنے سے ملا رہے تھے۔

ٹی وی پر جائشہ کی گرفتاری کی خبر سن کر عدن حیدر اسی وقت اٹھا۔جبکہ مستجاب بھی اپنی جگہ پر پریشان ہو کر بیٹھ گئی۔اس نے وارڈروب سے اپنی شلوار قمیض نکالی اور جلدی چینج کر کے باہر آیا۔

"عدن کہاں جا رہے ہو۔۔؟"مستجاب اسے گاڑی کی چابی پکڑتے دیکھ کر بولی۔

"میں ذرا پولیس اسٹیشن جا رہا ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"لیکن تم اس وقت۔۔۔۔۔ صبح چلے جانا"۔ مستجاب اسے اس وقت جانے سے روکنا چاہ رہی تھی۔گھڑی رات کے سوا دو بجا رہی تھی۔

"صبح میں تو ابھی کافی ٹائم ہے۔۔۔مجھے ابھی نکلنا ہو گا"۔یہ کہہ کر وہ دروازے کی جانب بڑھا۔مستجاب ایک دم اس کے سامنے آگئی۔

"لیکن میں نہیں چاہتی کہ تم اس وقت جاؤ"۔

"مستجاب یہ کیا پاگل پن ہے مجھے لگتا ہے کہ اس سب کے پیچھے میرے بابا کا ہاتھ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی بے گناہ لڑکی حوالات میں کچھ دیر بھی گزارے"۔وہ اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بیڈ پر لے آیا۔

"ڈونٹ وری تم آرام کرو"۔اس نے اسے لٹا کر اس پر کمبل سیدھا کیا۔

"اپنا خیال رکھنا"۔ مستجاب کا دل اندر سے ہول رہا تھا

"او کے اللہ حافظ"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

★******★*********★

جائشہ کو جب لا کر حوالات میں بند کیا گیا۔تو جیل کی حالت دیکھ کر اسے ابکائی آنے لگی۔کئی عورتوں نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ایک کم عمر لڑکی بیٹھ کر سسک رہی تھی۔جائشہ نے اس کے پاس جا کر اس سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔تو وہ شاید کسی کاندھے کی تلاش میں تھی۔جائشہ سے لگ کر سسک سسک کر رو پڑی۔

"میرے بھیا کو ان ظالموں نے مار دیا پھر مجھے اغوا کر کے میری عزت کے ساتھ کھلواڑ کرنے کے لیے مجھے پکڑ لیا ۔۔۔۔بڑی مشکلوں سے میں جان اور عزت بچا کر وہاں سے بھاگی تھی جب میں پولیس اسٹیشن رپورٹ درج کروانے آئی تو انہوں نے مجھے ہی اندر بند کر دیا اور اب یہ مجھے پھر سے ان لوگوں کے حوالے کر دیں گے مجھے بچا لیں"۔یہ کہہ کر وہ چیخ چیخ کر رونے لگ گئی۔

"اپنا منہ بند کر۔۔۔نہیں تو مجھے منہ بند کرنا خوب آتا ہے"۔لیڈی کانسٹیبل اسے مارنے کے لیے آگے بڑھی تو جائشہ نے اسے روک دیا۔

"مانا کے آپ جانی اینکر ہیں لیکن آپ ہمیں ہمارے کام کرنے سے نہیں روک سکتی"۔یہ کہہ کر وہ اس لڑکی پر جھپٹی تھی۔جائشہ نے اس کا بازو پکڑ کر اس طریقے سے مروڑا کے اس لیڈی کانسٹیبل کی چیخ نکل گئی۔

"اپنے سے کمزوروں پر ظلم کرنا تم لوگوں کو خوب آتا ہے۔۔۔اب دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔یہ کہہ کر اس نے اس کا بازو چھوڑا تو وہ وہاں سے سرپٹ بھاگ گئی۔

"یہ کون سی بلا کو جیل میں ڈالا ہے سر۔۔۔میرے بازو کی ہڈی توڑنے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی"۔وہ آ کر جائشہ کے شکایت کرنے لگ گئی۔

"ابھی اسے ادھر ہی رہنے دو صبح اس کا کہیں اور بندوبست کرتے ہیں"۔تھانے دار غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

جائشہ اب اس لڑکی کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے تسلیاں دے رہی تھی۔

"تم فکر مت کرو۔۔۔ تمہیں نکالنے کا میں بندوبست کرتی ہوں"۔اس نے اس لڑکی کو مل کو تسلی دی تو وہ اسے دعائیں دینے لگ گئی۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کو جیل بھجوانے کی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے پاس پڑے شیشے کے ٹیبل کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس سے شیشہ توٹ گیا۔

"بیٹا دیکھو ہم نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے"۔میر افتخار نرمی سے بولا۔

"ایسا ویسا کچھ نہیں کیا آپ نے۔۔۔ڈیڈ آپ کو اس لڑکی سے بہت زیادہ پرابلم ہو رہی ہے آج کل۔۔۔اور ملک صاحب کو تو کچھ زیادہ ہی تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ وہ نااہل ہو چکے ہیں۔۔۔آپ سب نے مل کر گیم کھیلی ہے ۔۔۔اس کے اور رضا بخاری کے خلاف۔۔۔میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں"۔یہ کہہ کر وہ دروازے کو ٹھوکر مارتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔روحی اس کا یہ جنون بھرا روپ دیکھ چکی تھی۔

"مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔پلیز جاؤ یہاں سے"۔وہ روحی کو دیکھتے ہوئے برہمی سے بولا۔

"جتنا یہ تمہارا کمرہ ہے اتنا ہی میرا کمرہ ہے میں کیوں جاؤں یہاں سے"۔وہ آکڑ کر بولی۔تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا۔جس پر روحی ہونقوں کی طرح دروازہ گھورنے لگ گئی۔میر افتخار یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔جلدی سے چلتا ہوا اپنی بھتیجی کے پاس آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا پلیز کوئی ہنگامہ مت کرنا۔۔۔ چلو آؤ تم میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔ جب اس کا غصہ اتر جائے گا۔۔۔ تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا"۔ میر افتخار یہ کہہ کر اپنی بھتیجی کو اپنے ساتھ لگائے ہوئے ڈرائنگ روم میں آگیا۔ اتنی توہین پر روحی کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

"یہ سارا گھر ہی تمھارا ہے۔۔۔ جس کمرے میں چاہو۔ آرام کر لو۔۔۔ رات کو ولیمہ ہے تو اس لیے تم اس کے ساتھ اپنا موڈ خراب مت کرنا"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آیا۔ جہاں پر بیٹھی اس کی بیوی زینت ارسلان پر غصے سے پیچ و تاب کھا رہی تھی۔

"آپ کا بیٹا حد سے زیادہ بگڑ چکا ہے۔۔۔ آپ کو تو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہیں۔۔۔ اور اب اپنی بیوی کو ہی اپنے کمرے سے نکال دیا"۔ وہ جلی کٹی سنانے لگی تو میر اافتخار اسے غصے سے گھورنے لگ گیا۔

"اب میرا دماغ مت کھاؤ پہلے ہی خراب ہوا ہے"۔ میر افتخار غصے سے بولا۔

"بیٹے کے اوپر تو بس چلتا نہیں ہاں میں ہی ہوں جس پر اپنا بس چلا لیتے ہیں"۔ زینت بڑبڑا کر رہ گئی۔

★*****★*******★

"مستجاب خیریت ہے ابھی تک لیٹی ہوئی ہو"۔ وہ اس کے پاس آکر بولا۔

"بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تم کب آئے؟" وہ اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے بولی۔ تو اس نے تشویش سے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا جو اس کو جلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"تمہیں تو بخار ہے۔۔۔ کتنی لاپرواڈاکٹر ہو۔۔۔۔ ضرور تم نے کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا۔۔۔ اور نہ میڈیسن لی ہو گی"۔ عدن اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"دل ہی نہیں کیا کچھ کھانے کو"۔اس نے یہ کہا تو وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اب اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔رانی کو دو تین آوازیں دیں۔ جس پر وہ دوڑی دوڑی چلی آئی۔

"رانی آپا آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ مستجاب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ نے اسے کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں دیا"۔وہ اب تھوڑا برہمی سے بولا۔

"نہیں عدن صاحب میں دو دفعہ کھانا لے کر گئی ہوں لیکن مستجاب بی بی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے کچھ نرم سا بنا لیں اس کے لیے۔۔۔اس کو بخار ہوا ہے۔۔۔پھر کچھ یاد آنے پر واپس مڑا۔

"رانی آپا کومل کو کچھ کھانے کے لیے دیا"۔

"جی صاحب بی بی نے بولا تھا تو میں انہیں کھانا دے آئی ہوں"۔رانی نظریں جھکائے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے کھانا جلدی لے کر آئیں۔۔۔اور اس لڑکی کا دھیان رکھنا"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔اور مستجاب کے پاس بیٹھ گیا۔اپنی پاکٹ سے کچھ پیسے نکال کے اس پر وارے۔اور سائیڈ پر رکھ دیے۔

"کچھ کھا کر میڈیسن کھا لو۔۔۔میں اکیلا ولیمے پر کیسے جا سکوں گا تمہارے بغیر"۔وہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔

"عدن تم پلیز آج اکیلے چلے جاؤ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ضمانت ہو گئی جائشہ کی؟"۔

"ہاں ہو گئی ہے لیکن رضا بخاری کی ضمانت ہونی ذرا مشکل لگ رہی ہے"۔اس نے یہ کہا تو اسی وقت رانی مستجاب کے لیے سوپ اور عدن کے۔لیے ایک ٹرے میں کھانا لے کر کمرے میں آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آپ جائیں"۔وہ رانی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"صاحب جی آپ بھی کھانا کھالیں"۔یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔

"اب شاباش جلدی اٹھو اور اچھے بچوں کی طرح سوپ پی لو"۔وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا۔تو وہ سوپ کو دیکھ کر برے برے منہ بنانے لگ گئی۔اس نے مستجاب کی کمر کے پیچھے تکیے رکھے۔جن سے ٹیک لگا کر وہ بیٹھ گئی۔ اور ہاتھوں میں سوپ کا پیالہ لے کر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

"تم کھانا کھالو میں پی لیتی ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم نے پینا ہوتا تو صبح کی ہی نہ پی لیتی"۔یہ کہہ کر اس نے اس کے منہ کے آگے چمچ کیا تو وہ پینے لگ گئی۔اس کے ریشمی بال بار بار آگے آرہے تھے۔عدن نے پیالہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔اور اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے بالکل پیچھے کیے۔سائیڈ ٹیبل سے اس کا کلپ لے کر اس کے بال کلپ میں قید کیے۔اتنی کیئر پر وہ مسکرا کر رہ گئی۔

"چلو اب بس جلدی ختم کرو"۔یہ کہہ کر اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی اس نے اس کو آدھے سے زیادہ سوپ پلا دیا۔

"چلو اب تم بھی کھانا کھالو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ اٹھ کر کھانا کھانے لگ گیا۔کھانا کھا کر اسے میڈیسن دی۔اور اس پر اچھی طرح کمبل دیا۔

"تم آرام کرو میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگا تو مستجاب نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"کہاں جارہے ہو۔۔؟ابھی میرے پاس ہی بیٹھو ناں"۔اس کے لہجے میں پیار بھرا اصرار تھا۔تو وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔اور اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دیے۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی جان کا صدقہ بھی تو نکالنا ہے۔۔۔ تمہیں کل بہت ہی بری نظر لگی ہے کسی کی۔۔۔ صدقے کا بکرا لینے جارہا ہوں"۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولا۔تو اتنی محبت پر مستجاب کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔

"کیا ہوا تھوڑی دیر تک آجاتا ہوں"۔عدن نے اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے باہر جانے کی وجہ سمجھی۔

"ٹھیک ہے"۔مستجاب ہلکا سا مسکرائی تو وہ سائیڈ ٹیبل سے اپنا والٹ اٹھاتے ہوئے باہر نکل گیا۔

مستجاب کے دل میں آندھی اور طوفان جیسے جھکڑ چل رہے تھے۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اس شخص سے اب دستبردار نہیں ہو سکتی تھی۔کیونکہ عدن حیدر اب اس کی رگ وجان میں سما گیا تھا۔

★*****★********★

جائشہ کو پھر کسی انجان نمبر سے کال آئی تھی۔

"اب اپنا منہ بند رکھو۔۔۔ نہیں تو تمہارے لئے ہم اور زیادہ مشکلات کھڑی کر دیں گے"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو جائشہ کے اندر غصے کا ابال اٹھا۔

"مرد کے بچے ہو تو سامنے آؤ۔۔۔ یہ بزدلوں کی طرح پیچھے سے کیوں وار کر رہے ہو"۔وہ غصے سے غرائی تھی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"وقت آنے پر سامنے بھی آئیں گے۔۔۔۔ بہر حال اپنا انداز بدل ڈالو جائشہ بی بی۔۔۔۔ نہیں تو ابھی صرف ٹریلر دکھایا ہے"۔یہ کہہ کر دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔اور جائشہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اسے تو ملک دلاور پر

Posted On Kitab Nagri

شک تھا۔لیکن اس کو اس بات کا ثبوت چاہیے تھا۔چینل دن بدن تنزلی کی طرف جارہا تھا۔ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔میر اارسلان اس سے ملنے آفس چلا آیا۔

"آج تو تمہارا ولیمہ ہے تم کیوں چلے آئے؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"جائشہ جو کچھ بھی ہوا ہے مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے۔۔۔میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی طریقے سے رضا بخاری کی ضمانت ہو جائے۔۔۔ایک دو وکیل سے بات ہوئی ہے لیکن کیس ذرا سخت قسم کا ہے۔۔۔ضمانت میں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا"۔وہ اس کی بات ہے اگنور کرتے ہوئے بڑے تسلی آمیز انداز میں بولا۔

"میر ارسلان میں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتی۔۔۔مجھے اپنے خدا پر یقین ہے کہ کوئی راہ نکل آئے گی۔۔۔کیونکہ سچ کی راہ میں پریشانیاں اور مصیبتیں تو ضرور آتی ہیں"۔وہ پرامید تھی۔

"تمھارے حوصلے اور ہمت کی تو داد دینی پڑے گی۔۔۔لیکن مجھ سے جو ہو سکا میں ضرور کروں گا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہت شکریہ۔۔۔!روحی کیسی ہے"۔وہ اسے دیکھ کر روحی کا پوچھنے لگی تو ایک لمحے کو میر ارسلان چپ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے"۔ایک دم سے اس کے چہرے پر پتھر یلے تاثرات نمودار ہوئے۔پھر وہ کوئی بھی بات کئے بغیر باہر نکل گیا۔

رات کو وہ کھانا لے کر خود رضا بخاری سے ملنے کے لیے گئی۔رضا بخاری کے چہرے پر تھوڑی سی بھی پریشانی نہیں تھی۔وہ بالکل مطمئن تھا۔اتنے ٹھاٹھ باٹھ سے سے رہنے والا شخص ایک کال کوٹھری میں بالکل مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔

اسے دیکھ کر جائشہ کا دل خون کے آنسو روتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم یہاں پر میرا حوصلہ کم کرنے آئی ہو"۔رضا اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں آپ کا حوصلہ کم کروں گی۔۔۔۔بس ایک گلٹ ہے"۔وہ آنکھوں میں آئی نمی چھپاتے ہوئے بولی

"ادھر دیکھو میری طرف"۔اس نے اپنے پورے جسم کو بلیک کلر کی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔بلیک کلر کی چادر میں اس کا خوبصورت چہرہ ایک الگ ہی چھب دکھلا رہا تھا۔اس نے اپنی خوبصورت آنکھیں اٹھا کر رضا بخاری کو دیکھا رضا بخاری کو لگا کہ جیسے اس کا دل اس کی آنکھوں میں ہی ڈوب جائے گا۔کیا کچھ نہ تھا اس کی آنکھوں میں۔ایک محبت کا جہان۔۔اپنا سب کچھ وار دینے کا عزم اس سے پہلے اسے دیکھ کر دل اس انداز میں نہیں دھڑکا تھا۔رضا بخاری تھوڑی دیر تک تو اپنی کیفیت خود نہ سمجھ سکا۔

"جائشہ تم اب جاؤ یہاں سے"۔یہ کہہ کر وہ اپنا رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے تھوڑی دیر تو بیٹھنے دیں"۔وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"پلیز جاؤ"۔وہ خشک لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں۔۔۔پلیز آپ کھانا ضرور کھا لینا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور رضا کے قریب آئی۔کچھ دیر تو اسے دیکھتی رہی۔

"آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا مجھے اپنے سے ایسے دور کرنے کا"۔لہجے میں ایک گلہ تھا۔رضا بخاری اپنی نظریں چرا گیا۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ اس کی محبت کے آگے ہار رہا ہے۔دل اس کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا تھا۔جیل میں گزارا کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جب اس نے جائشہ کو یاد نہ کیا ہو۔جائشہ رانیہ کے عکس کو رضا بخاری کے دل سے مکمل طور پر تو مٹا نہیں پائی تھی۔لیکن دھندلا ضرور کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا"۔وہ ایک بھرپور نظر رضا بخاری پر ڈال کر باہر نکل آئی۔اور رضا بخاری اپنے دل کی اختیاریوں پر ماتم کناں تھا۔

★******★*******★

مستجاب کی طبیعت ٹھیک نہ ہوئی تھی اس لیے عدن اکیلا ہی میر اارسلان کے ولیمے پر جانے کے لیے تیار ہونے لگا۔بادامی کلر کی شلوار قمیض کے اوپر واسکٹ پہنے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔مستجاب کی اچانک آنکھ کھلی تو وہ اپنے بالوں کو کنگھی کر رہا تھا۔وہ کافی دیر تک اسے دیکھتی رہی عدن نے بھی اس کو بیدار ہوتے ہوئے شیشے میں دیکھ لیا تھا۔کنگھی کر کے وہ اس کے قریب آیا۔اور اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

"کیسا فیل کر رہی ہو اب"۔اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"پہلے سے کافی بہتر فیل کر رہی ہوں"۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"اچھا چلو میں اب چلتا ہوں تم ریسٹ کرنا۔۔۔میں نے رانی آپا کو دلیے کا بولا ہے وہ ضرور کھا لینا۔۔۔نہیں کھایا تو زبردست قسم کی سزا دوں گا"۔آخر میں وہ شرارت سے مسکرایا تھا۔

"کیسی سزا دو گے"۔وہ پوری آنکھیں کھولتے ہوئے بولی۔

"وہ میں رات کو آکر بتاؤں گا"۔

"اگر لیٹ ہو گئے تو ادھر ہی رک جانا۔۔۔اتنی دیر سے حویلی آنے کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میرا سب کچھ تو ادھر ہے۔۔۔میں نے ادھر رک کے کیا کرنا ہے"۔وہ اسے نظروں کے راستے دل میں اتار تے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کسی بات کا سیدھا نہ جواب دینا"۔وہ اب منہ پھلا کر بولی۔

"سیدھا ہی تو جواب دے رہا ہوں۔۔۔اب تم جان بوجھ کر انجان بنو۔۔۔تو اس میں مجھ بیچارے کا کیا قصور ہے"۔وہ زیر لب وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"اچھا اب جاؤ"۔وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا یار ناراض کیوں ہوتی ہو۔۔میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔۔۔اب اجازت ہے جاؤں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اور وہ کل والی چڑیل سے دور رہنا"۔ایک دم یاد آنے پر وہ بولی۔تو عدن حیدر بے اختیار ہنسنے لگا۔

"ایک شرط پر دور رہوں گا"۔وہ لودیتے جذبوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"پوچھو گی نہیں کون سی شرط ہے۔۔؟"وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

"کوئی فضول ہی شرط ہو گی"۔وہ اس کی بولتی آنکھوں سے نظر چراتے ہوئے بولی۔تو اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ لیا۔

"میری شرط یہ ہے کہ میری پری بھی تو مجھے قریب آنے دے۔۔۔پھر کوئی بھی چڑیل میرے پاس نہیں آسکے گی"۔وہ اس کی غلافی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔اس نے باری باری اپنے لب اس کی آنکھوں پر رکھے مستجاب نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔اس کا دل سینے سے باہر نکلنے کو تیار بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر دیکھو میری طرف"۔عدن جذبوں سے لبریز آواز میں بولا۔تو اس نے ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں کھولیں۔لیکن دیکھ نہ پائی اس سے بچنے کے لیے اسی کے سینے میں پناہ لے لی۔تھوڑی دیر تک تو عدن خوشگوار حیرت میں گھرا رہا۔پھر اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے۔اور بہت مضبوطی سے اس کے وجود کو تھاما۔

"کیا چاہتی ہو نہ جاؤں"۔اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو مستجاب نے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا۔لیکن ہل بھی نہ سکی۔

"میں نے کب روکا ہوا ہے جاؤ تم"۔اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے ہی بولی۔

"اٹھ کے تیار ہو جاؤ۔۔۔تمہارے بغیر نہیں جانا چاہتا"۔عدن اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے بولا۔اس کے لہجے میں ایک ریکویسٹ کی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر زیادہ بیمار ہو گئی تو تیمارداری بھی تمہیں ہی کرنی پڑے گی"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"میں سو جان سے کروں گا لیکن رہنے دو تم۔۔۔۔۔زیادہ نہ بیمار ہو جانا۔۔۔ تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے"۔یہ کہہ کر وہ اسے لٹا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر کمرے سے نکل آیا تھا۔اور مستجاب کتنی ہی دیر تک اس کی خوشبو اپنی سانسوں میں اتارتی رہی۔تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر کومل کے کمرے میں آ گئی۔کومل بیچاری ابھی ڈری سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔مستجاب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میں تمہاری آپی ہوں۔۔۔اور اب تمہیں ڈرنے کی بالکل بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہم کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہو سکے تمہیں انصاف دلوائیں"۔مستجاب نے اسے تسلی دی تو وہ رونے لگ گئی۔

"باجی دنیا میں آپ جیسے فرشتہ صفت لوگ بھی ہوتے ہیں۔۔۔میں آپ کا اور جائشہ باجی کا احسان ساری زندگی نہیں اتار سکتی"۔وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ذات پر ہمارا کوئی احسان نہیں ہے کومل۔۔۔اور یہ احسان احسان لگانا بند کر دو ہمیں شرمندہ مت کرو۔۔۔! اب تم ہماری بہن ہو"۔ مستجاب نے اسے بہت زیادہ تسلی دی۔ تو اس لڑکی کا تھوڑا سا اعتماد بحال ہوا تھا۔

★*****★******★*******★

میر ارسلان کے ولیمے پر شہر کی پوری کریم موجود تھی۔

روحی گولڈن کلر کے لہنگے اور کرتی میں میر ارسلان کے ساتھ بیٹھی بڑی بجھی بجھی لگ رہی تھی اس کے چہرے پر کوئی بھی رونق نہ تھی۔ وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"دنیا کو دکھانے کے لئے ہی مسکرا دو کل تو تمہارے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے"۔ میر ارسلان اسے دیکھتے ہوئے آہستگی سے بولا۔ تو وہ صرف اسے آنکھیں دکھا کر رہ گئی۔

"لگتا ہے محبت کہیں دفن ہو گئی ہے"۔ وہ طنز کے نشتر چلانا نہ بھولا۔

"محبت محبت ہی رہتی ہے۔۔۔ لیکن تم اتنے ظالم نکلو گے میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا"۔ یہ کہتے ہوئے اس کا گلا رندھ گیا تھا۔

"میں اس سے بھی بڑا ظالم ہوں۔۔۔ جان چھڑوانا چاہ رہی ہو تو جان چھڑوالو"۔ وہ ابرو اچکا کر بڑے انداز سے بولا۔ بلو کلر کے پینٹ کوٹ میں وہ بھی بڑا اچھا لگ رہا تھا۔

"اگر میری جگہ جائشہ ہوتی تو تب بھی تم اس کے ساتھ ایسا ہی جانوروں جیسا سلوک کرتے"۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ یہ سوال پوچھ بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں میرے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہو۔۔۔وہ ہوتی تو پھر میر ارسلان ایسے ہوتا۔۔۔میر اسلان تو ہواؤں میں اڑ رہا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔میں اس سے اتنی محبت دیتا کہ وہ میرے قریب آنے پر مجبور ہو جاتی"۔ میر ارسلان نے اسے کہا تو اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔ محبت نے بڑے بین کیے تھے۔ جذبے اپنی ناقدری پر ماتم کناں تھے۔ وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرنے لگ گئی۔

"بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں میاں بیوی میں کسی کو لفٹ ہی نہیں کروا رہے"۔

"باتیں کیا ہونی ہیں۔۔۔اپنی ڈارلنگ کو کہہ رہا تھا کہ تم کس قدر خوبصورت ہو۔۔۔مجھے تو آج اس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آ رہا"۔ یہ کہتے ہوئے میر اارسلان نے اس کے رخسار پر ایک گستاخی کر ڈالی۔ جس پر اس نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔اسے پتہ تھا کہ وہ صرف اسے زچ کر رہا ہے۔

"سو رومانٹک تمہارا وہ ہینڈسم دوست آج نظر نہیں آ رہا"۔ سنبل اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ جس سے اس کا سراپاں نمایاں ہوا تھا۔ وہ ہاف بلاؤز ساڑھی پہنے ہوئے تھی جو سلیولیس تھی۔ میر ارسلان نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

"کیا تم لڑکیوں کا یہ جسم دکھانا ضروری ہوتا ہے"۔ وہ اس کو ہلکا سا گھورتے ہوئے بولا۔

"ہائے تمہارے خیالات کیسے چینج ہو گئے ہیں ارسلان۔۔۔ تمہیں تو ماڈرن لڑکیاں بہت پسند تھی ناں"۔ وہ حیرانگی سے بولی۔اسے عدن آتا ہوا دکھائی دیا تو وہ کھل اٹھی۔ بادامی کلر کے شلوار قمیض اور واسکٹ پہنے وہ اپنی چھا جانے والی شخصیت سمیت اسٹیج کی طرف آ رہا تھا۔

"ہائے آج تو اکیلا آ رہا ہے۔۔۔اس کی نک چڑھی بیوی ساتھ نہیں ہے"۔ وہ ایک دم سے خوش ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"عشق کرتا ہے اپنی بیوی سے میری طرح۔۔۔اس لیے اس سے کوسوں دور رہنا۔۔۔اتنی کوششیں کہیں اور آزمالو دال گل جائے گی"۔وہ اسے دیکھ کر طنزیہ انداز میں بولا۔

"تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔خود تو اتنے سال عیاشی کی ہے۔۔۔اب اوروں کو شرافت کے پاٹ پڑھا رہے ہو"۔وہ ناک چڑھا کر بولی۔اتنے میں عدن اسٹیج پر پہنچ چکا تھا میر اارسلان اسے اٹھ کر گلے ملا۔اس نے سرے سے سنبل کو اگنور کر دیا جس پر اس کو بڑی سبکی کا احساس ہوا۔اس لیے وہ سٹیج سے ہی اتر آئی۔

"بھابھی کیوں نہیں آئی"۔وہ اسے اکیلے دیکھ کر سخت بدمزہ ہوا تھا۔

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔بھابھی کیسی ہیں آپ"۔وہ روحی کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں عدن بھائی"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بھابھی یہ آپ کے لئے کچھ لے کر آیا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے ایک خوبصورت پیکنگ میں بند ڈبہ پکڑا یا۔

جو اس نے ہچکچاتے ہوئے پکڑ لیا۔

"اس میں کیا ہے"۔میر اارسلان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گھر جا کر دیکھ لینا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے ایک نظر روحی کو دیکھا جو اسے کافی ٹینس لگی۔کیونکہ برات والے دن تو وہ بہت خوش نظر آرہی تھی آج اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب تھی۔اس نے مشکوک نظروں سے میر ارسلان کو دیکھا۔

"بھابھی خوش نہیں لگ رہی۔۔۔کیا کہا ہے تم نے"۔عدن نے سرگوشی میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تجھے بس آتے ہی اپنی بھابی کی فکر ہونے لگی ہے یار۔۔۔۔ چل کر۔۔۔۔۔۔۔ سنبل کو تھوڑی لفٹ کروادے بیچاری تمہارے لیے مر رہی تھی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر بولا۔

"اپنے گھٹیا مشورے اپنے پاس رکھو۔۔۔ میرے لیے مستجاب کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گناہ ہے۔۔۔ تم لفٹ دینے کی بات کرتے ہو"۔عدن کی آنکھوں کے سامنے مستجاب کا چہرہ آیا تو اس کے چہرے پر ایک الوہی چمک ابھری۔روحی نے بے ساختہ عدن کو دیکھا۔اور مستجاب کی قسمت پر رشک کرنے لگی۔

"پاس تو تمہیں پھٹکنے نہیں دیتی"۔میر ارسلان کے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا تو عدن نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔اس بات ہر روحی نے ٹھٹک کر اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں کوئی بات بتانی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔۔! لعنت ہو تم پر گھٹیا انسان"۔وہ اب غصے سے بولا۔

"سوری یار بے ساختہ منہ سے پھسل گیا"۔میر ارسلان اب شرمندہ نظر آرہا تھا۔

"محبت قربت کی محتاج نہیں ہوتی۔۔۔۔ محبت تو بس محبت ہوتی ہے۔۔۔ہاں انسان ضرور قربت کا محتاج ہوتا ہے۔اگر یہ سب بیچ میں آجائے تو یہ غرض والی بات ہو گئی ناں۔۔۔۔ محبت میں غرض نہیں ہوتی۔۔۔ہاں انسان کبھی کمزور لمحوں کی گرفت میں آجاتا ہے۔یہ انسان کی جبلت میں شامل ہے۔کہ وہ اپنے محبوب کی قربت چاہتا ہے۔۔۔۔ لیکن میرے لئے ابھی بس یہی کافی ہے کہ میری محبت میرے پاس موجود ہے۔۔اپنے محبوب سے اتنی محبت کرو کہ وہ تم سے محبت کرنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔۔ محبت کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ ہی نہ ہو۔۔۔۔چاروں طرف سے ایک ایسی گرہ لگاؤ کہ وہ کھول ہی نہ سکے۔۔۔۔! امید ہے کہ تم میری بات سمجھ گئے ہوں گے"۔عدن نے آہستگی سے اسے گھرکتے ہوئے کہا۔لیکن اس کی آواز اتنی ضرور تھی کہ پاس بیٹھی

Posted On Kitab Nagri

روحی نے بھی باآسانی سن لی تھی۔اور دل ہی دل میں حیران ہو رہی تھی کہ میر ارسلان کا دوست اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔

"مجھے بھی لگ رہا ہے تمہاری بھی گرہ لگ چکی ہے"۔میر ارسلان بھی اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اسی وقت عدن کے موبائل پر بیل ہوئی۔اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میر اارسلان سمجھ گیا کہ کس کی کال آئی ہے۔

"ہاں مستجاب بولو۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے پہنچا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر تک نکلنے لگا ہوں۔۔۔ میڈیسن لی"۔

"نہیں پہلے سے آرام ہیں اس لیے میں نے میڈیسن نہیں لی"۔اس نے یہ کہا تو عدن کو تھوڑا غصہ آیا۔وہ فون کان کو لگائے اسٹیج سے نیچے اتر آیا۔اس نے مستجاب کو ہلکا سا ڈانٹا۔

روحی نے میر اارسلان کو درزیدہ نظروں سے دیکھا۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ یہ اتنا اچھا انسان تمہارا دوست کیسے ہو سکتا ہے"۔روحی نے بھی اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

"اچھا میں اتنا برا انسان ہوں"۔میر ارسلان سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں تم بہت برے ہو"۔وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

"کل تو میں اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھا۔۔۔آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ برا ہونا کسے کہتے ہیں"۔وہ اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تو روحی کی جان فنا ہو گئی۔

"تم نہایت ہی کمینے اور گھٹیا انسان ہو"۔وہ بھی دانت پیستے ہوئے بولی۔اور ساتھ ہی اپنی طرف آتی اپنی دوست کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا ہی منتخب کردہ ہوں۔۔۔تمہاری پھر چوائس ہی ایسی ہے"۔میر ارسلان کے اس جواب پر روحی کا دل کیا کہ وہ اپنا سر ہی پیٹ لے۔

"اب بھگتنا تو توپڑے گا میری جان"۔وہ ایک آنکھ دبا کر بولا۔تو روحی کا خون کھول اٹھا۔

تھوڑی دیر بعد عدن ادھر آیا اور اس کو اپنے جانے کا بتایا جس کا میر ارسلان نے کافی برا منایا تھا۔

"یار مستجاب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں ادھر کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔پھر ملاقات ہو گی بھابھی کو لے کر آنا کسی دن"۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔

★*******★*********★

فردوس بیگم رضا بخاری کی گرفتاری کی خبر سن کر بہت پریشان ہوئی تھی اس لیے جائشہ کے گھر آئی ہوئی تھی۔

"میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا کہ ان سیاستدانوں سے ایک حد میں رہ کر بات کیا کرو لیکن تم تو میری بات کو کوئی بھی اہمیت ہی نہیں دیتی۔۔۔اب دیکھ لیا نا نتیجہ تمہاری زبان سے نکلے ہوئے شعلوں کی لپیٹ میں رضا بخاری بھی آگیا ہے۔۔۔کیا قصور ہے اس کا۔۔۔!یہی کہ وہ تمہارا شوہر ہے"۔فردوس بیگم اس پر غصہ کر رہی تھی۔

"اماں پلیز آپ میرا حوصلہ بڑھانے کے بجائے کم کر رہی ہیں۔۔۔پلیز ایسے تو مت کریں ناں"۔وہ فردوس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی کیونکہ رضا کی گرفتاری کی وجہ سے وہ بہت ٹوٹ چکی تھی۔چینل پر بھی دن بدن بندش بڑھتی جا رہی تھی۔دو ٹاپ کے اینکرز بھی چینل چھوڑ کر جا چکے تھے۔

"میری بچی سچ بولتے ہیں لیکن اتنا کہ جتنا اگلا ہضم کر سکے۔۔۔۔اگر تم زیادہ سچ بولو گی تو یہ تمہارے ہی گلے پڑے گا"۔وہ اسے دلاسہ دیتے ہوئے بولی۔حنان نے بھی اس کی جان تنگ کی ہوئی تھی کہ وہ اپنے باپ سے ملنا چاہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"مما مجھے پاپا کے پاس لے جائیں ناں۔۔۔میں انہیں بہت مس کر رہا ہوں"۔وہ منہ بسورتے ہوئے جائشہ کے سامنے آکر بولا۔تو جائشہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا۔

"میرے بچے پاپا بزی ہیں ناں جب وہ فری ہوں گے تو ہم ان سے ملنے جائیں گے"۔وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔

"پاپا تو فری ہوتے ہی نہیں ہیں"۔اب وہ غصے سے بولا تھا۔

"تھوڑے دنوں تک فری ہو جائیں گے ناں۔۔۔!تو پھر ہم مل کے باہر چلیں گے۔۔۔ابھی چلو میں آپ کو سلاؤں"۔وہ اسے گود میں اٹھاتے ہوئے بولی۔

"آج حنان اپنی نانو کے پاس سوئے گا۔۔۔!نانو بہت اچھی سٹوری سنائے گی"۔فردوس نے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا تو اس نے نہ میں گردن ہلا دی اور جائشہ سے لپٹ گیا۔

"میں اپنی مما کے علاوہ کسی کے پاس نہیں سوتا"۔وہ جائشہ کے گال کو چومتے ہوئے بولا۔تو فردوس مسکرا کر رہ گئی۔

"ہاں جی مما خود سلائے گی اپنے بیٹے کو"۔یہ کہہ کر وہ حنان کو اٹھا کر اپنے روم میں آگئی۔اور اسے اپنے ساتھ لٹا کر سلانے لگ گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ سو گیا تھا۔ہر وقت رضا کی طرف دھیان لگا رہتا تھا۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے جبران کا نمبر ملایا۔

"جبران رضا صاحب نے کھانا کھایا ہے"۔اس نے پریشانی سے سوال کیا۔

"میڈم کھانا تو کھا لیا ہے لیکن بہت کم کھایا ہے۔۔۔آپ ان کی طرف سے پریشان مت ہوں۔۔۔میں ان کا پورا دھیان رکھوں گا"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز میری ان سے بات کروادو"۔جائشہ نے یہ کہا تو وہ فون لے کر رضا کی طرف آیا۔جو اس وقت کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔

"شاہ جی گھر سے آپ کا فون ہے"۔یہ کہہ کر اس نے رضا کو فون پکڑا دیا۔

"کیسے ہیں آپ"۔جائشہ کی آواز میں تڑپ تھی جو رضا نے بھی بخوبی محسوس کر لی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور حنان کیسا ہے۔۔؟"رضا بخاری بڑے نارمل لہجے میں بولا۔

"حنان بالکل ٹھیک ہے ابھی میرے پاس ہی سو رہا ہے۔۔۔۔۔آپ نے کھانا بھی ٹھیک طریقے سے نہیں کھایا۔۔۔اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں پریشان نہ ہوں"۔وہ اب ناراض لہجے میں بولی۔

"اچھا محترمہ میری جاسوسی کروا رہی ہو"۔اس کے اس انداز پر رضا کے لبوں کو ایک مسکراہٹ چھو گئی تھی۔

"میں کیوں آپ کی جاسوسی کروانے لگی بس یہی پوچھا تھا کہ آپ نے کھانا کھایا ہے"۔وہ حنان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔

"حنان صاحب مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔بہت ضد کر رہا تھا آپ سے ملنے کی۔۔۔۔بڑی مشکلوں سے سمجھایا ہے"۔وہ حنان کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

"تم اسے ادھر مت لے کر آنا۔۔۔اسے کہہ دو کہ میں کسی دوسرے ملک گیا ہوا ہوں"۔

"اچھا آپ ابھی کیا کر رہے تھے"۔جائشہ کا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے ڈھیر ساری باتیں کرے۔اس لئے یہ سوال پوچھ بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا کر سکتا ہوں ادھر بیٹھ کے۔۔۔ہاں یاد آیا خان انڈسٹریز کے ساتھ آج کل میں ڈیل فائنل ہونی تھی تم ذرا وہ فائل دیکھ لینا۔۔۔اور فون کر کے ان سے پوچھ لینا"۔امید تو نہیں تھی کہ اب ڈیل ہو گی لیکن پھر بھی اس نے جائشہ کو کہہ دیا۔رضا بخاری کی گرفتاری کی وجہ سے کئی کمپنیز نے ہوئی ڈیلز کینسل کر دیں تھیں۔

"ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گی"۔

"ٹھیک ہے میں فون بند کرتا ہوں"۔رضا بخاری نے یہ کہا۔

"اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔آپ کو بہت زیادہ مس کر رہی ہوں"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔تو رضا کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

"ٹھیک ہے تم بھی اپنا اور حنان کا خیال رکھنا"۔یہ کہہ کر رضا بخاری نے فون بند کر دیا۔بے اختیار آج جائشہ کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا۔

"تمہیں یقین تھا ناں اپنے آپ پہ۔۔۔تمہارا یقین درست ثابت ہو رہا ہے۔رضا بخاری اب دو محاذوں پر لڑ رہا تھا۔دل تھا کہ جو جائشہ کا متمنی ہو رہا تھا۔اور دل کا ایک حصہ جو اسے کہہ رہا تھا کہ وہ رانیہ سے بے وفائی کر رہا ہے۔ اس کا دل دو حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔

★******★*********★

Posted On Kitab Nagri

عدن حویلی پہنچا تو کافی رات ہو چکی تھی۔ سارے گھر والے تو میر اسلان کے ولیمے پر گئے ہوئے تھے۔ مستجاب جو بے چینی سے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی۔ عدن کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر اس کے دل کو ایک سکون پہنچا تھا۔

"کیسی طبیعت ہے مسز"۔ وہ آتے ہی وارڈروب کی طرف بڑھا۔

"پہلے سے بہتر ہوں"۔

"وہ تو میں دیکھ رہا ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کپڑے چینج کرنے کے لئے چلا گیا۔

"آپ بتاؤ میڈیسن کیوں نہیں لی تم نے"۔ وہ اس کے پاس ہی دراز ہوتے ہوئے بولا۔ اور ساتھ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو اسے بخار کی شدت پہلے سے کم لگی۔ تو اس کے دل میں ایک اطمینان سا اترا۔

"پہلے سے ٹھیک ہوں اس لیے میڈیسن نہیں لی"۔ وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"تم اتنی جلدی کیوں آگئے۔۔؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ جواب اس کے بالوں پر اپنی انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"تم بتاؤ تم ابھی تک سوئی کیوں نہیں۔؟ کیا میرے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی"۔ وہ دلکش لہجے میں بولا۔ تو مستجاب کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں۔

"دن کو سو گئی تھی شاید اس لیے نیند نہیں آ رہی"۔ وہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"چلو اب میں تمہیں سلاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر اس نے مستجاب کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔ اور اسے بچوں کی طرح سلانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مہربان لمس پاتے ہی سو گئی۔ تو عدن کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔ اور وہ سوچنے لگ گیا کہ آج سے ایک سال پہلے اس کی زندگی کتنی ویران تھی۔ بس اس کی زندگی کا یہی مقصد تھا کہ وہ اپنا بزنس اسٹیبلش کر کے اپنے گاؤں کی ترقی کے لئے کچھ اقدامات کرے۔ شادی کا ابھی اس نے سوچا نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب مستجاب حویلی آئی تو اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔وہ اسے ایک مغرور اور بد دماغ لڑکی لگی تھی۔نکاح بھی اس نے صرف اپنے دادا کے کہنے پر کیا تھا۔لیکن نکاح ہوتے ہی وہ ایک دم اسے اچھی لگنے لگی تھی۔پھر اس کی محبت نے اس کی زندگی خوبصورت بنا دی۔اس محبت میں میٹھا میٹھا درد بھی تھا جو اسے اچھا لگتا تھا۔اس درد نے مستجاب کے دل تک بھی رسائی حاصل کر لی تھی۔اس چیز نے عدن کو مطمئن کر دیا تھا۔اور اس چیز پر اسے بہت فخر تھا کہ اس نے اسے محبت سے جیتا ہے۔

ہم نے دی ہے شکست نفرت کو محبت سے
ہماری محبت کے بھی معیار ہوا کرتے ہیں

اس نے اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے اور سکون سے آنکھیں موند لیں۔ لیکن شاید اس کی محبت کے امتحان ابھی باقی تھے۔

★*****★********★

میر ارسلان اس وقت رسم کے مطابق روحی کے ساتھ اپنے چچا کے گھر آگیا تھا۔روحی اس سے کنی کترا رہی تھی۔اس لیے ابھی اپنی ماں کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ماں کے ایک دو دفعہ کہنے پر بھی نہ اٹھی۔تو ماں کو ایک شک سا گزرا۔

"روحی کیا تم خوش نہیں ہو؟"

"نہیں مما میں بہت خوش ہوں"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تو جاؤ ارسلان تمہارا انتظار کر رہا ہو گا"۔ وہ اسے ہلکا سا گھر کتے ہوئے بولی۔ تو وہ اٹھ گئی۔ انسان کے رویے دوسرے انسان کو کتنا بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ روحی جو اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب رہتی تھی۔ ایک رات کے ہی اس کے سلوک سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔ وہ دروازے کی ناب ہلکے سے گھما کر اندر داخل ہوئی۔ تو میر ارسلان سگریٹ پی رہا تھا۔ اسے دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک طنز کا عنصر شامل تھا جسے وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔ مہرون کلر کے خوبصورت سوٹ میں وہ چمک رہی تھی۔ دوپٹہ تو وہ سرے سے لیتی ہی نہیں تھی۔

"کیا اب میدان سے بھاگ رہی ہو"۔ وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں بھاگنے لگی"۔ وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔ ساتھ ہی وہ اپنی وارڈروب کھول کر نائٹ ڈریس لے کر واش روم کی طرف بڑھی۔ پنک کلر کے نائٹی اس پر بڑی جچ رہی تھی۔ وہ آ کر بیڈ کی ایک سائیڈ پر لیٹ گئی۔

میر ارسلان نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے پاس کیا۔ تو اس نے ناگواری سے دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو شوہر ہوں تمہارا اور تم مجھ سے محبت بھی کرتی ہو۔۔۔ تو پھر مجھ سے ڈر کیسا"۔ وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"محبت سے مانگو گے تو جان بھی دے دوں گی۔۔۔۔ لیکن اس طرح کا سلوک میرے ساتھ مت کرو"۔ وہ بے بسی سے بولی۔

"ایسا برا سلوک تو میں نے تمہارے ساتھ کیا ہی نہیں ہے"۔ میر ارسلان کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

"کتنا اچھا ہے تمہارا تمہارا دوست۔۔۔۔۔ اس سے ہی کچھ سیکھ لینا تھا"۔ اس نے بھی جوابا طنز کا نشتر چلایا۔

"میرا دوست تو شاید فرشتہ ہے لیکن میں فرشتہ نہیں ہوں"۔ وہ ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم مجھے سزا دے رہے ہو یا اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے ہو"۔ وہ ناگواری سے منہ پھیرتے ہوئے بولی۔

"دونوں کام ساتھ ساتھ ہی ہیں ناں"۔ یہ کہہ کر اس نے لائٹ آف کر دی۔اور روحی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا لیکن اس نے اس کا منہ بند کر دیا۔

★*******★********★

مستجاب کی طبیعت اب سنبھل چکی تھی۔عدن نے اس کے لیے آفس سے چھٹی کر لی تھی۔ناشتہ کر کے وہ وہاں پر آ گئے جہاں پر ہاسپٹل کی تعمیر تیزی سے جاری تھی۔ مستجاب بلیک کلر کا سوٹ پہنے اور بلیک ہی چادر لئے بہت اچھی لگ رہی تھی۔ جبکہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے عدن نے بھی آج بلیک کلر کی شلوار قمیص پہنی تھی۔دادا نے دونوں کو دیکھا تو بے ساختہ ماشاءاللہ کہہ دیا۔آسمان پر بادلوں کا سایہ تھا اس لیے فضا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔ مستجاب کی مسکراہٹ آج ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔کیونکہ وہ اپنے خواب کو حقیقت بنتے دیکھ رہی تھی۔
عدن کے ساتھ گھوم کر اس نے پورے ہوسپٹل کا جائزہ لیا۔بنیادی ڈھانچہ تیار ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میڈم یہ روم تمہارا ہو گا۔۔۔اس میں سپیشل کیمرہ بھی لگواؤں گا"۔ وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں کیمرا کیوں لگوؤ گے"۔ وہ سمجھ تو گئی تھی لیکن وضاحت چاہتی تھی۔

"اپنی آنکھوں کی حفاظت کے لیے۔۔۔اور تمہاری سکیورٹی کے لیے بھی"۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی آنکھوں کی حفاظت کے لیے مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی"۔وہ اس کی اس بات پر تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

"موبائل کے ساتھ کنیکٹ کروگاناں۔۔۔جہاں بھی جاؤ تم آنکھوں کے سامنے ہی رہو۔۔۔تاکہ جو لڑکیاں میرے ارد گرد منڈلاتی ہیں ان کو دیکھنے کا موقع نہ ملے"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا۔ تو وہ اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر اس کے بازو پر مارنے لگی۔

"بڑی خوش فہمی ہے تمہیں کہ لڑکیاں تمہیں دیکھتی ہیں"۔وہ دل ہی دل میں اس کی نظر اتارتے ہوئے بولی جو بلیک کلر کے سوٹ میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"خوش فہمی نہیں ہے یار یہ تو حقیقت ہے۔۔۔پرسوں میر ارسلان کی مہندی پر دیکھا نہیں تھا کیا"۔وہ اسے یاد دہانی کرواتے ہوئے بولا۔

"اس طرح کی لڑکیاں تو لڑکیوں کی عزت پر دھبہ ہوتی ہیں۔۔۔جو کتنی آسانی سے اپنا آپ غیر مردوں کو پیش کردیتی ہیں"۔مستجاب سنجیدگی سے افسوس بھرے لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لڑکیوں کی بھی کئی اقسام ہوتی ہیں میں تو انہیں سمجھ ہی نہیں پایا آج تک۔۔۔۔۔! کچھ اس طرح کی ہوتی ہیں۔۔۔ غیر مردوں کو اپنا آپ پیش کر دیتی ہیں۔۔۔اور کچھ اس طرح کی بھی ہوتی ہیں جو اپنے مردوں سے بھی دور بھاگتی ہیں"۔عدن نے ہلکے سے طنز سے کہا۔ تو مستجاب نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔اس کے طنز پر مستجاب کا خون کھول اٹھا تھا۔وہ چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔عدن کو احساس ہوا کہ وہ اس کا دل بری طرح دکھا چکا ہے۔وہ اس کے پیچھے لپکا۔ لیکن وہ جا کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔اب اسے کیا بتاتی کہ وہ بھی اس سے دور نہیں رہنا چاہتی۔وہ دوہری اذیت سے گزر رہی تھی۔وہ اپنی نئی زندگی پر سکون طریقے سے شروع کرنا چاہتی تھی۔لیکن عدن کی بات پر اس کا دل بری طرح دکھا تھا۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اسے بڑے غور سے دیکھا۔جو اپنے آنسو پینے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ناراض ہو گئی ہو"۔وہ چابی اگنیشن میں گھماتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کیوں ناراض ہوں گی۔۔۔پہلے ہی تمہیں کافی دفعہ ہرٹ کر چکی ہوں"۔وہ رخ موڑ کر باہر شیشے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"موڈ کیوں خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ادھر میری طرف دیکھو مستجاب"۔وہ گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔ تو اس نے عدن کو دیکھا۔آنکھوں میں ہزار شکوے تھے۔لیکن وہ زبان سے چپ تھی۔عدن نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی گاڑی کا روح فارم ہاؤس کی طرف کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"گھر نہیں جانا کیا۔۔؟"

"نہیں بیگم صاحبہ آپ کا موڈ بھی تو ٹھیک کرنا ہے۔۔۔ ویسے بھی فارم ہاؤس کا چکر لگائے ہوئے کئی دن ہو چکے ہیں"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔گاڑی فارم ہاؤس میں داخل ہوئی۔مستجاب ہر طرف ہریالی ہی ہریالی دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔کئی درختوں پر پھل لگے ہوئے تھے۔عدن گاڑی سے اترا اور گھوم کر اس کی سائیڈ کا بھی دروازہ کھولا۔

"ایک سائیڈ پر کرسیاں لگی ہوئی تھی۔وہ جا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے بھی اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔۔ادھر دیکھو"۔وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ جیسے میں کسی جنت میں ہوں۔۔۔۔اور خوبصورت آنکھوں والی میری حور میرے پاس بیٹھی ہوئی ہے"۔وہ آنکھوں میں شوق کا جہان لے اسے دیکھ رہا تھا۔مستجاب نے بے ساختہ پلکیں گرآئیں تو عدن نے نہال ہو کر اس خوبصورت منظر کو دیکھا تھا۔

آنکھیں دیکھیں تو میں دیکھتا رہ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جام دو اور دونوں ہی دو آتشہ۔۔۔

آنکھیں یا مہ کدے کے دو باب ہیں۔۔۔

آنکھیں یا یہ کوئی حسین خواب ہے۔۔۔

آنکھیں دیکھیں تو میں دیکھتا رہ گیا۔۔۔

آنکھیں اٹھ کر جھکیں تو حیا بن گئیں۔۔

آنکھیں جھک کر اٹھیں تو وفا بن گئیں۔۔

آنکھیں جن میں کے ہیں قید دونوں جہاں۔۔۔

صندلیں صندلیں مرمریں مرمریں مرمریں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صندلیں صندلیں مرمریں مرمریں مرمریں۔۔۔

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں۔۔۔

گھمبیر خوبصورت لہجے میں عدن نے جب یہ اشعار پڑھے مستجاب کو لگا کہ وہ اپنے دل پر سارے اختیار کھو دے گی۔وہ واقع ہی کوئی ساحر تھا۔اسی سے بچنے کے لیے اس نے اسی کے سینے میں پناہ ڈھونڈی تھی۔اور زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں تھیں جس پر عدن کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا تھا۔

"مسز یہ تو چیٹنگ ہو گئی ناں۔۔۔اتنی مشکلوں سے آپ کو پٹانے کے لیے یہ شعر یاد کیے تھے۔۔۔اور آپ ہم سے ہی بچنے کے لیے ہمیں میں پناہ ڈھونڈ رہی ہیں"۔وہ اس کا چہرہ اونچا کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو وہ زور سے اس کے سینے میں دبائے بیٹھی تھی۔

"اچھا یار تھوڑا دور ہو کہ بیٹھو کوئی ملازم دیکھ لے گا تو کیا کہے گا کہ عدن حیدر کی بیوی کتنی رومینٹک ہے۔۔حالانکہ حقیقت اس سے بہت مختلف ہے"۔اس نے ایک اور حربہ آزمایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے مجھ سے وعدہ کرو اب ایسے نہیں کرو گے"۔وہ تھوڑا سا سر اونچا کر کے بولی۔

"اچھا یار کوشش کروں گا"۔اس نے یہ کہا تو وہ ایک دم سے اس سے علیحدہ ہوئی تھی۔وہ زیر لب اسے دیکھ کر شرارت سے مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"تم باز نہیں آنے والے"۔وہ ایک مکہ اسے مارتے ہوئے بولی۔

"کیا کروں تمہاری شکل دیکھ کر آنکھوں کو کھجلی ہونے لگتی ہے"۔اس کی زبان سے یہ غلط الفاظ نکلے تو تھوڑی دیر بعد قہقہہ لگا کر خود ہی ہنسنے لگ گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"عدن تم بالکل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔یہ زبان کو کھجلی ہوتی ہے اور تمہاری آنکھوں میں کھجلی ہوتی ہے"۔وہ بھی اب ہنستے ہوئے بولی۔تو عدن حیدر کا دل اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر سرشار سا ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

"جو بھی ہوں تمہارا پاگل ہو۔۔۔اب اس پاگل کا علاج صرف تمہارے پاس ہی ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔بولو علاج کرو گی ناں"۔وہ پھر پٹڑی سے اتر چکا تھا۔

"تمہارا علاج فی الحال میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ہاں کچھ یاد آیا عدن۔۔۔! میں جائشہ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔پلیز لے چلو ناں آج"۔وہ ایک دم سنجیدہ ہو کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے چلتے ہیں"۔عدن خود بھی جائشہ سے ملنا چاہتا تھا اس لیے فوراً ہاں کہہ دی۔

★********★***********★

عدالت سے علی رضا بخاری کی ضمانت منظور ہو چکی ہے۔۔۔ایک منٹ سے پہلے رضا بخاری کو حوالات سے باہر نکال کر لائیں"۔وہ کرسی کو اپنے پاؤں سے ایک سائیڈ پر کر کے بیٹھتے ہوئے بولا۔جس پر انسپکٹر نے آنکھیں ٹیرھی کر کے آنے والے کو دیکھا تھا۔لیکن ایک دم ہی مودب ہوا تھا۔کیونکہ آنے والے کی پرسنیلٹی ہی اتنی رعب دار تھی۔ساتھ ہی اس نے اپنا کارڈ دکھایا تھا۔کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"جی آپ کی تعریف۔۔۔!آپ کو یہاں پر پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔

"کارڈ تو تم نے دیکھ لیا ہے۔۔۔!میری زبان سے میری تعریف بعد میں سن لینا پہلے رضا کو لے کر آؤ"۔وہ رعب دار انداز میں بولا تو انسپکٹر نے اپنے اہلکار کو اشارہ کیا۔

"رضا بخاری کو لے کر آؤ"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھوڑی دیر بعد اہل کار رضا کو ادھر لے کر آیا تو آنے والے کو دیکھ کر رضا کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آیا۔کچھ لمحے تک تو وہ اپنی جگہ جیسے منجمند ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آپ یہاں۔۔؟"

"کیوں میں یہاں پر نہیں آسکتا میرا بھائی اتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو اور میں اس کے سر پر نہ پہنچوں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔۔! کیسے ہو علی؟" یہ کہتے ہوئے وہ رضا سے گلے ملنے لگا۔اور کتنی دیر تک اسے باہوں میں لیے کھڑا رہا ایسے جیسے کہ کوئی صدیوں کا فاصلہ طے کر کے آیا ہو۔

"تمہاری ضمانت ہو گئی ہے اب چلیں گھر"۔جواد نے رضا کی پیشانی چومتے ہوئے کہا تو رضا ہلکا سا مسکرا دیا۔

"تھینک یو بھائی لیکن اب امریکہ سے کب آئے؟"۔رضا اب اپنی حیرت پر قابو پا چکا تھا۔

"اب اتنا بھی بے خبر نہیں ہوں تم لوگوں سے۔۔۔مجھے آئے ہوئے دو تین روز ہو چکے ہیں۔۔۔۔میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں ایسے دیکھوں اس لیے پہلے تمہاری ضمانت کا بندوبست کیا۔۔۔۔پھر تم سے ملنے آیا۔۔۔۔جن لوگوں نے یہ سب تمہارے ساتھ کیا ہے میں انہیں کیفر کردار تک ضرور پہنچاؤں گا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے ایک نگاہ انسپکٹر پر بھی ڈالی جو ابھی تک ششدر سا کھڑا تھا۔

"انسپکٹر بڑا شوق ہے ناں تمہیں مجرموں کو پکڑنے کا تو اصل مجرموں کو پکڑو۔۔۔۔میں بیرسٹر جواد بخاری رضا کا بڑا بھائی۔۔۔۔امریکہ میں آج تک چند ایک کے علاوہ کوئی کیس ہارا نہیں ہوں۔۔۔۔سن لی میری تعریف

Posted On Kitab Nagri

۔۔۔چلتاہوں"۔جواد بخاری ابرو اچکا کر بولا تو رضا کو لگا کے جیسے اس کی زندگی میں آنے والا طوفان تھم سا گیا ہو۔ وہ طمانیت سے مسکرادیا۔اور اپنے بھائی کے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

★****★********★

رضا بخاری کی رہائی کی خبر ابھی میڈیا میں لیک نہیں ہوئی تھی۔وہ جواد بخاری کو لے کر سیدھا اپنے چینل کے آفس پہنچا۔کیونکہ جائشہ بھی وہی تھی۔اسے اپنے سامنے دیکھ کر جائشہ کو تو اپنی آنکھوں پر ایک لمحے کے لیے یقین ہی نہ آیا۔وہ آنکھیں جھپک جھپک کار ضا بخاری کو دیکھ رہی تھی۔

"سر یہ آپ ہی ہیں ناں"۔کچھ خیال آنے پر وہ رضا کی طرف تیزی سے بڑھی۔اور رضا کو چھو کر دیکھنے لگی۔

"کیوں یقین نہیں آرہا۔۔۔میں اپنے بھائی کو اتنے دن جیل میں کیسے رہنے دے سکتا تھا"۔پیچھے سے ایک انجان آواز پر اس نے حیرت سے دیکھا۔جواد بخاری چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔وہی ناک نقشہ وہ رضا سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔اس لئے جائشہ کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی کہ وہ رضا کا بڑا بھائی ہے۔

"کیسی ہو تم"۔جواد بخاری اب جائشہ کو غور سے دیکھتے ہوئے بے تکلفی سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی ٹھیک ہوں"۔ جائشہ کسی حد تک اپنے اوپر قابو پا چکی تھی۔

"میں تمہیں پہچانتا ہوں۔۔۔ تمہارے بہت سے پروگرام دیکھ چکا ہوں۔۔۔ کیا پسند ہے تمہاری رضا۔۔ داد دینی پڑے گی"۔ جواد بخاری جائشہ کو دیکھ کر ستائشی انداز میں بولا۔ وہ اپنی ماں سے بھی اس کی کتنی ہی تعریفیں سن چکا تھا۔

"تھینک یو سر"۔ جائشہ بمشکل اتنا ہی بول سکی۔

"صرف تھینک یو سے کام نہیں چلے گا بیٹا۔۔۔ کافی پلوادو۔۔۔ اور اب یہ سر نہیں کہنا مجھے کافی بڑا ہوں تم سے۔۔۔! بھائی وغیرہ کہہ سکتی ہو"۔ جواد بخاری شفقت آمیز انداز میں بولا تو وہ اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"جی بھائی میں ابھی کافی لے کر آتی ہوں"۔ یہ کہہ کر جائشہ روم سے باہر نکل گئی۔

"یہ تمہیں سر کیوں کہہ رہی تھی۔۔؟" جواد بخاری اب رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"چینل میں کام کرتی تھی تو اس لیے اب اسے عادت سی ہو گئی ہے"۔ رضا نے تھوڑی سی وضاحت دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لیکن تم منع کیا کرواسے۔۔۔ایسے اچھا نہیں لگتااور تمہاراانداز اس کے ساتھ کچھ خشک ساتھا"۔جواد کی گھاگ نظروں سے اس کاانداز پوشیدہ نہ رہ سکاتو رضا بخاری ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ پر گڑ بڑا کر رہ گیا۔

"اب بھائی آپ کے سامنے میں کونسے انداز اپناتا"۔رضانے یہ کہاتو جواد بخاری قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"ویسے اتنے شرمیلے تو نہیں ہو تم۔۔پتہ ہے رانیہ کے ساتھ تمہارے انداز کتنے جوش بھرے ہوتے تھے"۔ جواداسے کچھ یاد کرواتے ہوئے بولاتو ایک لمحے کے لیے رضا کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا تھا۔

"چھوڑیں ان باتوں کو آپ بتائیں باباکے ساتھ صلح ہوئی کہ نہیں"۔رضا بخاری نے موضوع بدل دیا تھا۔

"کافی پینے کے بعد گھر جا کر ابھی میں کچھ دیر آرام کرناچاہوں گا۔۔۔پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولااتنے میں جائشہ کافی لے کر آگئی۔

تو وہ کافی پینے لگ گئے۔

★******★*******★

Posted On Kitab Nagri

سارے چینلز پر رضا بخاری کی رہائی کی خبر بڑے زور و شور سے دی جا رہی تھی۔عدن اور مستجاب ابھی راستے میں تھے۔انھیں رضا کی ضمانت کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔وہ دونوں جائشہ سے ملنے سیدھا اس کے آفس میں چلے گئے۔جہاں پر رضا کو دیکھ کر ان کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔

"گڈ ٹو سی یو مسٹر علی رضا بخاری"۔عدن نے گرم جوشی سے کہتے ہوئے رضا سے ہاتھ ملایا تھا۔

"یہ میرے بھائی بیرسٹر جواد بخاری ہیں جن کی وجہ سے میری ضمانت ہوئی ہے"۔رضا نے یہ کہتے ہوئے اپنے بھائی کا بھی تعارف کروایا۔

"نائس ٹو میٹ یو مسٹر جواد بخاری"۔یہ کہتے ہوئے عدن نے اس سے بھی ہاتھ ملایا۔

"اچھا بھئی تم لوگ بیٹھو میں چلتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے جواد بخاری اٹھ کھڑا ہوا۔

"بھائی مدثر آپ کو گھر چھوڑ آتا ہے آپ جا کر آرام کریں شام کو ملتے ہیں"۔رضا بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو جواد بخاری سر ہلا کر باہر نکل گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بہت مبارک ہو جائشہ۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی مسٹر رضا کو ایسے دیکھ کر"۔ مستجاب دل سے کہتے ہوئے بولی تو جائشہ مسکرادی۔

"ویسے ضمانت ہونی بہت مشکل تھی۔۔۔کیونکہ میری بہت بڑے وکیل سے اس سلسلے میں بات ہوئی تھی"۔ عدن رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"میرا بھائی جو کیس لے لیتا ہے وہ کبھی ہارتا نہیں ہے۔۔۔۔نیویارک میں بہت نام ہے ان کا"۔رضا نے تھوڑی سی وضاحت کی تو عدن کو سمجھنے میں دیر نہ لگی۔

پھر تھوڑی دیر تک وہ ادھر بیٹھے کیونکہ رضا کی رہائی کی خبر سن کر میڈیا والوں کو کہاں آرام تھا۔وہ پاگلوں کی طرح رضا بخاری کو ڈھونڈ رہے تھے کہ کیسے وہ ان سے بات کریں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے رضا صاحب پھر ملاقات ہو گی"۔ یہ کہہ کر عدن اٹھ کھڑا ہوا۔

"عدن صاحب بہت شکریہ آپ نے جائشہ کی ضمانت کروائی۔۔۔میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں اتار سکتا"۔رضا نے یہ کہا تو عدن ایک لمحے کے لئے تھوڑا شرمندہ ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس میں احسان کرنے والی بات کہاں سے آگئی۔۔۔جائشہ ایک ایماندار لڑکی ہے اور مجھے پتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام کر ہی نہیں سکتی۔۔۔بس میں نے اپنے اندر کے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا ہے اور تو کچھ بھی نہیں"۔عدن نے مسکرا کر کہا۔

"بیٹھیں گے نہیں"۔جائشہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں پھر کبھی سہی۔۔۔چلیں"۔وہ مستجاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔مستجاب جائشہ سے مل کر عدن کے ساتھ باہر آگئی۔

★******★*******★

" اتنا سخت کیس اس پر پڑا تھا ضمانت کیسے ہو گئی میں تو ابھی تک حیران ہوں"۔ملک دلاور اس وقت ایس پی کے پاس بیٹھا سیخ پا ہو رہا تھا۔

"سر ہمیں نہیں پتا تھا کہ اس کا بھائی بڑی پہنچی ہوئی چیز ہے۔۔۔امریکہ کے منجھے ہوئے وکیلوں میں اس کا نام آتا ہے۔۔۔لیکن اتنی جلدی رضا بخاری کی جان چھوٹنے والی نہیں ہے۔۔۔آپ بے فکر رہیں"۔ایس پی ملک دلاور کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بے فکر کیسے رہوں۔۔۔۔رضا بخاری اکیلا ہی ہم سب پر بھاری تھا اب تو اس کا بھائی بھی اس کے ساتھ ہے"۔ ملک دلاور فکر مندی سے بولا۔

"کچھ نہیں ہوتا سر آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔آپ ملک حسام کو اپنی جگہ پر الیکشن میں کھڑا کریں۔۔۔اور جیسے بھی ہو اس کو جتوائیں"۔ایس پی ہنکارا بھرتے ہوئے بولا۔

"میں الیکشن پر فوکس کیسے رکھ سکتا ہوں کیونکہ نیب والے میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔کسی بھی وقت میری گرفتاری عمل میں لائی جاسکتی ہے"۔ملک دلاور حقیقی معنوں میں پریشان لگ رہا تھا۔

"سر اسمبلی میں اپنے بیٹے کی سیٹ پکی کریں۔۔۔اگر آپ گرفتار بھی ہو گئے تو آپ کے پیچھے ایک مضبوط سپورٹ ہونی چاہیے"۔ایس پی عمر رندھاوا بڑی دور کی کوڑی لایا تھا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے ایس پی۔۔۔۔چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی"۔وہ یہ کہہ کر اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اتنے میں ڈی ایس پی سجاد حسن اندر داخل ہوا۔

"کیسے ہیں ملک صاحب۔۔"؟اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں۔۔۔آپ جیل میں رضا بخاری سے ملنے گئے تھے"۔ملک دلاور اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میرا کام ہی یہی ہے۔۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔؟"وہ ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں"۔ملک دلاور نے اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے ایک ہنکارا بھرا۔

"سر آپ کے بیٹے نے رضا بخاری کی بیوی کی ضمانت کروائی ہے۔۔۔۔جس نے آپ پر کیس کیا ہوا ہے۔۔۔۔ میں تو اس معاملے میں بڑا کنفیوز ہوں کچھ روشنی ڈالنا پسند کریں گے"۔سجاد حسن بڑے پر اعتماد طریقے سے بولا۔ تو ملک۔دلاور کے اندر تو گویا ایک آگ ہی لگ گئی تھی۔

"اگر اتنا پتا چل گیا ہے تو خود ہی روشنی ڈال لیں"۔ملک دلاور غصے سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

"سجاد صاحب کتنی دفعہ سمجھایا ہے بڑے لوگوں سے پنگے نہیں لیتے"۔ایس پی عمر اس کو گھورتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر جس کے پاس دولت زیادہ ہوتی ہے آپ انہیں بڑے لوگ کہتے ہیں۔۔۔کمال ہے۔۔۔چاہے وہ کتنے ہی گناہوں سے لتھڑے ہوئے ہوں۔۔۔معاف کیجئے گا میں ان کو بڑا آدمی نہیں کہہ سکتا"۔ڈی ایس پی سجاد حسن یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

★*****★*********★

مستجاب ابھی مریضوں کو چیک کر کے تھوڑا فارغ ہوئی تھی کہ اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی۔

"مستجاب میرے آنے سے پہلے میری پیکنگ کر دینا۔۔۔رات دس بجے کی فلائٹ سے مجھے دبئی کے لئے نکلنا ہے وہاں پر بہت امپورٹنٹ بزنس میٹنگ ہے"۔عدن نے یہ کہا تو مستجاب کا یہ سن کر دل ہول گیا کہ وہ اس سے دور جا رہا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خیریت اتنی ایمرجینسی کیا ہو گئی ہے۔۔۔کہ اچانک تمہیں دبئی کے لئے نکلنا ہے"۔وہ بے چینی سے بولی۔

"تم دو تین چار سوٹ اور ضروری چیزیں رکھ کر پیکنگ کر دو آکر بتاؤں گا۔۔۔اگر ساتھ جانا چاہتی ہو تو تمہاری بھی ٹکٹ کنفرم کروا دیتا ہوں۔۔۔لیکن تھوڑی مشکل ہے کیونکہ مجھے بھی ٹکٹ تھوڑی مشکل سے ملی ہے"۔وہ جلدی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں کہاں جاؤں گی۔۔۔تمہاری میٹنگز ہیں اور میں وہاں اکیلی بور ہوں گی۔۔۔ٹھیک ہے میں پیکنگ کر دیتی ہوں"۔ مستجاب نے یہ کہا تو عدن نے فون بند کر دیا۔پھر وہ گھر کے لئے نکل گئی۔گھر جا کر اس نے عدن کی پیکنگ کر دی تھی۔اس کے جانے کا سن کر دل عجیب سا ہو رہا تھا۔

"مستجاب"۔وہ اپنی سوچوں میں ہی پریشان کھڑی تھی۔اس کے پیچھے سے اسے اس کی مما کی آواز آئی وہ تو خوشی سے اچھل ہی پڑی تھی۔

"مما واٹ آ گریٹ سرپرائز۔"یہ کہہ کر وہ اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

"آپ نے بتایا کیوں نہیں میں خود لینے آتی آپ کو"۔وہ خوشی سے چور لہجے میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر بتاتی تو اس طرح تمہارے چہرے کی ہنسی دیکھتی"۔وہ اسے چومتے ہوئے بولی۔

"پتا ہے عدن دوبئی جا رہا ہے اور میں بہت پریشان ہو رہی تھی۔کہ میں اکیلے کیسے رہوں گی۔۔۔آپ نے آکر مجھے خوش کر دیا ہے"۔وہ ماں کو خوشی خوشی بتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کب جا رہا ہے عدن دبئی۔۔؟"

"آج رات دس بجے کی فلائٹ ہے"۔وہ اب نارمل لہجے میں بولی۔کیونکہ ماں کو دیکھ کر اب اس کی افسردگی کافی حد تک دور ہو چکی تھی۔

"اچھا آپ چل کر آرام کریں میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں"۔وہ یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف چل دی۔

★******★********★

رضا بخاری تمام صحافیوں کے سوالوں کے جوابات بڑے تحمل اور بردباری سے دے رہا تھا۔جائشہ بھی اس کے ساتھ بڑی خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"بخاری صاحب آپ پر بڑے گھناؤنے الزامات لگے ہیں۔۔آپ خود کو بے گناہ کیسے ثابت کریں گے"۔ایک صحافی نے اٹھ کر سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے مجھ پر الزام لگانے والے ثابت کریں کہ میں اس کام میں ملوث ہوں۔۔۔۔۔میں انشاءاللہ کورٹ میں ثابت کروں گا کہ سچ کیا ہے اور کیا جھوٹ ہے"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اب وہ کسی بھی صحافی کے سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔جائشہ نے بھی اس کی تقلید کی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر چلے آئے۔حنان تورضا بخاری کو دیکھتے ہی پر جوش طریقے سے اس سے لپٹ گیا تھا۔

"پاپا آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔! پتہ ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا ہے"۔وہ اسے اپنی بے چینی بتاتے ہوئے بولا تورضا بخاری بے اختیار اسے چومنے لگ گیا۔

"ضروری کام سے گیا ہوا تھا میں نے بھی اپنے بیٹے کو بہت زیادہ مس کیا"۔

"اور مما کو مس نہیں کیا۔۔۔پتہ ہے وہ آپ کو کتنا مس کر رہی تھی"۔وہ جائشہ کو دیکھ کر بولا۔

"آپ دونوں کو بہت زیادہ مس کیا تھا میری جان۔۔۔اچھا چلو اب مما کے پاس بیٹھو میں ذرا فریش ہو کے آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے ہر حنان کو گود سے اتارا اور خود فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔جائشہ اپنی چادر اتار کر کچن میں چلی گئی۔جہاں پر اس کے کہنے پر طیبہ نے کافی اہتمام کیا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جواد بھائی اٹھ گئے ہیں"۔وہ ساری چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

"تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھے ہیں میں نے کھانے کا پوچھا تھا تو کہنے لگے میں سب کے ساتھ ہی کھانا کھاؤں گا"۔طیبہ وضاحت دیتے ہوئے بولی تو جائشہ سر ہلا کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔دو تین دن سے تو اس نے اپنے اوپر دھیان دینا ہی چھوڑ دیا تھا۔ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر اپنا جائزہ لیا تو تھوڑی شرمندگی نے آگھیرا۔

جلدی سے الماری کی طرف بڑھی اور اس میں سے اچھا سا سوٹ نکال کر دوسرے کمرے میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔جب وہ کمرے میں آئی تو رضا بخاری کمرے سے باہر جا چکا تھا۔طیبہ اسے کھانے کے لیے بلانے آئی۔

"بس آنے لگی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے جلدی جلدی اپنے بالوں کو کنگھی کی۔ہلکا سا لپ گلوز اپنے ہونٹوں پر لگایا۔اور سر پر دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ کر ڈائننگ ٹیبل پر آ گئی۔سب اسی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

کتنے دنوں بعد اس نے آج کھانا ٹھیک طریقے سے کھایا تھا۔وہ خود بھی کھا رہی تھی اور ساتھ ساتھ حنان کو بھی کھلا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ ویسے تمہاراانداز مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔لیکن یہ پاکستان ہے۔۔۔بعض دفعہ یہاں پر آزادی رائے کا اظہار کرنا آپ کو بہت بڑی مصیبت میں گرفتار کرواسکتا ہے۔۔۔اس لیے تھوڑا ہاتھ ہولا رکھا کرو"۔جواد بخاری جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کوشش تو یہی کرتی ہوں لیکن پتہ نہیں ایک دم مجھے کیا ہو جاتا ہے"۔وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"ویسے ہر چیز میں اگریسو ہو۔۔۔۔علی سے پیار بھی ایسے ہی کرتی ہو"۔اتنے بولڈ سوال پر جائشہ نے ہونقوں کی طرح پہلے رضااور پھر جواد بخاری کو دیکھا۔پھر شرم سے سر جھکالیا۔جواد بخاری کے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔

"بھئی ہماری گڑیا تو شرما گئی ہے۔۔۔۔اچھا چلو سوری اگر تمہیں میرا سوال برالگا۔۔۔۔میرا بھائی ہے بھی تو اتنا اچھا کہ جو بھی اسے دیکھتا ہے ضرور اس کا دیوانہ ہو جاتا ہے"۔جواد بخاری نے تھوڑی سی وضاحت دی تو اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ بھی اس کی دیوانی ہے۔لیکن اس کی دیوانگی رضا بخاری پر کچھ بھی اثرات مرتب نہیں کر پائی تھی۔وہ بس یہ سوچ کر ہی رہ گئی تھی۔

"بھائی اب میں اتنا بھی اچھا نہیں ہوں"۔رضا ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کیوں جائشہ بھئی بتاؤ کہ یہ کتنا اچھا ہے"۔وہ پھر جائشہ کو مخاطب کرتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"میں نے اپنی زندگی میں ان سے زیادہ اچھا انسان کسی کو نہیں پایا"۔وہ صاف گوئی سے بولی۔تو جواد بخاری کھل کر ہنسا تھا۔

"واہ بھائی بڑے خوش قسمت ہو۔۔ایک ہماری بیگم ہے۔۔جن کو اب سارے زمانے کے کیڑے ہمیں میں دکھائی دیتے ہیں"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب بھائی آپ کی تو لو میرج تھی ناں"۔رضا اسے حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تھی نہیں لو اب بھی ہے اور بہت زیادہ ہے۔۔ویسے ہی مذاق کر رہا تھا۔۔اچھا تھوڑی دیر بعد کمرے میں آنا کچھ ضروری باتیں کرنی ہے"۔یہ کہہ کر وہ کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

★*****★********★

Posted On Kitab Nagri

عدن حویلی پہنچا تو مستجاب اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔وہ تسلیم بیگم کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا تھا۔وہ اس سے بڑی گرمجوشی سے ملا تھا۔

"تھوڑی دیر بعد مجھے نکلنا ہے میں ذرا فریش ہو جاؤں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد مستجاب بھی اپنے کمرے میں آگئی۔وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔عدن نے دھیان نہیں دیا اس پر کیونکہ اسے جانے کی جلدی تھی۔اس لیے وہ جلدی جلدی تیار ہو رہا تھا۔تیار ہو کر اس نے اپنا سوٹ کیس کھول کر سرسری سا جائزہ لیا۔

"کتنے دنوں بعد آؤ گے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"چار پانچ دن لگ سکتے ہیں۔۔۔اس لئے ایک دو سوٹ اور لے آؤ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو چار پانچ دن کا سن کر اس کا چہرہ ہی لٹک گیا تھا۔

"عدن میں نے بھی ایئرپورٹ تمہارے ساتھ جانا ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم کہاں رات کو ایسے جاؤ گی۔۔۔اگر دن ہوتا تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا"۔اس نے سنتے ہی انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اتنی رات گئے گاؤں واپس آئے۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا کومل کا دھیان رکھنا۔۔۔اگر بابا نے کوئی ہنگامہ مچایا تو انہیں کہہ دینا کہ میں نے اسے یہاں پر پناہ دی ہے"۔ایک دم وہ ڈری سہمی لڑکی اسے یاد آئی تو وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

★********★********★

عدن حویلی پہنچا تو مستجاب اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔وہ تسلیم بیگم کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا تھا۔وہ اس سے بڑی گرمجوشی سے ملا تھا۔

"تھوڑی دیر بعد مجھے نکلنا ہے میں ذرا فریش ہو جاؤں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد مستجاب بھی اپنے کمرے میں آگئی۔وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔عدن نے دھیان نہیں دیا اس پر کیونکہ اسے جانے کی جلدی تھی۔اس لیے وہ جلدی جلدی تیار ہو رہا تھا۔تیار ہو کر اس نے اپنا سوٹ کیس کھول کر سرسری سا جائزہ لیا۔

"کتنے دنوں بعد آؤ گے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"چار پانچ دن لگ سکتے ہیں۔۔۔اس لئے ایک دو سوٹ اور لے آؤ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو چار پانچ دن کا سن کر اس کا چہرہ ہی لٹک گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میں نے بھی ایئرپورٹ تمہارے ساتھ جانا ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم کہاں رات کو ایسے جاؤ گی۔۔۔اگر دن ہوتا تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا"۔اس نے سنتے ہی انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اتنی رات گئے گاؤں واپس آئے۔

"اچھا کومل کا دھیان رکھنا۔۔۔اگر بابا نے کوئی ہنگامہ مچایا تو انہیں کہہ دینا کہ میں نے اسے یہاں پر پناہ دی ہے"۔ایک دم وہ ڈری سہمی لڑکی اسے یاد آئی تو وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کھانا لے کر آؤں"۔وہ اس کے کپڑے نکالتے ہوئے بولی۔

"بھوک بالکل بھی نہیں ہے تم نے کھانا کھایا کیا"۔وہ اب اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمہارا انتظار کر رہی تھی"۔وہ اس کے کپڑے سوٹ کیس میں رکھتے ہوئے بولی۔

"چلو شاباش کھانا کھاؤ جا کر"۔وہ سوٹ کیس کی زپ بند کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کھالوں گی ٹھہر کے"۔وہ اس کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی جو بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"میری جان اداس کیوں ہوتی ہو۔۔۔میں کہاں تم سے دور جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔لیکن اب بزنس بھی تو دیکھنا ہے"۔وہ اب اپنی ساکس پہنتے ہوئے بولا۔

"میں کہاں اداس ہوں۔۔۔پہلے اداس تھی لیکن اب مما آگئی ہیں"۔وہ اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"گڈ گرل۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا گال تھپتھپایا۔اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں ایک ضروری بات جو تم سے کرنی تھی۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے مقابل کیا۔تھوڑی دیر تک وہ اس کو دیکھتا رہا۔پھر اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"میرے آنے تک مما سے بات کرلو۔۔۔میرے خیال سے اتنے دن کافی ہوں گے۔۔۔۔سمجھ رہی ہو ناں میری بات"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوشش کروں گی کہ ماما مان جائیں"۔وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"کوشش نہیں کرنی انہیں ہر صورت منانا ہے"۔یہ کہہ کر اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔مستجاب کے اندر جیسے جھکڑ سے چلنے لگے تھے۔کہ وہ اپنی ماں کو کیسے منائے گی۔

"امی سے ذرا مل لوں۔۔۔تم دادا جان کے پاس جاؤ میں ابھی ادھر ہی آنے لگا ہوں"۔یہ کہہ کر اس کے چہرے پر دو تین لمس چھوڑتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔اور وہ مرے مرے قدموں سے دادا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد عدن بھی ماں سے مل کر وہاں پر آ گیا تھا۔

Kitab Nagri

"بھئی ہماری بلبل کو اداس چھوڑ کر جا رہے ہو"۔دادا نے اپنی پوتی کی افسردگی نوٹ کر لی تھی۔

www.kitabnagri.com

"آپ کی بلبل بھی تو مجھے چھوڑ کے گئی تھی اور میں ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔تین چار دن کی ہی تو بات ہے"۔وہ مستجاب کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا لیکن اندر سے وہ بھی افسردہ تھا۔

"اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا"۔یہ کہہ کر وہ دادا سے لپٹ گیا۔اور کتنی ہی دیر تک ان سے لپٹا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں عدن اس دفعہ دل کیوں گھبرا رہا ہے۔۔۔میرے لال جلدی آجانا"۔انہوں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔تو وہ بھی ان کے ہاتھ چومنے لگ گیا۔

"چلتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دادا کے کمرے سے باہر نکل گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے گاڑی تک آئی تھی۔ڈرائیور سامان گاڑی میں رکھ چکا تھا۔

"کھانا کھا لینا۔۔اگر نہ کھایا تو سخت والی سزا ملے گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلکے سے دبایا۔اور ایک دفعہ پھر اسے اپنے بازوؤں کے ہالے میں لیا تھا۔

"اجازت ہے جاؤں"۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے سر ہلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے آنے تک تیار رہنا پھر ہنی مون کے لئے نکلیں گے"۔

وہ ایک گہری نگاہ اس پر ڈال کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔اور وہ اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو نہ روک سکی۔کیونکہ اسے بھی ایک محاذ سر کرنا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

راشدہ بیگم ونڈو کے پاس کھڑی ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"اللہ کرے تم مر جاؤ مستجاب میرے بیٹے کو تو اندھا ہی کر دیا ہے اسے تمہارے علاوہ کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی"۔وہ ونڈو سے ہٹ کر مستجاب کو بددعائیں دینے لگ گئی تھی۔

★******★*******★

"علی تمہارے خلاف کوئی گہری سازش رچی گئی ہے۔۔۔اور اس سازش میں تمہارے چینل کا ہی بندہ ملوث ہے۔۔۔جو تمہارا بہت ہی قریبی ہے"۔جواد بخاری اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"لیکن بھائی ان سب میں کون ملوث ہو سکتا ہے؟"۔وہ حیرانی سے سوچتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب سے زیادہ تمہارے قریب کون ہے؟"

"اعجاز ہمدانی"۔

Posted On Kitab Nagri

"اس پر نظر رکھو"۔جواد بخاری نے بڑے آرام سے کہا تھا لیکن رضا کو لگا کہ اس کے آس پاس دھماکے ہونے لگ گئے ہیں۔

"بھائی آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟میں اپنے آپ پر تو شک کر سکتا ہوں لیکن ہمدانی پر شک یہ تو ممکن ہی نہیں ہے"۔وہ بھائی کی بات کو سختی سے رد کرتے ہوئے بولا۔

"کئی دفعہ جو ہمارے سب سے زیادہ قریبی ہوتے ہیں وہ ہی ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں علی"۔جواد بخاری پر سوچ انداز میں بولا۔

"لیکن بھائی ایسا ممکن نہیں ہے"۔وہ اب بھی اپنے نقطے پر اڑا ہوا تھا۔

"میرا کام تھا تمہیں سمجھانا۔۔اب آگے تمہاری اپنی مرضی ہے۔۔۔میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارا کیس جلد از جلد ختم ہو جائے تاکہ میں بھی واپسی کی راہ لوں۔۔۔تمھاری بھابھی کو ادھر اکیلا چھوڑ کے آیا ہوں۔۔۔ان دنوں ایکسپیکٹ کر رہی ہے"۔جواد بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس بات پر رضا کافی خوش ہوا تھا۔

"بہت مبارک ہو بھائی۔۔۔اتنے سالوں بعد اللہ نے آپ پر بھی کرم کر دیا ہے۔۔۔۔۔بھائی آپ واپس چلے جائیں۔۔۔کیونکہ یہاں پر کافی لمبے کیس چلتے ہیں۔۔۔اللہ 15 سالوں بعد آپ کو یہ خوشی دے رہا ہے اور میں

Posted On Kitab Nagri

نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ کی خوشی میں کوئی خلل پڑے"۔وہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ افسردہ بھی ہو گیا تھا۔

جواد بخاری کی شادی کو 15 سال ہوگئے تھے لیکن ان کے ہاں اولاد نہیں تھی۔اتنی منتوں اور مرادوں کے بعد اللہ ان کو اولاد دے رہا تھا لیکن جب اس نے رضا کے کیس کے بارے میں سنا تو وہ اپنے آپ کو روک نہیں سکتا تھا آخر کو اس کا لاڈلا بھائی تھا۔

"بھائی پاپا کو بھی اب منالیں"۔لہجے میں ایک ریکویسٹ تھی۔

"منانے کا بندوبست تو کرلوں۔۔۔۔مجھے امید ہے کہ جب اپنے پوتے کو دیکھیں گے تو وہ ہم سے راضی ہو جائیں گے۔۔۔اب تو ارمیلا عملی طور پر مسلمان بھی ہو چکی ہے۔۔اب تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے"۔یہ بتا کر جواد بخاری نے رضا کو خوش کر دیا تھا۔

"بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی یہ سب سن کر"۔رضا بخاری کافی عرصے بعد آج حقیقی طور پر خوش ہوا تھا۔

"نام کیا رکھا ہے آپ نے"۔

Posted On Kitab Nagri

"بتول نام ہے اب اس کا۔۔۔اچھا اب جاؤ تمہاری بیوی تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔یہ نہ ہو کہ وہ مجھے اپنا رقیب سمجھ رہی ہو"۔جواد بخاری قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تو رضا بخاری بھی مسکرا دیا۔

"بھائی وہ ایسی نہیں ہے"۔ایک دم سے جائشہ کا سراپا اس کی نظروں کے سامنے گھوما۔

"پھر کیسی ہے وہ۔۔؟تمہارے انتخاب کی داد دینی پڑے گی۔۔۔رانیہ بھی بہت اچھی تھی۔۔۔اور اب جائشہ یہ بھی مجھے کافی اچھی لگی ہے۔۔۔بیویوں کے معاملے میں تم کافی خوش قسمت ہو"۔جواد بخاری اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا تو وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔

جواد بخاری کو ایک انڈین لڑکی ارمیلا سے محبت ہو گئی تھی۔وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن ابراہیم بخاری نے اس کی مخالفت کی تھی کیونکہ ان کا یہ ماننا تھا کہ یہ لڑکی صرف شادی کے لئے نام کی مسلمان ہوئی ہے۔اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کی نسل اس عورت سے چلے۔جسے دین اسلام کا پتہ ہی نہیں ہے۔لیکن جواد بخاری بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔اس نے بھی ارمیلا سے شادی کر لی تھی لیکن اس کے باپ نے اس سے ناطہ ختم کر دیا تھا۔ماں سے اکثر وہ ملتا رہتا تھا۔لیکن شادی کے بعد ابراہیم بخاری کبھی اس سے نہیں ملے تھے۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

وہ جب کمرے میں آیا تو جائشہ آرام سے سو رہی تھی۔

کتنی ہی دیر تک اسے دیکھتا رہا۔ جائشہ نے کروٹ لی تو بغیر دوپٹے کے اس کا سراپا نمایاں ہوا تھا۔ رضا بخاری ایک لمحے کو بے اختیار ہوا تھا۔ آج تک اس نے جائشہ کو غور سے دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔ لیکن آج وہ بے اختیار ہو رہا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سنبھل گیا تھا۔ اپنے جذبات پر ایک دم اس نے پل باندھے تھے۔ اور حنان کو پیار کرتے ہوئے بیڈ کے دوسری سائیڈ پر لیٹ گیا۔ کتنے ہی دنوں کے رتجگے تھے۔ لیکن اس کے دل میں بھی ایک طوفان برپا تھا۔ جس سے وہ نمبرد آزما تھا۔ اسے اپنے آپ پر ہی غصہ آ رہا تھا۔ کہ وہ کیوں جائشہ کے معاملے میں بے اختیار ہو رہا ہے۔ بار بار انیہ کو سوچنے کی کوشش کی لیکن جائشہ اپنا مقام بنا چکی تھی۔ کیونکہ رانیہ اس کا ماضی تھا۔ اور حال اپنی تمام حشر سامانیوں سمیت اس کی ایک نگاہ الفت کا منتظر اس کے پہلو میں موجود تھا۔ کافی دیر بعد اسے نیند آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★*********★

ادھر ملک حسام الیکشن پر کھڑا ہوا تھا۔ دوسری طرف چودھری اکرام اس کے مقابلے پر تھا مقابلہ کافی ٹکر کا تھا۔ دونوں طرف سے ہی تیاریاں بڑے زور و شور سے جاری تھیں۔ ووٹروں کو خریدنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ اسی سلسلے میں ملک دلاور میر افتخار سے ملنے کے لئے اس کے گھر پر موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی ہو جائے میر۔۔۔حسام کو ہر حال میں جیتنا ہو گا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کل کورٹ کی تاریخ ہے۔۔۔میرے اوپر بھی نااہلی کی تلوار لٹک رہی ہے۔۔۔۔میں خود بڑا پریشان ہوں ملک"۔میر افتخار نے بھی اسے اپنی پریشانی بتائی۔

"میرا بس چلے تو اس لڑکی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔۔۔جس نے آج ہمیں اس حال تک پہنچایا ہے۔۔میرا خیال ہے۔۔۔۔"ابھی وہ یہ کہنے ہی لگا تھا کہ دروازے کے اندر داخل ہوتے میر اارسلان کو دیکھ کر چپ ہو گیا تھا۔

وہ پہلے تو ان دونوں کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خدا خیر کرے۔۔۔!اب دونوں بیٹھ کر پتہ نہیں کیا سازشیں بن رہے ہیں"۔وہ یہ طنز سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"تمہارا بیٹا کچھ زیادہ ہی بدتمیز ہو گیا ہے میر"۔ملک دلاور غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے بیٹے کے بارے میں کیا خیال ہے ملک۔۔۔ چھوڑو دونوں ہی نافرمان ہیں۔۔۔اب ہم یہاں پر ایک دوسرے کو طعنے دینے کے بجائے مسائل کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ میر افتخار بڑے آرام سے سوچ سمجھ کر بولا تو ملک دلاور نے بھی اس کی بات پر پر سر ہلا دیا۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو روحی تیار ہو رہی تھی۔ سلیولیس براؤن شارٹ شرٹ اور بلو جینز میں وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔ میر ارسلان چپ کر کے فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا۔ جب وہ باہر نکلا تو وہ اپنا بیگ پکڑ کر تیار کھڑی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

"جہاں مرضی جاؤں"۔ وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔ تو وہ ایک ہی جست لگا کر اسے اپنے قابو میں کر چکا تھا۔

"مرضی کی کچھ لگتی اب تمہارا شوہر ہوں۔۔۔۔ یہ قیامت بن کر کس پر بجلیاں گرانے جا رہی ہو"۔ وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔! پہلے شوہر بن تو جاؤ۔۔۔ پھر بات کرنا۔۔۔۔ میں تم سے اب ڈرنے والی نہیں ہوں ارسلان"۔ وہ بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے ڈر تو میں نے خود ہی اتار دیے ہیں۔۔۔۔اور تمہارا شوہر بھی بن چکا ہوں۔۔۔۔اب کونسا رنگ دیکھنا چاہتی ہو"۔وہ اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا۔

"تم ایک انتہائی گھٹیا انسان ہو ارسلان۔۔۔۔ چھوڑو مجھے"۔وہ اس کی گرفت میں کسمسائی تھی لیکن میر ارسلان اب کہاں سننے والا تھا۔

"شریف لڑکیاں اتنی تیاری صرف اپنے شوہر کے لئے کرتی ہیں"۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"پہلے خود تو شریف بن جاؤ"۔وہ اپنا منہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں دیکھ کر کون شریف رہ سکتا ہے"۔میر ارسلان نے جیسے اس کی بات ہوا میں اڑائی تھی۔

"پلیز ارسلان چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے"۔وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی تو میر ارسلان نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تو وہ ایک دم سے اس سے دور ہوئی تھی۔میر ارسلان اس پر ایک نگاہ کر کے جا کر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔تو جان چھٹنے پر وہ اپنا بیگ لے کر دروازے کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بتا تو دو کہ اس وقت کہاں جا رہی ہو۔۔؟"

"تم مجھے کبھی بتا کر گئے ہو۔۔۔جو میں تمہیں بتا کر جاؤں"۔وہ غصے سے کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔میر ارسلان ایک گہری سانس خارج کر کے رہ گیا۔ایک دم سے چادر میں لپٹا ہوا وجود اس کی نظروں کے سامنے آیا تو دل کی بے کلی بڑھنے لگی۔

"جائشہ۔۔۔کیا کروں کہ دل تمہیں بھول جائے"۔دل سے ایک ہوک سی اٹھی تھی۔

★*****★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن کو گئے دو دن ہو چکے تھے۔اس دوران ان کا اتنا زیادہ رابطہ نہ ہو سکا تھا۔کیونکہ جب وہ فری ہوتی تو وہ بزی ہوتا۔اور جب وہ فری ہوتا تو وہ بزی ہوتی۔اس دوران اس نے اپنی ماں سے کئی دفعہ بات کرنے کی ہمت کی لیکن ہمت نہ کر پائی تھی۔کیونکہ اپنے وعدے سے مکرنا اس کے لیے آسان بات نہ تھی۔لیکن دل تو اب مکر چکا تھا۔وہ خاموشی سے رات کا کھانا کھا رہی تھیں۔تسلیم نے بیٹی کو غور سے دیکھا۔

"کیا بات ہے مستجاب۔۔۔؟تم کافی پریشان لگ رہی ہو"۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ماما نہیں کچھ نہیں۔۔۔وہ آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔رات کو آپ کے کمرے میں آکر کروں گی"۔اس نے اب بات کرنے کا فائنل فیصلہ کر لیا تھا۔

"ٹھیک ہے"۔ تسلیم نے اس کے غیر معمولی لہجے سے چونک کر دیکھا تھا۔اسے کچھ انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔ مستجاب کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ جبکہ تسلیم پر سوچ انداز میں ادھر ہی بیٹھی رہی۔

"تمہیں کہا تھا کہ واپس نہ آنا۔۔۔تم بھی بڑی ڈیٹھ ہو۔۔۔۔واپس آکر ہی دم لیا۔۔۔ہاتھ آئی جائیداد کو کون چھوڑ کر جا سکتا ہے بھلا"۔ملک دلاور تسلیم کو دیکھتے ہوئے بڑے طنز سے بولا تھا۔

"اپنے بیٹے سے پوچھنا۔۔۔جو میری بیٹی کے بغیر رہتا ہی نہیں ہے۔۔۔اس پر بس نہیں چلتا تو مجھے دھمکانے آجاتے ہو بزدل انسان"۔ تسلیم زہر خند لہجے میں بولی۔

"تم دونوں اس سے منہ موڑ لو تو وہ کتنا تم لوگوں کے پیچھے بھاگے گا"۔وہ اب تسلیم کے مقابل آکر بولا۔

"تم۔۔۔۔!ابھی وہ یہ کہنے ہی لگی تھی کہ راشدہ بیگم ادھر آدھمکی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا باتیں ہو رہی ہیں کچھ پرانی یادیں تو نہیں تازہ ہو رہیں"۔وہ تسلیم کو دیکھتے ہوئے بڑے طنز آمیز لہجے میں بولی۔

"لعنت ہو تم دونوں میاں بیوی پر"۔وہ ان دونوں کو نفرت سے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"لعنت تم پر ہو چڑیل۔۔۔پتا نہیں کیا جادو کیا ہے۔۔۔"راشدہ بیگم کا واویلا شروع ہو چکا تھا۔ملک دلاور اس پر ایک خونخوار نظر ڈال کر باہر نکل گیا تھا۔

رات کو وہ بڑی ہمت کر کے اپنی ماں کے کمرے میں بات کرنے کے لئے آئی۔تو وہ سو چکی تھی۔وہ چپ کر کے اپنا سامنہ لے کر اپنے کمرے میں آگئی۔

تھوڑی دیر بعد اس کے موبائل پر عدن کی کال آئی تو اس نے پہلے ہی بیل پر ریسیو کر لی۔سلام دعا کے بعد

عدن کو محسوس ہوا کہ جیسے کہ وہ پریشان ہو۔

"کیا بات ہے مسز کچھ پریشان لگ رہی ہو ہو"۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں پریشان تو نہیں ہوں"۔اس کو اپنی ہی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دی۔

"تم پریشان ہو اور تمہاری پریشانی کی وجہ بھی جانتا ہوں۔۔۔ابھی تک اپنی مما سے بات نہیں کر پائی یہی پریشانی کی وجہ ہے ناں"۔ایک منٹ میں وہ اس کی پریشانی کے پیچھے چھپی وجہ تک پہنچا تو وہ اس کے ٹھیک انداز پر ایک لمحے کو تو حیران رہ گئی۔

"پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے میری جان۔۔۔۔تم نہیں بات کر سکتی۔۔۔تو نہ کرو اپنی جان کو ہلکان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں آکر سب ہینڈل کر لوں گا"۔وہ پر یقین لہجے میں بولا۔

"نہیں تم اس ٹاپک پر ماما سے کوئی بھی بات نہیں کرو گے۔۔۔پلیز عدن"۔اس کے لہجے میں ایک التجا تھی۔

"ٹھیک ہے یار نہیں کروں گا۔۔۔لیکن اس بات کو تم اپنے دماغ پر سوار مت کرو۔۔۔۔میں نہیں چاہتا میری چھوٹی سی جان یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو۔۔۔۔۔مستجاب میں نے تم سے محبت کی ہے۔۔۔یہ سب تقاضے تو بعد میں آتے ہیں"۔آج پہلی دفعہ اس کے منہ سے محبت کا اظہار سن کر مستجاب اندر تک سرشار ہو گئی تھی۔ کتنی ہی دیر تک وہ چپ رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بولو گی نہیں ظالم لڑکی۔۔۔۔کیمرہ ہی آن کر دو۔۔۔تمہارا خوبصورت چہرہ ہی دیکھ لوں۔۔۔تین دن ہو گئے ہیں تمہاری شکل دیکھے ہوئے"۔عدن نے یہ کہا تو اس نے وائس کال بند کر کے ویڈیو کال کی۔وہ کتنی ہی دیر تک اسے دیکھتا رہا۔

"کچھ بولو گی نہیں"۔تھوڑی دیر بعد اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔

"کیا بولوں"۔وہ بھی آج اس سے نگاہ نہیں ہٹا رہی تھی۔

"کیا بہت مس کر رہی ہو مجھے؟"وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

"جی نہیں میں تمہیں کوئی مس نہیں کر رہی"۔وہ قدرے خوشگوار موڈ میں بولی۔

"اچھا مسز جھوٹ بولنا کہاں سے سیکھا ہے"۔وہ خالص چھیڑنے والے انداز میں بولا۔

"جی نہیں میں جھوٹ نہیں بول رہی"۔وہ اب نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔ایک دم سے دروازے پر ناک ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب بیٹی بڑے ملک صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔۔۔۔ جلدی آئیں ذرا آکر چیک کریں"۔ بخشو کی آواز پر وہ پریشان ہو کر بیڈ سے اٹھی تھی۔

"مستجاب جلدی جاؤ دادا جان کو چیک کرو۔۔۔۔اور مجھے میسج ضرور کر دینا"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو وہ بھی صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر لیتے ہوئے باہر دادا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

★*****★********★

آج عدالت میں میاں افتخار کی بھی پیشی تھی۔ جائشہ بڑی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ اب میر اافتخار بھی نااہل ہو جائے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور اس کا یہ یقین درست ثابت ہوا تھا عدالت نے میر افتخار کو بھی نااہل کر دیا تھا۔

"ناظرین اور وزیر بلدیات میر افتخار کو عدالت نے نااہل قرار دے دیا ہے۔۔۔ کیونکہ ملک دلاور اور میر افتخار کی ملی بھگت سے قومی خزانے کو کافی نقصان پہنچا ہے۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کچھ دنوں تک نیب کی طرف سے دونوں کی گرفتاری بھی عمل میں لائی جائے"۔ جائشہ کے اپنے چینل کی نیوز کاسٹر یہ خبر پڑھ رہی تھی اور اس کے اندر تک اطمینان اترا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس فیصلے پر میر افتخار غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا جبکہ میر ارسلان کو بھی کافی دھچکا لگا تھا کیونکہ آخر وہ اس کا باپ تھا۔

"مس جائشہ مبارک ہو۔۔۔آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہیں"۔ایک رپورٹر نے اس سے پوچھا۔

"خیر مبارک میں پوری قوم کو مبارک باد دینا چاہوں گی۔۔۔اس طرح کے کرپٹ سیاستدانوں سے ہماری جان چھٹی ہے۔۔۔اور میں اپنی عوام سے یہی اپیل کروں گی کہ سوچ سمجھ کر اپنے نمائندوں کا انتخاب کیا کریں۔۔۔مجھ پر جو مصیبتیں آئیں ہیں وہ ان دونوں کی مہربانیاں لگ رہی ہیں۔۔۔آئندہ اگر مجھے یا میری فیملی کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار یہ دونوں حضرات ہوں گے"۔یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

رضا بخاری آفس میں ہی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے چہرے پر ایک عجیب سی چمک تھی۔

"بہت مبارک ہو تمہیں جائشہ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو ویری مچ"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا دوپٹہ سر سے اتارا اور اپنے بال درست کرنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"

کچھ کھانے کے لئے منگوادیں۔۔۔بہت بھوک لگ رہی ہے"۔وہ اب اطمنان سے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"شیرنی نے شکار کیا ہے۔۔۔اب بھوک تو لگے گی ناں"۔رضا بخاری نے زیر لب کہا۔تو وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگے گئی۔

"آپ نے کچھ کہا۔۔؟"

"۔۔۔لیکن میرا دل ہے کہ تم بغیر کہے ہی سمجھ جاؤ"۔وہ اس کے قریب آکر بولا۔تو جائشہ اس کے بدلے ہوئے اندازاور لب ولہجے پر ایک لمحے کو تو حیران ہوئی تھی۔رضا کے لبوں سے یہ الفاظ بے ساختہ ہی ادا ہوئے تھے۔

"مجھے آپ کی اس مبہم بات کی سمجھ نہیں آئی"۔جائشہ نے ناسمجھی کے عالم میں اسے دیکھا اسے واقع ہی رضا کی بات پلے نہیں پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون پر کھانے کا آرڈر دیا۔اسی وقت اس کے موبائل پر جواد بخاری کی کال آئی تھی۔

"مبارک ہو یار بڑے بڑے مگر مچھوں کو اندر کروانے کی تیاری میں ہو"۔جواد بخاری کی طرف سے کافی پر جوش طریقے سے کہا گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔میری شیرنی کا کمال ہے"۔رضا بخاری کی نگاہیں جائشہ پر ہی تھیں۔اس پر جائشہ نے چونک کر رضا کو دیکھا تھا۔جس پر رضا نے ایک دم سے نگاہیں پھیر لیں تھیں۔

"واقع ہی یار پوری شیرنی ہے"۔دوسری طرف جواد بخاری کا قہقہہ بے ساختہ نکلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا آج ذرا جلدی گھر آ جانا کیس کے متعلق تم سے کچھ ضروری باتیں ڈسکس کرنی ہیں"۔جواد بخاری نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔وہ۔اپنی جگہ سے اٹھ کر جائشہ کے قریب گیا تھا۔جو اس کے ابھی تک "میری شیرنی"۔کہنے پر خوشگوار حیرت میں گھری ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ ضروری کام سے جارہا ہوں۔۔۔۔شام کو گھر پر ملاقات ہو گی"۔وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بول کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔جائشہ کے اندر کچھ کلک ہوا تھا۔کیونکہ رضا بخاری کی آنکھوں اور لہجے کے انداز بدل رہے تھے۔شاید دل خوش فہم کو کچھ خوش فہمیاں لاحق ہو رہی ہیں۔وہ بس سوچ کر ہی رہ گئی۔

★*******★**********★

ملک اللہ داد کی شوگر بہت زیادہ ہائی ہو گئی تھی۔اور بلڈ پریشر بھی نارمل نہیں تھا۔اس نے جلدی سے ڈاکٹر شرجیل کا نمبر ملایا۔اور دادا جان کو لے کر وہ ہاسپٹل چلی گئی۔جہاں پر ڈاکٹر شرجیل اور ڈاکٹر فروا پہلے سے موجود تھے۔ان کی حالت سنبھل نہیں رہی تھی۔اسی لیے وہ انہیں گاڑی میں لے کر شہر آ گئے تھے۔

ڈاکٹرز نے ان کا تفصیلی معائنہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈاکٹر مستجاب۔۔۔ملک صاحب کی حالت بہت خطرے میں ہے۔۔۔ابھی ہم کچھ کہہ نہیں سکتے کہ اگلے پل کیا ہو جائے اس لئے آپ کو ذہنی طور پر تیار رہنا ہو گا"۔ڈاکٹر نے یہ کہہ کر مستجاب کے تو پاؤں کے تلے سے زمین ہی نکال دی تھی۔ایک دم سے اسے بہت زیادہ رونا آیا تھا۔عدن کی کمی اسے شدت سے محسوس ہوئی تھی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے عدن کا فون ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

جو اس نے پہلی ہی بیل پر رسیو کر لیا تھا۔کیونکہ ادھر وہ بھی پریشان بیٹھا ہوا تھا۔

"عدن پلیز جلدی سے پاکستان واپس آجاؤ۔۔۔داداجان کی حالت بہت کریٹیکل ہے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی۔گھر میں سب کو پتہ چلا تو وہ سب بھی بھاگے چلے آئے۔

"ڈاکٹر فروا نے تسلی دینے کے لیے مستجاب کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔سب ہی اپنی جگہ پریشان بیٹھے ہوئے تھے۔

ملک اللہ داد ہوسپیٹل کے کمرے میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے۔بخشو علیحدہ پریشان بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اس کی زندگی کا بیشتر حصہ ملک اللہ داد کی خدمت میں ہی گزرا تھا۔

عدن صبح دس بجے کی فلائٹ سے اپنی ساری میٹنگز اپنے سیکرٹری ذیشان کے سپرد کر کے پاکستان پہنچ چکا تھا۔وہ ایئرپورٹ سے سیدھا ہوسپیٹل آیا تھا۔بہت ہی پریشان حال میں وہ ہاسپٹل پہنچا تھا۔اپنے ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑا ہوا تھا۔بال بھی بکھرے پڑے تھے۔اس کی حالت دیکھ کر اس کی پریشانی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔مستجاب نفل پڑھنے گئی ہوئی تھی۔

"کیسے ہیں داداجان اب"۔ملک حسام جو ایک سائیڈ پر کھڑا ہوا تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس دعا کر سکتے ہیں"۔وہ پریشانی سے بولا۔عدن دادا کے کمرے کی طرف بڑھا۔ایک لمحے کے لیے اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ان کے چہرے پر موت کی زردی چھائی ہوئی تھی۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر آیا۔

"عدن صاحب آگئے ہیں؟"ڈاکٹر نے یہ کہا تو عدن جلدی سے آگے بڑھا۔

"آپ کو کب سے بلا رہے ہیں"۔ڈاکٹر یہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

عدن کو دیکھ کر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے قریب بلایا۔تو وہ اپنے آنسو پیتا ہوا ان کے پاس آگیا۔اشارے سے مستجاب کا پوچھا۔وہ بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا جہاں پر ملک حسام کھڑا تھا۔

"مستجاب کو بلا کر لائیں"۔اس نے حسام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مستجاب کو بلانے چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد مستجاب آئی۔تو عدن سر جھکا کر ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔انہوں نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا۔تو وہ عدن کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"میری بیٹی کا خیال رکھنا"۔وہ اتنی آہستگی سے بولے کہ وہ دونوں بمشکل ہی سن سکے۔مستجاب کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"داداجان کیوں نہیں۔۔۔۔میں اپنی جان سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔۔بس آپ جلدی جلدی ٹھیک ہو جائیں"۔وہ انہیں تسلی آمیز انداز سے بولا۔اتنے میں ان کا سانس اکھڑ گیا تھا۔عدن بھاگتا ہوا ڈاکٹر کو بلا لایا۔

ایک دم ہی ان کی دھڑکن ساکن ہوئی تھی۔

"آئی ایم سوری مسٹر عدن ہی از نو مور۔۔۔۔شاید یہ آپ کا انتظار کر رہے تھے"۔ڈاکٹر نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔تو عدن اور مستجاب کو اپنے جسم سے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔
پلیز ڈاکٹر صاحب ایک دفعہ اور چیک کریں"۔عدن ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر صدمے سے بولا تھا۔

"ہم چیک کر کے ہی بتا رہے ہیں"۔یہ کہہ کر ڈاکٹر روم سے باہر نکل گیا۔اور عدن اسی جگہ پر بیٹھتا چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مستجاب پہلے تو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ واقع ہی ایسا ہو گیا ہے۔پھر باری باری سب کمرے میں آ گئے تھے۔ایک دم ہی مستجاب کے رونے کی آواز بلند ہوئی تھی۔اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔عدن حیدر دادا کے ہاتھوں پر اپنا چہرہ رکھ کر رو رہا تھا۔وہ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ رویا تھا۔تسلیم نے مستجاب کو اپنے سینے سے لگا لیا اور وہ بھی رونے لگ گئی۔بخشو پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔کیونکہ ملک اللہ داد کی ذات ہمیشہ سب کے لئے مہربان رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔فضا بہت سوگوار ہوگئی تھی۔کافی دیر رونے کے بعد عدن نے اپنا چہرہ صاف کیا۔ایک طرف ملک حسام بھی افسردہ کھڑا تھا۔لیکن ملک دلاور کہیں بھی نہیں تھا۔

"بابا کہاں ہیں۔۔؟کیا ان کو بتایا نہیں تھا"۔وہ حسام کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ان کا نمبر مسلسل بند جا رہا ہے"۔حسام افسردگی سے بولا تھا۔مستجاب اپنی ماں سے لپٹی ابھی بھی سسکیاں لے رہی تھی۔عدن اس پر ایک نظر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ملک اللہ داد کی میت کو گاؤں لے جایا گیا۔گاؤں کے لوگوں کی آنکھیں اشکبار تھیں۔کیونکہ ملک اللہ داد نے کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب ٹی وی پر ملک اللہ داد کی ڈیتھ کی خبر بریک ہوئی۔ادھر سے ملک دلاور کو پتہ چلا تو اس نے فوراً گھر فون کر کے خبر کی تصدیق کی۔ایک گھنٹے بعد وہ بھی حویلی پہنچ چکا تھا۔عدن نے باپ کو دیکھ کر غصے سے منہ پھیرا تھا۔اور ا سے لے کر ایک سائیڈ پر چلا آیا۔

"کہاں تھے آپ اور آپ کا نمبر کیوں بند جا رہا تھا"۔وہ اپنے باپ کو دیکھ کر غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ضروری کام سے گیا ہوا تھا اور فون کی چارجنگ ختم ہوئی تھی"۔ملک دلاور آہستگی سے بولا۔

"کون سے آپ کے ایسے ضروری کام ہیں کہ آپ کا نمبر بھی بند ہو جاتا ہے۔۔۔میں دبئی سے آگیا ہوں اور آپ رات بھر کہاں تھے۔۔۔کن لوگوں کے ساتھ آپ کام کرتے ہیں جو رات کو بھی کام کرتے ہیں"۔ایک دم غصے سے اس کی آواز بلند ہوئی تھی۔

"عدن تم یوں مجھ سے سوال جواب نہیں کر سکتے"۔ملک دلاور یہ کہہ کر جانے لگا تو اس نے اپنے باپ کا بازو پکڑ لیا۔

"یہ مت بھولیں میں بھی آپ ہی کا بیٹا ہوں۔۔۔باپ موت کے بستر پر پڑا ہے اور آپ کو اپنی عیاشیوں کی پڑی ہوئی تھی۔۔۔ابھی تک آپ کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہے۔۔۔میں اس چیز کے لیے آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گا"۔عدن اپنے باپ کو غصے سے کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن کی حالت ابتر ہو رہی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آج یتیم ہو گیا ہے۔اور ادھر مستجاب بھی یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ آج دوسری دفعہ یتیم ہوئی ہے۔اس کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ربیعہ بھی پہنچ چکی تھی۔وہ بھی سب کے گلے لگ کر بے تحاشہ روئی تھی کیونکہ وہ بھی اپنے دادا سے بہت پیار کرتی تھی۔عدن نے

Posted On Kitab Nagri

جنازے پر جانے سے پہلے غسل کر کے آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی۔افسوس کے لیے آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔میستجاب نے سارے دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔عدن کو آج اپنی ہوش نہیں تھی۔

رضا بخاری بھی جنازے میں شریک ہوا تھا اور جائشہ بھی افسوس کے لیے آئی تھی۔رات گئے مستجاب اپنے کمرے میں آئی تھی۔آج اس کو حویلی ہی بیگانی لگ رہی تھی ایسے لگتا تھا کہ جیسے حویلی ویران ہو گئی ہے۔تسلیم کھانا دینے اس کے پیچھے آئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اس نے کچھ بھی نہیں کھایا۔

"مستجاب بچے کچھ تو کھا لو"۔تسلیم اس کے بالوں پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"ماما میرا دل بالکل بھی نہیں کر رہا پلیز۔۔۔۔"۔اس کے لہجے میں ایک ریکویسٹ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیٹا کھانا تو آپ کو کھانا پڑے گا۔۔۔تم بھوکی ہو مجھے کیسے نیند آسکے گی"۔وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی۔

"ماما ایک نوالہ حلق سے نہیں اتر رہا پھر کیسے کھاؤں۔۔۔میں ٹھہر کے کھا لوں گی پلیز آپ جا کر آرام کریں"۔وہ بستر پر لیٹتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے میں عدن کو بھیجتی ہوں۔۔۔وہی تمہیں کچھ کھلائے گا"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز ماما وہ پہلے ہی بہت پریشان ہے۔۔۔۔آپ اسے مزید پریشان مت کرنا۔۔۔میں تھوڑی دیر بعد کھا لیتی ہو"۔وہ کہاں چاہتی تھی کہ عدن اس کی وجہ سے پریشان ہو کیونکہ اس نے عدن کو پہلی دفعہ اتنا افسردہ اور پریشان دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے میری جان جب وہ آتا ہے تو اس کو بھی کھانا دو اور خود بھی تھوڑا سا کھا لو"۔وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔عدن کافی رات گئے کمرے میں آیا تھا۔مستجاب ابھی تک جاگ رہی تھی۔

"کھانا کھایا"۔وہ اپنی واچ اور والٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"تم نے کھانا ہے"۔وہ اسے دیکھتی ہوئی ایک دم سے اٹھ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مستجاب پلیز تم کچھ کھا لو مجھے پریشان مت کرو"۔وہ بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بولا۔

"میں کھانا لے کر آتی ہوں تم بھی کچھ کھا لو"۔یہ کہہ کر وہ کھانا اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی کیونکہ کھانا تو ٹھنڈا ہو چکا تھا۔آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔وہ کھانا لے کر کمرے میں آئی۔اور عدن کو آواز دی۔ تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اگر وہ کچھ نہیں کھائے گا تو وہ بھی کچھ نہیں کھائے گی۔اس لیے اس نے

Posted On Kitab Nagri

تھوڑا سا کھالیا۔اسی وقت اس کا فون بجا تو وہ فون سننے کے لیے گیلری میں چلا گیا۔اس کے سیکریٹری ذیشان کا فون تھا۔جس نے پہلے تو افسوس کیا تھا۔

"سر میں نے چار دن بعد میٹنگ رکھوائی ہے۔۔۔امید ہے کہ یہ کنٹریکٹ ہمیں ہی ملے گا۔۔۔۔پلیز آپ چار دن بعد آجایئے گا"۔وہ ڈرتے ڈرتے ہی بولا تھا۔

"ذیشان میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم سارا کچھ ہینڈل کرلو میں ابھی کہاں آسکتا ہوں"۔وہ ایک دم غصے سے بولا تھا۔

"لیکن سر جیسے آپ ہینڈل کر سکتے ہیں میں کہاں ہینڈل کروں گا۔۔۔کچھ گھنٹوں کی تو بات ہے آپ میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس چلے جایئے گا"۔ذیشان نے اب ٹھوس دلیل دی تو عدن چپ کر گیا۔

"ٹھیک ہے تم میرے آنے اور جانے کی ٹکٹ بک کروا دو"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور کمرے میں آگیا تھا۔

مستجاب نے برتن اٹھا دیے تھے۔وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لگتا تھا کہ آج نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہے۔عدن اس کے پاس آکر لیٹا تو وہ جو چپکے چپکے رو رہی تھی۔اس نے سسکنا شروع کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز مستجاب چپ کر جاؤ"۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے اپنے اوپر سے اختیار کھو دیا۔اور عدن کے سینے سے لگ کر اس کے رونے میں اور تیزی آگئی تھی۔عدن اسے کافی دیر تک تسلی دیتا رہا۔کئی آنسو اس کے بھی ٹوٹ کر مستجاب کے بالوں میں جذب ہو گئے تھے۔خوب رو چکنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ عدن کو پریشان کر رہی ہے۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو عدن کی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"تمہیں پتا ہے مستجاب۔۔۔یہ آج میں جو کچھ بھی ہوں۔۔۔اس کے پیچھے میرے والدین کی تربیت سے زیادہ میرے دادا کی تربیت ہے۔۔۔۔کیونکہ میں شروع سے ہی ان سے بہت زیادہ اٹیچ تھا۔میں نے ان سے بہت ساری اچھی باتیں سیکھی ہیں۔۔۔۔اگر میری زندگی میں وہ نہ ہوتے تو شاید میں بھی آج اپنے بھائی اور باپ جیسا ہوتا۔۔۔انہوں نے مجھے گناہ اور ثواب کی حد بندیاں بڑے اچھے طریقے سے ذہن نشین کروائی تھیں۔۔!اسی لئے تو آج تک شراب زنا جوا اور ہر قسم کی بڑی بڑی برائیوں سے بچا ہوا ہوں۔۔۔۔یہ برائیاں میرے باپ میں موجود ہیں۔۔۔اور وہ ان برائیوں کو برائیاں سمجھتے ہی نہیں ہیں۔۔۔۔آج عدن حیدر میں جو کچھ بھی اچھا ہے ان کی وجہ سے ہے۔۔۔۔آج میں یتیم ہو گیا ہوں مستجاب"۔عدن حیدر اپنے دل کی تکلیف اس کے آگے بیان کر رہا تھا۔کئی آنسو ٹوٹ کر اس کی داڑھی میں جذب ہو گئے تھے۔مستجاب نے بڑے پیار سے اس کا چہرہ صاف کیا۔اور اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیرنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن مجھے لگ رہا ہے کہ میں آج دوسری دفعہ یتیم ہوئی ہوں"۔وہ ایک دفعہ پھر سسکنے لگی تھی۔عدن نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"پلیز رونا بند کرو مستجاب۔۔۔اب میری زندگی کی واحد خوشی تم ہو۔۔۔ کبھی بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش مت کرنا۔۔ نہیں تو میں مر جاؤں گا"۔عدن شاید آج اپنے آپ میں نہیں تھا۔اس کا لہجہ اس کی شدت کا گواہ تھا۔پھر کافی دیر تک وہ دونوں اپنے دادا کے بارے میں ہی باتیں کرتے رہے کیونکہ دونوں کا دکھ سانجھا تھا تکلیف ایک تھی اور تکلیف کا احساس بھی ایک تھا۔

★******★*********★

دوسرے دن جائشہ پھر حویلی آئی تھی۔وہ مستجاب کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔راشدہ بیگم اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔وہ اٹھ کر ملک دلاور کے پاس چلی آئی۔

"آپ کی بربادی کے پیچھے جس لڑکی کا ہاتھ ہے دیکھیں کیسے آپ کی بہو کے پاس بیٹھی ہوئی ہے"۔وہ دلاور کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ بھی زنان خانے کی طرف آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔ملک دلاور بظاہر بڑے مہذب انداز میں جائشہ کو دیکھ کر بولا۔تو اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے ملک دلاور کے ساتھ ایک سائیڈ پر آ گئی۔

"کیا کرنے آئی ہوں یہاں لڑکی"۔وہ اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"یہ میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی"۔وہ لاپرواہی سے بولی۔

"کیوں نہیں ضروری سمجھتی۔۔۔میرا سیاسی کیریئر تم نے تقریبا ختم کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔میں تقریبا گرفتاری کے قریب ہوں۔۔۔اب ادھر کیا لینے آئی ہو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"۔ملک دلاور غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا۔

"آپ کے بیٹے عدن حیدر اور آپ کی بہو سے خاص تعلق ہے میرا۔۔۔اسی تعلق کے ناطے میں ان سے افسوس کرنے کے لیے آئی ہوں۔۔۔۔اگر اتنی جرات ہے تو اپنے بیٹے کے سامنے مجھے یہ الفاظ کہہ کر کے دکھائیں"۔جائشہ کے اس انداز سے تو ملک دلاور اور سیخ پا ہوا تھا۔

"دیکھ لوں گا میں تمہیں"۔وہ دھمکی آمیز انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے شوہر کی فیکٹری میں جو آگ لگی تھی۔۔۔اور ہم دونوں کی گرفتاریوں کے پیچھے بھی مجھے آپ کا ہی ہاتھ لگتا ہے۔۔۔۔جس دن مجھے ثبوت ملے میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف چلی گئی۔

مستجاب نے اس کے چہرے کی سرخی سے اندازہ لگا لیا تھا۔کہ کیا بات ہوئی ہو گی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ملک دلاور جائشہ کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

"مستجاب میں کومل کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں"۔وہ مستجاب کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کیوں نہیں۔۔۔۔تمہاری کوششوں سے ہی تو وہ آزاد ہوئی ہے۔۔۔میں اس کو کہہ دیتی ہوں جاتی دفعہ اسے ساتھ لے جانا۔۔۔۔کیونکہ حویلی کا ماحول بھی اس کے لئے ٹھیک نہیں ہے یہاں پر وہ ڈری ڈری رہتی ہے"۔ مستجاب کے دل کی بات جائشہ نے کہہ دی تو وہ خوش ہو گئی۔پھر جاتی دفعہ وہ کومل کو بھی اپنے ساتھ لے گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★*******★*******★

"عدن جائشہ کیا کرنے آئی تھی۔۔؟"رات کو ملک دلاور نے عدن کو اپنے پاس بلا کر پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے افسوس کے لئے آئی تھی اس میں اتنا برا بنانے والی کونسی بات ہے"۔عدن نے اپنے باپ کی بات کا خاصا برا منایا تھا۔

"تمہیں پتا ہے ناں کہ وہ کس قدر میرے سے دشمنی نکالتی ہے۔۔۔پتہ نہیں اسے خدا واسطے کا کونسا بیر ہے مجھ سے۔۔۔تم تو اپنے باپ کے دشمنوں کو اپنے گلے سے لگا رہے ہو عدن۔۔۔!کس طرح کے بیٹے ہو"۔ملک دلاور دبے دبے غصے سے بولا۔

"آپ کیسے بیٹے ہیں کہ باپ ہوسپٹل میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا اور آپ اپنی عیاشیوں میں مصروف تھے"۔عدن حیدر کہاں ادھار رکھنے والا تھا۔

"عدن میرے ضبط کو مت آزماؤ۔۔۔اگر تم میرے بیٹے نہ ہوتے تو اب تک میں تمہاری زبان کھینچ چکا ہوتا"۔ملک دلاور غصے سے آپے سے باہر ہو گیا تھا۔

"اور اگر آپ میرے باپ نہ ہوتے تو میں کب کا آپ کو آپ کے گناہوں کی سزا دلوا چکا ہوتا"۔وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس لڑکی نے تمہارا دماغ زیادہ ہی خراب کر دیا ہے اور اوپر سے جائشہ کے ساتھ بھی تمہاری دوستی ہو گئی ہے تمہاری بیوی کو کچھ برا محسوس نہیں ہوتا یا اس کی غیرت مر گئی ہے"۔اب کہ ملک دلاور نے پینترا بدلا تھا۔

"ہاں ہوئی ہے دوستی میری اس لڑکی سے لیکن۔۔۔جیسی آپ کی گندی ذہنیت ہے۔۔۔ویسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔اور میری بیوی کو میرے اوپر پر پورا اعتماد ہے۔۔۔۔میں آپ کی طرح عورتوں کے پیچھے پاگل نہیں ہوتا"۔عدن حیدر غم اور غصے کی زیادتی سے پاگل ہو رہا تھا۔اس لئے اس کی آواز بھی کچھ بلند ہو گئی تھی۔ مستجاب کے کانوں میں عدن کی یہ تیز آواز آئی تو وہ جلدی سے اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔عدن کا چہرہ غم اور غصے کی زیادتی سے سرخ ہوا پڑا تھا۔وہ تیزی سے عدن کی طرف بڑھی۔

"عدن چلو یہاں سے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے عدن کا ہاتھ پکڑا۔عدن ایک غیظ و غضب کی نگاہ اپنے باپ پر ڈالتا ہوا اس کے ساتھ کمرے میں آ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیوں اپنا ٹیمپر امینٹ لوز کر رہے ہو عدن"۔وہ اس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

"پلیز مستجاب میں اس وقت کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا"۔یہ کہہ کر وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★*******★

جائشہ کومل کو لے کر گھر آگئی تھی۔اس نے راستے میں اسے کافی تسلی دی تھی جس کی وجہ سے اس کا تھوڑا ڈر کم ہوا تھا۔

"اب تم یہاں رہو گی۔۔۔کوئی بھی پریشانی ہو تو مجھے بتانا۔۔۔اگر آگے پڑھنا چاہتی ہو تو میں کالج میں تمہارا ایڈمیشن کروا دیتی ہوں"۔جائشہ کومل کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر تسلی دیتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کے احسان کیسے اتاروں گی باجی"۔وہ تھوڑی شرمندہ نظر آرہی تھی۔

"پاگل ہو تم۔۔۔کون سا احسان۔۔۔کیسا احسان تم میری چھوٹی بہنوں جیسی ہو۔۔۔تم طیبہ کے ساتھ اس کے کمرے میں رہو گی تاکہ تم دونوں کی دوستی ہو جائے۔۔۔اور یہ ڈرنا ورنا چھوڑ دو اپنے میں اعتماد پیدا کرو"۔ وہ اسے سمجھا رہی تھی اتنے میں حنان آکر اس سے لپٹ گیا۔

"ماما یہ کون ہے"۔وہ دلچسپی سے کومل کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ آپ کی نئی فرینڈ ہے۔۔۔اور آپ نے اسے بالکل بھی بور نہیں ہونے دینا"۔جائشہ نے یہ کہا تو حنان نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اس کے آگے کر دیا۔

"ہیلو سویٹ گرل"۔اس نے یہ کہا تو کومل مسکرا دی۔

"کتنے پیارے ہو تم"۔وہ حنان کا ہاتھ پکڑ کر اسے چومنے لگ گئی۔

"مما ایک تو یہ لڑکیاں مجھے اتنا کس کیوں کرتی ہیں"۔حنان معصومیت سے بولا تو وہ دونوں ہنسنے لگ گئی۔اسی وقت رضا بخاری اور جواد بخاری گھر میں داخل ہوئے۔تو اس نے کومل کو طیبہ کے ساتھ اس کے کمرے میں بھیج دیا۔

"کیسی ہو جائشہ"۔جواد بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"شکر ہے اللہ کا ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔کل کے آپ نظر نہیں آرہے ہیں کہاں گئے تھے؟"۔وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پشاور گیا ہوا تھا۔۔۔۔میرے لیے کھانا مت لگانا۔۔۔میں ذرا ریسٹ کرنے کمرے میں جارہا ہوں"۔وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔رضا تو پہلے ہی کمرے میں جاچکا تھا۔اور حنان بھی اپنے باپ کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا۔

"آپ کے پاپا کدھر ہے۔۔؟"وہ حنان کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"بابا فریش ہونے گئے ہیں۔۔۔۔بابا سے بولیں ناں ہم دونوں کو باہر لے کر جائیں"۔وہ لاڈ سے اس کی گردن میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے میں کہتی ہوں"۔ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ واش روم کا دروازہ کھلا اور رضا بخاری صرف ٹراؤزر پہنے ہوئے باہر نکلا۔حنان جائشہ کو اشارہ کررہا تھا۔اور وہ اسے خاموش ہونے کا اشارہ کررہی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر رضا بخاری دونوں ماں بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔ہونٹوں پر بے ساختہ ایک مسکراہٹ ابھری تھی۔ جائشہ الماری کی طرف بڑھی اور ایک ٹی شرٹ نکال کر رضا بخاری کو پکڑائی۔

"حنان چاہتا ہے کہ آج ہم باہر جائیں"۔وہ رضا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور تم کیا چاہتی ہو"۔رضا دو قدم آگے بڑھ کر اس کے قریب آیا تھا۔اس نے چونک کر رضا کی آنکھوں میں دیکھا جہاں پر اسے کچھ الگ ہی رنگ نظر آئے تھے۔ایک لمحے کیلئے نگاہیں جھکا گئی۔کیونکہ وہ شرٹ لیس کھڑا تھا۔

"ظاہر ہے میں بھی یہی چاہتی ہوں"۔وہ اپنا رخ موڑ کر بولی۔

"وہ کیا ہے کہ ابھی مجھے کچھ ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔پھر کسی دن لے چلوں گا"۔وہ شرٹ پہنتے ہوئے بولا تو حنان منہ بسورنے لگا۔

"مجھے نہیں پتا پاپا۔۔۔آپ ایسے ہی کرتے ہیں"۔وہ اب ناراضگی دکھا رہا تھا۔جبکہ جائشہ کا بھی منہ پھول گیا تھا۔

"مجھے تو لگتا ہے دونوں ماں بیٹا مجھے تنگ کرنے کی پلاننگ ہی کرتے رہتے ہو"۔وہ حنان کو اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اگر ہم پلاننگ کریں ناں تو آپ کی ناک میں دم کر دیں۔۔۔میں کھانا لگوانے لگی ہوں جلدی سے آجائیں"۔

"چلو دونوں۔۔۔کھانا آج باہر ہم باہر کھائیں گے"۔رضا بخاری نے ایک دم یہ کہہ کر دونوں کو خوش کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"طیبہ آپی کو بولو آپ کے کپڑے چینج کروائے میں بس چینج کرنے لگی ہوں۔۔۔ پھر چلتے ہیں"۔ جائشہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی تو رضا بخاری بھی مسکرا دیا۔

"جلدی کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے"۔ رضا شاید جائشہ کو چڑھانا چاہ رہا تھا۔

"ہاں جی سارے زمانے کے لیے ٹائم ہے رضا صاحب کے پاس بس ہمارے لئے ہی ٹائم نہیں ہے"۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے الماری سے اپنا سوٹ نکالنے لگی۔

"کیا کہہ رہی ہو"۔

"کچھ نہیں پاگل ہوں خود سے باتیں کر رہی ہوں۔۔۔ کیونکہ میرے شوہر کے پاس تو اتنا ٹائم ہے ہی نہیں کہ وہ میری باتیں سن سکے"۔ وہ اس پر طنز کے تیر برسا کر چینجنگ روم میں چلی گئی۔

انگرکھا سٹائل میں کاٹن کا لیمن کلر کا سوٹ پہن کر جب وہ باہر نکلی۔ تو ایک دم ہی رضا متوجہ ہوا تھا۔

اس کے دیکھنے پر فوراً ہی نگاہوں کا مرکز بدل لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بالوں کو کنگھی کر رہی تھی۔رضا کی نگاہیں بھٹک کر اسی پر آرہی تھیں۔جائشہ کو بھی محسوس ہو گیا تھا لیکن اسے لگا شاید اس کا وہم ہو۔کیونکہ وہ رضا بخاری کو اتنا سوچتی تھی۔کہ اسے ہر طرف وہی نظر آتا تھا۔بالوں کو سمیٹ کر اس نے جوڑے کی شکل دی۔چہرے پر تھوڑی سی بیس لگائی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ڈالی۔لپ اسٹک لگاکر وہ تیار ہو گئی تھی۔اتنے میں حنان بھی تیار ہو کر آگیا۔

"ماما یو آر لکنگ سو بیوٹی فل"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو میری جان"۔

"اب اگر ماں بیٹے کی باتیں ختم ہو گئی ہیں تو چلیں"۔

رضا کی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا۔تو ان کو وہ تھوڑا بیزار لگا۔

"اب منہ ہے تو باتیں تو کرنی ہے ہم نے۔۔۔کیوں حنان۔۔۔۔تمہارے پاپا تو ہمیشہ ایسے ہی بیزار رہتے ہیں۔۔۔چلو چلیں"۔یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔اور رضا بخاری بھی سر جھٹکتا ہوا ان کے پیچھے آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

پھر وہ ان کو کھانا کھلانے ایک بہت اچھے ریسٹورنٹ میں لے گیا۔ جائشہ اور حنان بہت خوش لگ رہے تھے جب کہ رضا بخاری تھوڑا بجھا بجھا سا تھا۔

"رضا صاحب بڑے چپ چپ ہیں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ ہم سے کوئی گستاخی ہو گئی ہے"۔ جائشہ ٹیبل کے اوپر اپنے ہاتھ کے اوپر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے بڑی ادا سے بولی تھی۔ اس کے اس پر اعتماد انداز پر رضا بخاری نے اسے سخت قسم کی گھوری سے نوازا تھا۔

★*******★*********★

"رضا صاحب بڑے چپ چپ ہیں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ ہم سے کوئی گستاخی ہو گئی ہے"۔ جائشہ ٹیبل کے اوپر اپنے ہاتھ کے اوپر اپنا چہرہ رکھتے ہوئے بڑی ادا سے بولی تھی۔ اس کے اس پر اعتماد انداز پر رضا بخاری نے اسے سخت قسم کی گھوری سے نوازا تھا۔ اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کے اندر ایک جنگ سی چھڑی ہوئی ہے۔ دل جائشہ کا متمنی ہو رہا تھا۔ اسی لیے اسے اپنے دل کی بے اختیاری پر ہر چیز پر غصہ آرہا تھا۔

"تمہارے بابا بہت غصے میں ہیں حنان۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کہا"۔ وہ شرارتی انداز میں رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اور میں نے بھی کچھ نہیں کہا"۔ حنان بھی اسی لب و لہجے میں بولا تو رضا ایک دم سے مسکرانے لگ گیا۔

"بڑے بدمعاش ہو گئے ہو تم"۔ رضا اسے دیکھتے ہوئے بولا اتنے میں کھانا آگیا جو بڑے ہی خوشگوار موڈ میں کھایا گیا۔ حنان اور جائشہ مسلسل باتیں کر رہے تھے جبکہ رضا بخاری ان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کھانا کھانے کے بعد وہ آئسکریم بھی کھانے گئے۔

"اب تو خوش ہو نا دونوں"۔رضا بخاری گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں ہم ابھی خوشی نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ہفتے میں دو تین دفعہ ایسے لے کر آئیں گے تو پھر ہی ہم خوش ہوں گے ناں۔۔۔کیوں حنان"۔جائشہ ایک آنکھ کے اشارے سے حنان کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ بھی سر ہلانے لگ گیا۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں ماما۔۔۔آپ بتائیں اب کب لے کر آئیں گے ہمیں"۔وہ اب ایکسائٹڈ ہو گیا تھا۔

"پکا اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے تم نے اسے"۔وہ ایک نظر جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ظاہر ہے میرا بیٹا ہے تو میں اپنے رنگ میں ہی رنگوں گی ناں"۔جائشہ اپنی گود میں بیٹھے حنان کو پیار کرتے ہوئے بولی۔رضا بخاری طمانیت سے مسکرا دیا۔اور سوچنے لگ گیا کہ اگر جائشہ اس کی زندگی میں نہ آتی تو حنان کا کیا بنتا۔کیونکہ وہ بہت زیادہ حساس بچہ تھا۔حنان راستے میں ہی اس کی گود میں سو گیا تھا۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے"۔رضا بخاری سونے کے لیے لیٹنے لگا تو جائشہ ایک دم سے بولی۔

"ہاں بولو"۔وہ بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بولا۔

"میں کومل کو حویلی سے لے آئی ہوں۔۔۔اب وہ یہی رہے گی۔۔۔میں صبح اسے لے کر جاؤں گی ادھر آفس میں ہی اسے کوئی چھوٹا موٹا کام دے دوں گی تاکہ اس کا ذہن بٹا رہے بڑی پریشانی کاٹی ہے چھوٹی سی لڑکی نے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"مجھے کیوں بتا رہی ہو جو مرضی کرو میں نے کبھی تم پر کوئی روک ٹوک کی ہے جواب کروں گا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو ویری مچ۔۔۔!دل کے معاملات میں تو روک ٹوک کرتے رہتے ہیں"۔وہ ذو معنی انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھنا یہ معاملات تمہیں پر نا بھاری پڑ جائیں"۔رضا بخاری کی زبان سے بے ساختہ نکلا تھا۔جائشہ کے کچھ بھی پلے نہ پڑا تھا۔

"میں سمجھی نہیں آپ کی اس بات کا مطلب"۔وہ نا سمجھی کے عالم میں بولی۔

"اچھا ہے نہیں سمجھی تمہارا نہ سمجھنا ہی بہتر ہے"۔یہ کہہ کر وہ اس کی طرف سے کروٹ لے گیا تھا۔اور وہ کتنی ہی دیر تک اس کی پشت کو گھورتی رہی۔پھر کچھ سوچتے ہوئے اس کے قریب آئی۔

"تھوڑا سا تو سمجھا دیں"۔وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔وہ تھوڑی دیر تک تو اسے دیکھتا رہا۔وہ زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی۔نگاہیں جھکی تو رضا بخاری کے لبوں پر ایک مسکراہٹ ابھری۔

"وہ سمجھانے والی نہیں عمل کرنے والی بات ہے۔۔۔اور میں فی الحال عمل کرنا نہیں چاہتا۔۔۔اس طرح قریب بیٹھو گی تو شاید کر ہی گزروں"۔رضا کی آنکھوں میں ان دیکھے جذبوں کی لپک تھی۔اور لہجہ بھی آنکھوں کا ساتھ دے رہا تھا۔جائشہ کے دل میں بھی بہت کچھ کلک ہوا تھا۔وہ ایک دم سے گھبرا کر رضا بخاری کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔جس پر رضا بخاری کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔جائشہ کو لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا دل سینہ توڑ کر باہر نکل آئے گا۔کبھی دل کی حالت ایسے بری نہ ہوئی تھی جیسے اب ہو رہی تھی۔وہ اس کی طرف پشت کر کے لیٹ گئی۔اور کتنے ہی لمحے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کرتی رہی۔جبکہ رضا بخاری اس کی حالت کو بخوبی سمجھ رہا تھا۔اسے اپنی پیٹھ پر اس کی نگاہوں کی تپش کا احساس ہوا تو بے ساختہ گردن موڑ کر دیکھا۔تو وہ بڑی فرصت سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔اسے لگا شاید اس کی دعائیں مقبولیت کے درجے تک پہنچ رہی ہیں۔لیکن میں اتنا گھبرا کیوں رہی ہوں۔وہ اپنے آپ کو کوستے کوستے سونے کی کوشش کرنے لگی۔جب کہ اپنی بے چینی جائشہ میں منتقل کر کے رضا بخاری کافی حد تک ریلیکس ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★*****★*********

تین دن بعد عدن دوبارہ دبئی بزنس میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا تھا۔عدن کے جانے کے بعد تو حویلی بلکل مستجاب کے لیے ویران ہو چکی تھی۔

"میں تو تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا تھا اب میں ساری زندگی تمہارے بغیر ہی رہوں گا مستجاب اور یہ تمہاری سزا ہے"۔عدن حیدر آنکھوں میں شعلے لیے زبان سے انگارے چبا رہا تھا۔مستجاب بار بار اس کا ہاتھ پکڑ رہی تھی لیکن وہ بار بار اس کا ہاتھ جھٹک رہا تھا۔

"میری زندگی میں اب تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں ہے"۔

"نہیں عدن پلیز ایسے مت کرو"۔وہ روئے جا رہی تھی لیکن عدن سنگ دل بنا ہوا تھا۔

بڑی مشکلوں سے اس رات اسے نیند آئی تو اس نے ایک بھیانک خواب دیکھا۔وہ چیخ مار کر اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی۔اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا۔

"عدن"۔بے ساختہ لبوں سے اس کے نام کی پکار نکلی تھی۔اس کی چیخ کی آواز سن کر تسلیم اور ربیعہ اس کے کمرے کی طرف بھاگی بھاگی آئی۔

"میری بچی کیا ہوا ہے"۔تسلیم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا تو وہ بے اختیار رو دی۔

"ماما میں نے ایک بہت ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔۔۔عدن کو کوئی مجھ سے چھیننے کی کوشش کر رہا ہے"۔وہ زارو قطار روتے ہوئے بولی تو تسلیم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن کو تم سے کون چھین سکتا ہے مستجاب۔۔۔اس کی جان بستی ہے تم میں"۔ربیعہ اب اس کے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پیار سے بولی۔

"نہیں آپی۔۔۔بہت برا خواب دیکھا ہے میں نے۔۔۔پاپا کی ڈیتھ سے پہلے بھی میں نے خواب دیکھا تھا۔۔۔میرا دل بہت ڈر رہا ہے"۔وہ ایک نہایت ہی مضبوط لڑکی کو محبت نے اتنا کمزور بنا دیا تھا کہ وہ خواب میں بھی عدن کو اپنے سے دور جاتے دیکھ کر برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔اور اگر حقیقت میں ایسا ہو گیا تو یہ کیا کرے گی۔یہ سوچتے ہوئے تسلیم کی بھی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔

"ربیعہ بیٹا مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو"۔تسلیم نے ربیعہ سے کہا تو وہ پانی لینے کچن میں چلی گئی۔

"مستجاب مجھے تم سے اس طرح کی بچگانہ حرکت کی امید نہیں تھی۔۔۔کیوں خوابوں پر اتنا یقین کرنے لگی ہو تم۔۔۔اتنی کمزور تو نہ تھی تم۔۔۔جتنی اب ہو گئی ہو۔۔۔کاش میں یہاں پر آتی ہی نہ"۔تسلیم بیگم بھی رو دینے کو تھی۔سب کا رویہ سوائے عدن اور ربیعہ کے ان کے ساتھ بہت خراب تھا۔اور وہ اس ماحول میں اپنی بیٹی کو کیسے چھوڑ سکتی تھی۔ربیعہ پانی لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔تو مستجاب تھوڑا سا سنبھل چکی تھی۔بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھی۔

"ربیعہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگا لیا"۔

میری جان پریشان نہیں ہوتے کل عدن آ جائے گا۔اور میں اس کے خوب کان کھینچوں گی۔کہ وہ تمہیں چھوڑ کر کیوں گیا ہے"۔وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی تو اس کے رونے میں شدت آ گئی۔

"آپی خواب میں وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے چھوڑ دے گا"۔وہ ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب ہوش کرو اتنی کمزور تربیت میں نے تمہیں نہیں دی جتنی تم ہو گئی ہو"۔ تسلیم غصے سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولی۔

"پلیز آنٹی آپ جائیں میں اس کو سلا دیتی ہوں۔۔۔کیوں اس پر بلاوجہ غصہ کر رہی ہیں"۔ ربیعہ تسلیم کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ربیعہ تم جاؤ میں اس کو سلا دیتی ہوں۔۔۔۔میں آج اسی کے کمرے میں سوؤں گی"۔ تسلیم بیگم انرمی سے بولی تو ربیعہ کچھ دیر بیٹھ کر وہاں سے چلی گئی تو تسلیم بیڈ پر اس کے ساتھ لیٹ گئی۔

"میری جان تم میری زندگی کا واحد اثاثہ ہو۔۔۔میں تمہیں دیکھ کر جیتی ہوں۔۔۔۔نہیں تو تمہارے باپ کی ڈیتھ کے بعد زندگی میں میرے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔مجھے پریشان مت کیا کرو"۔ وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی تو وہ بے ساختہ ماں کے سینے سے لگ گئی۔

"ماما میں عدن کے بغیر نہیں رہ سکتی"۔ وہ بات جو وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھ کر نہیں کہہ سکتی تھی اب اپنی ماں کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے آخر بول ہی دی۔ تسلیم نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔

"ٹھیک ہے اب تم سو جاؤ۔۔۔اس موضوع پر بعد میں بات کریں گے"۔ تسلیم نے اسے ریلیکس کرنا چاہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تو سو گئی تھی لیکن تسلیم بیگم کی آنکھوں میں اب نیند کا دور دور تک نشان نہ تھا۔

★*******★********★

دوسرے دن نیب والے ملک دلاور کو گرفتار کرنے ان کی حویلی پہنچ چکے تھے۔ پولیس اور میڈیا کے کتنے ہی لوگ ساتھ موجود تھے۔ حویلی میں تو ایک طوفان آچکا تھا۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں"۔ ملک دلاور غصہ ضبط کرتے ہوئے فون کرنے کے لئے اندر کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب آپ کو ابھی اور اسی وقت ہمارے ساتھ چلنا ہو گا"۔نیب کے ایک آفیسر نے آگے بڑھ کر کہا تو ملک دلاور نے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔

"میں کہیں بھاگا نہیں جا رہا میرے باپ کی ڈیتھ ہوئی ہے۔۔۔اپنی فیملی کو ضروری ہدایات دینے جا رہا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔اپنے موبائل سے میر افتخار کا نمبر ملایا۔

"میر جلد ہی میری ضمانت کا بندوبست کرو۔۔۔نیب والے مجھے گرفتار کرنے کے لئے میرے گھر پہنچ چکے ہیں"۔

"پہلے ہی سب میڈیا والے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم دونوں نے ملی بھگت کر کے کرپشن کی ہے۔۔۔میں تمہاری ضمانت کیسے کروا سکتا ہوں۔۔۔۔ہو سکتا ہے کچھ دنوں بعد مجھے بھی گرفتار کر لیا جائے۔۔۔اپنی جان بچاؤں یا تمہیں بچاؤں"۔میر افتخار صاف گوئی سے بولا تو ملک دلاور تو گویا انگاروں پر لوٹنے لگ گیا تھا۔

"یہ مت بھولو میر کے جب میں پھنسوں گا تو تم بھی میرے ساتھ برابر کے شریک ہو۔اگر کچھ دنوں تک میری ضمانت کا بندوبست نہ ہوا تو تم بھی میرے ساتھ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور آکر پولیس کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔راشدہ بیگم کا واویلا شروع ہو چکا تھا۔

"جب سے یہ منحوس ہماری زندگیوں میں آئی ہے ہم پر مصیبتیں ہی مصیبتیں آ رہی ہیں۔۔۔۔جس لڑکی نے میرے شوہر کو اندر کروایا ہے۔۔۔اس کے ساتھ بڑی دوستیاں ہیں ناں تمہاری۔۔۔۔جیسی ماں ویسی بیٹی"۔یہ سب کہتے ہوئے راشدہ بیگم نے لوگوں کی پرواہ بھی نہ کی۔ربیعہ ایک دم سے شرمندہ ہو کر ماں کی طرف بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی زبان کو لگام دو راشدہ بیگم۔۔۔۔تم جیسی گھٹیا ذہنیت کی عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔۔خبردار جو میری بیٹی کو کچھ کہا تو"۔تسلیم کو بھی غصہ آگیا تھا۔

"پلیز آنٹی امی نہیں سمجھ رہی آپ تو سمجھ جائیں آپ تو سمجھدار ہیں"۔ربیعہ تسلیم کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی پھر ماں کی طرف مڑی۔

"امی آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟اس سب میں مستجاب کا کیا قصور ہے؟"۔وہ ماں کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

"سب اسی کی منحوسیت ہے۔۔۔جب سے یہ دونوں ماں بیٹی حویلی آئی ہیں۔۔۔۔ہمارا جینا حرام ہو چکا ہے"۔وہ بولتی جا رہی تھی ربیعہ نے بڑی مشکلوں سے اپنی ماں کو چپ کروایا تھا۔اسی وقت حویلی کے احاطے میں عدن کی گاڑی آکر رکی۔وہ گرے کلر کے پینٹ کوٹ پہنے گاڑی سے باہر نکلا۔ایک دم سے سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔مستجاب جو رات سے ہی پریشان تھی۔ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی۔اور بھاگنے کے سے انداز میں عدن کی طرف بڑھی۔

"کیوں چھوڑ کر گئے تھے تم مجھے۔۔۔میں تمہارے ساتھ بالکل بھی بات نہیں کروں گی"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔عدن حیدر اپنی جگہ پر ششدر کھڑا رہ گیا۔

"کیا ہوا ہے مستجاب؟"وہ ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تو اپنی جگہ پر ہل کر رہ گیا کیونکہ ایک ہی رات میں اس کا چہرہ سرسوں کے پھول کی طرح پیلا ہو رہا تھا۔ایک دم سے سب کی نگاہوں کا احساس ہوا تو وہ اس سے تھوڑی دور ہٹی تھی۔لیکن اس نے دوبارہ اسے اپنے بازوؤں کے ہالے میں لے لیا۔وہ اسے دیکھ کر کافی پریشان ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اسے کمرے میں لے جانے لگا تو راشدہ بیگم ایکدم سے آگے بڑھی۔

"ابھی میرے بیٹے کو سانس تو لے لینے دو پھر ہماری شکایتیں لگانا وہ تو پہلے ہی ہم سے بد ظن ہے اور کتنا ہم سے بد ظن کرو گی"۔ وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا ہے ایسا امی جو وہ مجھ سے شکایت کرے گی۔۔۔اور اس نے کبھی مجھے آپ سے بد ظن کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔یہ کام آپ خود ہی سر انجام دے رہی ہیں"۔ وہ ماں کی طرف دیکھ کر ہلکے سے غصے سے بولا۔

"چلو مستجاب"۔ یہ کہتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔

"وہاں تمہارے باپ کو گرفتار کر کے لے گئے ہیں۔۔۔اور یہاں تم اپنی بیوی کے چونچلے اٹھاؤ"۔ وہ سر پیٹتے ہوئے بولی۔ تو عدن یہ خبر سن کر کافی پریشان ہوا تھا لیکن ایک دم ہی اس نے اپنے دل کو سنبھال لیا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا"۔ یہ کہہ کر وہ اسے لے کر کمرے میں چلا گیا۔اس نے اپنا کوٹ اتار صوفے پر رکھا اور اپنی ٹائی بھی اتار کر سائیڈ پر رکھی۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"عدن میں نے رات کو ایک بہت برا خواب دیکھا ہے۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر کہیں جا رہے ہو"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ کر رونے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔۔۔عدن حیدر یہ دنیا چھوڑ سکتا ہے لیکن تمہیں چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔اس طرح کا خیال دل سے نکال دو۔۔۔تم یہاں پر دھڑکتی ہو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔اور کتنی ہی دیر تک اسے اپنی محبت کی یقین دہانیاں کرواتا رہا۔

"بڑی سخت بھوک لگی ہے۔۔۔اپنے لیے بھی اور میرے لیے بھی کھانا لے کر آؤ۔۔۔مجھے لگتا ہے کل سے تم نے کچھ بھی نہیں کھایا اپنی رنگت دیکھی ہے۔۔۔ایک رات میں ہی میرے بغیر مرجھا گئی ہو۔۔۔اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے"۔وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ ایک دم ہی نگاہ چرا گئی تھی۔

"اچھا میں کھانا لے کر آتی ہوں۔۔۔مجھے بھی بڑی بھوک لگ رہی ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر کچن کی طرف چلی گئی۔اور سوچنے لگی کہ اس ایک انسان سے ہی اب اس کی زندگی میں ساری بہاریں ہیں۔۔۔وہ کیا گیا تھا اسے لگتا تھا کہ سارا کچھ ہی ویران ہو کر رہ گیا ہے۔۔۔اور اب واپس آیا ہے تو اسے لگا کے جیسے ہر طرف بہار آ گئی ہو۔

★******★*******★

رضا بخاری اور جائشہ جب آفس سے گھر لوٹے تو ایک سرپرائزان کا منتظر تھا۔رضا بخاری کی ماں مہرالنساء بیگم امریکہ سے آئی ہوئی تھی۔مہرالنساء کو دیکھ کر دونوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔حنان صاحب اپنی دادو کی گود میں چڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ماما آپ نے بتانا تو تھا میں آپ کو ایئرپورٹ لینے پہنچ جاتا"۔وہ ماں کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

"میرا بڑا بیٹا مجھے لینے پہنچ گیا تھا۔۔۔جب سے تم پر آنے والی مصیبت کا سنا ہے مجھے آرام کہاں آ رہا تھا"۔وہ رضا کا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر تو آؤ میرے گھر کی رونق"۔اب وہ جائشہ سے بڑے پیار سے مخاطب ہوئی تھی۔جائشہ آگے بڑھی تو انہوں نے جائشہ کو بھی اپنے سینے سے لگا لیا۔ایسا کرنے سے دونوں کے چہرے آپس میں ٹکرائے تھے۔رضا کے ہونٹ جائشہ کے چہرے سے مس ہوئے تو اس نے ایک دم اپنا چہرہ پیچھے کر لیا۔جائشہ بھی ایک لمحے کے لئے پسٹپا کر رہ گئی تھی۔

"میری بچی تم کتنی سادہ رہتی ہو۔۔۔میں تمہیں کتنا سمجھا کر گئی تھی۔۔۔لیکن شاید تم پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا"۔وہ جائشہ کے سادہ سے حلیے کو دیکھتے ہوئے تھوڑا سا برہم ہوتے ہوئے بولی۔

"آتے ہی ساس والا کام شروع ہو گیا ہے۔بہو کی کلاس شروع ہو گئی ہے"۔جواد بخاری بھی ایک دم اپنے کمرے سے نکل آیا تھا۔

"میں اس کی ساس تھوڑی ہوں۔۔۔میں تو اس کی ماں ہوں۔۔۔بیٹی ہے یہ میری"۔وہ جائشہ کو پیار سے دیکھتے بولی۔

"تم دونوں ذرا فریش ہو جاؤ میں طیبہ سے کہہ کر کھانا لگواتی ہوں"۔مہرالنساء دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی تو دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔

"جواد پتہ ہے آج کتنے سالوں بعد مجھے لگ رہا ہے کہ ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں بس تمہارے پاپا کی کمی محسوس ہو رہی ہے"۔وہ خوش ہو کر تھوڑا افسردگی سے بولی تھی۔کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔کافی دیر تک سب لوگ بیٹھے رہے۔

حنان ادھر بیٹھے بیٹھے ہی جائشہ کی گود میں ہی سو گیا تھا۔

"رضا اس کو اٹھا کر میرے کمرے میں لٹا آؤ"۔مہرالنساء رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ماما رہنے دیں یہ ہمارے ساتھ سوتا ہے"۔جائشہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"پاگل ہو تم دونوں۔۔۔اب یہ بڑا ہو رہا ہے اپنے ساتھ کیوں سلاتے ہو یہ طیبہ سے بھی بڑا اٹیچ ہے۔۔۔اس کے ساتھ اسے سونے دیا کرو"۔مہرالنساء نے دونوں کو دیکھ کر ہلکا سا ڈانٹا تھا۔جائشہ تو اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی تھی۔جواد بخاری کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اب پتہ لگ رہا ہے ناں کہ گھر کا کوئی بڑا آیا ہے"۔وہ دونوں کو دیکھ کر بولا۔

"چلو آپ سب بھی آرام کر لو۔۔۔اور حنان کو ماما کے ساتھ سلادو"۔جواد بخاری دونوں کو دیکھ کر شرارت سے بول کر وہاں سے چلا گیا۔اور جائشہ اپنی جگہ بیٹھ کر ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔رضا حنان کو اٹھا کر اپنی ماں کے کمرے میں لٹانے چلا گیا۔

"تم ادھر آؤ ذرا میرے پاس"۔وہ اسے اشارے سے اپنے پاس بلاتے ہوئے بولی۔تو وہ اٹھ کر ان کے پاس آ بیٹھی۔

"تم دونوں میں سب ٹھیک چل رہا ہے کہ نہیں۔۔۔مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ سب کچھ نارمل نہیں ہے"۔وہ جائشہ کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"سب کچھ نارمل ہیں آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں"۔جائشہ نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔

"جائشہ تم جھوٹ بول رہی ہو"۔وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"آپ کو پتا ہے کہ وہ رانیہ سے کتنی محبت کرتے تھے۔۔۔اب سب کچھ نارمل ہونے میں ٹائم تو لگے گا ناں"۔وہ جھوٹ کہاں بول سکتی تھی۔اس لئے صاف صاف بتا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے ماسیوں والا حلیہ بنا کر پھرو گی تو وہ خاک تمہاری طرف متوجہ ہو گا۔۔۔کل تیار رہنا میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جارہی ہوں"۔ان کے لہجے میں ہلکی سی ڈانٹ تھی۔

"مجھے ان کی توجہ نہیں محبت چاہیے۔۔۔میرے لئے ان کی قربت حاصل کرنا مشکل نہیں ہے مما۔۔۔میں یہ چاہتی ہوں جب وہ مجھ سے محبت کریں تب وہ میری طرف بڑھیں"۔وہ مہرالنسا کو اپنا نقطہ نظر سمجھاتے ہوئے بولی۔

"تم بالکل پاگل لڑکی ہو۔۔۔اتنے مہینے ہو گئے شادی کو۔۔۔!ابھی تک تو مجھے ایک خوشخبری مل جانی چاہیے تھی"۔انہوں نے بلا جھجک کہا۔تو مارے شرم کے جائشہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"میری شرمیلی بہو۔۔!اب اپنے کمرے میں جاؤ اور میری باتوں پر غور کرنا۔۔۔اور اب حنان کو اپنے درمیان سلانا بند کردو"۔یہ کہتے ہوئے وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔تو وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آ گئی۔رضا بخاری تو سو چکا تھا۔وہ بیڈ کے ایک کونے پر آکر لیٹ گئی۔پہلے تو حنان درمیان میں ہوتا تھا۔اور آج اسے ایسے لیٹے ہوئے ایک جھجک آڑے آرہی تھی۔صبح فجر کے ٹائم اس کی آنکھ کھلی تو رضا بخاری نماز ادا کر رہا تھا۔وہ بھی اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھنے لگ گئی۔اس کی نماز ختم کرنے سے پہلے ہی وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا۔کچھ دنوں سے جائشہ کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اسے اگنور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

★*******★*****★

مستجاب آج کافی دنوں بعد ہوسپٹل جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔عدن ابھی سویا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن اٹھ جاؤ میں پہلے ہی لیٹ ہو گئی ہوں"۔ وہ اسے آواز دے کر ناشتہ بنانے چلی گئی۔ کیونکہ جب سے اس نے ناشتہ بنانا شروع کیا تھا عدن اسی کے ہاتھ کا ناشتہ

کرتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی فریش ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر آ گیا تھا۔

مستجاب نے ریڈ کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا جو اس پر بڑا جچ رہا تھا۔ عدن بے خودی میں کئی لمحے اسے دیکھے گیا۔

"پہلے ناشتہ کر لو بعد میں میرا جائزہ لے لینا"۔ وہ اس کے کان کے پاس آ کر بولی کیونکہ آس پاس ملازمائیں بھی موجود تھیں۔ تو وہ سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگ گیا۔ اس کے سر سے وار کر کچھ پیسوں کا صدقہ نکالا۔

جب بھی وہ اسے پیاری لگتی تو وہ فوراً اس کا صدقہ نکال دیتا تھا تا کہ اسے نظر نہ لگ جائے۔

"چلیں"۔ وہ کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ذرا کمرے میں آؤ میرے ساتھ"۔ وہ اسے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"عدن ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں"۔ لیکن وہ کہاں سننے والا تھا۔ وہ اس کی آنکھوں میں لپکتے جذبوں کی آنچ دیکھ چکی تھی۔ اس لیے تھوڑا گھبرا رہی تھی۔

"اب آتی ہو یا اٹھا کر لے جاؤں"۔ وہ آہستگی سے بولا لیکن اتنی آواز ضرور تھی کہ پاس کھڑی رانی نے سن کر بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائی۔ وہ مجبوراً کمرے میں اس کی پیچھے چلی آئی۔

ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ عدن نے اسے کھینچ کر اپنے پاس کر لیا۔

کچھ تو ایسا کرو۔۔۔ کہ دل کو سکون آ جائے۔۔۔ اس بیمار کو کچھ تو شفا دو"۔ وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب نے اسی کے سینے میں پناہ لے لی۔

"بہت بڑی چیٹر ہو تم۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو"۔ وہ اس کے سر پر ٹھوری ٹکاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن ہم لیٹ ہو رہے ہیں"۔

"ہم واقع ہی لیٹ ہو رہے ہیں"۔وہ اس کا چہرہ اوپر کر کے پورے چہرے پر جگہ جگہ اپنے لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔اس فسوں خیز لمحے کو موبائل کی بیل کی آواز نے توڑا تھا۔

"ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"چلو۔۔آج یہ رنگ پہننا ضروری تھا کیا۔۔؟یہ کہتے ہوئے اس نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔اور مستجاب بھی چپ کر کے گاڑی میں آ بیٹھی۔ڈرائیونگ کے دوران وہ گاہے بگاہے اس پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔

"اپنا دھیان رکھنا مسز۔۔۔۔آج اسلام آباد میں ایک ضروری میٹنگ ہے۔۔۔ہو سکتا ہے رات کو لیٹ آؤں۔۔اس لئے آرام سے کھانا کھا کے سو جانا"۔گاڑی ہاسپٹل کے سامنے روکتے ہوئے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"او کے تم بھی اپنا دھیان رکھنا"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکل گئی۔اور عدن نے کچھ سوچتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا دی۔

تقریباً دن دو بجے کئی اسلحہ بردار آدمی ہاسپٹل کے اندر داخل ہوئے تھے۔ہاسپٹل تو ابھی چھوٹا تھا اس لئے عملہ بھی ابھی تھوڑا تھا۔سارا عملہ خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"سارے اپنی اپنی جگہ پر چپ کر کے بیٹھے رہو ہمارا تم لوگوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ہمیں صرف ڈاکٹر مستجاب چاہیے"۔

ان میں سے ایک آدمی یہ کہہ کر مستجاب کے کمرے کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

مستجاب اپنے کام لگی ہوئی تھی وہ ایک مریضہ کو چیک کر رہی تھی جب اچانک آنے والے نے پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ کھولا تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"کون ہو تم"۔وہ اپنی جگہ سے خوف سے اٹھ کھڑی ہوئی۔کیونکہ آنے والے نے اپنا پورا چہرہ ایک نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔اور اس کے ہاتھ میں ایک گن تھی۔

"کمرے سے باہر نکلو نہیں تو گولی سے اڑادوں گا"۔وہ اس کے پاس چیئر پر بیٹھی عورت کو دیکھ کر بولا تو وہ دم دبا کر کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

"مستجاب کو آواز جانی پہچانی لگی ایک دم سے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

عدن اپنے آفس سے ایئرپورٹ جانے کے لئے نکل رہا تھا۔

موبائل لے کر بے ساختہ مستجاب کو فون کیا۔

مستجاب کا فون بجا تو اس نے اٹھانے کے لئے ہاتھ آگے کیا لیکن آنے والے نے موبائل پکڑ کر موبائل ہی آف کر دیا۔ایک دم نمبر بند ہو جانے پر عدن کو پریشانی نے آن گھیرا۔وہ اپنی گاڑی میں آبیٹھا۔اس کا سیکرٹری ذیشان بھی اسی کے ساتھ تھا۔اپنے موبائل کو ان کیا۔جو کہ مستجاب کی ہاسپٹل میں لگے کیمروں سے اٹیچ تھا۔فوراً آن کیا تو موبائل میں نظر آنے والے ہاسپٹل کے مناظر کو دیکھ کر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔

"ڈرائیور گاڑی گاؤں کی طرف موڑو جلدی"۔عدن اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولا۔

"لیکن سر ہم تو اسلام آباد جانے کے لیے ایئرپورٹ جا رہے ہیں"۔ذیشان عدن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں ہم ایئرپورٹ نہیں جا رہے"۔اس کا دھیان موبائل کی طرف تھا۔

"لیکن سر آج بہت ضروری میٹنگ تھی"۔

Posted On Kitab Nagri

"بھاڑ میں گئی میٹنگ۔۔۔اپنا موبائل دو جلدی"۔عدن نے غصے سے کہہ کر اس کے ہاتھ سے اس کا موبائل لیا اور تیزی سے حسام کا نمبر ملایا۔

"کدھر ہو۔۔؟"وہ اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔تو ذیشان اپنے باس کی یہ حالت دیکھ کر ایک لمحے کو تو پریشان ہو کر رہ گیا کہ اچانک ایسا کیا ہو گیا ہے کہ عدن کی حالت غیر ہو رہی ہے۔

"اپنے کچھ بندے لے کر جلدی جلدی ہوسپیٹل پہنچو ایک منٹ سے پہلے۔۔۔کچھ لوگ ہاسپٹل میں گھسے ہوئے ہیں۔۔۔جلدی کرو"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"جب سے تمہیں دیکھا ہے میں پاگل ہو رہا ہوں۔۔۔۔اور یہ پاگل پن رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے"۔وہ یہ کہتے ہوئے اس کے قریب آیا تو مستجاب ٹیبل کے دوسری سائیڈ پر ہو گئی۔جس پر اس کا بے ہنگم قہقہہ گونجا۔

"تم مکرم ہو ناں۔۔۔۔گھٹیا انسان میرے قریب بھی آنے کی کوشش مت کرنا"۔وہ غصے اور غم کی زیادتی سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔

"واہ کیا بات ہے تم تو پہچان گئی ہو۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا۔

"میری جان آج میں پورے انتظامات کر کے آیا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا۔

"عدن تمھیں نہیں چھوڑے گا"۔وہ چیختے ہوئے بولی۔

"وہ اپنے بزنس کی الجھنوں میں الجھا ہوا ہے میری جان۔۔۔آج اسلام آباد کے لیے روانہ ہو رہا ہے ناں۔۔۔۔جب تک وہ آئے گا۔۔۔۔تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کا دوپٹہ پکڑ کر کھینچا۔تو مستجاب نے چیخ مار کے کمرے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن مکرم اب اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔عدن نے شدت ضبط سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈرائیور جلدی گاڑی چلاؤ"۔عدن کو لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا دل پھٹ جائے گا۔وہ اس اضطرابی حالت میں کبھی ہاتھ اپنے سر پر ہاتھ مار رہا تھا اور کبھی سیٹ پر اپنا سر مار رہا تھا۔

اس نے ایک دفعہ پھر حسام کا فون ملایا۔

"ایک منٹ میں ادھر پہنچو اگر میری بیوی کی عزت پر آنچ آئی تو میں سب کچھ جلا کر بھسم کر دوں گا"۔عدن چیختے ہوئے بولا تو ذیشان کو سب سمجھ آگئی۔

"سر اپنے آپ کو ریلیکس رکھیں۔۔۔آپ کے پاس پسٹل ہیں ناں"۔وہ عدن کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔تو ایک دم عدن کو خیال آیا۔

"گاڑی کی اگلی سائیڈ پر رکھا ہے ذیشان جلدی نکالو"۔اس نے یہ کہا تو ذیشان نے ادھر سے پسٹل نکالا۔عدن نے لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ذیشان نے اسے وہ پسٹل نہ دیا۔

"سر پہلے اپنے آپ کو ریلیکس کریں اس طرح تو آپ اپنا ہی کوئی نقصان کر بیٹھیں گے"۔ذیشان اس کی غیر ہوتی حالت دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں اپنے آپ کو کیسے ریلیکس رکھوں۔۔۔وہ میری بیوی کی عزت پامال کرنے کے لئے اس کے کمرے میں موجود ہے۔۔۔کیسے رکھوں"۔وہ ایک دم چیختے ہوئے بولا۔زندگی میں اس نے کبھی اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ خود کو اس وقت کر رہا تھا۔آنکھوں سے کئی آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہو گئے تھے۔

عدن نے متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او کو بھی فون کر دیا تھا۔اور اسے بولا تھا کہ وہ بھاری نفری لے کر وہاں پر پہنچے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم تو بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔ایسے جیسے بنانے والے نے تمہیں تراش کر بنایا ہے۔۔۔کوئی تمہیں دیکھ کر خود پر کیسے قابو رکھ سکتا ہے"۔وہ مستجاب کے سراپے پر اپنی گندی نظریں ٹکاتے ہوئے بولا۔مستجاب نے اتنی زور سے اس کے بازو پر دانت سے کاٹا کہ ایک لمحے کو اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور وہ بلبلا اٹھا۔یہی موقع اس نے غنیمت جانا اور کمرے سے باہر نکلنے لگی لیکن اس کا ایک بازو ابھی تک مکرم کے ہاتھ میں تھا۔اسے زور سے کھینچنے پر اس کی ایک آستین پھٹ گئی تھی۔

"خدا کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔۔۔پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"۔وہ ایکدم روتے ہوئے بے بسی سے بولی۔عدن کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔

وہ بے ساختہ اپنے پروردگار کو پکارنے لگ گیا۔

"یااللہ میری عزت کی حفاظت فرما۔۔۔ڈرائیور جلدی گاڑی چلاؤ۔۔۔آج یہ تیس منٹ کا سفر اسے صدیوں پر محیط لگ رہا تھا۔وہ خدا کو پکارتے ہوئے گڑگڑا رہا تھا۔

"سب کچھ ہی تو بگاڑ کر رکھ دیا ہے جب سے تمہیں دیکھا ہے کوئی چہرہ دل کو بھاتا ہی نہیں ہے۔۔۔دیکھو تم آرام سے مان جاؤ میں تمہیں ابھی کچھ بھی نہیں کہوں گا۔۔۔میرے ساتھ چلو۔۔۔اپنے ہسبینڈ سے طلاق لے لو میں تم سے شادی کر لوں گا"۔مکرم اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ایک دم سے مستجاب کے ذہن نے کام کرنا شروع کیا۔بے ساختہ اس نے کیمرے کی سائیڈ پر دیکھا۔عدن جس کا دھیان موبائل پر ہی تھا۔اس کی آنکھوں کی پکار کو سمجھ گیا تھا۔

"پلیز عدن آجاؤ"۔اس نے یہ کہا تو مکرم نے کیمرہ دیکھنے پر اسے دیکھا پھر اسے سمجھنے میں ایک لمحہ لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو یہ کیمرہ لگوایا ہوا ہے واؤ۔۔۔میں کتنا پاگل ہوں میرا دھیان تو اس طرف گیا ہی نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے زور سے کیمرے پر اپنا مکہ مارا۔جس سے کیمرہ ٹوٹ گیا اور عدن کی سکرین بلینک ہو گئی۔جس پر وہ زور سے چیخا تھا۔

"وہ مستجاب کے قریب آیا تو اس نے پاس پڑی انجیکشن کی سوئی پورے زور سے اس کے بازو میں کھبو دی۔ سوئی پوری اس کے بازو کے اندر چلی گئی تھی۔وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

"یہ سوئی نکالو مجھے درد ہو رہی ہے"۔

"پہلے مجھے چھوڑو۔۔۔اب میرے قریب آنے کی بھی کوشش مت کرنا"۔مستجاب میں ایک دم سے ہمت آ گئی تھی۔

"یہ سوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مستجاب۔۔۔چاہوں تو ابھی میں تمہیں گولی مار سکتا ہوں لیکن میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔۔۔پل پل سوچا ہے تمہیں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے خود ہی سوئی اپنے بازو سے باہر نکال دی۔اور مستجاب نے یہ موقع غنیمت جانا کمرے سے باہر کی طرف دوڑ لگا دی لیکن باہر کے مناظر دیکھ کر وہ بھونچکا کر رہ گئی تھی۔کیونکہ مکرم کے ساتھ آئے تمام آدمیوں نے پورا ہسپتال یرغمال بنایا ہوا تھا۔

"اگر ان سب کی زندگی چاہتی ہو تو میرے ساتھ چلو۔۔۔سنا ہے بہت رحم دل ہو۔۔۔اتنے سارے لوگ تمہاری وجہ سے جان سے جائیں۔۔۔یہ تمہیں گوارا نہیں ہو گا"۔وہ مستجاب کو گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مکرم اپنے بندوں کو پیچھے ہٹاؤ نہیں تو بھون کر رکھ دوں گا"۔اندر آتے ہوئے حسام کی آواز نے مکرم کو بوکھلا کر رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے اس لڑکی کو میرے ساتھ جانے دو"۔اس نے اب پینترا بدلا تھا۔

"یہ لڑکی ہمارے گھر کی عزت ہے۔۔۔آج ادھر لاشیں گریں گی"۔حسام نے یہ کہہ کر اپنی گن سے اس کے ایک آدمی کی ٹانگ پر گولی ماری۔

"یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے حسام"۔یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو اپنی گرفت میں لیا اور اس کی کنپٹی پر پسٹل رکھ دی۔

"اگر اب تم نے فائر کیا تو اس کی کھوپڑی اڑا دوں گا۔۔۔پیچھے ہٹو ہمیں جانے دو"۔یہ کہتے ہوئے وہ مستجاب کو لے کر آہستہ آہستہ باہر کے دروازے کی جانب بڑھا۔

دروازے تک پہنچتے ہوئے اس نے اپنا رخ بدلا۔اب اس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔پیچھے سے آتے ہوئے عدن نے اس کی ٹانگ پر نشانہ لیا۔جس سے وہ لڑکھڑیا تھا۔اس کی گرفت تھوڑی سی ڈھیلی ہوئی تو مستجاب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اسے لگا جیسے وہ دوبارہ جی اٹھی ہو۔وہ بے ساختہ عدن کی طرف بھاگی۔اور اس کے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"تھوڑی دیر تک وہ اسے تسلی دیتا رہا۔پھر اس کی حالت پر غور کیا۔تو اپنا کوٹ اتار کر اس کے اوپر دیا۔

"گھبراتے نہیں ہیں تم بہت بریو ہو"۔اس نے مستجاب کو ایک سائیڈ پر کیا اور آنکھوں میں شعلے لیے مکرم کی طرف بڑھا۔وہ جو ٹانگ پر گولی کھانے سے بیٹھ کر تڑپ رہا تھا۔

"ان گندے ہاتھوں سے چھوا ہے ناں میری بیوی کو"۔وہ ایک دم چیختے ہوئے بولا تو حسام آگے بڑھ کر اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن ہم اسے سنبھال لیں گے تم مستجاب کو لے کر گھر جاؤ"۔

اس کے آدمیوں نے بھی اپنی گن ان سب پر تان لیں۔اتنی دیر میں پولیس بھی پہنچ گئی تھی۔

"اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو یہاں سے نکلو۔۔۔ابھی میں بڑا لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔دو منٹ سے پہلے باہر نہ نکلے تو بھون کر رکھ دوں گا"۔حسام گرجدار آواز میں بولا۔

"سب اپنے اپنے ہتھیار پھینک دو"۔ایسا ایچ او کی آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا تو پولیس کی بھاری نفری وہاں پر موجود تھی

"عدن صاحب آپ کے گھر جائیں ہم اسے دیکھ لیتے ہیں"۔

ایس ایچ او نے عدن کے تیور بھانپتے ہوے کہا۔

"ایسے کیسے جا سکتا ہوں میں گھر۔۔۔میں اسے ماروں گا نہیں۔۔۔لیکن زندگی اس کے لیے اذیت ناک بنا دوں گا۔۔۔اب یہ کسی لڑکی کی طرف دیکھنے سے پہلے بھی سو دفعہ سوچے گا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے مکرم کے ایک ہاتھ پر فائر کیا۔

"پلیز آپ جائیں۔۔۔!آپ قانون کو اپنے ہاتھ میں کیوں لے رہے ہیں"۔ایس ایچ او مسلسل عدن سے کہہ رہا تھا۔

"آپ کا قانون وقت پر اقدامات اٹھائے تو ایسی نوبت ہی نہ آئے۔۔۔اس نے میری بیوی کو ان ہاتھوں سے چھوا ہے۔۔۔یہ ہاتھ میں کیسے سلامت رہنے دے سکتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ مکرم کی طرف بڑھا۔

"ان ہاتھوں سے چھوا ہے ناں تم نے"۔وہ ہذیانی انداز میں آگے بڑھا اور اس کے دوسرے ہاتھ پر بھی فائر کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن بس کرو پلیز۔۔۔مستجاب کو جا کر سنبھالو"۔حسام نے چیخ کر کہا تو وہ مستجاب کی جانب متوجہ ہوا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔

"دل تو کر رہا ہے ساری کی ساری گولیاں تمہارے حلق میں اتار دوں۔۔۔لیکن جب تک زندہ رہو گے تمہیں یاد رہے گا کہ تم نے کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی"۔وہ غصے سے پسٹل پھینک کر مستجاب کی جانب بڑھا۔جو بالکل گرنے کے قریب تھی۔عدن جب اس کے قریب گیا تو وہ اس کی باہوں میں جھول گئی۔

وہ اس کو اٹھا کر روم میں لے گیا۔

"ڈاکٹر فروا پلیز اس کو چیک کریں"۔وہ چیختے ہوئے بولا۔

ڈاکٹر فروا بھی صدمے سے گنگ تھی ایک دم سے آگے بڑھی۔

عدن نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اسے بیڈ پر لٹایا

۔ڈاکٹر فروانے کانپتے ہاتھوں سے اسے چیک کیا۔کیونکہ وہ ابھی تک ڈری ہوئی تھی۔

"سر صدمے کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہیں۔۔۔تھوڑی دیر تک انہیں ہوش آ جاتا ہے"۔ڈاکٹر فروانے یہ کہا۔عدن نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔جو صرف دادا کے مرنے پر رویا تھا۔وہ مستجاب کو اپنے آپ میں بھینچ کر بے آواز روئے جا رہا تھا۔اس کے آنسو مستجاب کے چہرے پر گرے۔ایک دم سے اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

"آج تم آفس نہیں جاؤ گی جائشہ"۔مہر النساء ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولی۔تو جائشہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگ گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

"لیکن مما کیوں۔۔؟"

"تم ذرا میرے ساتھ مارکیٹ چل رہی ہو۔۔۔۔تم رضا بخاری کی بیوی ہو اپنے پہننے اوڑھنے کا سٹینڈرڈ ذرا ہائی کرو۔۔۔آج سارا دن تمہاری کلاس ہو گی"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو اس نے مدد طلب نظروں سے رضا بخاری کو دیکھا جو اپنے دھیان ایسے ناشتہ کر رہا تھا۔جیسے ناشتہ کرنے کے علاوہ کوئی ضروری کام ہی نہ ہو۔

"اس کی طرف کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔میں اس کی بھی بات نہیں ماننے والی۔۔۔اگر جانا ہے تو بارہ بجے تک آ جانا۔۔بس اتنی میں تمہیں رعایت دے سکتی ہوں"۔وہ بات تو جائشہ سے کر رہی تھی لیکن ان کی نظر رضا بخاری پر تھی۔

"مما میں نے کومل کو آج آفس لے کر جانا ہے"۔وہ جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولی۔

"سارے کام ہوتے رہیں گے بیٹا۔۔۔کومل کو بھی ساتھ لے کے چلتے ہیں بڑی شریف بچی ہے اس کو بھی شاپنگ کروا دیتے ہیں"۔مہرالنساء نے اس کے سارے بہانے رد کر دیے تھے۔

"ٹھیک ہے مما میں چلتا ہوں"۔وہ ایک نظر جائشہ پر ڈال کر مما سے خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گیا۔

"پاگل لڑکی آج چلو میرے ساتھ پارلر تمہارا تو میں کچھ کرواتی ہوں۔۔۔رانیہ کی تصویریں دیکھی ہیں وہ کتنا اپنے آپ کو ٹپ ٹاپ کر کے رکھتی تھی۔۔۔رضا کو اگر اپنی طرف مائل کرنا ہے تو اپنے آپ کو گروم کرو"۔وہ

Posted On Kitab Nagri

اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔رضا کا موبائل ٹیبل پر ہی رہ گیا تھا اس لئے وہ موبائل لینے آیا تو اپنی ماں کی ساری بات وہ ساری باتیں سن چکا تھا۔وہ اپنا موبائل اٹھا کر چلا گیا۔

"شاید آپ کی بات سن لی ہے انہوں نے"۔جائشہ اب مہرالنساء کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑا سا مسکرائی تھی۔

"سنتا ہے تو سنے میں نے کونسی غلط بات کی ہے۔۔۔جائشہ پتہ نہیں کیوں مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ وہ تمہیں زبردستی اگنور کر رہا ہے"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔تو وہ ان کے زبردستی اگنور پر غور کرتے رہ گئی۔

ادھر رضا بخاری اپنی گاڑی میں بیٹھا خود سے ہی نبرد آزما تھا۔اب وہ اپنی ماں کو کیا بتاتا وہ تو اپنی سادگی سے ہی اس کے دل میں جگہ بنا چکی ہے۔وہ چاہ کر بھی اسے اپنے دل سے رد نہیں کر پا رہا۔

★*******★*********★

مستجاب نے آنکھیں کھولیں۔جب خود کو عدن کی گرفت میں پایا۔

"عدن وہ مکرم مجھ مجھ۔۔۔"یہ سب کہتے ہوئے اس کے حلق میں ایک پھندا سا اتر گیا تھا۔اور آنسوؤں کا ایک ریلا اس کی آنکھوں سے بہہ نکلا۔

"کچھ نہیں ہوا میری جان میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔یو آر آ بریو گرل"۔یہ سب کہتے ہوئے مستجاب کی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو کو اس نے ہونٹوں سے چنا تھا۔

"ڈاکٹر فرواہ تھوڑا سا پانی لے کر آئیں"۔ڈاکٹر فروا ابھی تک اس واقعے کی دہشت میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر شرجیل تو آج چھٹی پر تھا۔عدن کے کہنے پر اس نے بوتل سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اور عدن کو پکڑا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

عدن نے پانی کی مستجاب کے ہونٹوں سے لگایا۔تو اس نے آدھا گلاس پانی کا پیا۔باقی جو پانی بچا وہ عدن نے خود پی لیا۔

"گھر چلیں"۔وہ اب اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگا تھا لیکن مستجاب نے اس کی شرٹ کو زور سے پکڑ لیا۔تو وہ ادھر ہی بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر فرواہ مستجاب کا دوپٹہ لے کر آئیں"۔یہ سب کہتے ہوئے اس کا لہجہ رندھ گیا تھا۔بے اختیار اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ڈاکٹر فروا اس کا دوپٹہ لے کر آئی تو اس نے بہت اچھے سے اس کے سر کے اوپر دیا۔جدھر سے اس کی آستین پھٹی تھی ادھر ناخنوں کے نشان موجود تھے۔عدن کی کن پٹیاں سلگ اٹھیں تھیں۔اس نے اذیت سے ایک دم سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

ڈاکٹر فروا مستجاب کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے آپ پلیز ہمارے ساتھ چلیں"۔

وہ اسے سہارا دیے ہی باہر لے آیا تھا۔اس کا سیکریٹری ذیشان ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔

"ذیشان تم ادھر ہی بیٹھو ڈرائیور ہمیں چھوڑ کر آتا ہے تو پھر تم آفس جا کر دیکھو"۔یہ کہہ کر وہ گاڑی میں آبیٹھا۔

مستجاب ڈری سہمی اس کے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔ڈاکٹر فروا بھی ان کے ساتھ حویلی آگئی تھی۔

"تسلیم بیگم تو اس کی حالت دیکھ کر دق سے رہ گئی تھی۔

"کیا ہوا میری بچی کو۔۔۔مستجاب کچھ بولتی کیوں نہیں"۔تسلیم صدمے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"آنٹی پلیز اس کی پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں آپ کو سب کچھ بتاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ مستجاب کے پاس سے اٹھنے لگا تو مستجاب نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر دی۔ وہ اب بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے اشارے سے ڈاکٹر فروا کو اپنے پاس بلایا۔

"ڈاکٹر فروا پلیز اسے کوئی ایسا انجکشن لگائیں کہ یہ کچھ دیر پر سکون ہو کر سو جائے"۔ عدن نے یہ کہا تو مستجاب نے نہ میں سر ہلا دیا۔

لیکن عدن نے ڈاکٹر فروا کو اشارہ کر دیا تھا اس لیے وہ انجکشن بھرنے لگ گئی۔ جو کہ وہ اپنے ساتھ ہی لے آئی تھی۔ انجیکشن لگنے کے تھوڑی دیر بعد مستجاب غنودگی میں چلی گئی۔ تو وہ اسے لٹا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟" تسلیم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی کیونکہ بیٹی کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ پھر عدن نے نے ساری بات تسلیم کو بتائی تو وہ زار و قطار رونے لگ گئی۔

"اس کو کہا بھی تھا کہ پاکستان نہیں جاتے۔۔۔ لیکن یہ لڑکی میری بات کہاں سنتی ہے۔۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں مر جاؤں گی عدن"۔ وہ روتے ہوئے بولی تو عدن تسلیم بیگم کو بھی تسلی دینے لگ گیا۔

"آنٹی میرے ہوتے ہوئے مستجاب کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ پلیز آپ پریشان نہ ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے اس کی نظریں ڈاکٹر فروا پر گئی۔

"ڈاکٹر فروا آپ دوسرے کمرے میں آرام کر لیں جا کر۔۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں میں ہاسپٹل ہی سکیورٹی مزید سخت کر دیتا ہوں"۔ وہ ڈاکٹر فروا کو دیکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولا کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ بھی ڈری ہوئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے جب سے ہماری زندگیوں میں آئی ہے ہمارا تو جینا ہی حرام ہو کر رہ گیا ہے۔۔۔عدن اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کہاں سے تمہیں لاتی"۔راشدہ بیگم اپنی عادت کے مطابق شروع ہو چکی تھی۔وہ آگے بڑھ کر عدن کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔

"امی کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔پلیز آپ اس طرح کی باتیں مت کیا کریں"۔وہ پہلے ہی پریشان بیٹھا تھا ماں کے واویلے پر سیخ پا ہو گیا۔

"میں کیسی باتیں کرتی ہوں۔۔۔اگر آج اس لڑکی کے پیچھے تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔"۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے آپ کے سامنے زندہ سلامت موجود ہوں۔۔۔ہاں اگر آج اس لڑکی کو کچھ ہو جاتا۔۔۔تب میں زندہ نہ رہتا"۔وہ جھنجھلا کر بولا تھا کیونکہ زندگی میں آنے والی مشکلات پر وہ اتنا پریشان نہیں ہوا تھا جتنا آج کے دن کچھ گھنٹے کی پریشانی میں ہوا تھا۔

"پلیز آپ جا کر آرام کریں۔۔۔مستجاب کو اب کافی دیر بعد ہوش آئے گا"۔یہ کہہ کر وہ الماری کی طرف بڑھا اور اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔

"اچھی بھلی دونوں ماں بیٹی چلی گئی تھیں"۔راشدہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔اور تسلیم بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن اب اسے آرام کہاں تھا۔

★*****★*********★

مہرالنساء بیگم نے اسے ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔اور اسے پارلر لے کر گئی جہاں پر اس نے اس کا سارا ٹریٹمنٹ کروایا۔وہ نہ نہ ہی کرتی رہ گئی لیکن اس کی ایک نہ چلی۔اس کے بالوں کی بھی کٹنگ کروائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کومل کو بھی اپنے ساتھ لے گئی تھی اور اسے بھی ڈھیر ساری شاپنگ کروائی تھی۔ کومل کو اپنی قسمت پر حیران تھی کہ وہ کتنے اچھے لوگوں میں آگئی ہے۔

رضا بخاری کا دو دفعہ فون آچکا تھا کہ وہ آفس آئے لیکن مہرالنساء نے سے بول دیا کہ آج کے دن وہ آفس کا کام سنبھالے۔ اب زیادہ تر آفس کا کام جائشہ ہی سنبھالتی تھی۔ اس لیے رضا بخاری جھنجھلایا ہوا تھا۔

چار پانچ گھنٹے بعد وہ گھر آئی تھی۔ حنان بھی سکول سے آچکا تھا۔ اور آج جائشہ کو گھر دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا۔

"ماما اب میں آفس جاؤں"۔ وہ اس نے مہرالنساء کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔

"تم پاگل ہو جو آفس جاؤ گی آج اسے سنبھالنے دو آفس کا کام۔۔۔ تھوڑی دیر ریسٹ کرو جب رات کو آتا ہے تو اسے سرپرائز دینا"۔ وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ماما وہ پریشان ہو رہے ہوں گے"۔ وہ انہیں قائل کرنا چاہتی تھی۔

"ہونے دو ہو سکتا ہے جب تمہیں دیکھے تو ساری پریشانی دور ہو جائے"۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی کیونکہ جائشہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کی کٹنگ سے تو اس کی لک ہی چینج ہو گئی تھی۔

"اب میں تمہیں ایسے سر منہ جاڑ نہ دیکھوں۔۔۔ تمہارا اگلا کان ہاتھ مجھے خالی نظر نہیں آنے چاہیے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں گئی اور دو خوبصورت کنگن اسے لا کر پہنا دیئے۔ احساس تشکر سے جائشہ کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

"آپ بہت اچھی ہیں ماما"۔ وہ ان کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں بری بھی بن سکتی ہوں۔۔۔۔ جا کر کانوں میں اور گلے میں کچھ پہنو۔۔۔ غضب خدا کا ایسے لگتا ہے کہ جیسے تمہاری شادی ہوئی ہی نہیں ہے"۔ وہ پھر شروع ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب ڈانٹنا تو بند کریں میں پہن لیتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔آئینے میں اپنی شکل دیکھی تو کچھ سوچ کر مسکرا دی۔اسی وقت اس کا فون بجا۔نمبر دیکھ کر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

"آفس کیوں نہیں آرہی تم"۔اس کے کانوں میں رضا کی غصے سے بھری آواز ابھری۔

"میں تو آنے لگی تھی لیکن آپ کی مما نے ہی مجھے روک دیا۔۔اب مجھے بلوانے کے لیے اپنی مما سے رابطہ کریں۔۔شکریہ"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو رضا کتنی ہی دیر تک فون کو گھورتا رہا۔اور ادھر جائشہ بے اختیار ہنسنے لگ گئی۔

★*******★*********★

میر ارسلان کب سے روحی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن رات کے دس بج گئے تھے اور روحی کے آنے کا نام و نشان تک نہ تھا۔اس نے کتنی ہی دفعہ اسے فون کیا لیکن اس نے کاٹ دیا۔وہ غصے سے گھر کے لاؤنج میں چکر کاٹنے لگ گیا۔تھوڑی دیر بعد گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔تو روحی لڑکھڑاتی ہوئی گاڑی سے نکلی۔

"کہاں گئی تھی تم"۔وہ روحی کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولا۔

"تم مجھے بتا کر جاتے ہو جو میں تمہیں بتاؤں"۔یہ کہتے ہوئے وہ میر اسلان کے کندھے سے لٹک گئی۔میر ارسلان کو سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ ڈرنک کر کے آئی ہے۔

"روحی تم نے شراب پی ہے"۔وہ اسے کندھوں سے پکڑتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں نے پی ہے۔۔۔مجھ سے نہیں جایا جا رہا پلیز مجھے اٹھا کر کمرے میں لے جاؤ"۔وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔تو میر ارسلان نے غصے سے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا۔اور کمرے میں لا کر بیڈ پر پٹخ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"دل تو کر رہا ہے تمہارا اگلا دبا دوں"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔میر ارسلان کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی۔کیونکہ روحی نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا جو اسے ڈھکنے میں ناکام تھا۔

"میرا اگلا کیوں دباؤ گے پہلے اپنا دباؤ۔۔۔تم بھی تو پیتے ہو۔۔اور دوسری لڑکیوں کے ساتھ ڈانس بھی کرتے ہو"۔وہ بھی ہذیانی انداز میں بول کر کمرے کی چیزیں ادھر ادھر پٹخنے لگی۔میر ارسلان نے خود کو ریلکس کرنے کے لیے زور سے آنکھیں بند کیں اور گہرے گہرے سانس خارج کرنے لگ گیا۔پھر ایک دم سے وہ روحی کی طرف بڑھا۔اور اسے لاکر بیڈ پر آرام سے لٹایا۔تو روحی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں ارسلان لیکن تم مجھ سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے"۔یہ کہتے ہوئے وہ رو دی۔تو میر ارسلان اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔اس کی حالت دیکھ کر میر ارسلان کے دل کو کچھ ہونے لگ گیا تھا۔

"اچھا چلو اب تم سو جاؤ صبح بات کریں گے"۔وہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا۔

"تم مجھے سلاؤ ناں"۔وہ لاڈ سے بولی۔تو وہ اسے بچوں کی طرح اپنے ساتھ لگا کر سلانے لگ گیا۔

ہائے رے محبت۔۔اس کے پہلو میں اس کی خوبصورت بیوی تھی۔لیکن دل اور دماغ جائشہ کی طرف چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★*******★********★

رات ایک بجے کے قریب مستجاب کو ہوش آئی تو اس نے خود کو عدن کی گرفت میں پایا۔ایک دم سے دن کے سارے واقعات اس کے ذہن میں گھومنے لگ گئے۔تو وہ بے اختیار رو دی۔اس کے آنسو عدن کے سینے پر گر رہے تھے۔وہ جو ابھی ابھی سویا تھا اس کی سسکیوں کی آواز سے عدن کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"مستجاب کیوں رو رہی ہو"۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر آج کچھ ہو جاتا تو کیا تم ایسے ہی مجھ سے بی ہیو کرتے"۔اس نے سر اٹھا کر عدن کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔ایسا نہیں ہوا اگر ہو بھی جاتا۔۔۔تو عدن نے تمہاری روح سے محبت کی ہے۔۔۔ جسم سے نہیں"۔وہ اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔اور کتنی دیر تک اسے تسلیاں دیتا رہا۔

"بھوک لگی ہے"۔عدن کو بھی بھوک لگ رہی تھی کیونکہ پریشانی میں اس نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا۔اور مستجاب نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

"نہیں مجھے کچھ بھی نہیں کھانا"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"لیکن مجھے تو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔اور آج میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا"۔یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگا لیکن مستجاب نے سختی سے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"یار میں بس آنے لگا ہوں۔۔۔اچھا چلو تم بھی میرے ساتھ۔۔۔!کچن میں چلتے ہیں"۔اس نے یہ کہا تو وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیکن جب اپنے حلیے پہ غور کیا تو اس نے عدن کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"یہ مجھے کس نے پہنائی ہے۔۔؟"

"آئی ایم سوری مسز لیکن یہ بھی کرنا ضروری تھا۔۔۔مجھے اس شرٹ سے وحشت ہو رہی تھی۔۔۔اس لیے بدل دی"۔عدن اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ شرم سے اپنی جگہ پر گڑبڑا کر رہ گئی۔

"عنقریب تمہاری ساری شرم ختم کر دوں گا"۔یہ کہہ کر وہ اسے ساتھ لئے کچن میں آ گیا۔فریج میں سالن تو پڑا تھا لیکن روٹیاں نہیں تھی۔اس نے اپنی آستینیں فولڈ کیں۔اور روٹیاں بنانے لگ گیا۔

"پیچھے ہٹو میں بناتی ہوں"۔مستجاب نے یہ کہا تو اس نے بازوؤں سے پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بیٹھو آج میرے ہاتھوں کی بھی روٹی کھا کر دیکھو۔۔۔ لیکن جیسی بھی پکائی چپ کر کے کھا لینا"۔ وہ ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کرتا جاتا اور تین روٹیاں بنا لیں۔ پھر سالن گرم کر کے کمرے میں ہی کھانا لے آیا۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے اسے کھلایا۔ اتنی محبت پر مستجاب کی آنکھیں چھلک پڑیں۔

"ایک تو آج مجھے لگتا ہے کہ رو رو کر دریا ہی بہا دو گی۔۔۔ پلیز یار چپ کر جاؤ تمہارے رونے سے مجھے ٹینشن ہوتی ہے"۔ عدن اب اس کے رونے سے جھنجھلا گیا تھا۔

"آئی ایم سوری اب نہیں روتی"۔ یہ کہہ کر وہ جلدی جلدی آنسو صاف کرنے لگی۔ تو وہ اسے دیکھ کر نرمی سے مسکرانے لگا۔ کھانا کھا کر وہ وضو کر کے خدا کے حضور کھڑا ہو گیا تھا۔ تاکہ اپنی عزت بچ جانے پر اس کا شکر ادا کر سکے۔

★******★********★

رضا بخاری کافی دیر گئے رات کو لوٹا تھا۔ کیونکہ جائشہ تو آج آفس گئی نہیں تھی۔ اس لئے سارا کام اسی کے سر تھا آج ہفتہ تھا اور اسلیے جائشہ کا پروگرام بھی نہیں آنا تھا۔

"رضا یہ کوئی ٹائم ہے گھر آنے کا۔۔۔ حنان تمہارا انتظار کر کر کے تھک کے سو گیا ہے۔۔۔ اور ایک عدد بیوی بھی ہے تمہاری جو تمہاری راہ دیکھتی ہے"۔ وہ آتے ہی رضا پر چڑھ دوڑی تھی۔

"تو بیوی کو گھر پر روکنا نہیں تھا ناں۔۔۔ اس کو گھر پر روک لیا اور سارا کام آج مجھے کرنا پڑا"۔ رضا بخاری تھوڑا تپے ہوئے انداز میں بولا۔ تو مہر النساء کی ہنسی نکل گئی۔

"مانتے ہو ناں جائشہ کے بغیر ہے تمہارا گزارا نہیں ہے"۔ وہ اس کی بات سن کر کافی خوش ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا گزارا تو ہو جاتا ہے البتہ آفس کا گزارا ہونا اب مشکل ہے۔۔۔۔اچھا میں ذرا فریش ہو جاؤں۔۔۔آپ کھانا لگوائیں"۔یہ کہہ کر وہ ماں کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اتنے میں جائشہ سیڑھیاں اترتی ہوئی اسے دکھائی دی تو وہ ایک لمحے کے لیے تو اپنی آنکھیں جھپکنا بھول گیا۔گرے کلر کا خوبصورت سوٹ پہنے ہیئر کٹ بالوں میں تھوڑی سی جیولری کے ساتھ اور ہلکے سے میک اپ میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔مہر النساء نے بے ساختہ خود کو داد دے ڈالی۔اور طیبہ پیچھے کھڑی ہو کر اپنی ہنسی ضبط کرنے میں لگی ہوئی تھی۔لیکن

اپنی ماں اور طیبہ کی دبی دبی ہنسی محسوس کرتے ہوئے رضا نے اپنی نگاہیں ہٹا لیں تھیں۔وہ قدم اٹھاتے ہوئے رضا کے بالکل قریب آ کر رکی۔

"اچھا تو آج ان سب فضولیات کے پیچھے آفس سے آف لی تھی"۔وہ اب کافی حد تک خود کو نارمل کر چکا تھا۔اپنی بے اختیاری کی کھسیاہٹ مٹانے کے لیے یہ سب کہہ ڈالا۔

"یہ فضولیات ہیں۔۔۔رضا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔بچی اتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔اور تم بجائے تعریف کرنے کے اس سب کو فضولیات کہہ رہے ہو"۔مہر النساء ایک دم سے تپ کر بولی تھی۔جائشہ اپنی ہنسی کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔وہ ایک قہر بھری نظر جائشہ پر ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہم نے تو اپنا کام کر دیا ہے اب اگلا کام تمہارا ہے۔۔۔سمجھ رہی ہو ناں میری بات۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے بہت کچھ دیکھا ہے میں نے۔۔۔۔کل سے نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔۔اب وہ بظاہر پتھر کب موم بنتا ہے۔۔۔۔یہ تمہارے اوپر ڈیپینڈ کرتا ہے"۔وہ جائشہ کو پیار سے دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

"اچھا چلو کھانا لگاؤ۔۔۔۔مجھے تو بڑی بھوک لگ رہی ہے رضا بھی فریش ہو کر آتا ہے تو پھر کھانا کھاتے ہیں"۔ مہر النساء طیبہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ اور جائشہ دونوں کھانا لگانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے واہ ماشااللہ ماشااللہ۔۔۔۔آج تو ہماری بھابھی کو نظر ہی لگ جائے گی"۔وہ سب کھانا کھارہے تھے جب ایک دم سے ہی جواد بخاری کی آمد ہوئی تو وہ بھی جائشہ کو دیکھ کر کافی خوش ہوا تھا۔جائشہ نے ایک دم سے سر پر دوپٹہ اوڑھا تھا۔

"مجھ سے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے بچے تم میری بیٹی جیسی ہو"۔جواد بخاری اس کی ہچکچاہٹ کم کرنے کو بولا۔

"اپنی بیگم کو کہیں گھمانے لے کر جاؤ یار۔۔۔ہر وقت بس کام کام۔۔۔۔!بندے کو تھوڑا انجوائے بھی کرنا چاہیے"۔جواد رضا کو دیکھتے ہوئے بولا تو رضا کو لگا کہ آج اس کا برا دن ہے۔

"جی بھائی۔۔۔آج تو کافی تھک گیا ہوں پھر کبھی سہی"۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکا جبکہ مہر النساء اور جائشہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگ گئی۔جبکہ رضا ساس اور بہو کی ملی بھگت کو محسوس کر رہا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کافی دیر ڈرائنگ روم میں بیٹھے رہے۔رضا بخاری کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کی فیملی مکمل ہو گئی ہے۔کتنے سالوں بعد وہ لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔بس اسے اپنے پاپا کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

سب سے پہلے رضا بخاری سونے کے لئے چلا گیا تو مہر النساء نے بھی جائشہ کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔تو وہ بھی اٹھ کر کمرے میں آگئی۔رضا بخاری آنکھوں پر بازو رکھ کے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔لیکن چھم سے جائشہ کا سراپا اس کی نظروں کے سامنے گھوم گیا۔اسی وقت جائشہ دروازہ کھول کر اندر آئی۔

"کیسا گزرا دن۔۔؟"وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"بہت اچھا گزرا ہے"۔وہ طنز آمیز انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا تو کافی اچھا گزرا ہے"۔وہ خاصے تپے ہوئے انداز میں بولا تو جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔جس پر رضا بخاری نے اسے بری طرح گھورا تھا۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم نے میرے اور اپنے ریلیشن کے بارے میں مما سے کافی کچھ ڈسکس کیا ہے"۔وہ اب اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں نے تو ان سے کچھ بھی ڈسکس نہیں کیا انہیں خود بخود ہی سب کچھ محسوس ہو گیا ہے"۔وہ نارمل سے انداز میں بولی۔

"کیوں انہیں کوئی خواب آیا ہے"۔

"آپ کے میرے ساتھ اس طرح خشک سے انداز سے انھوں نے محسوس کیا ہے"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"اس لئے آج انہوں نے سارا دن محنت لگا کے تمہیں بنا سنوار کر میرے سامنے پیش کیا ہے"۔وہ طنزیہ انداز میں بولا تو جائشہ کو اس انداز پر کافی دکھ ہوا تھا۔

"وہ آپ کی ماما ہے میرے لیے بھی قابل احترام ہیں۔۔وہ اتنے پیار سے مجھے اپنے ساتھ لے گئی تو میں انکار نہ کر سکی۔مجھے کیا پتا تھا کہ میرا اس طرح آپ کو بننا سنورنا برا لگتا ہے۔۔۔مما کے ادھر رہنے تک برداشت کر لیں۔۔۔بعد میں آپ کو پرانی جائشہ ہی ملے گی"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری اپنی بات پر خود ہی پشیمان ہو گیا۔

"آئی ایم سوری میرا مقصد تمہیں دکھ پہنچانا نہیں تھا"۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ تو پہلے ہی اس کا گھائل ہو چکا ہے۔اس طرح سج سنور کر وہ اسے بالکل پاگل بنا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا چلو سو جاؤ صبح جلدی جانا ہے کیونکہ آج میں سارا کام مکمل نہیں کروا سکا"۔ یہ کہہ کر وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔اور جائشہ اندر ہی اندر کڑھتی رہی۔

★******★*********★

میر اافتخار دلاور ملک کی ضمانت کی سر توڑ کوششیں کر رہا تھا لیکن کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی۔ حسام بھی اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا۔ایک عدن تھا جو اس معاملے میں چپ سادھے ہوئے تھا۔اس بات پر راشدہ بیگم کافی تلملا رہی تھی۔عدن نے ہاسپٹل کے ارد گرد سیکیورٹی کافی ٹائٹ کر دی تھی۔چوہدری اکرام کے دھمکی آمیز فون آرہے تھے کیونکہ اس کا اکلوتا بیٹا ہاسپٹل میں پڑا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ تقریباً ناکارہ ہو گئے تھے۔عدن نے ابھی ہوسپٹل جانے سے مستجاب کو سختی سے منع کیا ہوا تھا۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ تسلیم اس کے پاس آئی۔

"مستجاب میری بچی میری سانسیں تمہیں دیکھ کر چلتی ہیں۔۔۔چلو ہم واپس چلتے ہیں۔۔۔یہاں پر کوئی تحفظ نہیں ہے"۔وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"لیکن مما میں ایسے کیسے جاسکتی ہوں"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"کیوں نہیں جاسکتی اب تو تمہارے دادا بھی نہیں ہیں۔۔۔بے شک وہ بوڑھے تھے لیکن حویلی میں ان کا وجود ایک بہت بڑی ڈھارس تھا۔۔۔اب تو راشدہ بیگم بالکل آزاد ہو گئی ہے ہر وقت انگارے چباتی رہتی ہے۔۔۔ اور میں نہیں چاہتی کہ میری بیٹی اس ماحول میں رہے"۔وہ اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر بولی۔

"ماما عدن۔۔۔میں عدن کے بغیر نہیں رہ سکتی"۔یہ کہہ کر وہ ماں کے سینے سے لگ کر رونے لگ گئی۔تسلیم بیگم بے بسی سے ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میری بیٹی نہ اتنی کمزور تھی۔۔۔اور نہ اتنی عقل سے پیدل تھی جتنی ہوگئی ہے۔۔۔میری بچی میں تمہیں کیسے سمجھاؤں"۔وہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے بولی۔

"پلیز مما مجھے سمجھنے کی کوشش کریں"۔وہ منت بھرے انداز میں بولی۔تو تسلیم بیگم چپ کر گئی۔کیونکہ اس کی نظر میں اس وقت مستجاب کو سمجھانا فضول تھا۔کیونکہ اس وقت وہ بڑی جذباتی ہو رہی تھی۔

★*******★*********★

صبح جب روحی بیدار ہوئی تو میر ارسلان آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔اس نے ایک نظر اسے دیکھا۔تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

روحی اب تم کلب نہیں جاؤ گی"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں صبح صبح تم سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی ارسلان۔۔۔تم اپنے حال میں مست ہو تو مجھے بھی اپنے حال میں مست رہنے دو"۔وہ اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے بولی۔میر ارسلان چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"روحی اب تو میری بیوی ہو۔۔۔رات دیر تک نائٹ کلب میں رہنا اور شراب پینا یہ اچھی بیوی والے طور طریقے نہیں ہے"۔وہ اسے دیکھ کر بڑے ضبط سے بولا تھا۔

"اور تم نے جو اپنائے ہوئے ہیں وہ اچھے شوہر والے طور طریقے ہیں"۔وہ بھی دوبدو بولی۔

"بڑے دعوے کرتی تھی ناں تم مجھ سے محبت کے۔۔۔اب وہ محبت کہاں گئی۔۔۔جس سے محبت ہو اس کی ہر بات بھی مانی جاتی ہے"۔وہ بڑے آرام سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

" غلط بندے سے محبت کی ہے میں نے۔۔۔!اور اس کا بھاری خمیازہ بھی بھگتا ہے۔۔۔۔!تم نے میرا ریپ کیا تھا۔۔۔ہاں میرا ارسلان تم نے میرا ریپ ہی کیا ہے۔۔۔اگر تم مجھے پیار سے کچھ کہتے تو میں اپنا آپ بھی تم پر وار دیتی۔۔۔اب میرے معاملات میں انٹر فیئر کرنا بند کر دو۔۔۔۔جاؤ تم بھی جا کر عیاشی کرو۔۔۔میں تمہیں کبھی روکوں گی نہیں "۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی بے خوفی سے بولی۔

"تم ہوش میں تو ہو "۔وہ چلا کر بولا۔

یو آر آ ریپیسٹ "۔وہ بھی چیختے ہوئے بولی تو میر اارسلان نے کھینچ کر ایک تھپڑ اس کے گال پر دے مارا۔اور قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھ کر اپنا بیگ لے کر بغیر ناشتہ کئے آفس کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔

★******★*********★

جائشہ میں آئی تبدیلی کو تو سب نے ہی نوٹ کیا تھا۔اب اس کے ہاتھ خالی نہیں تھے۔خوبصورت سونے کے کنگن اس کی کلائی پر بچ رہے تھے۔ابھی بھی وہ اسکارف لیے ہی پورے آفس کا چکر کاٹ رہی تھی۔کچھ اینکرز چینل چھوڑ کر جا چکے تھے۔

وہ رضا بخاری کے کمرے میں آئی تو وہ کام میں الجھا بیٹھا تھا۔کیونکہ کیس ہونے کے بعد سے اس کی کئی بزنس ڈیلز کینسل ہوئی تھیں۔اس بات پر وہ کافی پریشان تھا۔

"کیا ہوا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟"جائشہ رضا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کئی بزنس ڈیلز کینسل ہوئی ہیں "۔وہ اپنے سامنے فائلز پھیلائے پر سوچ انداز میں بولا۔

"آپ تو جیل میں بھی حوصلہ نہیں ہارے تھے اب کیوں پریشان ہو رہے ہیں اللہ کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکالے گا"۔وہ اسے دیکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک کپ کافی کا چاہیے اور وہ بھی تمہارے ہاتھ کا"۔رضا اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اندر ہی اندر خوش ہوتے ہوئے اس کے لیے کافی بنانے چلی گئی۔اسی وقت جواد بخاری اس کے روم میں داخل ہوا۔

"علی اپنے قریبی لوگوں کو بلاؤ مجھے ان سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں"۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔تو رضا نے اپنے چینل کے کچھ پر اعتماد لوگوں کو بلایا۔

اتنے میں جائشہ کافی لے کر آگئی۔تو رضا نے وہ کافی جواد بخاری کے آگے رکھی اور اسے اور کافی بنانے کا بولا تو وہ چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

جواد بخاری نے باری باری سب سے پوچھ گچھ کی۔

"اعجاز ہمدانی صاحب جس دن یہ واقعہ ہوا اس وقت آپ کدھر تھے؟"وہ اب ہمدانی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"سر میں کوئی رپورٹ تیار کرنے دوسرے شہر گیا ہوا تھا"۔

"جدھر سے یہ منشیات کی چیزیں نکلیں ہیں۔۔۔اس الماری تک کس کس کی رسائی ہے"۔وہ اب رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"زیادہ تر تو ہم تینوں کا ہی ادھر کام ہوتا ہے۔۔۔یعنی میں جائشہ اور ہمدانی"۔رضا جائشہ کے ہاتھ سے کافی کا کپ پکڑتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے چلتا ہوں گھر پر ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ رضا کے روم سے باہر نکل گیا۔

★*****★*****★

عدن صبح آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔اور مستجاب نے ہوسپٹل جانے کی رٹ لگا رکھی تھی۔لیکن کچھ دنوں تک اس نے اسے ہوسپٹل جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اب سارا دن گھر میں بور ہوتی رہوں۔۔۔کمرے میں لیٹ کے میں تھک گئی ہوں باہر نکلوں تو آپ کی والدہ محترمہ ایسے دیکھتی ہیں کہ جیسے نظروں سے ہی کھا جائیں گی"۔وہ بیزار سے انداز میں بولی۔

"مستجاب میں نے کاغان جانے کا پروگرام بنایا ہے۔۔۔وہاں پر میرے دوست کا فلیٹ ہے کچھ دنوں تک ہم وہاں رہیں گے۔۔۔تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا"۔وہ اس کے پاس آکر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کب جا رہے ہیں"۔وہ ایک دم سے پر جوش ہوئی تھی۔

"ایک دو دن تک۔۔۔کچھ ضروری میٹنگز ہیں۔۔۔نہیں تو میں آج ہی تمہیں لے جاتا"۔وہ اس کے بالوں سے چھیڑ خانی کرتے ہوئے بولا۔

"اور یہ جانا کچھ اسپیشل ہو گا"۔وہ اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب۔۔؟"وہ اس کے لہجے اور آنکھوں سے کچھ چونکی تھی۔

"مطلب ادھر جا کر سمجھاؤں گا میری جان"۔وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اٹھ گیا تھا۔اور مستجاب کی تو سٹی ہی گم ہو گئی تھی۔اس کے چہرے پر کئی رنگ آئے تھے۔جو عدن کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکے۔

"کیسے وعدے کیسے عہد۔۔۔؟اس محبت نے حدوں کے پچھلے سارے عہد توڑ دیے ہیں۔۔اور میں اب اس رشتے کے ساتھ مزید کوئی ناانصافی نہیں کر سکتا"۔وہ ایک خوبصورت مسکراہٹ اس پر اچھالتا ہوا اپنا بیگ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اور اپنے پیچھے مستجاب کے لئے سوچوں کا ایک نیا جہان چھوڑ گیا تھا۔

★*****★*********★

رات کو رضا بخاری ایک انویلپ لے کر کمرے میں داخل ہوا تو جائشہ کو تجسس ہوا کہ اس میں کیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا ہے۔۔؟"

"تھوڑا سا صبر کرو دکھاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ کپڑے چینج کرنے کے لئے واش روم میں چلا گیا۔ جائشہ کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا۔

وہ آکر بیڈ پر دراز ہوا اور اسے بھی اپنے پاس بلایا۔ ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کہ اس نے جائشہ کو خود سے اپنے قریب بلایا ہو۔ وہ بیڈ پر آکر اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

"دیکھو جائشہ میں نے کبھی پہلے ایسا کام نہیں کیا۔۔۔ لیکن میں یہ سب کرنے پر اب مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔ تمہارے اغوا سے لے کر تمہیں بدنام کرنے کے پیچھے ملک دلاور میر افتخار کا زیادہ ہاتھ ہے۔ اس لیے اب میں نے بھی ان کی کمزوریوں کا پتہ لگوایا ہے۔۔۔ یہ تصویریں جب لیک ہوں گی تو ملک دلاور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا اور مجھے سو فیصد یقین ہے۔۔۔ یہ جو کیس میرے اوپر پڑا ہے۔۔۔ سب انہی کی بدولت ہے"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے انویلپ کھولا۔ اور اس اس میں سے کچھ تصویریں نکالیں تصویریں دیکھ کر جائشہ کا حیرت سے منہ کھل گیا۔ کیونکہ تصویروں میں ملک دلاور نیم برہنہ حالت میں ایک خوبصورت عورت کے ساتھ نا قابل اعتراض حالت میں موجود تھا۔

جائشہ نے ایک دم سے آنکھیں بند کر لیں۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"۔ وہ سخت لہجے میں بولی۔

"کیوں جنہوں نے ہمیں برباد کرنے کی کوشش کی ہے میں بھی انہیں برباد کر کے چھوڑوں گا۔۔۔ اور تم اس معاملے میں نہیں بولو گی"۔ رضا بخاری بھی ضدی انداز میں بولا۔

"میں نے کہا ناں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"۔ اب کے جائشہ بھی غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں تو بتانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔میں رکنے والا نہیں ہو جائشہ۔۔۔اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا نہیں کیا۔۔؟میں ایسا ضرور کروں گا تم مجھے کیوں روک رہی ہو"۔رضااب تیز لہجے میں بولا۔

"باپ ہے وہ میرا"۔جائشہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے رضا بخاری کو اپنی جگہ ایک لمحے کے لیے پتھر کا کر دیا تھا۔

"ہاں باپ ہے وہ میرا"۔کیا نہیں تھا اس کی آواز میں اتنے سالوں کے دکھ جو وہ خود سے بھی چھپائے پھرتی تھی۔وہ ایک بظاہر مضبوط نظر آنے والی لڑکی اندر سے کتنی ٹوٹی ہوئی تھی۔رضا بخاری ایک لمحے کو تو چکرا کر رہ گیا تھا۔

"جائشہ ملک دلاور تمہارا باپ ہے"۔رضا نے پھر بے یقینی کی حالت میں جائشہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"آپ کو یقین کیوں نہیں آرہا۔۔!یہ سب کہتے ہوئے اس کا لہجہ رندھ گیا تھا۔آنسوؤں کا ایک ریلا گلے میں پھندے کی صورت میں اٹک گیا تھا۔وہ ٹھیک طریقے سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔پھر اس نے اپنی آنکھوں سے اس سیلاب کو بہنے دیا۔رضا بخاری نے آگے بڑھ کر اس کے آنسو پونچھ ڈالے۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مجھے تمہاری اس بات سے تم سے ناراض ہونا چاہیے۔۔یا نہیں۔۔۔میری زندگی تمہارے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہے اور تم نے اتنے سچ مجھ سے چھپائے جائشہ۔۔۔اکیلی ہی اتنی تکلیفوں سے گزرتی رہی۔۔۔دیٹس ناٹ فئیر"۔رضا بخاری دکھ سے بولا تھا۔

"سر میں یہ سب آپ کو بتا کر تکلیف سے دوچار نہیں کرنا چاہتی تھی"۔وہ ایکدم وضاحت کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"شاید تم نے مجھے اعتماد کے قابل ہی نہیں سمجھا جائشہ۔۔۔ٹھیک ہے میں یہ تصویریں لیک نہیں کروں گا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔جائشہ کو لگا کہ وہ ناراض ہو گیا ہے۔اس کے رونے میں اور شدت آگئی تھی۔وہ جو کبھی نہیں روتی تھی لیکن رضا کی ذراسی بے توجہی آنسو خود بخود آنکھوں سے رواں ہو جاتے۔وہ بھی کہاں اسے تکلیف میں دیکھ سکتا تھا۔تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا تو وہ سسک رہی تھی۔اس کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

"جائشہ پلیز رونا بند کرو مجھے تکلیف ہو رہی ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا اور لائٹ آف کر دی۔

لیکن وہ کہاں چپ کرنے والی تھی۔رضا نے پھر لائٹ آن کی۔اور اس کے قریب آیا۔اس کے چہرے سے آنسو صاف کیے۔اس نے اپنی روئی ہوئی متورم آنکھوں سے رضا کو دیکھا۔رضا کے لئے یہ لمحہ بہت بھاری ثابت ہو رہا تھا۔ایک دم ہی وہ سے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔جس پر اس کے رونے میں مزید شدت آگئی۔اس کا پورا جسم ہی ہچکیوں کی زد میں تھا۔رضا کتنی دیر تک پیار سے اسے چپ کرواتا رہا۔اس کی شرٹ آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی۔

"کھل کر رولو جائشہ۔۔۔!یہ پہلی اور آخری دفعہ تم رو رہی ہو اس کے بعد میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں"۔وہ اس کی کمر سہلاتے ہوئے بولا۔کافی دیر بعد جب اس کے دل کا غبار ہلکا ہوا۔اس نے رضا کے سینے سے سر اٹھایا۔

"میری ساری شرٹ گیلی کر دی ہے"۔رضا ہلکے سے انداز میں مسکرا کر بولا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔میری وجہ سے ہمیشہ آپ کو تکلیفیں ہی ملیں ہیں"۔وہ اب شرمندہ نظر آرہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں ہر وقت غلط سوچتی رہتی ہو۔۔۔۔مجھے تمہاری ان باتوں پر سخت غصہ آتا ہے جائشہ۔۔۔۔میں جتنا مرضی جھٹلا لوں تم میری زندگی کا ایک اہم حصہ ہو۔۔۔۔تم میرے لیے بہت اہم ہو۔۔۔۔اور تمہارے دکھ تمہارے نہیں ہیں میرے ہیں"۔وہ اس کے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو"۔وہ اب اس کی اتنی قربت پر تھوڑی گھبرا کر پیچھے ہٹی لیکن رضا نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

"تم مجھ سے ہر بات شیئر کر سکتی ہو جائشہ"۔رضا کی آنکھوں میں واضح محبت کے دیے جل رہے تھے۔لیکن جائشہ ابھی اپنے ہی دکھ میں تھی وہ دیکھ نہ سکی۔لیکن اس کا اتنا اعتماد دینے پر دل ہی دل میں اس کی بہت مشکور ہوئی تھی۔

"ویسے یہ کنگن تمہاری کلائی پر بہت اچھے لگ رہے ہیں"۔رضا نے پہلی دفعہ خود سے اس کی تعریف کی تھی۔ جس پر ایک خوبصورت مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی۔

"ویسے یہ چینج تم میں دیکھ کر اچھا لگا"۔وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ نے پلکیں وا کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔جہاں پر آج اسے بالکل ہی انوکھے رنگ نظر آئے۔اب وہ اسے کیا بتاتا وہ تو پہلے ہی چانوں شانے چت ہو چکا تھا۔اس روپ میں اسے دیکھ کر تو دل بالکل ہی پاگل ہو رہا تھا۔

"تھینک یو"۔اس کے ہونٹوں سے بمشکل اتنا ہی نکل سکا۔

"چلو اب بتاؤ گی کچھ اپنے بارے میں تاکہ تمہارے دل کا بوجھ بالکل ہلکا ہو جائے"۔وہ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دباتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کے ذہن میں اپنی ماں سے سنے ہوئے ماضی کے واقعات گھومنے لگے۔جو کہ جائشہ کے اصرار کرنے پر اس کی ماں نے اسے بتائے تھے۔

★****""*★******★

Posted On Kitab Nagri

ماضی۔

وہ ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی۔ جس کی فردوس سے دوستی ہو جاتی ہے۔ وہ دونوں اردو ڈیپارٹمنٹ میں تھیں۔ یونیورسٹی میں ایک بہت بڑا فنکشن تھا۔ یونیورسٹی کا ایک لڑکا جس کا نام ملک علی حسن تھا اپنی وجاہت کی وجہ سے لڑکیوں کے حلقے میں بہت مشہور تھا۔ کتنی ہی لڑکیاں اس کی طرف بڑھتی تھیں لیکن وہ شریف نوجوان تھا۔ تسلیم ایک ماڈرن اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کے پیچھے بھی کتنے ہی لڑکے پڑے ہوئے تھے۔ لیکن وہ کسی پر ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتی تھی۔ علی حسن اور تسلیم فنکشن کے دوران ایک دوسرے کے پاس سے گزرے تو ایک دوسرے کو اگنور نہ کر سکے۔ دونوں بیک وقت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ علی حسن کا بڑا بھائی ملک دلاور بھی اپنی ٹھرکی طبیعت کی وجہ سے اس فنکشن میں آیا ہوا تھا۔ وہ اپنے بھائی کی طرح تو سرخ وسفید نہیں تھا۔ لیکن اس کی بھی کافی پرسنیلٹی تھی۔ اسی فنکشن میں تسلیم ایک نظر میں ہی اس کو بھا گئی تھی۔ اور وہ اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ تسلیم اور فردوس میں بہت اچھی دوستی ہو جاتی ہے۔ فردوس کو پہلے ملک دلاور نے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ فردوس ایک بھولی بھالی لڑکی تھی۔ جب ملک دلاور کا بس تسلیم پر نہ چل سکا تو اس نے فردوس کو اپنے پیار کے جال میں پھنسانا چاہا۔ فردوس دل ہی دل میں ملک دلاور کو چاہنے لگی لیکن اس نے کبھی یہ بات اسے نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ ایک نہایت ہی شرمیلی لڑکی تھی۔ بس اس کی باتیں سن کر دل ہی دل میں خوش ہو جاتی تھی۔ اس کے مقابلے میں تسلیم ایک کانفیڈینٹ لڑکی تھی۔ کیونکہ اس کا بیک گراؤنڈ مضبوط تھا۔ لیکن اس نے اس چیز کا کبھی غرور نہیں کیا تھا۔ فردوس بھی ایک خوش شکل لڑکی تھی لیکن خوبصورتی میں تسلیم کا

Posted On Kitab Nagri

مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ محبت کی ایک خاموش بھی زبان ہوتی ہے۔۔۔اس خاموش زبان سے علی حسن اور تسلیم ایک دوسرے کے قریب آگئے تھے۔ان میں اتنی زیادہ بات چیت نہیں ہوتی تھی کیونکہ علی حسن کیمسٹری میں ایم ایس سی کے دوسرے سال میں تھے۔ جبکہ تسلیم اور فردوس اردو لٹریچر میں ماسٹرز کر رہی تھی اور ان کا پہلا سال تھا۔ علی حسن کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا۔ لیکن وہ صرف تسلیم کو دیکھنے کے لئے پاگلوں کی طرح روز اس کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف آجاتا تھا۔ تسلیم بھی یہ بات محسوس کر چکی تھی۔ یہ خاموش محبت زور و شور سے جاری تھی۔ایک طوفان نے آکر اس خاموش محبت میں ہلچل مچادی تھی۔

تسلیم اپنے منہ دھیان گھر کی طرف جارہی تھی کہ ایک گاڑی نے اسے آروکا۔اس میں سے اونچا لمبا ملک دلاور نکلا تو تسلیم نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"کیوں میرا راستہ روکا ہے"۔

"کیا کروں جب سے تمہیں دیکھا ہے۔۔۔دل پر اختیار ہی نہیں رکھ پا رہا۔۔۔دوستی کرو گی مجھ سے۔۔۔اس کے بدلے میں جو بولو گی وہ ملے گا"۔وہ تسلیم کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم جیسے لفنگے جو لڑکیوں کو سرے راہ روکتے ہیں۔۔۔میں ان پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔اور تم دوستی کرنے کی بات کرتے ہو"۔ تسلیم یہ کہہ کر نفرت سے آگے بڑھ گئی اور ملک کا دلاور بغلیں جھانکنے لگ گیا۔

★*******★********★

"بابا مجھے ایک لڑکی پسند آئی ہے۔۔۔بہت خوبصورت اور اچھی لڑکی ہے۔۔۔کیا اپ میرا رشتہ لے کر جائیں گے"۔ علی حسن اپنے باپ ملک اللہ داد کو دیکھتے ہوئے بولے۔تو وہ مسکرا دیئے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں بیٹا۔۔۔جہاں بولو گے وہاں پر ہی تمہاری شادی ہو گی۔۔۔۔۔بے فکر ہو جاؤ"۔ملک اللہ داد نے یہ کہہ کر اپنے بیٹے کو مطمئن کر دیا تھا۔اور اس رات علی حسن کی آنکھوں نے بہت سارے خواب بھن ڈالے تھے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے ایک فیصلے پر پہنچ گیا۔ صبح وہ تسلیم کی کلاس کے باہر کھڑا تھا۔تاکہ اس سے بات کر سکے۔جوں ہی وہ کلاس سے باہر نکلی تو علی حسن کو ادھر کھڑے دیکھ کر ایک دفعہ تو حیران رہ گئی کیونکہ اس نے آج تک ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔

"میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔ علی حسن تسلیم کو دیکھتے ہوئے بولا

"مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتے ہیں"۔ تسلیم ایک دم سے تڑخ کر بولی تھی۔کیونکہ اسے یونیورسٹی میں چکر چلانے والے لڑکے اور لڑکیاں زہر لگتے تھے۔

"دیکھیں میں نے ایسی نامناسب بات تو کی ہی نہیں ہے جو آپ ایسے غصہ کر رہی ہیں"۔ علی حسن بڑے تحمل اور دھیمے لہجے میں بولا۔ جس پر تسلیم نے اس اونچے لمبے خوبصورت نوجوان کو دیکھا جو اب اس کے دل میں بس چکا تھا لیکن اسے اپنی عزت بھی حد سے زیادہ عزیز تھی۔

"میں آپ سے کسی بھی قسم کی بات نہیں کرنا چاہتی"۔یہ کہہ کر وہ اپنا سر جھٹک کر آگے نکل گئی اور پیچھے کھڑی فردوس یہ سب سن رہی تھی۔

"آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔میں اسے سمجھاؤں گی کہ وہ آپ کی بات سن لے"۔ فردوس حسن کو دیکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولی کیونکہ یہ لڑکا اسے انتہائی شریف لگتا تھا۔

"دیکھیں ان سے کہنا کہ میں اپنے بابا کو ان کے گھر رشتے کے لیے بھیجنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔میں کوئی اس طرح کے لڑکوں میں سے نہیں ہوں جو کہ یونیورسٹی میں چکر چلانے آتے ہیں۔۔۔۔لیکن آپ کی دوست مجھے بڑی

Posted On Kitab Nagri

اچھی لگی ہیں اس لیے آپ میرا پیغام ان تک پہنچا دیجئے گا میں آئندہ ان کا راستہ نہیں روکوں گا"۔ علی حسن یہ کہہ کر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا۔

اور فردوس نے اب تسلیم کی کلاس لینا شروع کر دی۔اس دن کے بعد علی حسن کبھی اس کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف نہیں آیا تھا۔ تسلیم کی بے تاب نگاہیں اسے ڈھونڈتی ہیں رہتی لیکن وہ اب کبھی بھی اس کی راہ میں نہیں آیا تھا

ادھر ملک دلاور روز کسی نہ کسی طریقے سے تسلیم کا راستہ روکتا تھا۔ جس پر ایک دن تنگ آکر تسلیم نے اس کے منہ پر ایک تھپڑ جڑ دیا۔ فردوس کو جب یہ پتہ چلا تو اس کا دل کافی ٹوٹا تھا کیونکہ وہ ملک دلاور سے محبت کرنے لگ گئی تھی۔ لیکن اس کی اصلیت جان کر اب وہ اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔ملک دلاور آج پھر اس کے راستے میں آگیا تھا۔جب اس نے دوستی کے لئے ہاں نہیں کی تو اب اس نے شادی کا جھانسہ دینے کی کوشش کی تھی۔

"لیکن میں تم جیسے لفنگے سے کیوں شادی کرنے لگی"۔وہ اسے نفرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"بہت عیش کرواؤں گا ایک دفعہ ہاں کہہ دو۔۔۔ پلکوں پہ بٹھا کے رکھوں گا۔۔۔اور یہ جو تمہارا سنگ مرمر سا تراشا بدن ہے۔۔۔۔ ابھی یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ تسلیم نے ایک زبردست قسم کا تھپڑ اس کے گال پر دے مارا۔

"لعنت ہو تم پر گھٹیا انسان۔۔۔۔اب میری برداشت کی حد ختم ہو گئی ہے"۔وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔
لیکن ملک دلاور کے دل میں انتقام اور غصے کی آگ جل رہی تھی جس میں وہ سب کو جلا کر بھسم کر دینا چاہتا تھا کیونکہ آج تک کسی لڑکی نے اس کی ایسے توہین نہیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تھپڑ تمہیں بڑا مہنگا پڑے گا تسلیم "۔یہ سب کہتے ہوئے اس کے دماغ میں شیطانی منصوبہ آنے لگا۔وہ گھر آیا تو راشدہ اس کی منتظر تھی۔

"میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔بچے بھی آپ کی راہ دیکھ رہے تھے آپ کہاں چلے گئے تھے"۔وہ ملک دلاور کی واسکٹ اتارتے ہوئے بولی۔

"کسی ضروری کام سے ہی گیا تھا۔۔۔۔بچے سو گئے ہیں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں عدن ابھی تک جاگ رہا ہے۔۔۔وہ دادا کے پاس کھیل رہا ہے"۔وہ ملک دلاور کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔تو وہ چپ کر کے لیٹ گیا۔

"کیا بات ہے آج کچھ پریشان لگ رہے ہیں"۔وہ بڑی لگاوٹ سے بولی۔

"نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی تھک گیا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے ملک دلاور نے آنکھیں بند کر لیں اور تسلیم بیگم کا تھپڑ یاد آنے پر اس کی کنپٹیاں سلگ اٹھیں تھیں۔تھوڑی دیر بعد راشدہ عدن کو لے کر کمرے میں آئی۔اور عدن کو ملک دلاور کے سینے پر لٹایا پہلے تو وہ اس سے دیکھ کر بڑا خوش ہوتا تھا لیکن آج اس نے کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا۔

"لگتا ہے آج زیادہ ہی تھک گئے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے راشدہ عدن کو اٹھا کر اپنی گود میں سلانے لگی۔

★******★*******★

کچھ دنوں بعد فردوس اور تسلیم صبح صبح یونیورسٹی کے لیے نکلیں۔کیونکہ تھوڑے دن پہلے فردوس کے گھر والے تسلیم کے محلے میں کرائے کے مکان میں شفٹ ہوئے تھے۔اس لیے اب وہ دونوں اکٹھی ہی یونیورسٹی آتی

Posted On Kitab Nagri

جاتی تھیں۔ایک گاڑی نے ان کا راستہ روکا۔اور دو آدمیوں نے تسلیم کو زبردستی پکڑ کر گاڑی میں ڈالا۔جب کہ فردوس نے چیختے ہوئے سڑک کے دوسری سائیڈ پر دوڑ لگا دی۔ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ علی حسن جو اسی وقت یونیورسٹی آرہا تھا۔فردوس کو ایسے گھبرائے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنی گاڑی روک دی۔وہ گاڑی سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔کیوں ایسے روڈ پر بھاگ رہی ہیں"۔وہ ایک دم سے فردوس کے آگے کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔تو علی حسن کو دیکھ کر وہ رونے لگے گئی۔

"پلیز آپ رونا بند کریں میری بات کا جواب دیں"۔وہ نرمی سے بولا تو فردوس کو تھوڑی ڈھارس ہوئی۔

"وہ۔۔مہ۔۔مہ۔۔۔ملک دلاور کے آدمی تسلیم کو لے گئے ہیں۔۔۔وہ کتنے دنوں سے اسے دھمکیاں دے رہا تھا"۔یہ کہہ کر اس نے زارو قطار رونا شروع کر دیا۔تو علی حسن کو لگا کے اس کا سانس بند ہو جائے گا۔کیونکہ جس لڑکی کو اس نے پہروں سوچا تھا۔۔۔۔جواب خون بن کر اس کی رگوں میں دوڑنے لگی تھی۔۔۔اس لڑکی پر اسی کے بھائی جو کہ شادی شدہ تین بچوں کا باپ تھا۔اس کی گندی نظر تھی۔یہ سوچ کر اس کا فشار خون بلند ہوا تھا۔اس نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے۔اور اپنا رخ گاڑی کی طرف کیا۔

"پلیز میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔۔مجھے اپنی دوست کو اس سے بچانا ہے۔۔۔۔ہم پولیس سٹیشن رپورٹ درج کروانے جاتے ہیں"۔وہ یہ کہتے ہوئے علی علی حسن کے پیچھے بھاگی تھی۔

"رپورٹ درج کروانے کی ضرورت نہیں ہے میں تسلیم کو لے کر آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ گاڑی میں آبیٹھا۔ فردوس بھی اس کی گاڑی میں اس کے ساتھ آبیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے تقریباً ملک دلاور کے ہر ٹھکانے کو چھان مارا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ تسلیم کو لے کر کہاں چلا گیا ہے۔جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا علی حسن کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

★*****★*****★

جب تسلیم کو نامعلوم مقام پر لایا گیا تو وہ بے حد گھبرائی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ملک دلاور کمرے میں داخل ہوا۔اس کو تو پہلے ہی اس پر شک تھا۔اس نے ملک دلاور کو دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا۔

"جتنا سوچا تھا تم تو اس سے بھی زیادہ گھٹیا ہو"۔

"اگر تم آرام سے مان جاتی تو میں اتنا بڑا قدم کبھی بھی نہ اٹھاتا"۔وہ تسلیم کے انتہائی قریب آ کر بولا۔

"مجھ سے دور رہو نہیں تو میں اپنے آپ کو کچھ کر لوں گی۔۔۔ لیکن تمہارے گھٹیا عزائم میں تمہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گی"۔ تسلیم پر اعتماد لہجے میں بولی تو ملک دلاور تو عش عش کر اٹھا۔

"تم جتنی خوبصورت ہو اس سے بڑھ کر بہادر ہو۔۔۔ ایسے ہی تو نہیں ہم تم پر مر مٹے"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا۔جو تسلیم نے بری طرح جھٹک دیا۔

"چاہوں تو ابھی تمہاری عزت کے چیتھڑے اڑا سکتا ہوں۔۔۔ لیکن کیا ہے ناں کہ پہلی دفعہ کسی لڑکی پر دل آیا ہے اور میں تمہیں ساری زندگی کے لیے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔اس لیے مولوی اور گواہان آتے ہی ہوں گے تم نکاح کی تیاری کرو"۔وہ ایک گہری نظر اس کے خوبصورت چہرے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔تسلیم اپنی لاچارگی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

تھوڑی دیر بعد نکاح کے لیے مولوی اور گواہان باہر آ چکے تھے۔ تسلیم نے بے ساختہ خدا کو پکارا۔اور اسی وقت اس کے خیالوں میں علی حسن کا چہرہ گھوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چہرہ جس کو اس نے پہروں بیٹھ کر سوچا تھا۔

اپنی بے بسی پر خدا سے گڑگڑا کر دعائیں مانگنے لگ گئی۔اسی وقت دوبارہ ملک دلاور کمرے میں داخل ہوا۔

"اگر تم نے قبول ہے نہ کہا تو۔۔۔تمہارے ساتھ بہت کچھ ہو سکتا ہے تسلیم۔۔۔کیونکہ تم میری دسترس میں ہو۔۔۔شکر کرو کہ میں تمہارے ساتھ نکاح کر رہا ہوں۔۔۔یا نکاح کر لو یا میری رکھیل بن کر رہو"۔

ملک دلاور سفاکی سے بولا۔تو اس کے آخری الفاظ پر تسلیم تڑپ کر رہ گئی۔

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں"۔تسلیم نے گڑگڑاتے ہوئے کہا لیکن ملک دلاور پر تو شیطان سوار تھا اس پر کہاں اثر ہونے والا تھا۔

"کون ہے وہ خوش قسمت۔۔۔جو تمہارے دل میں رہتا ہے۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اس کے اندر گولیاں اتاروں گا"۔ملک دلاور اس کا چہرہ مروڑتے ہوئے بولا۔

"میں تمہیں کیوں بتاؤں۔۔۔۔پہلے مجھے چھوڑنے کا وعدہ کرو"۔تسلیم نے حواس باختہ ہو کر کہا۔

"اچھا اگر میں تمہیں چھوڑنے کا وعدہ کروں تو کیا تم مجھے اس کا نام بتا دو گی"۔ملک دلاور اب مکاری سے بولا۔

"تم مجھے چھوڑنے کا وعدہ نہیں بلکہ مجھے چھوڑو گے تب ہی میں بتاؤں گی"۔تسلیم ایک دم ہوش میں آتے ہوئے بولی۔کیونکہ وہ اس کے کسی بھی وعدے پر یقین نہیں کر سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں نکاح کے کچھ گھنٹوں بعد گھر چھوڑ آؤں گا۔۔۔اس شرط پر کہ تم مجھے اپنے محبوب کا نام بتاؤ گی"۔وہ اب دونوں طرف کھیل رہا تھا۔

"نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ یا۔۔۔"۔وہ ایک معنی ہیں نظر اس کے سراپے پر ڈالتے ہوئے بولا۔تو تسلیم اندر تک کانپ کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★********★

ملک علی حسن تسلیم کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا۔وہ ملک دلاور کے ہر ٹھکانے پر گیا تھا لیکن اسے کوئی سراغ نہ مل سکا۔اس نے کئی دفعہ ملک دلاور کو فون بھی کیا تھا لیکن اس نے کسی کا بھی فون اٹینڈ نہ کیا۔اس نے بخشو کو فون ملایا۔

"بخشو مجھے ابھی پتہ کر کے بتاؤ کہ دلاور بھائی کدھر ہے۔۔۔جلدی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد بخشو کا فون آیا تو اس نے ملک دلاور ٹھکانے کا اسے بتا دیا۔کیونکہ ملک دلاور کا خاص بندہ بخشو کا کزن تھا۔اس لیے اس نے باتوں باتوں میں اس سے اگلوا لیا کہ وہ کدھر ہے۔فردوس بھی اپنی دوست کی محبت میں علی حسن کے ساتھ خوار ہو رہی تھی۔

علی حسن نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر گاڑی کا رخ بخشو کے بتائے ہوئے پتے پر کر دیا۔

★******★*******★

مولوی نکاح پڑھانے کے لئے کمرے میں آیا۔تو تسلیم نے دل ہی دل میں اپنی عزت بچانے کے لئے نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔اسی وقت ڈیرے پر ملک علی حسن کی آمد نے ہلچل مچا دی تھی۔

"حسن تم یہاں کیسے۔۔؟"ملک دلاور کے ہونٹوں پر ابھی یہ الفاظ ہے کہ علی حسن نے آگے بڑھ کر اپنے بڑے بھائی کا گریبان پکڑ لیا۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کو اغوا کرنے کی"۔وہ گرجدار آواز میں دھاڑتے ہوئے بولا تو ملک دلاور اپنے سلجھے ہوئے اور دھیمے مزاج کے بھائی کو اس قدر غصے میں دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تسلیم کو ملک علی حسن کو اپنے سامنے دیکھ کر معجزوں پر یقین آ گیا تھا۔کیا خدا ایسے بھی کوئی دعا قبول کرتا ہے جیسے اس نے ابھی کی تھی۔فردوس نے آگے بڑھ کر تسلیم کو اپنے گلے سے لگا لیا۔

"حسن تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔میں اس لڑکی سے نکاح کرنے لگا ہوں۔۔۔کوئی گناہ تو نہیں کر رہا میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور یہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے تمہیں کیا مسئلہ ہے"۔ملک دلاور نے بڑی دیدہ دلیری سے جھوٹ بولا۔ایک دم تسلیم آگے بڑھی۔

"بڑا شوق تھا ناں تمہیں میرا محبوب دیکھنے کا۔۔۔یہ سامنے ہی تو کھڑا ہے"۔تسلیم نے یہ کہہ کر ملک دلاور کے سر پر بم ہی پھوڑ دیا تھا۔جبکہ علی حسن بھی ہونقوں کی طرح تسلیم کو دیکھنے لگ گیا۔پھر کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔لیکن ملک دلاور نے اس کا بازو بڑی زور سے تھاما۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"حسن یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔میں اس لڑکی کو کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتا"۔ملک دلاور کے دماغ پر تسلیم اتنی سوار تھی کہ اس کو یہ بھی نظر نہ آیا کہ اس کے سامنے اس کا چھوٹا اور لاڈلا بھائی کھڑا ہے۔کچھ سوچتے ہوئے ملک علی حسن نے اپنے بڑے بھائی کو گھسیٹ کر دوسرے کمرے میں بند کر دیا۔ملک دلاور کے آدمی خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے کیونکہ ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس بھائی کا ساتھ دیں۔جبکہ ملک دلاور کمرے میں بند شور مچا رہا تھا۔اس کا ایک آدمی آگے بڑھا۔تو علی حسن بھی غصے میں آگے بڑھا۔

"اگر کسی نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو گولی سے اڑا دوں گا"۔وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔پھر مولوی صاحب کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مولوی صاحب نکاح پڑھائیں"۔ وہ ایک دم سے ایک فیصلے پر پہنچ کر مولوی کی طرف دیکھ کر بولا۔ تو سب نفوس حیران ہو گئے۔

"میری طرف ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ میرا نکاح اس لڑکی سے پڑھائیں"۔ ملک علی حسن اپنے اندر کے اشتعال کو دباتے ہوئے بولا۔ کیونکہ اس سے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ اس کا بڑا بھائی اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے۔

"میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں"۔ تسلیم ایک دم سے علی حسن کے قریب آ کر بولی۔

"جو بھی بات ہو گی نکاح کے بعد ہو گی۔" علی حسن اٹل لہجے میں بولا۔ تو تسلیم چپ کر کے بیٹھ گئی۔

پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کا نکاح ہو گیا تو اس نے جا کر ملک دلاور کے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

"دلاور بھائی اب یہ آپ کی بھابھی ہے۔۔۔ اور اگر آپ نے اب اس پر گندی نظر ڈالنے کی کوشش بھی کی تو میں آپ کی آنکھیں بھی نکال سکتا ہوں۔۔۔۔! میں یہ بھول جاؤں گا کہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں"۔ ملک علی حسن بڑے دھیمے لہجے میں بولا تو ملک دلاور نے اس کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔

"میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔ اس انسان پر ابھی شیطان سوار ہے۔۔۔ تم سب آؤ اور اسے حویلی چھوڑ کر آؤ۔۔۔ بابا کے سامنے بات ہو گی"۔ یہ کہہ کر وہ تسلیم کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں آ بیٹھا۔ ملک دلاور نے فردوس کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔

"تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا لڑکی۔۔۔ تمہیں میرے ہاتھوں سے اب کوئی بھی نہیں بچا سکتا"۔ وہ فردوس کو دیکھ کر دھاڑتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ایک گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔تمہاری شکل دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ تم اس حد تک گر جاؤ گے"۔وہ یہ کہہ کر ملک علی حسن کی گاڑی میں آبیٹھی۔تسلیم ہچکیوں سے رو رہی تھی۔راستے میں علی حسن نے ایک جگہ گاڑی کھڑی کی۔اور بڑے پیار سے تسلیم کا ہاتھ پکڑا۔

"تم مجھ پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کر سکتی ہو تسلیم۔۔۔میں تمہارے گھر باقاعدہ رشتہ بھیجوں گا۔۔۔اور بڑی عزت سے حویلی لے کر آؤں گا۔۔۔میں نے تو تمہیں سوچتے ہوئے بھی بڑی پاکیزگی سے سوچا ہے۔۔۔۔تم نے آج مجھے میرا محبوب کہہ کر معتبر کر دیا ہے۔۔۔۔۔میں یہ تمہارا احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پیار اور تسلی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو تسلیم کے آنسو ایک دم رک گئے۔

"اب رونا نہیں۔۔۔۔اپنے گھر کا پتہ بتاؤ میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔تسلیم نے اسے گھر کا پتہ بتایا اس نے اسے گھر سے تھوڑی دور ہی گاڑی روکنے کا بولا۔

"فردوس میری بہن میں آپ کا بھی احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا۔۔۔اگر آج آپ مجھے راستے میں نہ ملتی اور نہ بتاتی تو میں خالی دامن ہی رہ جاتا"۔وہ اب فردوس کو دیکھ کر متشکر لہجے میں بولا۔

"اس میں شکریہ ادا کرنے والی کون سی بات ہے بھائی۔۔۔تسلیم میں میری بھی جان بستی ہے۔۔۔مگر آج اس کے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو میں اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہ کر پاتی۔۔۔میں باہر کھڑی ہو کر تھوڑی دیر انتظار کر لیتی ہوں آپ دونوں میاں بیوی کچھ بات کر لیں"۔فردوس نے ان کو ہلکا سا چھیڑتے ہوئے ماحول کو خوشگوار کر دیا تھا۔اس کی بات پر تسلیم کے چہرے پر بہت خوبصورت رنگ آکر ٹھہر سے گئے تھے۔جن کو علی حسن نے بڑے پیار سے دیکھا تھا۔

"اچھا میں چلتی ہوں"۔تسلیم یہ کہہ کر دروازہ کھولنے لگی تو علی حسن نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پورے حقوق اپنے نام کروا چکا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر اس خوبصورت چہرے کو دیکھ تو لینے دو"۔ یہ کہہ کر دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔ تو تسلیم تو شرم سے سرخ پڑ گئی تھی۔

"بابا کو جلد ہی بھیجتا ہوں۔۔۔ اب تو اس کے چہرے کو دیکھنے کے بغیر نیند ہی نہیں آئے گی"۔ یہ کہہ کر اس نے اس کا چہرہ چھوڑ دیا۔ تسلیم جلدی جلدی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اس کے اتنی جلدی کرنے پر ملک علی حسن کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آکر دوڑ گئی۔

★*******★********★

حویلی میں تو اس بات کی وجہ سے کہرام مچ گیا تھا۔ ملک اللہ داد نے ملک دلاور کو اس بات پر کافی کچھ سنایا تھا۔ ملک دلاور تسلیم کے اپنے ہاتھ سے نکل جانے پر خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا۔

"دلاور تمہیں شرم ہونی چاہیے تم تین بچوں کے باپ ہو اور وہ لڑکی تمہارے بھائی کی محبت ہے"۔ ملک اللہ غصے سے گرجتے ہوئے بولے۔

راشدہ کا بھی واویلا ختم نہیں ہو رہا تھا۔ ملک علی حسن اپنے بھائی کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کر رہا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد ملک اللہ داد بڑی عزت اور احترام سے علی حسن کے لیے تسلیم کا ہاتھ مانگنے گئے۔

جبکہ ملک اللہ داد کی بیوی ساجدہ بیگم اس بات کی سخت مخالفت کر رہی تھی۔ ان کی نظر میں جس لڑکی کی وجہ سے دونوں بھائیوں میں دشمنی پیدا ہو گئی تھی اسے گھر لانا ایک حماقت تھی۔ لیکن ملک اللہ داد نے اپنی بیوی کی کوئی بھی بات نہ سنی۔ اور اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔

تو تسلیم کے والدین نے سوچنے کے لیے کچھ دن مانگے۔ اور پھر ہاں کہہ دی کیونکہ ملک علی حسن ہر لحاظ سے ایک اچھا انسان تھا۔ انہوں نے تسلیم سے بھی اس کی مرضی پوچھی تو اس نے ہاں کہہ دی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑے دنوں بعد تسلیم اور علی حسن کی دھوم دھام سے شادی ہوئی تو تسلیم حویلی آگئی۔راشدہ بھی ایک خوبصورت عورت تھی لیکن جب اس نے تسلیم کا حسن دیکھا تو اس نے پہلے دن سے ہی تسلیم کے ساتھ ایک بیر سا باندھ لیا تھا۔جبکہ ساجدہ بیگم بھی اسے کچھ اچھا نہیں سمجھ رہی تھی۔دونوں ساس اور بہو نے تسلیم سے خدا واسطے کا بیر باندھ لیا تھا۔

جبکہ ملک علی حسن نے تسلیم کو اتنا پیار اور اعتماد دیا کہ تسلیم اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی سمجھنے لگ گئی۔لیکن حویلی کا ماحول اس کو اچھا نہیں لگتا تھا۔کیونکہ ملک دلاور اور راشدہ اور اسکی ساس کا رویہ عجیب و غریب تھا۔بعض دفعہ دونوں ساس اور بہو اس کی بہت زیادہ توہین کر دیتی تھی لیکن تسلیم صرف اپنے شوہر علی حسن کے لئے چپ کر جاتی تھی۔

ایک دن ملک دلاور نے شراب پی رکھی تھی اور ملک علی حسن اس دن حویلی میں موجود نہیں تھا۔ملک دلاور نشے میں دھت تسلیم کے کمرے میں گھس گیا۔اور اس کے ساتھ دست درازی کرنے لگا۔بخشو نے ملک دلاور کو تسلیم کے کمرے کی طرف جاتے دیکھا تو وہ بھاگ کر ملک اللہ داد کے پاس بتانے کے لئے آیا۔ملک اللہ داد نے ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر دوڑ لگا دی۔

اور زندگی میں پہلی دفعہ انھوں نے ملک دلاور کی اچھی خاصی پٹائی کر دی تھی۔پھر وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اس کے کمرے میں لے کر گئے۔

"راشدہ اپنے شوہر پر نظر رکھو۔۔۔یہ میرے ہاتھوں مر جائے گا"۔ملک اللہ داد غصے سے ہانپ رہے تھے۔

تسلیم کو لگا کہ حویلی میں اس کی عزت محفوظ نہیں ہے وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔اسی وقت علی حسن کمرے میں

Posted On Kitab Nagri

داخل ہوا۔ تو وہ بھاگ کر اس سے لپٹ گئی۔ وہ ہونقوں کی طرح تسلیم کو دیکھنے لگ گیا کہ وہ اس قدر سخت کیوں رو رہی ہے۔

"کچھ بتاؤ گی کیا ہوا ہے ایسے کیوں رو رہی ہو"۔ وہ اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا تو ہچکیوں کے درمیان اس نے ملک دلاور کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ ملک علی حسن کو اپنے اوپر اب قابو پانا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ وہ اپنی گن لے کر ملک دلاور کے کمرے کی طرف بڑھا۔ لیکن کمرے تک پہنچنے سے پہلے ہی ملک اللہ داد اس کے راستے میں آ گئے۔

"خدا کا واسطہ ہے بیٹا۔۔۔ اپنے اوپر قابو رکھو۔۔۔! کل وہ حویلی میں نظر نہیں آئے گا"۔ وہ ایک دم اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔

"بابا جان۔۔۔ میں اس کے سینے میں ساری گولیاں بھی اتار دوں تو میرے اندر کی آگ ٹھنڈی نہیں ہو گی"۔ یہ کہہ کر اس نے پیش قدمی کی لیکن ملک اللہ داد نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آگے جوڑ دیے۔

"اگر تمہیں اپنے باپ کی عزت کا ذرا سا بھی خیال ہے۔۔۔ تو تمہیں میرے حق کا واسطہ ادھر ہی رک جاؤ"۔ ملک اللہ داد دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر اس کے سامنے کھڑے ہوئے تو علی حسن کا دل کیا کہ وہ اپنے آپ کو ہی مار دے۔

"اب مجھے یہ انسان نظر آیا۔۔۔ تو میں اپنے اوپر اختیار کھو دوں گا بابا جان"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جب ملک اللہ داد نے ملک دلاور کو حویلی چھوڑنے کا کہا تو اس نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

جبکہ دوسری طرف ساجدہ بیگم نے بھی اپنا مطالبہ آگے رکھ دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"علی حسن اگر تمہیں اپنی ماں کا ذرا سا بھی خیال ہے تو اس لڑکی کو چھوڑ دو جس کی وجہ سے تم دونوں بھائی آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے ہو"۔وہ روتے ہوئے بولی۔

"میں اس لڑکی کو کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتا اماں جانی"۔علی حسن اٹل لہجے میں بولا۔

"ماں کو چھوڑ سکتے ہو۔۔۔۔لیکن اس لڑکی کو نہیں چھوڑ سکتے"۔وہ روتے ہوئے بولی۔

"نہ میں ماں کو چھوڑ سکتا ہوں اور نہ اپنی بیوی کو"۔

وہ بے بسی سے بولا۔

"کیوں بلاوجہ کی ضد کر رہی ہو ساجدہ"۔ملک اللہ داد بے بسی سے بولے۔

"میں بلاوجہ کی ضد نہیں کر رہی ملک صاحب"۔یہ کہہ کر وہ علی حسن کی طرف بڑھی۔

"تمہاری ماں اس لڑکی کو کبھی قبول نہیں کر سکتی۔۔۔۔تو پھر تمہارا کیا فیصلہ ہو گا"۔ساجدہ بیگم اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"میں یہ حویلی ہی چھوڑ دوں گا"۔

"میں یہ سب کیسے برداشت کروں گی علی حسن میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی کبھی یہ سوچا ہے"۔وہ روتے ہوئے بولی۔اتنے میں ملک دلاور بھی وہاں پر آیا۔تو علی حسن کا دل کیا کہ اس کا گلا دبادے۔

"اگر یہ شخص ادھر سے دفعہ نہ ہوا تو میں یہ حویلی ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا جاؤں گا"۔علی حسن نے یہ کہا تو اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات ہے۔

"ایسے کیسے تم مجھے نکال سکتے ہو"۔ملک دلاور غصے سے دھاڑا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔۔ جس کو اپنے نفس پر کنٹرول ہی نہیں ہے۔۔۔۔ بابا جان اور اماں جانی کی وجہ سے تمہاری جان بخشی کر دی ہے۔۔۔۔! نہیں تو میں رات کو ہی تمہارا قتل کر دیتا"۔ علی حسن ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔ اگر میں اس حویلی سے نکلوں گا تو آپ کو ساری زندگی اپنے بچوں کی شکل بھی نہیں دکھاؤں گا۔۔۔۔ اور یہ چھوٹے عدن کی تو بالکل بھی نہیں کیونکہ مجھے پتا ہے آپ کی اس میں جان ہے"۔ ملک دلاور نے ملک اللہ داد کو ایسی دھمکی لگائی کہ وہ تڑپ ہی اٹھے تھے۔ راشدہ بھی اپنے شوہر کا ساتھ دے رہی تھی۔ راشدہ کو اس نے یہ بتایا کہ تسلیم اسے اپنے جال میں پھنسانا چاہتی ہے۔

"بابا جان اس لڑکی کو یہاں سے دفعہ کریں تو ہمارے گھر کا ماحول ٹھیک ہو جائے گا"۔ راشدہ نے جب یہ کہا تو ملک اللہ داد نے کھینچ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

"اب اگر اس لڑکی کے بارے میں کچھ ایسا ویسا بولا تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری بھتیجی بھی ہو"۔ تھپڑ کھا کر وہ تسلیم کو خشمگیں نگاہوں سے گھورتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

"بابا جان آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں تسلیم کو لے کر یہاں سے چلا جاتا ہوں۔۔۔ مجھے پتا ہے کہ بچوں میں آپ کی جان ہے"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور تسلیم کو تیاری کرنے کا بولا۔

جبکہ ساجدہ بیگم دھاڑیں مار مار کر رونے لگ گئی۔ ساجدہ بیگم نے علی حسن کو بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پھر اسی دن ان دونوں نے حویلی چھوڑ دی تھی۔ تھوڑے سالوں بعد ملک علی حسن کی کوششوں کی وجہ سے وہ دونوں لندن چلے گئے۔اور پھر مڑ کر علی حسن نے دوبارہ پاکستان کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔

اور نہ ہی کبھی اپنی جائیداد میں سے کچھ حصہ مانگا۔

دوسری طرف فردوس کو ملک دلاور نے اغوا کر لیا تھا۔

"تمہاری وجہ سے آج تسلیم میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ تم بھی ساری زندگی بسنے کے لئے ترسو گی فردوس"۔یہ کہہ کر وہ اس کی طرف بڑھا تو فردوس اس کی منتیں کرنے لگ گئی کہ وہ اس کی عزت خراب نہ کرے۔ لیکن ملک دلاور پر اس وقت شیطان سوار تھا اس نے فردوس کو پامال کر ڈالا۔

"دلاور خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ مجھ سے نکاح کر لو"۔وہ رو رو کر اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی۔

"تمہیں تو میں نے ایسے ہی حاصل کر لیا ہے فردوس مجھے تمہارے ساتھ نکاح کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔وہ اس کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ اسے ایسے ہی گھر چھوڑ آیا تھا۔فردوس کی ماں کو جب پتہ چلا تو وہ تو جیتے جی ہی مر گئی تھی۔ تھوڑے دنوں بعد فردوس کا اس کی خالہ زاد سے نکاح طے پایا تو جب ملک دلاور کو پتہ چلا تو اس نے پھر فردوس کو اغوا کر کے اس سے نکاح کر لیا۔اور کئی دن اسے اپنے پاس رکھا۔

"تمہیں پتا ہے میں نے تمہارے ساتھ نکاح کیوں کیا ہے؟"وہ مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔

"میں تمہیں کبھی بھی طلاق نہیں دوں گا پھر فردوس۔۔۔ تم ہمیشہ میرے نکاح میں رہو گی۔۔۔ لیکن تم دنیا والوں کو یقین نہیں دلا پاؤ گی کہ تم شادی شدہ ہو۔۔۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا گھر کبھی آباد ہو۔۔۔ تم ہمیشہ سسکتی ہی رہنا"۔وہ خباثت سے بولا

Posted On Kitab Nagri

"خدا کا واسطہ ہے دلاور میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔اگر نکاح کیا ہے تو دنیا کے سامنے یہ تسلیم کر لو۔۔۔ میں تم سے کچھ بھی مطالبہ نہیں کروں گی۔۔۔بے شک تم پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھنا لیکن ایک دفعہ میرے گھر آ کر یہ بات تسلیم کر لو۔۔کہ میں تمہارے نکاح میں ہوں"۔

"اتنے دن تمہیں اپنے پاس رکھا ہے۔۔۔۔تھوڑا بہت ترس تو تم پر کھا سکتا ہوں۔۔۔۔لیکن زندگی میں میرے سامنے کبھی مت آنا۔۔۔میں صرف تمہارے گھر والوں کو یہ بولوں گا کہ اس نے میرے ساتھ بھاگ کر نکاح کیا ہے۔۔۔باقی میں کسی کے سامنے تسلیم نہیں کروں گا۔۔۔اور نہ ہی میری زندگی میں تم جیسی لڑکی کی جگہ ہے"۔وہ فردوس کی توہین پر توہین کئے جا رہا تھا اور وہ مجبور چپ تھی۔

جب اس کا فردوس سے دل بھر گیا تو وہ اسے اس کے گھر چھوڑ آیا۔اور اس کے گھر والوں کو یہ بتایا کہ فردوس نے اس سے بھاگ کر نکاح کیا ہے۔اس بات کا نتیجہ یہ نکلا کہ فردوس کی عزت اپنے ہی گھر میں دو کوڑی کی ہو کر رہ گئی تھی۔اس کے دونوں بھائیوں نے اس سے منہ پھیر لیا تھا۔اور ماں نے ہر وقت اس کے غم میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی تھی۔انہی دنوں فردوس کو پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہے تو اس کے سر پر تو گویا آسمان گر گیا تھا۔اس نے ملک دلاور سے ملنے کی بہت کوشش کی۔جب بھی وہ جاتی تو ملازم کوئی نہ کوئی بہانہ لگا دیتا۔ایک دن وہ ساری رات ہی ادھر بیٹھی رہی۔ملک دلاور جب آیا تو رات گئے اسے ایسے بیٹھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔جب اس نے اسے اپنی پریگنینسی کا بتایا تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

"یہ کچھ پیسے لے لو اور اس بچے سے جان چھڑواؤ"۔اس نے اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال کر دیے تو وہ زارو قطار رونے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"دلاور کسی وقت میں نے تم سے محبت کی تھی۔۔۔۔مجھے اپنے آپ پر ہی افسوس ہو رہا ہے۔۔۔کہ میں نے کیسے تم جیسے شخص سے محبت کی تھی۔۔۔میں یہ بچہ کبھی بھی ضائع نہیں کرواؤں گی۔۔۔۔تم مجھے طلاق نہیں دو گے تو میں کس کے سہارے زندگی گزاروں گی۔۔۔! اب یہ بچہ ہی میرے لئے سب کچھ ہو گا"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تو ملک دلاور نے اسے اس کے بالوں سے پکڑ لیا۔

"خبردار تم جیسی معمولی عورت کے پیٹ میں ملک دلاور کا بچہ نہیں رہنا چاہیے۔۔۔۔میرے جو بچے ہیں مجھے وہی کافی ہیں۔۔۔۔اس فساد کو تم کل ہی ختم کروا رہی ہو۔۔۔۔۔اور اگر تم نے اس کو ختم نہ کروایا تو پھر میں اپنے طریقے سے ختم کروں گا"۔ملک دلاور سفاکی کی انتہا پر تھا۔اور فردوس مظلومیت کی انتہا پر تھی۔وہ چپ کر کے وہاں سے چلی آئی تو ملک دلاور یہ سمجھا کہ اس نے اس کی بات مان لی ہے۔اس نے ملک دلاور کو یہ کہہ دیا کہ ٹھیک ہے جیسا وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا۔لیکن وہ اپنی خالہ کے پاس لاہور چلی۔اور گھر والوں کو یہ بتا آئی کہ اگر ملک دلاور اس کا پوچھے تو کہنا کہ وہ بچہ ضائع کرواتے وقت مر گئی ہے۔اور ہم شرم سے ادھر سے ہی اسے قبرستان میں دفن کر آئے ہیں۔

اس کی خالہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔فردوس نے اولاد کی طرح اپنی خالہ کا خیال رکھا۔اس کی خالہ ایک پرائیویٹ سکول چلا رہی تھی۔فردوس نے اپنی خالہ کا پورا پورا ساتھ دیا۔اسی دوران فردوس کے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی۔جس کا نام اس نے جائشہ رکھا۔اب فردوس کو اپنی زندگی کا ایک مقصد مل گیا تھا۔تسلیم نے کئی دفعہ فردوس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن فردوس اس شہر میں ہوتی تو ہی کوئی جواب ملتا۔اس کے گھر والوں نے تسلیم کو یہ کہہ دیا کہ فردوس مر چکی ہے۔یہ خبر سن کر تسلیم کتنے دنوں تک روتی رہی۔فردوس نے وہ سکول اپنی محنت سے بڑے اونچے معیار پر پہنچا دیا۔جب اس کی بیٹی 15 سال کی تھی تب فردوس کی خالہ شہر بانو کا انتقال

Posted On Kitab Nagri

ہو گیا۔فردوس سب کچھ بیچ کر کراچی منتقل ہو گئی۔اور اس نے بیٹی کی پرورش کچھ ایسے انداز سے کی۔کہ اس کو حالات سے مقابلہ کرنے کے لیے بہت بہادر لڑکی بنا دیا۔اس کو سپیشل کراٹے سیکھنے کے لیے بھیجا۔اور اسے زندگی گزارنے کے لئے ہمیشہ پوزیٹو رویہ اپنانے پر زور دیا۔لیکن وہ بچی اندر سے بہت حساس تھی۔

کمرے میں ایک دم معنی خیز خاموشی چھا گئی۔

"اور آج وہ بچی ایک کامیاب اینکر اور ایک بزنس مین رضا بخاری کی بیوی ہے"۔جائشہ ایک تلخ مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولی۔تو رضا کا دل اندر سے کٹ کر رہ گیا۔

"جائشہ۔۔۔۔"رضا بخاری کی پکار میں کیا کچھ نہ تھا۔۔۔دکھ تکلیف محبت۔یہ کہہ کر اس نے جائشہ کو اپنے سینے میں چھپا لیا۔اور کتنی ہی دیر تک اسے پیار کرتا رہا۔جائشہ کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔

"آئی ایم سوری میں نے تمہیں بہت تکلیف دی جائشہ۔۔۔۔اب میں پوری کوشش کروں گا کہ میری ذات سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے"۔یہ کہتے ہوئے رضا بخاری کی آنکھوں میں بھی نمی آ گئی تھی۔

"اور ہاں ایک اور بات جائشہ تمہاری مما اب ہمارے ساتھ رہیں گی"۔رضا اپنے کندھے سے اس کا سر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"نہیں پلیز ایسے مت کرنا میری ماں بڑی خود دار عورت ہے۔۔۔۔اگر ہو سکے تو ہفتے میں ہم دونوں ادھر چکر لگا لیا کریں گے تاکہ وہ خوش ہو جائیں"۔جائشہ نے سختی سے رضا کی بات کو رد کر دیا تھا۔

"کافی پیو گی"۔رضا اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں بنا کے لاتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگی لیکن رضا نے اسے پکڑ کر بٹھا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آج میں کافی بناؤں گا۔۔۔ تمہارے ہاتھ کی تو روز ہی پیتا ہوں آج میرے ہاتھ کی بھی پی کر دیکھو"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلا آیا۔ تھوڑی دیر بعد دو بھاپ اڑاتے کپ کمرے میں لے کر آیا۔ایک کپ جائشہ کو پکڑایا اور ایک خود پکڑ کر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"ملک فیملی میں عدن حیدر کچھ الگ طرح کا ہی انسان ہے۔۔۔ لگتا نہیں کہ وہ ملک دلاور کا بیٹا ہے"۔رضا بخاری کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔عدن کا نام لینے پر جائشہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی ایسی مسکراہٹ جو عموما بہنوں کے چہرے پر بھائیوں کے ذکر پر آتی ہے۔

"میرا دل کرتا ہے کہ میں اسے دل کھول کر پیار کروں کتنا پیارا ہے میرا بھائی۔۔۔اور کتنا اچھا بھی۔۔۔اس رات وہ صرف نیوز سن کر آدھی رات کو پولیس اسٹیشن مجھے بچانے کے لیے پہنچ گیا تھا"۔جائشہ کے لہجے میں عدن کے لئے پیار ہی پیار تھا۔

"تم حقیقت بتا کیوں نہیں دیتی اسے"۔رضا ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

"وہ بے چارہ پہلے ہی ٹینشنوں میں گھرا ہے۔۔۔یہ حقیقت بتاؤں گی تو وہ اپنے باپ کو لے کر اندر تک ٹوٹ جائے گا"۔وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔رضا بخاری کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا کہ کیسی لڑکی ہے اپنے رشتوں کو کیسے نبھا رہی ہے۔وہ کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کی طرف بڑھا۔اور پھر جائشہ کو اپنی پناہوں میں لے کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگ گیا۔جائشہ کے اس کی قربت پر حواس ہی مختل ہونے لگ گئے تھے۔ دل تھا کہ مچل مچل کر باہر آنے کو تیار بیٹھا تھا۔رضا نے اس کی تیز چلتی سانسوں کو اپنے سینے پر محسوس کیا تو ایک دم مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نارمل رہو بیوی۔۔۔ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔چپ کر کے سو جاؤ"۔لہجے کے ساتھ ساتھ آنکھوں کا انداز بھی بدلا تھا۔اور لہجے میں محبت کی چاشنی سی گھل گئی تھی۔جائشہ کو لگا کہ جیسے وہ اس پر ترس کھا رہا ہے۔ ایک دم سے ہی دل میں تکلیف ہوئی تھی۔وہ خود ترسی کا شکار ہو رہی تھی۔اس نے رضا سے الگ ہونا چاہا لیکن اس نے سختی سے منع کر دیا۔جس پر وہ بے بسی سے اسی کے کندھے پر سر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔اور رضا بخاری کے لئے جائشہ کی قربت جان لیوا ثابت ہو رہی تھی۔اس نے بڑی مشکلوں سے اپنے جذبات کے اوپر بند باندھے تھے۔بڑی مدت بعد جائشہ کی قربت اسے ایک انوکھا سکون بھی مہیا کر رہی تھی۔

★******★*******★

عدن نے مستجاب کو فون کیا کہ وہ اس کے آنے تک بیگ وغیرہ تیار کر کے رکھ لے۔کیونکہ ان دونوں نے صبح شمالی علاقہ جات کے لیے نکلنا تھا۔مستجاب کا دل ہول رہا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی ماں سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

"مما میں اور عدن کل سوات جانے کے لئے نکل رہے ہیں"۔وہ اپنی انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔

"کیوں جا رہے ہو"۔وہ یہ سن کر تھوڑا سا پریشان ہوئی تھی۔

"وہ آنٹی کیا ہے ناں کہ جب سے شادی ہوئی ہے ہم کہیں گئے ہی نہیں ہیں۔۔۔اس لئے میں نے سوچا کہ ہنی مون کا پروگرام بنا لیں۔۔۔کیوں ہنی"۔وہ مستجاب کو اپنے بازوؤں کے ہالے میں لیتے ہوئے بولا تو مستجاب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا لیکن مقابل کسے پرواہ تھی وہ تو اب اپنی ساری منصوبہ بندی ترتیب دے چکا تھا۔

"لیکن یہ اچانک بیٹھے بٹھائے کیسے پروگرام بن گیا"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تسلیم اپنے تاثرات کو چھپاتے ہوئے بولی۔

"اچانک نہیں بنا کتنا انتظار کیا ہے میں نے ان لمحوں کا۔۔۔مستجاب ایک خود ساختہ عہد میں بندھی ہوئی ہے۔۔۔اسے اس عہد سے آزاد کروانا چاہ رہا ہوں"۔وہ مستجاب کو دیکھ کر بڑے پیار سے جذبات سے بوجھل آواز میں بولا مستجاب کا دل کیا کہ عدن کا سر ہی پھاڑ دے۔

"اور آپ سمجھ رہی ہوں گی کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں"۔وہ سنجیدگی سے تسلیم بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ بے یقینی سے دونوں کو دیکھنے لگ گئی۔

"عدن اب تم میرے ہاتھوں پٹو گے"۔وہ بھی ماں کی موجودگی کا خیال کئے بغیر عدن پر چڑھ دوڑی۔

"ان نازک ہاتھوں سے مجھے کیسے پیٹو گی میری جان۔۔۔چلو آؤ کمرے میں چلتے ہیں دیکھتے ہیں کون کسے پیٹتا ہے"۔عدن کی بے باکی سے کہنے پر مستجاب نے فوراً ماں کے کمرے کو چھوڑنے میں ہی عافیت سمجھی۔

"کاش عدن تم ملک دلاور کے بیٹے نہ ہوتے۔۔۔آج میری بیٹی خوشیوں میں کھیل رہی ہوتی۔۔۔تم دوسرے علی حسن ہو"۔تسلیم نے دل گرفتگی سے سوچا تو شوہر کی یاد آنے پر کئی آنسو ٹوٹ کر بکھر گئے تھے۔

"عدن میں نے تمہیں بولا تھا کہ میں مما سے خود بات کروں گی کیا ضرورت تھی اپنی پھلجڑیاں چھوڑنے کی"۔ اس نے سخت غصے سے عدن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ریلیکس میری جان۔۔۔۔!ایک تو اتنے لائٹ سے انداز میں تمہاری پرابلم سالو کی ہے اور اوپر سے مجھ پر ہی غصہ کر رہی ہو"۔وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جس کو مستجاب نے جھٹک دیا تھا۔وہ کندھے اچکا کر پیچھے ہو گیا۔

"میری یا اپنی پرابلم۔۔؟"وہ ابرو اٹھا کر بولی۔

"کیا تمہاری پرابلم نہیں ہے۔۔۔؟اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔تو وہ نظریں جھکا گئی۔

"یا شاید میں ہی پاگل ہوں"۔وہ دھیمے لہجے میں بولا۔اب وہ اسے کیا بتاتی۔۔۔پاگل تو اس کا دل بھی تھا۔

"تمہاری بات کرنے کے انتظار کرتے کرتے میں تو کنوارا ہی مر جاؤں گا ڈاکٹر صاحبہ اس لئے خود ہی انفارم کر آیا ہوں۔۔۔کہ ہمارا یہ ٹرپ کس سلسلے میں ہیں"۔وہ بڑے آرام سے ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر اپنے بال سنوارتے ہوئے بولا۔جس پر مستجاب اسے بس دیکھ کر رہ گئی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

"اب کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟پیکنگ کرو صبح نکلنا ہے"۔وہ اب وارڈروب کی طرف بڑھتے ہوئے بولا کیونکہ اسے پتا تھا کہ اس نے پیکنگ نہیں کی ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

"پرو گرام بنایا ہے تو پیکنگ بھی خود ہی کرلو۔۔میں ذرا مما کے پاس جا رہی ہوں اب میرے پیچھے مت آنا"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ ماں کے کمرے میں آئی تو وہ عشاء کے نماز ادا کر کے دعا مانگ رہی تھی وہ آکر ان کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔اور تسلیم کی دعا ختم ہونے کا انتظار کرنے لگ گئی۔دعا ختم کر کے وہ مستجاب کے پاس ہی آبیٹھی۔

"کیوں پریشان ہو"۔وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اوپر اٹھا کر بولی۔

"ماما میں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔"وہ بات کرنے سے تھوڑا سا ہچکچا رہی تھی۔

"میری قسم سے خود کو آزاد کرنا چاہ رہی ہو مستجاب۔۔۔۔میں سب سمجھ رہی ہوں۔۔۔۔عدن جیسا انسان خوش قسمت لڑکیوں کو ملتا ہے۔۔۔اور تم بھی ان میں سے ایک ہو۔۔۔۔ لیکن اس کا باپ اور اس کی ماں بالکل اس کے الٹ ہیں۔۔۔۔ تمہیں عدن کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارنے کے لئے عدن کو یہاں سے نکالنا پڑے گا۔۔۔یعنی اس ملک سے۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں میری بات"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ ملک چھوڑ دیں"۔وہ اب اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پتہ نہیں عدن اس بات کے لئے راضی ہو گا کہ نہیں"۔وہ شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے مستجاب۔۔۔اور اسے تمہاری یہ بات ماننی ہی پڑے گی۔۔۔۔۔۔یہاں پر تم دونوں کا مستقبل محفوظ نہیں ہے کیونکہ تم دونوں ہی ملک دلاور کو نہیں جانتے۔۔۔۔۔جتنا میں جانتی ہوں"۔وہ اسے پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔مستجاب ایک اور پریشانی میں مبتلا ہو گئی۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری بچی۔۔۔۔۔عدن ایک ہیرا ہے۔۔۔۔بالکل تمہارے باپ پر گیا ہے۔۔۔وہ بھی میرا ایسے ہی دھیان رکھتا تھا۔۔۔ایک شخص نے تمہارے ساتھ پورا سال رہ کر کبھی تمہاری کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔اس بات نے مجھے عدن کا گرویدہ کر دیا ہے۔۔۔اس انسان کو اپنے نفس پر کتنا قابو حاصل ہے۔۔۔۔۔تم آرام سے اس کے ساتھ کل جاؤ۔۔۔۔پھر کوئی موقع دیکھ کر اس سے اس سلسلے میں بھی بات کر لینا۔۔۔۔مجھے امید ہے کہ وہ تمہاری بات مان لے گا"۔تسلیم تو بڑی پر امید نظر آ رہی تھی لیکن مستجاب کو پتا تھا کہ وہ اس کی یہ بات پتہ نہیں مانے گا کہ نہیں۔

"تھینک یو ماما"۔وہ اپنی مما کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔۔بس اس ماحول سے نکل جاؤ تو مجھے بھی تسلی ہو جائے گی"۔وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔تو مستجاب کی وقتی ٹینشن تو کافی حد تک دور ہو گئی تھی۔

★******★*******★

وہ کمرے میں آئی تو عدن پیکنگ کر رہا تھا۔مستجاب نے وارڈروب دیکھی۔تو اس کے کتنے ہی سوٹ اور چیزیں غائب تھیں۔

"عدن میں نے اپنی پیکنگ کر لینی تھی تم اپنی کر لیتے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو عدن نے گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔

"محاذ سر ہوا یا نہیں مسز"۔وہ اب اپنے کپڑے رکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ حد تک"۔یہ کہہ کر وہ سوٹ کیس کی زپ کھولنے لگی۔عدن نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمھاری ساری چیزیں رکھ چکا ہوں۔۔۔۔اب ان میں سے کچھ بھی مت نکالنا"۔وہ نرمی سے بولا۔

"مجھے چیک تو کر لینے دو"۔

"نہیں۔۔۔۔! میں نے سارے ڈریسز اپنی پسند کے رکھے ہیں۔۔اب تو تمہیں میری پسند کے ہی کپڑے پہننے پڑیں گے مسز"۔یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کی کلائی کو جھٹکا دیا۔وہ اس کے ساتھ آ لگی۔اس کے کان میں کچھ سرگوشی کی تو وہ عدن کے سینے پر مکے برسانے لگ گئی۔

"بہت ہی ظالم ہو"۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اور تم انتہائی بے شرم ہو"۔اس نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔

"شرم اب کہہ رہی ہے کہ مستجاب کے ہوتے ہوئے مجھے رخصت کر دو۔۔۔۔۔۔اب کیا کروں تم دونوں میں سے ایک کو رخصت کر سکتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں تو اپنے سے دور کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔اسی لئے اب اسی کو دور کر رہا ہوں"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"باتیں بنانا تو کوئی تم سے سیکھے"۔وہ اب زیر لب مسکراتے ہوئے بولی۔عدن تھوڑا سا اس کی طرف جھکا۔لیکن وہ سرعت سے پیچھے ہٹی تھی۔

"اچھا میں کچھ بھی نہیں نکالوں گی بس مجھے دیکھ تو لینے دو"۔یہ کہہ کر اس نے سوٹ کیس کی زپ کھولی اور اپنی چیزیں دیکھنے لگی۔یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کے اس کی کوئی بھی چیز مس نہیں تھی۔

"کچھ مس ہے تو بتاؤ"۔وہ اب شرارت سے بولا۔

"ہاں ہے ناں۔۔۔شرم جو تم میں نہیں ہے"۔وہ زپ بند کرتے ہوئے بولی۔تو اس کے انتہائی قریب آ کر کھڑا ہوا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنا پروگرام ابھی سے سٹارٹ کر دینا چاہیے"۔عدن کی نگاہوں کے واضح جذبات اسے اپنے آپ میں سمٹ جانے پر مجبور کر گئے۔

"اگر صبح جلدی نکلنا ہے تو مجھے سونے دو"۔یہ کہہ کر وہ بیڈ کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے آج تک تمہیں تنگ نہیں کیا۔۔۔ لیکن اب دل کر رہا ہے کہ تمہیں تنگ کروں"۔وہ دونوں سوٹ کیس سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا۔اور آ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیا۔اور اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکرائی۔

"تم وہ فسوں ہو۔۔۔ جس میں میں پورے ایک سال سے گرفتار ہوں۔۔۔اور ساری زندگی گرفتار ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ تم وہ جادو ہو۔۔۔ جس کا توڑ میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ جو صرف تمہارے ہی پاس ہے۔۔۔ تم میری زندگی میں آئی وہ خوبصورتی ہو۔۔۔ جسکے آگے ہر خوبصورتی ہیچ لگتی ہے"۔عدن کے لبوں نے جب یہ میٹھی سرگوشیاں کیں۔تو مستجاب کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔جو عدن حیدر کو دنیا کی سب سے خوبصورت مسکراہٹ لگی۔اس سے پہلے کہ وہ مسکراہٹ اسے کسی گستاخی کرنے پر مجبور کرتی دروازے پر ناک ہوئی۔

"ظالم سماج۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔دروازہ کھولا تو باہر ملازمہ کھڑی تھی۔

"صاحب جی رخسار بی بی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اس لیے وہ مستجاب بی بی کو بلا رہی ہیں"۔

"ٹھیک ہے وہ آتی ہے"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف مڑا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔اور اپنا دوپٹہ درست کرتی ہوئی رخسار کے کمرے کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے رخسار کو چیک کیا تو رخسار کا بی پی لو ہوا تھا۔

"رخسار تم پریگنینٹ ہو اور تم نے مجھے بھی نہیں بتایا"۔ مستجاب نے اسے دیکھ کر ہلکا سا شکوہ کیا۔

"وہ مجھے۔۔۔ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ راشدہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔

"بی بی ہم تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتے تم تو ہماری خوشیوں کی قاتل ہو۔۔۔پورا سال ہو گیا ہے تمہاری گود بلکل سونی ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ تمہارا منحوس سایہ میری بہو پر پڑے۔۔۔یہ تو پاگل ہے جس نے تمہیں بلا بھیجا"۔راشدہ اسے دیکھ کر انگارے چبانے لگ گئی۔تو مستجاب نے بڑی مشکل سے اپنے جذبات کو قابو کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جواب تو میں آپ کو بڑے اچھے طریقے سے دے سکتی ہوں لیکن آپ عدن کی ماں ہیں۔۔۔اس لیے اب آپ کا لحاظ کر جاتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ ملازمہ کی طرف مڑی۔

"تو نہ کرو لحاظ۔۔۔تم جیسی زبان دراز لڑکی پر یہ لفظ سوٹ نہیں کرتا"۔راشدہ بیگم پھر سے شروع ہو چکی تھی۔لیکن مستجاب نے اس کی کسی بھی بات کا جواب نہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ملازمہ کو ضروری ہدایات دے کر اپنے کمرے کی جانب چلی آئی۔عدن سونے کے لئے لیٹ چکا تھا۔

"کیا ہوا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے"۔وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹ گئی تو عدن کچھ پریشان ہوا تھا۔بے ساختہ اس کے قریب آیا۔

"رخسار کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں ذرا بی پی لو ہوا تھا۔۔۔وہ پریگننٹ ہے۔۔۔اور مجھے اس لیے نہیں بتایا گیا کہ آپ کی والدہ کی نظر میں منحوس ہوں۔۔۔۔۔جس کی گود پورے ایک سال سے سونی پڑی ہے"۔وہ غصے میں سب کہتی چلی گئی۔اس کی آخری بات پر عدن کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔جس پر مستجاب کو بڑی تپ چڑھی تھی۔

"میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے جو تم ایسے مسکرا رہے ہو"۔

"بولنا تھا ناں کہ تھوڑے مہینوں بعد میری بھی گود ہری ہو جائے گی"۔وہ کمفرٹر اس کے اوپر دیتے ہوئے شرارت سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن مجھے پہلے ہی بڑا غصہ آیا ہوا ہے تم مزید میرا دماغ خراب مت کرو"۔ مستجاب یہ کہہ کر اس کی طرف سے کروٹ لے گئی تھی۔

"یار تمہیں میری ماں کی کڑوی کسیلی بات میری وجہ سے برداشت کرنی ہوں گی۔۔۔پلیز ان سے بد تمیزی مت کرنا۔۔۔یہ میری ریکویسٹ سمجھ لو"۔ وہ اس کے بازو پر اپنا چہرہ ٹکاتے ہوئے بولا۔

"صرف تمہاری وجہ سے چپ کر کے آ گئی ہوں۔۔۔اچھا اب میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔ تم بھی سو جاؤ"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو عدن بھی چپ کر کے لیٹ گیا۔ماں کے رویے سے تو وہ بھی پریشان تھا کیونکہ مستجاب راشدہ کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے کہ جس سے راشدہ اور مستجاب کے درمیان جاری جنگ اختتام پذیر ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★*********★

صبح رضا بخاری کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ ابھی تک سو رہا تھا۔جائشہ نے دو تین دفعہ آواز بھی دی لیکن وہ نہ اٹھا۔ پھر وہ سر جھٹک کر تیار ہونے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

تیار ہو کر وہ رضا کے پاس آ بیٹھی جو بڑے آرام سے سو رہا تھا۔

"میں آفس جا رہی ہوں۔۔۔آپ کب آئیں گے"۔وہ اس کو بازو سے ہلاتے ہوئے بولی۔تو ایک دم سے رضا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

"آج کیا سارا دن سونے کا ارادہ ہے۔۔؟ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔تو ایک ہلکا سا تبسم رضا کے لبوں کو چھو گیا۔

"بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔لیکن اب ٹھیک ہو گئی ہے"۔وہ اٹھ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں جا رہی ہوں آپ ناشتہ کر کے آجائیے گا"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"میرے ساتھ چلنا۔۔۔دس منٹ میں فریش ہو کے آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ واش روم میں گھس گیا۔وہ باہر نکلا تو جائشہ ایک ضروری فائل کا مطالعہ کر رہی تھی۔

"چلیں"۔وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے آپ ناشتہ کریں پھر چلتے ہیں"۔وہ فائل کو بیگ میں رکھتے ہوئے بولی۔

"ناشتہ کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تم آجاؤ میں تمہارا گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ گاڑی میں آبیٹھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی چلی آئی۔

"آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔تو رضا نے سامنے سے نظریں ہٹا کر ایک لمحے کو اسے دیکھا۔

"ہاں بولو"۔

"میں چاہ رہی تھی کہ مدثر کا نکاح کومل سے کر دوں۔۔۔اس سلسلے میں میری مدثر سے بات ہوئی ہے۔۔۔جس پر وہ بہت خوش ہوا ہے۔۔۔اور میں نے کومل سے بھی پوچھا تھا اس نے بھی اپنی رضامندی دے دی ہے"۔وہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔

"اچھا تو آج کل بیگم صاحبہ رشتے کروا رہی ہیں۔۔۔بہت اچھی بات ہے نیک کام میں دیر کیسی"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تو جائشہ کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی۔اس کے پہلی دفعہ اس طرح کے طرز تخاطب پر کچھ حیران بھی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ سے تو جائشہ کو اپنا دل اپنے قابو سے باہر ہوتا ہوا محسوس

Posted On Kitab Nagri

ہوا تھا۔کیونکہ مسکراتے ہوئے رضا بخاری کے ایک گال پر ڈمپل پڑتا تھا۔ جس سے وہ بہت ہی اچھا لگتا تھا۔جائشہ کے سامنے وہ بہت کم ہی مسکراتا تھا بلکہ رانیہ کے جانے کے بعد تو اس نے کبھی رضا بخاری کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی۔رضا بخاری نے اسے دیکھا تو اس نے اپنی نگاہوں کا مرکز بدل دیا۔جس پر اس کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"یو کین کانٹینیو۔۔۔میں نے کچھ نہیں دیکھا"۔رضا ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تو جائشہ حیران ہو رہی تھی۔

"آپ کو ہی دیکھنا تو میرا حق ہے۔۔۔آپ چاہے مجھے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے دیکھ لیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بخاری صاحب"۔جائشہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔اس بات پر رضا بخاری ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا۔تو جائشہ کو لگا کہ ہر طرف کوئی بہار سی آ گئی ہے۔اس کی بھی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

وہ جب آفس میں اکٹھے داخل ہوئے تو کئی نگاہوں کا مرکز بنے کیونکہ وہ آفس بہت کم اکٹھے آتے تھے۔

"بیگم صاحبہ میرے روم میں آئیں ذرا"۔رضا بخاری یہ کہہ کر اپنے کیبن میں داخل ہوا۔اور جائشہ ایک انجانی خوشی محسوس کرتے ہوئے اپنے کیبن میں گئی۔کتنے ہی لمحوں تک اپنے دل کو سنبھالتی رہی۔کیونکہ آج رضا بخاری کی باتیں اسے اندر تک گھائل کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

پھر کچھ ایک دم سے یاد آنے پر افسردہ ہو گئی۔

شاید میرے دکھوں کی کہانی سن کر مجھ پر مہربان ہو رہے ہیں۔یہ سوچ آتے ہی وہ اندر تک ڈسٹرب ہو گئی تھی۔فون پر بیل ہوئی۔

"تمہیں میں نے کیا بولا تھا جلدی آؤ"۔دوسری طرف رضا بخاری نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔تو وہ بوجھل دل کے ساتھ اس کے کیبن میں آئی۔رضا بخاری اپنے سامنے لیب ٹاپ رکھے ہوئے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔اسے دیکھ کر اشارے سے اپنے قریب بلایا۔

"اس کو دیکھنا ذرا اس رپورٹ کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔!اور ابھی شاید کمپلیٹ بھی نہیں ہے۔"۔رضا نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ اس کے قریب آ رکی۔کتنی ہی دیر تک وہ کھڑی دیکھتی رہی۔اور رضا بخاری اسے دیکھتا رہا۔جو پنک کلر میں بالکل پنک گڑیا لگ رہی تھی۔پنک کلر کے اسکاف سے کالے بالوں یہ لٹیں بار بار چہرے پر آ رہی تھی۔جنہیں وہ سرعت سے ساتھ ساتھ پیچھے کر رہی تھی۔ایک دم رضا بخاری بے اختیار ہوا تھا۔اٹھ کر اس کے بالوں کو اس کے کانوں کے پیچھے کیا۔تو اس کے لمس پر جائشہ کی دھڑکن نے بہت زور کی سپیڈ پکڑی تھی۔اس کو دونوں کندھوں سے تھام کر اپنی چیئر پر بٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"آرام سے بیٹھ کر دیکھو"۔یہ کہہ کر وہ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔لیکن اب وہ کیا دیکھتی تھی کیونکہ رضا بخاری اسے بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا۔جس پر وہ جھنجھلا گئی تھی۔

" میں یہ اپنے کیبن میں لے جاتی ہوں۔۔۔آپ کو پوری رپورٹ تیار کر کے دے جاؤں گی"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تھی لیکن رضا نے پھر اس کو کندھوں سے تھام کر چیئر پر واپس بٹھا دیا۔

"کیوں نروس ہو رہی ہو"۔رضا بخاری اب اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں نروس ہونے لگی۔۔۔آپ کے لیپ ٹاپ پر کام کرنے کے لئے آپ کی چیئر پر بیٹھنا ضروری ہے کیا"۔وہ اب رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں ضروری ہے"۔وہ اسے محبت سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہے کہ آج آپ نے ناشتہ نہیں کیا اس لئے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں"۔وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو میں نے کوئی بہکی بہکی بات کی ہی نہیں ہے"۔وہ جائشہ کے بالکل قریب آکر بولا۔جائشہ کے پورے جسم میں جیسے کرنٹ سا دوڑ گیا تھا۔

"مجھے لگ رہا ہے سر آپ جان بوجھ کر میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔۔بہت کام ہے۔۔۔۔اس لیے پلیز مجھے اپنے کیبن میں جانے دیں"۔وہ اب بے بسی سے بولی تھی۔

"میں یہ سب جان بوجھ کر تو نہیں کر رہا جائشہ بلکہ بے اختیاری میں ہی ہو رہا ہے"۔وہ اس پر معنی خیز نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہے کہ ایسی باتیں گھر پر ہونی چاہیے"۔

"مثلاً کیسی باتیں۔۔۔؟کچھ وضاحت کرو گی"۔رضا بخاری مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔تو جائشہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ اسے کیا وضاحت دے۔کیونکہ دونوں کی کیفیت اندر ہی اندر چل رہی تھی۔

"اچھا چلو چھوڑو ان سب باتوں کو تم ایسے کرو تم میرے ہی روم میں شفٹ ہو جاؤ۔۔۔تاکہ مجھے تمہیں بار بار بلانا نہ پڑے"۔ایک دم سے اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولا۔اگر وہ پہلے ایسی بات کرتا تو جائشہ تو ہواؤں میں ہی اڑ اڑ جاتی۔لیکن اب وہ سمجھ رہی تھی کہ رضا بخاری اس پر ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن سر۔۔۔ابھی وہ یہ بولی ہی تھی کہ رضا نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔

"آج سے سر نہیں بلکہ میرا نام لیا کرو"۔رضا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن زیادہ دیر تک اس کی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی۔

"اچھا میں ذرا ضروری کام سے جا رہا ہوں۔۔۔۔دوپہر تک آجاؤں گا۔۔۔اتنی دیر تک تم سب سنبھال لینا"۔یہ کہہ کر وہ اسے حیران کرتے ہوئے اپنے کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور وہ وہ کتنی ہی دیر تک اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوششیں کرتی رہی۔

★*******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن حیدر نے سوات کا اتنی دور کا سفر اپنی گاڑی میں ہی طے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔وہ بڑے خوشگوار موڈ میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ساتھ میں دھیمے سروں پر نصرت فتح علی خان کی خوبصورت غزل لگی ہوئی تھی۔

غم ہے یا خوشی ہے تو

Posted On Kitab Nagri

میری زندگی ہے تو

میری ساری عمر میں

ایک ہی کمی ہے تو

عدن نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس پر ایک بھرپور نظر دوڑائی۔وہ بھی مسکرانے لگ گئی۔

میں تو وہ نہیں رہا

ہاں مگر وہی ہے تو

یہ شعر سننے کے بعد اس نے میوزک بند کر دیا۔

"کیا تم وہی مستجاب ہو۔۔۔میں تو وہ عدن نہیں رہا"۔وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے نفی میں سر ہلا دیا۔جس پر عدن کے لبوں پر مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسی طرح وہ ہنستے مسکراتے اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔کئی گھنٹوں کی مسافت نے دونوں کو تھکا دیا تھا۔کھانا وہ راستے میں کھا چکے تھے۔یہ تین کمروں کا ایک خوبصورت سا فلیٹ تھا۔جو کہ عدن کے دوست کا تھا۔بہت اچھی ترتیب اور سلیقے سے ہر چیز پڑی ہوئی تھی۔موسم میں کافی خنکی تھی۔

"مستجاب تم آرام کرو میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔عدن فریش ہو کر باہر نکلا تو اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ابھی کہاں جا رہے ہو"۔وہ ایک دم سے بدمزہ ہوئی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"کچھ ضروری کام ہے اس لئے جا رہا ہوں۔۔۔ڈونٹ وری تم سو جاؤ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اس کے اوپر کمبل سیدھا کر کے باہر نکل گیا۔ مستجاب تھکی ہوئی تھی وہ تھوڑی دیر بعد ہی سو گئی۔ تقریباً وہ ایک گھنٹے بعد آیا تو اس کو گہری نیند میں پایا۔وہ بھی اس کے قریب لیٹ گیا۔اور کتنی دیر تک اس کی نظریں اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کرتی رہیں۔وہ بھی تھک چکا تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ بھی گہری نیند میں چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

##

Posted On Kitab Nagri

روحی اور ارسلان کے بیچ کے تعلقات بہت کشیدہ چل رہے تھے۔روحی بھی لیٹ نائٹ گھر آتی تھی۔جب کہ میر ارسلان نے اس کی پرواہ کرنی ہی چھوڑ دی تھی۔

ابھی وہ سونے کے لئے لیٹا تھا کہ اس کے نمبر پر اس کے دوست کی کال آئی۔

"ارسلان اپنی وائف کی ہی کچھ خبر لو۔۔۔سیٹھ عامر اس کے پیچھے پاگل ہوا پڑا ہے۔۔۔وہ ادھر آکر اکثر و بیشتر ڈرنک کرتی ہے۔یہ نہ ہو کہ سیٹھ عامر اس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھا لے۔۔۔ابھی وہ اپنے آپ سے بیگانہ ہو کر بیٹھی ہوئی ہے۔سیٹھ عامر اسے شیشے میں اتارنے کی کوشش کر رہا ہے"۔اس کے دوست مرتضیٰ نے اسے فون پر بتایا تو میر ارسلان کی کنپٹیاں غصے سے سلگ اٹھیں۔

"میرے آنے تک تم روحی کا دھیان رکھو۔۔۔میں بس تھوڑی دیر میں پہنچتا ہوں"۔میر ارسلان یہ کہہ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر گیراج کی طرف بڑھا۔اور گاڑی نکال کر پوری سپیڈ سے چلانی شروع کر دی۔اس کی گاڑی آج ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔ایک دو دفعہ اس کی گاڑی کسی دوسری گاڑی سے ٹکرانے بھی لگی تھی لیکن پرواہ کسے تھی۔وہ جلد از جلد وہاں پر پہنچنا چاہتا تھا۔جب وہ کلب پہنچا تو سامنے والا منظر دیکھ کر اس فشار خون ایک دم بلند سطح پر پہنچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

روحی اپنے آپ سے بھی بیگانہ ہو کر صوفے پر دراز تھی۔جبکہ اس کا لباس اس کے خوبصورت جسم کو اور نمایاں کر رہا تھا اور سیٹھ عامر ندیدوں کی طرح اس کے سراپے کو گھور رہا تھا۔وہ بہانے بہانے کبھی اس کا بازو پکڑ رہا تھا اور کبھی ہاتھ۔

روحی کے لبوں پر صرف میر ارسلان کا نام تھا۔

"چھوڑو میر اارسلان کو۔۔۔اس نے تمہاری قدر ہی نہیں کی۔۔۔اسے تمہاری بالکل پروا نہیں ہے۔۔۔مجھے ایک موقع دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ حسن کو خراج پیش کرنا کسے کہتے ہیں"۔سیٹھ عامر خباثت سے بولا۔اتنے میں میر ارسلان اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

اس نے سیٹھ عامر کو اس کے گریبان سے پکڑا اور کھینچ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر دے مارا۔جس پر وہ حواس باختہ ہو کر اسے دیکھنے لگ گیا۔

"تمھاری جرات کیسے ہوئی میری بیوی پر غلط نظر رکھنے کے"۔وہ چیختے ہوئے بولا اتنے میں میر ارسلان کے دوست نے ارسلان کا بازو پکڑ کر اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کبھی بیوی کی خبر ہی لے لو۔۔۔۔جو کتنی دیر تک ادھر بیٹھ کر ہم جیسوں کی آنکھوں کو لبھاتی ہے۔۔۔۔شاید تم میں وہ گٹس نہیں رہے اب میرا ارسلان"۔وہ طنزیہ مسکراہٹ لئے ہوئے بولا۔

"میں تمہاری جان لے لوں گا غلیظ انسان"۔وہ غصے سے کہتے ہوئے آگے بڑھا لیکن اس کے دوست مرتضیٰ نے اسے آکر مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"چھوڑو ارسلان تم بھابھی کو لے کر گھر جاؤ"۔اس نے یہ کہا تو وہ آنکھوں میں شعلے لیے روحی کی طرف بڑھا۔جو بڑے طنز آمیز انداز میں ارسلان کو گھور رہی تھی۔وہ غصے سے کھینچتا ہوا اسے باہر لے کر آیا اور فرنٹ سیٹ پر لا کر پٹخا۔

"چھوڑو مجھے تم بہت گھٹیا ہو ارسلان۔۔۔پتا ہے میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں۔۔۔اور تم میرے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتے ہو"۔روحی بے خودی کے عالم میں یہ سب کہہ رہی تھی۔جبکہ میر ارسلان اذیتوں میں گر گیا تھا۔

اس کی بے توجہیوں نے روحی کو کس مقام پر لا کھڑا کیا تھا۔اس نے روحی کے گرد سیٹ بیلٹ باندھ کر سیدھا ہونے لگا تھا۔کہ روحی نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی لو یو ارسلان"۔یہ کہہ کر وہ قہقہے لگانے لگی۔میر ارسلان نے بڑے آرام سے اپنی گود سے اس کا سر اٹھایا۔ اور گاڑی سٹارٹ کی۔گھر پہنچ کر اس نے اس کے سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اسے سہارا دیتے ہوئے کمرے میں لے آیا۔

"میرے پاس آؤ ناں ارسلان۔۔۔ پتہ ہے میں تمہیں کتنا مس کرتی ہوں۔۔۔۔ تمہیں ڈھیر سارا پیار کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن تم موقع ہی نہیں دیتے"۔وہ اپنی بانہیں پھیلائے ہوئے اسے بلا رہی تھی۔میر ارسلان پاکٹ سے اپنا موبائل نکال کر اور گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کے پاس آیا۔اور اسے پیار سے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"آئی ایم سوری روحی۔۔۔ میں تم سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ کوشش کروں گا کہ اب اپنا رویہ بہتر کروں"۔ وہ اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔تو وہ مسکرا دی۔اور پھر میر ارسلان پر اپنے پیار کی شدتوں کی بارش کرنے لگی۔جس پر وہ ہونق بنا رہ گیا۔کیونکہ وہ کہاں اپنے آپ کو اس کے اتنے پیار کے قابل سمجھتا تھا۔

★*******★*********★

Posted On Kitab Nagri

"گڈ مارننگ مسز"۔عدن بڑے پیار سے مستجاب کو مخاطب کرتے ہوئے بولا تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"کیا ٹائم ہوا ہے عدن"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"دس بج چکے ہیں۔۔۔زوروں کی بھوک لگی ہوئی ہے۔۔ہر چیز فریج میں پڑی ہوئی ہے اٹھ کر ناشتا بنالو"۔عدن حیدر ڈریسنگ کے سامنے اپنے بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے بولا۔بلیک جینز اور وائٹ شرٹ پہنے وہ بڑا اچھا لگ رہا تھا۔

"آج تو بڑا سوئی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ فریش ہونے کے لئے چلی گئی۔پھر اس نے ناشتہ بنایا جو دونوں نے بڑے آرام سے کیا۔ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد عدن ایک بیگ اٹھا لایا۔اور اس کو کھولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس میں کیا ہے عدن"۔اس نے تجسس سے پوچھا تو عدن کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی۔

"اپنی دلہن کے لیے دولہا کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے ایک وائٹ کلر کی خوبصورت فراک اس کے سامنے کی۔جو کہ نہایت ہی خوبصورت تھی۔مستجاب وہ فراک دیکھ کر بڑی خوش ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کتنی خوبصورت ہے۔۔۔واؤ"۔

"میری ڈول سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔۔۔۔تم پہنو گی تو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگے گے۔۔۔اس لئے شام کو یہ پہننا اور ساتھ میں ڈائمنڈ کا سیٹ پہننا۔۔۔میں آج رات تمہیں بہت خوبصورت دیکھنا چاہ رہا ہوں۔۔۔سمجھ رہی ہو ناں میری بات"۔وہ اس کے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا۔مستجاب کو اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے وارفتہ جذبات نظر آ رہے تھے۔وہ بے اختیار مسکرا دی۔لیکن کچھ یاد آنے پر ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔

"عدن تم سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں"۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"کون سی بات۔۔۔؟تم بغیر ہچکچائے ہر بات کر سکتی ہو مستجاب"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر لے آیا اور اس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

"میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ ہم لندن شفٹ ہو جاتے ہیں"۔وہ عدن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو ایک دم سے عدن کے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"اب یہ تمہارے دماغ میں فضول خیال کہاں سے آیا ہے۔۔۔۔میں اپنے ملک میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔۔۔یہاں سے کبھی بھی موو نہیں کروں گا"۔وہ اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے ٹھوس لہجے میں بولا۔تو مستجاب بھی اٹھ گئی۔

"مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو عدن"۔وہ اس کے سامنے آکر بولی۔

"اگر میں اپنی محبت کو ناپ سکتا تو ضرور تمہیں بتاتا۔۔کیونکہ میری محبت لا محدود ہے۔۔۔۔نہ وہ کسی پیمانے میں آسکتی ہے اور نہ میں اپنی زبان سے بیان کر سکتا ہوں"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو کیا اس محبت کی خاطر تم میری بات نہیں مان سکتے"۔وہ اب التجائیہ انداز میں بولی۔

"اگر میں تم سے محبت کرتا ہوں تو یہ زمین میری ماں ہے۔۔۔اور مجھے ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے کہ میں اپنی ماں کو چھوڑ کر جاؤں۔۔۔۔کیونکہ میں اپنے وطن سے بھی بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔اور پلیز اس طرح کی بات آئندہ مت کرنا"۔آخر میں وہ درشتگی سے بولا۔تو مستجاب کو بھی غصہ آگیا۔

"جن سے محبت کی جاتی ہے ان کی بات بھی مانی جاتی ہے عدن"۔وہ تیز لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک کہہ رہی ہو اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔تو یہ بات سمجھ لو میری خوشی یہاں پر رہنے میں ہے"۔وہ سنجیدگی سے بولا

"شام کو تیار رہنا تمھیں لے کر کہیں جانا ہے"۔یہ کہہ کر وہ باہر والے دروازے کی طرف بڑھا۔

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں بھی نہیں جانا عدن"۔یہ کہہ کر وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔تو وہ بھی اسے غصے سے دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔

★*******★********★

آج ملک دلاور کی نیب میں پیشی تھی۔نیب کے سوالات پر وہ بوکھلا کر رہ گیا تھا۔کیونکہ اس کے پاس ان کے سوالوں کے کوئی جوابات نہیں تھے۔جب وہ میڈیا کے سامنے آیا تو میڈیا کے سوالوں کا بھی کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔

میر افتخار اب اپنے بارے میں پریشان تھا۔اس کے نمبر پر سیٹھ عامر کی کال آئی اور اس نے میر ارسلان کی خوب شکایتیں لگائیں۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنے بیٹے کو سمجھالیں میر صاحب۔۔۔میں نے رات کو صرف آپ کی وجہ سے اس کا لحاظ کیا تھا"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو اس نے ملازم کو میر ارسلان کو بلانے بھیجا۔میر ارسلان تھوڑی دیر پہلے ہی بیدار

ہوا تھا۔باپ کے بلاوے کا سن کر کچھ پریشان ہوا تھا۔

"تم نے رات کو سیٹھ عامر پر ہاتھ کیوں اٹھایا تھا ارسلان"۔وہ میر ارسلان کو دیکھ کر غصے سے بولا۔

"شکر کریں صرف ہاتھ اٹھایا ہے اسے قتل نہیں کیا۔۔۔اگر میں اسے قتل بھی کر دیتا تو مجھے افسوس نہ ہوتا"۔ وہ بڑے آرام سے بولا۔

"منہ بند کرو ارسلان میں تمہاری حرکتوں سے تنگ آ چکا ہوں۔۔۔کہاں کہاں سے مجھے شرمندہ کرواؤ گے"۔ میر افتخار تو پہلے ہی تپا ہوا تھا۔ارسلان کی بات نے اس کا میٹر اور ہی گھما دیا۔

"وہ آپ کی بہو اور اکلوتی بھتیجی پر بری نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔اس کو سبق سکھانا ضروری تھا جو بہت ہی کم سکھایا گیا۔۔۔اگر اسے ٹھیک طرح سبق سکھا دیتا تو وہ میری شکایتیں نہ لگاتا پھرتا"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے باپ کو حیران چھوڑ کر سیڑھیاں پھلانگتے ہوں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔روحی فریش ہو کر اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی۔میر ارسلان نے آ کر اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لے لیا۔تو روحی نے تیوریاں چڑھائیں۔

Posted On Kitab Nagri

اوراس سے کی گرفت سے نکلنے کے لیے مزاحمت کرنے لگی۔

"رات کو تو بڑی مہربان ہو رہی تھی۔۔۔۔تمہارے جنون کی نشانیاں دکھا سکتا ہوں"۔وہ شیشے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے بولا۔روحی کو اپنے اوپر افسوس ہونے لگ گیا۔کہ اس نے ڈرنک کیوں کیا تھا۔

"آئندہ تم کلب میں نہیں جاؤ گی۔۔۔اور شراب کو تو بلکل بھی منہ نہیں لگاؤ گی"۔وہ اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا۔اور روحی تڑپ کر اس کی گرفت سے نکلی۔

"تم مجھ پر پابندیاں نہیں لگا سکتے ارسلان میں جو مرضی کروں"۔وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے بولی۔

"کیوں اس طرح سج سنور کر غیر مردوں کی تفریح کا سامان بنتی ہو۔۔اگر رات کو میں وقت پر نہ پہنچتا تو سیٹھ عامر۔۔۔"۔اس سے آگے وہ کچھ بھی کہہ نہ سکا۔

"اپنی بات مکمل کرو ناں ارسلان"۔وہ اب اسے زخمی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا میں مکمل کر دیتی ہوں۔۔۔تم بھی تو میرے جسم کو نوچتے ہو۔۔۔اگر کوئی اور نوچ لے گا تو اس سے کیا فرق پڑے گا"۔وہ چیختے ہوئے بولی تو میر ارسلان کا ایک تھپڑ اس کے گال کو مجروح کر گیا۔

"تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔۔آئندہ تم رات کے ٹائم باہر نکل کر دکھاؤ تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری"۔وہ اسے قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے یہ سب کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اور وہ تیر نشانے پر لگ جانے پر بے ساختہ ہنسنے لگ گئی۔لیکن اس ہنسی میں بھی آنسو تھے۔

★******★*********★

رضا بخاری کافی رات گئے گھر لوٹا تو لاؤنج میں سب بیٹھے ہوئے تھے۔مدثر اور کومل کو آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے دیکھ کر وہ سارا ماجرا سمجھ گیا کہ کون سی ضروری میٹنگ چل رہی ہے۔

"پاپا آنٹی اور انکل مدثر کی شادی ہو گی"۔حنان بھاگ کر رضا سے لپٹ گیا اور خوشی خوشی بتانے لگا۔رضا بخاری بھی زیر لب مسکرانے لگا۔

"اور ہم ڈھولکی بھی بجائیں گے"۔طیبہ جوش میں آکر بولی۔تو جائشہ مسکرانے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چلتا ہوں اپنی ماں کے قریب آیا۔ماں کے کندھے پر سر رکھ دیا۔جس پر مہر النساء نے اپنے بیٹے کا ماتھا چوما۔

"کھانا لگاؤں"۔وہ ایک دم سے صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں ذرا فریش ہو جاؤں کمرے میں ہی لے آؤ"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔تو وہ کھانا ٹرے میں سجا کر کمرے میں لے آئی۔

"تم نے کھالیا"۔وہ تولیے سے بال خشک کرتے ہوئے بولا۔

"ہم سب نے کھالیا ہے آپ ذرا لیٹ ہو گئے ہیں"۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔رضا بخاری شرٹ پہن کر اس کے پاس ہی آبیٹھا۔اور کھانا کھانے لگ گیا۔

"کب ہو رہی ہے شادی پھر مدثر صاحب کی"۔وہ دلچسپی سے بولا۔

"عدن اور مستجاب سے بات کر کے ڈیٹ فائنل کریں گے"۔یہ کہہ کر وہ اپنا موبائل کھول کر اپنی میلز چیک کرنے لگ گئی۔نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو ایک دم رضا بخاری کو سر اٹھا کر دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔جس پر وہ تھوڑا سا نروس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لائٹ سے آسمانی کلر کی خوبصورت شلوار اور سٹائلش قمیص میں دوپٹہ ایک سائیڈ پر ڈالے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ"۔وہ پر اعتمادی سے رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں کوئی اعتراض ہے۔"۔وہ الٹا اسی سے سوال کر گیا تھا۔جس پر وہ ایک لمحے کو گڑ بڑا کر رہ گئی۔

" مجھے کیوں اعتراض ہونے لگا۔وہ سر جھٹک کر پھر موبائل میں گھس گئی۔وہ اب کھانا ختم کر چکا تھا۔برتن سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کر اس کے پاس آبیٹھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔اس لئے دیکھ رہا تھا"۔وہ بازو صوفے کی پشت پر پھیلاتے ہوئے بولا۔ایک لمحے کیلئے جائشہ کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں۔لیکن جلد ہی اس نے اپنے اوپر قابو پالیا۔رضا بخاری اس کے اندر کی صورتحال سمجھنے میں ناکام ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟ صبح سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم مجھ سے گریز برت رہی ہو۔۔۔کیوں جائشہ ؟"وہ اب اپنے دل کی بات زبان پر لے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں آپ سے گریز برتوں گی"۔وہ نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔

"کوئی بات تو ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو۔۔۔جب دور بھاگتا تھا تو قریب آتی تھی۔۔۔اور اب جب کہ میں قریب آنا چاہتا ہوں تو تم دور بھاگ رہی ہو"۔رضا بخاری نے کھل کر وضاحت کی تو ایک لمحے کے لیے وہ پسٹپا کر رہ گئی۔

"سر۔۔۔"ابھی اس کے منہ میں یہ بات تھی کہ رضا بخاری نے پھر اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔

"صبح بھی منع کیا تھا۔۔۔میرے نام سے بلایا کرو۔۔۔اب اگر تم نے سر کہا تو۔۔۔میں تمہارا منہ بند کرنے کے لئے بہت اچھا طریقہ بھی استعمال کر سکتا ہوں جو تمہیں ہمیشہ یاد رہے گا"۔وہ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے بولا۔جائشہ کا خون خشک ھونے لگ گیا۔

"میرا نام بولو"۔وہ اب دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ اٹھاتے ہوئے بولا۔جائشہ کے چہرے پر ایک دم سے لالی اتری تھی۔وہ کہاں اس قربت کی عادی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بولو میرا نام۔۔۔۔! نہیں تو کروں اپنا طریقہ استعمال"۔وہ اپنے ہونٹ اس کے گالوں سے مس کرتے ہوئے بولا

"رضا"۔وہ بے حد گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تو رضا قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"رومانس کے معاملے میں تو بلکل ڈرپوک ہو۔۔۔۔۔پہلے تو بڑی بہادر بنتی تھی۔۔۔۔۔تمہاری وہی بہادری دیکھنا چاہتا ہوں"۔رضا بخاری اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے دراز ہو گیا۔اور بڑے غور اور دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگ گیا۔

"وہ میں نے کچھ کام کرنا ہے"۔وہ بوکھلا کر بولی تھی۔

"یہ ٹائم صرف تمہارے شوہر کا ہے۔۔۔۔سب سے زیادہ ضروری کام تمہارا مجھے خوش کرنا ہے۔۔۔۔۔سمجھ رہی ہو میری بات"۔وہ اپنا چہرہ اٹھا کر اس کے چہرے کے نہایت ہی قریب لاتے ہوئے بولا۔

"پلیز سہ۔۔۔نہیں رضا مجھے تنگ مت کریں"۔بے اختیاری میں پھر وہ سر کہنے لگی تھی کہ زبان دانتوں تلے دبا کر اگلا جملہ بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں نے ابھی تنگ کہاں کیا ہے میری جان"۔رضا نے اس کے دل کی جگہ پر ہاتھ پر رکھا۔جہاں پر اس کی دھڑکنیں سرپٹ بھاگ رہی تھیں۔

"معمول پر لاؤ اس دل کو"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے گال پر ایک بوسہ دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔اور آج وہ رضا بخاری کی بے باکیوں پر بے ہوش ہی ہونے والی تھی۔

"تھوڑی دیر مما کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔اتنی دیر میں اپنے دل کو معمول پر لاؤ۔۔۔۔۔۔کیونکہ اب تم سے دور رہنا مشکل لگ رہا ہے"۔رضا بخاری اس پر ایک معنی خیز نظر ڈالتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور وہ بستر پر گر کر کتنے ہی لمحے اپنی دھڑکنوں کو معمول پر لانے میں جت گئی۔

رضا بخاری آپ کی ایک نگاہ الفت کے لئے تو میں بھی ترسی ہوئی تھی۔لیکن ایسے نہیں۔۔کئی اذیت ناک سوچوں کے در وا ہوے تھے۔اور آنکھوں سے آنسو بھی ٹوٹ کر بکھرے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو وہ رو رہی تھی۔

وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ کیا ہوا ہے۔۔۔ایسے کیوں رو رہی ہو"۔اس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولا۔تو وہ بے اختیار اس کے سینے سے جا لگی اور رونے لگ گئی۔وہ اس افتاد پر گھبرا ہی تو گیا تھا۔

"آپ مجھ پر ترس کھا رہے ہیں ناں۔۔۔میرے ماضی کے دکھوں کا ازالہ کرنے کے لیے"۔وہ روتے ہوئے بولی تو رضا بخاری اس کی سوچ پر کلس کر رہ گیا۔

"یار میں کیوں ترس کھا کر تمہارے قریب آؤں گا۔۔۔تمہاری بے تکی سوچ پر مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کہوں۔۔۔۔۔جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے"۔وہ آرام سے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"میں نے کل آپ کو اپنا ماضی بتایا ہے جس پر آپ کو محسوس ہوا کہ آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اس لئے آج آپ مجھ پر مہربان ہو رہے ہیں"۔اس نے اب کھل کر وضاحت کی تو رضا بخاری کا دل کیا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

"کوئی حال نہیں تمہارا بیوی۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔جب تمہیں یقین آئے گا کہ میں دل سے تمہاری طرف بڑھا ہوں نہ کہ ترس کھا کر۔۔۔تو پھر ہی تمہارے ساتھ کوئی تعلق بناؤں گا۔۔۔ٹھیک ہے اب چپ کر کے سو

Posted On Kitab Nagri

جاؤ۔۔۔اس طرح کے خناس کو دماغ سے نکال باہر پھینکو"۔وہ اسے اپنے برابر لٹاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کو ایک نئی بے چینی نے آگھیرا۔رضا بخاری اس کے پاس سے اٹھ گیا۔

"اب اس وقت کہاں جا رہے ہیں"۔وہ اسے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر بولی۔

"سارا دن کچھ پلان بنائے تھے۔۔۔جن پر تمہاری بے تکی سوچوں نے پانی پھیر دیا ہے۔۔۔اس لیے اب اپنے دل کو معمول پر لانے کے لیے تھوڑا باہر کا چکر لگا کر آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور جائشہ اپنے آپ کو کوسنے لگ گئی۔لیکن سوچوں پر اس کا اختیار کب تھا۔رضا بخاری کا بھی رویہ تو اچانک بدلا تھا۔

★*******★******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شام کو وہ گھر آیا تو مستجاب منہ بنائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔عدن اس کو ایسے ہی بیٹھے دیکھ کر غصے سے سلگ اٹھا تھا۔اور بغیر اس سے بات کیے کمرے میں جا کر لیٹ گیا۔جس پر مستجاب غصے سے اس کے پیچھے چلی آئی۔

"یعنی میری بات بھی نہیں مانی اور غصہ بھی مجھے دکھانا ہے۔

"کہاں سے آرہے ہو"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی کسی گرل فرینڈ سے ملنے گیا تھا"۔وہ آرام سے کہہ کر تکیہ اپنے سر کے اوپر رکھ کر آنکھیں بند کر گیا تھا۔

"میں تمہاری جان لے لوں گی عدن۔۔۔اس طرح کے مذاق مجھے پسند نہیں ہیں"۔وہ اب تکیہ اس کے سر کے اوپر سے اٹھاتے ہوئے بولی۔

"ایک دفعہ لے ہی لو جان تو بہتر ہے۔۔۔قطرہ قطرہ کر کے تو نکال رہی ہو"۔وہ غصے سے اٹھتے ہوئے بولا۔

کیا کچھ سوچ کر آیا تھا کہ وہ تیار ہو کر بیٹھی ہو گی۔لیکن وہ تو اپنی ناراضگی دکھا رہی تھی۔

"میں تمہاری جان نکال رہی ہوں"۔مستجاب صدماتی کیفیت میں چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں میں کیا کہہ گیا تھا۔۔۔کہ میرے آنے تک تیار رہنا۔۔۔کہا تھا کہ نہیں"۔غصے میں اس کی آواز بلند ہو گئی تھی۔

"مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی عدن"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا"۔یہ کہہ کر وہ تکیہ اٹھا کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔اور مستجاب ہونقوں کی طرح ادھر ہی بیٹھی رہ گئی۔

ہائے اللہ ناراض مجھے ہونا چاہیے اور یہ الٹا مجھ سے ناراض ہو کر چلا گیا"۔وہ سارا دن سوچتی رہی کہ وہ ذرا سی ناراضگی دکھائے گی تو وہ اس کی بات مان جائے گا۔لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہہ نکلی تھی۔

"میں بھی تمہیں نہیں مناؤں گی عدن"۔وہ دل ہی دل میں ارادے باندھتے ہوئے بولی۔اور سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن اب نیند کہاں آنی تھی۔ادھر عدن کو امید تھی کہ وہ اس کے پیچھے آئے گی۔لیکن جب وہ نا آئی تو اس کا دل کیا کہ ہر چیز تہس نہس کر دے۔ساری رات دونوں نے کانٹوں پر گزاری تھی لیکن اپنی اپنی انا کے بت میں قید تھے۔دونوں کی آنکھیں دروازے پر لگی رہیں۔مستجاب کو لگتا تھا کہ عدن اس کے پیچھے آئے گا اور عدن کو لگتا تھا کہ وہ اس کے پیچھے آئے گی۔دونوں نے کڑھتے ہوئے رات گزار دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سمجھتا ہے میں اس کے بغیر نہیں رہتی۔۔یہ سوچتے ہوئے کئی آنسو آنکھوں سے نکلے تھے۔اور دل نے گواہی دی تھی کہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

Posted On Kitab Nagri

صبح جب وہ اٹھی تو عدن اپنے لیے ناشتہ بنا رہا تھا۔اپنا ناشتہ لے کر وہ کمرے میں چلا گیا۔اور اس کی طرف دیکھا بھی نہیں۔اس بات پر غصے سے اس کا سر ہی پھٹنے لگ گیا جو رات سے ہی درد کر رہا تھا۔وہ بے اختیار کمرے کی طرف بڑھی۔

"عدن تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔یوں اکڑ دکھاؤ گے تو میں تمہاری منتیں کروں گی"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ ابرو اچکا کر ناگواری سے اسے کئی لمحے دیکھتا رہا۔پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"شاید تم میری محبت کو کچھ زیادہ ہی میری کمزوری سمجھ رہی ہو۔۔۔ابھی تک تم نے میری محبت دیکھی ہے ضد نہیں۔شام تک اپنا موڈ درست کرو۔۔۔یا واپس جانے کی تیاری کر لو۔۔۔جدھر میں تمہیں لے کر جانا چاہتا ہوں بہت اچھے سے تیار ہو کر میرا انتظار کرنا۔۔۔اگر کراچی واپس جانا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔شام تک کا ٹائم دے رہا ہوں فیصلہ کر لو۔۔۔کیونکہ میں یہاں پر اپنے تعلق کو مضبوط کرنے آیا ہوں نا کہ اس طرح کی لڑائیاں لڑ کر کمزور کرنے۔۔۔میں اپنی اتنی ضروری میٹنگز ملتوی کر کے تمہارا پھولا ہوا منہ دیکھنے کے لیے نہیں لے کر آیا۔۔۔اب سوچ لو فیصلہ تم نے کرنا ہے۔۔۔اور میں تمہاری بیرون ملک سیٹل ہونے کی بے جا ضد کبھی بھی نہیں مان سکتا۔۔۔یہ اچھی طرح اپنے مائنڈ میں بٹھا لو۔۔۔شاید اس طرح کی ضد کر کے تم مجھے کھو دو مستجاب"۔اس کا لہجہ برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور آنکھیں سرد تاثرات لیے ہوئے تھیں۔مستجاب اس کی آخری بات سن کر اندر تک کانپ کر رہ گئی تھی۔اس سے پہلے اس نے شادی کے بعد اس کا ایسا لہجہ کہاں سنا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ کہہ کر وہ ٹیبل کو ایک ٹھوکر مارتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔اور وہ ادھر ہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

تیرے عشق نے بخشی ہے سوغات مسلسل

تیرا ذکر ہمیشہ______تیری بات مسلسل

میں محبت میں اس مقام پہ ہوں جہاں

میری ذات میں رہتی ہے تیری ذات مسلسل

عدن کا صبح کا گیا ہوا ابھی تک نہیں لوٹا تھا۔گھڑی شام کے پانچ بجا رہی تھی۔مستجاب کی رو رو کر جان ہلکان ہو رہی تھی۔جوں جوں ٹائم گزرتا جا رہا تھا اس کا دل بھی ساتھ ڈوب رہا تھا۔اس نے کتنی دفعہ عدن کے نمبر پر کال کی لیکن اس نے رسیو نہ کی۔تنگ آ کر عدن نے موبائل ہی آف کر دیا تھا۔اب وہ اسی شش و پنج میں مبتلا تھی کہ آیا وہ تیار ہو جائے یا نہیں۔رہ رہ کر عدن پر غصہ بھی آ رہا تھا۔کیونکہ اب وہ کب اس کی بے رخی برداشت کر سکتی تھی۔

جائشہ نے ایک دو دفعہ عدن کے نمبر پر کال ملائی لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا پھر اس نے مستجاب کا نمبر ملایا۔مستجاب نے جائشہ کا نمبر دیکھ کر فوراً کال ریسیو کر لی۔

Posted On Kitab Nagri

سلام دعا کے بعد جائشہ نے مستجاب کا حال پوچھا تو اسے اس کی آواز بھاری محسوس ہوئی۔

"کیا ہوا مستجاب۔۔؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"۔وہ تشوش سے بولی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں"۔وہ بمشکل اپنے لہجے کو نارمل بناتے ہوئے بولی نہیں تو دل کر رہا تھا کہ وہ خوب سارا روئے۔

"عدن کہاں ہے۔۔؟" جائشہ چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"مجھے نہیں پتا کہاں گیا ہے"۔اس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا جو جائشہ نے بخوبی محسوس کر لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی لڑائی وغیرہ تو نہیں ہوئی"۔جائشہ کو اس کے لہجے سے یہی محسوس ہوا تھا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔مستجاب اب اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ ایسی ہی کوئی بات ہے"۔جائشہ پر یقین لہجے میں بولی۔تو مستجاب نے ایک دم سے اپنے اوپر اختیار کھو دیا اور رونے لگ گئی اور دوسری طرف جائشہ اس کے رونے سے گھبرا گئی تھی۔

"یار بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟بچوں کی طرح رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔تم مجھے اپنی بہن سمجھو نہیں بلکہ میں تمہاری بہن ہی ہوں۔۔۔۔اب مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔!"جائشہ اسے تسلی دیتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"تمہیں بھی خوامخواہ پریشان کر دیا میں نے"۔اب اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"نہیں تم مجھے بتاؤ گی تو میں تمہاری جان چھوڑوں گی"۔جائشہ اصرار کرنے لگی۔تو اس نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اسے سب کچھ بتا دیا۔جس پر جائشہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"تم اتنی ذہین اور اچھی خاصی سمجھدار لڑکی ہو۔۔۔کیوں اتنی بے وقوفیاں کرتی رہی ہو۔۔۔وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے تم اسے کتنا ستا رہی ہو۔۔۔اچھے بچوں کی طرح تیار ہو جاؤ۔۔۔خبردار اب عدن سے لڑنے کی کوشش کی۔۔۔جیسے وہ کہتا ہے ویسے ہی کرو۔۔۔اپنے اس خوبصورت رشتے کو بے جا ضد اور انا کی بھینٹ مت چڑھاؤ"۔جائشہ نے اچھی خاصی اس کی طبیعت صاف کی تو اسے جائشہ پر بھی غصہ آنے لگ گیا۔

"تم خود کو میری بہن کہہ رہی اور حمایت عدن کی کر رہی ہو"۔وہ اب برا مانتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب میری بات کا غصہ مت کرو کیونکہ میں حق بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔میں نے آج تک اتنی محبت کرنے والا انسان نہیں دیکھا۔۔۔ جتنی وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ تمہاری محبت میں اس نے اپنے نفس کو مار دیا۔۔۔ کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔۔۔۔ بالکل بھی یہ معمولی بات نہیں ہے۔۔۔۔اب تمہیں آگے بڑھ کر پہل کرنی ہو گی۔۔۔۔اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہاری بہن بھی تم سے ناراض ہو جائے گی"۔ جائشہ اسے بہت اچھے طریقے سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔ وہ اپنی باتوں میں اتنی محو تھی کہ اسے رضا بخاری کے آنے کا بھی پتا نہ چلا جو بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ایک دم سے نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے ادھر ادھر دیکھا تو رضا دبی دبی مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے میں نے بولا ہے ویسے ہی کرو۔۔۔۔اور اپنی اور عدن کی کچھ تصویریں مجھے ضرور سینڈ کر دینا اوکے اللہ حافظ"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ کیونکہ اب رضا بخاری کے سامنے وہ کیا ڈسکس کرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مستجاب ہونقوں کی طرح فون کو گھورنے لگ گئی۔ پھر دل میں کچھ ارادے باندھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلی گئی۔

★*******★*********★

Posted On Kitab Nagri

جائشہ فون بند کر کے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ رضا بخاری چلتا ہوا اس کے قریب آ پہنچا۔

"دوسروں کو تو بڑے مشورے دیے جا رہے تھے۔۔۔ لیکن اپنے بارے میں کیا خیال ہے محترمہ"۔ وہ اس کی چیئر کو گھماتے ہوئے بولا۔ تو جائشہ کا سانس تو جیسے اٹک کر رہ گیا۔

"آپ میری باتیں سن رہے تھے"۔ آپ وہ برا مناتے ہوئے بولی۔

"میں نے جان بوجھ کر تو نہیں سنی۔۔۔ آپ ہی اپنی باتوں میں اتنی بزی تھی کہ میری آمد کا پتہ ہی نہیں چل سکا"۔

وہ اب اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کہاں رضا بخاری کے اس لب ولہجے کی عادی تھی۔ جو چہرہ پہلے بالکل سپاٹ رہتا تھا۔ اب اس پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ اور یہ صرف جائشہ کی محبت کا اعجاز تھا۔ کہ رضا بخاری اب زندگی کی خوبصورتیوں کو انجوائے کرنا چاہتا تھا۔ اور وہ ساری خوبصورتیاں سمٹ کر بس اسے صرف جائشہ کے وجود میں ہی نظر آ رہی تھی۔ لیکن جائشہ ان سب جذبات کے پیچھے صرف رحم کا جذبہ محسوس کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کھانا کھایا۔۔؟وہ اب چیئر سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"ہاں کھالیا تھا"۔وہ اب اس کی چیئر پر بیٹھے ہوئے بولا۔

"ویسے جائشہ مستجاب کو مشورہ دیا جارہا تھا کہ تم پہل کرو۔۔۔میں نے رات کو پہل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم نے میری کوشش پر پانی پھیر دیا۔۔"۔وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہے یہ آفس ہے۔۔۔ہمارا بیڈ روم نہیں۔۔۔آپ اس طرح کی باتیں کر کے مجھے ڈسٹرب مت کیا کریں"۔وہ اب رخ موڑتے ہوئے بولی۔وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اس کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا۔

"اور جب تم ایسی باتیں کر کے مجھے ڈسٹرب کرتی تھی۔۔۔تب بھی یہ آفس ہی ہوتا تھا نہ کہ ہمارا بیڈ روم"۔رضا بخاری اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کی تو بولتی ہی بند ہو گئی تھی۔کچھ لمحوں تک تو وہ بول ہی نہ سکی۔

"اچھا چلو جلدی کام کمپلیٹ کرو۔۔۔رات کو حنان کو بھی تیار رکھنا ہم کہیں باہر چلیں گے"۔یہ کہہ کر وہ اس پر ایک بھرپور نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔اور جائشہ اتنے دیر تک اپنے دل کی دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوششیں

Posted On Kitab Nagri

کرنے لگ گئی۔ محبت تو وکب سے رضا بخاری سے کرتی تھی لیکن اس طرح کے تجربات بالکل نئے تھے۔نہ وہ اس طرح کی ذو معنی باتوں کی عادی تھی۔اس لئے بہت جلد گھبرا جاتی تھی۔

★*******★*******★

میر ارسلان نے اپنے سب ملازموں کو حکم دیا ہوا تھا کہ جب روحی گھر سے باہر نکلے تو وہ اس کو اطلاع کر دیں۔ ابھی وہ اپنے کسی ضروری بزنس ڈنر میں آیا ہوا تھا کہ اس کے نمبر پر اس کے ملازم کی کال آئی کہ روحی تیار ہو کر باہر نکلی ہے۔اس نے فوراً اپنے ڈرائیور کو فون کیا کہ اس کا پیچھا کرے کہ وہ کہاں جارہی ہے۔

ساتھ وہ اپنا ڈنر کینسل کر کے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔

اس کے ڈرائیور نے بتایا کہ وہ کلب کی طرف جارہی ہے جس پر اس کا خون کھول اٹھا۔وہ بڑی تیزی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔جب روحی نے اپنی گاڑی کلب کے سامنے جا کر کھڑی کی۔اسی وقت میر ارسلان کی گاڑی بھی وہاں پہنچ چکی تھی۔ میر ارسلان جارحانہ انداز سے اپنی گاڑی سے باہر نکلا۔اور روحی کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی میں لے کر آیا۔اور اسے گاڑی کا دروازہ کھول کر سیٹ پر پٹخ دیا۔

"ارسلان اپنی حد میں رہو"۔وہ تقریباً چیختے ہوئے بولی لیکن وہ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی لاک کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تمہیں منع کیا تھاناں کہ اب تم یہاں نہیں آؤ گی۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی تم آئی۔۔۔"۔وہ تقریباً چیختے ہوئے اس کا منہ دبوچتے ہوئے بولا۔

"یو آر ہرٹنگ می ارسلان لیو مائی فیس"۔وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی تو میر ارسلان نے ایک دم سے اس کا چہرہ چھوڑ دیا۔

"اگر یہی سب کچھ کرنا تھا تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔۔۔میں تو پہلے ہی بکھرا پڑا ہوں تم مجھے دہری اذیت کا شکار کر دیتی ہو۔۔۔اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو میرے طور طریقوں پر چلنا ہو گا روحی۔۔۔یہ بات ذہن میں بٹھا لو۔۔۔اور اس طرح کے واہیات کپڑے پہننا بند کر دو"۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اسے سخت لہجے میں بولا۔

"یعنی میں تمہارے مطابق چلوں اور تم میری پرواہ بھی نہ کرو۔۔۔یہ مجھے منظور نہیں ہے"۔وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر تمہیں ایک فیصلہ کرنا ہوگا۔۔۔یا اپنی یہ عیاشی والی زندگی گزار لو یا میرا نام اپنے نام کے ساتھ مٹا دو"۔وہ ایک دم ہی فیصلہ کرتے ہوئے بولا تو روحی کی تو جان سینے میں اٹک کر رہ گئی۔کئی آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بکھرے۔

میر ارسلان نے جب گاڑی اپنے گھر کے گیراج میں جھٹکے سے روکی۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔

"چل رہی ہوں ناں اب میرا ہاتھ کیوں ہرٹ کر رہے ہو۔'یہ کہتے ہوئے روحی کو ایک چکر سا آیا تو وہ گرنے ہی لگی تھی کہ میر ارسلان نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں سے تھام لیا۔اور اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آیا۔ساتھ ہی ڈاکٹر کو فون کیا اس کے اوپر پانی کے چھینٹے مارے۔تو وہ تھوڑا سا کسمسائی۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آئی تو اس نے اس کا تفصیلی چیک اپ کیا۔

یہ میں کچھ ٹیسٹ لکھ کر دے رہی ہوں آپ ان کے کروائیں۔۔اور مجھے لگ رہا ہے کہ خوشخبری ہے۔۔۔آپ باپ بننے والے ہیں"۔ڈاکٹر نے ارسلان کو دیکھتے ہوئے کہا تو میر ارسلان کے رگ وپے میں ایک خوشی کی لہر سرایت کر گئی۔ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی۔جبکہ روحی کا چہرہ بالکل سپاٹ ہر تاثر سے عاری تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو ڈاکٹر صاحب آیئے میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں"۔ یہ کہہ کر وہ ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر تک گیا اور پھر خوشی سے روحی کی طرف آیا۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔پتا ہے روحی میں بہت خوش ہوں۔۔۔ڈاکٹر کی رپورٹ آجائیں پھر پاپا کو انفارم کرتا ہوں"۔ وہ خوشی سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا جو روحی نے جھٹک دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو بتانے کی"۔ یہ کہہ کر وہ بیڈ پر دراز ہو گئی۔ جبکہ میر ارسلان اس کی بات سن کر بالکل چپ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے تم آرام کرو۔۔۔۔میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ سرشار سا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ روحی کا دل کیا کہ وہ ہر چیز کو آگ لگا دے کیونکہ یہ خبر سن کر اسے کوئی بھی خوشی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★********★

فریش ہو کر اس نے عدن کا لائی ہوئی نیٹ کی وائٹ فراک پہنی۔ فراک کے اوپر ہلکا سا سفید موتیوں کا کام ہوا تھا۔ فراک پہن کر وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی تو کئی لمحوں تک خود کو دیکھتی رہ گئی۔ دل ہی دل میں عدن حیدر کی پسند کی معترف ہوئی۔ پہلے تو دل کیا کہ کچھ بھی نہ کرے۔ کیونکہ وہ ویسے ہی اتنی اچھی لگ رہی تھی۔ لیکن کچھ

Posted On Kitab Nagri

سوچتے ہوئے وہ اپنی نوک پلک سنوارنے لگ گئی۔کچھ عدن پر غصہ بھی تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا تو عدن کمرے میں آچکا تھا۔مستجاب کی طرف نظر اٹھی تو پلٹنا ہی بھول گئی۔مستجاب کو اپنے اوپر گہری اور پر تپش نظروں کا احساس ہوا لیکن اس نے اگنور کر دیا۔

"مجھے پتا ہے تم نے صبح کا کچھ نہیں کھایا ہو گا اس لئے کھانا باہر سے لے آیا ہوں۔کھانا نکال کر لے آتا ہوں ۔۔۔میرے آنے تک کھانا کھا لو میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔

یہ کہہ کر عدن حیدر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔تو وہ یہ بھی نہ پوچھ سکی کہ اس نے کھایا ہے کہ نہیں ۔بھوک تو اسے زوروں کی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ وہ سوچنے لگ گئی کہ اسے کھانا کھانا چاہیے کہ نہیں۔عدن کھانا کمرے میں لے آیا تھا۔چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"کھانا ضرور کھا لینا۔۔۔بہت ضروری کام سے ذرا باہر جا رہا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

اسے بھوک تو زوروں کی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ چپ کر کے کھانا کھانے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

میں بھی دیکھتی ہوں تم کتنی دیر تک مجھے ایسے اگنور کر سکتے ہو۔آج اس نے میک اپ کو گہرا ٹچ دیا تھا۔اور جب اس نے اپنے لبوں پر ریڈ لپ اسٹک لگائی۔تو خود کو آئینے میں دیکھ کر مسکرا دی۔

تھوڑی دیر بعد عدن حیدر آیا اور اپنی سفید کلر کی شلوار قمیض لے کر واش روم چلا گیا۔وہ باہر نکلا تو وہ بے مقصد ہی اپنے بالوں کو برش کر رہی تھی۔ براؤن سلکی بال کمر تک لہرا رہے تھے۔عدن آئینے میں مستجاب کے عکس کو دیکھ کر اپنی جگہ پر میسمرائز ہو کر رہ گیا تھا۔مستجاب اب موبائل کھول کر بیٹھ گئی لیکن دھیان سارا عدن کی طرف تھا۔

تیرے جمال کی تصویر کھینچ دوں لیکن

زباں میں آنکھ نہیں آنکھ میں زبان نہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن حیدر نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک خوبصورت بلیک چادر نکالی۔اور مستجاب کی طرف بڑھا۔ڈائمنڈ کا خوبصورت سیٹ بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔اور اس سے بغیر کچھ کہے کانوں میں ٹاپس ڈالے۔اور پھر گلے میں خوبصورت اور نفیس نیکلس ڈالنے کے لیے اس کے بال ایک سائیڈ پر کیے اور پیچھے سے نیکلس کا ہک بند کیا۔اور چادر لے کر اس کے اوپر اوڑھائی۔اس دوران مستجاب کا خون کھولتا رہا۔کیونکہ وہ اس سے بالکل بھی بات نہیں کر رہا تھا۔اور ہاتھ پکڑ کر اس کو باہر لے آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"گاڑی میں بیٹھو میں دروازہ لاک کر کے آرہا ہوں"۔ وہ اسے بغیر دیکھے نارمل لہجے میں بولا۔ تو وہ پیر پٹختی ہوئی گاڑی میں آبیٹھی۔

"کچھ زیادہ ہی غرور آگیا ہے محترم میں۔۔۔۔۔۔مجھے بھی اس طرح تیار نہیں ہونا چاہیے تھا وہ دل ہی دل میں سوچنے لگ گئی۔ وہ گاڑی میں آکر بیٹھا تو اس پر ایک بھرپور نظر ڈالی۔ تو مستجاب نے اپنا رخ شیشے کی طرف کر لیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک خوبصورت مقام پر پہنچے۔ آس پاس درختوں کی ہریالی تھی۔ بیچ میں ایک خوبصورت کاٹیج بنا ہوا تھا۔ عدن نے ایک سائیڈ پر گاڑی روکی۔ اور گاڑی میں سے نکل کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔

وہ اتنی خوبصورت جگہ تھی کہ ایک لمحے کو تو مستجاب دیکھ کر رہ گئی۔ دل ہی دل میں خدا کی قدرت کی معترف ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مسز باہر نکل آؤ کہ اٹھا کر باہر لاؤں"۔ عدن حیدر اسے

دیکھتے ہوئے بولا۔ تو وہ منہ بناتی ہوئی باہر نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ باہر نکلی تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اندر کے مناظر دیکھ کر مستجاب میسمرائز ہو کر رہ گئی تھی۔کاٹیج میں زیادہ تر لکڑی کا کام ہوا تھا۔چھوٹا سا دو کمروں کا خوبصورت کاٹیج تھا۔اندر راہداری میں ہر طرف گلاب کے پھول بکھرے پڑے تھے۔

"اب چادر کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔چادر اتار دو"۔عدن نے یہ کہا تو مستجاب نے اپنے اوپر سے چادر اتاری اور اپنے بال درست کرنے لگ گئی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو"۔وہ اسے نظروں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے بولا اور اسے کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بٹھا دیا۔

"لگتا ہے آج پورا قتل کرنے کا پروگرام ہے"۔اس نے مسکراتے ہوئے کاغذات کی ایک فائل کھول کر اس کے سامنے کی۔

"چھوٹا سا گفٹ ہے تمہارے لئے۔۔۔ان کاغذات پر سائن کر دو۔۔۔یہ چھوٹا سا کاٹیج میں نے تمہارے لئے خریدا ہے"۔عدن نے پینسل اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو وہ کچھ لمحوں تک تو بول ہی نہ سکی۔وہ تو اس جگہ کو دیکھ کر بالکل پاگل ہو رہی تھی۔کیونکہ ایسی جگہیں اسے بہت زیادہ پسند تھیں جو نیچر کے بالکل قریب تھیں۔

"مسز کس سوچ میں ڈوب گئی ہو سائن کرو"۔اس نے یہ کہا تو مستجاب نے ان پیپرز پر سائن کر دیے۔

"یہ تو بہت پیسوں کا ہو گا"۔اس نے پینسل سائٹ پر رکھتے ہوئے عدن کو دیکھا۔جس کی آنکھوں سے آنچ دیتے جذبات نے اسے نگاہیں پھیرنے پر مجبور کر دیا۔

"عدن حیدر کی نگاہوں میں ہر چیز سستی ہے سوائے مستجاب کے۔۔۔۔۔کافی مہینوں سے ایسی جگہ کی تلاش میں تھا۔مجھے پتہ ہے تم اس طرح کے مقامات بہت پسند کرتی ہو"۔وہ اس کے ہاتھ کو اپنے لمس سے مہکاتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کی ہارٹ بیٹ ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔

"بدلے میں مجھے بھی گفٹ چاہیے"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔شوریدہ جزبات نے سر اٹھایا تو عدن نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔دونوں کی دھڑکنیں ساتھ ساتھ چلنے لگیں۔

"پوچھو گی نہیں کون سا گفٹ چاہیے"۔وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی فضول بات ہی بولو گے"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"یہ تو زیادتی ہے مسز"۔وہ منہ بنا کر بولا تو مستجاب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گئی۔اسے ہنستے دیکھ کر عدن بھی کھل کر مسکرایا تھا۔پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔پورے کمرے کو گلاب کی پتیوں سے مہکایا گیا تھا۔بیڈ کی سائیڈوں پر خوبصورت فریش پھول رکھے ہوئے تھے۔کمرے کے خوابناک ماحول کو دیکھ کر مستجاب نے عدن کو دیکھا۔تو اس نے اپنے کندھے اچکائے۔

"یہ سب کچھ تم نے کب ارینج کیا عدن"۔وہ اسے حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"جب سے ادھر آیا ہوں۔۔۔انہیں انتظامات میں تو لگا ہوا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور اگر میں واپس جانے کا کہتی تو پھر تمہارے تو انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے"۔وہ اپنی بھنویں اچکا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا نہیں کچھ یقین سا تھا کہ تم واپس جانے کا فیصلہ نہیں کرو گی"۔وہ اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کے دماغ میں مختلف قسم کی سوچیں آئیں لیکن وہ اس وقت عدن کے ساتھ کوئی بھی ایسی ویسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے ان دونوں کے درمیان کوئی معمولی سی بھی چپقلش ہو۔

"کیا سوچنے لگ گئی ہو"۔وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولا۔اور خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

" تھینکس فار ایوری تھنگ"۔مستجاب مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی۔

"روکھا پھیکا تھینکس تو اب قبول کرنے سے رہا عدن حیدر"۔وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب ایک دم بلش کر گئی۔اور اس منظر کو عدن نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا۔عدن نے مستجاب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا۔

تمہیں جب ملیں کبھی فرصتیں میرے دل سے بوجھ اتار دو______

میں بہت دنوں سے اداس ہوں مجھے کوئی شام ادھار دو________

کسی اور کو میرے حال سے نہ غرض ہے نہ کوئی واسطہ_______

Posted On Kitab Nagri

میں بکھر گیا ہوں سمیٹ دو میں بگڑ گیا ہوں سنوار دو

میری وحشتوں کو بڑھا دیا ہے جدائیوں کے عذاب نے

میرے دل پہ ہاتھ رکھو ذرا میری دھڑکنوں کو قرار دو

مجھے اپنے روپ کی دھوپ دو کہ چمک سکیں میرے خدوخال______

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دو مرے سارے رنگ اتار دو

تمہیں صبح کیسی لگی میری خواہشوں کے دیار میں

جو بھلی لگی تو یہیں رہو اسے چاہتوں سے سنوار دو

وہاں گھر میں کون ہے منتظر کہ ہو فکر دیر سویر کی

Posted On Kitab Nagri

بڑی مختصر سی یہ رات ہے اسی چاندنی میں گزار دو

مستجاب کے ہاتھوں کو اپنی محبت سے مہکاتے ہوئے جب عدن نے یہ اشعار پڑھے۔تو مستجاب کے دل کی حالت عجیب سی ہوگئی۔کیونکہ زندگی میں آنے والا یہی وہ شخص تھا جس سے مستجاب نے ٹوٹ کر محبت کی تھی۔بلکہ عدن نے اسے اتنی محبت دی تھی کہ وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوگئی تھی۔عدن کی آنکھوں میں مچلتے جذبات دیکھ کر مستجاب نے اپنی پیشانی اس کی پیشانی کے اوپر رکھی۔تو عدن کے اندر تک طمانیت کی لہر دوڑ گئی۔عدن نے ایک گستاخی کی تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔جس پر عدن حیدر بے ساختہ ہنسنے لگ گیا۔اور اپنا سر اس کی گود سے نکال کر سیدھا ہو بیٹھا۔اور اس کے کندھے پر سر رکھ کر ایک گہرا سانس خارج کیا۔اور اسے اپنی پناہوں میں لیا۔

"اچھا چلو تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے کب تم اچھی لگنے لگی تھی۔تاکہ تمہیں بھی تو میری بے تابیوں کا کچھ پتہ چلے۔جو میں ایک سال سے اپنی جان پر جھیل رہا ہوں۔۔۔!یہ کہہ کر وہ تھوڑا سا رکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب دادا جان نے نکاح کا بولا تو مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔کیونکہ مجھے تم انتہائی مغرور اور گھمنڈی لڑکی لگی تھی۔خوبصورتی تو میں نے بہت دیکھی تھی۔ایک مرد کے لئے عورت کی خوبصورتی بہت بڑی کمزوری ہوتی ہے۔لیکن میں تھوڑا مختلف قسم کا انسان ہوں۔اللہ نے نکاح میں شاید اتنی طاقت رکھی ہے۔کہ آہستہ آہستہ میرے جذبات بدلنے لگ گئے۔لیکن شاید تم پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔یہی بات میرے لئے تکلیف دہ تھی۔۔۔۔۔۔مجھے تم سے تب محبت ہوئی جب میں نے تمہارے اندر کی خوبصورتی دیکھی مستجاب۔۔۔۔۔۔۔پتا ہے

Posted On Kitab Nagri

تمہارا باطن تمہارے ظاہر سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس باطن کی خوبصورتی نے مجھے تم سے عشق کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔"۔وہ اسکے کانوں میں محبت کا رس گھول رہا تھا۔

"کچھ بولو گی نہیں"۔وہ اس کے چہرے کو نرمی سے خوبصورت لمس سے مہکاتے ہوئے بولا۔ایک خوبصورت مسکراہٹ مستجاب کے لبوں کو چھو گئی۔

"تم بھی مجھے ایسے ہی گھمنڈی اور مغرور انسان لگے تھے لیکن تم اس سے بہت مختلف ہو عدن۔۔۔۔۔۔اور جہاں تک عشق کی بات ہے۔۔۔۔وہ تو تم یکطرفہ آگ میں جل رہے ہو مجھے تو بس تم اچھے ہی لگتے ہو"۔وہ شرارت سے اپنے ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دباتے ہوئے بولی تو عدن نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"ابھی بتاتا ہوں میں تمہیں"۔یہ کہہ کر عدن نے جب اسے اپنے لمس کی شدت سے آشنا کروایا تو وہ عدن کے سینے پر مکے برسانے لگ گئی۔

"تم بہت خراب ہو عدن"۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ خرابی بھی تو تمہاری پیدا کردہ ہے۔۔۔۔۔نہ محبت کا اظہار کرتی ہو اور نہ مجھے کرنے دیتی ہو۔۔۔۔۔بڑی ظالم لڑکی ہو۔۔۔۔لیکن آج تو میں عملی طور پر اظہار کروں گا"۔وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے خود سپردگی کے انداز میں اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔اور عدن نے اسے اپنی قیمتی متاع کی طرح سمیٹ لیا۔

★******★********★

جب رات کو رضا گھر لوٹا تو حنان تو سو چکا تھا۔جبکہ جواد بخاری جائشہ اور اس کی ماں مہرالنساء سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔وہ سب کو مشترکہ سلام کرنے کے بعد اپنی ماں کے پاس آ بیٹھا۔اور جائشہ کا بڑی گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔

"سوری یار آج لیٹ ہو گیا ہوں۔۔۔حنان سو گیا ہے"۔وہ جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا کیونکہ اس نے بولا تھا کہ وہ دونوں اس کے آنے تک تیار رہیں لیکن وہ جلد نہیں آ سکا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔!کھانا لگاؤں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی لیکن رضا بخاری نے اسے منع کر دیا کیونکہ کھانا تو وہ کھا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"علی مجھے تمہارے آفس کے ساری سی سی ٹی وی فوٹیجز چاہیے۔۔۔اس سے واقعے سے کچھ دن پہلے کی اور اب تک کی"۔جواد بخاری رضا کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر تم اس شہر سے کچھ دنوں کے لیے چلے جاؤ۔۔۔تو مجھے یہ کیس سالو کرنے میں تھوڑی آسانی ہو جائے گی۔۔۔اور اپنے کمرے میں بھی کیمرہ لگواؤ اور ہو سکے تو جائشہ کے کمرے میں بھی"۔جواد بخاری پر سوچ انداز میں بولا تو اس کی بات سن کر رضا ایک لمحے کو ٹھٹھک کر رہ گیا۔

"لیکن بھائی کیوں۔۔۔۔"۔وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

"ضرورت ہے اس لئے"۔وہ مبہم انداز میں مسکرایا۔

اسلام علیم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"یعنی آپ ہم دونوں میاں بیوی پر اب نظر رکھیں گے۔۔۔۔کچھ پرائیویٹ بھی بات ہوتی ہے۔۔۔۔"۔رضا سنجیدگی سے بولا تو اس کی بات سن کر جواد اور مہر النساء دونوں ہنسنے لگ گئے۔ جبکہ جائشہ نے شرم سے سر جھکا لیا۔

"یار پرائیویٹ بات کرنے کے لیے تمہارا بیڈروم ہیں ناں۔۔۔۔بس کچھ دنوں کی تو بات ہے"۔جواد بخاری شرارت سے مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے بولا۔تو رضا اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آپ بالکل غلط سمجھے میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔اس طرح جائشہ ریلکس ہو کر کام نہیں کر سکے گی"۔وہ بھی اب وضاحت کرتے ہوئے بولا۔

"تو پھر جائشہ کے کمرے میں رہنے دو تم صرف اپنے کمرے میں کیمرہ لگوالو۔۔۔۔لیکن اگر اس کے کمرے میں بھی لگ جاتا تو بہت اچھا ہوتا"۔جواد بخاری صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے بھائی آپ میرے کمرے میں بھی کیمرہ لگوالیں۔۔۔تاکہ یہ کیس جلد از جلد سالو ہو سکے"۔جائشہ نے اس کی مشکل آسان کی تو اس نے متشکر نظروں سے جائشہ کو دیکھا۔

"گڈ گرل۔۔۔۔رضا بخاری صاحب اپنی بیگم کو لو اور کچھ دنوں تک منظر سے غائب ہو جاؤ۔۔۔جب تک میں نہ بولوں۔۔۔واپس نہیں آنا"۔جواد بخاری رضا کو دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ کی تو جان ہی فنا ہوئی تھی۔

"لیکن بھائی چینل کا کیا بنے گا۔۔۔ہم پہلے ہی اس کی ساکھ بحال کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔۔۔اور جب ہم منظر سے ہی غائب ہو جائیں گے تو چینل تو تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا"۔جائشہ صدمے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسے کہتا ہوں ویسے کرتے جاؤ۔۔۔جب یہ کیس سالو ہو گا تو چینل کی ساکھ خود بخود بحال ہو جائے گی۔۔۔کوشش کروں گا کہ ایک ہفتے بعد تم لوگوں کو بلا لوں۔۔۔اتنے میں تم لوگ انجوائے کرنا۔۔۔کیونکہ کہ اتنے دنوں سے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے کو ٹائم بہت کم دیتے ہو اور بس کام کام کام۔۔۔۔زندگی میں ہر چیز بیلنس سے چلتی ہے۔۔۔اگر بیلنس برقرار نہ رہے تو ہر چیز بگڑ بھی سکتی ہے"۔جواد بخاری دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں بولا۔تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے۔

"ٹھیک ہے بھائی"۔یہ کہہ کر رضا بخاری اپنی جگہ سے اٹھا۔

"حنان میرے پاس ہی رہے گا"۔مہر النساء نے یہ کہہ کر جائشہ کو مزید پریشان کر دیا تھا۔

"لیکن مما میں اس کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں"۔جائشہ مہر النساء کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں بیٹا تم دونوں جاؤ۔۔۔میں اس کو سنبھال لوں گی۔۔۔ویسے بھی تم دونوں ایک دوسرے کو ٹائم کہاں دیتے ہو"۔مہر النساء دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے بولی۔

"لیکن حنان ضد کرے گا"۔جائشہ کسی طور بھی حنان کو چھوڑنے پر تیار نہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں فضول میں ضد کر رہی ہو جائشہ۔۔۔۔اس کے سکول کا بھی ہرج ہو گا۔۔۔۔۔مما اس کو ہینڈل کر لیں گی تم پریشان مت ہو"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاؤ بیٹا اب تم بھی آرام کرو اور حنان کی طرف سے پریشان مت ہو۔۔۔۔میں اس کو سنبھال لوں گی۔۔۔۔بس تم میرے بیٹے کا دھیان رکھو"۔وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بولی تو جائشہ کچھ بھی نہ بول سکی۔

"چلیں مما آپ بھی آرام کریں انشاءاللہ کل ملتے ہیں۔۔۔جائشہ اگر تکلیف نہ ہو تو کافی کا ایک کپ میرے کمرے میں بھیج دو"۔جواد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی اس میں تکلیف کیسی۔۔۔۔!میں ابھی خود لے کر آتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف بڑھی اور جواد بخاری کے لیے کافی بنانے لگ گئی۔کافی بنا کر وہ خود اس کے کمرے میں دے کر آئی۔جواد بخاری فائلوں کا پلندہ اپنے سامنے پھیلائے بیڈ پر بیٹھا تھا

"تھینک یو گڑیا۔۔۔اصل میں تم بہت اچھی کافی بناتی ہوں اس لیے تمہیں بولا"۔وہ کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔بھائیوں کے کام کرتے ہوئے بہنوں کو بہت خوشی ملتی ہے"۔ جائشہ اب نرمی سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"یہ والا بھائی اب تمہیں بہت زیادہ تنگ کرے گا"۔جواد بخاری کافی منہ لو لگاتے ہوئے بولا۔

"میرے لئے بہت آنر کی بات ہو گی"۔وہ کھل کر مسکرائی۔

"اچھا جاؤ اب کافی رات ہو گئی ہے آرام کرو۔۔۔"۔جواد بخاری یہ کہہ کر اپنی فائلوں پر جھک گیا اور وہ اس کے کمرے سے باہر نکل آئی۔جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو رضا بخاری سو چکا تھا۔کتنی دیر تک وہ اس کو دیکھتی رہی۔ اور اس کو دیکھتے دیکھتے ہی وہ بھی نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★*******★

گھر کے ملازم روحی کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔وہ اب تیار ہو کر باہر جانے لگی۔تو ملازم نے گیٹ کھولنے سے انکار کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم صاحب نے بڑی سختی سے منع کیا ہے اس لئے میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں"۔چوکیدار نظر جھکائے ہوئے بولا۔تو وہ پیر پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اور ساتھ ہی میر ارسلان کو فون ملایا۔جو اس نے پہلی ہی بیل پر رسیو کر لیا۔

"ہاں بولو روحی"۔لہجہ بالکل نارمل تھا۔

"ارسلان تم بہت گھٹیا انسان ہو۔میرے باہر جانے پر پابندی لگادی ہے تم مجھے قید کر کے رکھنا چاہتے ہو"۔وہ غصے سے غرائی تھی۔

"میری جان تمہارے لئے زیادہ باہر نکلنا مناسب نہیں ہے۔۔۔اب اپنا خیال رکھو۔۔۔تم نے جہاں بھی جانا ہے میں تمہیں آکر لے جاؤں گا۔۔۔اس لئے ٹینشن مت لو میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔میر ارسلان نے یہ کہہ کر اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر فون بند کر دیا تھا۔اور وہ غصے سے پیچ وتاب کھاتی رہ گئی۔

جب میر اارسلان گھر آیا تو وہ غصے سے اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھ پر پابندی لگانے کی"۔وہ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دھاڑی۔تو وہ تحمل سے اس کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو روحی میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنا بہت سارا خیال رکھو۔یہ بچہ میرے لیے نہایت اہم ہے"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا جو اس نے سختی سے جھٹک دیا۔

"لیکن یہ بچہ میرے لئے بالکل غیر اہم ہے۔۔۔اور میں یہ بچہ نہیں چاہتی"۔وہ بڑے آرام سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ سب کہہ گئی تو میر اارسلان کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔

"ہوش میں تو ہو تم۔۔۔یعنی تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تم اپنا ابارشن کروانا چاہ رہی ہو"۔وہ سرخ انگارہ آنکھیں اس پر ٹکاتے ہوئے بولا۔

"ہاں"۔وہ بڑے آرام سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر تم نے ایسا ویسا کچھ کیا تو روحی میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا"۔وہ غصے سے چیختے ہوئے بولا۔

"گاڑ دو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔کیونکہ جب جب میں اس بچے کو دیکھوں گی مجھے تمہاری درندگی یاد آئے گی۔۔۔اور میں ایسی اذیت نہیں لینا چاہتی"۔وہ میر ارسلان کی طرف دیکھتے ہوئے بغیر ڈرے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو کہ جیسے میرا تمہارے ساتھ نکاح نہیں ہوا تھا"۔میر ارسلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس لڑکی کا کیا علاج کرے۔

"نکاح تو ہوا تھا لیکن تم نکاح کے تقاضوں سے ناواقف ہو۔۔۔بیوی کو محبت چاہیے ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور میں ایک بے جان گڑیا تو نہ تھی ارسلان۔۔۔۔جس سے تم نے بغیر محبت کے اپنی ہوس پوری کی"۔یہ سب کہتے ہوئے اس کا گلا رندھ گیا تو میر ارسلان کا دل کیا کہ اپنے آپ کو ہی کچھ کر لے۔کیونکہ وہ پہلی رات کی بھول اس کی معاف نہیں کر رہی تھی۔جبکہ وہ ہوش وحواس سے بیگانہ تھا۔

"جو بھی ہے تم اس بچے کے ساتھ کچھ بھی نہیں کرو گی۔۔۔۔میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں اب کبھی بھی تمہارے ساتھ اس طرح نہیں کروں گا۔۔۔۔اس رات مجھے ہوش نہیں تھی"۔روحی کو آج پہلی دفعہ وہ تھوڑا شرمندہ دکھائی دیا۔

مطلبی دغاباز انسان اب اپنے بچے پر بات آئی ہے تو کیسے گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا ہے۔یہ سوچ آتے ہی روحی مزید بدگمانیوں میں گھر گئی۔

"تمہاری بے غیرتی کی نشانی دنیا میں نہیں آئے گی میر ارسلان"۔روحی اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی تو میرا ارسلان نے آگے بڑھ کر ایک زبردست قسم کا تھپڑ اس کے گال پر جڑ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جان سے مار دوں گا میں تمہیں۔۔۔تم پر تو کسی بھی بات کا اثر ہی نہیں ہو رہا۔۔۔اگر تم نے اس بچے کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اسی وقت میں تمہیں طلاق دوں گا۔۔۔آپ اگر اس بندھن کو باقی رکھنا ہے۔۔۔تو اس بچے کو تمہیں اس دنیا میں لانا ہو گا۔۔ نہیں تو میں تمہارے ساتھ یہ تعلق ختم کرنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔اس بچے کی سلامتی کے لیے دعائیں کرو تاکہ یہ تعلق بچ جائے"۔وہ غصے سے دھاڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔جبکہ روحی کا دل کیا کہ وہ ہر چیز کو تہس نہس کر دے۔اور بین کر کے روئے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے کمرے کا حشر نشر کر دیا۔

★******★*********★

مختصر کہوں

تو سنو گے

بہت مختصر ہوں

تمہارے بغیر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کچن سے آتی ہوئی کھٹر پھٹر کی آوازیں جب مستجاب کے کانوں میں پڑیں تو وہ بیدار ہو گئی۔عدن کمرے میں کہیں نہیں تھا۔اس نے ٹائم دیکھا تو دن کے 12 بج چکے تھے۔

اتنا ٹائم آ گیا ہے۔یہ سوچتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھ کر سلیپر پہننے لگی۔دروازے کے پاس آ کر دیکھا تو عدن ناشتہ بنا رہا تھا۔ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔وہ اس کی کتنی کیئر کرتا تھا۔اس کے محبت کرنے کے انداز میں بھی ایک احتیاط تھی۔اس نے اسے چھوا بھی تو ایسے جیسے کہ وہ کانچ کی گڑیا ہو۔ذرا سخت ہاتھوں لگنے سے کہیں ٹوٹ ہی نہ جائے

اس نے اپنا بیگ ڈھونڈنا چاہا۔لیکن وہ کہیں نہیں ملا۔اس نے وارڈروب کا دروازہ کھولا جس میں اس کے کپڑے ہینگ کیے ہوئے تھے۔عدن کی ان عنایات پر جیسے وہ کھل اٹھی تھی۔پتہ نہیں کب اس نے کپڑے بیگ سے نکال کر الماری میں رکھے تھے۔مستجاب نے ایک وائٹ کلر کی خوبصورت شارٹ شرٹ اور ساتھ میں بلیک ٹراؤزر نکال کر واش روم میں جا گھسی۔تھوڑی دیر بعد وہ آئی تو عدن ٹیبل پر ناشتہ لگا رہا تھا۔چھوٹا سا جدید اسٹائل کا خوبصورت اوپن کچن بنا ہوا تھا۔

"گڈ مارننگ مسز"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے ایک خوب صورت مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کیوں ناشتہ بنانے لگ گئے۔۔۔۔مجھے اٹھا دیتے"۔یہ کہتے ہوئے وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔تو وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"گڈ مارننگ نہیں بولو گی"۔عدن اس کے ہاتھ کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"گڈ مارننگ ڈیئر ہزبینڈ۔۔۔۔!اب ٹھیک ہے"۔وہ بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

"ایسا گڈ مارننگ مجھے نہیں چاہیے"۔وہ آنکھوں میں شرارت لئے بولا۔تو وہ بلش کر گئی۔

"اچھا اب ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔ناشتہ تو کرنے دو۔۔۔۔مارننگ تو اب گزر چکی ہے"۔مستجاب سلائیس اٹھاتے ہوئے بولی۔تو عدن بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت ہی خشک قسم کی لڑکی ہو یار۔۔۔۔آج تو کچھ اسپیشل مارننگ بنتی ہے میری۔۔۔۔اس لئے تو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے"۔وہ سلائس پر اب بٹر لگاتے ہوئے بولا۔تو مستجاب قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گئی۔عدن کتنی ہی دیر تک اس کے چہرے کے رنگوں کی خوبصورتی کو اپنے دل میں سموتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تیار ہو جاؤ۔۔۔میں تمہیں بہت ہی خوبصورت جگہوں پر لے کر جانا چاہ رہا ہوں"۔وہ جوس گلاس میں ڈالتے ہوئے بولا۔

"کہاں جانا ہے"۔مستجاب ایک دم ایکسائٹڈ ہوئی تھی۔

"جب لے کر جاؤں گا تو دیکھ لینا کہ ہمارا پاکستان بھی بہت زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔تمہیں لندن کی گلیاں بھول جائیں گی"۔وہ اس کے خوبصورت چہرے پر آنکھیں ٹکاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے لڑکی ناشتہ تو ٹھیک طریقے سے کر لو"۔عدن اس کا تھوڑا سا ناشتہ کرنے پر خاصا بدمزہ ہوا تھا۔

"ابھی دل نہیں کر رہا"۔یہ کہہ کر وہ کمرے میں جانے لگی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا۔

"مسز تم بہت کمزور ہو۔۔۔اپنی ڈائٹ اچھی کرو۔۔۔تاکہ میری محبت کی شدتیں تو جھیل سکو"۔وہ اس کے بالوں کو ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے بولا۔بے ساختہ مستجاب نے عدن کی آنکھوں میں دیکھا۔جہاں شوق کا ایک جہان آباد تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک تو ہوں اب تم مجھے موٹی کرنا چاہ رہے ہو" یہ کہہ کر اس نے اٹھنا چاہا لیکن عدن بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ اسے اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگ گیا۔

"یہ کیا مجھ سے زبردستی کر رہے ہو عدن"۔ وہ برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔

"اتنا نیک اور شریف بندہ کہاں سے ملے گا تمہیں۔۔۔ جو ناشتہ بھی بنائے اور تمہیں اپنے ہاتھوں سے کروائے"۔ وہ اس کے منہ میں سلائس ڈالتے ہوئے بولا۔

"مل تو گیا ہے اب مجھے اور کسی کی خواہش نہیں ہے"۔ مستجاب کی زبان سے بے ساختہ پھسلا تھا۔ جس پر ہلکا سا عدن کا قہقہہ نکلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوہ رئیلی مجھے پانے کے بعد اور کوئی خواہش نہیں رہی"۔ وہ اب اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری۔ جس پر عدن کے جذبات بے لگام ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا مستجاب نے ہمیشہ کی طرح جائے پناہ اسی کو ڈھونڈا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو فاؤل ہوا نہ یار"۔ وہ اب کھل کر مسکرایا تھا۔ وہ اسے اپنے اندر سموتے ہوئے بولا۔ کتنی ہی دیر تک وہ انہیں خوبصورت لمحوں کے حصار میں رہے۔

"پتہ ہے کتنی مدت بعد میری زندگی میں یہ خوبصورت دن آیا ہے۔۔۔ میری محبت میں کبھی بھی کمی نہیں پاؤ گی مستجاب۔۔۔ بلکہ یہ دن بدن اور بڑھے گی۔۔۔ جب ہم بوڑھے بھی ہو جائیں گے۔۔۔ تب بھی تم عدن حیدر کو ایسے ہی پاؤ گی۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔ کچھ بھی مجھ سے مت چھپانا۔۔۔ دل کی ہر بات بلا جھجھک مجھ سے کہہ دینا۔۔۔ مجھے کبھی بھی خائن نہیں پاؤ گی"۔ وہ مستجاب کو اپنی محبت اور اعتماد کا یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"کچھ کہو گی نہیں"۔ وہ اسے اپنے ساتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔ اور اسے لے کر کھڑکی کے پاس چلا آیا۔ پردوں کو سرکایا تو کئی خوبصورت مناظر ان دونوں کی نگاہوں کے سامنے گھوم گئے۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔ ان کے کاٹیج کے دائیں سائیڈ پر ایک چھوٹا سا پانی کا چشمہ تھا۔ جو کہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کو بہت بھلا لگتا تھا۔

"بہت ہی خوبصورت"۔ یہ مناظر دیکھ کر مستجاب کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری تھی۔

"کون میں"۔ عدن اسکے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں باہر دیکھ کر کہہ رہی ہو تمہیں نہیں"۔وہ ابھی تک باہر کے مناظر میں ہی کھوئی ہوئی تھی۔جس پر عدن نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا۔

"میں سمجھا کہ ہماری بیگم صاحبہ ہماری تعریف کر رہی ہے۔۔۔تو کیا میں خوبصورت نہیں ہوں"۔عدن اس کے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہ رہا تھا۔مستجاب نے بھرپور نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔

"بس ٹھیک ہو ڈیئر ہزبینڈ"۔وہ مصنوعی ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔جس پر عدن نے اسے اپنی گرفت میں لیا تھا۔

"میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔میں سچ سننا چاہتا ہوں"۔عدن ایک دم سیریس ہوا تھا۔

"یہ بھی دھونس ہے کہ میں تمہاری تعریف کروں"۔مستجاب کی آنکھوں میں شرارت ہی شرارت تھی۔

"وہ کیا ہے ناں کہ کلر کے معاملے میں تو مجھ سے کافی پیچھے ہو"۔وہ اس کے کھلتے گندمی رنگ پر چوٹ کرتے ہوئے بولی۔جس پر عدن قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سارے زمانے کی لڑکیاں تعریف کریں گی لیکن بیگم نہیں کرے گی"۔وہ اب مصنوعی خفگی سے بولا۔تو مستجاب نے عدن کو بہت محبت سے دیکھا تھا۔

خوبصورت پیشانی۔کھڑی مغرور ناک اور گھنی مونچھوں تلے خوبصورت ہونٹ دراز قد بے شک اور مردانہ وجاہت کا ایک خوبصورت شاہکار تھا۔

"وہ کیا ہے ناں کہ جب محبت ہو جائے تو بری شکل بھی اچھی لگنے لگتی ہے"۔مستجاب کی آنکھوں میں ہنوز شرارت موجود تھی۔

"تو کیا میری شکل بری ہے"۔عدن صدمے سے بولا۔

"اب اتنی اچھی بھی نہیں ہے کہ یہ لڑکی پاگل ہی ہو جائے"۔مستجاب کھلکھلا کر بولی۔عدن نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھا۔اور چہرے پر مصنوعی خفگی طاری کی۔مستجاب کئی لمحوں تک تو اسے دیکھتی رہی۔پھر ایک دم سنجیدہ تاثرات چہرے پر نمودار ہوئے۔

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میرے جیسی تو بڑی ہوں گی۔۔۔۔لیکن عدن حیدر ایک ہی ہے"۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔تو اس بے ساختہ محبت کے اظہار پر عدن نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے جیسی کوئی بھی نہیں ہے"۔وہ اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوے بولا۔تو دونوں کے اندر طمانیت کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"اچھا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔وہ اسے الگ کرتے ہوے بولا۔

"تھوڑی دیر کا مطلب تھوڑی دیر ہی ہونی چاہیے"۔ مستجاب یہ کہہ کر کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔اور عدن دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

★******★*********★

دوسرے دن رضا بخاری جائشہ کو لے کر اسلام آباد آگیا۔جہاں پر رضا بخاری کا اپنا ایک ذاتی خوبصورت تین کمروں کا فلیٹ تھا۔رات کے بارہ بج چکے تھے۔

"کیسا فیل کر رہی ہو"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوے بولا۔

"عجیب سا فیل ہو رہا ہے۔۔۔سارا دن فری کیسے گزرے گا"۔وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"فری کہاں گزرے گا۔۔۔کچھ ضروری میٹنگز رکھوائیں ہیں میں نے۔۔۔۔اگر چاہو تو میرے ساتھ شرکت کر سکتی ہو"۔رضا اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔۔۔! میں میرا دل ہے کہ میں لائیو پروگرام ادھر سے ہی کر لوں"۔جائشہ کے ذہن میں ایک دم سے آیا تھا۔

"یہ بھی ٹھیک رہے گا"۔رضا بخاری اپنے گلاسز اتارتے ہوئے بولا۔

"اچھا کچھ دیر آرام کرنا چاہوں گا۔۔۔تم بھی تھوڑی دیر آرام کر لو"۔یہ کہہ کر وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اور جائشہ شش و پنج میں پڑ گئی۔کہ اسے بھی رضا کے کمرے میں جانا چاہیے کہ نہیں۔اسی وقت رضا نے اسے آواز دی۔تو اس نے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"آجاؤ"۔وہ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔تو ہچکچاتے ہوئے اس کے پاس لیٹ گئی۔

"تم تو ایسے گریز برت رہی ہو۔۔۔جیسے میں کوئی غیر ہوں"۔رضا کہنی کے بل اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے حنان کو کیوں نہیں لیا ساتھ"۔اس نے رضا کی آنکھوں سے مچلتے ہوئے تقاضوں سے گھبرا کر کہا۔رضا کے ہونٹوں پر ایک مبہم سی مسکراہٹ ابھری۔

"تاکہ ہم دونوں کو ایک دوسرے کو ٹھیک طرح سے سمجھنے کا موقع ملے"۔رضا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"وہ تو ہم پہلے ہی ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کہاں سمجھ رہی ہو۔۔۔اب مجھے ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا"۔رضا اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے بولا تو جائشہ کی دھڑکنوں نے تو جیسے اودھم سا مچا دیا تھا۔

"اچھا میں تھک گئی ہوں۔۔۔کچھ دیر سونا چاہوں گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے رضا کی طرف سے کروٹ لی۔تو رضا الجھن میں گرفتار ہو گیا پہلے تو وہ اس کی ایک نگاہ پانے کے لیے کتنے جتن کرتی تھی۔آپ جب رضا بخاری آگے بڑھ رہا تھا تو وہ پیچھے ہٹ رہی تھی۔لیکن نہیں جانتا تھا۔کہ جائشہ ایک شدت پسند لڑکی تھی۔وہ رضا بخاری سے شدید محبت کرتی تھی۔اور یہ چاہتی تھی کہ رضا اس کی محبت میں آگے بڑھے نہ کہ وقتی رحم کے جذبے کے زیر اثر آ کر اس کے پاس آئے۔

جائشہ صبح اٹھ کر ناشتہ بنا رہی تھی کہ رضا بخاری فریش ہو کر آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ دروازہ کھولنے لگا تھا کہ جائشہ اس کے پیچھے آگئی۔

"ناشتہ کر کے جائیں"۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

"دل نہیں کر رہا"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے جائشہ کو دیکھنے سے بھی گریز کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا تھا کہ جائشہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"میں نے کہا ناں کہ آپ ناشتہ کر کے جائیں گے"۔ غصے سے کہتے ہوا اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"کیا اب زبردستی کرو گی میرے ساتھ"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جو یلو کلر کی ہلکی سی کڑھائی والی شرٹ ہے اور یلو ہی ٹراؤزر پہنے بالوں کو کیچڑ میں مقید کیے بغیر دوپٹے کے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

زبردستی نہیں ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں تو ایسے ہی سہی"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ڈائننگ ٹیبل پر لے آئی۔ رضا نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا۔ جس پر جائشہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ایسے اچھی لگتی ہو"۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ جائشہ اور رضا کے چہرے پر دوڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں چاہتی ہوں کہ ان دنوں سائبر کرائم پر پروگرامز کروں۔۔۔آپ کا کیا خیال ہے"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"جو مرضی چاہے کرو۔۔۔لیکن تھوڑا سنبھل کر کیونکہ ہم پہلے ہی کافی مشکل میں گرفتار ہیں"۔رضا چائے کا کپ لبوں کو لگاتے ہوئے بولا۔

"کوشش تو یہی ہوتی ہے لیکن۔۔۔پتا نہیں میں ایک دم اگریسو ہو جاتی ہوں۔۔۔بعض دفعہ اس طرح کے کرائم دیکھ کر مائنڈ آؤٹ آف کنڑول ہو جاتا ہے"۔جائشہ تھوڑا بے بسی سے بولی۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے کہ اس طرح کے جرائم دیکھ کر انسان آؤٹ آف کنڑول ہو جاتا ہے۔۔۔لیکن ہمارے پروفیشن کی یہی تو خوبصورتی ہے کہ ہم کب اور کہاں پر اپنے آپ کو کول رکھیں۔۔۔اور مجرم کو آرام سے اتنا تپائیں کہ وہ وہ بوکھلا کر کچھ نہ کچھ سچ اگل دے۔۔۔۔اور ایک اچھے صحافی کی یہی کامیابی ہوتی ہے۔کہ وہ بڑے آرام سے بڑے سے بڑے مگرمچھ کو اپنے سوالوں کے جال میں پھنسا کر سچ اگلوا لے"۔رضا بخاری بڑے رسان سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے بھی اینکر بنناتھا آپ کیوں نہیں بنے"۔ جائشہ رضا کی بات سے متاثر ہوتے ہوئے بولی۔ تو رضا مسکرا دیا۔

"جھوٹ برداشت نہیں ہے رضا بخاری کو"۔اس نے مختصراً کہا۔

"یعنی آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ آپ مجھے تو کہہ رہے ہیں کہ کول رہو اور اگر آپ کے سامنے جھوٹ بولا جائے تو آپ برداشت نہیں کریں گے"۔ جائشہ ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولی۔ آنکھوں میں بے یقینی سی تھی۔

"تم ٹھیک سمجھی ہو۔۔۔۔ تم تو اپنے شوق سے اس فیلڈ میں آئی ہو جائشہ۔۔۔۔اور تمہارا خواب بھی ایک کامیاب اینکر بننا تھا۔۔۔ جبکہ میں ایک بزنس مین بننا چاہتا تھا۔۔۔اب یہ چینل چلانا بھی پاکستان میں ایک بزنس بن چکا ہے۔۔ میں نے بزنس کی غرض سے یہ چینل شروع نہیں کیا تھا بلکہ اس لیے شروع کیا تھا کہ لوگوں کے سامنے سچ کو لایا جائے۔ لیکن اگر چینل کامیابی سے چلے تو وہ کسی اچھے بزنس سے کم نہیں ہے۔۔۔۔ میں نے بہت سارا سرمایہ لگایا ہے اس چینل میں۔۔۔ لیکن کمایا بھی بہت کچھ ہے"۔ وہ جائشہ کو پہلی دفعہ وضاحت دیتے ہوئے بولا۔ تو وہ تھوڑا سا حیران ہوئی تھی۔

اتنے میں رضا کے موبائل پر بیل ہوئی تو اس نے کال رسیو کی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت محبت کرتے ہوناں اپنے بیٹے سے۔۔۔اگر تم اور تمہاری بیوی نے اپنا جارحانہ رویہ ترک نہ کیا تو تمہارے بیٹے کی جان کی گارنٹی ہم تمہیں نہیں دے سکتے"۔یہ کہہ کر دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔اور رضا بخاری کو لگا جیسے اس کی سانس ہی بند ہو جائے گی۔کیونکہ بیٹے میں تو اس کی سانسیں بستی تھیں۔جائشہ نے ایک دم رضا کی چہرے کی رنگت متغیر ہوتے ہوئے دیکھی تھی

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟کس کا فون تھا۔۔؟جائشہ پریشانی سے بولی۔تو رضا نے ایک دم سے جواد بخاری کا نمبر ملایا تھا۔

"بھائی حنان کو اسی وقت اسکول سے لے کر آئیں۔۔۔ہم آج ہی ادھر پہنچتے ہیں۔۔۔۔اس کی جان کو شدید خطرہ ہے"۔رضا بخاری پریشانی سے بولا۔تو جائشہ کو سب سمجھ آگئی کہ کس کا فون ہو سکتا ہے۔وہ خود بھی بڑی پریشان ہو گئی تھی۔

"یااللہ ہمارے اوپر رحم فرما۔۔۔۔ہمارے حنان کی حفاظت فرما"۔بے ساختہ یہ الفاظ اس کے لبوں سے ادا ہوئے۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔جلد از جلد واپسی کی ٹکٹ کنفرم کروائیں۔۔۔۔میں تو اسے ساتھ لے کر آنا چاہ رہی تھی۔۔۔لیکن آپ نہیں مانے"۔جائشہ رضا کو پریشان دیکھ کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کس کا فون تھا"۔ وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی جو پریشان کھڑا تھا۔

"انہوں نے حنان کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔۔۔ جائشہ میں ہر چیز۔۔۔۔۔ ہر نقصان برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔ لیکن حنان کو کھونے کا تصور ہی جان لیوا ہے۔۔۔ اگر میرے حنان کو کچھ ہو گیا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا"۔ یہ کہتے ہوئے رضا بخاری کا لہجہ بہت بھاری ہو گیا تھا۔ جس پر جائشہ بھی پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔

"آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں"۔ جائشہ رضا بخاری کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ کچھ سوچتے ہوئے رضا نے اپنے سیکریٹری کا فون ملایا۔

"آج ہی واپسی کی ٹکٹ کنفرم کروا دو۔۔۔ جتنی جلدی کی ہو سکتی ہے"۔ رضا نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔ اور جائشہ کی طرف دیکھا۔

"تم تیاری کر لو تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔ اور جائشہ کتنے ہی لمحے بدحواسوں کی طرح ادھر ہی کھڑی رہی۔ حنان کی سلامتی کے لیے دل ہی دل میں دعا کرتے ہوئے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

★******★********★

نیب والے میر افتخار کو بھی گرفتار کرنے کے لئے اس کے گھر پر پہنچ چکے تھے۔میر افتخار غصے سے سلگ اٹھا تھا۔

"میری ایک ساکھ ہے آپ اس طرح یوں میڈیا والوں کو لے کر نہیں آسکتے۔۔۔میڈیا والوں کو باہر بھیجیں"۔میر افتخار غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

"معذرت چاہتے ہیں میر صاحب۔۔میڈیا کو ہم کنٹرول نہیں کر سکتے۔۔۔آپ پلیز ہمارے ساتھ تعاون کریں اور ہمارے ساتھ چلیں"۔نیب آفیسر آگے بڑھ کر بولا۔اتنے میں میر ارسلان گھر میں داخل ہوا۔اور نیب کی ٹیم اور میڈیا والوں کو دیکھ کر سب سمجھ گیا۔

"اب میرے پیچھے سب سنبھال لینا ارسلان۔۔۔یہ نیب والے مجھے زیادہ دیر اندر نہیں رکھ سکتے۔۔۔میں ان سب کو دیکھ لوں گا"۔وہ میر اارسلان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔اندر سے تو اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔لیکن وہ بے بس تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آپ آپ پریشان نہ ہوں پاپا۔۔۔میں سب سنبھالنے کی کوشش کروں گا۔۔ہو سکے تو اپنے جرائم کا اعتراف کرلیں۔۔۔ہو سکتا ہے ضمیر کا بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے"۔اس نے آرام سے اپنے باپ کے پاس آکر کہا۔تو میر افتخار نے خشمگین نگاہوں سے اپنے بیٹے کو گھورا۔

"تم ہوش میں تو ہو ارسلان۔۔۔آپ جتنی زندگی رہ گئی ہے۔۔۔جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزار دوں"۔میر افتخار اس بات پر بہت تپا تھا۔

"میرا کام تھا آپ کو مشورہ دینا آپ کے فائدے کے لئے ہی کہہ رہا ہوں۔۔۔اور ایک خوشخبری آپ کو دیتا چلوں تاکہ جیل میں کچھ دن آپ کے تھوڑے خوشی میں گزریں۔۔۔کہ آپ دادا بننے والے ہیں"۔میر ارسلان نے یہ کہہ کر میر افتخار کو تو خوش کر دیا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو ارسلان"۔میر افتخار خوشی سے چیختے ہوئے بولا۔

"ہاں پاپا میں سچ کہہ رہا ہوں"۔وہ اپنے باپ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جس ری ایکشن کی اسے امید تھی اسی کے مطابق اس کے باپ نے ری ایکٹ کیا تھا۔میر افتخار نے آگے بڑھ کر میر ارسلان کو گلے سے لگا لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تو میں یہی کوشش کروں گا کہ جلد از جلد جیل سے باہر آ کر اپنے پوتے کو گود میں کھیلاؤں"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔اور آرام سے نیب کے آفیسرز کے ساتھ آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔میر اارسلان ایک دم اسے بڑا پریشان ہوا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ کمرے میں آیا تو روحی منہ سر لپیٹے ہوئے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

"کچھ کھایا کہ نہیں"۔وہ اس کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے بولا۔

"میں تمہارے ساتھ بات بھی نہیں کرنا چاہتی ارسلان"۔یہ کہہ کر وہ اس کی طرف سے رخ پھیر گئی تھی۔میر ارسلان نے غصے سے اپنے لب بھینچ لئے۔اور کچھ سوچتے ہوئے کچن کی طرف بڑھا۔ملازمہ سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ پھر روحی میڈم نے صبح کا کچھ بھی نہیں کھایا ہوا۔ارسلان کا دل کیا کہ ابھی جا کر اس کا گلا دبا دے۔لیکن مجبور تھا۔ملازمہ کو کھانے کا کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اور اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔جب فریش ہو کر باہر نکلا تو کھانا ویسے ہی پڑا ہوا تھا اور ملازمہ اس کے سر پر کھڑی روحی کی منتیں کر رہی تھی۔

"میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ جاؤ یہاں سے تو پھر کیوں میرے سر پر سوار ہو"۔روحی غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم جاؤ"۔ میر ارسلان ملازمہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔اور چلتا ہوا آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔اور نوالہ بنا کر روحی کے منہ میں ڈالنے لگا لیکن اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"روحی مجھے سختی پر مجبور مت کرو۔۔۔اگر میں بگڑ گیا تو ساری زندگی میری شکل کو ترسو گی۔۔۔اب چپ کر کے شرافت سے کھانا کھالو"۔ میر ارسلان دبے دبے غصے سے بولا۔ تو روحی کی آنکھوں میں آنسو قطار در قطار نکلنے شروع ہو گئے۔

"یار چپ کر جاؤ کیوں مجھے تنگ کر رہی ہو"۔ وہ بے بسی سے بولا اور ساتھ میں اس کے آنسو صاف کرنے لگ گیا۔ جس سے اس کی آنکھوں میں آنسو اور تیزی سے رواں ہوئے۔ میر ارسلان کے دل کو کچھ ہونے لگ گیا۔ کھانا ایک سائیڈ پر کر کے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔اور کتنی ہی دیر تک اس کی پیٹھ سہلاتا رہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز چپ کر جاؤ روحی میں تم پر کبھی بھی کسی قسم کی سختی نہیں کروں گا"۔ میر ارسلان اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔ اور پھر اپنے ہاتھوں سے اسے کھانا کھلایا۔

"کتنے مطلبی ہو ناں تم ارسلان۔۔۔اب جب بات اپنی اولاد پر آئی ہے تو کس طرح میرے نخرے برداشت کر رہے ہو۔۔۔ نہیں تو تمہارے پاس تو میرے لئے بالکل بھی ٹائم ہی نہیں ہوتا"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کچو کا لگانا بھولی تھی۔ جس پر میر ارسلان ایک لمحے کو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مجھے عزیز ہے اپنی اولاد۔۔۔اور پھر روحی تم بھی میرے لئے اہم ہو"۔وہ اسے پر اعتماد لہجے میں یقین دلاتے ہوئے بولا تو روحی کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ ابھری۔

"پتا ہے میں جتنی اہم ہوں تمہارے لیے۔۔۔ہر وقت جائشہ کے خیالوں میں گم رہتے ہو"۔روحی کی اس بات پر میرارسلان ایک لمحے کو تو تڑپ کر رہ گیا تھا۔

"اب تو میرے خیالوں میں نہیں تھی تم نے یاد کروا کر بہت برا کیا ہے روحی"۔ایک دم سے ہی میرارسلان کی آنکھوں اور چہرے کا رنگ بدلا تھا۔حلق میں کانٹے سے چبھنے لگ گئے۔تو وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★********★

سارا دن عدن نے مستجاب کو خوب گھمایا تھا۔مستجاب کو لگ رہا تھا کہ جیسے یہ دن اس کی زندگی کے خوبصورت ترین دن ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن پاکستان کتنا خوبصورت ہے"۔وہ اس وقت ایک چشمے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جس کا بہتا ہوا صاف اور شفاف پانی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔

"پاکستان میں رہنے والے بھی بڑے خوبصورت ہے میڈم"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں جی وہ تو ہے"۔ مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی اور ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں ایک شرارت آئی۔ تو وہ پانی کے چشمے کے پاس گئی۔اور عدن کیطرف اپنے ہاتھوں سے پانی اچھالنے لگی۔ جس سے وہ نہیں نہیں کرتا رہ گیا۔ لیکن اس نے عدن کو سارا بھگو دیا۔

اور کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔ عدن اس کی خوبصورت ہنسی پر اسے کئی لمحے دیکھتا رہا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مسز۔۔۔آپ۔نے تو شرارت کرلی ہے اب میری باری ہے"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو اٹھا لیا۔

"عدن مجھے نیچے اتارو۔۔۔ تم سارے گیلے ہوئے ہو۔۔۔میرے کپڑے خراب کر دو گے"۔وہ اپنے ہاتھ پاؤں چلاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور تم نے مجھے خراب کر دیا ہے۔۔۔اب نتیجہ تو بھگتنا ہی پڑے گا"۔عدن یہ کہتے ہوئے اسے گھر کے اندر لے آیا۔

اور دروازے کو پاؤں کی ٹھوکر سے بند کیا۔اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے وارفتہ جذبات سے مستجاب ایک دم گھبرا گئی تھی۔

"عدن مجھے سخت قسم کی بھوک لگ رہی ہے"۔وہ اس سے نگاہ چراتے ہوئے بولی۔تو عدن قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

اس نے اپنی شرٹ اتاری اور ٹاول لے کر اس کے قریب آیا۔

"اب صاف کرو۔۔۔"۔وہ ٹاول اسے پکڑاتے ہوئے بولا۔تو وہ ٹاول لے کر اس کے کندھوں کو صاف کرنے لگ گئی۔نگاہ تھی جو جھکی ہوئی تھی۔

"ویسے مسز لگتا نہیں ہے کہ تم نے اتنے سال باہر کی آزاد فضا میں گزارے ہیں۔۔۔بلکل شرمیلی ہو چھوئی موئی کی طرح"۔وہ اسے گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کھانے کے لیے کچھ بنانا ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنا آپ چھڑواتی ہوئی کچن کی طرف چلی آئی۔عدن کے لبوں کو ایک مسکراہٹ چھو گئی۔وہ بھی چینج کر کے کچن میں چلا آیا۔پھر دونوں نے مل کر کھانا بنایا۔

ساتھ ساتھ عدن اپنی محبتوں کے پھول بھی اس کے اوپر نچھاور کرتا رہا۔دونوں کو لگ رہا تھا کہ جیسے ان کی زندگی مکمل ہو گئی ہے۔کھانا کھا کر فارغ ہوے تو ایک دم ہی عدن کے چہرے پر کرب کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔

"ویسے اس بات کا مجھے ہمیشہ دکھ رہے گا مستجاب۔۔۔کہ دادا جان ہماری یہ لائف نہیں دیکھ سکے۔۔۔!کتنی حسرت تھی انہیں کہ وہ ہماری شادی شدہ خوشگوار زندگی دیکھیں۔۔۔اور ہمارے بچوں کو بھی گود میں کھیلائیں۔کتنی حسرت لے کر وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔۔۔لیکن بہر حال اب انکی روح کو سکون ہو گا کہ انھوں نے جس مقصد کے لیے یہ شادی کی تھی۔وہ تو پورا ہو گیا ہے۔۔۔۔اور ہاسپٹل بھی تقریبا تعمیر کے قریب ہے۔۔۔ایسا شاندار ہاسپٹل تو شہر میں بھی کم دیکھنے کو ملے گا۔اس کے لئے بہت سارے عملے کی ضرورت ہو گی"۔عدن پر سوچ انداز میں بولا تو مستجاب کا بھی دھیان اس طرف گیا۔

"ابھی ایک معرکہ تو سر کر لیا ہے اب دوسرا معرکہ سر کرنا ہے"۔مستجاب کا دھیان بھی اس طرف گیا تو پریشان ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن ہمیں ایسے عملے کی ضرورت ہو گی جو بالکل سنسئیر ہو کر کام کرے۔۔۔ڈاکٹر شرجیل اور ڈاکٹر فروا بہت اچھے طریقے سے یہ کام کر رہے ہیں۔۔۔ہمیں اسی طرح کے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے"۔مستجاب یہ کہہ چائے بنانے لگ گئی۔کیونکہ باہر بارش شروع ہو چکی تھی اور ٹھنڈ میں اضافہ ہو گیا تھا۔عدن اپنا فون کھول کر بیٹھ گیا۔لیکن باہر جب بارش میں تیزی آئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا پردہ ہٹا کر دیکھا باہر کا منظر بہت دلفریب لگ رہا تھا۔ایک دم عدن کے اندر کا منظر بھی بہت دلفریب ہو گیا تھا۔مستجاب کو آکر پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا۔

"چائے گر جائے گی عدن"۔وہ چائے ڈالنے لگی تھی۔کہ عدن نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا۔اور پھر آگے بڑھ کر خود ہی دونوں کپوں میں چائے ڈالی۔ایک کپ اسے دیا اور دوسرا خود لے کر دونوں صوفے پہ آبیٹھے۔

"کیسی لگی چائے"۔وہ چائے کی پہلی چسکی لیتے ہوئے بولی۔تو عدن نے بڑی گہری کی نگاہوں سے مستجاب کا جائزہ لیا۔جو اس وقت مہرون کلر کی اسٹائلش شرٹ اور ٹراؤزر میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"چائے بنانے والی اتنی خوبصورت ہو گی تو چائے کیسے اچھی نہیں ہو گی"۔وہ مسکرا کر چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔تو وہ بھی مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے مسز یہ تو چائے ہے اگر تم اپنے ہاتھوں سے زہر بھی دو گی تو وہ بھی میٹھا ہو جائے گا"۔عدن قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

"یہ کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا"۔وہ بھی ہنستے ہوئے بولی۔

"زیادہ تو کچھ ہوا ہی نہیں ہے"۔وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔تو وہ اسکی شرارت سمجھتے ہوئے ونڈو کے پاس چلی گئی۔جہاں پر باہر اندھیرا اچھیل چکا تھا اور بارش اپنے زوروں پر تھی۔رات کی تاریکی میں بارش کی آواز عجیب سا ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔اور عدن نے مستجاب کا رخ اپنی طرف کیا۔تو اس نے عدن کی طرف دیکھا۔دونوں کی دھڑکنوں میں بھی عجیب سا ارتعاش برپا ہوا تھا۔

"اب مجھ سے بھاگنا فضول ہے مسز"۔عدن جذبات سے چور لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کہاں تم سے بھاگ رہی ہوں۔۔۔میرے سارے راستے تم سے ہی شروع ہوتے ہیں اور تم تک ہی ختم ہوتے ہیں عدن حیدر"۔مستجاب نے یہ کہہ کر عدن کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا۔اور اس کی اس بات پر عدن کے رگ و پے میں طمانیت کی ایک گہری لہر دوڑ گئی۔

★**********★*********★

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری اور جائشہ شام تک اسلام آباد سے واپس آچکے تھے۔رضا نے گھر آکر کتنی ہی دیر تک حنان کو پیار کیا تھا۔حنان ایک دم سے گھبرا گیا تھا۔

"پاپا چھوڑیں مجھے"۔رضا بخاری کی گرفت کی شدت کا اثر تھا کہ حنان اس کی گرفت میں کسمسانے لگ گیا۔

"بچہ گھبرا گیا ہے چھوڑدیں اسے۔۔۔ماں بھی اس سے پیار کرنا چاہ رہی ہے"۔جائشہ مسکراتے ہوئے ان دونوں کے قریب آئی اور حنان بھاگ کر جائشہ سے لپٹ گیا۔تو وہ بھی اسے بے تحاشہ پیار کرنے لگ گئی۔

"اچھا ماں کے پیار سے نہیں گھبرا رہے۔۔۔۔مجھ سے گھبرا گئے ہو"۔رضا بخاری مصنوعی خفگی اپنے چہرے پر لاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی اور حنان نے بھی اس کا پورا پورا ساتھ دیا۔مہرالنساء یہ منظر دیکھ کر دل سے خوش ہوئی تھی۔

"بیٹا تم لوگوں نے نہیں آنا تھا ہم یہاں پر موجود ہیں ناں"۔وہ دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔اتنے میں جواد بخاری بھی ادھر ہی آگیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ماما۔۔آپ کو نہیں پتہ کہ وہ کتنے خطرناک لوگ ہیں میں حنان کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا"۔رضا بخاری صوفے پر ماں کے قریب بیٹھے ہوئے بولا۔

"کچھ دنوں تک مما آپ حنان کو لے کر امریکہ چلی جائیں۔۔۔تاکہ یہ پریشر تو ہم سب کے ذہن سے نکلے۔۔۔کہ وہ لوگ حنان کو کوئی نقصان پہنچادیں گے"۔جواد بخاری رضا کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"بھائی آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔میں حنان کو اپنے سے دور نہیں کر سکتا"۔رضا بخاری صدمے سے بولا۔

"جی بھائی یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ہم حنان کے بغیر کیسے رہیں گے یہ تو ہمارے گھر کی رونق ہے"۔جائشہ نے بھی رضا بخاری کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"اس وقت یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ہم سب کی کمزوری یہ بچہ ہے۔۔اور وہ ہماری کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔۔۔اور میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی کسی بھی قسم کی ہماری کمزوری ان کے ہاتھ آئے"۔جواد بخاری اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے بولا۔

"لیکن بھائی۔۔۔ابھی یہ الفاظ جائشہ کے منہ میں تھے۔۔کہ جواد بخاری نے اسے ٹوک دیا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ میں جو کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔۔۔کیونکہ ابھی ہم کسی بھی نقصان کے متحمل نہیں ہو سکتے"۔جواد بخاری فیصلہ کن انداز میں بولا تو رضا بخاری بھی چپ کر گیا جب کہ جائشہ اس کا منہ دیکھنے لگ گئی۔

"جائشہ جواد ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔جوں ہی یہ کیس ختم ہو گا میں حنان کو لے کر پاکستان واپس آ جاؤں گی"۔ مہرالنساء نے بھی اپنے بڑے بیٹے کی اس بات سے بھرپور اتفاق کیا تھا۔

"میں نے انکل مدثر کی شادی بھی دیکھنی ہے"۔حنان منہ بسورتے ہوئے بولا۔تو سب مسکرانے لگے گئے۔

"آپ کی ماما کو کہتے ہیں کہ جلدی سے کوئی انتظام کرے"۔رضا جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے کچھ دنوں تک ان دونوں کو نکاح کا بندوبست کرتے ہیں"۔جائشہ حنان کو گود میں بٹھاتے ہوئے بولی۔

"کچھ دنوں تک نہیں میڈم۔۔۔آپ آج کل میں ہی کوئی انتظام کر لیں تو بہتر ہے۔۔۔کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ حنان اب زیادہ دیر پاکستان رہے"۔جواد بخاری اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔تو جائشہ سوچ میں پڑ گئی کیونکہ عدن اور مستجاب تو ہنی مون کے لئے نکلے ہوئے تھے۔اور جائشہ ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی اور ان کے بغیر یہ نکاح بھی نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں کل آپ کو اس بارے میں بتاؤں گی"۔وہ حنان کے بال سنوارتے ہوئے بولی۔تو مہر النساء حنان کو پیار سے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ دن اس کے دادا بھی اس سے کھیل لیں گے۔۔۔ہم بڑھوں کو اچھی کمپنی مل جائے گی اور ہمیں کیا چاہیئے"۔مہر النساء اب لائٹ سے انداز میں بولی تو سب مسکرانے لگ گئے۔

"کچھ دنوں بعد اس نے آپ کے ساتھ چلے جانا ہے تو اس لئے میں اب اسے اپنے پاس ہی سلاؤں گی"۔یہ کہہ کر وہ حنان کو اٹھا کر اپنے روم کی طرف چل دی۔

"بہت محبت کرتی ہے حنان سے"۔جواد بخاری اسے جاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔تو رضا کی نظروں نے بھی اس کا تعاقب کیا۔

"رضا سے بھی بہت محبت کرتی ہے"۔مہر النساء اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر بولی۔تو جواد بخاری کی مسکراہٹ گہری ہو گئی جبکہ رضا بخاری کے چہرے پر ایک سایہ تھا آکر گزر گیا۔دل ہی دل میں یہ سوچنے لگ گیا محبت تو کرتی ہے لیکن اسے اس پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔جو آتے آتے پتہ نہیں کتنا ٹائم لگے گا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو بیٹا اب تم بھی آرام کر لو"۔ مہر النساء رضا کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ گردن ہلاتے ہوئے اٹھ گیا۔ اور اپنے کمرے میں آیا تو جائشہ حنان کو اپنے سینے سے لگا کر کہانی سنا رہی تھی۔ اور وہ بہت خوش ہو رہا تھا۔

اسے خوش دیکھ کر رضا کے دل میں بھی ایک طمانیت کی لہر دوڑ گئی۔ کپڑے چینج کر کے وہ اپنی جگہ پر آ کر لیٹا۔ اور دونوں کو غور سے دیکھنے لگ گیا۔

"پاپا کو کوئی لفٹ نہیں"۔ وہ حنان کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا جس سے جائشہ بھی آدھی سے زیادہ اس کی گرفت میں تھی۔ لیکن رضا بخاری ایسے محسوس کروا رہا تھا کہ جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہ ہو۔

جائشہ نے اپنے کندھے سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن اسے ایسا لگا کہ جس سے جیسے وہ کسی آہنی گرفت میں ہے۔ رضا نے کن انکھیوں سے جائشہ کو دیکھا۔ تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا حنان بابا آپ کو مجھ سے یہ شکایت ہے کہ میں آپ کی ماما سے پیار نہیں کرتا"۔ وہ دونوں کو دیکھ کر زیر لب مسکراتے ہوئے بولا۔ تو حنان نے بے ساختہ سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں آپ ماما سے بالکل پیار نہیں کرتے"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔تو رضا نے جائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگایا۔اور اس کو اپنے لمس سے مہکانے لگا۔جائشہ اس سیچوایشن پر بے حد گھبرا گئی۔اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن رضا کو اب اس کی گھبراہٹ مزہ دے رہی تھی۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں"۔وہ اب دانت پیستے ہوئے بولی۔

"چھوڑنے کے لیے نہیں پکڑا"۔رضا آنکھوں میں محبت بھرے اسے دیکھ کر بولا۔

"بچے کے سامنے آپ کو کچھ خیال کرنا چاہیے"۔کچھ بن نہ پڑا تو جائشہ حنان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاتھ ہی تو پکڑا ہے یار"۔رضا نے یہ کہہ کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔حنان دونوں کو باری باری پیار کرنے لگ گیا۔

"اچھا جائشہ کل تیار رہنا۔۔۔میں تمہیں تمہاری مما سے ملوانے لے کر جانا چاہتا ہوں اور خود بھی ان سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔میرا خیال ہے کچھ دنوں کے لیے ہم انہیں یہاں پر لے آتے ہیں"۔رضا بخاری جائشہ کو دیکھ کر پر سوچ انداز میں بولا۔

"لیکن وہ نہیں مانے گی"۔جائشہ کو اپنی ماں کا پتا تھا اس لئے وضاحت کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نیند آرہی ہے سونے دو"۔حنان اب باری باری دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگ گئے۔

"ٹھیک ہے بیٹا جی اب ہم تمہیں ڈسٹرب نہیں کرتے۔۔۔سو جاؤ"۔وہ حنان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔تو حنان نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔

★******★********★

قربتوں میں بھی جدائی کے زمانے مانگے

دل وہ بے مہر کہ رونے کے بہانے مانگے

ہم نہ ہوتے تو کسی اور کے چرچے ہوتے

خلقت شہر تو کہنے کو فسانے مانگے___

Posted On Kitab Nagri

یہی دل تھا کہ ترستا تھا مراسم کے لیے

اب یہی ترک تعلق کے بہانے مانگے___

اپنا یہ حال کہ جی ہار چکے لٹ بھی چکے

اور محبت وہی انداز پرانے مانگے_____

زندگی ہم تیرے داغوں سے رہے شرمندہ

اور تو ہے کہ سدا آئینہ خانہ مانگے_____

دل کسی حال پہ قانع ہی نہیں جان فراز

مل گئے تم بھی تو کیا اور نہ جانے مانگے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

تم میری زندگی کا ایسا حساب ہو جس کو کرتے کرتے میں خود تفریق ہو گئی ہوں ملک دلاور۔ساری زندگی میں نے ایک جدوجہد میں گزاری ہے۔ ہمیشہ یہی کوشش کی کہ جائشہ کو تم لوگوں سے دور رکھوں لیکن میری کوئی بھی کوشش کارگر ثابت نہ ہوئی۔ تمہارے اپنے خون نے ہی تمہیں دھول چٹائی ہے ملک دلاور۔۔اور یہ کیسا مکافات عمل ہے۔ جس میں پس کر بھی تمہیں عقل نہیں آرہی۔ فردوس بیگم ٹی وی کے آگے بیٹھ کر یہی سوچے جارہی تھی۔ کیونکہ ٹی وی پر ملک دلاور کے بارے میں خبر چل رہی تھی کہ اس نے اپنے اوپر لگائے گئے سارے الزامات کی پرزور انداز میں تردید کی تھی۔اوراس سب کو اپنے خلاف ایک گھناؤنی سازش قرار دیا تھا۔

جانے کیوں دل کا درد ایک دم سے بڑا تھا۔دل چاہ رہا تھا کہ تسلیم سے ایک ملاقات ہو جائے۔ لیکن وہ ڈرتی تھی۔ کہ کہیں کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے۔ان گزرے ہوئے ماہ وسال میں اس نے تسلیم کو بے پناہ یاد کیا تھا۔ کیونکہ وہ اسے جان سے بڑھ کر عزیز دوست سمجھتی تھی۔ جس کی زندگی کو جہنم سے بچانے کے لئے اس نے اپنی ساری زندگی داؤ پر لگادی تھی۔ جائشہ نے جو ملازمہ رکھ کر دی تھی وہ فردوس کا بہت زیادہ دھیان رکھتی تھی۔ فردوس کو اب کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی۔ لیکن گزرے ہوئے ماہ وسال کی اذیتیں اب بھی اسے رلا دیتی تھیں۔ایسا زہریلا درد اس کے سینے میں ہلکورے لینے لگتا تھا۔ کہ کبھی کبھی فردوس کو لگتا کہ اس کی سانس ہی رک جائے گی۔اور کبھی کبھی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ ملک دلاور کا گریبان پکڑ کر اس سے اپنے بیتے ہوئے ماہ وسال کی اذیتوں کا حساب مانگے۔ اوراس سے پوچھے کہ اس کا کیا قصور تھا جس کی اس نے اسے اس قدر کٹھن سزا دی ہے۔ لیکن اسے پتہ تھا کہ اسکا پوچھنا اسی پر بھاری پڑ سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری جائشہ کو لے کر فردوس سے ملنے آیا تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی۔ جائشہ پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔ بے اختیار فردوس نے بیٹی کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہہ ڈالا۔

رضا بخاری آج فردوس کو کچھ اور ہی رنگ میں ملا تھا۔ وہ پہلے بھی فردوس کی بڑی عزت کرتا تھا لیکن اب اس کے دل میں اس عورت کی عزت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ جس نے تن تنہا اپنی زندگی میں آنے والے آلام و مصائب کا کس قدر بہادری سے مقابلہ کیا نہ صرف بہادری سے مقابلہ کیا بلکہ جائشہ کو اس قدر مضبوط بنا دیا کہ آج وہ اتنی مضبوط تھی کہ سوائے خدا کی ذات سے اور کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔

"آج تم دونوں کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دوں گی"۔ فردوس اٹھتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے منع کر دیا۔

"بس آپ کے ہاتھ کی چائے پینی ہے۔۔۔۔اور میں آج آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔ آج سے آپ ہمارے ساتھ رہیں گی"۔ رضا بخاری اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"بیٹا میں نے پہلے بھی آپ کو اس بات کی وضاحت کی تھی کہ میں ایسے آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی"۔ وہ رضا اور جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جائشہ تو اس معاملے میں چپ تھی۔ کیونکہ وہ اپنی ماں کو فورس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔۔ماں بیٹی کے سسرال میں آکر نہیں رہ سکتی لیکن بیٹے کے گھر پر تو رہ سکتی ہیں ناں۔۔۔پہلے چائے لے کر آئیں پھر بات کرتے ہیں"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔جس سے اس کے ایک گال کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔جائشہ بھی مسکرا دی۔فردوس کچن میں چائے بنانے چلی گئی تو رضا جائشہ کی طرف متوجہ ہوا۔جو ریڈ کلر کی شلوار قمیض اور دوپٹے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔بال پیچھے کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور گلے میں خوبصورت گولڈ کی چین اور ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن پہنے جائشہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"تمہارا بھی فرض بنتا ہے کچھ میرا ساتھ دینے کا چپ کر کے بیٹھی ہوئی ہو"۔رضا اسے دیکھ کر تھوڑا سا ناراض لہجے میں بولا۔

"آپ جانیں اور وہ جانیں مجھے اپنی ماں کا پتا ہے۔۔کہ وہ نہیں مانے گی"۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔

##

"آج تم دونوں کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دوں گی"۔فردوس اٹھتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے منع کر دیا۔

"بس آپ کے ہاتھ کی چائے پینی ہے۔۔۔۔اور میں آج آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہوں۔۔۔ آج سے آپ ہمارے ساتھ رہیں گی"۔رضا بخاری اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا میں نے پہلے بھی آپ کو اس بات کی وضاحت کی تھی کہ میں ایسے آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی"۔ وہ رضا اور جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جائشہ تو اس معاملے میں چپ تھی۔ کیونکہ وہ اپنی ماں کو فورس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔ ماں بیٹی کے سسرال میں آکر نہیں رہ سکتی لیکن بیٹے کے گھر پر تو رہ سکتی ہیں ناں۔۔۔ پہلے چائے لے کر آئیں پھر بات کرتے ہیں"۔ رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔ جس سے اس کے ایک گال کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔ جائشہ بھی مسکرا دی۔ فردوس کچن میں چائے بنانے چلی گئی تو رضا جائشہ کی طرف متوجہ ہوا۔ جو ریڈ کلر کی شلوار قمیض اور دوپٹے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بال پیچھے کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور گلے میں خوبصورت گولڈ کی چین اور ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن پہنے جائشہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارا بھی فرض بنتا ہے کچھ میرا ساتھ دینے کا چپ کر کے بیٹھی ہوئی ہو"۔ رضا اسے دیکھ کر تھوڑا سا ناراض لہجے میں بولا۔

"آپ جانیں اور وہ جانیں مجھے اپنی ماں کا پتا ہے۔۔۔ کہ وہ نہیں مانے گی"۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن شاید تمہیں رضا کا پتہ نہیں ہے ابھی"۔رضا بخاری اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"اچھا جی"۔جائشہ تھوڑے سے طنز سے بولی۔تو رضا بخاری بھی طنزیہ مسکرا دیا۔اتنے میں فردوس چائے اور دیگر لوازمات لے کر آگئی۔اور رضا بخاری کو چائے کا کپ پکڑایا۔

"آپ کے ہاتھ کی یہ چائے روز پینا چاہتا ہوں۔۔۔جائشہ تو بہت بدمزا سی چائے بناتی ہے البتہ کافی اچھی بناتی ہے"۔رضا بخاری اب جائشہ کو چھیڑتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اپنی آنکھیں دکھائیں۔

"سچ کہہ رہا ہوں یار جھوٹ تو نہیں بول رہا"۔رضا بخاری اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے آئندہ میں کبھی بھی آپ کے لئے چائے نہیں بناؤں گی"۔وہ تھوڑے سے غصے سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو میں بھی یہی چاہتا ہوں ناں کہ تم میرے لیے آئندہ چائے نہ بناؤ بلکہ میری ماں ہی میرے لئے چائے بنائے۔۔۔کیوں اماں"۔اب جائشہ سے بات کرتے ہوئے اس نے اپنا رخ فردوس بیگم کی طرف کیا۔فردوس اس کی بات پر مسکرانے لگ گئی۔پتہ نہیں کتنے عرصے بعد وہ اس طرح کھل کر مسکرائی تھی۔جائشہ کو دیکھ کر دل میں کتنی ہی دعائیں مانگ لی تھیں کہ اللہ ان دونوں کو ایسے ہی ہمیشہ خوش رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں میں حاضر ہوں"۔فردوس دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اس کے لیے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔اور میں انکار نہیں سننا چاہتا اماں"۔اس نے فردوس کو دیکھتے ہوئے جائشہ کے لب و لہجے میں جیسے وہ اپنی ماں کو بلاتی تھی ایسے ہی بلایا۔فردوس بیچاری شش و پنج میں مبتلا ہو گئی کہ وہ اب کیا کرے کیونکہ رضا بخاری اتنے پیار سے کہہ رہا تھا۔

"بیٹا آپ پلیز مجھے فورس مت کریں"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"میں تو کروں گا۔۔۔اور بہت محبت سے کروں گا۔۔۔آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا"۔رضا بخاری بھی اپنے نام کا ایک تھا۔فردوس نے مدد طلب نظروں سے جائشہ کی طرف دیکھا۔

"اس کی طرف مت دیکھیں۔۔۔آپ کا بیٹا آپ سے سوال کر رہا ہے۔۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ کی زندگی میں آنے والے دکھوں کا کچھ تو مداوا ہو۔۔۔۔ماما حنان کو لے کر کچھ دنوں کے لیے امریکہ جا رہی ہیں۔۔۔۔اور ہمارا گھر بالکل ویران ہو جائے گا۔۔۔۔اور جب تک ہمارے اوپر یہ کیس چل رہا ہے آپ کی جان کو بھی خطرہ ہے۔۔۔۔پلیز میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں آپ ہمارے ساتھ چلیں"۔رضا بخاری بڑی محبت سے فردوس کے ہاتھ تھام کر بولا۔تو رضا کی اتنی محبت پر اس کی آنکھیں چھلک پڑیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسا بیٹا ملا ہے۔۔۔۔۔ چلیں جب تک کیس چل رہا ہے میں آپ کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ لیکن بعد میں آپ مجھے فورس نہیں کریں گے"۔فردوس بیگم نیم رضا مند ہوئی تو رضا بخاری مسکرا دیا۔

"لیکن اتنے دنوں تک صائمہ کا کیا بنے گا"۔صائمہ ایک بیوہ عورت تھی اور ایک بچے کی ماں تھی جو فردوس کے ساتھ رہ رہی تھی۔

"آپ ساتھ لے کر جانا چاہ رہی ہیں تو ساتھ لئے چلتے ہیں نہیں تو ادھر ہی رہ لیں۔۔۔۔۔ میں منتھلی خرچہ بھجوا دیا کروں گا۔۔۔ کیوں جائشہ"۔وہ اب جائشہ کی طرف مڑا جو اب تک حیران کھڑی تھی کہ اس کی ماں مان کیسے گئی۔

"ٹھیک ہے آپ ابھی ہمارے ساتھ چل رہی ہیں کچھ ضروری سامان وغیرہ رکھ لیں"۔اس نے فردوس کو دیکھتے ہوئے کہا تو فردوس اپنے کمرے میں چلی گئی دل تو نہیں جا رہا تھا لیکن وہ اپنے بیٹے جیسے داماد کا دل بھی نہیں دکھانا چاہ رہی تھی۔اس لیے اس نے یہی سوچا کہ جب تک کیس چل رہا ہے وہ تب تک ان کے گھر رہ لے گی۔یہ سوچ کر وہ اپنی ضروری چیزیں رکھنے لگ گئی۔

"کیا کہتی ہو بیگم صاحبہ اب"۔وہ داد طلب نظروں سے جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ مسکرانے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"داد تو بالکل آپ کو دوں گی۔۔۔۔ہر ایک کو اپنے بس میں کر لیتے ہیں"۔وہ معنی خیز لہجے میں بولی۔تو رضا بخاری مبہم سا مسکرایا۔

"تمہیں تو ابھی تک اپنے قابو میں کر نہیں سکا"۔رضا بخاری اس کا چہرہ اپنی شہادت انگلی سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔تو وہ کئی لمحوں تک اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

"کر تو لیا ہے اور کیسے کریں گے"۔وہ رضا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پر اعتماد طریقے سے بولی۔

"جھوٹی کہیں کی۔۔۔۔پاس آتا ہوں تو دور بھاگنے لگتی ہو۔۔۔۔جب میں دور بھاگتا تھا۔۔۔تو میرے پاس آ کر تم میرا ایمان خراب کرتی تھی"۔وہ نرمی سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کا کون سا ایمان خراب ہو جاتا تھا"۔اس نے بھی ہلکا سا گلہ کیا تو رضا بخاری کھل کر مسکرایا۔

"ایمان کیا خراب ہونا ہے۔۔۔۔اب تو رضا بخاری کو سارے کا سارا ہی خراب کر دیا ہے۔۔۔۔۔تمہاری کوششیں رنگ لے آئیں ہیں"۔وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا۔وہ اب اسے کیا بتاتی کہ اس کی کوششیں رنگ نہیں لے کر آئیں بلکہ اس کی زندگی میں آنے والے دکھوں کا وہ شخص کا مداوا کرنا چاہتا تھا۔اور اسی لیے اس کی ماں

Posted On Kitab Nagri

کو بھی آج اپنے ساتھ لے جانے پر رضامند کیا تھا۔رضا بخاری کی وہ مقروض ہو گئی تھی۔لیکن محبت کے معاملے میں وہ اپنا حساب سیدھا رکھنا چاہ رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد فردوس اپنی ضروری چیزیں ایک بیگ میں رکھ کرلے کر آئی۔تو ان تینوں نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"آپا آپ آپ پریشان مت ہونا۔۔۔کسی بھی قسم کی کوئی پرابلم ہو تو آپ مجھے فون ضرور کر لینا۔۔۔اور جب ملنے کو دل کرے تو آپ فون کر لیجئے گا میں اپنے ڈرائیور کو بھیجوں گی وہ آکر آپ کو لے جائے گا"۔وہ صائمہ کو تسلی دیتی ہوئی باہر نکل آئی۔

جائشہ اس لیے بھی چپ کر گئی تھی کیونکہ وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ جب تک یہ کیس چل رہا ہے اس کی ماں اس کے ساتھ ہی رہے تاکہ اس کو تسلی رہے۔کیونکہ دشمن ہر طرف سے وار کر رہے تھے۔

★******★**********★

میر ارسلان ان دنوں روحی کو بہت زیادہ ٹائم دے رہا تھا۔وہ صبح آفس جانے سے پہلے اس کو ناشتہ کروا کے جاتا تھا۔اور گھر بھی جلدی آجاتا تھا۔روحی فی الحال چپ تھی۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ میر ارسلان کی نظر میں اس بچے کی کیا اہمیت بلکہ جب اس کی ماما اور پاپا کو پتہ چلا تو وہ بھی خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔میر افتخار بھی خوش تھا۔کچھ میر ارسلان کی دھمکی بھی کام کر گئی تھی۔کہ اگر اس بچے کو کچھ ہو گیا تو وہ اسے ہر تعلق توڑ دے گا اور

Posted On Kitab Nagri

اسے پتہ تھا کہ وہ کس قدر ضدی انسان ہے۔آج میر ارسلان اسے کہیں باہر لے کر جانے کا کہہ کر گیا تھا۔لیکن وہ کسلمندی سے پڑی رہی۔کیونکہ اس کو بہت زیادہ وہ ووميٹنگ ہو رہی تھی کوئی بھی چیز کھاتی تو اسی وقت الٹی کر دیتی۔اپنے ارد گرد مخصوص کلون کی مہک محسوس کی تو آنکھیں کھول کر دیکھا وہ اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"تیار کیوں نہیں ہوئی ابھی تک میں تمہیں کہہ کر گیا تھا اور فون بھی کیا تھا کہ تم میرے آنے تک تیار رہنا"۔وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ارسلان میری طبیعت بالکل بھی ٹھیک ہے نہیں ہے۔۔۔پھر کبھی سہی"۔وہ بیزار سے لہجے میں بولی۔تو کچھ سوچتے ہوئے وہ وارڈروب کی طرف بڑھا۔اور بہت ڈھونڈنے سے اسے ایک شلوار قمیض ملی۔

"اٹھو شاباش کپڑے چینج کرو اور تھوڑا سا تیار ہو جاؤ"۔وہ اس کی طرف تنقیدی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا جو ہر وقت نک سک سے تیار رہتی تھی اب بالکل ہی اپنی حالت سے بیگانی لگ رہی تھی۔

"ارسلان پلیز۔۔۔!

"روحی پلیز"۔وہ بھی اسی لہجے میں بولا تو ایک مسکراہٹ روحی کے لبوں کو چھو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم تیار نہ ہوئی تو یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔دس منٹ دے رہا ہوں جلدی سے تیار ہو جاؤ"۔یہ کہہ کر وہ فون اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔روحی سرشار سی اٹھ کر تیار ہونے لگ گئی۔شلوار قمیض وہ بہت کم ہی پہنتی تھی۔ابھی جب پہن کر تیار ہوئی تو بڑی اچھی لگ رہی تھی۔ارسلان کمرے میں آتے ہوئے کئی لمحے تک اسے دیکھتا رہا۔

"ان کپڑوں میں بہت اچھی لگ رہی ہو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا دوپٹہ اٹھا کر اس کے کندھوں پر اچھے سے دیا۔

"روحی اس دوپٹے کو ایسے لیتے ہیں"۔وہ اس کی طرف دیکھ کر نرمی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"کل میں تمہارے لئے اس طرح کے ڈھیر سارے کپڑے لے کر آؤں گا۔۔۔۔فضول قسم کے کپڑے نکالو اپنی وارڈروب سے باہر"۔وہ اس کی طرف بڑے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

"میرے اتنے مہنگے کپڑوں کو تم فضول سے کپڑے کہہ رہے ہو ارسلان"۔وہ اب کے برا مناتے ہوئے بولی۔

"جو کپڑے عورت کا جسم ڈھکنے میں ناکام رہے میں ان کو فضول ہی بولوں گا"۔یہ کہتے ہوئے ایک دم سے جائشہ کا سراپا نگاہوں کے سامنے آیا۔اس نے جائشہ کو کبھی بے پردہ نہیں دیکھا تھا۔سوائے ایک دفعہ کے جب ملک حسام نے اسے اغوا کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہاں کھو گئے ہو ارسلان۔۔۔شاید تم مجھے جائشہ کی طرح دیکھنا چاہتے ہو"۔وہ بے اختیاری میں یہ سب کہہ گئی تو میر ارسلان کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے۔

"پلیز روحی اب اگر میں اسے بھولنا چاہتا ہوں تو کیوں مجھے یاد کروا رہی ہو"۔ایک دم ہی اس کا لہجہ سرد ہوا تھا۔

"بھولتی ہی تو نہیں وہ تمہیں۔۔۔۔کیا مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے"۔وہ اب ارسلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔تو وہ کئی لمحوں تک وہ روحی کو دیکھتا رہا۔

"سچ سننا چاہ رہی ہو"۔وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں بالکل سچ"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"اگر سچ کہوں تو ظاہری خوبصورتی میں وہ تم سے زیادہ خوبصورت نہیں ہیں۔۔۔۔اور اندر کی خوبصورتی میں وہ تم سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔اب چلو اس سے پہلے کہ ہم دونوں میں کوئی بحث چھڑ جائے اور میں نہیں چاہتا کہ کسی بھی قسم کی کوئی بحث ہو"۔وہ اب اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور اب تمہیں اندر کی خوبصورتی زیادہ ایٹریکٹ کرتی ہے"۔روحی کہاں جان چھوڑنے والی تھی۔

"اگر سچ کہوں تو ہاں۔۔۔تم بھی اگر ایسی خوبصورتی اپنے اندر لے کر آؤ تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارا تعلق بہت زیادہ مضبوط ہو جائے"۔وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"سیدھا کہوں ناں کہ میں جائشہ کی طرح بن جاؤں"۔روحی اپنی کمر سے اس کے ہاتھ نکالتے ہوئے بولی۔

"روحی پلیز اپنا اور میرا موڈ مت خراب کرو۔۔۔۔تم کیوں اسے ہر بات میں گھسیٹ کر لے آتی ہو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔اور اسے بیٹھنے کا بولا۔اور گھوم کا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ تو اس کا نام بھی نہیں لینا چاہتی تھی لیکن بے ساختہ اس کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہو جاتے تھے

"اپنے دل سے ہر وہم اور ڈر کو نکال دو روحی۔۔۔۔!صرف اپنے بچے کے بارے میں سوچو۔۔۔میں تمہارے ساتھ ایک خوشگوار نارمل زندگی گزارنا چاہتا ہوں"۔وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

تو روحی چپ کر کے سامنے سڑک پر دیکھنے لگ گئی۔اس کے ذہن میں بس یہی سوچ بار بار آرہی تھی کہ ارسلان اپنے بچے کی وجہ سے یہ سب کر رہا ہے نہیں تو اس کی زندگی میں روحی کی کوئی ویلیو نہیں ہے۔اور یہ چیز اسے بڑی اذیت میں مبتلا کر دیتی تھی۔

★********★********★

عدن اور مستجاب دونوں بہت خوش تھے۔ان کچھ دنوں میں وہ ایک دوسرے پر پیار کی بارش کرتے رہے۔عدن اسے تقریباً سب ہی خوبصورت مقامات پر لے کر گیا تھا۔راستے میں وہ ایک دو دفعہ ہوٹل میں بھی ٹھہرے تھے۔ مستجاب کو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اسے زندگی میں ہی جنت مل گئی ہو۔وہ اس وقت تک اسکردو کے ایک مقامی ہوٹل میں موجود تھے۔اور باہر کا نظارہ بہت ہی خوبصورت تھا۔عدن اس وقت چائے پی رہا تھا۔اور ساتھ ساتھ ونڈو کے پاس کھڑا ہو کر باہر کا نظارہ بھی کر رہا تھا۔

"کیسا فیل کر رہی ہو مسز"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"سچ بتاؤں کیا فیل کر رہی ہوں"۔وہ اس کے ایک بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی۔تو عدن نے سوالیہ نگاہوں سے اسے مسکرا کر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سچ ہی تو سننا چاہ رہا ہوں میری جان"۔وہ اب اپنی چائے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔جو اس نے بڑے آرام سے اس سے لے کر اپنے ہونٹوں کو لگائی۔اور ایک ہی گھونٹ میں ختم کر دی۔

"جب ٹھنڈی ہو گئی تو مجھے دے دی"۔وہ چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔عدن بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"اچھا چلو چھوڑو اس بات کو سچ بتاؤناں کہ کیسا فیل کر رہی ہو"۔وہ اس کے ہاتھوں سے اپنا بازو نکال کر اسے سیدھا اپنی طرف کھڑا کرتے ہوئے بولا۔

"لگتا ہے کہ زندگی میں ہی جنت مل گئی ہو۔۔۔۔تم جو پاس ہو تو ہر چیز اچھی ہے۔۔۔۔۔خوبصورت ہے۔۔۔۔دلکش ہے۔۔۔۔۔بے حد حسین ہے"۔مستجاب عدن کو دیکھتے ہوئے بڑے پیار اور دل سے بولی تھی۔اس کی اس بات پر عدن بھی کھل کر مسکرایا تھا۔بے اختیار دل خدا کا شکر گزار ہوا تھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ یہ زندگی کے یہ پل ہمیشہ کے لئے ہوں"۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

"اگر میرے اختیار میں ہو تو میں وقت کو یہی روک دوں"۔وہ اس کے بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔اسی وقت عدن کے موبائل پر بیل ہوئی۔تو ان لمحوں کا فسوں ٹوٹا۔

Posted On Kitab Nagri

عدن نے کال اٹینڈ کی دوسری طرف جائشہ تھی۔

"میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا"۔جائشہ کہ لہجے میں ہلکی سی شرارت تھی۔جسکو عدن سمجھ نہیں سکا۔

"نہیں نہیں۔۔۔! بولو جائشہ"۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

"آپ لوگ کب تک آرہے ہیں واپس"۔

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا کیوں۔۔۔؟ خیریت ہے"۔عدن اس کے اس طرح پوچھنے پر تھوڑا سا پریشان ہوا تھا۔

"ہاں خیریت ہی ہے۔۔۔۔ میں دراصل مدثر کا نکاح کومل سے کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔حنان کچھ دنوں کے لیے اپنی دادو کے ساتھ امریکہ جارہا ہے۔۔۔۔اس لیے یہ نکاح ذرا جلدی رکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔اور چاہتی ہوں کے آپ دونوں بھی اس نکاح میں شرکت کریں"۔جائشہ وضاحت دیتے ہوئے بولا تو عدن سوچ میں پڑ گیا۔

"ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔ مسز سے مشورہ کر کے بتاتا ہوں"۔یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔مستجاب سوالیہ نظروں سے عدن کو دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ نے اپنے ڈرائیور مدثر اور کومل کا نکاح رکھا ہے۔۔۔اور چاہ رہی ہے کہ ہم بھی اس نکاح میں شرکت کریں۔۔۔اب تم کیا کہتی ہو۔۔۔اور وہ یہ نکاح جلد از جلد رکھنا چاہ رہی ہے۔۔۔ہو سکتا ہے بیچ میں کوئی بات ہو" وہ مستجاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں واپس"۔ مستجاب نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا تھا۔

"لیکن ابھی تو تمہیں اپنی محبت کی شدتوں سے آگاہ کرنا تھا مسز۔۔۔ابھی تک تو میں نے بڑا نرمی والا رویہ اپنایا ہوا ہے۔۔۔کہ میری نازک سی جان ڈر کر مجھ سے بھاگ ہی نہ جائے"۔وہ اب مستجاب کو دیکھ کر معنی خیز لہجے میں بولا تو وہ اس کے سینے پر مکے برسانے لگ گئی۔

"بہت خراب ہو تم اب چلو واپسی کی تیاری کریں۔۔۔پھر کبھی دوبارہ آجائیں گے"۔وہ سنجیدگی سے بولی تو عدن نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے مسز جیسے تمہاری مرضی۔۔۔۔تیاری کر لو پھر کل تک نکلتے ہیں۔۔۔اور ہاں میں ذرا نیچے جا رہا ہوں۔۔۔تم جائشہ کو بھی ذرا فون کر کے بتا دو"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔تو اس نے جائشہ کا نمبر ملا یا۔

Posted On Kitab Nagri

"اسلام علیکم کیسی ہو"۔

"وعلیکم السلام ڈاکٹر صاحبہ یاد آگئی ہماری۔۔۔۔۔میں تو سمجھ رہی تھی کہ عدن میں ہی کہیں گم ہو گئی ہو"۔ جائشہ دوسری طرف کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی۔تو مستجاب بھی ہنسنے لگ گئی۔

"ابھی کہاں ابھی تو گم ہونا تھا۔۔۔ظالم سماج کا فون آگیا"۔ مستجاب نے بھی جائشہ کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"ہے میں ظالم سماج۔۔۔۔ٹھیک ہے تم لوگ انجوائے کرو میں ان دونوں کا نکاح کر دیتی ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔جائشہ اب سنجیدگی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مذاق کر رہی تھی یار ہم کل تک پہنچ رہے ہیں"۔ مستجاب میں اب سنجیدگی سے بولی۔

"ٹھیک ہے جیسے ہی پہنچو مجھے فون کر دینا۔۔۔اور سید ھا ادھر ہمارے گھر ہی آنا"۔ جائشہ پر زور لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے عدن کو بولوں گی"۔ مستجاب اب ونڈو کے پاس آکر بولی۔اور نیچے دیکھا تو عدن کسی آدمی کے ساتھ کھڑا ہو کر کوئی بات کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں پرسوں نکاح کا پروگرام رکھ لیتی ہوں اور تم دونوں رات کو ادھر ہی آنا"۔ یہ کہہ کر جائشہ نے فون بند کر دیا۔اور مستجاب بڑی فرصت سے عدن کو دیکھنے لگ گئی۔جو بلو جینز اور بلیک شرٹ کے اوپر براؤن لیدر کی جیکٹ پہنے بڑا اچھا لگ رہا تھا۔بے ساختہ کا عدن کی بھی نگاہیں اٹھی تھیں۔تو وہ مسکرانے لگ گیا۔اسی وقت اس نے جیکٹ کی جیب سے موبائل نکالا اور مستجاب کو فون ملایا۔

"مسز اگر مجھے دیکھنے سے فرصت مل جائے تو جانے کی تیاری بھی کر لو۔۔کیونکہ ہمیں صبح صبح نکلنا ہے"عدن خوشگوار موڈ میں بولا۔

"اچھا بڑی خوش فہمی ہے تمہیں۔۔۔میں تو ویسے ہی باہر دیکھ رہی تھی"۔وہ تھوڑا چڑ کر بولی تھی۔

"خوش فہمی نہیں بلکہ یقین ہے۔۔۔کہ تم مجھے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔آتا ہوں تو پاس بیٹھا کر فرصت سے دیکھ لینا۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر ایک فلائنگ کس دی تو مستجاب کی بھی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

تمہیں ہی تو دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا کروں اب اپنے رنگ میں ہی رنگ لیا ہے مجھے۔ یہ سوچتے ہوئے وہ مسکرا دی اور بیگ نکال کر اس میں کپڑے رکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

ملک دلاور اور اپنے ہاسپیٹل میں دیے گئے ڈونیشن کو اپنی ضمانت کے لیے استعمال کر رہا تھا۔اس نے عدالت میں یہ بیان دیا کہ اس نے ایک بہت بڑا فنڈ ہوسپٹل کے لیے دیا ہے۔ہاسپٹل بھی تقریبا تعمیر کے بالکل قریب تھا۔ اور مختلف صحافی گاہے بگاہے اس کو کوریج بھی دے رہے تھے۔اور ملک دلاور اس چیز کو اپنے لئے بھرپور استعمال کر رہا تھا۔اپنے وکیل کے ذریعے اس نے وزیر اعلی تک اس کی کچھ کمزوریاں بھیجی تھیں۔اور ساتھ میں درخواست کی تھی کہ اس کی ضمانت کا جلد از جلد بندوبست کیا جائے۔وزیر اعلی اس چیز کے لئے بوکھلا کر رہ گیا تھا۔تقریبا زیادہ تر سیاستدان ایک دوسرے کی کمزوری اپنے ہاتھ میں اس لیے رکھتے ہیں کہ وقت آنے پر وہ اس کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔اور ملک دلاور بھی اس وقت یہی کر رہا تھا۔اور پھر کیا ہونا تھا ایک رات میں ہی فائلیں غائب کر دی گئیں۔کیونکہ کرسی تو سب کو پیاری ہوتی ہے۔اسے کرسی کے نشے میں ہی کئی سیاستدان فرعون بنتے ہیں۔اور اپنے مطلب کے لئے عوام کے سامنے ووٹ کی بھیک مانگنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ملک دلاور کی بھی ضمانت بلکل قریب قریب ہی تھی۔کیونکہ اس کی کرپشن کے ثبوت مٹانے کی سر توڑ کوششیں جاری تھیں۔

★******★*****★

Posted On Kitab Nagri

دوسرے دن شام تک عدن اور مستجاب کراچی پہنچ چکے تھے۔وہ مستجاب کو لے کر سیدھا اپنے فلیٹ میں آیا تھا۔ جائشہ نے مستجاب سے پرزور اصرار کیا کہ وہ اس کی ماما سے ملنا چاہتی ہے اس لئے وہ اپنی ماما کو بھی ضرور لے کر آئے۔اس لیے مستجاب نے اپنی ماں کو بھی آنے کا کہا تھا۔ تسلیم کومل سے حویلی میں مل چکی تھی۔اس لئے اس کے نکاح میں شریک ہونے کی بلا جھجک حامی بھر لی تھی۔ تسلیم پہلے سے ان کے فلیٹ میں موجود تھی۔ڈرائیور تسلیم کو یہاں پر چھوڑ گیا تھا. جبکہ عدن کے سکریٹری ذیشان کے پاس فلیٹ کی چابی پہلے سے موجود تھی۔ تسلیم بیگم کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ فلیٹ میں موجود تھا۔عدن نے اسے فون کر دیا تھا۔

تسلیم عدن اور مستجاب کو دیکھ کر بڑی خوش ہوئی تھی۔دونوں کے چہرے ایک دوسرے کی محبت کی روشنی سے چمک رہے تھے۔ تسلیم نے بے ساختہ آگے بڑھ کر دونوں کی پیشانی کو باری باری چوم لیا۔آج عدن سے محبت کا انداز ہی نیا تھا۔عدن پل بھر کو تو ٹھٹھکا تھا۔

"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔ تھوڑی دیر آرام کر لو"۔وہ دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"آرام کرنے کا ٹائم نہیں ہے مما۔۔۔ جائشہ فون پر فون کر رہی ہے۔۔۔ہم ذرا تیار ہو کر آتے ہیں"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری تیاری پہ تو زیادہ ٹائم لگے گا۔۔۔ جاؤ تیار ہو جاؤ میں تو میں نے 5 منٹ میں تیار ہو جانا ہے۔۔۔ اتنی دیر تک میں آنٹی کے پاس بیٹھتا ہوں"۔ وہ آرام سے تسلیم کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ تو تسلیم نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ تو وہ اپنے کمرے میں تیار ہونے کے لئے چلی گئ۔

"کیسا رہا وزٹ"۔ وہ اب عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میری زندگی کے خوشگوار ترین دن تھے"۔ عدن کے خوبصورت چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی۔ پھر وہ تسلیم سے باتیں کرنے لگ گیا پہلی دفعہ ساس اور داماد میں اتنی تفصیل سے بات ہوئی تھی۔ تسلیم کی آنکھوں سے بھی دھند چھٹ چکی تھی۔ اب اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے عدن اسے مستجاب سے بھی زیادہ پیارا ہو۔

"بال کتنے روکھے ہو رہے ہیں تمہارے"۔ یہ کہتے ہوئے تسلیم اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے سے آئل لے کر آئی اور عدن کے نہ نہ کرنے کے باوجود اس کے سر میں مالش کرنے لگ گئی۔

"جیسے مستجاب میری بیٹی ہے۔۔۔ ویسے ہی تم میرے بیٹے ہو عدن۔۔۔ اس لیے چپ کر کے بیٹھ جاؤ"۔ تسلیم پیار سے بولی تو عدن چپ کر کے نیچے زمین پر تسلیم کے برابر بیٹھ گیا۔

"ویسے آج ہماری ساس کو ہم پر بڑا پیار آ رہا ہے"۔ وہ تھوڑا سا مسکراتے ہوئے سوال کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پیار تو ہمیشہ سے ہی آتا ہے لیکن اس کا اظہار کرنے میں تھوڑی دیر لگی ہے"۔تسلیم تھوڑے سے دکھ سے بولی۔

"آپ کا بیٹا کبھی بھی آپ کو مایوس نہیں کرے گا"۔عدن نے مڑ کر تسلیم کو دیکھا جس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔

"آئی ایم سوری بیٹا مجھے تمہیں پہچاننے میں کافی دیر لگی۔۔۔بعض دفعہ ہمارے ماضی میں ہوئے واقعات کا ہم پر اتنا اثر رہتا ہے کہ ہم ان ماضی میں ہوئے واقعات کے اثرات کو مٹانے میں ناکام رہتے ہیں۔۔اور میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے۔۔۔لیکن تم اپنے باپ جیسے نہیں ہو۔۔۔بلکہ تم علی حسن جیسے ہو"۔یہ کہہ کر تسلیم کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگ گئے۔تو عدن نیچے سے اٹھ کر صوفے پر تسلیم کے برابر بیٹھ گیا۔اور تسلیم بیگم کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آنٹی آپ مجھے ایسے شرمندہ مت کریں۔۔۔میں آپ کا داماد نہیں بیٹا بن جاتا ہوں۔۔۔لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔کہ آپ مجھے مستجاب سے زیادہ پیار کریں گی"۔وہ مستجاب کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ چکا تھا اس لیے شرارت سے بولا۔باہر کا سین دیکھ کر تو مستجاب حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی تھی۔وہ گرے کلر کے اسٹائلش سے سوٹ میں ہلکا سا میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کایا کیسے پلٹی"۔وہ بھی اپنی ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔دل میں ایک خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"یہ ہم ماں بیٹے کا معاملہ ہے تم اس سے دور ہی رہو تو بہتر ہے"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔جس پر مستجاب نے مصنوعی خفگی سے عدن کو دیکھا تھا

ملک دلاور کی دھمکی کام کر گئی۔وزیر اعلی نے اپنے سیکرٹری کو ملک دلاور کو ملنے جیل میں بھیجا۔تو ملک دلاور نے اس سے کہا کہ وہ وزیر اعلی سے ملنا چاہتا ہے اس لیے 24 گھنٹوں کے اندر اندر اس کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے انتظامات کرے۔نہیں تو وہ سب کے کچے چٹھے کھول کر رکھ دے گا۔وزیر اعلی کا سیکریٹری اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

رات کی تاریکی میں وزیر اعلی اپنا چہرہ چھپا کر ملک دلاور سے ملنے جیل پہنچا تو ملک دلاور کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملک دلاور کو بڑے اچھے طریقے سے رکھا گیا تھا۔پورا روم فرنشڈ تھا۔سامنے دیوار پر بڑی سی ایل ای ڈی بھی لگی ہوئی تھی۔بیڈ صوفے اور اے سی ہیٹر ہر چیز موجود تھی۔وزیر اعلی انعام بیگ نے پورے کمرے کا تفصیلی جائزہ لیا اور ایک ہنکارہ بھرا۔

Posted On Kitab Nagri

"جہاں تک ہو سکا میں نے ہر سہولت تو تمہیں دلوائی ہوئی ہے ملک دلاور۔۔۔! گھر جیسا ماحول ہے۔۔۔! کونسی چیز ہے جو تمہارے کمرے میں موجود نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ فریج کی طرف بڑھا۔اس کا دروازہ کھولا تو اس میں شراب کی بوتلیں بھی موجود تھیں۔

"اور کیا چاہتے ہو۔۔؟"اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جتنی عیاشی میں باہر کر سکتا ہوں یہاں جیل میں تو نہیں ہو سکتی وزیر اعلی صاحب۔۔۔! سارا دن ایک ہی کمرے میں بند ہو کر رہنا پڑتا ہے"۔وہ منہ بنا کر بولا۔

"جو تم چاہ رہے ہو کل رات اس کا بھی انتظام ہو جائے گا"۔وزیر اعلی انعام بیگ کے چہرے پر اب ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"بس مجھے یہاں سے باہر نکالیں"۔ملک دلاور ضدی انداز میں بولا۔

"ابھی یہ مشکل لگ رہا ہے ملک دلاور تم تسلی رکھو۔۔۔! تم زیادہ دن جیل میں نہیں رہ سکو گے"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آرہے تھے۔۔! جب اپنی کرسی پہ بات آئی ہے۔۔۔وزیر اعلیٰ صاحب جیل بھی پہنچ گئے۔۔۔ لیکن پھر بھی آپ کا ادھر آنے کا شکریہ "۔ملک دلاور نے یہ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ وزیر اعلیٰ کے آگے کیا۔جو اس نے جھٹک دیا۔اس پر اس کے چہرے پر سختی نمودار ہوئی۔

"یہ غرور سجتا نہیں ہے آپ پر وزیر اعلیٰ انعام بیگ صاحب۔۔۔آج ہم جیسے خاکساروں کی بدولت ہی آپ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں"۔ملک دلاور غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔تو وزیر اعلیٰ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"اور وقت آنے پر ہمیں بلیک میل بھی کر لیتے ہو۔۔! یہ اچھی خاکساری ہے"۔وزیر اعلیٰ صاحب بھی غصے سے بولے۔

"کیا کریں یہ سیاست کا میدان ہے یہاں پر ایسے ہی چلتا ہے۔۔! ہر کوئی اپنے مفاد کے بارے میں سوچتا ہے۔۔! اور مجھے بھی اپنا مفاد عزیز ہے"۔وہ گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔تو انعام بیگ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"اگر تمھیں میں یہاں سے باہر نکالوں گا تو سارا میڈیا میرے پیچھے پڑ جائے گا۔۔۔ اسپیشلی وہ جائشہ بخاری۔۔۔ کتنی نڈر اور بہادر لڑکی ہے"۔وزیر اعلیٰ انعام بیگ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک دفعہ مجھے موقع مل جائے اس لڑکی ایسا سبق سکھاؤں گا کہ اس کی نسلیں یاد رکھیں گی"۔ملک دلاور دانت کچکچا کر بولا۔

"چھوڑو ملک۔۔۔! ہمیں تو بڑی دھمکیاں دے لیتے ہو ایک دو ٹکے کی اینکر تم سے قابو نہ ہو سکی"۔انعام بیگ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"تو آپ قابو کر لیں ناں۔۔۔۔!آپ کے خلاف بھی تو اس نے محاذ کھول رکھا ہے"۔ملک دلاور اب طنزیہ انداز سے بولا۔

"میں کس کس کو قابو کروں۔۔۔۔بڑی کوششیں کی ہیں کہ یہ لڑکی پیسوں سے مان جائے لیکن مانتی نہیں ہے۔۔۔کتنا پیسہ میں اب ان صحافیوں پر لگاؤں۔۔۔۔کچھ صحافی بکتے نہیں ہے اور یہ لڑکی بھی ان میں شامل ہے"۔وزیر اعلی انعام بیگ بے بسی سے بولا۔

"اب تو رضا بخاری کا بھائی جواد بخاری بھی ان کی پشت پناہی کر رہا ہے جو ٹاپ کا وکیل ہے۔۔۔! کیسے اس نے پہلی پیشی میں سب کو گھما کر رکھ دیا تھا"۔ملک دلاور غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔! اگر کسی کو ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی کہ میں جیل میں تم سے ملنے آیا ہوں۔۔۔تو یہ میڈیا والے بال کی کھال اتارنے لگ جاتے ہیں۔۔۔! تم تسلی رکھو۔۔! اور تمہاری خوشی کا بھی سامان کرتا ہوں۔۔۔بے فکر ہو کر رہو۔۔۔اور اب دھمکیاں مت لگانا"۔وزیر اعلی اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا کریں آپ ایسے تو بات مانتے ہی نہیں ہیں۔۔! اس لیے ایسا کرنا پڑا"۔ملک دلاور نرمی سے بولا کیونکہ اسے تسلی ہو چکی تھی کہ وزیر اعلی اسے کسی بھی طریقے سے جیل سے باہر نکال لے گا۔

#**********★*******★

کہتے ہیں کہ دوستی کا رشتہ بھی انسانیت کی پہچان ہے۔لیکن احساس کا رشتہ سب رشتوں پر بھاری ہوتا ہے۔جب خون کے رشتوں میں احساس نہ ہو تو ان کی کشش ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔اور جس دوستی کے رشتے میں احساس ہو تو وہ خون کے رشتے سے آگے بڑھ جاتا ہے۔فردوس اور تسلیم کا بھی کچھ ایسا ہی رشتہ تھا۔تسلیم کی نظر میں تو وہ مر چکی تھی۔لیکن وہ اسے اپنی زندگی میں کبھی بھی نہیں بھولی تھی۔کیونکہ فردوس کی وجہ سے تو وہ علی حسن جیسے انسان کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔وہ جب بھی سوچتی اپنے آپ کو فردوس کی مقروض پاتی۔

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف فردوس تسلیم سے ملنا تو چاہتی تھی لیکن یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے ان سب کی زندگیوں میں کوئی طوفان آئے۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ جب تسلیم کو پتہ چلے گا تو وہ چپ نہیں بیٹھے گی۔لیکن جائشہ یہ چاہتی تھی کہ اس کی ماں کی اور تسلیم کی ملاقات ہو۔اس ملاقات کے لیے اسے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے تھا۔اس لیے اس نے مدثر اور کومل کی چھوٹی سی مایوں کی تقریب رکھی تھی۔

گھر کے لاؤنج کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔کومل یلو کلر کے خوبصورت سوٹ میں پھولوں کا زیور پہنے بڑی پیاری لگ رہی تھی۔جبکہ مدثر آف وائٹ شلوار قمیض میں عام دنوں سے ہٹ کر لگ رہا تھا۔مدثر ایک شریف نوجوان تھا۔شکل تو اس کی نارمل تھی لیکن شرافت اس میں بہت زیادہ تھی اس لیے جائشہ نے جب اس سے کومل کے بارے میں پوچھا تو وہ خوش ہو گیا تھا کیونکہ کومل اچھی خاصی خوش شکل لڑکی تھی۔

مدثر کی ماں اور دونوں بہنیں بھی آئی ہوئی تھیں۔مدثر کے والد کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔اور وہ ہی اپنی فیملی کے لئے کماتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کی ماں اور بہنیں کومل کو دیکھ دیکھ کر صدقے واری ہو رہی تھیں۔اور جائشہ کی نہایت مشکور تھیں۔جو مدثر کا بالکل اپنے بھائیوں کی طرح دھیان رکھتی تھی۔اور اب اس کی شادی بھی بڑے اچھے طریقے سے کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اج رضا بخاری اور جواد بخاری دونوں اکٹھے ہی گھر پہنچے تھے۔گھر کے لاؤنج کو خوبصورتی سے سجا ہوا دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گئے۔حنان آتے ہی رضا بخاری سے لپٹ گیا۔

"آج تو ہمارا بیٹا بڑا پیارا لگ رہا ہے"۔رضا بخاری اسے پیار کرتے ہوئے بولا۔

"میں تو روز ہی پیارا لگتا ہوں پاپا"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تو رضا کھلکھلا کر ہنسنے لگ گیا۔

"ہاں جی میرا بیٹا تو ہیرو ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے حنان کو گود سے اتارا اور ماں کی طرف بڑھا۔

السلام علیکم مما کیسی ہیں۔۔؟"وہ ماں کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے بولا۔دل ہی دل میں اداس تھا کہ اس کی ماں اور حنان دو دن بعد چلے جائیں گے۔

"ٹھیک ہوں میرے بچے تم کیسے ہو"۔وہ بھی اس سے پیار کرتے ہوئے بولی۔

"ماما میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔لاؤنج تو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری بیگم کا کمال ہے۔۔۔! جواد کدھر ہے۔۔؟ وہ اسے بتا کر جواد بخاری کا پوچھنے لگ گئی۔

"میرے ساتھ ہی آئے ہیں بھائی شاید فریش ہونے کے لیے گئے ہیں"۔ یہ کہتے ہوئے وہ ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"آج بہت پیار آرہا ہے میرے بیٹے کو"۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"پیار تو ہمیشہ ہی آتا ہے اپنی ماں پہ۔۔۔ آپ کے دم سے رونق رہتی ہے گھر میں۔۔۔۔! آپ کے جانے کا سوچ کر دل اداس ہو رہا ہے۔۔۔اور اوپر سے حنان کو بھی آپ ساتھ لے کر جا رہی ہیں"۔ وہ ماں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہماری بیگم صاحبہ کدھر غائب ہیں"۔ وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا لیکن جائشہ کہیں بھی نہیں تھی۔

اس کی بیگم صاحبہ کہنے پر مہر النساء بیگم مسکرانے لگ گئی۔

"کافی دیر ہو گئی ہے یہاں پر ہی کام لگی ہوئی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے شاید تیار ہونے کے لئے گئی ہے"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی اتنے میں جواد بخاری فریش ہو کر ادھر آیا۔ ماں نے دل ہی دل میں اپنے دونوں بیٹوں کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھتے ہوئے ماشااللہ کہہ ڈالا۔جواد بخاری اس وقت گرے کلر کی شلوار قمیض میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔دونوں بھائی آپس میں بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔قد کاٹھ بھی ایک جیسے تھے۔

"بڑا پیار ارہا ہے مما پر"۔جواد بخاری ماں کے پاس بیٹھے ہوئے بولا۔

"وہ تو ہمیشہ ہی آتا ہے۔۔۔یہ کہہ کر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ذرا فریش ہو کے آتا ہوں"۔رضا بخاری یہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔جب وہ اوپر والی آخری سیڑھی پر پہنچا۔تو جائشہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔شاکنگ پنک کلر کے خوبصورت کام والی شرٹ اور نیچے چوڑی دار پائجامہ پہنے نفاست سے کیے گئے میک اپ اور ہلکی سی جیولری پہنے وہ ایک لمحے کے لیے رضا بخاری دل دھڑکا گئی تھی۔ہونٹوں پر ریڈ لپ اسٹک کچھ اور ہی چھب دکھلا رہی تھی۔رضا بخاری نے گہری نگاہوں سے اس کا سرتاپیر جائزہ لیا۔تو ایک لمحے کیلئے نگاہ چرا کر رہ گئی۔

"آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں۔۔۔فریش ہو کر نیچے آجائیں"۔یہ کہہ کر اس کے پاس سے گزرنے لگی۔رضا نے بے اختیار اس کا بازو پکڑ لیا۔جس پر اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔رضا بخاری کی آنکھوں میں گہرے ستائش کے رنگ ابھرے۔

Posted On Kitab Nagri

"یو آر لکنگ سو بیوٹی فل"۔رضا بخاری بے اختیار کہہ گیا۔

"تھینک یو" یہ کہہ کر وہ اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔لیکن رضا کی گرفت سخت تھی۔

"ایسے نہیں بیگم صاحبہ آپ کو تھوڑا عملی خراج پیش کرنا چاہ رہا ہوں"۔رضا بخاری کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے پیغام اس کے لیے بالکل نئے تھے۔

"دیر ہو رہی ہے پلیز میرا بازو چھوڑیں مجھے جانے دیں"۔جائشہ اب اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

"ہاں واقع ہی دیر ہو رہی ہے"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔جواد بخاری کی گھاگ نظروں سے یہ منظر پوشیدہ نہ رہ سکا۔ایک دم ہی اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری تھی۔

"ماما جان شاید آپ کی بہو آپ کے بیٹے کو لفٹ نہیں کروا رہی"۔جواد بخاری ان دونوں کو نظروں میں فوکس کرتے ہوئے بولا تو مہر النساء بھی ادھر متوجہ ہوئی۔رضا نے جائشہ کا بازو پکڑا ہوا تھا اور جائشہ چھڑوانے کی کوشش میں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کون سا اس کو لفٹ کرواتا تھا۔۔۔اب تھوڑا سا حق تو اس کا بھی بنتا ہے"۔مہرالنساء مسکراتے ہوئے بولی کیونکہ اس سے پتہ چل گیا تھا کہ رضا بخاری اب جائشہ کی طرف جھک چکا ہے۔اور جب رضا بخاری دل سے کسی کی طرف بڑھتا ہے تو وہ پیچھے نہیں ہٹتا۔اس لیے اب وہ مطمئن ہو گئی تھی۔

"دل تو کر رہا ہے اٹھا کر لے جاؤں۔۔۔لیکن خیر چھوڑو۔۔۔میری ہی ہو۔۔۔۔!میرے ہی پاس آؤ گی۔۔۔اس لئے صبر کر لیتے ہیں"۔یہ کہہ کر رضا نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔تو جائشہ کا کب کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔

وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے نیچے آئی۔

"کیا کہہ رہا تھا علی۔۔؟"جواد بخاری اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے جائشہ کو دیکھ کر بولا۔تو جائشہ ایک لمحے کیلئے گڑبڑا کر رہ گئی۔جبکہ مہرالنساء کھل کر مسکرائی تھی۔

"کچھ نہیں وہ کپڑوں کا پوچھ رہے تھے میں نے بولا میں نے نکال دیے ہیں"۔گھبراہٹ میں جو جواب بن پڑا اس نے دے دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایسے فیل ہو رہا تھا کہ جیسے وہ تمھاری تعریف کر رہا تھا"۔جواد بھائی اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا۔تو اس کو اس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ ہو گیا۔

"بھائی اب آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں"۔وہ اب اس کی شرارت سمجھ چکی تھی۔

"آج اتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔اور پھر میرے بھائی کو لفٹ نہیں کرواؤ گی۔۔۔میں تو تنگ کروں گا ناں"۔جواد اب ماں کو اور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو مہر النساء ہنسنے لگ گئی۔

"ماما آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں یہ کہہ کر حنان جائشہ سے لپٹ گیا اور پیار کرنے لگ گیا۔

"علی بھی تو پیار کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔تھوڑا بہت تو اسے بھی خوش کر دینا تھا"۔جواد بخاری اب اسے دیکھ کر بولا تو جائشہ اپنی جگہ پر شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

"جواد بیٹا کیوں تنگ کر رہے ہو اسے"۔مہر النساء جواد کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا گڑیا سوری اگر تمہیں برا لگا۔۔۔ کھانے کے بعد کافی ضرور بنانا میرے لیے"۔جواد بخاری کو لگا کہ جیسے اس نے غلط جملہ بول دیا ہے اس لیے اس نے جائشہ کو دیکھ کر لائٹ سے انداز میں سوری کیا۔تو جائشہ سر کو ہلا کر مدثر کی طرف بڑھی۔جو اپنی مایوں کی تیاریاں بڑے زور و شور سے کر رہا تھا۔

"جائشہ باجی کومل کو لے کر آئیں ناں"۔وہ شرماتے ہوئے بولا تو جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔اتنے میں فردوس بھی ادھر آگئی۔اور بیٹی کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہہ ڈالا۔

"میری بچی اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے۔۔۔اور ہمیشہ خوش رکھے"۔وہ اس سے پیار کرتے ہوئے بولی۔

"شکریہ اماں۔۔۔میں آج آپ کو کسی سپیشل شخصیت سے ملوانے والی ہوں"۔وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو فردوس ایک لمحے کے لئے پریشان ہو کر رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کس سے ملوانا چاہتی ہو مجھے۔۔؟"وہ پریشانی سے بولی۔

"اماں اس میں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بس میں آپ کو جن سے ملوانے والی ہوں ان کو دیکھ کر آپ خوش ہو جائیں گی"۔وہ اپنی ماں کا ہاتھ چومتے ہوئے بولی۔تو فردوس سوچنے لگ گئی کہ جائشہ اسے کس سے ملوانا چاہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر کیوں کھڑی ہیں آپ ادھر آئیں ناں میرے پاس آکر کر بیٹھیں"۔ مہر النساء فردوس کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مہر النساء کے پاس بیٹھ گئی۔

★******★*******★

عدن فریش ہو کر باہر نکلا تو مستجاب کو آوازیں دینے لگ گیا۔ مستجاب جو ماں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی آواز دینے پر کمرے میں چلی آئی۔

"ان میں سے کون سی واسکٹ پہنوں ذرا بتادو"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس کے قریب آیا۔ تو عجیب نظروں سے دیکھنے لگ گئی کیونکہ اس سے پہلے تو اس نے اسے کبھی نہیں پوچھا تھا۔ بادامی کلر کی شلوار قمیض تھی۔

"مجھے کیا پتا جو نسی مرضی ہے پہن لو"۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"لیکن تمہیں کس میں زیادہ پیارا لگتا ہوں"۔ یہ کہتے ہوا ایک لمحے میں اسے اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔ جس پر وہ اس کی آنکھوں سے نکلتی ہوئی شرارت کو سمجھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہانے سے بلایا ناں مجھے"۔یہ کہتے ہوئے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کی گرفت سخت تھی۔

"مجھے تمہیں بلانے کے لیے کسی بہانے کی ضرورت نہیں ہے مسز۔۔۔۔۔۔بس تم سے یہ بھی پوچھنا چاہ رہا تھا۔۔۔اور یہ بھی کہنا چاہ رہا تھا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔تو وہ مسکرا کر رہ گئی۔

"ماما باہر بیٹھی ہوئی ہیں کیا سوچیں گی"۔وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

"یہی سوچیں گی کہ ان کے داماد کو ان کی اتنی خوبصورت بیٹی پر پیار آرہا ہے"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اس کی گرفت میں مچلنے لگی۔

تو اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی۔جس سے وہ اس سے تھوڑا سا دور ہوئی۔

"اب بتاؤ کون سی واسکٹ پہنوں"۔وہ دو واسکٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔تو کچھ سوچتے ہوئے اس نے لائٹ گرے کلر کی واسکٹ اسے پہننے کے لیے پکڑائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اپنے پیارے ہاتھوں سے اب پہنا دو ناں مجھے"۔ وہ اسے پیار اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب آگے بڑھ کر اسے واسکٹ پہنانے لگی۔ اور پھر اس کا تنقیدی جائزہ لیا۔

"اب بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"بہت اچھے لگ رہے ہو"۔ وہ دل سے بولی۔

"جب تم مجھے اچھی لگتی ہو تو میں تمہیں پیار کرتا ہوں ناں۔۔۔اور اب میں تمہیں اچھا لگ رہا ہوں۔۔۔تم بھی تو کچھ پیار کرو ناں"۔ وہ شرارت سے کہتا ہوں اس کے قریب ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بہت خراب ہو تم"۔ یہ کہتے ہوئے وہ اس سے ہاتھ چھڑوا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ اور عدن حیدر اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔ اور گاڑی کی چابی اٹھا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

★******★*********★

رضا بخاری جب تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں آیا۔ تو جائشہ کچن میں ضروری ہدایات دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مسلسل جائشہ کو نگاہوں میں فوکس کیے ہوئے تھا۔

"کچھ ناراضگی چل رہی ہے تم دونوں میں"۔جواد بخاری اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

"نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے"۔وہ تردید کرتے ہوئے بولا۔

"تو وہ تمہیں اگنور کیوں کر رہی ہے"۔جواد بخاری ابرو اٹھا کر بولا۔وہ ایک لمحے کے لیے رضا اس کے مشاہدے پر حیران رہ گیا۔

"شاید تھوڑا سا بدلہ لینا چاہ رہی ہے"۔نظریں اب بھی جائشہ پر تھیں۔

"بدلہ۔۔۔!لیکن کس چیز کا بدلا؟"وہ حیرانی سے بولا۔

"میں نے بھی اس کو بڑا اگنور کیا تھا۔۔۔اب تھوڑا بہت حق تو اس کا بھی بنتا ہے ناں"۔رضا بخاری جائشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔جائشہ کو اپنے اوپر نظروں کی تپش کا احساس ہوا۔تو اس نے رضا کی طرف دیکھا۔جس پر رضا نے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔تو وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ ایک لمحے میں بدل گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔تم بہت خوش قسمت ہو علی۔۔۔اللہ تم دونوں کو خوش رکھے"۔جواد بخاری دل سے دعا دیتے ہوئے بولا۔اسی وقت عدن اور مستجاب تسلیم بیگم کے ہمراہ گھر میں داخل ہوئے۔تو جائشہ اور رضا بخاری نے اٹھ کر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔

فردوس جو مہرالنساء کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی ایک لمحے کے لیے ان سب کو دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔

تسلیم کو پہچاننے میں اسے ایک لمحہ بھی نہ لگا۔تسلیم اب بھی بہت خوبصورت تھی۔فردوس کو لگا جیسے کہ اس کا دل سینے سے باہر آنکلے گا۔

سالوں کا فاصلہ صدیوں پر محیط لگا۔ماضی کے زخم پھر سے ادھڑنے لگے۔مہرالنساء جو اس سے بات کر رہی تھی۔ ایک دم سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔فردوس کی رنگت ایک دم ہی متغیر ہو کر رہ گئی تھی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں"۔مہرالنساء اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔تو وہ غائب دماغی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔اور بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کر تسلیم کی طرف بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

تسلیم جو جائشہ سے بات کر رہی تھی۔ فردوس کو ایک دم دیکھنے لگ گئی۔ کئی لمحوں تک وہ فردوس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی۔ آنکھوں میں شناسائی کی چمک تو ابھری تھی۔ لیکن پھر معدوم ہو کر رہ گئی۔

کیونکہ اسے تو یہ بتایا گیا تھا کہ فردوس مر چکی ہے۔

لیکن اس کا دل اس بات پر ایمان لانے کو نہیں کہتا تھا۔

گزرا ہوا وقت اپنی اذیتوں کے نشان چھوڑ کر جاتا ہے۔۔۔۔اور یہی اذیتوں کے نشان فردوس کے چہرے پر موجود تھے۔ فردوس جو اپنی عمر سے زیادہ بڑی لگتی تھی۔اس کے سارے بال تقریباً سفید ہو چکے تھے۔ لیکن وہ اس حالت میں بھی بلکل سوبر سی لگتی تھی۔

"تسلیم"۔یہ کہتے ہوئے فردوس نے تسلیم کو گلے سے لگا لیا۔یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ کیونکہ یہ آواز اس کی فردوس کی تھی۔

"فردوس یہ تم ہو"۔ تسلیم ایک دم سے علیحدہ ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگ گئی۔ لہجہ بالکل بھاری ہو کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تسلیم میں ہی ہوں۔۔۔تمہاری دوست تمہاری بہن"۔یہ کہہ کر اس نے تسلیم کو سینے سے لگالیا۔کتنے ہی لمحوں تک وہ ایک دوسرے سے لپٹی رہی۔مستجاب اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی کیونکہ فردوس کا نام اس نے بھی اپنی ماں سے سن رکھا تھا۔اس کی ماں اکثر فردوس کا ذکر کرتی رہتی تھی لیکن اس کو یہ بتایا تھا کہ فردوس مر چکی ہے۔جائشہ نے یہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تھے۔جبکہ رضا بخاری کو تو ساری حقیقت معلوم تھی۔وہ دونوں دوستوں کے ملنے پر بہت خوش ہوا تھا۔عدن بھی حیران بیٹھا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم زندہ ہو۔۔۔!تم زندہ ہو۔۔۔!"تسلیم روتے ہوا اس سے علیحدہ ہوئی۔اور کبھی اس کے ہاتھ چومنے لگ جاتی کبھی اس کا چہرہ چومنے لگ جاتی۔

"میں زندہ ہوں اور تمہارے سامنے موجود ہوں تسلیم۔۔۔آؤ چل کر ادھر بیٹھتے ہیں سب ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔تو تسلیم نے بھی اپنے آس پاس دیکھا تو سب انہیں کو دیکھ رہے تھے۔

"اماں چلیں ادھر چل کر بیٹھتے ہیں"۔جائشہ اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے بولی تو تسلیم بے ساختہ آگے بڑھی۔

"جائشہ تمہاری بیٹی ہے فردوس"۔وہ جاشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو فردوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تو اس نے آگے بڑھ کر جائشہ کو اپنے سینے سے لگالیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا تم میری فردوس کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔فردوس تم نے اپنی بیٹی کی اتنی اچھی پرورش کی ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ جائشہ کا ماتھا چومنے لگ گئی۔تو جائشہ مسکرا دی۔اور انہیں لے کر سائیڈ پر لگے ہوئے صوفے کے پاس آئی۔

"آپ دونوں خواتین ادھر آرام سے بیٹھیں۔۔۔اور تسلیم آنٹی آپ رات ادھر ہی رکیں گی۔۔۔۔جو بھی ڈسکشن کرنی ہوئی رات کو کر لیجیئے گا۔۔۔ابھی فی الحال اس چھوٹی سی تقریب میں شامل ہو جائیں"۔ان دونوں کو کہہ کر مستجاب کی طرف بڑھی۔جو اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی۔

جائشہ تمہاری بیٹی ہے فردوس"۔وہ جاشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو فردوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تو اس نے آگے بڑھ کر جائشہ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

"بیٹا تم میری فردوس کی بیٹی ہو۔۔۔۔۔مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔فردوس تم نے اپنی بیٹی کی اتنی اچھی پرورش کی ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ جائشہ کا ماتھا چومنے لگ گئی۔تو جائشہ مسکرا دی۔اور انہیں لے کر سائیڈ پر لگے ہوئے صوفے کے پاس آئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ دونوں خواتین ادھر آرام سے بیٹھیں۔۔۔۔اور تسلیم آنٹی آپ رات ادھر ہی رکیں گی۔۔۔۔۔جو بھی ڈسکشن کرنی ہوئی رات کو کر لیجئے گا۔۔۔۔ابھی فی الحال اس چھوٹی سی تقریب میں شامل ہو جائیں"۔ان دونوں کو کہہ کر مستجاب کی طرف بڑھی۔جو اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی۔

"ڈیئر کزن۔۔۔۔میں تمہاری فردوس خالہ کی بیٹی ہوں۔۔۔۔ہماری ماؤں کا آپس میں پیار ہے اس لیے شاید ہمارا بھی آپس میں پیار ہو گیا ہے۔۔۔۔اس لیے چلو چل کر ان کے ساتھ بیٹھو"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں کے پاس لے آئی تو فردوس نے بھی مستجاب کو ڈھیر سارا پیار کیا۔

"کتنی پیاری ہے تمہاری بیٹی تسلیم بالکل گڑیا جیسی"۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

"ہاں بالکل علی حسن جیسی لگتی ہے ناں"۔تسلیم فردوس کو دیکھتے ہوئے بولی تو علی حسن کی شبیہہ فردوس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.kitabnagri.com

"کتنا اچھا انسان تھا علی حسن۔۔۔۔جب مجھے اس کی ڈیتھ کا پتہ چلا تو میں بڑی تکلیف سے گزری ہوں تسلیم"۔ وہ دکھ سے بولی۔لہجہ بالکل افسردہ ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا تھا پھر بھی تم مجھ سے ملنے نہ آئی فردوس"۔ تسلیم بیگم اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ علی حسن کے ذکر پر وہ ہمیشہ آبدیدہ ہو جاتی تھی۔

"تسلیم میں بہت مجبور تھی۔۔۔۔ تمہیں اپنی ساری مجبوریاں بتاؤں گی"۔اس نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ تو تسلیم چپ کر گئی۔

پھر مدثر اور کومل کو ساتھ بٹھایا گیا اور ان کی مہندی کی رسم کی گئی۔ دونوں بہت خوش لگ رہے تھے۔ عدن رضا بخاری کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔اور جواد بخاری بھی ان کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"ویسے علی مستجاب کی مما اور جائشہ کی مما کا آپس میں کیا کنیکشن ہے۔۔۔ لگتا ہے کافی سالوں بعد ملی ہیں۔۔۔اور کوئی ٹریجڈی ان کے ساتھ ضرور ہوئی ہے"۔ رضا بخاری اپنے بھائی کے تجزیے پر دل ہی دل میں اس کی ذہانت کا دل میں معترف ہوا تھا۔

"ان کا آپس میں کافی گہرا کنیکشن ہے بھائی۔۔۔ لیکن میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔۔۔! جائشہ نے مجھے سب کچھ بتایا ہوا ہے لیکن میں اس کی اجازت کے بغیر آپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔۔۔اس نے مجھ پر اعتماد کر کے سب کچھ بتایا تھا اس لئے میں اس کے اعتماد کو کوئی بھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا۔۔۔ اگر وہ اجازت دے گی تو میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا"۔ رضا بخاری اب فردوس اور تسلیم کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تو جواد بخاری بھی چپ کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بتانا تو پڑے گا ہو سکتا ہے۔۔۔جو کیس چل رہا ہے اس کے ساتھ اس کا کوئی گہرا تعلق ہو"۔رضا بخاری اب اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کہاں سے لائی اتنی ذہانت "وہ اب مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھنے لگ گیا۔عدن بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اس کی باتوں پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔

"اگر یہ ذہانت نہ ہوتی تو آج میں اتنا بڑا وکیل نہ ہوتا"۔جواد بخاری مسکراتے ہوے بولا۔

"عدن صاحب مجھے لگتا ہے کہ میں اپنی بیوی کی ذہانت اور اپنے بھائی کی ذہانت کے بیچ میں پھنس کر رہ گیا ہوں"۔رضا بخاری اب نارمل سے انداز میں بولا تو عدن کی مسکراہٹ بھی گہری ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ تو آپ کی خوش قسمتی ہے"۔عدن جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"خوش قسمت ہو یار اتنی ذہین بیوی ملی ہے۔۔۔"۔جواد بخاری اب ہنستے ہوئے بولا۔اتنے میں جائشہ ان کے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا ریڈی ہے۔۔۔آپ سب آجائیں"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔دل ہی دل میں اپنے بھائی پر واری صدقے جارہی تھی۔عدن اس کے دیکھنے کے انداز پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔لیکن وہ لڑکی اسے ہمیشہ ہی حیران کرتی تھی۔کھانا بڑے خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔تسلیم اور فردوس کھانے سے زیادہ ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی۔تسلیم نے فردوس کو ادھر ہی روک لیا تھا۔مستجاب اور عدن کو بھی جائشہ نے اصرار کر کے روکنے کی کوشش کی لیکن عدن نہیں مانا۔اس لئے وہ تسلیم کو چھوڑ کر اپنے فلیٹ میں آگئے۔

★******★********★

"مستجاب تمہیں پتا ہے۔۔۔فردوس آنٹی اور تسلیم آنٹی کا آپس میں کب سے تعلق ہے"۔عدن جو سونے لگا تھا۔کب سے چل رہے اپنے اندر کے سوال کو باہر لے آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فردوس انٹی کا ذکر ماما بڑے پیار سے کرتی تھی۔۔۔ان دونوں میں بڑی دوستی تھی۔۔۔لیکن ماما کو یہ بتایا گیا تھا کہ فردوس انٹی کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔اس سے زیادہ تو مجھے نہیں پتا"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"لیکن مجھے لگتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی راز ہے"۔وہ بھی پر سوچ انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ان کی دوستی کو کتنے سال ہوگئے ہیں۔۔؟"عدن مستجاب سے پوچھنے لگا جس کی آنکھیں اب نیند سے بے حال ہورہی تھی۔

"عدن مجھے نیند آرہی ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کرلیں۔اوراس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"میرے بالوں میں انگلیاں چلاؤناں"۔وہ اب اس کا ہاتھ اپنے بالوں پر رکھتے ہوئے بولی۔

"لیکن میرا سونے کا کوئی موڈ نہیں ہے"۔وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔تو اس کے سینے پر تھپڑ مارنے لگ گئی۔

"مجھے سخت نیند آرہی ہے عدن۔۔۔جو کہا ہے وہ کرو"۔وہ اب رعب سے بولی۔

"اچھی دھونس ہے بھئی۔۔۔اگر شریف شوہر مل جائے تو بیوی کو ایسے نہیں کرنا چاہیے"۔وہ اب اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

"تم شریف ہو۔۔۔یہ کہہ کر وہ پھر اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگ گئی"۔

Posted On Kitab Nagri

"مارنے کے لیے کتنی تیز ہو"۔عدن اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔تو اس نے سختی سے اپنی ٹانگ اٹھا کر اس کی ٹانگ پر ماری۔

"اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

"پتہ ہے ناں مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے اس لیے رعب دکھا رہی ہو۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں سو جاؤ"۔عدن اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔تو اس نے ایک آنکھ کھول کر کن انکھیوں سے عدن کو دیکھا۔تو وہ بھی سونے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہی اس کے سینے میں منہ چھپا لیا۔عدن کو پتہ چل گیا کہ وہ جاگ رہی ہے۔لیکن وہ اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

★*******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تسلیم اور فردوس کے درمیان جو سال گزرے تھے۔انہیں لگا کہ کچھ صدیاں تھیں جو ان کے درمیان میں آکر گزر گئیں جائشہ کمرے میں چائے دینے آئی۔

"آپ دونوں آرام سے بیٹھ کر یہاں پر بات کر سکتی ہیں۔۔۔"۔وہ ان دونوں کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی تو تسلیم نے جائشہ کی طرف مشکور نظروں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔۔۔آپ نے مجھے میری بچھڑی ہوئی دوست سے ملوا کر زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی ہے"۔ تسلیم فردوس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

"ارے آنٹی اس میں مشکور ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔؟میری اماں بھی آپ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر وہ ڈر رہی تھی۔۔میں چلتی ہوں اب وہ وجوہات تو یہ آپ کو خود ہی بتائیں گی"۔جائشہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی اپنی ماں کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اب بتاؤ تمہارے گھر والوں نے تمہیں مردہ کیوں ڈکلئیر کیا تھا"۔ تسلیم فردوس کو دیکھتے ہوئے بڑے کرب سے بولی۔تو فردوس نے ایک گہری سانس خارج کی۔اور اپنی آنکھیں ایک لمحے کیلیئے بند کر لیں۔

"تسلیم تمہیں یہ سب کچھ سن کر بہت تکلیف ہو گی"۔یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک زخمی سی مسکراہٹ آ گئی۔

"تو دوناں مجھے تکلیف۔۔۔!کیوں اکیلی تکلیفیں جھیل رہی ہو۔۔۔۔میں یہ تکلیف لینا چاہ رہی ہوں"۔ تسلیم اپنی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔تو فردوس اسے سب کچھ بتاتی چلی گئی۔اور تسلیم بیگم اپنا

Posted On Kitab Nagri

دل پکڑ کر بیٹھ گئی۔آنسو تھے کہ جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔فردوس کی باتیں سن کر دل میں ایک ہیجان سا برپا ہو گیا تھا۔تسلیم کو ایک لمحے کے لیے لگا کے جیسے اس کی سانسیں ہی بند ہو جائیں گی۔

"حوصلہ کرو تسلیم حوصلہ"۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔کو تسلیم نے اپنے اوپر ضبط کھو دیا اور اس کے گلے لگ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگ گئی۔

کچھ دیر تک فردوس نے اسے رونے دیا۔پھر اسے کتنے ہی لمحے چپ کرواتی رہی۔

"کیسے صبر کروں۔۔؟کیسے حوصلہ کروں۔۔۔؟فردوس مجھے لگتا ہے کہ میرا دل شدت غم سے پھٹ جائے گا"۔وہ روتے ہوئے بولی۔

"اسی لیے تو میں تم سے نہیں مل رہی تھی۔۔۔مجھے پتا تھا کہ یہ سب تم نہیں برداشت سے کر پاؤ گی"۔یہ سب کہتے ہوئے فردوس کا لہجہ بھی رندھ گیا تھا۔

"کیسے برداشت کرتی رہی یہ سب تم اکیلی۔۔۔ایک دفعہ آواز تو دی ہوتی فردوس مجھے اب تم پر غصہ آ رہا ہے۔۔۔۔مجھے بسانے کے لیے خود اجڑ کر رہ گئی تم۔۔۔اور مجھے ہی نہ بتایا۔۔۔کیسی دوست ہو تم۔۔؟نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہوں میں تمہاری دوست۔۔۔۔جب کوئی کسی کو دوست سمجھتا ہے تو مشکل آنے پر وہ اسی کو آواز دیتا ہے"۔ تسلیم ہچکیوں کے درمیان یہ سب کہہ رہی تھی۔اور فردوس کا کلیجہ چھلنی کر رہی تھی۔

"پلیز تسلیم اپنے آپ کو سنبھالو۔۔!میں تمہیں کیسے بتاتی میرے پاس تمہارا کوئی بھی نمبر موجود نہیں تھا"۔وہ اسے جواب دیتے ہوئے بولی۔

"میرے گھر چلی جاتی۔۔۔اب تو مجھے بلا وجہ جواز پیش کر رہی ہو"۔یہ کہہ کر تسلیم نے اس کا یہ جواز رد کر دیا تھا۔

"تو کیا کرتی۔۔۔میں تمہاری زندگی میں کسی بھی قسم کا کوئی زہر نہیں کھولنا چاہتی تھی۔۔۔مجھے معاف کر دو تسلیم"۔یہ کہہ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ دیے۔جو تسلیم نے پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگا لیے۔

"پلیز فردوس میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔میں تو تمہاری مقروض ہوں۔۔۔میں ملک دلاور کو نہیں چھوڑوں گی"۔وہ ایک عزم سے بولی تو فردوس دھک سے رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تسلیم اسی چیز کا تو مجھے ڈر تھا۔۔۔! وہ بہت خطرناک انسان ہے۔۔۔اپنے مخالفین کو کچلنے میں وہ ہر حد تک چلا جاتا ہے۔۔۔اور تو اور اب تمہاری بیٹی بھی اس کی بہو ہے۔۔۔۔میں نے اس کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا ہے۔۔ تمہیں میری قسم تم کچھ نہیں کرو گی"۔فردوس نے یہ کہہ کر اس کے آگے حد بندی قائم کرنا چاہی۔

"فردوس مجھے مت روکو مجھ میں اتنا صبر اور حوصلہ نہیں ہے میری جان"۔تسلیم اس کے آگے گڑگڑائی تھی۔

"ٹھیک ہے کوشش کروں گی خود کو روکنے کی۔۔۔لیکن میں وعدہ نہیں کر سکتی"۔تسلیم اب چھت کو گھورتے ہوئے بولی۔

"لیکن فردوس اب تم بہت مضبوط ہو چکی ہو تمہاری بیٹی حد سے زیادہ بہادر ہے۔۔۔اب تمہیں ملک دلاور کے گریبان پر ہاتھ ڈالنا چاہیے"۔تسلیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ملک دلاور کے ساتھ کیا کرے۔

"میرا کل سرمایہ میری بیٹی ہے تسلیم۔۔۔اگر اس شخص میں کچھ انسانیت ہوتی تو میں اس کی بیٹی کو اس کے سامنے کر دیتی۔۔۔لیکن وہ تو اس کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دینا چاہتا تھا۔۔۔نہ جانے اب سامنے آنے پر وہ اس کے ساتھ کیا کرے"۔فردوس اپنے اندر کا ڈر بتاتے ہوئے بولی تو تسلیم چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★********★

کتنا انتظار کرنے کے بعد جائشہ کمرے میں نہ آئی تو رضا بخاری اٹھ کر خود نیچے آیا۔تو وہ کچن میں ملازماؤں کے ساتھ مل کر پھیلاوا سمیٹنے میں لگی ہوئی تھی۔

"کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ایک کپ کافی کا بنا کر لے کر آؤ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے حکمیہ انداز میں بولا۔

"ٹھیک ہے آپ چلیں میں آتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کیبن کھولنے لگی۔رضا بخاری آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

"کسی ملازمہ کے ہاتھ نہ بھیج دینا خود آؤ اور جلدی"۔رضا بخاری اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔وہ کافی بنا کر طیبہ کو ضروری ہدایات دے کر کچن سے باہر نکل آئی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو رضا بخاری کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔اس کو دیکھتے ہیں کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔اور اپنی گلاسز بھی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

وہ کافی کا کپ پکڑانے لگی تو رضا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹھو"۔وہ اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں ذرا چینج کرلوں"۔اس کے دیکھنے کے انداز سے جائشہ کی ہارٹ بیٹ کچھ تیز ہوئی تھی۔

"نہیں کچھ دیر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔! بڑی اچھی لگ رہی ہو"۔وہ کافی کا سیپ لیتے ہوئے بولا۔تو جائشہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگ گئی۔

"پیو گی"۔وہ کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔تو اس نے دوبارہ لبوں سے لگا لیا۔

"پتا ہے جب کوئی بندہ دوسرے بندے کو اتنی اہمیت دے۔۔۔پھر ایک دم سے ایک دم سے اگنور کرنا شروع کردے۔۔۔۔۔تب دوسرے بندے کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس کی فیلنگز چینج ہو گئی ہیں۔۔۔! مجھے اگنور کرنے کی وضاحت کرو گی"۔رضا کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے رضا بخاری کی آنکھوں میں دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں صرف آپ کا ٹائم لے رہی ہوں۔۔۔کہ آپ کی میرے بارے میں فیلنگز بھی مجھ پر عیاں ہو جائیں۔۔۔۔یہ ایک وقتی جذبہ ہے یا ہمیشہ رہنے والا۔۔۔میں سمجھ نہیں پا رہی"۔وہ اب رضا کو اپنی الجھن بتاتے ہوئے بولی۔

"یہ ایک وقتی جذبہ نہیں ہے جائشہ۔۔۔دل تمہاری ساتھ کا متمنی ہو رہا ہے۔۔۔اور یہ وقتی جذبہ نہیں ہو سکتا"۔رضا بخاری نے تھوڑی سی وضاحت کی۔تو جائشہ اس کے آخری الفاظ میں کھو کر رہ گئی۔

"نہیں ہو سکتا۔۔!آپ کو خود بھی کنفرم نہیں ہے۔۔۔کہ یہ وقتی جذبہ ہے۔۔۔یا یہ میرے وجود کی کشش ہے"۔جائشہ نے ایک اور الجھن بھرا سوال کیا۔تو کئی لمحے رضا بخاری اسے دیکھتا رہا۔

"مجھے اب کیوں فیلینگز آنے لگی ہیں۔۔۔کہ شاید میں عمر میں تم سے گیارہ سال بڑا ہوں۔۔۔اس لیے اب تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو"۔رضا نے اپنے دل کا وہم بتایا۔تو اس بات پر جائشہ تو تڑپ کر رہ گئی۔

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔میں اس طرح کی سطحی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔میری محبت کو آپ کسی ترازو میں تول نہیں سکتے۔۔۔میں نے آج تک کسی غیر مرد کی طرف نہیں دیکھا رضا بخاری صاحب۔۔۔آپ کی اچھائی نے مجھے اٹریکٹ کیا۔۔۔آپ اور رانیہ بہت خوشگوار زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔میں تو آپ کی زندگی میں حادثاتی طور پر آئی ہوں۔۔۔!لیکن یہ حادثہ میرے دل کا روگ بن چکا ہے۔۔۔جسمانی محبت تو فنا ہو

Posted On Kitab Nagri

جائے گی۔۔۔ لیکن روحانی محبت بس باقی رہ جائے گی۔۔۔ میں آج اپنے اندر کا ڈر بتانا چاہتی ہوں۔۔۔ چاہتی ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت کریں۔۔۔اور بہت زیادہ کریں۔۔۔ کیونکہ دنیا میں جن میاں بیوی کے درمیان محبت پیار سلوک اور اتفاق ہو گا وہ آخرت میں بھی اکٹھے ہی ہوں گے۔۔۔ آخرت کا ساتھ چاہتی ہوں۔۔۔ یہ نہ ہو کل کو آپ آخرت میں مجھے پہنچاننے سے بھی انکار کر دیں اور رانیہ کے ساتھ چلے جائیں۔۔۔ ہمیشہ آپ کو ہی چاہتی ہوں یہاں پر۔۔۔اور ابدی دنیا میں بھی۔۔۔! جائشہ کے دل پر صرف رضا بخاری کی ہی حکومت ہے۔۔۔اور میں رضا بخاری کے دل پر اپنی حکومت مضبوط کرنا چاہ رہی ہوں"۔ جائشہ کا ایک ایک لفظ اس کے سچا ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ یہ سب کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔ جس کو رضا بخاری نے اپنی انگلی کی پوروں سے چن لیا تھا۔

"بولیں ناں۔۔۔ کل کو اگر آپ کو رانیہ اور مجھ میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے تو آپ کس کو چنیں گے"۔ اتنا مشکل سوال کر کے وہ رضا بخاری کو ایک امتحان میں ڈال گئی تھی۔ کچھ سوچتے ہوئے رضا بخاری مسکرا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گنہگار سا بندہ ہوں جائشہ۔۔۔ پتا نہیں اللہ جنت دے گا بھی کہ نہیں۔۔۔اور ایک نیک مرد کو کتنی حوریں ملیں گی یہ تمہیں پتا ہے۔۔۔ میں خدا سے یہ بولوں گا کہ مجھے جنت کی حوریں نہیں چاہیے۔۔۔ مجھے بس میری دو ہی دنیا کی حوریں دے دے۔۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں رانیہ سے بڑھ کر تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ لیکن میرے دل میں تمہارا بھی بہت اونچا مقام ہے جائشہ"۔ رضا بخاری اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ تو جائشہ

Posted On Kitab Nagri

بے اختیار رضا کے سینے سے آلگی۔اور تھوڑا سا چہرہ اونچا کر کے رضا کے گال پر اپنے لب رکھے۔اور اس کی گرفت سے ایک دم نکل گئی۔جس پر رضا نے خوشگوار حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ اس چیز کا جواب ہے جو آپ کہہ رہے تھے کہ تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔۔۔بھلا کوئی جان بوجھ کر اپنی سانسیں بھی لینے سے رک سکتا ہے۔۔۔اب سو جائیں چپ کر کے۔۔۔میں چینج کرنے جا رہی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم گھس گئی۔اور اپنی دھڑکنوں کو اعتدال پر لانے لگی۔جو رضا بخاری کی قربت کے لئے مچل رہی تھیں۔تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے باہر نکلی تو رضا بخاری اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔وہ آکر اپنی سائیڈ پر لیٹ گئی۔

"میرا سکون برباد کر کے اب سونا چاہ رہی ہو"۔وہ اس کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri

"جب سے آپ سے محبت ہوئی ہے۔۔میرا خود کا سکون برباد ہے۔۔میں آپ کا سکون کیا برباد کروں گی"۔وہ رضا کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

"کیا چاہتی ہو اب۔۔؟"وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"رضا بخاری وہ بھی پورے کا پورا۔۔۔! تقسیم شدہ نہیں"۔پر اعتماد طریقے سے بولی۔تو رضا بخاری نے اسی پل اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔

"دل بدن تمہاری ڈیمانڈز بڑھ رہی ہیں جائشہ "۔وہ اب سیدھا لیٹتے ہوئے بولا۔

"تو آپ پوری کر دیں ناں"۔وہ رضا کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"جو چیز انسان کے بس میں نہیں ہے وہ کیسے کرے"۔اس کے لہجے میں افسردگی تھی۔وہ رانیہ کی محبت کو بھی پس پشت نہیں ڈال سکتا تھا۔اور جائشہ اسے ایک نئے امتحان میں ڈال رہی تھی۔

"بس جب آپ کو یقین ہو جائے کہ جائشہ آپ کے لیے کتنی ضروری ہے۔۔۔۔جیسے میرے لئے رضا بخاری میری سانسوں کی آکسیجن ہے۔۔۔جب آپ کو اس بات کا ادراک ہو جائے تو مجھے بتا دیجئے گا۔۔۔جائشہ آپ کی ہی ہے۔۔۔بس اپنے رضا بخاری کی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا۔رضا بخاری اس کی جنونیت کے آگے خود کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا۔

★*******★*********★

Posted On Kitab Nagri

صبح جب مستجاب اٹھی تو عدن حیدر اپنے آفس کے لیے نکل چکا تھا۔وہ کسلمندی سے اٹھی اور عدن کو فون ملایا لیکن عدن نے اس کا فون کاٹ دیا۔جس سے وہ سمجھ گئی۔کہ وہ بزی ہو گا اس لئے اس نے اس کا فون کاٹا ہے۔

جب وہ ناشتہ کر رہی تو عدن کا فون آیا۔

"بزی تھا اس لئے تمہارا فون کاٹا تھا۔۔اب بولو کیا کر رہی ہو"۔وہ اپنی کرسی کی پشت پر ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔اپنے ڈرائیور کو بھیجو۔۔۔میں جائشہ کے گھر جانا چاہتی ہوں مما بھی وہی ہے"۔وہ جوس کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اچھا یار رات کو تم نے مجھے مارا تھا ناں۔۔۔آج رات کو بدلہ ضرور لوں گا"۔زیر لب مسکراتے ہوئے بولا۔

"اچھا اب تم بھی مجھے مارو گے"۔وہ بھی مسکرا کر بولی۔

"پیار سے ماروں گا ناں"۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب مجھے باتوں میں مت لگاؤ جلدی جلدی ڈرائیور کو بھیجو میں تیار ہونے لگی ہوں"۔وہ اس کو پٹڑی سے اترتا محسوس کر کے اس کی بات کاٹ گئی۔اتنے میں اس کا سیکرٹری ذیشان اندر داخل ہوا۔

"سر نواب انڈسٹریز سے مس فریحہ آئی ہیں"۔ذیشان عدن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے بھیج دو"۔

"ٹھیک ہے مسز پھر بات ہوتی ہے"۔یہ کہہ کر فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ مستجاب بول پڑی

"یہ مس فریحہ کون ہے۔۔؟"اس کے لہجے پر عدن ایک لمحے کو مسکرا کر رہ گیا۔

"میری گرل فرینڈ تھی"۔لہجے میں شرارت تھی جو دوسری طرف بھی محسوس کر لی گئی۔

"مجھے لگتا ہے۔۔کہ تمہیں مجھ سے مار کھانے کا زیادہ شوق ہے"۔ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ مس فریحہ اندر داخل ہوئی۔وائٹ کلر کی شرٹ اور نیچے بلیک پینٹ اور اوپر بلیک ہی کوٹ پہنے وہ اچھی خاصی پر سنیلٹی کی مالک لڑکی تھی۔اس نے آگے بڑھ کر عدن کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عدن نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔جس پر احساس توہین سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر بات کرتے ہیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"ایکسکیوزمی عدن صاحب۔۔۔۔میں چند گنے چنے لوگوں کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہوں۔۔۔اور آپ نے ایسا کر کے میری انسلٹ کی ہے"۔وہ تھوڑا سا غصے سے بولی تو عدن ایک لمحے کو مسکرا کر رہ گیا۔

"اس میں برا منانے والی کوئی بات نہیں ہے مس فریحہ۔۔۔کیونکہ میں اپنی وائف سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔اور میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ بھی کسی غیر مرد سے ہاتھ نہ ملائے۔۔۔اور ایک چیز جو میں اس کے لئے ہسند نہیں کرتا۔۔۔وہ اپنے لئے کیسے پسند کر لوں۔۔۔جس طرح وہ میری ملکیت ہے۔۔۔اسی طرح میں بھی اس کی ملکیت ہوں۔۔۔۔بس اتنی سی بات ہے۔۔۔۔۔!اور کچھ نہیں"۔عدن نے جب اسے وضاحت دی تو وہ حیرانی سے اس ہینڈسم سے انسان کو دیکھنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا آج کے دور میں ایسا بھی کوئی انسان ہوتا ہے۔۔۔آئی ایم میریسڈ مسٹر عدن حیدر۔۔۔۔میں ضرور آپ کی وائف سے ملنا چاہوں گی۔ایسی خوش قسمت لڑکی کون ہے۔۔۔جس کا ہزبینڈ اس سے اس حد تک سنسئیر ہے"۔وہ خوش دلی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں انشاءاللہ کسی دن ملاقات کرواؤں گا"۔یہ کہہ کر عدن حیدر نے اس کے ہاتھ سے فائل لی۔اور پڑھنے لگ گیا۔لیکن فریحہ کا دل جیسے عدن کی بات میں اٹک کر رہ گیا تھا۔

★******★********★*******★

"ناظرین ابھی ابھی ہمیں یہ بریکنگ نیوز ملی ہے۔کہ کورٹ نے ملک دلاور کی ضمانت منظور کر لی ہے۔ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کے مخالفین نے ان پر نہایت ہی گندے الزامات لگائے ہیں۔۔۔جن کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔۔۔اور وہ ہمیشہ حق اور سچ کے لیے لڑتے رہیں گے"۔نیوز اینکر یہ خبر پڑھ رہی تھی۔جائشہ آج گھر پر ہی تھی۔لاؤنج میں لگی ایل ای ڈی پر دھیان گیا۔تو ادھر یہ خبر چل رہی تھی۔جائشہ نے بے یقین نظروں سے ٹی وی کی طرف دیکھا۔اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اتنے پکے ثبوت ہونے کے باوجود بھی ملک دلاور کو سزا ہونے کے بجائے جیل سے رہائی مل گئی تھی۔جائشہ۔اپنا گھومتا ہوا سر تھامتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔اور بے یقین نظروں سے ٹی وی کی سکرین کو گھورنے لگ گئی

جائشہ ادھر پر ہی بیٹھتی چلی گئی۔یہ وہ ہی جانتی تھی کہ اس نے کس طرح ملک دلاور کے خلاف ثبوت اکٹھے کر کے اسے پہلے نااہل کروایا تھا۔کیونکہ اس کے خلاف کرپشن کے بڑے واضح ثبوت موجود تھے۔لیکن اس پر ادارے ہاتھ ڈالنے سے گریز برت رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مختلف علاقوں میں بجلی کے جو پاور پلانٹ لگوائے تھے۔اس کے لئے اس نے قومی خزانے سے کافی رقم لی تھی۔لیکن ایک آدھ جگہ پر پاور پلانٹ لگا کر دوسری رقم ہضم کر گیا تھا۔اور جائشہ نے اس کیس میں بڑے واضح ثبوت اکٹھے کیے تھے۔لیکن پتہ نہیں ایک دم ایسا کیا ہو گیا کہ ملک دلاور کی ضمانت ہو گئی۔

اس نے رضا بخاری کا نمبر ملایا۔

"مجھے پتا ہے جس خبر کی وجہ سے تم پریشان ہو رہی ہو جائشہ۔۔۔!مجھے کئی گھنٹوں پہلے اس بات کا پتہ چل گیا تھا لیکن میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اس خبر کو سننے کے بعد میرا دماغ کافی ماؤف ہوا ہے۔۔۔ایسا ممکن تو نہیں تھا لیکن یہ پاکستان ہے۔۔۔یہاں پر کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔آرام سے نکاح کی تیاری کرو میں بس آنے لگا ہوں"۔رضا بخاری بڑے آرام سے بولا۔

"ٹھیک ہے بس آپ آجائیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور بے دلی سے کام کرنے لگ گئی۔

"پریشان نہیں ہوتے بیٹا۔۔اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔دنیا میں تو وہ شخص بچ جائے گا لیکن خدا کے عذاب سے کیسے بچے گا"۔فردوس نے اپنی پریشان بیٹی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اماں آپ میں بہت صبر ہے۔۔۔لیکن شاید مجھ میں اتنا صبر نہیں ہے"۔وہ اندر ہی اندر پریشان ہو رہی تھی۔ کچھ حنان کے جانے کی بھی پریشانی تھی

"بیٹا تم بہت بہادر ہو۔۔۔صبر اور حوصلے سے کام لو"۔تسلیم نے بھی آگے بڑھ کر اسے تسلی دی۔اسی وقت مستجاب بھی ادھر ہی آگئی۔تو جائشہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہو گئی۔

پھر سب نے مل کر کومل اور مدثر کا نکاح بہت اچھے طریقے سے کروا دیا۔اعجاز ہمدانی بھی اپنی فیملی کے ہمراہ آیا ہوا تھا۔

جائشہ آج میجنڈا کلر کے خوبصورت سوٹ میں بڑی اچھی لگ رہی تھی۔جبکہ مستجاب بھی گرین کلر کے ہلکے سے کام والے سوٹ میں بڑی اچھی لگ رہی تھی۔عدن نکاح سے تھوڑی دیر پہلے آیا تھا۔رضا بخاری اور جواد بخاری بھی موجود تھے۔عدن نے پانچ لاکھ کا چیک کومل کو پکڑایا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعائیں دیں۔جبکہ رضا بخاری اور جواد بخاری اور اعجاز ہمدانی نے بھی انھیں کیش ہی دیا تھا۔

"بڑی اچھی لگ رہی ہو مسز"۔وہ مستجاب کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے بولا۔

"وہ تو میں ہمیشہ ہی لگتی ہوں"۔مستجاب ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔تو عدن بھی مسکرانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں مجھے تو چاہے جس بھی حلیے میں ہو اچھی ہی لگتی ہو۔۔۔چاہے بد صورت بھی ہو جاؤ میں تمہاری ہمیشہ تعریف ہی کروں گا۔۔۔۔آخر میرے دادا کی لاڈلی پوتی جو ہو"۔عدن مسکرا کر بولا۔تو مستجاب اسے آنکھیں دکھانے لگ گئی۔

"ایسے ظالم نظروں سے تو مت دیکھو ابھی کچھ کر بیٹھوں گا"۔وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"مار کھاؤ گے مجھ سے"۔وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔

"آج چلو گھر ذرا میں تمہیں بتاؤں گا۔۔۔جو ہر وقت مجھے ڈانٹتی رہتی ہو"۔وہ اب اسے دھمکی دیتے ہوئے بولا۔

"کیا بتاؤ گے۔۔؟"وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ابھی تک تو محبت کرنے میں بڑی نرمی رکھی ہوئی ہے۔۔۔اب عادی ہو جاؤ تو پھر محبت کی شدت بھی دکھاؤں گا"۔وہ معنی خیز لہجے میں بولا۔تو مستجاب ایک لمحے کے لیے بلش کر گئی۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہارے پاس صرف فضول ہی باتیں ہیں"۔وہ اب اس کے نظروں کے تاثر کو مٹانے کے لئے بولی۔

"آج پھر تمہیں کام کی باتیں بتاؤں گا۔۔۔اچھا چلو چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔۔ محفل میں اس طرح کی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔مجھے کسی ضروری میٹنگ کے لئے نکلنا ہے میں ذرا رضا بخاری سے بات کرلوں۔۔۔تم مما کے ساتھ آجانا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی رسٹ واچ دیکھتے ہوئے بولا۔

"کہاں جانا ہے تم نے۔۔۔۔ہمارے ساتھ ہی جانا"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"یار ضروری کام ہے۔۔۔جلدی ہی آجاؤں گا۔۔۔۔پھر حویلی کے لئے نکلیں گے"۔وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے رضا بخاری کے پاس آیا۔اور اس سے جانے کی اجازت چاہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"عدن صاحب آپ کھانا کھائے بغیر نہیں جائیں گے۔۔۔اور ابھی تو ہم آپ کو جانے نہیں دیں گے"۔رضا بخاری پر خلوص لہجے میں بولا۔

"پھر کسی دن"۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر آپ کھانا کھا کر نہیں جائیں گے ایسے ہی چلے جائیں گے تو میری بیوی بڑی ٹینشن میں آجائے گی۔۔۔سالے صاحب۔۔۔! وہ پہلے ہی کافی پریشان ہے"۔رضا بخاری کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔جس پر عدن نے چونک کر رضا بخاری کو دیکھا تھا۔

"وہ آپ کو بھائی کہتی ہے تو اس لیے یہ الفاظ منہ سے نکل گئے"۔رضا بخاری اندر ہی اندر اپنے آپ کو کوستے ہوئے بولا۔اتنے میں جائشہ بھی ان کے قریب آئی۔

"آئیں پلیز کھانا لگ چکا ہے"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔تو عدن نے بڑے غور سے جائشہ کا چہرہ دیکھا تھا۔اپنے باپ کی ضمانت کی خبر اسے بھی مل چکی تھی۔جس پر نہ وہ کوئی خوشی محسوس کر سکا اور نہ کوئی غم۔لیکن جائشہ نے سر توڑ کوششیں کر کے ملک دلاور کو اندر کروایا تھا۔عدن اس کا دکھ محسوس کر سکتا تھا۔

"مجھے اس وقت کسی بہت ضروری میٹنگ میں پہنچنا ہے۔۔۔پھر کسی دن ڈنر کے لئے آؤں گا"۔وہ جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔تو اس نے آگے بڑھ کر عدن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

چلیں میرے ساتھ میں آپ کو کہیں بھی جانے نہیں دوں گی"۔یہ کہہ کر وہ اس کا ہاتھ بڑے استحقاق سے پکڑے ہوئے ہیں ٹیبل پر لے کر آئی۔اور عدن میکانکی انداز میں اس کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پر آ گیا۔مستجاب نے اس منظر کو کافی حیرت سے دیکھا تھا۔جبکہ فردوس اور تسلیم نے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ خون کی کشش ہے ناں جوان دونوں کوایک دوسرے کی طرف کھینچ رہی ہے"۔فردوس تسلیم کودیکھتے ہوئے بولی۔

"ظاہر ہے خون اپنی کشش رکھتا ہے"۔وہ بھی دونوں کودیکھتے ہوئے بولی۔

پھر سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔عدن نے فون کر کے اپنی میٹنگ کینسل کردی تھی۔کومل کودعاؤں میں مدثر کے ساتھ رخصت کردیا گیا۔مدثر گاؤں میں رہتا تھا اس لیے وہ کومل کورخصت کرواکر گاؤں لے گیا تھا۔لیکن رہنا انہوں نے بخاری مینشن میں ہی تھا۔

جب تسلیم عدن اور مستجاب کے ساتھ جانے لگی تو فردوس کتنی دیر تک اس کے گلے لگی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب کب ملو گی تسلیم۔۔؟"فردوس اداسی سے بولی۔

"بہت جلد انشاءاللہ۔۔۔تم پریشان مت ہوناللہ سب بہتر کرے گا"۔تسلیم فردوس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔اور عدن اور مستجاب کے ساتھ گاڑی میں آبیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

جب وہ حویلی پہنچے تو رات کافی ہو چکی تھی۔ملک دلاور رہا ہو کر حویلی آ گیا تھا اور اپنے حلقہ احباب سے مل رہا تھا۔ آج تسلیم کو تو کسی کل چین نہیں تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں ملک دلاور کا خون کر دے۔

حویلی پہنچتے ہی تسلیم کے چہرے کے پتھریلے تاثرات تو مستجاب نے بھی نوٹ کر لیے تھے۔

"کیا ہوا مما۔۔۔؟آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں"۔مستجاب گاڑی سے اتر کر ماں کے پاس آ کر آہستگی سے بولی۔

"نہیں بیٹا بس بہت زیادہ تھک گئی ہوں۔۔۔۔جاؤ آپ لوگ آرام کرو۔۔۔۔۔میں بھی اب سونا چاہوں گی"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

"تم چلو میں ذرا بابا سے مل کر آتا ہوں"۔عدن مستجاب سے بول کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا جہاں پر ملک دلاور اپنے کسی دوست کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"السلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ۔۔؟"وہ نارمل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں۔۔۔ تمہارے سامنے زندہ سلامت موجود ہوں"۔ملک دلاور بڑے طنز سے بولا۔اس کو عدن پر غصہ بھی بہت تھا جو ایک دفعہ بھی جیل میں اس سے ملنے نہیں گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ملک صاحب اب میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی"۔اس کا دوست اس کو یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔تو ملک دلاور نے عدن کی طرف بڑے طنز سے دیکھا تھا۔

"شاید تم بھول گئے ہو کہ تمہارا کوئی باپ بھی ہے عدن۔۔۔ تمہاری ساری محبتیں علی حسن اور تسلیم کی بیٹی کے لیے ہی ہیں۔۔۔۔والدین کیا ہیں یہ تو تم بھول چکے ہو۔۔۔۔تم نے تو سمجھا ہو گا کہ تمہارا باپ اب جیل سے کبھی نہیں نکلے گا لیکن تمہیں نہیں پتا کہ ملک دلاور کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔۔۔۔۔تم نے تو پلٹ کر خبر ہی نہیں لی۔۔۔۔بلکہ اپنی بیوی کو لے کر سیر سپاٹوں پر چلے گئے۔۔۔۔لعنت ہو تم جیسی اولاد پر"۔ملک دلاور تو غصے سے بھرا بیٹھا تھا عدن کو دیکھتے ہی غصہ نکالنے لگا۔عدن تھوڑی دیر تک تو اپنے باپ کے تیوروں کو دیکھتا رہا۔

"بابا آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ آپ کا بیٹا عدن حیدر کسی قسم کے غلط کام میں آپ کی سپورٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔اور نہ ہی کروں گا۔۔۔۔۔یہ انسان کے اندر ایک ضمیر ہوتا ہے۔۔۔۔اور میرا ضمیر اس بات کی مجھے کبھی بھی اجازت نہیں دیتا کہ میں آپ کا ساتھ دوں۔۔۔۔بلکہ آپ کو اب بھی یہ کہوں گا کہ آپ نے جو بھی گناہ کیے ہیں۔۔۔ان کو تسلیم کر لیں۔۔۔۔میں آپ کا ہر فورم پر ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔اور سزا کو کم سے کم کروانے کی کوشش کروں گا۔۔۔۔۔۔لیکن اس طرح نہیں بابا کہ آپ کو اپنے گناہوں پر کوئی بھی شرمندگی نہ

Posted On Kitab Nagri

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔! مجھے پتا ہے کہ آپ نے پاور پلانٹ والے پروجیکٹ میں کتنی کرپشن کی ہے۔۔۔۔۔اور گناہ تو گناہ ہے ناں چاہے میرا باپ کرے یا کوئی اور کرے"۔۔عدن بڑا ٹھہر ٹھہر کر نرم لہجے میں اپنے باپ کو بہت کچھ باور کروایا گیا تھا۔

"کون سے گناہ۔۔۔؟ کیسے گناہ۔۔۔؟ کون سی دنیا میں رہتے ہو عدن۔۔۔۔یہ دنیا بس ایسے ہی چل رہی ہے۔۔۔۔تم ہمیشہ میرے لیے مشکلیں کھڑی کرتے ہو۔۔۔۔چوہدری مکرم کے ہاتھوں پر گولیاں برسانے کی کیا تک بنتی تھی"۔ملک دلاور اسے دیکھ کر غصے سے بولا۔

"جب انسان گناہ کا اس حد تک عادی ہو جائے کہ اسے کوئی گناہ گناہ نہ لگے تو اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔دوسری بات یہ ہے کہ شکر کریں میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا۔۔۔۔مستجاب کی طرف جو ہاتھ اٹھے گا میں اسے کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔۔۔اور ایک بات ذہن نشین کرلیں۔۔۔۔میں آپ کے گناہوں میں کبھی بھی آپ کا ساتھ نہیں دوں گا"۔وہ اپنے باپ کو غصے سے کہہ کر اپنے کمرے میں آگیا۔

کپڑے چینج کر کے وہ بیڈ پر مستجاب کے برابر آلیٹا۔

Posted On Kitab Nagri

عدن کے دل کے اندر تو جھگڑے سے چل رہے تھے۔کاش اس کا باپ اس کی کوئی بات سمجھ جائے۔وہ اندر تک ڈسٹرب ہو کر رہ گیا تھا۔مستجاب نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔پھر اس کے کندھے پر سر رکھ کر اس کے چہرے کو بڑی غور سے دیکھا۔

"کیا ہوا عدن کچھ پریشان لگ رہے ہو۔۔۔کیا بات ہوئی ہے بابا سے ؟"اس نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔

"میرے باپ کو کبھی احساس نہیں ہو گا۔۔۔کبھی بھی نہیں "۔عدن چھت کو گھورتے ہوئے بولا۔

"تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔۔؟وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"باپ ہے وہ میرا یار۔۔۔!فکر ہوتی ہے مجھے۔۔۔کیسے اتنے گناہوں کا وزن برداشت کریں گے "۔وہ افسردگی سے بولا۔تو مستجاب بھی افسردہ ہو گئی۔

"ویسے ان کی ضمانت ہوئی کیسے۔۔؟"وہ حیرت سے بولی۔

" یہاں پر پیسہ بولتا ہے مستجاب۔۔۔کرپشن ہمارے ملک کی جڑ جڑ میں بیٹھ چکی ہے "۔وہ گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں بھی پریشان کر دیا ہے۔۔۔۔سو جاؤ اب"۔عدن اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں سلالوں ناں پھر سوؤں گی۔۔۔۔نہیں تو ایسا ہی پریشان رہو گے"۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بڑے پیار سے بولی۔تو عدن اسے پیار سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر رہ گیا۔ایک وہ ہی تو اس کی زندگی کی واحد خوشی تھی۔

"ویسے تم نے مجھے کچھ بتانا تھا"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے انداز میں بولی۔تو عدن پہلے تو غائب دماغی سے سوچتا رہا۔پھر یاد آنے پر ایک جاندار مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

"بتاؤں پھر۔۔۔"۔وہ ایک دم سے اس کا سر اپنے کندھے سے ہٹا کر اپنا چہرا اس کے چہرے کے اوپر رکھا تھا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا"۔وہ آہستگی سے بولی۔

"لیکن میرا تو یہی مطلب تھا"۔وہ اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے بولا۔مستجاب یہی تو چاہتی تھی کہ عدن کا دھیان بٹا سکے۔اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ لڑکی کون تھی جو دن کو تمہارے آفس آئی تھی"۔ مستجاب عدن کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولی۔

"یار نواب انڈسٹریز کے ہیں جمیل صاحب ان کی کمپنی سے کانٹریکٹ ہوا ہے۔۔۔۔۔ان کی بیٹی تھی۔۔۔۔ کیوں تمہیں کونسی فکر لگ گئی ہے"۔ وہ اب ہلکا سا مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر بولا۔

"بس رہتی ہیں ناں فکر اپنے ہینڈسم شوہر کی"۔ وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں اس ہینڈسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہ صرف تمہارا ہی ہے۔۔۔۔۔اس پری نے جو جادو کیا ہے اس کا توڑ پوری دنیا میں نہیں ہے"۔ یہ کہتے ہوئے عدن نے اس کی پیشانی کو اپنے شدت بھرے لمس سے مہکایا تو مستجاب طمانیت سے مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★*******★*********★

آج پوری رات تسلیم کی کانٹوں پر گزر رہی تھی۔اس کا دل کر رہا تھا کہ ملک دلاور کا گریبان پکڑ کر پوچھے کہ کس چیز کی اس نے اس معصوم لڑکی کو سزا دی تھی۔اس کا ایک دل کیا کہ جا کر راشدہ کے سامنے اس کا گریبان پکڑ لے لیکن اسے پتہ تھا کہ راشدہ بہت لڑاکی عورت ہے۔اس لئے اس کے سامنے پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

صبح جب عدن اور مستجاب دونوں حویلی سے نکلے تو اس نے ملک دلاور سے بات کرنے کی ٹھان لی۔

وہ حویلی کے ہال میں ہی بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگ گئی۔اسے دیکھ کر راشدہ کی تیوری پر بل پڑ گئے۔

"خیر تو ہے آج ادھر کب سے بیٹھی ہوئی ہو"۔وہ تسلیم کو دیکھ کرنا گواری سے بولی۔

"میں جہاں مرضی بیٹھوں۔۔۔جیسے مرضی بیٹھوں۔۔۔تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے راشدہ بیگم"۔یہ کہہ کر وہ اخبار پڑھنے لگ گئی۔

"غرض کیوں نہیں ہے۔۔۔میرا شوہر آج بھی تمہیں دیکھ کر آہیں بھرنے لگ جاتا ہے پتا نہیں کیا جادو کیا ہے۔۔۔اس لیے بہتر ہے کہ اپنے کمرے میں ہی دفعان رہا کرو"۔راشدہ بیگم اب دانت پیستے ہوئے بولی۔

"تمہارا شوہر تو ہے ہی گھٹیا انسان۔۔۔۔اب میں کیا اس کے ڈر سے ادھر ادھر بیٹھنا ہی چھوڑ دوں۔۔۔۔اور تم کون ہوتی ہو مجھے پابند کرنے والی۔۔۔تم لوگ خود میری میری بیٹی کی حویلی میں بیٹھے ہوئے ہو اتنی غیرت ہے تو نکل جاؤ یہاں سے"۔تسلیم بیگم کے اندر تو ایک آگ سی لگی ہوئی ہے تھی۔راشدہ نے اس آگ کو مزید چنگاری دے کر اس کا آلاؤ مزید بڑھا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہائے میرے اللہ یہ عورت مجھے کہہ رہی ہے کہ ہم نکل جائیں یہاں سے۔۔۔ تمھاری جرات کیسے ہوئی گھٹیا عورت ہمیں گھر سے نکالنے کی"۔وہ اب چیختے ہوئے بولی گھر کی ملازمائیں بھی راشدہ کی چیخ وپکار سن کر ادھر آ گئی تھی۔

"زیادہ واویلا کرنے کی ضرورت نہیں ہے مکار عورت۔۔۔۔جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو ایسے ہی آسمان سر پر اٹھا لیتی ہو تمہاری شروع سے ہی یہی عادت ہے"۔ تسلیم اسے دیکھ کر بڑے آرام سے بولی۔

"تم دونوں ماں بیٹی نے آ کر اس حویلی پر قبضہ کیا ہے۔۔۔۔ غنڈیاں ہو بالکل تم دونوں"۔راشدہ بیگم آنکھوں میں نفرت لئے اسے دیکھ کر چیخ کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بکواس بند کرو غنڈے تو تم لوگ ہو جو دوسروں کا حق مارتے ہو۔۔۔۔بلاؤ اپنے اس شوہر کو جو فرعون بنا ہوا ہے۔۔۔۔میں اس سے پوچھوں کتنی زندگیاں برباد کر چکا ہے"۔اب کے تسلیم کا بھی صبر جواب دے گیا تھا۔ اس لئے غصے میں اس کی آواز بھی بلند ہو گئی تھی۔اتنے میں رخسار بھی ادھر آ گئی۔

"دیکھو اس عورت کے لچھن ہم سب کو للکار رہی ہے جرات تو دیکھو"۔وہ رخسار کو دیکھتے ہوئے بولی۔شور کی آواز سن کر ملک دلاور بھی اپنے کمرے سے باہر آ گیا تھا۔باہر کا منظر دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم لوگ یہاں کیا تماشا دیکھ رہی ہو جاؤ اپنا اپنا کام کرو"۔ وہ ملازماؤں کو غضب ناک انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔ تو ساری ملازمائیں ادھر ادھر ہونے لگ گئیں۔

"ملک صاحب دیکھیں اس عورت کی زبان کو کیا کہہ رہی ہے تم سب لوگ نکلو یہاں سے کیونکہ یہ حویلی میری بیٹی کی ملکیت ہے"۔ راشدہ بیگم اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ تو ملک دلاور نے تسلیم کو غصے سے دیکھا۔

"تمھاری جرات کیسے ہوئی یہ سب کہنے کی"۔ یہ کہتے ہوئے وہ آنکھوں میں شعلے لیے اس کی طرف بڑھا۔

"جیسے تمہاری جرات ہوتی ہے اتنے گھٹیا کام کرنے کی۔۔۔۔ اور تمہیں ان پر شرمندگی بھی نہیں ہوتی۔۔۔۔ ایک خوبصورت بیوی ہوتے ہوئے تم نے دوسری لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تین بچوں کا باپ ہوتے ہوئے تم نے مجھ پر بری نظر رکھی ملک دلاور۔۔۔۔۔ پھر جب میں تمہاری بھابھی بن گئی تب بھی تم باز نہ آئے۔۔۔۔۔۔ اور جب تمہارے بھائی کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔ تب بھی تم مجھے آفر کرنے سے باز نہ آئے۔۔۔۔ گھٹیا پن کی مثال تو میرے سامنے کھڑی ہے۔۔۔۔ تم دوسروں سے کیسے پوچھ گچھ کر سکو گے ملک دلاور"۔ تسلیم بھی اب غصے چنگھاڑتے ہوئے بولی۔ ملک دلاور اس کی جرات پر حیران ہی تو رہ گیا تھا۔ راشدہ بیگم ہونقوں کی طرح تسلیم کے اس روپ کو دیکھنے لگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"اپنی زبان کو لگام دو تسلیم۔۔۔! میں یہ زبان کھینچ بھی سکتا ہوں"۔ملک دلاور غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

"فردوس کے ساتھ کیا کیا تم نے۔۔؟تسلیم سرد لہجے میں بولی۔آنکھوں میں نفرت کے شعلے تھے۔اور لہجہ بلکل برف کی طرح سرد تھا۔اس کے سوال پر ملک دلاور تو ایک لمحے کو بھونچکا کر رہ گیا۔

"کون فردوس۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہو"۔وہ اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"وہی فردوس جس کو تم نے اغواء کر کے اس کو پامال کیا تھا۔۔۔وہی فردوس جو تمہارے آگے گڑگڑاتی رہی۔۔۔لیکن تم نے اس کی ایک بھی نہ سنی۔۔۔وہی فردوس جس کی زندگی خراب کرنے کے لیے تم نے اس سے نکاح کر لیا اور اس کو خفیہ رکھا۔۔۔تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے۔۔۔۔اور وہ دوسرا نکاح نہ کر سکے اور زمانے بھر میں بدنام ہوتی رہے۔۔۔!وہی فردوس جس کے بچے کے تم باپ بننے والے تھے۔۔۔اور تم نے اس بچے کو مارنے کی کوشش کی۔۔۔۔اب اور بھی کوئی تفصیل رہتی ہے یہ تو بتاؤں ملک دلاور"۔وہ اب غصے سے چیختے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بکواس کیے جا رہی ہوں جھوٹی عورت۔۔۔۔یہ سب بکواس تم سے کس نے کی ہے"۔ملک دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ تسلیم بیگم کو جان سے ہی مار دے۔

"چاہتی تو تمہارے بیٹوں کے سامنے تمہاری عزت اتار سکتی تھی۔۔۔موقع دے رہی ہوں اپنے گناہوں کو تسلیم کرو۔۔۔جو جو میری دوست فردوس کے ساتھ کیا ہے سب کے سامنے اس کو مانو۔۔۔نہیں تو سب کی نظروں میں اس قدر گرو گے کہ دوبارہ اٹھ نہیں سکو گے"۔وہ غصے سے کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔اور ملک دلاور کے سر کے اوپر تو جیسے آسمان سا گر گیا تھا۔راشدہ بیگم اپنی جگہ سن کھڑی تھی۔

"کیا یہ سچ کہہ رہی ہے ملک صاحب"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔تو ملک دلاور جیسے حال میں لوٹا۔

"جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔بکواس کر رہی ہے تمہیں پتا نہیں شروع سے ہی یہ ایسی ہے"۔ملک دلاور یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔جبکہ راشدہ کو ملک دلاور کی بات پر پہلی دفعہ یقین نہیں آیا تھا۔تسلیم کا لہجہ اس کے سچ ہونے کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا۔

★*********★************★

Posted On Kitab Nagri

حنان مہرالنساء کے ساتھ امریکہ چلا گیا تھا۔اور جائشہ کو پورا گھر کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔جواد بخاری اس کیس پر بڑی محنت کر رہا تھا۔آج عدالت میں رضا بخاری کے کیس کی ہیرنگ تھی۔جواد بخاری پوری تیاری کر کے آیا تھا۔پورا میڈیا اس کیس کو کوریج دے رہا تھا۔

"یور آنر۔۔۔یہ کیس بالکل سیدھا سیدھا سا ہے۔۔۔پورے میڈیا کے سامنے رضا بخاری کے چینل کے دفتر سے منشیات کا کافی سامان برآمد ہوا تھا۔۔۔اور اس کی ویڈیو بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔۔۔پتہ نہیں کتنے سالوں سے یہ لوگ یہ کریہہ کاروبار کر رہے ہیں۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ ان کی شاخیں بڑی دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔۔۔آپ جتنی جلدی ہو سکتا ہے رضا بخاری کو سزا سنائیں۔۔۔تاکہ عدالت کا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ جائے"۔مخالف وکیل ولید بختیار بڑے زور و شور سے رضا بخاری کے خلاف دلائل دے رہا تھا۔جائشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے۔رضا بخاری بڑے آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

"یور آنر میرے فاضل دوست شاید بھول گئے ہیں۔۔۔یہ صرف ابھی الزام ہے اور یہ پہلے ثابت کریں کہ رضا بخاری اس کام میں ملوث ہے"۔جواد بخاری ابرو اٹھا کر بولا۔

"شاید آپ کی آنکھیں کام نہیں کرتی ہیں ہمارے پاس ویڈیو محفوظ ہے"۔بیرسٹر ولید بختیار بڑے اعتماد سے جواد بخاری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔تو جواد بخاری کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھاان کی الماری میں تو کوئی بھی یہ رکھ سکتا ہے۔۔۔اور یقینا یہ رضا بخاری کے مخالفین کا کام ہے۔۔۔بہت جلد اس پر سے پردہ اٹھاؤں گا بے فکر رہیں۔۔۔اب کل کو میں اپنے کسی بندے کے ذریعے آپ کی الماری میں یہ سب رکھوادوں۔۔۔اور میڈیا اور پولیس کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں تو آپ کا کیا ری ایکشن ہو گا ولید بختیار صاحب "۔جواد بخاری اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پر اعتماد طریقے سے بولا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟وہ طنزیہ مسکرایا۔

"ابھی ثابت کردوں کیا"۔جواد بخاری مبہم انداز میں مسکرایا۔

"آپ کیا ثابت کریں گے "۔ولید بختیار نے طنز سے کہا۔

جواد بخاری بڑے اعتماد سے چلتا ہوں جج کے ڈیسک کے پاس آیا تھا۔اور جج کے سامنے پڑے ہوئے ڈیسک کے دراز کو ایکدم کھولا۔اور اس میں سے ایک پیکٹ نکالا۔

اور اس کو سب کے سامنے پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سے بہت معذرت چاہتا ہوں یور آنر۔۔۔لیکن بعض دفعہ سچ کو سامنے لانے کے لئے بہت پریکٹیکل ہونا پڑتا ہے۔۔۔اب یہ جج صاحب کے ڈیسک سے نکلا ہے۔۔۔تو کیا ہم ان کو پکڑ کر سزا دے دیں"۔جواد بخاری نے یہ کہہ کر پیکٹ سب کے سامنے لہرایا تو پوری عدالت میں چہ مگوئیاں شروع ہو گیئں۔

"یہ سب کیا فضولیات ہیں جواد بخاری صاحب"۔جج اب غصے سے بولا تھا۔

"میں نے پیشگی معذرت کی ہے جج صاحب۔۔۔۔یہ کام تو کوئی بھی مخالف کر سکتا ہے۔۔۔میں کل آپ کے آفس سے یہ سب برآمد کروا سکتا ہوں۔۔۔پھر کیا کریں گے ولید صاحب"۔جواد بخاری بڑے اعتماد سے بولا۔

"آپ نے معزز عدالت کی توہین کی ہے۔۔۔آپ کو اس پر سخت سزا ملنی چاہیے"۔ولید بختیار غصے سے بولا۔

"میں معزز عدالت کا بہت احترام کرتا ہوں۔۔۔لیکن ایک انسان کی عزت بھی کسی عدالت کی عزت سے کم نہیں ہوتی۔۔۔اس لیے اس کی عزت بلاوجہ اچھالنے پر مجرموں کو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے"۔جواد بخاری سب کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"پہلے تو آپ کو سزا ملنی چاہیے۔۔۔جنہوں نے عدالت کی توہین کی ہے"۔جج جواد بخاری کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ مسکرا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس پیکٹ میں کچھ بھی نہیں ہے جج صاحب۔۔۔ کپڑوں کو لگانے والی کلف ہے۔۔۔۔ مقصد آپ کو تصویر کا دوسرا رخ دکھانا تھا۔۔۔اور کچھ نہیں"۔جواد بخاری نے یہ کہہ کر پوری عدالت کو حیران کر دیا۔

"پھر بھی آپ نے عدالت کا قیمتی وقت ضائع کیا ہے"۔ولید بختیار کہاں چپ بیٹھنے والا تھا۔

"آپ اس ویڈیو کو سائیڈ پر رکھیں اور ثابت کریں رضا بخاری اس کام میں ملوث ہے کہ نہیں۔۔۔عدالت کو الجھائیں مت"۔جواد بخاری بڑے آرام سے بولا۔پھر کافی دیر تک بحث ہوتی رہی لیکن جواد بخاری مخالف وکیل پر بھاری پڑ رہا تھا۔کیس کی اگلی ہیئرنگ دس دن بعد تھی۔

جب وہ عدالت سے باہر نکلے تو پورا میڈیا سوال بن کر کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انشاءاللہ میں ثابت کروں گا کہ کون لوگ اس میں ملوث ہے۔۔۔۔وقت سے پہلے میں کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا"۔یہ کہہ کر جواد بخاری ایکسکیوزمی کہہ کر اپنی آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھا کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔جبکہ رضا بخاری اور حاشہ کو جواد بخاری نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔اس لیے وہ میڈیا کے کسی بھی سوال کا جواب دیے بغیر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

★******★*******★

عدن اپنے کام لگاہواتھاکہ میر ارسلان کی اس کے آفس میں آمد ہوئی۔مٹھائی کا پوراٹوکرااس کاڈرائیوراٹھاکرلایا تھااور وہ بڑاخوش لگ رہاتھا۔

"میں نے کہامیرے دوست نے تومجھے یاد نہیں کرنامیں خود ہی چلاجاؤں"۔میر ارسلان عدن کی سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"نہیں یار میں تمہیں بھولا کہاں ہوں۔۔۔! بزی بہت تھااس لیے تم سے رابطہ نہیں ہوسکا"۔عدن نے یہ کہہ کرانٹرکام اٹھاکرکافی کاآرڈردیا۔

"یہ مٹھائی کی خوشی میں"۔عدن اب اسے دیکھ کربولا۔

"تم چاچابننے والے ہویار"۔میر ارسلان خوشی سے بولاتوعدن کے چہرے پر بھی ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑگئی۔وہ اپنی کرسی سے اٹھ کراس کے قریب آیااور اسے گلے سے لگالیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت بہت مبارک ہو یار۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی سن کر۔۔۔بھابھی کیسی ہیں"۔وہ اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولا۔

"خیر مبارک۔۔۔اور تمہاری بھابھی تو تمہاری فین ہے یار۔۔۔۔۔بہت امپریس ہے تم سے۔۔۔پتہ نہیں لڑکیوں کو تم میں کیا نظر آتا ہے"۔میر ارسلان اب ہنستے ہوئے بولا۔

"مجھ سے کیوں امپریس ہے وہ"۔عدن حیرانی سے بولا۔

"چلو چھوڑ اس بات کو اپنی بیوٹیفل کے ساتھ ٹانکا سیٹ ہوا کہ نہیں"۔میر ارسلان اسے دیکھتے ہوئے تجسس سے بولا۔تو عدن کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

Kitab Nagri

"مطلب سیٹنگ ہو گئی ہے۔۔۔آپ بتا مجھے کب چاچا بنا رہا ہے"۔میر ارسلان ایک آنکھ دبا کر بولا۔اتنے میں ملازم کافی لے کر اندر داخل ہوا۔اور ٹرے ٹیبل پر رکھ کر باہر نکل گیا۔

www.kitabnagri.com

"بڑا خبیث ہے تو یار۔۔۔ابھی بچوں کی کوئی پلاننگ نہیں ہے۔۔۔کیونکہ ابھی میں نہیں چاہتا"۔عدن نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"فی الحال اپنی بیوٹیفل کے ساتھ انجوائے کرنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔چل یار تیرا حق بنتا ہے تم نے صبر بھی تو بڑا کیا ہے۔۔۔۔اور صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے"۔میر ارسلان کافی پیتے ہوئے بولا۔

"کل سنڈے ہے تو بھابھی کو حویلی لے کر آنا۔۔ڈنر اکٹھے کریں گے"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا تو میر ارسلان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

★*******★*********★

"بھائی آپ کی ذہانت کی داد دینی پڑے گی۔۔کیا گھمایا ہے پورے میڈیا کو آج پورے میڈیا میں آپ ہی ڈسکس ہو رہے ہیں"۔رضا بخاری جائشہ اور جواد بخاری کھانے کے ٹیبل پر رات کا ڈنر کر رہے تھے۔کہ رضا بخاری اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابھی تو میں نے گھمایا ہی نہیں ہے علی۔۔۔آگے آگے دیکھنا ذرا"۔جواد بخاری نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جائشہ میرا بیٹا آدھے گھنٹے بعد کافی لے کر میرے کمرے میں آؤ۔۔۔کچھ امپورٹنٹ ڈسکشن کرنی ہے"۔جواد بخاری یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی جو بھی پوچھیں ناں سچ سچ بتادینا۔۔۔کوئی بھی بات مت چھپانا جائشہ "۔رضا بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کافی بنائی اور ایک کپ رضا کو دے کر آئی۔اور دوسرا کپ لے کر جواد بخاری کے کمرے میں چلی آئی۔

"بیٹھو"۔جواد بخاری نے کپ تھامتے ہوئے اسے کہا۔تو وہ بیڈ پر ہی جواد بخاری کے سامنے بیٹھ گئی۔

"اچھا جو بھی سوال کروں۔۔۔اس کا سچ سچ جواب دینا کوئی بھی بات مت چھپانا"۔جواد بخاری اسے دیکھ کر کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"تمہاری ماما اور مستجاب کی ماما میں کیا لنک ہے۔۔۔پلیز مجھے شروع سے بتاؤ"۔جواد بخاری کے سوال پر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔کچھ لمحوں کے لئے تو وہ ساکت ہو کر رہ گئی تھی۔

"جائشہ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔اور مجھے بالکل سچ سننا ہے۔۔۔اور پلیز ٹائم ضائع مت کرو کیونکہ تمہاری بھابھی کی کال آنی ہے۔۔۔اور اگر اس کی کال اٹینڈ نہ کروں بہت سخت ری ایکشن دیتی ہے"۔جواد

Posted On Kitab Nagri

بخاری اب مسکراتے ہوئے لائٹ سے لہجے میں بولا۔تو جائشہ نے اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے جواد بخاری کو سب کچھ بتادیا۔جسے سن کر اسے کافی شاک لگا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور جائشہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"تم تو بہت بہادر ہو جائشہ۔۔۔۔شاید میں نے آج تک ایسی بہادر لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔۔آئی رئیلی پراؤڈ آف یو کے تم میرے بھائی کی بیوی ہو"۔وہ اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولا۔اور پیار سے اپنے ساتھ لگالیا۔

"رضا نے بھی تمہیں اگنور کر کے تمہیں دکھ دیے ہیں میں اس کے کان کھینچوں گا"،۔جواد بخاری نے یہ کہا تو جائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے۔۔؟"وہ حیرت سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے پتا چل گیا ہے۔۔۔اب اپنے آپ کو اگنور کرنے کی تھوڑی سی اس کو بھی سزا دو"۔جواد بخاری زیر لب مسکراتے ہوئے بولا۔

"پلیز آپ رضا سے کوئی بھی بات نہیں کریں گے۔۔۔۔وہ سمجھیں گے کہ شاید میں نے آپ کو کچھ بتایا ہے"۔ وہ اب فکر مند لہجے میں بولی۔جواد بخاری کا مقصد اس کا دھیان بٹانا تھا جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں رضا سے کوئی بھی ایسی ویسی بات نہیں کروں گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے گڑیا۔۔ تمہارا بھائی رازوں میں بڑا امین ہے۔۔۔ ہر فکر کو ذہن سے نکال باہر پھینکو۔۔۔ جاؤ شاباش اب کافی رات ہو گئی ہے اب تم آرام کرو"۔جواد بخاری اس کا کندھا تھپتپاتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو بھائی"۔شکر گزار نظروں سے جواد بخاری کو دیکھا۔

"بھائیوں کو شکریہ نہیں کہتے۔۔۔ آئندہ یہ لفظ نہ سنوں"۔جواد بخاری یہ کہہ کر موبائل کی طرف متوجہ ہوا جہاں پر اس کی بیوی کی کال آ رہی تھی۔

"کتنا ٹائم سیٹ رکھا ہوا ہے ہماری بیگم نے"۔جواد بخاری نے مسکرا کر کال اٹینڈ کی تو جائشہ کمرے سے نکل آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جب کمرے میں آئی تو رضا بخاری لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے اسے دیکھا تو وہ اس کو کچھ پریشان لگی۔رضا بخاری نے لیپ ٹاپ وہی بند کیا۔اور جائشہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا۔۔؟ کچھ پریشان لگ رہی ہو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں ٹھیک ہوں"۔یہ کہہ کر وہ رضا کے مخالف کروٹ لے کر لیٹ گئی۔تو رضا اس کے قریب آیا۔

"اس طرح تو مت کرو یار"۔وہ اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کروٹ بدل کر رضا کے سینے سے آلگی۔رضا بخاری نے اس سے بڑے پیار سے سمیٹا تھا۔

"پریشان نہیں ہوتے۔۔۔حال دیکھو کتنا خوبصورت ہے۔۔تم چاہتی تھی ناں میں تم سے محبت کروں۔۔۔اللہ نے یہ جذبہ میرے دل میں ڈال دیا ہے جائشہ۔۔۔تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔اب تم اور حنان میری زندگی کی خوبصورتی ہو"۔رضا اسے اپنے پیار بھرے لمس سے احساس دلاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ اس اظہار پر اندر تک سرشار ہو گئی تھی۔

"میں تو آپ سے عشق کرتی ہوں۔۔۔اور چاہتی ہوں کے آپ بھی مجھ سے عشق کریں"۔جائشہ رضا کی آنکھوں میں دیکھ کر بڑے پر اعتماد طریقے سے بولی۔تو رضا بخاری ہنسنے لگ گیا۔

"ایسی ڈیمانڈز صرف جائشہ ہی کر سکتی ہے۔۔۔اور اب مجھے بتاؤ میں تم سے کیسے عشق کروں"۔وہ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے ہوئے بولا۔اس کے سوال پر جائشہ ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گئی۔اتنی قربت پر دھڑکنوں میں بھی اتھل پتھل جاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس جہان میں بھی اور اس جہان میں بھی آپ میرے ساتھ ہوں گے۔۔۔اپنے دل کے اندر یہی نیت رکھیں اور پکا والا پرامس کریں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گے"۔جائشہ اب مسکراتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری اس کی انوکھی سوچ پر مسکرا کر رہ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ابھی سے نیت باندھ لیتا ہوں کہ اللہ مجھے دونوں جہانوں میں اس لڑکی کے ساتھ رکھے"۔اس نے پیار سے یہ کہا اور پھر جائشہ کے چہرے پر بڑے پیار سے جھکا۔ایک لمحے کو جائشہ کی روح فنا کر گیا تھا۔رضا بخاری نے اپنے نرم لمس سے اس کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کر دیا تھا۔وہ اس پر اپنی محبت کی پھوار برسانے لگا تو جائشہ بھی سب کچھ بھول گئی۔لیکن جب جائشہ کو پیار کرتے ہوئے رضا بخاری کے منہ سے رانیہ کا نام نکلا تو جائشہ ایک دم سے پیچھے ہٹی تھی۔اور شکوہ کناں نظروں سے رضا بخاری کو دیکھا۔آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تو رضا بخاری شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی ایم سوری جائشہ"۔رضا اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا لیکن جائشہ نے اسے روک دیا۔

"پلیز رضا"۔وہ بے رخی سے کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر اسٹڈی روم کا دروازہ کھول کر وہاں آ گئی۔اور رضا کو پتہ تھا کہ اب وہ اپنا آپ جھلسائے گی۔وہ اپنے آپ کو کوستے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔

"پلیز جائشہ چلو چل کر سوتے ہیں"۔رضا نے پیار سے اس کا ہاتھ تھاما جو اس نے جھٹک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے رضا۔۔۔ یہ صرف میرے وجود کی کشش ہے جو آپ کو میری طرف کھینچتی ہے"۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"ایسی بات نہیں ہے جائشہ"۔ رضا بخاری کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہے۔ کیونکہ بہر حال غلطی تو وہ کر چکا تھا۔

"پلیز آپ سو جائیں جا کر۔۔۔ میں یہیں ٹھیک ہوں"۔ وہ ناگوار لہجے میں بولی۔

"اس وقت تم غصے میں ہو میری کسی ایکسپلینیشن پر یقین نہیں کرو گی۔۔۔ میں تمہیں ایسے چھوڑ کر نہیں سو سکتا"۔ یہ کہہ کر رضا بخاری نے جائشہ کو باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر لے آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے"۔ وہ اب غصے

سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔ایک دم چپ کر کے سو جاؤ۔۔۔"۔یہ کہہ کر رضا بخاری نے اس کے اوپر بھی کمفرٹر سیدھا کیا۔تو وہ غصے سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

"اب سو جاؤ ناں ایسے کیا گھور رہی ہو"۔نا چاہتے ہوئے بھی ایک مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔تو جائشہ چپ کر کے اپنی سائیڈ پر لیٹ گئی۔رضا بخاری ایک دم اس کے قریب ہوا تھا۔اور اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔

"سو جاؤ جلدی تم سوؤ گی پھر ہی میں سوؤں گا"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے بالوں میں ہلکے ہلکے انگلیاں چلانے لگ گیا تا کہ وہ سو جائے۔وہ واقع ہی کچھ دیر بعد سو گئی تھی۔رضا نے اسکی پیشانی پر لب رکھ کر اپنی آنکھیں موند لیں۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔لیکن اس کا دل دکھانے پر کافی دکھی ہو گیا تھا۔

★******★********★

دوسرے دن میر ارسلان روحی کو لے کر حویلی پہنچا تو ان کا استقبال بڑے پر تپاک طریقے سے کیا گیا۔کھانے پر کافی اہتمام کیا گیا تھا۔روحی نے گرین کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اور دوپٹے کو بار بار سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔مستجاب یہ دیکھ کر مسکرا کر رہ گئی کیونکہ شروع شروع میں اسے بھی یہی پرابلم ہوتی تھی۔راشدہ بیگم رخسار اور حسام سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔جبکہ تسلیم بیگم نے اپنے کمرے میں ہی کھانا منگوالیا تھا۔کھانا

Posted On Kitab Nagri

بہت خوشگوار موڈ میں کھایا گیا۔ کھانے کے بعد میر ارسلان عدن اور حسام کے ساتھ گپ شپ لگانے بیٹھ گیا تھا۔ جبکہ روحی مستجاب اور رخسار کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"ویسے آپ بہت لکی ہیں۔۔۔آپ کے ہزبینڈ بہت اچھے ہیں"۔ روحی عدن کی طرف دیکھ کر دل سے بولی تھی۔

"بہت شکریہ"۔ مستجاب عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جس پر عدن نے بھی اسے دیکھا تھا۔ دونوں میں مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا۔

"ہم بھی ہیں یار یہاں۔۔۔بس اپنی بیوٹیفل کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے"۔ میر ارسلان اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا"۔ عدن اب ہنستے ہوئے بولا۔ تو حسام نے اپنے بھائی کو غور سے دیکھا۔ جو پہلے ہر وقت سنجیدہ رہتا تھا۔ لیکن جب سے مستجاب اس کی زندگی میں آئی تھی وہ مسکرانے لگ گیا تھا۔ حسام کو یاد آیا کہ جب مستجاب کو مکرم اغوا کرنے کی کوشش کی تھی تو عدن کی کیا حالت ہوئی تھی۔ کیا کوئی اپنی بیوی سے اتنی بھی محبت کر سکتا ہے۔۔ کہ اس کے لئے پاگل ہی ہو جائے۔ حسام نے یہ سوچتے ہوئے رخسار کو دیکھا۔ جس کو اس نے ہمیشہ دبا کر رکھا تھا۔ اور کبھی اس سے وفا نہیں کی تھی۔ اس کے دوسری لڑکیوں کے ساتھ بھی بہت افئیر ز تھے۔

حسام ارسلان سے مل کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارسلان کچھ دنوں بعد ہوسپیٹل کا افتتاح ہونے والا ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے ٹرسٹی بنو۔۔۔کیونکہ کہ اس ہاسپٹل کو چلانے کے لیے ہمیں بہت سارے ڈونیٹرز کی ضرورت ہے"۔عدن میر ارسلان کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"کیوں نہیں یار نیک کام میں دیر کیسی۔۔۔اب تمہارا یار نیک بننے کی کوشش کر رہا ہے"۔یہ کہتے ہوئے ایک دم سے جائشہ کا سراپا آنکھوں کے آگے لہرایا۔تو ایک زخمی مسکراہٹ میر ارسلان کے لبوں کو چھو گئی۔

"کیا ہوا ارسلان"۔ارسلان کے ایک دم سنجیدہ ہونے پر عدن یہ سوال کر گیا۔

"دل کے زخم تازہ ہوئے ہیں یار۔۔کیسی ہے وہ"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو عدن پہلے تو سوچنے لگ گیا کہ وہ کس کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔میں ایک دم ہی جائشہ کا چہرہ سامنے آ گیا۔

"بہت اچھی ہے وہ۔۔۔اور اپنی زندگی میں کافی مطمئن ہے۔۔۔تم ذرا شرم کرو۔۔۔اپنی بیوی کی طرف دھیان دو اب تو باپ بھی بننے والے ہو"۔عدن نے اس کو گھر کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بعض چیزیں انسان کے اختیار سے باہر ہوتی ہیں عدن۔۔۔یہ دل کے معاملات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔تم کیا سمجھو گے تمہاری محبت تمہارے پاس موجود ہے"۔وہ ایک زخمی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے بولا۔

"کیسے انسان ہو تم یار۔۔۔یہ اپنی بیوی کے ساتھ دغا بازی نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔کہ تمہارے پہلو میں تمہاری بیوی ہوتی ہے۔۔۔اور تم کسی غیر غیر لڑکی کو سوچ رہے ہوتے ہو۔۔۔اپنی سوچوں پر قابو پانا سیکھو ارسلان۔۔۔یہ بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔کتنی خوبصورت ہے تمہاری بیوی۔۔۔اور تم سے محبت بھی کرتی ہے۔۔۔کیوں اپنی بیوی کے گنہگار بن رہے ہو۔۔۔۔اور خدا کی نظر میں بھی گنہگار ٹھہر رہے ہو۔۔۔اپنی بیوی کے ساتھ سنسئرٹی سے چلو۔۔۔یہی تمہارے تمہاری بیوی اور تمہاری آنے والی اولاد کے حق میں بہتر ہے"۔عدن اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"معاف کر دے میرے یار آئندہ اس کا ذکر تمہارے سامنے نہیں کروں گا"۔وہ اب ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔اس کی آنکھوں سے اس کی محبت کی شدت کا عدن اندازہ لگا سکتا تھا۔بے ساختہ ارسلان کو اپنے گلے سے لگا لیا۔

"خدا کے نظام سے باغی نہیں ہوتے ارسلان۔۔۔جب ہم کسی نا محرم کو سوچتے ہیں تو اس کے نظام سے بغاوت کرتے ہیں۔۔۔لڑکی بھی وہ جو اتنی نیک اور پارسا ہو۔۔۔اور کسی دوسرے کی بیوی ہو۔۔۔یہ تو اور بڑا گناہ ہے

Posted On Kitab Nagri

ارسلان۔۔۔کوشش کرو جتنی جلدی ہوسکتا ہے جائشہ کو اپنے دل اور دماغ سے باہر نکال دو... نامحرم کی محبت تمہیں خدا سے بھی دور کردے گی۔۔۔اور تم دنیا میں بھی رسوا ہو سکتے ہو"۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے یار میں کوشش تو کررہا ہوں ناں۔۔۔لیکن اب بھی بے بس ہوں"۔میر ارسلان اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولا تو عدن کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"آج کی رات یہیں رک جاؤ یار"۔وہ ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں یار پھر کبھی سہی"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور روحی کو بھی دیکھا جو مستجاب سے بات کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔میر ارسلان کی آنکھوں کا اشارہ سمجھ کر مستجاب سے اجازت لینے لگ گئی۔

"پھر کسی دن چکر لگانا تو پورا گاؤں گھومیں گے"۔مستجاب روحی کو دیکھ کر پر خلوص لہجے میں بولی۔

"کیوں نہیں میں پھر آؤں گی"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب اور رخسار کے گلے ملنے لگ گئی۔

عدن ان کو باہر چھوڑنے تک آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابی میرے بھائی کا خیال رکھیے گا"۔عدن روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔تو اس کی بات سن کر وہ بڑی حیران ہوئی تھی۔پھر سر ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"یہ تمہارے دوست نے مجھے ایسے کیوں بولا کہ میں تمہارا دھیان رکھوں۔۔۔کیا میری شکایت کی ہیں اس سے"۔روحی نے مشکوک نظروں سے میر اارسلان کو دیکھا۔

"ہاں میں نے کہا ہے مجھ سے پیار نہیں کرتی۔۔۔ہمیشہ اکھڑی اکھڑی رہتی ہے"۔میر ارسلان اب اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"مار کھاؤ گے مجھ سے ارسلان۔۔۔۔تم اپنے دوست کی نظر میں میرا امیج خراب کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔۔ایک نمبر کے جھوٹے انسان ہو"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"ارے یار میں تو مذاق کر رہا تھا میں نے ایسا ویسا کچھ بھی نہیں بولا۔۔۔۔ویسے یہ تو حقیقت ہے کہ تمہاری محبت پتا نہیں کہاں جا سوئی ہے۔۔۔۔ہر وقت انگارے چباتی رہتی ہو"۔میر ارسلان گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ انگارے تم نے ہی میری زبان میں ڈالے ہیں۔۔۔۔نہ میرے ساتھ زبردستی کرتے اور نہ آج میری زندگی اتنی اذیت ناک ہوتی"۔یہ سب کہتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔میر ارسلان اذیت سے ہونٹ کاٹنے لگ گیا۔

ایسے ہی تو نہیں شراب خدا نے حرام کی۔جس کو پی کر انسان کو اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں رہتی۔اس شراب نوشی نے پتہ نہیں اور کتنی زندگیاں تباہ کی ہیں"۔میر ارسلان کے کانوں میں آج سے کچھ سال پہلے کے عدن کے کہے ہوئے الفاظ گونجے۔تو وہ ایک گہرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

★*******★*********★

ہاسپٹل کی تعمیر تقریبا مکمل ہو چکی تھی۔اور مستجاب آج کل بہت خوش تھی۔اور دو دن بعد ہسپتال کا افتتاح ہونا تھا جس مقصد کے لئے اس نے عدن کے ساتھ شادی کی تھی وہ مقصد بھی پورا ہو چکا تھا۔اور ساتھ میں اسے اس کی محبت بھی مل گئی تھی۔وہ جب بھی نماز پڑھتی خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی کہ اس نے اسے عدن جیسا جیون ساتھی دیا ہے۔تسلیم ملک دلاور کے اوپر اپنا غصہ نکالنے کے بعد چپ ہو گئی تھی۔لیکن دل ہی دل میں وہ کچھ منصوبہ بنا رہی تھی۔ملک دلاور کو تسلیم کی طرف سے ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔اس نے ایک دو بار تسلیم سے بات کرنے کی کوشش بھی کی۔لیکن تسلیم تو اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔مستجاب آج ہسپتال میں بڑی بزی تھی کہ اس کے نمبر پر انجان نمبر سے کال آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لڑکی اپنی اور اپنی ماں کی اور اپنے شوہر کی اگر زندگی چاہتی ہو تو پاکستان سے نکل جاؤ"۔فون کے دوسری طرف کرخت آواز میں کہا گیا تو مستجاب

ایک لمحے کو تو حیران رہ گئی۔

"کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو۔۔"؟ وہ ناگواری سے بولی۔

"ہم کون ہیں۔۔۔! اس سے تمہیں مطلب نہیں ہونا چاہیے ہاں ہم کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟اس سے تمہیں مطلب ضرور ہونا چاہیے"۔دوسری طرف سے ایک قہقہہ لگا کر کہا گیا مستجاب کا حلق خشک ہونے لگا۔

"ہمیں پتا ہے کہ تم اپنے شوہر عدن سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔اگر اس کی زندگی عزیز ہے تو اگر اس کو کچھ بھی بتایا تو انجام کی تم خود ذمہ دار ہو گی۔۔۔۔تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ اپنی ماں کو لو اور پاکستان کو چھوڑ جاؤ۔۔۔۔لیکن عدن کو تمہیں چھوڑنا ہو گا۔۔۔ہر صورت۔۔۔۔! تم دونوں کا ساتھ رہنا بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے بے بی"۔سرد آواز میں کوئی بولا تو مستجاب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

"بکواس بند کرو کون ہو تم۔۔۔۔"۔وہ اب چلا کر بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"لڑکی آواز نیچی۔۔۔۔۔تم شاید ہمیں جانتی نہیں ہو عنقریب جان جاؤ گی۔۔۔۔اس بات کا ذکر اگر عدن سے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔اور مستجاب اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرنے لگ گئی۔اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔سارا دن وہ پریشان رہی۔عدن کو وہ کتنی دفعہ فون کر چکی تھی۔

عدن آج آفس سے لیٹ حویلی پہنچا تھا۔اور مستجاب آج کتنی دفعہ اسے فون کر چکی تھی۔وہ جب گھر پہنچا۔تو وہ اسی کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔

وہ آتے ہی اس کے گلے لگ گئی۔جس پر عدن مسکرا کر رہ گیا۔

"کیا ہوا آج کچھ خاص ہے جو اتنا فون بھی کیا جا رہا ہے۔۔۔اور کمرے میں آتے ہی اتنا خوبصورت استقبال"۔ وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"بس ایسے ہی۔۔۔تمہیں مس کر رہی تھی"۔اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔وہ شش و پنج میں مبتلا تھی کہ وہ عدن کو بتائے کہ نہ بتائے۔لیکن آتے ہی وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں فریش ہو کے آتا ہوں تم اتنی دیر میں کھانا لگاؤ"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ اس سے علیحدہ ہوئی اور اس کے کپڑے نکالنے لگ گئی۔عدن فریش ہونے چلا گیا کہ مستجاب کا موبائل بجا۔تو اس نے اسی وقت کال اٹینڈ کی۔

"اگر اپنے شوہر کو کچھ بتایا۔۔۔نہ تمہاری ماں بچے کی اور نہ تمہارا شوہر۔۔۔۔اسے دھمکی مت سمجھنا"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔اور مستجاب کی تو سانس جیسے سینے میں اٹک کر رہ گئی۔وہ اپنے سر کو اپنے ہاتھوں پہ گرا کر وہی پر بیٹھتی چلی گئی۔

مستجاب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کرے تو کیا کرے۔اگر وہ عدن کو بتا دے تو ہو سکتا ہے کہ عدن کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔اور اگر اس کو کوئی نقصان پہنچا تو میں اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔وہ یہ سب دل ہی دل میں سوچ کر بہت پریشان ہو رہی تھی۔

اسی وقت واش روم کا دروازہ کھول کر عدن فریش ہو کر باہر نکلا۔تو اسے ادھر ہی صوفے پر بیٹھے دیکھ کر ایک لمحے کو تو حیران ہو کر رہ گیا۔تولیے سے اپنے بال رگڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ شاید تمہاری شکل ہی دیکھ کر گزارہ کرنا پڑے گا۔۔۔۔یار بڑی بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔تم دس منٹ سے ادھر ہی بیٹھی ہوئی ہو"۔عدن اس کی غائب دماغی پر اسے تھوڑا سا گھر کتے ہوئے بولا۔تو وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔

"آئی ایم سوری مجھے یاد نہیں رہا"۔یہ کہہ کر وہ صوفے سے اٹھی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا بات ہے آج کچھ عجیب سابی ہیو کر رہی ہو" وہ اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو ایک لمحے کے لیے پسٹپا کر رہ گئی۔

"نہیں بس ایسے ہی تھک گئی ہوں۔۔"۔ وہ اس سے نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔

"کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔۔۔ادھر میری آنکھوں میں دیکھو"۔ وہ تولیہ بیڈ پر پھینک کر اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب کے اندر ایک جنگ سی چھڑ گئی۔ عدن بڑے غور سے اس کے چہرے کے ایکسپریشنز نوٹ کر رہا تھا۔ایک دم سے وہ اس کے سینے سے آلگی۔

"اب تو مجھے پکا لگ رہا ہے کہ کوئی بات ہے"۔ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں وہ خواب مجھے پریشان کر رہا ہے۔۔۔ جس میں تم مجھے چھوڑ جاتے ہو"۔ وہ اب اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ تو عدن کے لبوں پر ایک تبسم ابھرا۔

"تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔۔۔ کہ عدن حیدر تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔ میں یہ دنیا تو چھوڑ سکتا"۔ ابھی یہ الفاظ اس کے منہ میں تھے کہ مستجاب نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"ایسی بات مت کرو عدن۔۔۔۔اللہ تمہیں میری بھی زندگی لگا دے"۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔ تو عدن نے زور سے اسے اپنے آپ میں بھینچ لیا۔

"لویو مسز۔۔۔۔ فضول سوچیں ذہن سے نکال باہر پھینکو۔۔۔۔ بڑی مشکل سے زندگی نارمل ڈگر پر آئی ہے۔۔۔۔اور اب ان خوبصورت لمحوں کو اپنے وہموں کی نظر مت کرو"۔ وہ جذبات سے بھرپور بوجھل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگ رہا ہے کہ آج وقت مجھ پر کچھ زیادہ ہی مہربان ہے"۔کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولا۔تو مستجاب نے اس کے حصار سے نکلنا چاہا۔تو عدن نے گرفت مزید مضبوط کر دی۔

"کھانا تو لانے دو"۔

"کھانے کا ٹائم اب گزر چکا ہے مسز"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھوک لگی ہوئی ہے عدن میں نے بھی کھانا نہیں کھایا"۔آج وہ اتنی پریشان تھی کہ اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔اور اسے زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی۔

"پاگل لڑکی مجھے تو ویسے ہی دیر ہو گئی۔۔۔تم نے ابھی تک کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔جلدی کھانا لے کر آؤ"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔تو وہ کھانا لینے کے لئے کمرے سے باہر نکل گئی۔عدن نے کچھ لمحوں کے لیے اس کے ذہن سے ٹینشن کم کر دی تھی۔لیکن اندر سے وہ پھر بھی پریشان تھی۔

★*******★************★

جائشہ کا آج پورا پروگرام ہی تقریبا ملک دلاور کے اوپر تھا۔اس نے اپنے پروگرام میں بتایا کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ملک صاحب کی ضمانت کیسے ہو گئی۔

شاید اداروں کو آزادانہ طور پر کام نہیں کرنے دیا جا رہا۔اس نے کافی کھل کر اس ٹاپک پر بات کی تو پیمرا کی طرف سے بھی نوٹس آ گیا۔

"یہ نہیں رکنے والی"۔ایس پی عمر رندھاوا ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔پھر اس نے ملک دلاور کا فون ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب اس چڑیا جیسی لڑکی کو تو اب چپ نہیں کروا سکے۔مجھے لگتا ہے کہ میری بھی نوکری خطرے میں پڑ جائے گی۔کچھ ایسا کریں کہ اس کی زبان بند ہو جائے"۔ایس پی پریشانی سے بولا۔ملک دلاور نے بھی ٹی وی ان کیا۔

"کچھ کرتا ہوں ایس پی۔۔۔جتنا اسے ڈرایا دھمکایا ہے۔۔۔کوئی دوسری اینکر ہوتی تو کب کی چپ کر جاتی۔۔۔لیکن یہ بہت ڈھیٹھ ہے"۔ملک دلاور غصے سے ٹی وی پر نگاہیں ٹکائے ہوئے بولا۔

"جو کرنا ہے جلدی کریں ملک صاحب۔۔۔اگر میرے اوپر انکوائری بیٹھی تو بچیں گے آپ بھی نہیں"۔عمر رندھاوا کے لہجے میں ہلکی سی دھمکی تھی۔

"شٹ اپ ایس پی۔۔۔۔اگر آج کے بعد آئندہ تم نے دوبارہ ایسی بات کی تو پوری نسل بگاڑ دوں گا۔۔۔۔اگر تم پر انکوائری بیٹھی بھی تو کسی چیز کو تسلیم ہی مت کرنا۔۔۔دوسرا ہم بیٹھے ہوئے ہیں ناں ادھر۔۔۔تم جیسے آفیسرز کی مدد کے لیے ہی ہے ہم۔۔۔ایماندار لوگوں سے ہمارا کیا کام"۔یہ کہہ کر ملک دلاور نے فون بند کر دیا۔اور سوچنے لگ گیا کہ ایسا کیا کرے جس سے جائشہ کا منہ بند ہو جائے۔کیونکہ اب کھلم کھلا تو وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا تھا۔اگر ایسا کرتا تو سب کا شک اسی پر جاتا۔

"ناظرین ایسے ہی لوگ ہمارے معاشرے کا ناسور ہیں۔۔۔جو اتنے سالوں سے پاکستانی سیاست میں آرہے ہیں۔۔۔لوٹتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔۔۔شاید ہماری عوام بھی سوئی ہوئی ہے۔۔۔اسی لئے تو وہ اتنے سالوں سے لوٹ رہے ہیں۔۔۔اگر ہم اپنے مال کی حفاظت کریں تو ان کی جرات نہ ہو کہ یہ ہمارے ملک کو لوٹ سکیں۔۔۔اس لیے عوام سے کہوں گی آنکھیں کھولو۔۔۔اور ان سیاستدانوں کی سیاست کو سمجھو۔۔۔کرپٹ سیاستدانوں کو اٹھا کر ایوانوں سے باہر پھینک دو۔۔۔اسی بات کے ساتھ جائشہ بخاری کو اجازت دیجئے خدا

Posted On Kitab Nagri

حافظ "۔جائشہ نے یہ کہہ کر پروگرام ختم کر دیا تھا جبکہ ملک دلاور کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا۔اس نے وہی گلاس اٹھا کر سامنے لگی ٹی وی کی سکرین پر دے مارا۔

"لعنتی لڑکی تمہیں تو میں دیکھ لوں گا"۔وہ غصے سے چیخ پڑا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے وزیر مواصلات کو فون ملایا۔

"شاہ جی ہمیں کیا فائدہ آپ کے وزیر بننے کا۔۔۔!ایک چھٹانک بھر کی اینکر کو تو آپ قابو نہیں کر سکے "۔ملک دلاور چاپلوسی سے بولا۔

"ملک صاحب جائشہ کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔!میں سمجھ گیا ہوں۔۔۔پیمرا نوٹس بجھوا چکا ہے۔۔۔۔۔فکر نہ کریں ہم اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔وزیر مواصلات نثار شاہ بڑے تسلی آمیز انداز میں بولا۔

"ان چھوٹے چھوٹے نوٹسز سے اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا شاہ صاحب۔۔۔کوئی پکا کام کریں"۔ملک دلاور ہنکارا بھرتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس کی کوئی خاص کمزوری کا پتہ لگائیں۔۔۔! پھر وہ قابو میں آئے گی"۔ نثار شاہ نے اس سے یہ کہا تو ایک دم سے ملک دلاور کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔

"اپنے بیٹے کو تو وہ امریکہ بھجوا چکے ہیں۔۔۔جواد بخاری بھی بڑا پہنچا ہوا وکیل ہے۔۔۔۔ہماری سوچ سے زیادہ شاطر ہے۔۔۔۔باقی اس کی کمزوری رضا بخاری ہی ہے۔۔۔۔اور ایک عدد ماں ہے جو شاید اسی کے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔۔چلیں سوچتا ہوں کہ آگے کیا کرنا ہے"۔یہ کہہ کر ملک دلاور نے فون بند کر دیا۔اور اپنے ذہن میں کوئی منصوبہ بندی کرنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے یہ لڑکی صحافت میں آئی ہے میری ناک میں دم کر رکھا ہے اس نے۔یہ سوچتے ہوئے اس کی رگیں غصے سے تن گئیں۔

★******★*********★

رضا بخاری اسے سٹوڈیو سے خود لینے کے لیے آیا تھا۔کیونکہ مدثر تو چھٹی پر تھا۔

"جائشہ باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں آجاؤ جلدی"۔رضا بخاری گاڑی ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے موبائل کان کو لگائے ہوئے بولا۔

"مجھے ابھی تھوڑا سا کام تھا"۔وہ اب اپنی کرسی سے اٹھ کر ونڈو کی طرف آتے ہوئے بولی۔

"کام بعد میں ہو جائے گا میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں جلدی آؤ"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تو اس نے بھی فائلیں سمیٹیں۔اور دو ضروری فائلز لے کر اپنے بیگ میں رکھیں۔اور اپنے کیبن سے باہر نکل آئی۔

"اتنی جلدی جا رہی ہو۔۔۔تم نے تو بولا تھا آج ذرا دیر رات تک کام کرنا ہے"۔اعجاز ہمدانی اسے جاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

"جی سر رضا صاحب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔آپ سب سنبھال لیجئے گا میں جا رہی ہوں"۔وہ اعجاز ہمدانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈونٹ وری میں سب سنبھال لوں گا تم جاؤ"۔اعجاز ہمدانی نے یہ کہا تو وہ تھینک یو کہتی ہوئی بلڈنگ سے باہر نکل آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کیوں آ گئے مجھے لینے۔۔۔میں نے ابھی کام کرنا تھا"۔وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ابھی تک ناراض ہو جو اتنی دیر تک آفس میں رہنا تھا"۔رضا بخاری چابی اگنیشن میں گھماتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں آپ سے ناراض ہونے لگی بھلا"۔یہ کہہ کر وہ باہر دیکھنے لگ گئی۔رضا بخاری نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔گاڑی انجان راستے پر نکلی تو جائشہ رضا بخاری کو دیکھنے لگ گئی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں"۔

"جہاں میں لے جاؤں۔۔۔چلو گی میرے ساتھ"۔رضا بخاری گردن گھما کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ضرور جاؤں گی۔۔۔لیکن شرط یہ ہے کہ ہر جگہ پر"۔وہ سیٹ کی پشت پر اپنا سر ٹکاتے ہوئے بڑے آرام سے بولی تو رضا بخاری نے ایک دفعہ اسے غور سے دیکھا۔

پھر اس کی بات اس کے ذہن میں آئی کہ وہ رضا بخاری کا دونوں جہانوں میں ساتھ چاہتی ہے۔

گاڑی ایک جھٹکے سے بہت اچھے ریسٹورنٹ کے سامنے رکی۔اور رضا بخاری گاڑی سے اترا اور گھوم کر اس کی سائیڈ پر آیا اور دروازہ کھولا۔تو وہ بھی باہر آ گئی۔

"میرے خیال میں ہم نے کبھی اکیلے ڈنر نہیں کیا باہر۔۔۔میں نے سوچا کہ آج ذرا اپنی بیگم کا موڈ درست کیا جائے"۔رضا بخاری لائٹ سے لہجے میں بولا۔تو جائشہ چاہ کر بھی مسکرا نہ سکی۔

ایک ٹیبل ان کے لیے ریزرو تھا۔رضا بخاری اسے لے کر ادھر آ گیا۔اور مینیو کارڈ جائشہ کے آگے رکھا۔

"جو پسند ہے آرڈر کر لو"۔

"آپ اپنی پسند کا منگوا لیں۔۔۔!میں کھا لوں گی"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ خاص تمہارے لیے ہے۔۔۔اس لیے تم ہی آرڈر کرو گی"۔رضا بخاری اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اپنی پسند کی چیزیں آرڈر کر دیں۔

رضا بخاری کئی لمحوں تک اسے دیکھتا رہا۔پھر آگے بڑھ کر ٹیبل پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ناراض ہوناں مجھ سے"۔وہ اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں میں کیوں ناراض ہوں گی"۔وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے بولی۔

"اب ہاتھ کیوں چھڑوایا"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہم گھر پر نہیں ہیں"۔وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا"۔رضا بخاری یہ کہتے ہوئے مسکرایا۔تو وہ تھوڑی دیر کے لئے اس کی مسکراہٹ میں گم سی ہو گئی تھی۔کیونکہ مسکراتے ہوئے وہ بہت اچھا لگتا تھا۔

"آئی تھنک یہ گھر نہیں ہے۔۔۔۔گھر جا کر تفصیلی جائزہ لے لینا۔۔۔ منع نہیں کروں گا"۔وہ بھی اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا تو وہ نگاہیں چرا گئی۔لیکن دل نے اس خوبصورت انسان کی کتنی ہی بلائیں لے ڈالی تھیں۔

"اب آنکھوں پر تو پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔۔۔۔جو میرا ہے میں اسے ہی تو دیکھ رہی ہوں"۔جائشہ اسے دیکھتے ہوئے ڈھٹائی سے بولی تو رضا بخاری ایک قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔جس پر جائشہ کے چہرے پر بھی ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"ایسا جواب جائشہ بخاری ہی دے سکتی ہے"۔

اتنے میں ویٹر کھانا لگانے لگ گیا تو دونوں ہی چپ کر گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسے میں تمہارے اوپر پابندی نہیں لگا سکتا ایسے تم بھی میرے اوپر کوئی پابندی نہیں لگا سکتی یاد رکھنا"۔وہ اسے ذو معنی انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ سر جھٹک کر کھانا کھانے لگ گئی۔

اس کے فون پر فردوس کی کال آئی۔تو اس نے بتادیا کہ وہ باہر کھانا کھانے کے لئے آئے ہیں کیونکہ وہ بڑی پریشان تھی۔

"ویسے جائشہ بہت ہمت والی ہیں تمہاری مما۔۔۔میرا خیال ہے کہ ہمیں ملک دلاور کا گریبان پکڑنا چاہیے"۔ رضا اپنی پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے بولا۔

"نہیں رضا ابھی اس کا ٹائم نہیں آیا"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"یار یہ اتنی تیکھی بریانی"۔رضا بخاری بریانی کا پہلا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔پھر پلیٹ اس کے آگے کھسکا دی۔جائشہ نے اسی چمچ سے چاول منہ میں ڈالے۔

"اتنی تو مزے کی ہے کہاں تیکھی ہے"۔وہ مزے سے کھاتے ہوئے بولی۔

"خود بھی تو ایسی ہی ہو"۔رضا بخاری اب سالن پلیٹ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب۔۔؟"وہ بھنویں اچکا کر بولی۔

"پتہ نہیں کیسے کھا لیتی ہو اتنی مرچ مصالحوں والے کھانے"۔رضا بخاری پانی پیتے ہوئے بولا۔اور اسے حیرانی سے دیکھنے لگا جو بڑے مزے سے بریانی سے انصاف کر رہی تھی۔وہ تاسف سے سر ہلانے لگ گیا۔

جائشہ نے چاول کا چمچ اس کے منہ کے آگے کیا۔

"پاگل ہو گئی ہو میں نہیں ایسے فضول قسم کے کھانے کھاتا۔۔۔اور تم بھی ناں اس طرح کی چیزوں سے پرہیز کرو"۔وہ اسے ہلکا سا ڈانٹتے ہوئے بولا۔لیکن مقابل کسے پرواہ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"پیمرا نے مس جائشہ بخاری کو نوٹس بھجوا دیا ہے۔۔۔ کیونکہ آج کے پروگرام میں انہوں نے اداروں پر بھی کافی تنقید کی ہے"۔ ٹی وی پر نیوز کاسٹر یہ خبر پڑھ رہی تھی۔

"کتنی دفعہ بولا ہے ہاتھ ہولا رکھو"۔ رضا بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ روز کی بات ہے بخاری صاحب۔۔۔ اب میں اس سب کی عادی ہو چکی ہوں"۔ وہ اب اپنی پلیٹ میں اور بریانی ڈالتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے اسے سخت قسم کا گھورا۔

"جائشہ تم تو بالکل پاگل ہو۔۔۔ اب یہ تھوڑی سی روٹی کھا لو۔۔۔ چھوڑو ان مرچوں کو"۔ رضا بخاری نے سختی سے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ تو وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

"تمہارا یہ منہ بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ میں تمہاری نہیں سننے والا"۔ یہ کہہ کر رضا بخاری نے نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"مجھے نہیں کھانا"۔

"نہ کھاؤ لیکن میں تو کھلاؤں گا"۔ رضا بخاری نے دوسرا بھی نوالہ اس کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔

"ٹھیک ہے میں کھا لیتی ہوں آپ آرام سے کھائیں"۔ یہ کہہ کر وہ اپنی پلیٹ میں سالن نکالنے لگ گئی۔

ریسٹورینٹ میں بیٹھے کچھ لوگ اسے پہچان چکے تھے اس لئے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ اس کا آٹو گراف لینے لگ گئے۔ جس پر رضا بخاری سخت کوفت کا شکار ہوا تھا۔

"آئندہ ذرا نقاب کر کے آنا۔۔۔ جب کھانا کھانے لگو تو پھر ہٹانا"۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"آٹو گراف ہی تو لے رہے تھے وہ بیچارے۔۔۔ اس میں اتنا مائنڈ کرنے والی کونسی بات ہے"۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ بریانی پیٹ بھر کر نہ کھانے کا دکھ ابھی تک چہرے پر موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی پرسنل لائف میں میں اس طرح کی انٹرفئیرینس نہیں برداشت کر سکتا"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"جب بیوی اتنی مشہور اینکر ہوگی تو یہ تھوڑی بہت تکلیف تو آپ کو برداشت کرنی ہی پڑے گی رضا صاحب"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی تو رضا آگے سے چپ کر گیا۔اس کو پتا تھا کہ جائشہ سے کوئی بھی باتوں میں نہیں جیت سکتا۔

★******★*********★

ہسپتال کا افتتاح ہونے والا تھا۔ملک دلاور مہمان خصوصی کے لئے وزیراعلی کو انوائٹ کرنا چاہ رہا تھا۔لیکن عدن اور مستجاب نے سخت مخالفت کر دی۔

"ہم دونوں ڈیسائیڈ کریں گے بابا کہ کس کو مہمان خصوصی کے لیے بلانا ہے۔۔۔!ہم اس ہسپتال کو آپ کی کسی بھی سیاسی پلاننگ کی نظر نہیں ہونے دیں گے"۔عدن دوٹوک انداز میں بولا تو ملک دلاور غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

"دیکھو بیٹا۔۔!بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔اگر ہم وزیراعلی کو بلائیں گے تو انٹرنیشنل میڈیا بھی کورتج دے گا۔۔۔اس طرح ہمارے ملک کا ایک مثبت پہلو اجاگر ہوگا"۔ملک دلاور نے اب پینترا بدلا تھا۔اس پر عدن کے چہرے پر ایک استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

"کاش یہ سب آپ بہت پہلے سوچ لیتے آج ہمارے ملک کے کتنے ہی مثبت پہلو پوری دنیا میں اجاگر ہو جاتے۔۔۔بہر حال میں اس ہسپتال کی تعمیر کو آپ کے کسی سیاسی مقصد کے لئے استعمال نہیں ہونے دوں گا"۔ وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔ملک دلاور نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچ لئے۔

Posted On Kitab Nagri

"جب اپنی اولاد ہی دشمنی پر اتر آئے تو کسی غیر کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے" وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔

★******★*********★

وہ کمرے میں آیا تو مستجاب کو کچھ پریشان لگا۔

"کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔ مستجاب جو اپنے سامنے فائلیں پھیلائے ہوئے بیٹھی تھی۔اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس جلدی سے ڈیسائڈ کر لیتے ہیں کہ جس دن ہاسپٹل کا افتتاح ہو گا مہمان خصوصی کون ہو گا"۔

عدن اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب سوچنے لگ گئی۔

"کوئی ایسی شخصیت۔۔۔جس نے ملک کی ترقی کے لئے بہت اچھے کام کئے ہوں"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

تو عدن حیدر اسے غور سے دیکھنے لگ گیا۔

پنک کلر کی خوبصورت شارٹ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں بال کھولے وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"ایک شخصیت ہے ناں"۔وہ مبہم انداز میں بولا۔

"کون"؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگ گئی۔

"دی ون اینڈ اونلی مستجاب حیدر"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"اچھا مذاق کر لیتے ہو"۔وہ گردن ہلاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک کہہ رہا ہوں یار۔۔۔ تمہاری کوششوں سے تو یہ ممکن ہو پایا ہے۔۔۔۔ اگر مجھ پر ہوتا تو میرا تو ابھی صرف بزنس پر ہی دھیان تھا۔۔۔۔ میں نے ان چیزوں کو بعد کے لئے رکھا ہوا تھا۔۔۔ میری نظر میں تو تم ہی مہمان خصوصی ہو"۔ وہ اسے دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں عدن یہ مناسب نہیں لگے گا۔۔۔۔ میں جائشہ سے ڈسکس کروں گی۔۔۔۔ اس ٹاپک پر تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے"۔ یہ کہہ کر اٹھنے لگی تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔

"کام کی بات کر لیتے ہیں"۔ وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا۔

"تم تو بالکل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔ مجھے ابھی کافی کام کرنا ہے"۔ یہ کہہ کر وہ صوفے سے اٹھ گئی۔

"میں فریش ہو کے آتا ہوں۔۔۔۔ میرے آنے تک یہ پھیلاوا سمیٹ لو۔۔۔۔ بہت ضروری باتیں کرنی ہیں تم سے"۔ وہ ٹاول اور کپڑے اٹھا کر واش روم کی طرف بڑھا۔

"ضروری نہیں فضول باتیں"۔ وہ ہلکا سا بڑبڑائی تو وہ چپ کر کے واش روم چلا گیا۔ وہ باہر نکلا تو وہ جائشہ سے بات کر رہی تھی۔

"ہو گیا ڈیسائیڈ۔۔۔"۔ وہ فون بند کر کے پرجوش طریقے سے بولی۔

"جائشہ صاحبہ سے مشورہ لیا جا رہا تھا۔۔۔۔ وہ تو کسی توپ انسان کا ہی بتائے گی"۔ وہ بال صاف کرتے ہوئے بولا۔

"توپ نہیں بہت ڈیسنٹ اور اچھے پروفیسر اور سائنٹسٹ بھی ہیں"۔ وہ وضاحت کرتے ہوئے بولی۔

"نام کیا ہے ان کا"۔ وہ اب شرٹ پہنتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نام۔۔۔!" وہ سوچنے لگ گئی۔ جس پر عدن حیدر ہنسنے لگ گیا۔ تو وہ غصے سے گھورنے لگ گئی پھر جائشہ کو جلدی جلدی میسج کیا۔ فوراً ہی ریپلائی آیا۔

"پروفیسر ڈاکٹر انعام الحسن"۔ وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔ تو تھوڑی دیر کے لئے وہ بھی سوچنے لگ گیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔زبردست شخصیت ہے۔۔۔۔ماننا پڑے گا تم عورتوں کو"۔عدن حیدر سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

"ہم تمہیں عورتیں کہاں سے لگتی ہیں"۔اس بات کا اس نے خاصا غصہ منایا تھا۔

"آئی ایم رئیلی ویری سوری۔۔۔ابھی تو تم لڑکیاں ہو۔۔۔میرے والی تو کچھ زیادہ ہی لڑکی ہے۔۔۔جب دو تین بچے ہو جائیں گے۔۔۔پھر بھی میرے خیال سے عورت نہیں لگو گی"۔ وہ زیرلب مسکراتا ہوا اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔اور غور سے اسے دیکھنے لگ گیا۔

"اب یہ مجھے گھورنا بند کرو۔۔۔مجھے کچھ کام کرنا ہے جا کر سو جاؤ"۔ وہ اب بھی اس کے دیکھنے کے انداز سے گھبرا جاتی تھی۔

"تمہارے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔کل کر لینا یار"۔اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

"نہیں آ رہی نیند تو میرے ساتھ کام کرواؤ"۔یہ کہہ کر اس نے فائل اس کے سامنے رکھی۔

"یہ حساب کتاب والی فائل ہے۔۔۔ایک ماہ میں ہاسپٹل میں کتنا خرچہ آیا۔۔۔کتنے مریض آئے کتنی دوائیاں لگیں ان سب کو دیکھنا ہے۔۔۔تاکہ آگے چل کر اندازہ ہو سکے"۔ مستجاب سنجیدگی سے بولی۔ تو وہ بھی سنجیدگی سے فائل دیکھنے لگ گیا۔

"کیا یار سارا دن ان فائلوں میں ہی گھسا ہوتا ہوں۔۔۔اس وقت صرف تمہاری کمپنی چاہتا ہوں"۔ وہ بیزاری سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو دے تو رہی ہوں کمپنی۔۔۔۔!اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا"۔یہ کہہ کر وہ دوسری فائل کو پڑھنے لگ گئی۔

"ناراض کیوں ہوتی ہو ٹھیک ہے۔۔۔ملکہ عالیہ کا آرڈر ہے ماننا تو پڑے گا"۔یہ کہہ کر وہ بھی سنجیدگی سے فائل کو پڑھنے لگ گیا۔

★******★*********★

میر ارسلان روحی کا بے حد دھیان رکھ رہا تھا۔روحی اس بات پر اتنی خوش نہ تھی کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ اپنے بچے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو۔۔۔کھانا بھی تم نے ٹھیک طریقے سے نہیں کھایا"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"دل نہیں کر رہا ارسلان۔۔۔۔پلیز مجھے فورس مت کرو"۔وہ بے دلی سے بولی۔

"کہیں باہر چلیں"۔وہ اٹھ کر بیڈ پر اس کے پاس آگیا۔

"جب اندر کا موسم ہی ٹھیک نہ ہو تو باہر جا کر کیا کرنا"۔وہ اداسی سے بولی۔

"ایسی تو بات مت کرو روحی۔۔۔۔!اب کوشش تو کر رہا ہوں ناں۔۔۔۔ہماری لائف نارمل ہو جائے"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔جو روحی نے بڑی سرعت سے چھڑوالیا۔

"تم مجھے چھوا نہ کرو ارسلان۔۔۔۔پلیز"۔روحی بیزاری سے بولی تو میر اارسلان کی رگیں غصے سی تن گئیں۔

"یہ کیا پاگل پن ہے روحی۔۔۔۔تم میری بیوی ہو۔۔۔۔ایسا تم کیسے کہہ سکتی ہو"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب تم مجھے ہاتھ لگاتے ہو تو میرے زخم تازہ ہونے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔میرے اندر ایک اذیت سی اترتی ہے۔۔۔پلیز اگر تم مجھے اذیت سے دور رکھنا چاہتے ہو تو مجھ سے دور رہو"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔تو میر ارسلان کئی لمحوں تک تو اسے دیکھتا رہ گیا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا"۔وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"ارسلان محبت چھونے کی محتاج نہیں ہوتی۔۔۔۔جس دن تمہیں مجھ سے محبت ہو گی۔۔۔۔روحی تمہارے قدموں میں بیٹھی ہو گی۔۔۔۔تمہارے دوست کی مثال تمہارے سامنے ہے۔۔۔۔اور تم خود اپنی مثال ہو۔۔۔۔جائشہ کو دیکھ کر ہی محبت ہوئی تھی ناں"۔روحی یہ سب کہہ کر اس کے زخم ادھیڑنے پر لگ گئی۔

"میں نے کہاناں جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہو گا۔۔۔پلیز جائشہ کو بیچ میں مت لایا کرو۔۔۔۔آج اس کمرے میں۔۔۔!اور میری زندگی میں تم اس کی وجہ سے ہی موجود ہو"۔وہ اسے کچھ جتلاتے ہوئے لہجے میں بولا۔

"مجھے معلوم ہے ارسلان۔۔۔۔یہی اذیت تو ساری زندگی نہیں جائے گی۔۔۔۔۔تمہاری محبت حاصل کرنے کے لیے میں تمہاری محبت کے آگے ہی گڑگڑائی تھی"۔وہ ایک زخمی مسکراہٹ لئے بولی تو میر ارسلان اذیت سے ہونٹ کاٹنے لگ گیا۔

"کیوں خود کو اور مجھے کانٹوں پر گھسیٹتی ہو"۔وہ یہ کہہ کر سائیڈ ٹیبل سے اپنے سیگریٹ اور موبائل اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس کے کمرے سے نکل جانے کے بعد روحی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"میں تمہیں کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی ارسلان۔۔۔۔تم میری جان کا حصہ ہو۔۔۔۔لیکن میں اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔۔یا اللہ میں کیا کروں"۔وہ اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

روحی اپنی کیفیت خود سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ ارسلان کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی لیکن وہ جب بھی سامنے آتا تو اسے شادی کے شروع دنوں کا رویہ یاد آجاتا تو وہ اس سے تلخ ہو جاتی۔ لیکن اس کو تکلیف پہنچانے کے بعد وہ خود بھی تکلیف میں آجاتی تھی۔

★******★********★

"جائشہ آج خود ہی گاڑی ڈرائیو کر کے آفس کے لیے نکلی۔ رضا بخاری اس کے اٹھنے سے پہلے ہی کسی ضروری کام کے لیے نکل چکا تھا۔ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا مسلسل پیچھا کر رہا ہے۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنا بیگ چیک کیا تو ایک چھوٹی پسٹل جو زیادہ تر بیگ میں رکھتی تھی اس وقت بھی اس کے بیگ میں موجود تھی یہ دیکھ کر اس سے کچھ تسلی ہوئی۔ لیکن اچانک ہی آگے سے آنے والی گاڑی نے اس کا راستہ روک لیا۔ تو مجبوراً اس کو بھی گاڑی کو بریک لگانی پڑی۔ گاڑی سے ایک اونچا لمبا انسان نکلا۔ جس کا آدھا چہرہ ماسک کے اندر تھا۔ جائشہ نے فوراً اپنی پسٹل سنبھالی۔ اس نے جائشہ کی گاڑی کا شیشہ کھٹکھٹایا۔ اس نے بغیر گھبرائے ہوئے شیشہ نیچے کیا۔

"اگر چاہتا تو اسی وقت تمہیں اوپر پہنچا سکتا تھا۔۔۔ لیکن کیا ہے کہ اوپر سے ابھی آرڈر نہیں ہیں۔۔۔۔ سنا ہے رضا بخاری سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔۔ جب ہم اسے ماریں گے تو تمہاری جان تو خود بخود ہی نکل جائے گی۔۔۔۔ سمجھدار ہو امید ہے کہ سمجھ گئی ہوں گی"۔ وہ اپنی وحشی آنکھیں جائشہ کے چہرے پر ٹکاتے ہوئے سرد سے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کون ہو تم۔۔۔؟عورتوں کی طرح منہ کیوں چھپایا ہوا ہے۔۔۔۔اور جس کو تم اوپر والا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کہ تم کس کو اوپر والا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ جس کے بھی پالتو کتے ہو۔۔۔اسے جا کر بتا دینا کہ میں کسی سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔۔زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔نہ کہ تم جیسے پالتو کتوں کے ہاتھ میں"۔یہ کہہ کر وہ گاڑی کا شیشہ چڑھانے لگی تو اس نے اپنا بھاری ہاتھ اس گاڑی کے شیشے کے اوپر رکھ دیا۔

"زبان تو تمہاری بہت تیز چلتی ہے لڑکی۔۔۔۔دل تو کر رہا ہے ابھی اٹھا کر لے جاؤں۔۔۔۔اور سارے کس بل نکال دوں۔۔۔۔خوبصورت بھی ہو۔۔۔۔لیکن جتنے آرڈر ہیں اسی کے مطابق کام کرنا ہے۔۔۔۔اگر تم باز نہ آئی تو عنقریب تم بیوہ کر دی جاؤ گی۔۔۔۔۔شادی کے لئے آفر کروں گا تمہیں۔۔۔۔اگر نہ مانی تو اٹھا کر لے جاؤں گا مجھے تمہاری بہادری نے بڑا اٹریکٹ کیا ہے"۔وہ خباثت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ بڑی مشکل سے خود کو قابو میں رکھ سکی۔

"فی الحال تو مجھے تمہاری بزدلی ایک آنکھ نہیں بھا رہی۔۔۔۔!کرائے کے غنڈے"۔یہ کہہ کر جائشہ نے اس کے ہاتھ پر ایک زوردار مکہ رسید کیا۔تو وہ درد سے بلبلا اٹھا۔جائشہ نے جلدی سے گاڑی کے شیشہ چڑھایا۔اور زن سے گاڑی بھگا لے گئی۔لیکن اس کی دھمکی پر اندر سے پریشان ہو گئی تھی۔

آفس جا کر بھی اس کا دل پرسکون نہ ہوا۔اس نے رضا بخاری کو فون ملایا۔

"آپ کدھر ہیں؟"وہ بے چینی سے بولی۔

"کسی ضروری کام سے آیا ہوا ہوں۔۔۔کیوں خیریت"۔رضا بخاری نے اس کی بے چینی محسوس کر لی تھی۔

"بس اپنا بہت زیادہ دھیان رکھیے گا۔۔۔اب آپ کو مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں"۔وہ پریشانی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈونٹ وری۔۔۔مجھے پتا تھا یہ سب تو ہونا ہی ہے۔۔۔زندگی موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔میں دوپہر تک آجاتا ہوں۔۔۔اپنا دھیان رکھنا"۔یہ کہہ کر رضا بخاری نے فون بند کر دیا۔

★******★*******★

ملک دلاور میر افتخار سے ملنے جیل آیا۔تو میر افتخار اس سے ناراض تھا۔

"یار ناراض کیوں ہوتا ہے میر۔۔۔۔تمہاری ضمانت ہونے کے قریب تھی اس لڑکی جائشہ نے سارا کام بگاڑ دیا۔۔اس چیز کے اوپر پروگرام پر پروگرام کر رہی ہے"۔وہ میر افتخار کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"اس لڑکی کے ڈر سے چوڑیاں پہن کر بیٹھ جاؤ"۔میر افتخار غصے سے بولا۔

"خود ہی کہتے تھے سنبھل سنبھل کر چلو اب اپنے پر بات آئی ہے تو کیسے تلملا رہے ہو۔۔۔کوشش تو کر رہا ہوں ناں۔۔۔اور تم بے فکر ہو جاؤ اب میں ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔یہ جو ہمارے بیٹے ہیں ناں۔۔۔انہوں نے زیادہ کام خراب کیا ہے۔۔۔ان کے ہوتے ہوئے ہمیں دشمنوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔لیکن کوشش کر رہا ہوں کہ حالات کو اپنے حق میں موڑ لوں۔۔۔!تم بس ذرا سا صبر رکھو۔۔۔میری وزیر اعلی سے بات ہوئی ہے۔۔۔اس بات کا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکلے گا"۔وہ اسے تسلی آمیز انداز میں بولا تو میر افتخار چپ کر گیا۔

"ٹھیک ہے جو بھی کرنا ہے ذرا جلدی کرو۔۔۔میں اب اس جیل میں زیادہ دیر نہیں رہ سکتا"۔میر افتخار اس سے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میر کوششیں میری تیز ہیں۔۔۔تم بے فکر ہو جاؤ"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔تو میر افتخار کو بھی کچھ حوصلہ ہوا۔

★*******★**********★

رات کو جائشہ پروگرام کر کے باہر نکلی۔تو اسے یہ روح فرسا خبر ملی کہ رضا بخاری کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے۔اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔اس نے حواس باختہ ہو کر اپنے بیگ سے موبائل نکالا۔جس پر ایک انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔

"صرف فائرنگ کروائی ہے۔۔۔!اگر تم نہ رکی تو وہ گولی اس کے سینے میں بھی لگ سکتی ہے"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔جائشہ کے ماتھے پر پسینے آنے لگ گئے۔اس نے جلدی سے رضا بخاری کا نمبر ملایا۔

"میں ٹھیک ہوں جائشہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ لوگ ہمیں صرف دھمکا رہے ہیں"۔رضا بخاری کو پتا تھا کہ وہ پریشان ہو گی اس لیے اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"میں تھوڑی دیر تک گھر پہنچتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور اپنا موبائل نکال کر ڈی ایس پی کا نمبر ملانے لگ گئی۔جو فوراً ہی ریسیو کر لیا گیا۔

"سجاد صاحب السلام علیکم جائشہ بات کر رہی ہوں آپ سے ملنا چاہتی ہوں"۔وہ دوسری طرف فون رسیو ہوتے ہی بولی۔

"ابھی تو میں بہت بزی ہوں مس جائشہ۔۔۔انشاءاللہ کل ملاقات ہو گی"۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں آپ سے جلد از جلد ملنا چاہتی ہوں رضا بخاری کی گاڑی پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔۔اور مجھے بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔۔۔آپ کو جلد از جلد اس کا کوئی حل تلاش کرنا ہوگا"۔وہ بے چینی سے بولی۔

"بے فکر رہیں مس جائشہ میں کوشش کرتا ہوں کہ کل آپ سے تفصیلی ملاقات ہو جائے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔جائشہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔اس نے اپنا فون پکڑ کر عدن کا نمبر ملایا۔

"عدن صاحب آپ کدھر ہیں۔۔۔ابھی آپ سے ملنا چاہ رہی ہوں"۔جائشہ فون رسیو ہوتے ہی بولی تو عدن کو کچھ پریشان لگی۔

"میں ابھی گاؤں کے لئے نکل رہا تھا۔۔۔ٹھیک ہے تم مجھے بتاؤ میں آجاتا ہوں"۔عدن گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

"میں آپ کے آفس آجاتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

جائشہ نے اپنی گاڑی کا رخ عدن کے آفس کی طرف موڑ دیا۔ادھر مستجاب عدن کو فون پر فون کیئے جا رہی تھی۔

"یار تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا پریشان کیوں ہوتی ہو میں کوئی چھوٹا بچہ ہوں جس کے لئے تم اتنی پریشان ہو رہی ہو"۔عدن اب زچ ہوتے ہوئے بولا۔

"ڈانٹ کیوں رہے ہو جتنی جلدی ہو سکتا ہے گھر پہنچو"۔وہ اب غصے سے بولی۔

"ضروری میٹنگ ہے یار۔۔۔کھانا کھا کر سو جاؤ۔۔۔میں آجاتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو مستجاب کا دوبارہ فون آنے لگا۔اس نے فون سائلینٹ پر لگا دیا۔

اپنے آفس کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔

★******★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عدن اپنے کیبن میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ سارے ورکر تو تقریبا چھٹی کر چکے تھے۔ ایک چوکیدار ہی ادھر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جائشہ بھی وہاں پہنچ گئی۔

"صاحب اپنے کیبن میں موجود ہیں آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں"۔ چوکیدار جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ عدن اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے آنے پر اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جائشہ چلتی ہوا اس کے قریب آئی۔ آج اس کا دل بے اختیار ہوا تھا۔ بے ساختہ عدن کے ساتھ لگ گئی۔ جس پر عدن اپنی جگہ ششدر سا رہ گیا۔

"کیا بات ہے جائشہ۔۔۔"۔ وہ اسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے بولا۔ تو وہ اپنی بے اختیاری پر تھوڑی سی شرمندہ ہو گئی تھی۔

"میں آپ کو کبھی بھی تکلیف نہ دیتی۔۔۔۔ لیکن اب بات رضا بخاری کی ہے۔۔۔۔ تو میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گی۔۔۔ کہ رضا بخاری کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے۔۔۔اور مجھے بھی دھمکیاں مل رہی ہیں۔۔۔اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس سب کے پیچھے آپ کے والد صاحب کا ہاتھ ہے۔۔۔ آپ انہیں روکیں۔۔۔ نہیں تو اگر رضا بخاری کا ایک بال بھی بیکا ہوا۔۔۔ تو میں وہ طوفان مچاؤں گی۔ جس میں ملک فیملی کی عزت دو کوڑی کی رہ جائے گی۔۔۔ اور میں ایسا کرنا نہیں چاہتی۔۔۔ ان کو بولیں کہ مجھے مجبور مت کریں۔۔۔ کہ میں ان کی عزت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دوں۔۔۔ میرے پاس انکی عیاشی کے ایسے ثبوت ہیں۔۔۔ جن کو میں منظر عام پر لانا نہیں چاہتی۔۔۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔۔ رضا بخاری میری زندگی کا کل سرمایہ ہے۔۔۔ بلکہ میری زندگی ہے۔۔۔۔اور اپنی زندگی پر حملہ میں کسی طور بھی برداشت نہیں کروں گی"۔ جائشہ سرخ چہرہ لئے

Posted On Kitab Nagri

عدن کو دیکھ کر بڑے ضبط سے بول رہی تھی۔آنکھوں میں وحشت عیاں تھی۔ایسا روپ تو عدن نے اس کا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔عدن کچھ دیر تک تو خاموش رہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ اس سب کے پیچھے میرے باپ کا ہاتھ ہے۔۔۔یا تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔تمہارے اور بھی تو دشمن ہیں ناں جن کے خلاف تم بولتی ہو"۔عدن بے یقینی سے بولا۔

"لیکن ان دشمنوں میں سرفہرست آپ کا باپ ہے۔۔۔جو گھٹیا پن میں اپنی مثال آپ ہے"۔وہ زخمی مسکراہٹ لئے ہوئے بولی۔

"جائشہ تم میرے باپ کے بارے میں بات کر رہی ہو۔۔۔ٹھیک ہے انہوں نے غلط کام کیے ہیں۔۔۔لیکن یہ زبان میں اپنے باپ کے بارے میں کس طرح سن سکتا ہوں"۔عدن بھی ضبط کی انتہا پر تھا۔

"میں صرف آپ کے باپ کے بارے میں بات نہیں کر رہی۔۔۔بلکہ بد قسمتی سے اپنے باپ کے بارے میں بھی بات کر رہی ہوں"۔جائشہ چیختے ہوئے بولی۔تو عدن بھونچکا رہ گیا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔۔۔تمہارا باپ تو مر چکا ہے ناں"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بے یقینی سے بولا۔

"کاش مر ہی جاتا تو بہتر تھا۔۔۔"۔یہ کہہ کر وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے رو دی۔اس کی بات سن کر عدن کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔کئی لمحے تو وہ ایسے ہی کھڑا رہا۔پھر بے ساختہ آگے بڑھا۔اور جائشہ کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹائے۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے۔۔۔تم میرے بابا کی بیٹی ہو"۔عدن صدماتی کیفیت میں بولا۔دل میں تو اضطرابی کیفیت چل رہی تھی۔اور دماغ پھٹنے کو تیار تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بد قسمتی سے میرے باپ کا نام ملک دلاور ہے۔۔۔۔ جس نے میرے دنیا میں آنے سے پہلے ہی میرے قتل کا پروگرام بنایا تھا۔۔۔ لیکن جس کو اللہ نے زندگی دی ہو اس کو کون مار سکتا ہے"۔ جائشہ اتنی آہستگی سے بولی عدن بمشکل ہی اس کی بات سن سکا۔اس لئے تو دل اس کی طرف ہمکتا تھا کیونکہ وہ اس کی بہن تھی۔اس کا خون تھی۔

"جائشہ۔۔! یہ کہتے ہوئے عدن نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔وہ دل کھول کر روئی تھی۔ کتنی ہی دیر تک وہ عدن کے سینے سے لگی آنسو بہاتی رہی۔

"چپ کر جاؤ میری گڑیا۔۔۔ میں سب کو دیکھ لوں گا۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہارا بھائی ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہے"۔ وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔ تو جائشہ روتے ہوئے مسکرا دی۔

"آپ کو میری بات کا یقین ہے ناں"۔ وہ عدن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے تمہاری بات پر یقین ہے جائشہ۔۔۔ پلیز مجھے سب کچھ بتاؤ"۔ عدن اسے لے کر آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔اور جگ میں سے پانی گلاس میں ڈالا۔اور اور اسے پینے کے لیے دیا۔اتنے میں اس کا نمبر پر رضا بخاری کی کال آئی۔

"کدھر ہو گھر کیوں نہیں آرہی"۔ رضا بخاری بے چینی سے بولا۔

"میں عدن کی طرف آئی ہوں تھوڑی دیر تک آتی ہوں"۔ وہ بولی تو اس کا لہجہ رضا بخاری کو بھاری لگا۔

"کیا ہوا تم رو رہی ہو"۔ رضا بخاری پریشانی سے بولا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں ابھی آتی ہوں گھر۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔! گھر آکر بات کرتی ہوں ابھی فون بند کرنے لگی ہوں"۔ یہ کہہ کر جائشہ نے فون بند کر دیا۔

"جائشہ پلیز مجھے کچھ بتاؤ"۔ عدن اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ یہ سچ اپ ابھی آپ اپنی ذات تک محدود رکھیں گے"۔وہ عدن کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"وعدہ نہیں کرتا لیکن کوشش ضرور کروں گا"۔

"پلیز"۔وہ التجایہ انداز میں بولی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"ٹھیک ہے جب بھی سچ سب کے سامنے لانا ہوا تو تم سے پوچھ کر ہی لاؤں گا"۔عدن اس کے ہاتھ پر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے اسے سب کچھ بتا دیا۔عدن حیدر جوں جوں سنتا جا رہا تھا۔اس کی رگیں تن رہی تھیں۔ شدت ضبط سے اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں تھیں۔کتنے ہی آنسو اس کے نکل کر داڑھی میں جذب ہو کر رہ گئے۔ جب اس کو حسام کا اس کو اغوا کرنے والا واقعہ یاد آیا۔تو عدن کا دل کیا کہ وہ زار و قطار روئے۔اپنے خاندان کے مردوں کی غیرت کے جنازے پر بین کرے۔

"مجھے معاف کر دو جائشہ۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو"۔وہ نیچے دو زانو ہو کر جائشہ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔جس پر جائشہ تو تڑپ کر رہ گئی۔بے اختیار صوفے سے اٹھ کر اس کے برابر زمین پر آبیٹھی۔اور اس کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو پکڑ لیا۔اور ان پر بوسہ دینے لگ گئی۔

"ایک دفعہ بھائی بولو مجھے میری گڑیا"۔عدن کے لہجے میں تڑپ تھی۔

"بھائی۔۔۔آپ میرا غرور ہو۔۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں"۔جائشہ روتے ہوئے بولی تو عدن نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔اور کتنی ہی دیر تک وہ اسے پیار کرتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب پریشان نہیں ہونا۔۔۔گھر چلو کل ملاقات ہو گی"۔عدن نے ٹائم دیکھا تو ٹائم کافی آ چکا تھا۔رضا بخاری نے دوبارہ کال نہیں کی تھی کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا کہ جائشہ عدن کو کچھ نہ کچھ ضرور بتائے گی۔

جبکہ دوسری طرف تو مستجاب تو پاگل ہو رہی تھی۔عدن کو فون پر فون کئے جا رہی تھی لیکن عدن کا موبائل آف تھا۔

"ٹھیک ہے رات کافی ہو چکی ہے۔۔۔!میں چلی جاتی ہوں"۔

"اپنی گاڑی ادھر ہی رہنے دو میں پہلے تمہیں ڈراپ کروں گا پھر گھر کے لئے نکلتا ہوں"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں چلی جاتی ہوں۔۔۔مستجاب پریشان ہو رہی ہو گی آپ چلے جائیں"۔وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی۔

مستجاب کے نام پہ ایک دم سے عدن حیدر نے اپنا موبائل آن کیا تو اس پر کوئی سو سے زیادہ مستجاب کی کالز آئی ہوئی تھیں۔

اس نے اسی وقت مستجاب کا نمبر ملایا۔

"کہاں ہو تم گھر کیوں نہیں آ رہے۔۔۔۔پریشانی سے میری جان نکلی جا رہی ہے"۔وہ فون اٹھاتے ہی بولی

"آنے لگا ہوں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تمہیں بولا تھا امپورٹینٹ میٹنگ میں بزی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔جبکہ جائشہ بھی اس کے ساتھ آ بیٹھی۔

"آج تمہارے بھائی کی خیر نہیں ہے"۔عدن گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"بہت خوش قسمت ہیں آپ۔۔۔جن کو مستجاب جیسی لڑکی ملی ہے"۔وہ مستجاب کا سوچتے ہوئے مسکرا دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"رضا بخاری بھی بہت خوش قسمت ہے۔۔ جسے میری بہن جیسی لڑکی ملی ہے"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں خوش قسمت ہوں بھائی جسے رضا بخاری جیسا انسان ملا ہے۔۔۔آج میں جو کچھ بھی ہوں ان کی بدولت ہوں۔۔۔۔اگر وہ میری زندگی میں نہ ہوتے۔۔۔تو آج جائشہ کسی نیوز چینل میں معمولی سی رپورٹر ہوتی"۔اس کے لہجے میں رضا بخاری کے لیے ایک عقیدت تھی۔عدن حیدر کے دل میں بھی رضا بخاری کی عزت مزید بڑھی تھی۔اس نے جائشہ کو اس کے گھر کے سامنے اتارا۔

"آجائیں ناں کھانا کھا کر جایئے گا"۔عدن کو دیکھ کر اصرار بھرے لہجے میں بولی۔

"نہیں ابھی کافی دیر ہو چکی ہے کل انشاءاللہ میں آفس میں ضرور چکر لگاؤں گا۔۔۔اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ"۔وہ اسے کہہ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگ گیا۔تو جائشہ اس وقت تک گاڑی کو دیکھتی رہی جب تک کہ اس کی گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

★******★*******★

جب وہ حویلی پہنچا تو مستجاب جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے کے سامنے چکر لگا رہی تھی۔اسے دیکھ کر بے ساختہ آگے بڑھی۔

"کچھ خیال ہے تمہیں میں نے کتنی کالز کیں۔۔۔اور تم نے صرف ایک دفعہ مجھے ریپلائی کیا"۔وہ اسے دیکھ کر غصے سے بولی۔

"بولا تھا میٹنگ میں بزی ہوں۔۔۔ چھوٹا بچہ نہیں ہوں جس کی تمہیں اتنی فکر لگ جاتی ہے"۔یہ کہہ کر وہ کمرے میں داخل ہوا۔تو وہ بھی غصے سے اس کے پیچھے آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک دفعہ جان ہی نکال دو میری"۔وہ پاس بڑا ٹی وی کا ریموٹ پٹختے ہوئے بولی۔تو وہ اچھنبے سے اسے دیکھنے لگ گیا۔

"کیا بچپنا ہے مستجاب۔۔۔!اگر مجھے کبھی دیر ہو جایا کرے گی تو ایسے بچوں کی طرح ری ایکشن دو گی"۔پہلے ہی پریشان سے اس کی سر درد کر رہا تھا۔اور مستجاب اسے کیا بتاتی جب سے اسے دھمکی ملی تھی وہ عدن کی طرف سے عجیب سے وہموں کا شکار ہو رہی تھی۔وہ کپڑے نکال کر چینج کرنے چلا گیا۔

"تم سو جاؤ۔۔۔مجھے ابھی نیند نہیں آئی"۔یہ کہہ کر وہ گیلری کی طرف چلا گیا۔پہلے جب بھی وہ باہر سے آتا تو اس کے رویے میں اتنی گرم جوشی ہوتی۔اور آج اس کا رویہ دیکھ کر مستجاب ہریشان ہو کر رہ گئی۔

ہاں پتا ہے ناں میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں۔۔۔اس لیے اب زیادہ سر پر چڑھ رہا ہے۔۔۔میں بھی اب بات نہیں کروں گی۔یہ سوچتے ہوئے وہ اپنے اوپر کمفرٹر لیتے ہوئے لیٹ گئی۔اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔لیکن نیند کس کو آنی تھی۔اب تو وہ عدن کی اتنی عادی ہو چکی تھی۔وہ بار بار گیلری کے دروازے کی طرف دیکھتی کہ اب آیا کہ اب آیا۔لیکن آدھا گھنٹہ گزر جانے کے بعد بھی جب وہ نہ آیا تو اس کا ضبط جواب دے گیا۔غصے سے کمبل ایک سائیڈ پر پھینکتے ہوئے اٹھی۔اور دروازہ کھول کر باہر آئی۔تو وہ سگریٹ سے شغل فرما رہا تھا۔یہ دیکھ کر تو مستجاب کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔ایک دم سے اس کے ہاتھوں سے سگریٹ چھین کر نیچے پھینکی۔اور اس کی طرف گھورنے لگی لیکن عدن کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔

"تمہیں کہا ہے ناں سو جاؤ۔۔۔کیوں تنگ کرنے آ گئی ہو مجھے۔۔۔کسی وقت بندے کا موڈ ٹھیک نہیں بھی ہوتا"۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ سگریٹ سلگانے لگا۔لیکن اس نے پھر اس کے ہاتھوں سے چھین کر پھینک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب اپنی حد میں رہو۔۔۔کہاں ہے ناں سو جاؤ جا کر۔۔۔ہر وقت سر پر سوار مت رہا کرو"۔عدن اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو اس کو یقین ہی نہ آیا کہ عدن اس سے یہ سب کہہ رہا ہے۔شکایتی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ کمرے میں آ گئی۔عجیب طرح سے دل ٹوٹا تھا۔کمبل میں منہ دے کر زارو قطار رونے لگ گئی۔

نہیں بات کروں گی میں تم سے کبھی بھی۔۔۔سر پر سوار رہتی ہوں ناں میں تمہارے۔۔۔وہ روتے ہوئے بڑبڑائی۔

"لیکن میں تو بات کروں گا۔۔۔سوری یار۔۔۔کچھ پریشان تھا"۔وہ کمبل اس کے منہ سے ہٹاتے ہوئے بولا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"جاؤ جا کر اپنا شغل فرماؤ۔۔۔میرے ساتھ بات بھی مت کرو"۔وہ غصے سے سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔تو وہ اپنی سمت کروٹ لے کر لیٹ گیا۔

اس کے دل کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی۔جائشہ نے اسے جو باتیں بتائی تھیں وہ اس کی برداشت سے باہر تھیں۔دل تو چاہ رہا تھا کہ اپنے باپ کا گریبان پکڑے۔لیکن جائشہ نے وعدے کا پابند کر دیا تھا۔حسام کا جائشہ کو اغوا کروانے والا واقعہ یاد کر کے تو اس کا دل دہل گیا تھا۔بے ساختہ ایک آنسو گر کر داڑھی میں جذب ہو گیا۔اگر میر ارسلان اسے لے جاتا اور اس کے ساتھ کچھ ایسا ویسا کر دیتا۔یہ سوچتے ہوئے وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھ بیٹھا۔اپنے سینے کو مسلنے لگ گیا۔اسکی ساری پیشانی پسینے سے تر ہو گئی۔مستجاب نے بے ساختہ اسے دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا عدن تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"۔وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔تو وہ بے خیالی میں اسے دیکھنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔۔۔تم سو جاؤ"۔وہ اپنی پیشانی سے پسینے کے قطرے صاف کرتے ہوئے بولا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے عدن"۔یہ کہتے ہوئے وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی۔اور اس کا بلڈ پریشر چیک کرنے لگ گئی۔بلڈ پریشر چیک کرنے کے بعد اس کی پیشانی پر تفکر کی لکیریں نمودار ہوئیں۔

"تمہارا بلڈ پریشر ہائی ہے عدن"۔یہ کہہ کر وہ میڈیسن والا باکس اٹھا لائی۔پھر کچھ سوچتے ہوئے کچن کی طرف گئی اور ادھر سے فریش جوس بنا لائی

"عدن یہ پیو پلیز"۔یہ کہتے گلاس اس کے منہ کو لگایا۔

"نہیں یار میرا دل نہیں کر رہا"۔وہ بیزاری سے بولا۔

"پلیز ایسے مت کرو۔۔۔کیوں مجھے تنگ کر رہے ہو"۔وہ التجائیہ انداز میں بولی تو عدن نے اس کے ہاتھ سے جوس لے لیا۔اور پینے لگ گیا۔

"کچھ پریشانی ہے کیا۔۔۔پلیز تم مجھ سے شیئر کرو"۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔تمہیں بھی خوامخواہ پریشان کر دیا۔۔۔تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں بس اور کچھ بھی نہیں"۔وہ اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔پھر وقفے وقفے بعد وہ اس کا بلڈ پریشر چیک کر رہی تھی۔

"بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی ہو یار"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔لیکن اس نے کوئی بھی جواب نہ دیا۔

"کھانا کھایا"۔ایک دم یاد آنے پر عدن نے پوچھا۔

"تمہارا انتظار کر رہی تھی"وہ سادگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

تو عدن کو اپنے اوپر افسوس ہونے لگ گیا۔

"جاؤ کھانا لے کر آؤ"۔

"مجھے اب بھوک نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے برابر لیٹ گئی۔

"مستجاب میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو پلیز"۔

"ٹھیک ہے پھر تم بھی میرے ساتھ کھاؤ گے"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔اور کھانا لینے کے لیے کچن کی طرف بڑھ گئی۔اور عدن نے اپنے آپ کو نارمل کرنے کے لیے گہرا سانس خارج کیا۔

★*******★**********★

وہ گھر کے اندر داخل ہوئی تو فردوس بھی پریشانی سے لاؤنج میں چکر کاٹ رہی تھی۔جائشہ کو دیکھ کر بے ساختہ اس کی طرف بڑھی۔

"بیٹا آج اتنی دیر لگا دی کہاں چلی گئی تھی تم"۔وہ جائشہ کی سرخ آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"اپنے بھائی سے ملنے گئی تھی اماں"۔وہ ادھر ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"رضا نظر نہیں آرہے کدھر گئے ہیں"۔وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"ابھی ادھر ہی بیٹھا ہوا تھا میرے پاس۔۔! تھوڑی دیر پہلے ہی کمرے میں گیا ہے۔۔۔کس نے رضا بخاری پر حملہ کروایا ہے"۔وہ پریشانی سے بولی۔

"شاید میرے باپ کا ہی ہاتھ ہے اماں"۔یہ کہتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ایک زخمی سی مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ ایک پر سکون زندگی گزارنے کے لئے تمہیں ان لوگوں سے دور رہنا ہوگا۔۔۔میں نے تمہیں بہت دفعہ سمجھایا ہے لیکن تمہاری عقل میں یہ بات بیٹھتی ہی نہیں ہے۔۔۔رضا بخاری کے ساتھ کچھ ایسا ویسا ہو گیا تو کیسے خود کو معاف کر پاؤ گی۔۔۔۔پھر لے لینا بیٹھ کے اپنے سارے بدلے"۔وہ آخر میں تلخ ہو گئی تھی۔

"اماں میں نے عدن بھائی کو سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔اب میں اس کہانی کا ڈراپ سین کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔پلیز آپ پریشان مت ہوں۔۔۔تھک گئی ہوں۔۔ صبح ملاقات ہوگی"۔یہ کہتے ہوئے ماں کی پیشانی چوم کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

رضا بخاری اس کا انتظار کرتے کرتے شاید سو گیا تھا۔اس نے رضا کے اوپر کمفرٹر درست کیا۔اور کتنی دیر تک رضا کے چہرے کی طرف دیکھتے رہی۔

میں تو بے مول تھی

بس تو ہی انمول ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کافی دیر بعد اٹھ کر اس نے اپنے کپڑے چینج کیے۔بھوک تو اسے لگی ہوئی تھی لیکن وہ سخت تھک چکی تھی۔اس لئے سونے کے لئے لیٹ گئی۔اگر رضا بخاری کے ساتھ کچھ ایسا ویسا ہو گیا تو۔۔اس سوچ کے آگے اسے لگا کہ اس کی سانسیں ہی بند ہونے لگی ہیں۔گھبرا کر ایک دم سے وہ اٹھ بیٹھی۔اور لمبے لمبے سانس خارج کرنے لگی۔

آنکھوں سے کئی آنسو بے ساختہ ٹوٹ کر گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"یااللہ رضا بخاری کی حفاظت فرمانا۔میری زندگی کا وہ احساس ہے جس نے مجھے نئ زندگی دی ہے۔میری زندگی میں سب رعنایاں اسی انسان سے ہیں۔میری سانسوں کی حرارت میرے قلب کو سکون یہی تو ہے۔بے ساختہ ہونٹوں سے رضا کا نام خارج ہوا۔اس کے بھاری مضبوط ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔اور کتنی ہی دیر تک اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرتی رہی۔اور اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھنے لگ گئی۔خوبصورت بال جو ہمیشہ جیل سے سیٹ رہتے تھے اب بکھرے ہوئے تھے۔خوبصورت آنکھیں بند تھیں۔جو جب کھلتیں تو وہ زیادہ دیر ان کی طرف دیکھ نہ سکتی تھی۔

جان و دل سب کچھ واروں میں
تیرے کیسے صدقے اتاروں میں

دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر سو جائے لیکن وہ اس کو نیند میں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس لیے اس سے تھوڑا فاصلے پر لیٹ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور لیٹ کر کتنی ہیں قرآنی آیات پڑھ کر اس پر پھونک مار رہی تھی۔کہ رضا کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔تو جائشہ کو کچھ انہونی کا احساس ہوا۔

"آپ جاگ رہے ہیں۔۔؟وہ ابرو اچکاتے ہوئے بولی۔تو رضا نے اپنی پوری آنکھیں کھول دیں۔

"جاگ چکا ہوں اور آپ کی دیوانگی کے مظاہرے بھی محسوس کیے ہیں"۔وہ اب مسکراتے ہوئے بولا۔

"ایسے کیوں کیا۔۔؟"اب وہ نظریں چراتے ہوئے اپنی کھیساہٹ مٹانے کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ابھی تک گھر سے باہر تھی تو میں کیسے سو سکتا تھا۔۔۔بس آپ کی دیوانگی کا کوئی عملی مظاہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔لیکن مایوسی ہوئی۔۔۔خیر چھوڑو اس بات کو۔۔۔!کیا بات ہوئی عدن سے؟"وہ اب سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آنکھوں کی سرخی بتا رہی ہے کہ بہت روئی ہو۔۔۔!کیوں خود کو اتنی تکلیف دی جائشہ۔۔۔!میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔۔۔!پھر خود کو اذیتوں میں کیوں ڈال رہی ہو"۔رضا بخاری اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔ تو کئی آنسو جائشہ کی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بکھر گئے۔

"بالکل بچوں کی طرح بی ہیو کر رہی ہو۔۔پاگل لڑکی"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کے آنسو بھی اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔تو وہ بے اختیار ہو کر اس کے ساتھ آ لگی۔

"آپ میری زندگی کا اثاثہ ہیں۔۔۔!مجھے اس دنیا میں کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔۔!سوائے رضا بخاری کے"۔وہ بے اختیار ہو کر ہچکیوں کے ساتھ رو دی۔

"اچھا پلیز چپ کر جاؤ جائشہ۔۔۔نہیں تو سالے صاحب سے پوچھتا ہوں کیا کہا ہے میری بیوی کو کہ وہ چپ ہی نہیں ہو رہی"۔رضا نے اب اسے چپ کروانے کے لئے دھمکی دی تو وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگ گئی۔

"آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟میرے بھائی کو کیوں پریشان کریں گے"۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"تو پھر چپ کر جاؤ۔۔۔یہ رونا تم پر سوٹ نہیں کرتا۔۔میری شیرنی"۔رضا بخاری مسکرا کر بولا تو وہ بھی مسکرانے لگ گئی۔

"دیٹس لائک آ گڈ گرل"۔اور اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم سوری۔۔۔میں آپ کو کبھی بھی اپنے قریب آنے سے نہیں روکوں گی"۔جائشہ رضا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔تو رضا کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت تبسم بکھرا تھا۔

"تمہارے دل کو ایک دھڑکا لگ گیا ہے کہ رضا بخاری کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔!اس ڈر کے احساس تلے تم مجھ سے یہ سب کہہ رہی ہو۔۔۔!مجھے میری جائشہ ہی چاہیے۔۔۔ہر بات بے دھڑک کہہ دینے والی۔۔۔نہ کہ یہ ڈر جانے والی جائشہ"۔وہ انگلی سے اس کی تھوڑی اوپر کرتے ہوئے بولا۔تو وہ چپ کر گئی۔کیونکہ رضا بخاری سو فیصد درست کہہ رہا تھا۔

"عدن سے کیا بات ہوئی۔۔؟وہ اب نارمل لہجے میں بولا۔

"میں نے بتادیا ہے سب کچھ۔۔۔بہت دکھی تھا میرا بھائی۔۔۔!میں اسے یہ دکھ نہیں دینا چاہتی تھی لیکن اب میں مجبور ہو گئی ہوں"۔وہ دکھی لہجے میں بولی۔

"میں تو تمہیں منع کرنا چاہتا تھا لیکن تم اپنی مرضی کی مالک ہو۔۔۔۔چلو جو ہوتا ہے اچھے کیلئے ہوتا ہے۔۔۔ایک نا ایک دن تو اس کے سامنے اس حقیقت سے پردہ اٹھنا ہی تھا۔۔۔بہتر ہے آج ہی اٹھ گیا"۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

اتنے میں رضا بخاری کے موبائل پر بیل ہوئی تو اس نے دیکھا جواد بخاری کی کال آ رہی تھی۔

"جی بھائی"۔

"ڈسٹرب تو نہیں کیا میں نے۔۔۔دراصل تمہارے لئے بڑا پریشان تھا۔۔۔اگر ہو سکے تو ابھی میرے کمرے میں آؤ تم سے ملنا چاہتا ہوں"۔جواد بخاری کے لہجے میں پریشانی تھی کیوں کہ رضا بخاری کی گاڑی پر فائرنگ کی خبر اسے بھی مل چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نہیں بھائی کوئی ڈسٹرب نہیں کیا آپ نے مجھے۔۔۔! میں ابھی آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"تم سو جاؤ۔۔۔! تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔یہ کہتے ہوئے اس نے جائشہ کو لٹایا اور اس کے اوپر کمبل سیدھا کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

★******★*********★

رات کو رخسار کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔تو حسام نے عدن کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔عدن جو ابھی ابھی ہی سویا تھا۔ایک دم سے آنکھیں وا کیں۔

"عدن دروازے پر کوئی ہے؟"وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ابھی اٹھنے ہی لگی تھی عدن نے اسے منع کر دیا۔اور خود اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"عدن مستجاب کو بھیجو۔۔۔! رخسار کی کافی طبیعت خراب ہے"۔حسام پریشانی سے بولا۔

"ٹھیک ہے تم چلو وہ آتی ہے"۔یہ کہہ کر اس نے دروازہ بند کیا۔

"کپڑے چینج کر کے جانا مستجاب"۔عدن اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا کیونکہ وہ ایک خوبصورت ریڈ کلر کا نائٹ ڈریس پہنے ہوئے تھی۔جلدی جلدی بلو کلر کی شلوار قمیض نکال کر اٹھا کر واشروم گھس گئی۔اور دوپٹہ سنبھالتی ہوئی کمرے سے نکلی اور رخسار کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے رخسار کا بلڈ پریشر چیک کیا۔جو ہائی تھا۔اس کو تشویش ہونے لگی۔

"حسام بھائی آپ رخسار کو لے کر گاڑی میں بیٹھیں میں ابھی آتی ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن رخسار کی طبیعت کافی خراب ہے۔۔۔اسی وقت ہاسپٹل جانا پڑے گا۔۔۔تم سو جاؤ۔۔۔ صبح ملاقات ہو گی"۔ یہ کہہ کر وہ فون اٹھا کر ڈاکٹر فروا کا نمبر ملانے لگ گئی۔جو تھوڑی دیر بعد ہی اس نے رسیو کر لیا۔

"ڈاکٹر فروا ایمرجینسی میں پہنچیں جلدی"۔ یہ کہتے ہوئے وہ گاڑی میں آ بیٹھی تو حسام نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"حسام بھائی اپنے ہاسپٹل جانا ہے"۔ وہ رخسار کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی کیونکہ وہ شدید تکلیف میں تھی۔

"لیکن یہاں پر سہولتیں ناکافی ہیں"۔ حسام پریشانی سے بولا۔

"ہم مینج کر لیں گے آپ ادھر ہی چلیں اس کی طبیعت زیادہ خراب ہے یہ نہ ہو کہ شہر پہنچنے تک کچھ نقصان نہ کر بیٹھیں"۔ مستجاب پریشانی سے بولی تو حسام لب بھینچ کر رہ گیا۔

"رخسار کی حالت کافی کریٹیکل تھی۔ڈاکٹر فروا بھی پہنچ گئی تھی۔

"حسام بھائی خون کا بندوبست کریں۔۔۔جلدی۔۔۔ ہمیں آپریشن کرنا پڑے گا۔۔۔بچے کی ہارٹ بیٹ بہت سلو ہے"۔ مستجاب باہر آ کر پریشانی سے بولی۔ساتھ ہی عدن کو فون ملایا۔

"عدن ہمیں اے پازیٹو خون کی اس وقت سخت ضرورت ہے"۔ وہ پریشانی سے بولی۔

"پریشان مت ہو میں آنے لگا ہوں"۔ یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد عدن بھی راشدہ بیگم کو لے کر ادھر آ گیا۔

"ہائے ادھر لانے کی کیا ضرورت تھی اس کو شہر لے کر جانا تھا"۔ راشدہ بیگم نے آتے ہی واویلہ مچا دیا۔عدن نے اپنا خون دیا تھا۔کیونکہ اس کا بلڈ گروپ رخسار سے میچ کرتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مستجاب آپریشن تھیٹر سے باہر نکلی۔

Posted On Kitab Nagri

"حسانم بھائی آپ کو بہت مبارک ہو اللہ نے آپ کو بہت پیاری بیٹی دی ہے"۔مستجاب حسام کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی تو اس کے چہرے پر کوئی اتنی خاص خوشی نہ آئی۔

"مبارک ہو حسام"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو حسام نے سامنے سر ہلا دیا۔

"کیا خوشی نہیں ہوئی۔۔؟" وہ اسے دیکھ کر بولا۔

"نہیں میں خوش ہوں"۔حسام بے دلی سے بولا۔تو عدن کچھ سوچتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

"جو دوسروں کی بیٹیوں کی عزتیں اتارتے ہوں۔۔۔شاید انہیں اپنے گھر میں بیٹی آنے پر اتنی خوشی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔!شاید کسی چیز کا ڈر ہوتا ہے"۔عدن آنکھوں میں شعلے لیے لیکن نارمل انداز میں بولا۔تو حسام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم"۔حسام اب غصے سے بولا۔

"کچھ نہیں وقت آنے پر بتاؤں گا"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف گیا۔

"میں چلتا ہوں پھر۔۔۔!تم آ جانا۔۔ٹیک کیئر"۔عدن مستجاب سے یہ کہہ کر حویلی کے لیے نکل آیا۔مستجاب نے نوٹ کیا تھا نہ حسام کو اتنی خوشی ہوئی تھی اور راشدہ بیگم بھی زیادہ خوش نہ تھی۔اس چیز سے اسے بڑی تکلیف ہوئی تھی۔ایک عورت زندگی اور موت کی کشمکش میں رہ کر ایک بچے کو جنم دیتی ہے۔اور بیٹی ہونے پر لوگوں کے چہرے ہی بدل جاتے ہیں۔

★*******★********★

Posted On Kitab Nagri

جائشہ نے ڈی ایس پی سجاد حسن سے ملاقات کی۔ وہ اس وقت ڈی ایس پی کے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس موضوع پر اس سے تفصیلاً بات کی تھی۔ سجاد حسن نے تو اسے کافی تسلی دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جواد بخاری بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔

"سجاد صاحب ہم ملک دلاور کے خلاف ایف آئی آر کٹوانا چاہتے ہیں۔۔۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ قاتلانہ حملہ اس نے ہی کروایا ہے"۔ جواد بخاری پر یقین لہجے میں بولا۔

"جی ٹھیک ہے آپ قریبی تھانے میں ایف آئی آر کٹوائیں۔۔۔ پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے"۔ سجاد حسن اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"سوچنا نہیں ہے فوری ایکشن لیں ڈی ایس پی صاحب۔۔۔! میرے بھائی پر ایک انچ بھی آئے میں یہ برداشت نہیں کروں گا"۔ جواد بخاری سنجیدگی سے بولا۔

"دیکھیں ملک دلاور کوئی معمولی شخصیت نہیں ہے۔۔۔ اور اوپر سے بھی ہم پر بڑا پریشر ہوتا ہے۔۔۔ اس لیے ہمیں جو بھی قدم اٹھانا ہے سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوگا۔۔۔ مس جائشہ کے پاس تو میڈیا کی طاقت موجود ہے۔۔۔ آپ ایسے کریں میڈیا میں یہ رویل کریں کہ یہ حملہ یقیناً ملک دلاور نے ہی کروایا ہے"۔ ڈی ایس پی سجاد حسن پر سوچ انداز میں بولا۔

"وہ تو میں ضرور کروں گی۔۔۔ پہلے سے ہی سوچ رکھا تھا۔۔۔ لیکن آپ اس بات پر سخت ایکشن لیں۔۔ کیونکہ ذرا سی کوتاہی سے رضا کے ساتھ کچھ ایسا ویسا ہو گیا تو میں کس سے حساب مانگوں گی"۔ جائشہ پریشانی سے بولی۔

"آپ پریشان نہ ہو مس جائشہ۔۔۔ ہم جلد ہی ایکشن لیتے ہیں"۔ وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے ڈی ایس پی صاحب ہم چلتے ہیں۔۔۔! آپ سے مل کر کافی خوشی ہوئی۔۔۔انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی۔۔۔کیونکہ ہمیں آپ جیسے آفیسر کی پھر ضرورت پڑ سکتی ہے"۔یہ کہہ کر جواد بخاری کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

رات کو جائشہ نے ایک پریس کانفرنس رکھی۔جس کو تقریباً سب چینل والوں نے کورتج دی تھی۔

"آپ کیسے یقین سے کہہ سکتی ہیں کہ یہ ملک دلاور کا کام ہے"۔ایک صحافی نے اٹھ کر سوال کیا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ ملک صاحب کا ہی کام ہے۔۔۔کیونکہ وہ اکثر ہمیں دھمکیاں دیتے رہتے ہیں"۔ جائشہ پورے یقین سے بولی۔جائشہ پریس کانفرنس میں اچھا خاصہ گرجی برسی تھی۔رضا بخاری آفس میں بیٹھ کر اس کی پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا۔ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

"جتنا بھی سمجھالو کرنی اس نے اپنی مرضی ہی ہوتی ہے"۔وہ اعجاز ہمدانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر یہاں پر بات آپ کی ہے۔۔۔!تو جائشہ کو کسی کا قتل بھی کرنا پڑا تو وہ رضا بخاری کے لئے کر سکتی ہے"۔ اعجاز ہمدانی رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی وہ پریس کانفرنس ہال سے باہر نکلی تھی کہ اسے ایک بری خبر ملی۔کہ ڈی ایس پی سجاد حسن کا ٹرانسفر کسی دور دراز علاقے میں کر دیا گیا تھا۔

"کیا آپ کو پتا ہے سجاد صاحب کا ٹرانسفر ہو گیا ہے"۔وہ آفس پہنچتے ہی رضا کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگ گئی۔

"ہاں جی ہمیں بھی یہ خبر مل چکی ہے۔۔۔بیگم صاحبہ آپ کو کتنا سمجھایا ہے۔۔۔تھوڑا سا کم گرجا برسا کریں"۔ وہ بوتل سے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے بولا۔اور اس کے آگے بڑھایا۔

"پلیز رضا اب مجھے نصیحت مت شروع کر دینا"۔وہ بیزاری سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھک چکی ہو گی بول بول کر۔۔۔۔!اس لئے تھوڑا سا پانی پی لو"۔رضا اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بولا۔تو وہ اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے کر پینے لگ گئی۔

اتنے میں جواد بخاری بھی ان کے آفس پہنچ چکا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے علی۔۔۔!سجاد حسن کا ٹرانسفر ہو گیا ہے"۔وہ حیرانی سے دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"جی بھائی۔۔۔!بالکل سچ ہے۔۔۔!کچھ منگواؤں آپ کے لیے۔۔؟"وہ جواد بخاری کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں۔۔!یار یہ کیسے ممکن ہے؟ابھی صبح ہی تو اس سے بات ہوئی تھی۔۔۔!اور اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی ایکشن لے گا"۔جواد بخاری تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"بھیا یہ پاکستان ہے۔۔۔!یہاں پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔!وہ جو صبح میٹنگ ہوئی تھی ناں آپ دونوں کی اس کے ساتھ۔۔۔۔وہ اس کو لے ڈوبی۔۔۔۔!مجھے تو پتا تھا کہ اگر ہم اس کے پاس جائیں گے تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔اس لئے میں گیا ہی نہیں"۔رضا بخاری طنزیہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"یہاں پر یہ کیسا نظام رائج ہے یار۔۔۔!جس کے ہاتھ میں پاور ہے۔۔۔وہ دوسرے کی بینڈ بجا سکتا ہے۔۔۔۔ہم لوگوں کے ہاتھ میں تو میڈیا کی بھی طاقت موجود ہے۔۔۔اور اللہ کے کرم سے میں ایک منجھا ہوا وکیل ہوں۔۔۔۔پھر بھی ہمارے ساتھ ایسا ہو رہا ہے تو سوچو ایک غریب آدمی کے ساتھ یہ لوگ کیا سلوک کرتے ہوں گے"۔جواد بخاری دکھ سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی یہاں پر یہ سب نارمل ہے۔۔۔! اسی بات کا تو رونا ہے۔۔۔! یہی چیزیں ہمارے معاشرے میں بگاڑ پیدا کر چکی ہیں۔۔۔! جس کے پاس دولت ہے عہدہ ہے۔۔۔ وہ خود کو زمین پر خدا سمجھ بیٹھتا ہے۔۔۔اور دوسروں کو اپنی رعایا"۔ جائشہ کے لہجے میں بھی دکھ ہی دکھ ہلکورے لے رہا تھا۔

"تم پریشان نہ ہو میری بہن۔۔۔! میں ان سب کو دیکھ لوں گا"۔ جواد بخاری تسلی آمیز انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ لیکن جائشہ کے اندر تو ایک طوفان برپا تھا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں رات کو گھر پر کھانے پر ملاقات ہو گی"۔ یہ کہتے ہوئے جواد بخاری کیبن سے باہر نکل گیا۔

"بیگم صاحبہ آپ کی خاموشی بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ اندر طوفان مچا ہوا ہے"۔ رضا بخاری اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بولا۔ تو وہ اس کے انداز پر مسکرا کر رہ گئی۔ اتنے میں اعجاز ہمدانی ناک کر کے اندر داخل ہوا۔ وہ بھی ڈی ایس پی کی ٹرانسفر کے بارے میں بات کرنے آیا تھا۔ اسی اثنا عدن کی آفس میں آمد ہوئی۔ تو جائشہ کے چہرے پر تو پھول سے کھل گئے۔ عدن جواد بخاری سے مل کر جائشہ کی طرف بڑھا۔ اور اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو اعجاز ہمدانی ہونقوں کی طرح دیکھنے لگ گیا۔

اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے شاپنگ بیگز تھے۔ جو اس نے ایک سائیڈ پر رکھے۔

"سر کچھ کھانے کے لئے منگوا دیں"۔ وہ اعجاز ھمدانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کچھ نہیں منگوانا جائشہ بس مجھے ذرا جلدی نکلنا ہے۔۔۔۔! تم ٹھیک ہو"۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سالے صاحب ہم بھی بیٹھے ہوئے ہیں"۔رضا بخاری مسکراتے ہوئے بولا تو عدن نے آگے بڑھ کر رضا بخاری کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔

"میں آپ کا بہت مقروض ہوں بخاری صاحب۔۔۔!آپ نے میری بہن کو معاشرے میں اتنی عزت اور مقام دیا۔۔۔!بہت شکر گزار ہوں آپ کا"۔عدن متشکرانہ لہجے میں بولا۔

"یار کیوں شرمندہ کرتے ہو۔۔!یہ جس مقام کی اہل تھی اسے وہی مقام ملا ہے۔۔۔بلکہ اس نے میری بکھری ہوئی زندگی میں آکر مجھے خوبصورتی سے سمیٹا ہے۔۔۔آپ میرے مقروض نہیں ہیں۔۔۔!میں اس کا شکر گزار ہوں۔۔۔کہ یہ میری زندگی میں آئی۔۔۔اب آئندہ میں آپ کے منہ سے ایسی کوئی بھی بات نہ سنوں"۔رضا بخاری نارمل سے لہجے میں بولا۔تو عدن کو واقع ہی اپنی بہن کے نصیب پر رشک آیا۔

"یہ تمہارے لیے کچھ چیزیں لے کر آیا ہوں۔۔۔!شاپنگ کا اتنا تجربہ تو نہیں ہے۔۔۔لیکن امید ہے کہ تمہیں اپنے بھائی کی پسند کی ہوئی چیزیں پسند آئیں گی"۔عدن جائشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بھائی اس سب کی کیا ضرورت تھی"۔وہ شاپنگ بیگز دیکھتے ہوئے بولی۔

"ابھی تو کچھ بھی نہیں میں نے دیا۔۔۔چلو چھوڑو ان باتوں کو رضا صاحب دو دن بعد ہمارے ہاسپٹل کا افتتاح ہونا ہے۔۔۔تو پلیز آپ ضرور آیئے گا"۔عدن رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اتنے میں ملازم چائے اور دیگر لوازمات لے کر آیا۔

"انشاءاللہ کیوں نہیں۔۔۔!بلکہ میں آپ کے ہاسپٹل کا ٹرسٹی بننا چاہوں گا"۔رضا بخاری چائے کا کپ عدن کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ڈی ایس پی صاحب کی ٹرانسفر کروادی گئی"۔رضا بخاری چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔تو عدن چپ کر گیا کیونکہ وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

"جائشہ میں سچ سب کے سامنے لانا چاہتا ہوں اب میں مزید تمہارے اور تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دوں گا"۔عدن چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

"میرے خیال میں ابھی مناسب نہیں ہے"۔

"میرے خیال میں ابھی ہی مناسب ہے"۔

"آپ دونوں بیٹھیں میں چلتا ہوں"۔رضا بخاری چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ دونوں بہن بھائی کھل کر بات کر لیں۔اس لیے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔عدن کسی صورت نہیں مان رہا تھا۔تو وہ اس کے قریب آئی۔

"پلیز بھائی۔۔!وہ اب التجائیہ انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے لیکن۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔کتنا حوصلہ ہے تم میں"۔عدن اس کے حوصلے پر حیران تھا۔

"ٹھیک ہے میں پھر چلتا ہوں انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تھوڑی دیر تو بیٹھیں ناں۔۔۔اور مستجاب کیسی ہے؟"

"نہیں گڑیا ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔مستجاب بھی ٹھیک ہے۔۔۔!آنا کسی دن میرے آفس میں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے سر ہلا دیا۔پھر وہ آکر عدن کے قریب آئی۔اور اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا ہے آپ مجھے بہت پیارے لگتے ہو۔۔۔!دل کرتا ہے آپ کو ڈھیر سارا پیار کروں"۔یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔تو عدن نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"میری بہن بھی تو کتنی پیاری ہے۔۔۔اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں دے"۔وہ بھی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔تو وہ خوشی سے مسکرادی۔

"میں بہت خوش قسمت ہوں"۔جائشہ کو ایک دم ہی اپنی قسمت پر رشک آنے لگا۔

"واقع ہی تم بہت خوش قسمت ہو جسے رضا بخاری جیسا ہم سفر ملا ہے"۔یہ کہہ کر عدن اس سے اجازت لے کر آفس سے باہر نکل آیا۔تو کتنی ہی دیر تک جائشہ خوش ہوتی رہی۔اور پھر کچھ سوچتے ہوئے شاپنگ بیگز کھولے۔تو حیران رہ گئی۔شاپنگ بیگز میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت اور اسٹائلش سوٹ نکل رہا تھا۔پانچ سوٹ تھے۔اور ان کے ساتھ لیڈی پرفیومز تھی۔تین خوبصورت بیگز اور اور بھی کئی چھوٹی موٹی چیزیں۔جائشہ زندگی میں اتنی خوش کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی ان چیزوں کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔

کتنا پیارا ہے میرا بھائی اتنے مصروف ہوتے ہوئے ٹائم نکال کر اس نے میرے لیے اتنی خوبصورت شاپنگ کی ہے۔ساتھ میں ایک کاغذ تھا۔اس نے کھول کر دیکھا۔

"مجھے تمہارے جوتے کے سائز کا نہیں پتا۔۔۔!اس لیے کچھ پیسے تمہارے براؤن بیک میں رکھے ہیں۔۔۔ان سے میچنگ جوتے ضرور خرید لینا"۔جائشہ یہ پڑھتے ہوئے مسکراپڑی۔براؤن بیک کھولا جس میں واقع ہی ایک بھاری رقم موجود تھی۔

"ہائے اللہ اتنے پیسے"۔وہ ابھی یہ کہہ رہی تھی کہ رضا بخاری کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ سب کیا ہے بھئی"۔وہ کپڑے بکھرے ہوئے دیکھ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا بھائی میرے لیے کپڑے اور یہ سب لے کے آیا ہے"۔وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی تو رضا بخاری مسکرا دیا۔

"اور پتہ ہے۔۔! میرے جوتے کے سائز کا نہیں پتا تو اتنے سارے پیسے بیگ میں رکھ دیئے ہیں"۔وہ اب پیسوں کو گن رہی تھی۔

"یار تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو کہ جیسے پہلے تم پر کوئی پابندی تھی جتنے مرضی چاہے کپڑے لے کر آؤ۔۔۔ جتنے بھی پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔وہ تم لے سکتی ہو"۔رضا بخاری اب سنجیدگی سے بولا۔

"آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔یہ کچھ اور ہی قسم کی خوشی ہوتی ہے۔۔۔! جو میں نے آج محسوس کی ہے"۔خوشی سے اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔رضا بخاری اسے دیکھ کر خوش ہو گیا کیونکہ وہ رات سے پریشان تھی۔عدن کے آنے کی وجہ سے وہ پریشانی سے باہر نکل آئی تھی۔

★*******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن ادھر سے نکل کر میر ارسلان کی طرف گیا تھا۔کیونکہ وہ دل ہی دل میں میر ارسلان کا بھی مقروض ہوا تھا جس نے اس کی بہن کے ساتھ قدرت رکھتے ہوئے کوئی برا سلوک نہیں کیا تھا۔

"کہاں ہو"۔وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولا۔

"گھر پر ہوں۔۔۔! کیوں خیریت!"۔

"ملنا چاہ رہا تھا سے۔۔۔۔! ٹھیک ہے میں آتا ہوں"۔اس نے فون بند کر دیا اور گاڑی کا رخ میر ارسلان کے گھر کی طرف کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

میر ارسلان اسے اپنے گھر میں دیکھ کر کافی خوش ہوا تھا۔کیونکہ وہ کافی عرصے بعد اس کے گھر آیا تھا۔زیادہ تر ان کی ملاقات آفس میں ہی ہوتی تھی۔

اس نے اپنے ملازم سے کہہ کر کھانا لگوایا۔

"ویسے ہی تم سے ملنا چاہ رہا تھا یار تم کونسے تکلفوں میں پڑ گئے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کھانا کھائے بغیر تو جانے نہیں دوں گا۔۔ جگر۔۔۔!اپنی بیوٹیفل کا سنا"۔وہ اب اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے وہ بھی۔۔۔بھابی کیسی ہیں"۔وہ صوفے کی پچھلی سائیڈ پر ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کی۔۔۔اس لیے سو رہی ہے"۔وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ پریشان لگ رہے ہو یار"۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔!جائشہ کی طرف گیا تھا۔۔۔!رضا بخاری پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے"۔وہ فکر مند لہجے میں بولا تو میر ارسلان اس کی فکر پر تھوڑا حیران ہوا تھا۔

"ہاں یار پتہ نہیں۔۔۔!جائشہ کی مشکلیں ختم ہی نہیں ہو رہیں۔۔۔!"وہ بھی پریشانی سے بولا۔

"ارسلان۔۔۔!تمہارا مقروض ہوں"۔بے ساختہ عدن کے منہ سے نکلا۔

"کونسا قرضہ دینا ہے مجھے"۔وہ حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم نے جائشہ کو پسند کرتے ہوئے بھی اس پر بری نظر نہیں رکھی۔۔۔اس بات پر تمہارا شکر گزار ہوں"۔عدن دل کی بات زبان پر لے ہی آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یار عجیب بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔۔! میں نے اس پر کبھی بھی بری نظر نہیں رکھی عدن۔۔! وہ ہمیشہ مجھے پاکیزہ ہی لگی ہے۔۔۔! عام لڑکیوں سے ہٹ کر۔۔۔ لیکن تم میرے کیوں شکر گزار ہو"۔وہ اب لہجے میں حیرت سموئے بولا۔

"بھائی ہوں میں اس کا۔۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ وہ مجھے اپنا بھائی کہتی ہے۔۔۔اور میں بھی اسے اپنی بہن ہی سمجھتا ہوں۔۔۔! اس لئے کہہ رہا تھا"۔عدن ایک دم بات کو سنبھال گیا تھا۔

"کاش اس کا بھائی تم پہلے بن جاتے۔۔۔ تو میں اپنی دوستی کا کوئی فائدہ اٹھا لیتا۔۔۔اور تم سے اسے مانگ لیتا"۔ میر ارسلان ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ہوش کرو میر ارسلان۔۔۔! میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا۔۔۔اس کا خیال دل سے نکال دو۔۔۔! اس کے لئے بہترین رضا بخاری ہی تھا۔۔۔! اور ہے۔۔۔ تم اس کے ساتھ سوٹ نہیں کرتے"۔عدن اب سخت لہجے میں بولا۔

"یار آج تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔؟ عجیب سی باتیں کر رہے ہو"۔ارسلان در حیران ہو رہا تھا۔

"عجیب باتیں نہیں کر رہا تمہیں سمجھا رہا ہوں۔۔۔ میری بہن بہت محبت کرتی ہے رضا بخاری سے۔۔۔ بلکہ رضا بخاری میں اس کی جان ہے۔۔۔اور تم اسے سوچ کر اپنے خیالوں کو آلودہ نہ ہی کرو۔۔۔۔ تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے"۔عدن اب نارمل لہجے میں بولا۔

"آج کوئی ضرور دورہ پڑا ہوا ہے۔۔۔! یا کوئی بیچ میں بات ہے۔۔۔ چلو چھوڑو ان باتوں کو۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔ چلو"۔یہ کہتے ہوئے وہ عدن کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا اور اسے کھانے کی ٹیبل پر لے گیا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

رات گئے وہ گھر لوٹا۔ تو ملک دلاور ملک حسام ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔اور الیکشن کو لے کر کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

"آگیا میرا بیٹا"۔راشدہ بیگم عدن سے ملنے لگ گئی۔تو وہ تھوڑا سا حیران ہوا تھا۔کیونکہ زیادہ تر اس کی ماں اسے اکھڑی اکھڑی رہتی تھی۔

"بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے"۔وہ سے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ ادھر ہی بیٹھ گیا۔باپ کو دیکھ کر ایک دفعہ اس کا فشار خون بلند ہوا تھا۔لیکن اس نے اپنے اوپر قابو پا لیا۔

"بیٹا ہم چاہتے ہیں کہ ہسپتال کے افتتاح والے دن وزیر اعلی مہمان خصوصی ہوں"۔راشدہ اب اپنے مطلب پر آگئی تھی۔عدن اس کی بات سن کر کھل کر مسکرایا تھا۔

"جس کو ہم نے مہمان خصوصی کے لئے دعوت دینی تھی۔۔دے دی ہے۔۔۔اب کچھ نہیں ہو سکتا"۔وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

"اس میں کوئی پرابلم نہیں ہے عدن۔۔۔!تم انھیں بھی بلالو میں وزیر اعلی کو بلا لیتا ہوں"۔ملک دلاور بڑی نرمی سے بولا۔کیونکہ اسے پتہ تھا کہ عدن سختی سے تو کبھی بھی بات نہیں سنے گا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی منع کیا تھا۔۔۔اس طرح کی بات مت کریں۔۔۔۔یہ ہوسپٹل مستجاب کی کوششوں سے بنا ہے۔۔۔اس لیے اس نے مہمان خصوصی کا انتخاب کر لیا ہے۔۔۔!میں اس موضوع پر کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا"۔یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"جورو کے بالکل غلام بن چکے ہو۔۔۔"راشدہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔لیکن عدن نے ماں کی بات اگنور کردی۔

"یہ مت بھولو کے میں نے بھی بیچ میں پیسے ڈالے ہیں"۔ملک دلاور اب اپنی اوقات پر آگیا تھا۔

"آپ نے کون سے پیسے ڈالے ہیں بابا۔۔۔!وہ پیسے جن پر کب سے ان غریب لوگوں کا حق تھا۔۔۔!آپ نے کوئی احسان نہیں کیا"۔وہ درشتگی سے بولا۔

"تو پھر تمہاری بیوی نے کون سے احسان کیے ہیں"۔راشدہ بیگم تڑخ کر بولی۔

"میری بیوی نے بہت احسان کیے ہیں۔۔۔!الیکشن میں یہ یہاں سے سلیکٹ ہوتے ہیں۔۔۔میری بیوی نہیں۔۔۔۔!اور اگر یہ چاہتے تو کب سے اس گاؤں میں بہت ساری سہولیات آسکتی تھیں۔۔۔لیکن نہیں۔۔۔۔!وہ ہماری زندگیوں میں آئی ہے۔۔۔!اس نے احساس دلایا ہے۔۔۔بلکہ اس نے میرے ساتھ شادی بھی اسی مقصد کے تحت کی تھی۔کہ وہ یہاں رہ کر اس طرح کے کام کرسکے۔۔۔لیکن آپ تو ہر بات کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرتے ہیں۔۔۔!آپ کو کیا خبر کہ نیکی کیا ہوتی ہے"۔عدن اب تلخ ہوگیا تھا۔

"عدن اس میں اتنا غصہ کرنے والی تو کوئی بات نہیں۔۔۔یہ وزیر اعلی کو بلالیتے ہیں۔۔!تم جس کو بلانا چاہتے ہو اس کو بلالو"۔حسام نے بھی اب گفتگو میں حصہ لیا۔تو اسے دیکھ کر عدن کا خون کھول اٹھا۔

"تم تو بات مت ہی کرو تو اچھا ہے۔۔!اور بابا ایک بات آپ سے کہنا چاہوں گا۔۔۔!یہ جو آپ نے علی رضا بخاری پر فائرنگ کروائی ہے ناں۔۔۔اب کوئی بھی ایسی حرکت مت کیجئے گا۔۔۔میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔اگر آئندہ رضا بخاری پر ہاتھ ڈالا تو یہ سمجھ لیجئے گا کہ آپ نے اپنے بیٹے کے گریبان پر ہاتھ ڈالا ہے"۔وہ اب غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو ایک تم ہی نیک اور پارسا ہو باقی سب بد کردار ہیں۔۔۔! تم رات کو بھی چبھتی ہوئی بات کر کے گئے تھے"۔ حسام اب غصے سے بولا۔

"میں نے کب کہا کہ میں پارسا ہوں۔۔۔ جائشہ کو اغوا کرنے سے پہلے کس کے ساتھ مل کر پلاننگ کی تھی۔۔۔ تمہیں ذرا خدا کا خوف نہ آیا کہ تمہارے گھر میں بھی بہن موجود ہے۔۔۔ کیا اپنی بہن کو اغوا کر کے کسی کے سامنے پیش کرو گے۔۔۔ ایسے ہو حسام تم"۔ وہ اب چیختے ہوئے بولا۔ تو سب عدن کا یہ روپ دیکھ کر ششدر سے رہ گئے۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔! اپنی بہن کو بیچ میں کیوں لا رہے ہو۔۔۔ وہ لڑکی شروع سے ہمارے خلاف جاتی رہی ہے۔۔۔ اس کو سبق سکھانے کے لئے۔۔۔۔۔۔!

"سکھا لیا سبق اسے۔۔۔ اگر تمہاری بیٹی یا بہن تمہارے خلاف جائے گی تو اس کو کسی غیر مرد کے آگے پیش کرو گے۔۔۔ یہ تمہاری غیرت۔۔۔ ہاں یہ ہے غیرت"۔ عدن ہزیانی انداز میں بولا۔ اور پورے لاؤنج کا ڈیکوریشن حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ آخر میں ایک مکا دیوار پر دے مارا۔ تو سب اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگ گئے۔ کیونکہ ایسا بی ہیو تو اس نے کبھی نہیں کیا تھا۔ مستجاب بھی شور کی آواز سن کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ جبکہ تسلیم بھی عدن کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"اس نے تعویذ ڈالے ہیں میرے بیٹے کو۔۔۔! اس لئے ایسی حرکتیں کر رہا ہے"۔ راشدہ مستجاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ہوش میں تو ہو عدن۔۔۔۔یا تم پاگل ہو چکے ہو"۔ملک دلاور اب غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔تو اس نے بے ساختہ اپنے باپ کو قہر بھری نظروں سے دیکھا۔

"ہوش میں تو اب آیا ہوں۔۔۔۔کب تک اپنے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالے رکھیں گے۔۔۔ایک نہ ایک دن تو سامنے آئیں گے"۔وہ باپ کو دیکھ کر اشتعال آمیز انداز میں بولا۔

"دل کر رہا ہے تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں۔۔۔اگر تم میری اولاد نہ ہوتی۔۔۔"

"ابھی مار دیں ناں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔تاکہ اس شرمندگی بھری زندگی سے نجات تو ملے۔۔۔ویسے آپ تو اپنی اولاد کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی مارنے کی پلاننگ کرنے میں ماہر ہیں"۔یہ کہتے ہوئے عدن کی آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔تسلیم کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا تھا۔مستجاب بے اختیار آگے بڑھی اور عدن کا بازو تھاما۔

"جاؤ تم کمرے میں"۔وہ اب اسے بھی غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو وہ عدن کے اس روپ کو دیکھ کر اپنی جگہ جم سی گئی۔

"کیا بکواس پر بکواس کیے جا رہے ہو"۔ملک دلاور کو تو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عدن اس پر کیوں غصہ کر رہا ہے۔لیکن تسلیم کو سمجھ آگئی تھی۔

"بکواس نہیں وہ حقیقت بیان کر رہا ہے ملک دلاور۔۔۔یاد کرو کون سی اولاد کو مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔یا اتنی اولادیں تھیں کہ سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کونسی اولاد کے بارے میں بات کر رہا ہے"۔تسلیم ایک ایک لفظ چبا کر غصے سے بولی۔

"اپنی بکواس بند کرو تسلیم۔۔۔تمہاری زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔ضرور تم نے ہی میرے بیٹے کو میرے خلاف بھڑکایا ہے"۔وہ تسلیم کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا یہ آپ کی بھابھی ہے۔۔۔اور بھابی بہن جیسی ہوتی ہے۔۔۔ جسے میں رخسار کو اپنی بہن سمجھتا ہوں۔۔۔ شاید آپ نے کبھی اپنی بھابھی کو بہن نہیں سمجھا۔۔۔ بلکہ کچھ اور ہی سمجھا ہے۔۔۔آپ آئندہ تسلیم آنٹی سے اس لہجے میں بات نہیں کریں گے۔۔۔ نہیں تو میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔! یہ حویلی میری بیوی کی ہے۔۔۔ اور یہ میری بیوی کی ماں بھی ہے۔۔۔اور میرے مرحوم چچا کی بیوی بھی ہے۔۔۔ میرے لیے بہت قابل احترام ہے"۔عدن یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"بھڑ کالیا ڈائن میرے بیٹے کو۔۔۔ میرے بیٹے کو کھا گئیں دونوں ماں بیٹی"۔راشدہ بیگم سینہ پیٹتے ہوئے بولی۔

"مکافات عمل ہوتا ہے ملک دلاور۔۔۔ ابھی تو شروع ہوا ہے"۔یہ کہہ کر وہ ایک قہر بھری نظر ملک دلاور پر ڈال کر جانے لگی۔۔ جبکہ راشدہ بیگم واویلا مچا رہی تھی۔

"تم جیسی جاھل عورتوں کا کام ہی یہی ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ملک دلاور کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ایک دم سے فردوس کا سراپا نگاہوں کے سامنے گھوم گیا۔ لیکن وہ تو مر چکی ہے۔پھر تسلیم کو حقیقت کا کیسے پتہ چلا۔وہ غصے سے دانت کچکچا کر رہ گیا۔

★******★*******★

"عدن ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم ایسے ہائپر ہو رہے ہو"۔وہ عدن کا بازو اس کی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بولی۔

"پلیز مستجاب۔۔۔! سونا چاہتا ہوں"۔وہ کھردرے لہجے میں بولا۔

"نہیں بات کروں گی میں تم سے۔۔۔! ایک تو اتنے لیٹ آئے ہو۔۔۔اوپر سے مجھ سے ایسے غصے سے بات کر رہے ہو"۔وہ منہ بناتے ہوئے سونے کے لئے صوفے پر چلی گئی۔

"مستجاب پلیز مجھے تنگ مت کرو۔۔۔ شرافت سے ادھر آجاؤ"۔وہ اب بیزاری سے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"دل بھر گیا ہے ناں مجھ سے"۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"بیوی یار سمجھتی نہیں ہو۔۔۔ بندہ کسی وقت اپنی پریشانی میں ہوتا ہے"۔عدن زچ ہوتے ہوئے بولا۔

"تو کیا تم مجھ سے کوئی پریشانی شئیر نہیں کر سکتے۔۔۔! یا مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھتے"۔وہ منہ بنا کر بولی۔تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔اور مستجاب کو دونوں باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا۔

"مجھے جتنی بار بھی زندگی ملے۔۔۔دل تو تم سے کبھی نہیں بھرے گا۔۔میری زندگی۔۔۔۔کچھ ایسی بات ہے کہ جو باپ اور بیٹے کی پرسنل ہوتی ہے۔۔۔پلیز مجھے فورس مت کرو"۔اس کے لہجے میں ایک ریکویسٹ تھی۔کیونکہ جائشہ سے بھی وہ وعدہ کر چکا تھا۔

"ٹھیک ہے نہیں کروں گی۔۔۔! لیکن اسے بیزار تو مت رہا کرو۔۔۔دل میں تکلیف ہوتی ہے"۔وہ اب اس کے سینے سے لگتے ہوئے بولی۔

"تم سے بیزار نہیں ہوں میں۔۔۔۔! تم تو میری زندگی کی واحد خوشی ہو"۔وہ اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے مہکاتے ہوئے بولا۔

"تم نے اپنا اتنا عادی بنا دیا ہے کہ تمہارے بغیر تو نیند ہی نہیں آتی"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"اچھا یار سوری اب نہیں ایسا ہو گا"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بھی مسکرا دی۔

★*******★*******★

Posted On Kitab Nagri

جائشہ نے فریش ہو کر عدن کا لایا ہوا پنک کلر کا سوٹ پہنا۔جو اس پر خوب جچ رہا تھا۔ہلکا سا میک اپ کر کے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔رضا بخاری کمرے میں داخل ہوا تو ایک ٹک اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اور پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو"۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں اس کے سراپے پر نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔

"تھینک یو"۔جائشہ یہ کہتے ہوئے مسکرادی۔

"اچھا جلدی تیار ہو جائیں جا کر"۔اس نے یہ کہہ کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا۔اس نے گرفت مزید مضبوط کر دی۔بازو سے پکڑ کر گھما کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"کیا خیال ہے پھر۔۔۔!تمہارے بھائی سے معذرت کر لیتے ہیں۔۔۔"۔وہ مخمور لہجے میں بولا۔

"رضا۔۔!وہ اپنی دھڑکنوں کے ارتعاش میں بر پا شور کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

جی جان رضا"۔رضا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"بندہ کچھ وقت بھی دیکھ لیتا ہے۔۔۔چھوڑیں مجھے"۔اس نے زور لگا کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا۔لیکن ناکام رہی۔

"ایک شرط پر چھوڑوں گا"۔وہ اب مسکراتے ہوئے بولا۔

"کون سی شرط۔۔؟

بتاؤں"۔جذبات سے بوجھل لہجے میں بولا۔

"بتائیں"۔وہ بے بسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے دلہن بنو گی ناں۔۔۔کیونکہ جب پہلے تم دلہن بنی تھی تو میرے جذبات اور تھے۔۔۔تمہیں اس روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔بولو اگر میری شرط منظور ہے تو تمہیں چھوڑتا ہوں نہیں تو مجھے ایسے بھی منظور ہو۔۔۔بہت اچھی لگ رہی ہو"۔وہ اس کے بالوں کو گردن کے ایک طرف کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے منظور ہے۔۔۔جب بولیں گے تب بن جاؤں گی آپ کی دلہن"۔وہ ہار مانتے ہوئے بولی۔

"میں نہیں بولوں گا۔۔۔تم اپنی مرضی سے میرے لئے دلہن بنو گی۔۔۔تمہاری رضامندی سے ہی رضا بخاری تمہارے قریب آئے گا"۔وہ اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

"اب یہ کیا کر رہے ہیں"۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

"یہ دل کو دلاسہ بھی تو دینا ہے"۔ یہ کہہ کر اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اپنا ٹاول لے کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

اور وہ سوچنے لگ گئی کہ وہ اس کی دلہن کب بنے۔

عجیب مشکل میں ڈال دیا تھا رضا بخاری نے اسے۔

★******★********★

آج مستجاب بہت خوش تھی۔ کیونکہ اس کا دیکھا گیا خواب اب پایہ تکمیل کو پہنچنے جا رہا تھا۔ لیکن فون پر جو اسے دھمکیاں مل رہی تھیں۔ ان سے وہ کافی پریشان تھی۔ اس نے آج دل میں ارادہ کر لیا کہ وہ رات کو عدن کو سب

Posted On Kitab Nagri

کچھ بتادے گی۔ ہسپتال کے افتتاح کے انتظامات کافی بڑے لیول پر کئے گئے تھے۔گاؤں والوں کے لیے کھانا بھی بنایا گیا تھا۔اور سارے انتظامات عدن ہی دیکھ رہا تھا۔حویلی میں بھی آج چہل پہل تھی۔

کریڈٹ تو سارا مستجاب اور عدن کو جاتا تھا لیکن ملک دلاور اور حسام اس چیز کو اپنی الیکشن کمپین کے لئے استعمال کر رہے تھے۔جس پر عدن کا خون کھول جاتا لیکن وہ مجبور تھا آخر کو وہ اس کا باپ تھا۔اور وہ اپنے باپ سے بد تمیزی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس لئے ان کی حرکات پر چپ کر کے رہ گیا۔ تسلیم مستجاب کے پاس آئی۔اور بے اختیار اپنے بیٹی کا ماتھا چوم لیا۔

"آئی رئیلی پراؤڈ آف یو"۔اسے واقع ہی اپنی بیٹی پر فخر ہو رہا تھا جس نے اپنے باپ کا بھی نام روشن کیا تھا۔

"تھینک یو ماما"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔اور ساتھ ساتھ عدن کے کپڑے بھی پریس کر رہی تھی۔اسے عدن کے چھوٹے چھوٹے کام کر کے خوشی محسوس ہوتی تھی۔عدن اسے کتنی دفعہ منع کر چکا تھا لیکن وہ سنی ان سنی کر دیتی۔

"تم بھی تیار ہو جاؤ بیٹا"۔وہ اس کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے بولی۔

"جی ماما بس تیار ہونے لگی ہوں۔۔۔پتا ہے ہاسپٹل کا نام اپنے پاپا اور دادا کے نام پر رکھیں گے"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔اور ساتھ استری کا سوئچ نکال کر سائیڈ پر رکھی۔

"اچھا ماما چلتی ہوں ذرا تیار ہو جاؤں۔۔۔عدن بھی آنے والا ہے"۔یہ کہہ کر وہ عدن کا سوٹ اٹھا کر کمرے میں چلی آئی۔

مستجاب نے اپنے لئے بھی وائٹ کلر کا ڈریس نکالا۔جس پر ہلکا سا کام ہوا تھا۔عدن کا بھی اس نے وائٹ ہی ڈریس نکال کا استری کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔

ابھی وہ باہر جانے لگی تھی کہ عدن کمرے میں داخل ہوا۔اسے دیکھ کر دلکشی سے مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"تمہارے کپڑے نکال دیئے ہیں تیار ہو کر آجاؤ"۔یہ کہہ کر وہ جانے لگی تو اس نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔ تمہیں دیکھ کر ہی فریش ہو گیا ہوں مائے بیوٹی"۔اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"عدن تمہارے کپڑے گندے ہیں۔۔۔۔اس لیے اب دور رہو"۔وہ اس کی شرٹ دیکھتے ہوئے بولی جس پر مٹی کا نشان لگا ہوا تھا۔

"صبح سے کام کروا رہا ہوں میڈم۔۔۔۔۔اچھا یہ سوٹ نکالا ہے۔۔۔کوئی اور نکالو یار"۔یہ کہہ کر وہ وارڈروب کی طرف بڑھا۔

"تم یہ ہی پہنو گے۔۔۔کیونکہ میں کہہ رہی ہوں۔۔۔!میں نے میچنگ کی ہے۔۔۔پورا گھنٹہ لگا کے خود استری کیا ہے تمہارا سوٹ"۔وہ اب رعب سے بولی۔

"پوری وارڈروب استری شدہ کپڑوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔چلو خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ہم تو حکم کے غلام ہیں۔۔۔۔ادھر ہی رکنا فریش ہو کر آنے لگا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔فون پکڑ کر اسے ملایا۔لیکن فون بھی اس کا کمرے میں موجود تھا۔

"صاحب جی مستجاب بی بی کہہ رہی ہیں کہ اگر آپ تیار ہو گئے ہیں تو ان کا فون بھی نیچے لے آنا"۔ملازمہ نے دروازے کے باہر ہی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب کو کمرے میں بھیجو"۔وہ اپنے بالوں کو برش کرتے ہوئے بولا۔اور ساتھ ہی پرفیوم اپنے اوپر چھڑ کا اور اپنا ایک تنقیدی جائزہ لیا۔تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی۔وائٹ ہی کلر کا دوپٹہ سر پر لئے کندھوں کی ایک سائیڈ پر شال ڈالے وہ بہت سوبر لگ رہی تھی۔

"نیچے آجاتے ناں اب مجھے کیوں بلایا ہے"۔تھوڑا جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولی۔تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

"آج تو پوری سردارنی لگ رہی ہو۔۔۔میرے دل کی سردارنی"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا یہ کہنے کے لیے مجھے بلایا ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو وائٹ کلر میں بڑا بڑا جچ رہا تھا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر شیشے کے سامنے لے آیا۔اور اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

"اس میچنگ میچنگ میں نظر نہ لگوا دینا اتنی خوبصورت جوڑی کو"۔وہ شیشے میں دونوں کے عکس دیکھتے ہوئے بولا۔تو مستجاب بے اختیار اسے دیکھے گئی۔اور پھر تھوڑا سا اونچا ہو کر عدن کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔اور اپنا سر اس کے سینے پر ٹکا دیا۔جس پر عدن کو ایک خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔

"اسی لئے تو بلا رہا تھا۔۔۔میری تھکاوٹ ساری اتر گئی ہے"۔عدن نے اپنی گرفت مضبوط کی۔اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

"مستجاب بی بی بڑی بیگم صاحبہ آپ کو بلا رہی ہیں"۔ملازمہ کی آواز سن کر وہ اس کی گرفت سے نکلی

"بس آنے لگی ہوں۔۔۔۔چلیں"۔اب وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے سر ہلا دیا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

ملک دلاور ایسے ہر کام میں پیش پیش ہو رہا تھا کہ جیسے اس نے ہی یہ ہوسپٹل تعمیر کیا ہو۔اب وہ تسلیم کا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا۔

جب عدن اور مستجاب وہاں پہنچے تو پورے میڈیا والوں نے انہیں گھیر لیا۔

"یہ سب کچھ میری بیوی ڈاکٹر مستجاب کی کوششوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کے ساتھ سٹیج کی طرف بڑھا۔اور وہ سٹیج پر آ کر بیٹھ گئے۔جب جائشہ اور رضا بخاری پہنچے تو عدن اور مستجاب نے اٹھ کر ان کا پر تپاک طریقے سے استقبال کیا تھا۔

میر ارسلان روحی کو بھی لے کر آیا تھا۔روحی کی جب رضا کے ساتھ بیٹھی جائشہ پر نظر پڑی تو وہ ایک لمحے کے لیے بے چین ہو کر رہ گئی۔میر ارسلان نے رضا بخاری سے ہاتھ ملایا۔اور جائشہ کا بھی حال چال دریافت کیا۔جبکہ روحی کو دیکھ کر جائشہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس سے بڑے خلوص سے ملی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر ارسلان اور روحی جائشہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئے۔میر اارسلان کا دل بار بار اس کو دیکھنے کو کہہ رہا تھا لیکن وہ بار بار اپنے دل کو ڈپٹ دیتا تھا۔تقریب شروع ہوئی تو علاقے کے معززین نے تقاریر کیں۔

جب جائشہ کی باری آئی تو پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں آپ سب کی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔ سپیشلی عدن صاحب اور ڈاکٹر مستجاب کی۔۔۔! جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا۔۔۔ میں نے جب اس گاؤں کا وزٹ کیا تھا تو ادھر صرف ایک چھوٹی سی ڈسپنسری تھی جو یہاں کے لوگوں کو طبّی سہولیات دینے میں بالکل ناکام تھی۔۔۔ لیکن اللہ بھلا کرے ان دونوں میاں بیوی کا۔۔۔ جنہوں نے اس گاؤں کے بارے میں سوچا اور بہت اچھا سوچا۔۔۔ میں آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں۔۔۔ اور چاہتی ہوں کہ میرے ملک کے ہر گاؤں میں ایسا ہسپتال بنے۔۔۔ تاکہ کوئی بھی مریض طبّی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے موت کے منہ میں نہ جائے۔۔۔ اور کوشش کریں کہ آگے بڑھ کر اس ہسپتال کو جدید طرز پر چلانے کے لئے لیے مخیر حضرات آگے بڑھیں۔ تاکہ اس ہسپتال کے نظام کو بہتر سے بہتر طریقے سے چلایا جائے"۔ یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ پر آبیٹھی۔ کہنا تو وہ بہت کچھ چاہتی تھی۔ لیکن وہ اپنے بھائی اور بھابھی کی خوشی کر کری نہیں کرنا چاہتی تھی۔

عدن جب سٹیج پر گیا تو مستجاب نے بڑے فخر سے اپنے شوہر کو دیکھا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہی تو یہ سب ممکن ہو پایا تھا۔

"آپ سب کا بہت مشکور ہوں۔ میں اس ہسپتال کا نام اپنے دادا اور اپنے چچا کے نام پر رکھنا چاہتا ہوں ہوں۔۔۔ اس ہسپتال کا نام حسن داد ہاسپٹل ہو گا۔ سب سے پہلے میں اپنی بیگم کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جس کی بدولت آج یہ نیک کام اپنے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے"۔ کئی نگاہوں نے مستجاب کا جائزہ لیا۔ راشدہ بیگم اور ملک دلاور تو اپنی جگہ پر پہلو بدل کر رہ گئے تھے۔ جب کہ تسلیم نے بڑے فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔ اسی وقت مستجاب کے موبائل پر

Posted On Kitab Nagri

بیل ہوئی۔لیکن وہ تو اپنے محبوب شوہر کو دیکھ رہی تھی۔اس نے کال کاٹ دی لیکن موبائل بار بار بج رہا تھا۔ اس نے تنگ آکر کال اٹینڈ کر لی۔

"آج تو ایسے ٹکٹکی باندھ کر اپنے شوہر کو دیکھ رہی ہو۔۔۔! جیسے پہلے کبھی دیکھا نہیں۔۔۔اگر ہماری بات نہ مانی تو ہو سکتا ہے کہ آئندہ تم اسے نہ دیکھ ہی نہ سکو۔۔۔اس کی زندگی چاہتی ہو تو اس کی زندگی سے نکل جاؤ۔۔۔ٹریلر دیکھنا ہے تو ابھی دیکھ لو"۔فون سے ابھرتی ہوئی آواز پر اس نے سختی سے لب بھینچے۔اور ساتھ ہی فضا میں ایک گولی کی آواز گونجی۔جس پر مستجاب موبائل پھینک کر عدن کی طرف تیزی سے بھاگی۔

"عدن"۔بے ساختہ اس کے منہ سے ایک دلدوز چیخ نکلی۔

مستجاب پاگلوں کی طرح عدن کی طرف بڑھی۔جبکہ فائرنگ کی آواز سے پورے میدان میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔جائشہ بھی بے ساختہ عدن کی طرف بڑھی۔

گولی عدن کے کندھے کے پاس سے گزری تھی۔مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کا سانس ہی رک جائے گا۔

"عدن تم ٹھیک ہو ناں۔۔تت۔تت"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے ساتھ آلگی۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"کیا ہو گیا ہے یار میں ٹھیک ہوں۔"۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔اتنے میں ملک دلاور اور حسام بھی عدن کے پاس پہنچ گئے۔جبکہ میر ارسلان اور رضا بخاری بھی عدن کی طرف بڑھے۔

راشدہ بیگم بھی عدن سے لپٹ کر رونے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"امی ٹھیک ہوں پلیز پریشان مت ہوں"۔وہ ماں کو بھی دلاسہ دیتے ہوئے بولا۔اس سیچواشن پر سب ہی پریشان تھے۔لیکن مستجاب کا چہرہ تو لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔

"آر یو اوکے عدن"۔میر ارسلان کافی پریشان ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو ڈاکٹر مستجاب کو لے کر گھر جانا چاہیئے"۔رضا بخاری مستجاب کے چہرے پہ ہوائیاں اڑتی دیکھ کر بولا۔

"مجھے بھی لگتا ہے مجھے گھر جانا چاہیئے"۔

"بیٹا تم ٹھیک ہو"۔ملک دلاور فکر مندی سے بولا۔

"جی بابا میں ٹھیک ہوں"۔

"ٹھیک ہے تم مستجاب کو لے کر گھر جاؤ یہ کافی ڈری ہوئی ہے۔۔۔!ہم ادھر سب دیکھ لیتے ہیں"۔ملک دلاور مستجاب کی طرف دیکھ کر بولا جس کی رنگت ابھی بھی متغیر تھی۔اور اس نے عدن کو ایسے پکڑا ہوا تھا کہ جیسے عدن کو کوئی اس سے چھین لے گا۔پورا میڈیا اس چیز کو کوریج دے رہا تھا۔

سارے کیمرے عدن پر فوکس ہوئے تو وہ ایکسکیوزمی کہہ کر مستجاب کو لے کر سٹیج سے نیچے اتر آیا۔

"سر آپ کو کس پر شک ہے"۔ایک صحافی نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"دیکھیں میری وائف کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں اس وقت آپ کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے سکتا"۔یہ کہتا ہوا وہ اسے لے کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"رضا میں عدن کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔شام تک آجاؤں گی"۔جائشہ رضا بخاری کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا۔۔جلدی آجانا"۔رضا بخاری جائشہ کا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکل گیا۔اور جائشہ تیزی سے عدن کی طرف بڑھی۔جو گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔جائشہ کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھ کر گاڑی سے باہر نکلنے لگا لیکن مستجاب نے اس کا بازو زور سے تھام لیا۔

"کیا ہو گیا ہے کیوں بچوں کی طرح ری ایکٹ کر رہی ہو میں ٹھیک ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا۔

"آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں"۔اتنی دیر میں جائشہ ان کی گاڑی تک پہنچ چکی تھی۔عدن نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔تو جائشہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔تو عدن نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"جائشہ رضا صاحب کدھر ہیں"۔عدن نے مڑ کر جائشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ چلے گئے ہیں"۔

"پلیز ان کو روکنا تھا۔۔۔چلو میں انہیں فون کر لیتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے رضا بخاری کا نمبر ملایا۔

"رضا صاحب آپ پلیز واپس آئیں۔۔۔!میں مستجاب کی وجہ سے وہاں سے نکلا ہوں۔۔۔حویلی میں کھانے کا انتظام ہے آپ پلیز کھانا کھا کر جائیے گا"۔عدن نے اصرار بھرے انداز میں کہا۔

"نہیں عدن پھر کبھی سہی۔۔۔ابھی میں نکل آیا ہوں تمہاری بہن تو ادھر ہی ہے۔۔پھر ملاقات ہو گی انشاء اللہ"۔رضا بخاری نے کہا تو عدن نے ٹھیک ہے کہہ کر فون بند کر دیا۔مستجاب کی طرف غور سے دیکھا۔جس کا رنگ بالکل سفید پڑا ہوا تھا۔جائشہ بھی پریشان بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عدن پر حملہ کس نے کیا ہے۔عدن نے میر ارسلان کا نمبر ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارسلان بھابھی کو لے کر حویلی میں آؤ گھر نہیں جانا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

وہ مستجاب کو کو لے کر کمرے میں آگیا۔اور جائشہ کو بھی آنے کا بولا۔تو وہ بھی ان کے کمرے میں آگئی۔

مستجاب کے ماتھے پر پسینے آرہے تھے۔اتنے میں ڈاکٹر فروا کمرے میں داخل ہوئی۔اس نے مستجاب کا تفصیلی چیک اپ کیا۔

"ڈاکٹر مستجاب نے بہت زیادہ سٹریس لیا ہے۔۔۔عدن بھائی انہیں ذرا ریلیکس کریں"۔ڈاکٹر فروا مستجاب کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"جائشہ مستجاب کا دھیان رکھنا میں ذرا آتا ہوں۔۔۔ڈاکٹر فروا میرے ساتھ آئیں"۔یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا۔اتنے میں تسلیم بھی گھبرائی ہوئی عدن کے پاس آئی اور اس کا پیار سے ماتھا چوما۔

"جیتے رہو میرے بچے خدا تمہیں لمبی زندگی دے"۔

"تھینک یو آنٹی۔۔۔آپ ذرا مستجاب کو دیکھ لیں"۔عدن نے یہ کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ڈاکٹر فروا۔۔۔کوئی اور مسئلہ تو نہیں۔۔۔اس کا چہرہ بالکل لٹھے کی طرح سفید ہو رہا ہے"۔عدن پریشانی سے بولا۔

"کوئی اور مسئلہ نہیں ہے عدن بھائی۔۔۔۔آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہے اس لئے ڈر گئی ہے۔۔۔۔آپ پریشان مت ہوں۔۔۔کچھ گھنٹوں بعد نارمل ہو جائے گی"۔وہ تسلی آمیز انداز سے بولی۔

"بہت شکریہ آپ پلیز مہمانوں کو ذرا دیکھ لیجئے گا"۔عدن ڈاکٹر فروا کی طرف دیکھ کر بولا تو وہ جی کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔اتنے میں جائشہ چلتی ہوئی عدن کے پاس آئی۔اور اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خدا میرے بھائی کو لمبی زندگی عطا کرے۔۔۔! یہ جس نے بھی کیا ہے میں پتا لگا کر رہوں گی"۔ جائشہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔ تو عدن نے پیار سے اپنی بہن کو دیکھا۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جائشہ۔۔۔ میں خود پتہ لگا لوں گا۔۔۔ ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو"۔ عدن نے یہ کہہ کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ تو پیچھے سے آتا میر ارسلان اچھنبے کا شکار ہوا۔ کہ جائشہ تو کسی سے اس حد تک فری ہی نہیں ہوتی تھی۔ اور اب کیسے عدن کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔

"کیسی طبیعت ہے بھابھی کی"۔ اس کی آواز پر دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"ٹھیک ہے پہلے سے۔۔۔ جائشہ تم ذرا مستجاب کا دھیان رکھنا۔۔۔ میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ میر ارسلان کو لے کر مردان خانے میں آگیا۔

"بھابھی کدھر گئی"۔ وہ میر اسلان کو اکیلا دیکھتے ہوئے بولا۔

"اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اس لیے میں نے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیا"۔ وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"جائشہ بہت کلوز ہو گئی ہے تم سے"۔ میر ارسلان اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ تو عدن نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا۔

"تمہیں بولا تھا کہ وہ مجھے بہنوں کی طرح عزیز ہے۔۔۔ چل بیٹھ ادھر۔۔۔! کھانا لگواتا ہوں کھا کر جانا"۔ عدن میر ارسلان کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"عدن بابا آپ کو مستجاب بی بی بلا رہی ہے"۔ رانی ادھر آتے ہی بولی۔

"جانا نہیں ارسلان۔۔۔! تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ تیزی سے وہاں سے نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★*********★

وہ کمرے میں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ جائشہ اور تسلیم اسے چپ کروا رہی تھی لیکن وہ چپ نہیں ہو رہی تھی۔

"تم اسے چپ کرواؤ بیٹا۔۔۔! چلو جائشہ"۔ یہ کہہ کر وہ جائشہ کو لے کر کمرے سے نکل آئی۔ تو چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ اور پیار سے کتنی ہی دیر تک تسلیاں دیتا رہا۔

لیکن پھر بھی وہ چپ نہ ہوئی۔

"یار یہ کیا بچپنا ہے مستجاب۔۔۔ تمہارے سامنے موجود ہوں زندہ سلامت۔۔! اس بات پر خدا کا شکر کرنے کے بجائے تم روئے جا رہی ہو۔۔۔! یہ کون سا طریقہ ہے۔۔۔! اتنے لوگوں کو ہم نے بلایا ہوا ہے۔۔۔! یہاں پر تمہارا بچوں کی طرح رونا ختم ہی نہیں ہو رہا۔۔۔

you are a high qualified doctor! look at you .you are crying like a baby! not fair yaar.

عدن اب سختی سے بولا۔ تو وہ کئی لمحوں تک کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔ پھر ناراضگی سے منہ پھیر لیا۔

"عدن حیدر کو تو پہلے ہی ان آنکھوں سے فتح کر لیا ہے۔۔۔ اب مزید کیا مارنے کا پروگرام ہے"۔ وہ اب نرم لہجے میں بولا۔ تو وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ادھر دیکھو میری طرف"۔ عدن اس کا چہرہ اٹھا کر بولا۔ تو اس نے اپنی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اب بالکل نہیں رونا۔۔۔! میں ذرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔ تم آرام کر لو"۔ وہ یہ کہہ کر اس کے پاس سے اٹھنے لگا۔ تو اس نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ عدن نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا پاگل پن مجھے لے ڈوبے گا۔۔۔! پلیز جانے دو مجھے۔۔۔ نہیں تو نیت خراب بھی ہو سکتی ہے"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

جس پر وہ مسکرانے لگ گیا۔

"اب اگر روئی تو میں اپنا طریقہ استعمال کروں گا۔۔۔! جائشہ کو بھیجتا ہوں۔۔۔! اور دیکھو وہ ہماری مہمان ہے۔۔اس کو کچھ ٹائم دو۔۔۔اب اس کو پریشان نہیں کرنا"۔وہ اس کا گال تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔تو کتنے ہی لمحے وہ غائب دماغی سے دیواروں کو گھورتی رہی۔اور اب اپنے رویے پر پشیمان ہونے لگی۔کہ اس کی وجہ سے عدن اور اس کی ماں سب پریشان تھے۔اس دن کو دیکھنے کے لئے تو اس نے کتنی دعائیں کی تھیں۔اب جب وہ دن آیا تھا تو وہ ایسے پریشان بیٹھی تھی۔جائشہ کمرے میں آئی تو اس نے مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔

"آئی ایم سوری جائشہ میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی"۔وہ اب شرمندہ نظر آرہی تھی۔

"نہیں یار ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔! اگر تمہاری جگہ میں ہوتی تو میرا بھی یہی ری ایکشن ہوتا۔۔۔عدن حیدر ایسا انسان ہے کہ جس کے لیے پاگل ہوا جائے"۔وہ اب اسے ہلکا سا چھیڑتے ہوئے بولی تو مستجاب پھیکا سا مسکرا دی۔اندر سے وہ ہل کر رہ گئی تھی۔

★******★****★*******★

ملک دلاور نے اس صورتحال کا خوب فائدہ اٹھایا تھا۔سب مہمانوں کو بھی دیکھ رہا تھا۔اور میڈیا کے سامنے بھی پیش پیش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ جس کا بھی گھٹیا کام ہے میں اسے کیفر کردار تک ضرور پہنچاؤں گا۔۔۔! شاید مخالف لوگ اس چیز سے ڈر گئے ہیں کہ ہم ترقیاتی کام تیزی سے کروا رہے ہیں! اور ان کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔! لیکن ہم رکیں گے نہیں ہم آگے بڑھتے جائیں گے"۔وہ میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔زیادہ تر لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹ چکا تھا۔

"کچھ دنوں بعد الیکشن ہیں آپ اس بارے میں کیا بولیں گے"۔صحافی نے سوال کیا۔

"الیکشن میں ہماری کارکردگی بولے گی۔۔۔! میں بس اتنا ہی کرنا چاہوں گا"۔یہ کہہ کر وہ میڈیا کو ایکسکیوزمی کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اور کچھ میڈیا والے لوگ چوہدری اکرام کے گھر پہنچ چکے تھے۔

"سارا شک آپ پر جا رہا ہے چودھری کرام صاحب۔۔۔کیونکہ آپ ان کے سیاسی حریف ہیں۔۔۔! اس بارے میں کیا کہیں گے"۔ایک صحافی نے چوہدری اکرام سے سوال کیا۔

"یہ گھٹیا کام ہم نے نہیں کیا۔۔۔! ہم نے یہ کر کے ان کی الیکشن کمپین کو فائدہ تو نہیں پہنچانا تھا۔۔۔! ہو سکتا ہے ملک دلاور نے سب کی توجہ حاصل کرنے کے لیے خود ہی کیا ہو۔۔۔باقی اگر میں کرتا تو میں فائرنگ نہ کرواتا بلکہ اس کے بیٹے کو دنیا سے ہی اٹھا دیتا۔۔! کیونکہ اس کے بیٹے نے میرے بیٹے پر حملہ کر کے اس کے ہاتھوں کو ناکارہ بنا دیا ہے۔۔۔! یہ باپ بیٹے انسان کے روپ میں بھیڑیے ہیں۔۔۔! میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہوں گا"۔

چودھری اکرام کے بیان نے بھی میڈیا میں آگ لگا دی تھی۔نتیجہ یہ ہوا کہ پورے میڈیا کی توجہ ملک دلاور حاصل کر گیا تھا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ میں تمہیں خود چھوڑ کر آؤں گا ڈرائیور کو آنے سے منع کر دو"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں آپ بہت بزی ہیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔!اور مستجاب کو بھی آپ کی کافی ضرورت ہے وہ اندر سے بہت ڈر چکی ہے"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں بھی جا رہا ہوں۔۔اپنی گاڑی کی چابی دو۔۔۔!میں جائشہ کو ڈراپ کر دوں گا"۔میر ارسلان ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو عدن نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں تمہیں گاڑی کی چابی دیتا ہوں۔۔۔!لیکن میں جائشہ کو خود ڈراپ کر کے آؤں گا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔!کیا مجھ پر اعتماد نہیں ہے"۔وہ اب غصہ کرتے ہوئے بولا۔

"نہیں میر ارسلان ایسی بات نہیں ہے ٹھیک ہے۔۔۔میں اس کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔۔۔ڈونٹ وری"۔ جائشہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو عدن نے میر ارسلان کو دیکھا۔جو عدن کو ناراض نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ پہنچ کر مجھے فون ضرور کر دینا"۔یہ کہتے ہوئے وہ جائشہ کے سر پر بوسہ دینے لگا۔کھانا جو اس نے پیک کروایا تھا۔ملازم کے ہاتھ گاڑی میں رکھوا دیا۔جبکہ عدن کی جائشہ کی اتنی فکر کرنے پر وہ حیران ہو رہا تھا۔

"اپنا ڈھیر سارا خیال رکھیے گا۔۔!اللہ آپ کو بہت لمبی زندگی دے"۔جائشہ کا بھی دل کیا کہ وہ اپنے بھائی کے سینے سے لگے لیکن میر ارسلان کو دیکھ کر تھوڑی جھجک گئی۔یہ کہہ کر وہ میر ارسلان کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھی۔

"مجھ پر اعتماد کرنے کے لئے بہت شکریہ جائشہ"۔وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈال کر سڑک پر دیکھنے لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت مبارک ہو میر ارسلان تم باپ بننے والے ہو۔۔۔! روحی تو بہت خوش ہو گی"۔ وہ نارمل سے انداز میں بولی تو میر ارسلان کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی۔

"ہاں خوش ہے۔۔۔! تم سناؤ۔۔۔۔! لگتا ہے رضا بخاری میں تبدیلی آگئی ہے"۔ وہ بھی اب ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"بالکل تبدیلی آچکی ہے"۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اس کے چہرے پر محبت کے کئی رنگ تھے۔ جنہوں نے اس کے چہرے کو مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔ میر ارسلان کئی لمحوں تک اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

"میر ارسلان صاحب گاڑی چلانے پر توجہ دیں"۔ وہ اس کی نظروں کے ارتکاز کو محسوس کر چکی تھی۔ وہ اپنی بے اختیاری پر تھوڑا سا شرمندہ ہو کر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔اس کا دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ یہ سفر کبھی ختم ہی نہ ہو۔ لیکن دل کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ گاڑی بخاری مینشن کے سامنے رکی۔ تو اسی وقت رضا بخاری کی گاڑی بھی اندر داخل ہوئی۔ تو میر ارسلان کی گاڑی سے جائشہ کو نکلتے ہوئے دیکھ کر رضا بخاری کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ وہ جائشہ کو اتار کر گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔

"جائشہ میں نے بولا تھا کہ میں ڈرائیور بھیج دیتا ہوں پھر اس کے ساتھ کیوں آئی ہو"۔ رضا بخاری ناگواری سے بولا۔

"عدن بھائی خود چھوڑنے آنا چاہتے تھے لیکن میر اسلان نے آفر کر دی۔ وہ بھی ادھر ہی آ رہا تھا تو اس لیے میں نے سوچا کہ میں اس کے ساتھ چلی آتی ہوں"۔ وہ گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تو رضا بخاری چپ کر گیا۔

لگتا ہے رضا صاحب ناراض ہو گئے ہیں"۔ وہ جب سونے کے لئے لیٹی تو رضا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"بات تو کریں ناں چپ کیوں ہیں۔۔۔! کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے"۔وہ اب دکھ سے بولی تھی۔

"اپنی ذات سے زیادہ مجھے تم پر اعتماد ہے جائشہ۔۔۔! لیکن مجھے کسی اور پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔! میں میر ارسلان کے تمہارے بارے میں جذبات سے آگاہ ہوں۔۔۔! میں کیسے اس پر اعتماد کر سکتا ہوں"۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کی بیوی اتنی کمزور نہیں ہے۔۔۔اور میر ارسلان برا انسان نہیں ہے۔۔۔کیونکہ حسام نے مجھے اغوا کیا تھا تو وہ میرے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن اس نے حسام کے مخالف جا کر مجھے ادھر سے نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔۔!تب تو میں شادی شدہ بھی نہ تھی۔۔۔اب تو پھر بھی آپ کی بیوی ہوں تو وہ کیسے ایسا کرنے کے بارے میں سوچ سکتا ہے"۔وہ تھوڑی سی وضاحت کرتے ہوئے بولی۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو جائشہ لیکن تم مرد کی فطرت کو نہیں جانتی۔۔۔یہ کس وقت بدل جائے۔۔۔کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔اس لیے احتیاط ہی بہتر ہے"۔وہ اب اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"مجھے بس رضا بخاری کی فطرت کو جاننا ہے۔۔۔اور کسی کی نہیں"۔وہ رضا کو آنکھوں میں سموتے ہوئے بولی۔تو ایک خوبصورت مسکراہٹ رضا کے لبوں کو چھو گئی۔

"دلہن کب بن رہی ہو میری"۔ایک دم ہی رضا کا انداز بدلا تھا۔اور وہ اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے بولا۔

"ابھی موڈ نہیں ہے۔۔۔! سوچوں گی"۔وہ اب شرارت سے بولی۔

"جتنا ٹائم لو گی۔۔۔! اتنا ہی تمہارا نقصان ہو گا"۔وہ اس کے چہرے سے بال پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"مثلاً کیا نقصان۔۔؟"وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اگلے جہان میں اپنے ساتھ رکھنے میں میں بھی دیر لگاؤں گا"۔رضا بخاری بڑے آرام سے بولا۔تو وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر غصے میں آ گئی۔

"آپ مجھے دھمکا رہے ہیں"۔وہ اب سر کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر تھوڑا اونچا ہوتے ہوئے بولی۔

"دھمکا نہیں رہا حقیقت بتا رہا ہوں"۔رضا بخاری اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

تو وہ منہ بنا کر دوسری طرف کروٹ لے کر سونے کی کوشش کرنے لگ گئی۔

"ارے یار تم تو ناراض ہی ہو گئی۔۔۔!مذاق کر رہا ہوں۔۔۔!اب چپ کر کے سو جاؤ"۔وہ اس کے پاس آ کر بولا۔

"آئندہ ایسا مذاق نہیں کرنا"۔وہ اب سے گھورتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے زور سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

★******★********★

وہ آج آفس جانے لگا تو تسلیم نے پیچھے سے آواز دی۔

"جی آنٹی۔۔!عدن نے سوالیہ نگاہوں سے تسلیم کو دیکھا۔

"بیٹا میں تمہارے ساتھ شہر جانا چاہ رہی تھی۔۔۔!اصل میں فردوس سے ملنا چاہ رہی تھی۔اور اگر ہو سکے تو اپنے فلیٹ کی چابی ایک دو دن کے لیے دے دو میں اپنی دوست کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہ رہی ہوں"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیوں نہیں آنٹی۔۔۔!آپ تیاری کر لیں۔۔!میں آپ کو چھوڑ دوں گا"۔وہ سعادت مندی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جیتے رہو بیٹا انشاءاللہ کل چلوں گی تمہارے ساتھ"۔وہ عدن کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولی تو عدن اثبات میں سر ہلا کر باہر گیا۔تو مستجاب کے کمرے میں آئی مستجاب اس وقت سو رہی تھی کیونکہ کچھ دنوں تک ڈاکٹر فروا کی شادی تھی اسی لیے وہ چھٹی پر گئی ہوئی تھی اور مستجاب نائٹ ڈیوٹی کر کے آئی تھی۔وہ بے اختیار اپنی بیٹی کا ماتھا چوم کر اس کے کمرے سے باہر نکل آئی۔اور کمرے میں آ کر فردوس کا نمبر ملایا۔

"ہاں فردوس میں کل ادھر ہی آ رہی ہوں۔۔۔کل تمہیں لینے آؤں گی۔۔۔اور دونوں دوستیں مل کر بہت سارا وقت ساتھ گزاریں گی"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔

"کون کہتا ہے کہ تسلیم تم اب بڑی ہو چکی ہو۔۔۔۔اب بھی ویسے ہی بچوں کی طرح خوش ہو رہی ہو"۔فردوس ہنستے ہوئے بولی۔

"تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی فردوس۔۔۔نہیں تو علی حسن کے جانے کے بعد میری زندگی بالکل بے رنگ ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔میرا انتظار کرنا کل آؤں گی لینے"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

مستجاب کو جب ماں کے حویلی سے جانے کا پتہ چلا تو پریشان ہو گئی۔

"اسی لئے تو کہتی ہوں کہ یہاں سے نکلو۔۔۔!اس حویلی میں تم خوش نہیں رہ سکتی مستجاب ہمیشہ تمہیں کوئی نہ کوئی ڈر لگا رہتا ہے"۔وہ اب اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔تو مستجاب چپ کر گئی۔اندر سے تو وہ بہت ڈری ہوئی تھی اور ماں کی بات سے اتفاق بھی کر رہی تھی۔لیکن اسے پتہ تھا کہ عدن کبھی نہیں مانے گا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

" مستجاب کیوں ڈری ہوئی ہو اتنی۔۔۔! میں دیکھ رہا ہوں کچھ دن سے بالکل گم صم ہو کر رہ گئی ہو"۔عدن آفس جانے کے لیے صبح تیار ہو رہا تھا۔شیشے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا عدن کے ہم یہاں سے کہیں دور چلے جائیں"۔وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی۔تو عدن اپنے اوپر پرفیوم چھڑک کر اس کے قریب آیا۔

"میں نے تم سے پہلے بھی بولا تھا مستجاب ایسا ممکن نہیں ہے پھر کیوں ضد کر رہی ہو۔۔۔کیا مسئلہ ہے یہاں پر۔۔۔تم مجھے بتاؤ میں حل کرنے کی کوشش کروں گا"۔وہ اب اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا جہاں پر اسے ایک خوف سا نظر آیا۔

"بس میرا ادھر دم گھٹتا ہے"۔وہ پریشانی سے بولی۔

"میرے ہوتے ہوئے بھی دم گھٹتا ہے مستجاب"۔وہ اب اس کو غور سے دیکھتے ہوے سوال کر گیا۔تو وہ اس سوال کا جواب کیا دیتی۔کیونکہ اس کی وجہ سے ہی تو وہ پریشان تھی۔

"جس دن سے تم پر حملہ ہوا ہے میں چین کی نیند نہیں سوئی عدن"۔یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔تو عدن اس کی اتنی فکر پر نہال ہو کر رہ گیا۔اور اسے اپنے آپ میں سمو لیا۔مستجاب کی آنکھوں سے آنسو لڑی کی صورت میں بہنے لگے۔

"پلیز یار پریشان مت کرو مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم۔۔۔"۔وہ بے بسی سے بولا۔

"تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں عدن۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔کیوں نہیں سمجھ رہے میری بات"۔وہ اب اس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے بولی۔تو عدن نے اپنے آپ کو بلکل بے بس محسوس کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اللہ پر یقین ہے۔۔؟اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں کیا میں مسلمان نہیں ہوں"۔اس سوال کا اس نے کافی برا مانا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ تمہارا پکا یقین ہے۔۔۔۔زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔!اس چیز پر پکا ایمان لے کر آؤ مستجاب۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ ہمیں عمرے کے لیے نکلنا چاہیے۔۔۔!کچھ دنوں تک انتظام کرتا ہوں۔۔۔! وہاں جا کر تمہیں بھی سکون ملے گا۔۔۔میں نے تو پہلے ہی ارادہ باندھا ہوا تھا۔کہ جب تمہیں مجھ سے محبت ہو گی تو میں اللہ کے گھر تمہارے ساتھ ضرور جاؤں گا۔۔۔لیکن اتنی شدید محبت کی توقع نہیں تھی"۔آخر میں وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔تو وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی۔

"عمرے پر جانے کا جلدی انتظام کرو پھر"۔وہ بے تابی سے بولی۔

"ٹھیک ہے یار آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔!تم ذرا آرام کرو ٹھہر کے ہوسپیٹل چلی جانا۔۔۔!آج ہم اپنی ساس صاحبہ کے ساتھ جائیں گے"۔وہ اب اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولا۔تو وہ مسکرانے لگ گئی۔

★*******★********★

"میڈم یہ سر نے آپ کے لیے کچھ بھیجا ہے"۔جائشہ اپنے آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی کہ اس کی ایک ورکر کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا۔تو وہ جائشہ کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔تو جائشہ نے ہاں میں سر ہلا دیا۔پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔تھوڑی دیر بعد اسے یاد آیا کہ رضا بخاری نے اس کے لئے کچھ بھیجا ہے تو وہ اٹھ کر

Posted On Kitab Nagri

شاپنگ بیگ کھولنے لگ گئی۔اس میں ایک خوبصورت ریڈ کلر کی ساڑھی تھی۔جس پر کافی اچھا کام ہوا تھا۔لیکن ایسی ساڑھی تو اس نے کبھی بھی نہیں پہنی تھی۔اور نہ اسے پہننی آتی تھی۔

"چاہتا ہوں کہ میری دلہن یہ پہن کر میرا انتظار کرے"۔میسج ٹیون بولی تو اس نے دیکھا رضا بخاری کا میسج آیا ہوا تھا۔وہ دانت پیس کر رہ گئی۔پھر اس نے رضا بخاری کا نمبر ملایا۔

"بخاری صاحب یہ میرے لیے کیسی واحیات ساڑھی بھیجی ہے۔۔۔میں اس کو نہیں پہننے والی"۔وہ دبے دبے غصے سے بولی۔

"بیوی کا لباس شوہر کی پسند کا ہی ہونا چاہیے۔۔۔میری آفت مزاج بیوی"۔رضا کا موڈ ایک دم سے خوشگوار ہوا تھا۔

"لیکن میں نہیں پہنتی ایسے کپڑے۔۔۔!"۔وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"میں کونسا تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم پہن کر ادھر ادھر گھومو۔۔۔۔بس تمہیں اس لباس میں دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔۔!یہ میری خواہش تھی۔۔۔!ٹھیک ہے گھر آ کر بات ہو گی میں اس وقت بزی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو جائشہ ایک دم سے پریشان ہو گئی تھی۔

"بخاری صاحب آپ بہت تیز چیز ہیں"۔وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے پھر اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

رات کو وہ دیر سے گھر لوٹا تھا۔جواد بخاری بھی اس کا انتظار کر رہا تھا تھوڑی دیر بھائی کے پاس بیٹھ کر وہ کمرے میں چلا آیا۔تو جائشہ حنان سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔

"لو آ گئے تمہارے پاپا"۔وہ رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی تو رضا بخاری نے اپنا کوٹ اتار کر سائیڈ پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی آ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے ہو پاپا کی جان"۔ وہ حنان کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہوں لیکن مما اور آپ کو بہت مس کرتا ہوں"۔ وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"کچھ دن تک انتظار کر لو۔۔۔! میں خود اپنے بیٹے کو لینے آؤں گا"۔ رضا بخاری بے چینی سے بولا۔ کیونکہ بیٹے کو دیکھ کر اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اسے اپنی باہوں میں بھینچ لے۔ پھر وہ کتنی ہی دیر تک حنان سے باتیں کرتے رہے۔اور کافی دیر بعد فون بند کیا تھا۔ فون بند کر کے رضا نے جائشہ کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔

"کھانا کھا کر آیا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چینج کرنے چلا گیا۔ جائشہ اپنی جگہ جذبر ہو کر رہ گئی۔ کیونکہ وہ اس کی آنکھوں میں مچلتے جذبات کو نظرانداز نہیں کر پا رہی تھی۔

"یا اللہ یہ کیسے امتحان میں ڈال دیا ہے اس آدمی نے مجھے"۔ تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے باہر نکلا تو جائشہ ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"کافی ٹائم آگیا ہے اٹھ کر سو جاؤ۔۔۔! یہاں کیوں بیٹھی ہو"۔ وہ اسے کہہ کر بستر پر آگیا۔ تو وہ بھی چلتی ہوئی اس کے پاس آ بیٹھی۔

"میں نے اس طرح کی ساڑھی کبھی نہیں پہنی۔۔۔! اور نہ مجھے پہننی آتی ہے"۔ وہ اپنی انگلی چٹخاتے ہوئے بولی۔

"اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔! گوگل سے نکال کے دیکھ لو۔۔۔! اگر تمہارا ارادہ ہے تو۔۔۔! کوئی زبردستی نہیں جائشہ۔۔۔۔ اگر نہیں پہننا چاہتی تو مت پہنو۔۔۔! انفیکٹ کبھی کبھی رانیہ پہنتی تھی تو وہ کافی اچھی لگتی تھی۔۔۔ میں نے سوچا تم پر بھی سوٹ کرے گی۔۔۔۔ اس لئے تمہارے لئے خرید لی اتنا ہوا بنانے کی ضرورت نہیں

"۔ وہ اب اسے وضاحت کرتے ہوئے نرمی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا آپ مجھے رانیہ کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں"۔وہ رضا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر گئی۔

"نہیں تم رانیہ سے مختلف ہو۔۔۔لیکن دونوں کے دل ایک جیسے ہیں۔۔۔ بلکل صاف اور شفاف۔۔۔۔!کوئی کھوٹ نہیں۔۔۔!پتا ہے وہ بھی کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی"۔یہ کہتے ہوئے رضا کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہوئے۔تو جائشہ کا دل بھی تڑپ کر رہ گیا۔بہر حال یہ حقیقت تھی کہ وہ رضا کی زندگی کا اہم حصہ تھی۔اور رہے گی۔رضا بخاری اس سے شدید محبت کرتا تھا۔اور یہ محبت اب بھی دل کے نہاں خانوں میں موجود تھی۔جائشہ نے رضا کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔اور اس کا ہاتھ لے کر اپنے ہونٹوں سے لگایا۔تو اس لمس سے رضا کے دل میں ایک سکون سا اترا تھا۔

"سو جاؤ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔!پریشان نہیں ہونا۔۔۔!تمہارے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں۔۔۔۔تم نہیں پہننا چاہتی مت پہنو"۔یہ کہتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ آف کر دیا۔

"اسی جگہ پر تو آکر بے بس ہو جاتی ہوں کہ رضا بخاری میرے ساتھ زور زبردستی نہیں کرتا۔وہ دل میں سوچتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔آج کافی دنوں بعد رضا بخاری کی آنکھوں کے سامنے رانیہ کا سراپا لہرایا تو دل بے چین سا ہوا تھا۔لیکن جائشہ نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی تھی۔

★******★********★

اسی دن تسلیم عدن کے ساتھ شہر آگئی۔اور فردوس کو بخاری مینشن سے لے عدن کے فلیٹ میں آگئی۔اور دونوں نے مل کر کھانا بنایا۔کافی دیر بعد دونوں دوستوں کو محسوس ہوا کہ وہ بھی زندگی جی رہی ہیں۔نہیں تو علی حسن کی

Posted On Kitab Nagri

وفات کے بعد تسلیم کی زندگی بالکل بے رنگ ہو کر رہ گئی تھی۔اور فردوس کی تو کئی سالوں سے زندگی بے رنگ تھی۔

"فردوس مجھے لگتا ہے عدن پر حملہ دلاور ملک نے خود ہی کروایا ہے"۔وہ اب چائے پیتے ہوئے بولی۔

"اب وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے لیکن عدن پر حملہ کروا کر اسے کیا ملے گا۔۔۔! جائشہ بھی یہی کہہ رہی تھی"۔وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"میڈیا میں ملک دلاور کو کافی کوریج ملی ہے۔۔۔!اور وہ ہاسپٹل کی تعمیر میں بھی اپنا کریڈٹ لے رہا ہے۔۔۔!تم مجھے اجازت دو میں اس کی اینٹ سے اینٹ بجاؤں فردوس"۔تسلیم چائے کا کپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نہیں تسلیم پلیز۔۔۔!تمہاری بیٹی اس کے گھر میں موجود ہے۔۔۔!اس کا بھی کچھ سوچو"۔وہ اب اس کا مستجاب کی طرف دھیان لگاتے ہوئے بولی۔

"میری بیٹی کی مجھے کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ عدن حیدر اسے اپنے آپ سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔۔۔۔۔میں بہت خوش قسمت ہوں کہ جسے عدن جیسا داماد ملا ہے"۔تسلیم کے لہجے میں عدن کے لئے بے تحاشہ عزت اور پیار تھا۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔۔لیکن تھوڑا سا انتظار کر لو"۔وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو تسلیم چپ کر گئی۔

★*******★*********★

"جائشہ ابھی تک آفس کیوں نہیں پہنچی"۔رضا بخاری دوپہر کو آفس آیا تو جائشہ کو ادھر غیر حاضر دیکھ کر اسے فون کر ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

"ضروری کام سے آئی ہوں اب فون نہیں کرنا آج آفس کا سارا کام آپ سنبھالیں۔۔۔اب مجھے فون نہیں کرنا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو رضا دانت پیس کر رہ گیا۔

جائشہ آج خوب دل لگا کر تیار ہوئی تھی۔کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ رات کو رضا بخاری کو دکھی کر چکی ہے۔اس لیے آج وہ اسے سرپرائز دینا چاہتی تھی۔رضا بخاری نے دوبارہ فون نہیں کیا تھا شاید وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔

جائشہ نے آج کا پروگرام بھی نہیں کیا تھا۔یہ آج اس کے کیریئر میں پہلی دفعہ ہوا تھا۔کہ اس نے اپنا لائیو پروگرام نہیں کیا تھا۔رضا بخاری حیرت کا شکار ہوا تھا کہ آج اس کو اتنا کون سا ضروری کام ہے جس کی وجہ سے وہ نہ تو آفس آئی ہے اور نہ اپنا پروگرام کیا ہے۔اسی لمحے رضا کی نمبر پر جائشہ کی کال آئی۔

"رضا صاحب گھر کب آئیں گے"۔وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیوں"۔وہ بیزار لہجے میں بولا۔وہ جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔

"یہ جو آج اتنا سارا کام ہے۔۔۔یہ کروا کر ہی آؤں گا۔۔۔!تم پتا نہیں کن سیر سپاٹوں پر نکلی ہوئی ہو"۔تپ کر کہتے ہوئے وہ فون بند کرنے ہی لگا تھا۔

"پلیز گھر جلدی آئیں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے"۔جائشہ اب اپنے لہجے کو تھوڑا دھیما کرتے ہوئے بولی۔

"ابھی تو اچھی بھلی ہو اچانک کیا ہو گیا ہے تمہیں"۔رضا حیرانی سے بولا۔

"بخار ہے۔۔۔!بس آپ آ جائیں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور شیشے میں اپنا عکس دیکھ کر ہنسنے لگ گئی۔رضا بخاری کو پتا تھا کہ جائشہ کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔اس لئے تمام ورکرز کو ضروری ہدایات دے کر آفس سے باہر نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جب کمرے میں آیا تو جائشہ کو دیکھ کر اپنی جگہ جیسے پتھر کا ہو کر رہ گیا۔ہاتھوں سے لے کر کلائیوں تک خوبصورت مہندی کے نقش و نگار واضح تھے۔اور دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کے چوڑیاں بھی پہنی ہوئی تھیں۔اس کی دی ہوئی ریڈ کلر کی ساڑھی میں ہلکی سی جیولری پہنے وہ بہت جچ رہی تھی۔چہرے کو بھی میک اپ سے سنوارا گیا تھا۔اور بال پیچھے کمر پر کھلے چھوڑے تھے۔

"کیسا لگا جائشہ کا سرپرائز"۔وہ یہ کہتے ہوئے مسکرائی۔

"جائشہ ہمیشہ شاک ہی پہنچاتی ہے"۔رضا بخاری اب سنبھل چکا تھا۔

"مجھے سارا دن ایسے ہی پریشان رکھا۔۔بتا دیتی کہ آج تم اس سلسلے میں بزی ہوں ہو۔۔تو خوشی تمہیں چھٹی دے دیتا"۔وہ اب چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"میں خود مالکن ہوں رضا صاحب۔۔۔!مجھے آپ سے چھٹی لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کا کوٹ اتارنے لگ گئی۔تو رضا اس کی ادا پر قربان ہی ہوا تھا۔اس کی طرف بڑھا تو اس نے پیچھے کر دیا۔

"فریش ہو کر کھانا آج خود کمرے میں لے کر آئیں۔۔دلہن تو اب کوئی کام نہیں کرے گی۔"وہ ایک ادا سے بولی تو رضا بخاری چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"فریش ہو کے آتا ہوں کھانا لے آؤ"۔وہ اپنی گھڑی اور والٹ نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"اگر بھائی آ گئے تو کیا سوچیں گے۔۔۔نہ بابا نہ آج کھانا آپ ہی لے کر آئیں۔۔۔یہ نہ ہو ساڑھی کے چکر میں گر کر اپنا پاؤں ہی توڑ بیٹھوں"۔وہ زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے پانچ منٹ تک آتا ہوں"۔یہ کہہ کر فریش ہونے چلا گیا۔باہر نکل کر اس نے طیبہ کو کھانا گرم کرنے کا بولا۔اور کمرے میں آکر نظریں بدستور جائشہ کا جائزہ لے رہی تھیں۔جواب اپنے موبائل میں بزی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری کھانا لے کر آیا تو دونوں نے بڑے خوشگوار موڈ میں کھانا کھایا۔

"میری منہ دکھائی تو دیں"۔جائشہ اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

"پہلے بتا دیتی تو بڑا اچھا انتظام کرتا۔۔۔!فی الحال رضا بخاری پر ہی گزارا کرو"۔وہ جذبات سے بوجھل لہجے میں بولا۔

"جھوٹ کیوں بولا کہ مجھے بخار ہے"۔رضا اس کے خوبصورت سراپے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو ریڈ کلر کی ساڑھی میں غضب ڈھا رہا تھا۔

"ہاں تو مجھے تو کب کا بخار ہے۔۔!آپ کے عشق کا بخار اور دوا تو آپ کے پاس ہے"۔وہ اب نگاہیں جھکائے ہوئے بہت خوبصورت اظہار کر گئی تھی۔رضا بخاری کے دل میں ایک طلاطم سا برپا ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں بھی محبت کے رنگ اترے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو"۔اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے بولا۔

"سارے دن کی محنت ہے رضا صاحب"۔

"اچھا جی۔۔۔!یہ مہندی کب لگوائی"۔اب اس کے کلائیاں تھام کر اس کے ہاتھوں کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کئی گھنٹے پارلر میں رہی ہوں۔۔۔میری سارے دن کی محنت ہے"۔وہ رضا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا آج رضا بخاری کے ہوش ٹھکانے لگانے کا ہورا پروگرام ہے۔۔! تم تو ویسے ہی بڑی اچھی ہو۔۔۔! ان مصنوعی آرائشوں کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔لیکن تم نے میرے لیے اتنی محنت کی۔۔۔شکریہ ادا کرنا تو بنتا ہے"۔وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ نے خود سپردگی کے عالم میں رضا کے سینے سے لگ گئی۔رضا بخاری بھی اپنی زندگی میں آئی اس خوبصورتی کو اندر تک محسوس کرنا چاہ رہا تھا۔

"پتہ ہی نہیں چلا کہ کب تم نے میرے دل پر کنٹرول حاصل کیا۔۔۔کچھ ایسا تو خاص ہے تم میں۔۔۔۔! جو رضا بخاری کو چاروں شانے چت کر گیا ہے"۔وہ اس کے چہرے کو اپنے لمس کی خوشبو سے مہکاتے ہوئے بولا۔

اس خوبصورت اظہار پر جائشہ اندر تک سرشار ہو کر رہ گئی تھی۔

★********★*********★

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"شاید تم ہماری بات کو محض دھمکی ہی سمجھ رہی ہو ڈاکٹر صاحبہ "۔وہ ہسپتال میں کام لگی ہوئی تھی اس کے نمبر پر کال آئی۔وہ اندر تک ہل کر رہ گئی تھی۔

"عدن کی زندگی سے نکل جاؤ۔۔۔ہم تمہیں پانچ دن کا ٹائم دیتے ہیں۔۔۔پانچ دن سے اوپر ہوئے تو عدن کی زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتے۔دوسری طرف سے بھاری آواز میں کہا گیا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو پلیز مجھے بتا دو۔۔۔!کیوں ہماری زندگی میں زہر گھول رہے ہو"۔وہ اب بے بسی سے بولی۔

"کون ہوں۔۔۔؟اس چیز سے تمہیں مطلب نہیں ہونا چاہیے لڑکی۔۔۔!عدن کی زندگی کیسے بچانی ہے تمہیں اس چیز سے مطلب ہونا چاہیے"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔تو مستجاب اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

ہسپتال میں کافی کام بکھرا پڑا تھا کیونکہ اتنے بڑے ہسپتال کو چلانا اکیلے مستجاب کے بس میں نہ تھا۔ڈاکٹرز کا بھی انتخاب بڑے سوچ سمجھ کر کرنا تھا۔اور پورا عملہ رکھنا تھا جس کے لیے خاصی محنت درکار تھی لیکن مستجاب فون پر دی جانے والی دھمکیوں کی پریشانیوں میں الجھ کر رہ گئی تھی۔

ڈاکٹر فروا اور ڈاکٹر شرجیل بھی کافی ساتھ دے رہے تھے۔

مستجاب نے ایک دم سے عدن کو فون ملایا۔

"کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو"۔اس نے اس کے لہجے سے اس کی پریشانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔

"آج جلدی گھر آجانا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو عدن اس کے پریشان لہجے پر پریشان ہوا تھا

"عدن میں کچھ دنوں کے لیے لندن جانا چاہتی ہوں"۔رات کو جب وہ سونے لگے تو مستجاب اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عدن اس کی بات سن کر شاک میں آگیا تھا۔

"کیا فضول باتیں کر رہی ہو میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا کہ ہم ادھر ہی رہیں گے۔۔۔!پھر بار بار ایک بات کیوں ریپیٹ کر رہی ہو"۔وہ اب درشتگی سے بولا۔

"ٹھیک ہے تم نہیں جانا چاہتے تو مت جاؤ لیکن مجھے تو جانے دوناں۔۔۔کیونکہ میں اس ماحول سے فیڈ اپ ہو گئی ہوں"۔وہ اس سے نظر چراتے ہوئے بولی۔

"ہوش میں ہو تم۔۔۔!پتا بھی ہے کیا کہہ رہی ہو۔۔۔جب جانتی ہو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا تو جان بوجھ کے مجھے اذیت دینا چاہتی ہو"۔وہ اب غصے سے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔تو وہ کئی لمحوں تک اپنے آنسو اندر اتارتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"آہستہ آہستہ عادی ہو جاؤ گے"۔وہ اب دل پر پتھر رکھتے ہوئے بولی۔عدن کا دل کیا کہ اس کا دماغ درست کر کے رکھ دے۔

"کیا میرے بغیر رہ لو گی"۔وہ اب اس کے قریب آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔آنکھیں ہزار ہا شکوے لیے ہوئے تھیں۔

"ہاں۔۔۔!رہ لوں گی"۔یہ کہہ کر وہ نظریں چرا گئی۔

"میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولو مستجاب"۔وہ اب اس کا چہرہ اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو اس کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اس کے سینے سے آ لگی اور زارو قطار رونے لگ گئی۔جس پر عدن حیدر کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

"بتاؤ پرابلم کیا ہے پلیز مستجاب مجھے پریشان مت کرو"۔وہ اب اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"پرابلم یہ ہے کہ میں یہاں رہنا نہیں چاہتی"۔وہ اب تھوڑا سنبھل کر بولی۔

"ٹھیک ہے تم جانا چاہتی ہو تو جاؤ۔۔۔!میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔میرا تو ارادہ عمرے پر جانے کا تھا لیکن تم لندن جانا چاہتی ہو۔۔۔ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی"۔یہ کہہ کر وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور مستجاب کا دل کیا کہ وہ دیواروں سے ٹکریں مار مار کر روئے۔

"یا اللہ یہ کیسا امتحان ہے۔۔۔!مجھے اس سے نکال لے۔۔۔میں مر جاؤں گی"۔وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

اسی لمحے اس کے موبائل پر کال آئی۔اس نے اٹینڈ نہ کی لیکن پھر دوبارہ کال آئی۔تو اس نے انجان نمبر دیکھ کر کال

Posted On Kitab Nagri

اٹینڈ ہی نہ کی۔اس وقت اس کی ذہنی سطح بالکل پسماندہ ہو رہی تھی۔ میسج ٹیون بولی تو وہ متوجہ ہوئی۔موبائل اپنے ہاتھ میں لے کر اسے کھولا تو میسج پڑھتے ہوئے پیشانی پر گہرے تفکر کی لکیریں نمودار ہوئیں۔

"تمہیں اپنے شوہر کو ہر حال میں چھوڑنا ہو گا۔۔!ابھی اس نمبر پر رابطہ کرو۔۔نہیں تو عدن ہمارے نشانے پر ہے"۔میسج پڑھتے ہی اس نے پاگلوں کی طرح نمبر ملایا

"کیوں ہمارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہو ہم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔!خدا کا واسطہ ہے ہماری جان چھوڑ دو"۔وہ روتے ہوئے بولی تو دوسری طرف سے کہ قہقہہ لگایا گیا۔

"ترس ہماری ڈکشنری میں شامل ہی نہیں ہے۔۔!جتنی جلدی ہو سکتا ہے اپنا بوریا بستر گول کرو اور جہاں سے آئی تھی۔۔!اپنی ماں کو لے کر وہاں ہی چلی جاؤ"۔یہ کہہ کر فون بند کر دیا گیا۔مستجاب کا دل کیا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے۔تھوڑی دیر بعد عدن کمرے میں آیا تو اس کی حالت دیکھ کر ایک دم پریشان ہوا۔

"مستجاب۔۔!کیا ہوا ہے۔۔؟کیوں اتنی پاگل ہو رہی ہو"۔وہ اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کی حالت دیکھ کر رندھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"چھوڑو مجھے۔۔!میری ٹکٹ کنفرم کرواؤ۔۔!میں اب یہاں پر ایک لمحہ بھی نہیں رہنا چاہتی"۔وہ عدن کا ہاتھ جھٹک کر زمین سے اٹھ گئی۔اور جا کر بیڈ کی ایک سائیڈ پر لیٹ گئی۔عدن اپنی جگہ جیسے پتھر کا ہو گیا تھا۔اور سوچنے لگ گیا ایسی کونسی بات ہو گئی ہے مستجاب اس طرح ہارش ری ایکشن دے رہی ہے۔

شدت ضبط سے اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا۔اور غصے سے ایک نظر مستجاب کو دیکھتے ہوئے گیلری کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★***********★

جائشہ کے ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھ کر سب ہی حیران ہوئے تھے۔کیونکہ آج سے پہلے کبھی اس نے مہندی نہیں لگائی تھی۔ابھی وہ کام کررہی تھی کہ رضا بخاری نے اسے اپنے کیبن میں طلب کیا۔لیکن سر جھٹک کر وہ کام میں مشغول ہو گئی۔تھوڑی دیر بعد رضا خود اس کے پاس آگیا۔

"میں نے تمہیں بلایا تھا"۔وہ اس کے ہاتھ سے پینسل پکڑتے ہوئے بولا۔

"بہت کام ہے۔۔۔!کل کی چھٹی سے کافی نقصان ہوا ہے۔۔۔!اس لیے پلیز کام کرنے دیں"۔وہ رضا بخاری کی طرف دیکھتے ہوئے بولی لیکن زیادہ دیر نہ دیکھ سکی اس کی آنکھوں سے نکلتے جذبات سے وہ بے خبر نہ تھی۔

"لیکن کل کی چھٹی سے تو میرا کافی فائدہ ہوا ہے"۔وہ اس کی چئیر گھماتے ہوئے بولا۔لہجے کی معنی خیزی سے جائشہ کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی۔

"کیا کام تھا۔۔؟"وہ اب اپنے دل پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"تمہاری طلب ہو رہی تھی"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کی صرف تھوڑا سا جھکا۔تو وہ اپنے آپ میں ہی سمٹ گئی۔گالوں پر لالیاں اترنے لگی۔

"پلیز رضا۔۔۔!میرا دھیان کام کی طرف رہنے دیں۔۔۔خود بھی پروفیشنل رہے۔۔۔اور مجھے بھی رہنے دیں"۔التجائیہ انداز میں بولی۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟وہ معصومیت سے بولا۔تو جائشہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی چیز ہیں آپ"۔وہ ابرو اٹھا کر بولی۔

"مثلا"۔وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

"پورے دس منٹ آپ نے ضائع کروائے ہیں"۔وہ اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔۔!گھر پر تفصیلی ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر وہ اس کا ایک گال کھینچتا ہوا اس کے کیبن سے باہر نکل گیا۔اور جائشہ کئی لمحے آپ ہی آپ مسکراتی رہی۔

دھت تیرے کی جائشہ۔۔۔!اب خود رضا بخاری کو سوچتے ہوئے ٹائم ضائع کر رہی ہو"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کام لگ گئی لیکن رضا کا خیال آتے ہی ذہن اس کی طرف چلا جاتا۔انٹر کام پر اسے عدن کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ خوشی سے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عدن آیا تو وہ بے ساختہ آگے بڑھی۔تو عدن نے اسے اپنے ساتھ لگا کر سر پر بوسہ دیا۔

"کیسی ہے میری بہن"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔نگاہیں اس کے مہندی لگے ہاتھوں پر گئیں۔

"ماشاءاللہ کتنی اچھی لگ رہی ہے مہندی"۔اس نے اس کی دل سے تعریف کی۔

"بس ایسے ہی کل لگوانے کا شوق ہوا تو میں جا کر لگوا آئی"۔یہ کہہ کر انٹر کام کی طرف اس کا ہاتھ بڑھا۔

"جائشہ کچھ بھی مت منگوانا۔اچھا چلو چھوڑو ان سب باتوں کو میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے میں تم سے ایک انتہائی ضروری بات کرنے آیا ہوں۔۔۔بیٹھو"۔اس نے یہ کہا وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"تمہید نہیں باندھوں گا۔۔۔میں فردوس آنٹی کو حویلی لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔!زندگی موت کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔اور جتنی جلدی ہو سکتا ہے میں ان کا مقام دلوانا چاہتا ہوں۔۔۔۔کیونکہ پہلے ہی ان کے ساتھ بہت زیادہ زیادتی ہو چکی ہے"۔عدن ٹھہر ٹھہر کر سنجیدگی بھرے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن بھائی مجھے اپنی ماں بہت عزیز ہے۔۔۔! میں اپنی ماں کو کسی بھی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی۔۔۔! پلیز آپ اس بات کو یہیں رہنے دیں"۔ وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

"جائشہ تم میری بات سمجھ نہیں رہی۔۔۔! میں انہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔! ہو سکتا ہے بابا کو کچھ احساس ہو جائے"۔ گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔ لہجہ تھوڑا دکھا ہوا تھا۔

"پلیز عدن بھائی ابھی اس چیز کا وقت نہیں ہے"۔ جائشہ التجائیہ انداز میں بولی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جب ملک دلاور کو پتہ چلے گا تو وہ اس کی ماں کو کسی بھی طریقے سے مروانے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گا۔ یہ سب کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ عدن نے اسے کافی تسلی بھی دی۔ لیکن وہ مان نہیں رہی تھی۔

اتنے میں رضا بخاری اندر داخل ہوا۔

عدن بڑی گرمجوشی سے اس سے ملا۔ جائشہ اور عدن کے چہرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کے چہرے پر ناقابل فہم تاثرات تھے۔

"کوئی ضروری میٹنگ چل رہی ہے تو میں چلا جاتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

"نہیں رضا صاحب مجھے آپ کی سخت ضرورت ہے۔۔۔! اپنی وائف کو سمجھائیں"۔ پھر عدن نے ساری بات اس کے گوش گزار کی۔ تو رضا بخاری نے بھی اس سے سو فیصد اتفاق کیا۔

رضا بخاری چلتا ہوا جائشہ کے قریب آیا۔

"ہم پر اعتماد کرو۔۔۔! اماں کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ ہم انہیں ان کا جائز حق دلوانا چاہتے ہیں۔۔۔! تم تو بڑی بہادر ہو تمہیں تو ہمارا ساتھ دینا چاہیے"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

رضا کا دل کٹ کر رہ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

Posted On Kitab Nagri

"اجازت دو اپنے بھائی کو۔۔! پلیز"۔رضا بخاری کے لہجے میں ریکویسٹ تھی۔وہ کہاں رضا بخاری کی کوئی بات ٹال سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔! جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی کریں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی سیٹ سے بے چینی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔تو رضا نے آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"اعتماد رکھو۔۔۔! رضا نے یہ کہا تو وہ بے ساختہ رونے لگ گئی۔

"میری ماں کو کچھ نہیں ہونا چاہیے نہیں تو میں آپ دونوں سے جواب مانگوں گی"۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔اب عدن آگے بڑھا اور اپنی بہن کو بہت زیادہ تسلی دی۔

"ویسے ماننا پڑے گا بخاری صاحب۔۔۔! جائشہ آپ کے ہی قابو میں آتی ہے"۔وہ اب ماحول کو تھوڑا نارمل بنانے کے لیے بولا۔تو رضا بخاری کھل کر مسکرایا۔

"رضا بخاری کو بھی آپ کی بہن نے ہی قابو کیا ہے کسی اور کے بس کی بات نہ تھی"۔وہ بھی دوبدو بولا تو جائشہ شرم سے سرخ پڑ گئی۔

"اپنے بھائی پر پورا اعتماد کرو۔۔۔! ابھی چلتا ہوں۔۔۔! فردوس آنٹی اور تسلیم آنٹی دونوں کو ساتھ لے کر جا رہا ہوں"۔وہ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر باہر نکل آیا۔وہ فردوس کو لینے آیا لیکن فردوس مان نہیں رہی تھی۔لیکن تسلیم اور عدن دونوں نے سمجھا بجھا کر اسے حویلی لے آئے۔

فردوس کو لگ رہا تھا کہ جیسے وہ آج پتھر کی ہو گئی ہے۔دل میں ہزار ہا خدشے اور وسوسے آ رہے تھے۔وہ شخص جس نے اس سے نکاح کر کے بھی اس کو رسوا کیا۔اس کی کونسا فطرت بدل جانی تھی۔

وہ حویلی پہنچا تو ملک دلاور حویلی میں ہی موجود تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا آپ سے کسی کو ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔پتہ نہیں آپ خوش ہوں گے یا غمزدہ"۔عدن مبہم انداز میں بولا تو ملک دلاور اس کی طرف پوری جان سے متوجہ ہوا تھا۔

"کس سے ملوانا چاہتے ہو۔۔؟ملک دلاور کو اب تجسس ہوا تھا۔

ان سے ملیئے یہ ہے فردوس آنٹی۔۔۔آپ کی اہلیہ۔۔۔اب پتا نہیں دوسری بیوی ہے کہ تیسری اب یہ تو آپ کو ہی پتہ ہو گا"۔عدن فردوس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے باپ کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا تو ملک دلاور کو ایسے لگا کہ جیسے اس پر کوئی آسمان گر گیا ہو۔

زمین آسمان کا آنکھوں کے سامنے گھومنا کیا ہوتا ہے یہ آج ملک دلاور کو صحیح معنوں میں پتہ چلا تھا۔کئی لمحوں تک تو وہ بول ہی نہ سکا ایسے جیسے قوت گویائی سے محروم ہو گیا ہو۔عدن بڑے غور سے اپنے باپ کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کیوں کیا مل کر خوشی نہیں ہوئی۔۔۔!یا صدمہ ہوا ہے؟"عدن اب چلتے ہوئے باپ کے بالکل قریب آ کھڑا ہوا اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا۔جبکہ تسلیم کے لبوں پر ایک ذہر خند مسکراہٹ تھی۔

"کون عورت ہے یہ۔۔؟میں اسے نہیں جانتا"۔ملک دلاور اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا اور عدن کو دیکھتے ہوئے بولا۔تو عدن کے لبوں کو بھی ایک زخمی مسکراہٹ چھو گئی۔

"کیا آپ اب بھی انکار کریں گے بابا۔۔۔!کیا آپ کو ذرا احساس نہیں جو کچھ آپ نے اس عورت کے ساتھ کیا۔۔۔!کیا کبھی ضمیر نے کچوکے نہیں لگائے"۔وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑی آہستگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کہنا کیا چاہتے ہو عدن۔۔۔! کسی بھی عورت کو میرے سامنے لا کھڑا کرو گے اور بولو گے کہ میں اسے اپنی بیوی تسلیم کروں تو ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔! ہٹو سامنے سے"۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگا لیکن عدن نے اپنے باپ کا بازو پکڑ لیا۔

"تو کیا آپ یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ فردوس آنٹی آپ کی بیوی ہے"۔ عدن غصے سے اپنے لب بھینچ کر باپ سے سوال کر گیا۔

"نہیں۔۔۔" وہ اب فردوس سے نظریں چراتے ہوئے بولا۔

"ملک دلاور کیا خدا کا ذرا سا بھی خوف نہیں ہے۔۔۔! کیا تمہیں قبر یاد نہیں ہے"۔ فردوس ملک دلاور کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے آرام سے بولی۔

بکواس بند کرو گھٹیا عورت۔۔۔! میرے امیج کو نقصان پہنچانے کے لیے تم طرح کی کئی عورتیں آئیں اور گئیں۔۔۔جتنے پیسے چاہیے میں تمہیں دینے کے لیے تیار ہوں لیکن یہ مجھ پر الزام لگانا بند کرو"۔ ملک دلاور نے جھوٹ بولنے کی انتہا کر دی تھی وہ بھی دیدہ دلیری سے۔

"تو آپ اس رشتے سے انکار کر رہے ہیں۔۔۔"۔ عدن بڑے ضبط سے بولا۔

"ملک دلاور تمہاری طرح کے انسان رات کے اندھیروں میں لڑکیوں کی زندگیاں برباد کرتے ہیں۔۔۔اور صبح کے اجالے میں بڑے پارسا بنے پھرتے ہیں۔۔۔! خدا کو کیا منہ دکھانا ہے۔۔۔! کچھ ذرا احساس نہیں"۔ تسلیم آپ بڑے دکھ سے بولی تھی۔ اتنے میں راشدہ بیگم بھی ادھر ہی آ گئی تھی اور صورت حال دیکھ کر بھونچکا کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا میں پھر بھی آپ کو ٹائم دے رہا ہوں کہ آپ اس نکاح کو تسلیم کر لیں۔۔۔۔!اور فردوس آنٹی سے معافی مانگ لیں"۔عدن اب بے بسی کی انتہا پر تھا۔وہ چاہتا تھا کہ اس کا باپ اپنے جرائم کو تسلیم کر لے لیکن ملک دلاور کا دل تو بالکل میلا ہو چکا تھا۔

"ملک صاحب کیا یہ سچ ہے"۔راشدہ بیگم کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"یہ سب میرے خلاف سازش ہے راشدہ۔۔۔۔! جھوٹ بول رہے ہیں یہ سب"۔

"آپ کی اس عورت سے اولاد ہے۔۔۔۔یہ کیسے جھوٹ ہو سکتا ہے"۔عدن اب ہلکا سا غراتے ہوئے بولا۔

"کسی کی بھی اولاد کو تم میری اولاد بنا دو گے تو کیا میں یہ بات مان لوں گا"۔ملک دلاور اب استہزائیہ ہنسا تھا۔

"ڈی این اے رپورٹ آنے کے بعد مانیں گے ناں"۔عدن باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تو ایک لمحے کے لیے کہ ملک دلاور گڑ بڑا کر رہ گیا۔

"چلیں آنٹی آپ تسلیم آنٹی کے کمرے میں رہیں۔۔۔۔اب بات ڈی این اے رپورٹ آنے کے بعد ہو گی"۔

عدن نے فردوس کو اشارہ کیا تو تسلیم فردوس کو لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔فردوس کے اندر آندھی اور طوفان جیسے جھکڑ چل رہے تھے کہ کیسا انسان ہے اتنے سالوں بعد بھی اس میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں آئی۔

"ملک صاحب مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ جیسے یہ عورت سچ کہہ رہی ہے اور عدن بھی سچ کہہ رہا ہے۔۔۔کیونکہ میں عدن کو جانتی ہوں وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا"۔راشدہ اب ملک دلاور کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"جاھل عورت تم بھی ان کی باتوں پر ایمان لے آئی ہو یہ میرے خلاف بہت بڑی اور گہری سازش ہے۔۔۔۔جس کا شکار عدن بھی ہو رہا ہے۔۔۔۔جیل سے رہا ہو کر آگیا ہوں اس لئے دشمنوں کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔۔اسی لئے انہوں نے دوسری چال چل دی۔۔۔!چلتا ہوں رات کو ملاقات ہو گی"۔یہ کہہ کر ملک

Posted On Kitab Nagri

دلاور وہاں سے اپنے ڈیرے کے لیے روانہ ہو گیا کیونکہ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس نئی پریشانی کو کیسے ہینڈل کرے۔

★********★**********★

عدن کمرے میں آیا تو مستجاب ابھی تک ہوسپیٹل میں ہی تھی۔بے ساختہ اس کو فون ملایا۔مستجاب جو اپنی چیئر پر پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔عدن کا فون آنے پر ایک دم چونکی۔

"گھر کیوں نہیں آئی"۔عدن بے چینی سے بولا۔

"ابھی ہوسپیٹل میں کچھ کام ہے اس لئے آج ذرا لیٹ آؤں گی تم کھانا کھا کر سو جاؤ"۔یہ کہہ کر مستجاب نے فون بند کر دیا۔اور دوسری طرف عدن موبائل کو کئی لمحوں تک ایسے غصے سے ایسے گھورتا رہا جیسے سارا قصور اس کا ہو۔وہ بے دلی سے فریش ہو کر بغیر کھانا کھائے ہی لیٹ گیا۔اس کا ذہن مختلف پریشانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔اپنے باپ کا رویہ اس کے لیے نہ قابل فہم تھا۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنے باپ کو کیسے قائل کرے کہ وہ اپنی ماضی میں کیے ہوئے گناہوں کو تسلیم کرے تاکہ ان کا کچھ تو ازالہ ہو۔

ادھر مستجاب بھی فون پر آنے والی دھمکیوں کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان تھی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے عدن سے دور جانا نہیں چاہتی تھی لیکن مسلسل آنے والی دھمکیوں سے وہ مجبور ہو کر رہ گئی تھی کہ اس کو سب سے پہلے عدن کی جان بچانی چاہیے۔کافی رات گئے وہ گھر آئی تو عدن کمرے میں موجود نہیں تھا۔ایک دم ہی پریشانی نے آن گھیرا۔تو عدن کا فون ملایا۔لیکن فون بھی کمرے میں موجود تھا۔اس نے بے چینی سے گیلری کا دروازہ کھولا لیکن عدن وہاں پر بھی موجود نہیں تھا۔سارا گھر چھان مارا۔پھر کچھ سوچتے ہوئے چھت پر

Posted On Kitab Nagri

گئی۔تو اس کو ایک سایہ سا نظر آیا۔عدن چیئر پر بیٹھا سگریٹ سے شغل فرما رہا تھا۔وہ غصے سے آگے بڑھی اور سگریٹ چھین کر نیچے پھینک دیا۔عدن نے حیرت اور غصے سے اسے دیکھا۔

"چلو نیچے"۔وہ اب غصے سے بولی۔

"اپنے کام سے کام رکھو مستجاب۔۔۔! مجھے ڈسٹرب مت کرو چپ کر کے جا کر سو جاؤ"۔وہ اب رکھائی سے بولا۔تو مستجاب کے اندر بہت کچھ زور سے ٹوٹا تھا۔بے ساختہ آنکھوں میں نمی سی آگئی۔اور وہ چپ کر کے سیڑھیاں اتر گئی۔دل تو کر رہا تھا کہ سارے جہان کو ہی آگ لگا دے۔لیکن اس کو ضبط کرنا تھا۔عدن اور اس کی ماں کی جان خطروں میں گھری ہوئی تھی۔اسے غصے سے بول کر عدن کے دل کو چین کہاں تھا لیکن وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح اپنے آپ کو سزا دیتا رہا۔

★*********★**********★

"فردوس تم پریشان نہ ہو اللہ تعالی بہتر انصاف کرنے والا ہے۔۔۔اللہ اس شخص کو ضرور سزا دے گا"۔تسلیم فردوس کو تسلی دیتے ہوئے بولی تو کئی آنسو ٹوٹ کر فردوس کی آنکھوں سے گرے تھے۔جن کو تسلیم نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔اتنے میں فردوس کے نمبر پر جائشہ کا فون آیا۔

"اماں آپ ٹھیک ہیں"۔جائشہ پریشانی سے بولی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں بیٹا تم پریشان مت ہونا"فردوس اسے تسلی دیتے ہوئے بولی۔

"ملک صاحب نے کچھ حقیقت تسلیم کی یا نہیں"۔جائشہ نے بے چینی سے سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"جن کے دل پر مہر لگ چکی ہو۔۔۔! وہ لوگ کہاں حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں"۔فردوس بڑے آرام سے بولی۔

"مجھے پہلے ہی یہی امید تھی اس لیے میں نے کبھی ان کے سامنے یہ حقیقت لانے کی کوشش ہی نہیں کی اماں۔۔۔! چلیں آپ پریشان نہ ہوں اللہ تعالی سب بہتر کرے گا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کئی لمحوں تک اضطرابی کیفیت میں رہی۔رضا بخاری کمرے میں داخل ہوا تو اس کو پریشان پایا۔

"کیا ہوا جائشہ آر یو اوکے"؟وہ چلتا ہوا اس کے قریب صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔تو وہ آنکھیں کھول کر رضا بخاری کو کئی لمحوں تک دیکھتی رہی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔! یہ کہہ کر وہ صوفے سے اٹھ گئی اور رضا بخاری کے کپڑے نکالنے لگ گئی۔

"آپ فریش ہو جائیں پھر بات کرتے ہیں"۔وہ رضا بخاری کو ٹراؤزر اور شرٹ پکڑاتے ہوئے بولی۔تو وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے کپڑے لے کر فریش ہونے چلا گیا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے کیوں اتنی پریشان ہو"۔رضا بخاری بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"میرا باپ کبھی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ میری ماں اس کی بیوی ہے اور میں اس کی بیٹی ہوں"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آئے تو رضا کا دل اندر سے کٹ کر رہ گیا۔

"وہ شخص ضرور تسلیم کرے گا یہ رضا بخاری کا تم سے وعدہ ہے"۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"کیا کریں گے آپ۔۔؟"وہ اب حیرانی سے رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا تم پریشان مت ہو اور اپنے ذہن پر زور مت ڈالو چپ کر کے سو جاؤ"۔رضا بخاری اب لائٹ سے انداز میں بولا تو جائشہ مزید پریشان ہو گئی۔

"پلیز ایسا ویسا کچھ کر کے اپنی جان کو خطرے میں مت ڈالیے گا۔۔۔! اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو آپ کی جائشہ زندہ نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔مجھے کچھ بھی کسی سے تسلیم نہیں کروانا۔۔۔پلیز رضا آپ کچھ بھی نہیں کریں گے"۔ جائشہ اب ڈرے ہوئے لہجے میں بولی تو رضا بخاری نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"میری جائشہ اتنی بزدل تو نہیں ہے جتنی ابھی ہو گئی ہے"۔رضا جائشہ کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا۔

"محبت کو کھونے کا ڈر ہمیں بزدل بنا دیتا ہے"۔وہ اب اپنے اندیشے کو اس کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے بولی۔

"محبت انسان کو بزدل نہیں بناتی۔۔۔! بلکہ محبت تو انسان کو بہادر بناتی ہے۔۔۔۔! میں تمہیں بہادر ہی دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔! یہ ڈری سہمی جائشہ مجھے منظور نہیں ہے"۔رضا اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کے اندر تک سکون اتر گیا۔جب کہ رضا بخاری کچھ سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔

★*****★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ساری رات دونوں کہاں سو سکے تھے۔عدن تو دس بجے ہی آفس کے لیے روانہ ہو گیا تھا جب کہ مستجاب ابھی تک سو رہی تھی۔عدن کا دل بہت بوجھل سا تھا۔دوپہر کو وہ جائشہ کی طرف چلا گیا۔

"بھائی آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔! کسی بھی قسم کی ٹینشن مت لیں"۔جائشہ عدن کی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر اندر سے کٹ کر رہ گئی۔

"پریشانی تو ہے ناں جائشہ۔۔۔!" یہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر ایک زخمی سی مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

"چلیں کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔!آج کا لنچ آپ کی بہن کی طرف سے"۔جائشہ گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولی۔تو عدن مسکرا دیا۔

"لنچ تو ہو گا لیکن میری طرف سے"۔عدن یہ کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں بھائی۔۔۔!اپنی بہن کو بھی خوش کر دیں"۔جائشہ ہنستے ہوئے بولی۔

"بہن کو بھی خوش کر لوں گا لیکن لنچ میری طرف سے ہو گا"۔وہ آفس سے باہر نکلتے ہوئے بولا۔اسی وقت رضا بخاری اندر داخل ہو رہا تھا جس سے عدن کافی گرم جوشی سے ملا تھا۔

"بیگم صاحبہ کدھر"۔وہ اب جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"دو تین گھنٹے تک آجاؤں گی۔۔۔!لنچ کے لئے جا رہی ہوں"۔وہ رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔!تم آرام سے جاؤ"۔رضا بخاری یہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گیا تو وہ عدن کے ساتھ گاڑی میں آبیٹھی۔پھر دونوں نے مل کر لنچ کیا۔عدن کو بھی بھوک لگی ہوئی تھی کیونکہ وہ رات سے بھوکا تھا۔دونوں بہن بھائی نے کافی ٹائم اکٹھے گزارا۔دونوں ہی کافی حد تک ریلیکس ہو گئے تھے۔عدن کی کسی بات پر جائشہ کھلکھلا کر ہنسی اسی وقت ارسلان کی گاڑی بھی وہاں کھڑی تھی۔کیونکہ ٹریفک سگنل کی وجہ سے گاڑیاں رکی ہوئی تھیں۔میر ارسلان نے اپنا موبائل نکال کر عدن کا نمبر ملایا۔

"کہاں ہو جگر۔۔۔!تم سے ملنا چاہ رہا تھا"۔میر ارسلان جائشہ کو اپنی آنکھوں میں فوکس کرتے ہوئے بولا۔جو مہرون کلر کے سوٹ اور حجاب میں بڑی پیاری لگ رہی تھی۔

"اس وقت تو بہت بزی ہوں۔۔۔!کل ملاقات ہو گی"۔عدن فون کان کو لگاتے ہوئے بولا۔

"کیا ضروری میٹنگ چل رہی ہے"۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں بہت ضروری۔۔"وہ جائشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے پھر ملاقات ہوتی ہے"۔یہ کہہ کر میر ارسلان نے فون بند کر دیا۔اس کے اندر مختلف قسم کے خیالات چل رہے تھے۔نہ وہ عدن پر شک کر سکتا تھا اور نہ ہی جائشہ پر کیونکہ دونوں ہی ایسے نہیں تھے۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنی گاڑی ان کے پیچھے لگا دی۔عدن نے جائشہ کو اس کے آفس کے سامنے اتارا۔اور اتارنے سے پہلے اپنے ساتھ لگا کر اس کے سر پر بوسہ دیا۔تو جائشہ نے بھی عدن کے ماتھے پر اور گالوں پر پیار کیا۔تو میر ارسلان کے اندر آندھی اور طوفان جیسے جھکڑ چلنے لگے۔بے شک وہ اس کو اپنی بہن کہتا ہے لیکن اس کی سگی بہن تو نہیں ہے ناں۔۔۔۔مختلف سوچیں میر اارسلان کے ذہن کو پاگل کر رہی تھیں۔

آج اس نے روحی کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا تھا لیکن وہ اس چکر میں یہ سب بھول ہی گیا۔وہ گھر آیا تو روحی اسے غصے سے دیکھنے لگ گئی۔

"آئی ایم رئیلی ویری سوری ایک ضروری میٹنگ تھی جس میں بزی تھا"۔میر ارسلان شرمندگی سے بولا۔

"ضروری میٹنگ میں بزی تھے یا کسی کے ضروری خیالوں میں بزی تھے"۔روحی اب طنزیہ بولی۔

کتنے دنوں بعد وہ میر ارسلان کی پسند کے کپڑوں میں دل لگا کر تیار ہوئی تھی۔

"روحی میرا دماغ مت خراب کیا کرو"۔وہ غصے سے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔اور روحی اپنے آپ کو کوسنے لگ گئی۔

★*******★***********★

مستجاب اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔کہ ایک برقعہ پوش مریض بن کر اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

اور اس کو فون پکڑا یا۔

"یہ کچھ کاغذات بھیجے ہیں ان پر سائن کر دو"۔ مستجاب نے حیرت سے فون سنا اور اس برقع پوش عورت کے ہاتھوں سے کاغذات لیے۔کاغذات کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"یہ کیا بکواس ہے"۔اس نے کاغذات اٹھا کر نیچے پھینک دیے۔

"یہ بکواس نہیں ہے اگر عدن کی اور اپنی ماں کی زندگی چاہتی ہو تو تمہیں عدن سے علیحدگی اختیار کرنی ہو گی۔۔۔ اور ان خلع کے پیپر زپر سائن کرنے ہوں گے"۔وہ عورت پر اسرار انداز میں بولی تو مستجاب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

"میں نے کہا ناں کہ میں لندن چلی جاؤں گی۔۔۔ پھر سب فضولیات کا کیا فائدہ ہے میں ان پیپر زپر کسی بھی صورت سائن نہیں کروں گی"۔وہ اٹل انداز میں بولی یہ سوچ کر ہی اس کی جان نکل گئی کہ وہ عدن سے علیحدگی اختیار کرے گی۔

"سائن تو تمہیں کرنے ہوں گے۔۔۔! یہ پیپر میں تمہارے بیگ میں رکھ رہی ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ عورت اس کے بیگ میں پیپر رکھنے لگ گئی۔مستجاب نے وہ پیپر چھین کر پھاڑ دیے۔وہ عورت ہنسنے لگ گئی۔

"بہت محبت کرتی ہو اپنے شوہر سے۔۔۔۔ ہمیں یہ بات پتہ ہے۔۔اس لئے ہم نے ان پیپرز کی کاپیاں بنوائی ہیں ۔۔۔بے فکر رہو"۔وہ عورت مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم کون ہو۔۔۔؟کس نے بھیجا ہے کیوں ہم میاں بیوی کو علیحدہ کرنا چاہتے ہو"۔ مستجاب اب بے بسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت کے دشمن ہیں ہم۔۔۔! تم دونوں کی محبت ہضم نہیں ہو رہی ہم سے۔۔۔۔بس یہ سمجھ لو۔۔۔اور اگر ان پر سائن نہیں کیے یہ تو تمہاری ماں کی زندگی کی ضمانت تو ہم نہیں دے سکتے ایک گولی کی مار ہے تمہاری ماں"۔ وہ عورت اب سفاکی سے بولی تو مستجاب کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا۔

"خدا کا واسطہ ہے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔! کیا بگاڑا ہے میں نے تم لوگوں کا"۔ مستجاب اب ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"ہم پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا اس لیے اپنی انرجی کو ضائع مت کرو لڑکی۔۔۔۔یہ میں تمہارے بیگ میں رکھ رہی ہوں۔۔۔ان پر سائن کر دو۔۔۔اور واپس لندن چلی جاؤ اتنی خوبصورت ہو کوئی نہ کوئی تو مل ہی جائے گا۔۔۔۔بس عدن کی جان چھوڑ دو"۔ یہ کہہ کر وہ عورت کمرے سے باہر نکل گئی۔اور مستجاب ٹیبل پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔زندگی میں اس نے اپنے آپ کو اتنا بے بس کبھی بھی محسوس نہیں کیا تھا۔

★*******★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مستجاب نے اپنی ماں سے لندن جانے کی بات کی تو وہ تو کافی حیرت کا شکار ہوئی۔

"بیٹا میں ابھی نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔! ابھی فردوس کا معاملہ درپیش ہے۔۔۔! اس سے ذرا فارغ ہو جاؤں پھر کچھ سوچتی ہوں۔۔۔۔تم عدن کے ساتھ چکر لگا آؤ"۔ وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولی جس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں مما میں عدن کے ساتھ نہیں آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں پلیز۔۔۔میرے ساتھ چلیں"۔وہ ماں کے سینے سے لگتے ہوئے بولی۔

"کیا بات ہے مستجاب تم کافی پریشان لگ رہی ہو کیا عدن کے ساتھ کوئی لڑائی ہوئی ہے"۔تسلیم اب پریشانی سے بولی۔

"نہیں مما بس میں ادھر کی روٹین سے تنگ آگئی ہوں۔۔۔لائف میں کچھ چینج چاہتی ہوں۔۔۔آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا"۔وہ بے چینی سے بولی۔

"مجھے لگتا ہے کہ جیسے کوئی بات ہے۔۔۔!تم تو عدن کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہتی۔۔۔ایسا کیا ہو گیا ہے جس سے تم تنگ پڑ گئی ہو"۔وہ اب اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کی اور اپنی ٹکٹ کنفرم کروا رہی ہوں بس۔۔۔مجھے کچھ نہیں سننا اور نہ ہی کچھ کہنا ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔اور تسلیم بیگم کافی لمحوں تک پریشان کھڑی رہی۔

"میری اور مما کی ٹکٹس کنفرم کروا دو عدن۔۔۔میں اب مزید یہاں پر نہیں رہنا چاہتی"۔عدن اپنے آفس کی فائلیں دیکھ رہا تھا۔اس کی بات کو سن کر ایک دم ہی پریشانی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔کئی لمحوں تک تو وہ اسے دیکھتا رہا۔پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"آر یو سیریس"۔وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں سنجیدہ ہوں مذاق نہیں کر رہی"۔وہ اب اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولی۔

"ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے بغیر ہی لندن جانا چاہتی ہو"۔وہ پریشانی سے بولا۔

"بس میرا دم گھٹتا ہے یہاں۔۔۔!میں مزید یہاں پر نہیں رہنا چاہتی"۔وہ اپنا چہرہ موڑتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے بغیر رہ لو گی"۔عدن غصے اور صدمے کی ملی جلی کیفیت سے بولا۔

"ہاں رہ لوں گی۔۔۔۔ کتنی دفعہ بولوں"۔وہ اب چیختے ہوئے بولی۔تو عدن کئی لمحوں تک اپنی جگہ جم سا گیا تھا۔

"تم ہوش میں تو ہو۔۔۔!کیا پاگل پن ہے"۔وہ اب اس کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔

"میں ہوش میں ہی ہوں عدن۔۔۔۔پلیز میری جان چھوڑو"۔وہ اس کے ہاتھ جھٹک کر اس سے دور جا کھڑی ہوئی۔تو عدن مزید شاک میں چلا گیا۔

"اتنی تنگ پڑ گئی ہو مجھ سے کہ اب مجھ سے جان چھڑوانا چاہتی ہو"۔عدن صدمے سے بولا۔

"تمہاری ہر وقت کی پابندیوں سے تنگ آ گئی ہوں۔۔۔یہ پہنو وہ نہ پہنو۔۔۔۔میں آزادی سے جینا چاہتی ہوں"۔وہ اب اپنے دل پر جبر کرتے ہوئے سخت لہجے میں بولی۔تو کچھ لمحوں تک تو عدن بول ہی نہ سکا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہاری اور آنٹی کی ٹکٹ کنفرم کروا دیتا ہوں۔۔۔۔!کوئی زبردستی نہیں۔۔۔اگر تم ادھر نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔تو میں تمہیں اپنے ساتھ زبردستی باندھ کر نہیں رکھوں گا"۔عدن یہ کہہ کر غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔جبکہ مستجاب کا دل کیا کہ وہ اپنی بے بسی پر چیخیں مار مار کر روئے۔لیکن وہ ایسا بھی نہیں کر سکتی تھی۔کئی لمحوں تک وہ گھٹ گھٹ کر روتی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یا اللہ میری مدد کر میں اس شخص سے ایک لمحے کے لئے بھی دور نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔مجھے اس کی زندگی بھی عزیز ہے"۔خدا کے آگے گڑگڑاتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دوسری طرف عدن کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مستجاب کو اچانک کیا ہو گیا ہے۔لیکن وہ ایک فیصلے پر پہنچ کر مطمئن ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

ملک دلاور آج اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔کہ ایک گاڑی مسلسل اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ایک سنسان جگہ پر جا کر اس کی گاڑی کو تین چار گاڑیوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا۔

"ان پر فائرنگ کھول دو"۔ملک دلاور نے چیختے ہوئے حکم دیا۔تو اس کے گارڈز نے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔اتنے میں ملک دلاور کے موبائل پر بیل ہوئی۔

"آپ کے تین چار گارڈ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔اس لیے اگر اپنی جان پیاری ہے تو چپ چاپ گاڑی سے باہر نکل آئیں"۔فون پر دوسری طرف سے کہا گیا تو ملک دلاور نے اپنے گارڈ کو فائرنگ کرنے سے روک دیا اور چپ چاپ گاڑی سے باہر نکل آیا۔ان میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور ملک دلاور اور اس کے گارڈ کو لے کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھے۔

"کون ہو تم لوگ اور مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو"۔ملک دلاور ان کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولا۔

"یہ ہم بتانے کے پابند نہیں ہیں کہ ہم کون ہیں۔۔۔؟اور کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔!یہ آپ کو پتہ چل جائے گا۔۔۔اور کس مقصد کے لئے لے کر جا رہے ہیں۔۔۔یہ بھی آپ کو پتہ چل جائے گا بے فکر رہیں"۔ان میں سے ایک آدمی بولا۔تو ملک دلاور چپ کر گیا۔

اس کو ایک نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔کافی دیر انتظار کے بعد آنے والے کو دیکھ کر ملک کا دلاور کافی اچھنبے کا شکار ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسے مزاج ہیں ملک صاحب"۔رضا بخاری چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"تم تمھاری جرات کیسے ہوئی مجھے اغوا کروانے کی"۔ملک دلاور غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کی کیسے جرات ہوتی ہے لوگوں کو دھمکیاں دینے۔۔۔کبھی میری بیوی کی گاڑی پر فائرنگ کرواتے ہیں کبھی میری گاڑی پر فائرنگ کرواتے ہیں کبھی میرے بچے کو مارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔۔۔یہ بزدلانہ اقدام ہیں۔۔۔جو مرد ہوتا ہے وہ سامنے سے وار کرتا ہے جیسے آج میں نے آپ کو اٹھوایا۔۔۔اور آپ کے سامنے بھی حاضر ہوں"۔رضا بخاری بڑے آرام سے اپنی عینک کا فریم اتار کر اسے پھونک مارتے ہوئے بولا۔

"کیا چاہتے ہو۔۔۔؟"ملک دلاور اب سنجیدگی سے بولا۔

"گڈ کوئسچین۔۔۔!آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایک اور بھی رشتہ میرا آپ سے نکلتا ہے۔۔۔سسر صاحب"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر ملک دلاور کے سر پر تو جیسے بم ہی پھوڑ دیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔"۔وہ حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت سے بولا۔

"رشتے میں آپ میرے سسر لگتے ہیں۔۔۔بدقسمتی سے میری بیوی جائشہ کے آپ باپ لگتے ہیں"۔رضا بخاری ناگواری سے بولا۔

"یہ جھوٹ ہے"۔ملک دلاور غصے سے بولا۔

"کیا آپ نے آنٹی فردوس کو اغوا نہیں کیا تھا۔۔۔اور پھر ان کے ساتھ نکاح اور وہ بھی خفیہ۔۔۔پھر اپنے آنے والے بچے کو مارنے کی پلاننگ۔۔۔لیکن آپ بھول گئے سسر صاحب۔۔۔ایک اللہ کی پلاننگ ہوتی ہے۔۔۔اور اس کی پلاننگ سب پلاننگز پر بھاری پڑ جاتی ہے۔۔۔فردوس آنٹی کی بیٹی ہے جائشہ۔۔۔اور

Posted On Kitab Nagri

آپ کی ان چاہی بیٹی۔۔۔۔۔اور میرا آپ کو اغوا کرنے کا یہ مقصد ہے کہ آپ دنیا کے سامنے اس نکاح کو اور اپنی بیٹی کو تسلیم کریں۔۔۔۔ سمپل سی بات ہے"۔رضا بخاری ملک دلاور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"مجھے کیا پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔۔تم جو بھی مجھ سے منوانا چاہو گے میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔۔نہیں تسلیم کرتا میں اس بات کو جاؤ جو کرنا ہے کر لو"۔ملک دلاور اکڑتے ہوئے بولا۔تو رضا بخاری کہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"بڑے بڑے گھٹیا لوگ دیکھے ہیں لیکن آپ سے کم"۔یہ کہہ کر رضا بخاری نے کچھ تصویریں ملک دلاور کے سامنے پھینکیں۔

"اپنی عزت کا جنازہ نکلتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتے تو اپنے گناہوں کو تسلیم کر لیں سسر صاحب۔۔۔نہیں تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں بچیں گے"۔رضا بخاری اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔ملک دلاور کی جب تصویروں پر نگاہ پڑی تو اس کی پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔

"آج کل کے زمانے میں اس طرح کی تصویریں بنانا کون سا مشکل کام ہے"۔ملک دلاور اب اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے رضا بخاری نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا۔تو اس نے سامنے لگی دیوار پر ایل ای ڈی پر ایک ویڈیو پلے کی۔جو کہ ملک دلاور کی تیسری بیوی کے ساتھ تھی۔

"ملک صاحب آپ کو دنیا کے سامنے مجھے بیوی تسلیم کر لیں"۔ایک بہت ہی مشہور اداکارہ ملک دلاور کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے چھوڑو اس دنیا کو۔۔۔ تمہیں سارا کچھ تو فراہم کر رہا ہوں۔۔۔ جتنی دولت چاہتی ہوں لے لو بس مجھے خوش رکھو"۔ملک دلاور خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

تو رضا بخاری نے ویڈیو بند کروا دی۔

"اگر یہ ویڈیو وائرل ہو گئی تو کافی ہٹ ہو جائے گی۔۔۔! کیا خیال ہے۔۔۔۔ایک شریف عورت کو دنیا کے سامنے اپنی بیوی تسلیم کریں گے یا اس طرح کی ایک کوٹھے سے اٹھی ہوئی عورت کو۔۔۔ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔اور رضا بخاری کو کبھی کمزور سمجھنے کی غلطی مت کیجئے گا۔۔۔اگر مجھے یا میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو مجھے آپ کو مروانے میں ٹائم نہیں لگے گا۔۔۔ میں دھمکی نہیں دیتا سیدھا عمل کرتا ہوں۔۔۔آج رات تک اس بات کو تسلیم کر لیں نہیں تو وہ بدنامی ہو گی کیا آپ کے خاندان کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہے گی"۔رضا بخاری ملک دلاور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غراتے ہوئے بولا۔تو ملک دلاور کے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔

"کتنے گھٹیا ہو تم لوگ اپنی بیٹی پر ہی حملے کرواتے رہے۔۔۔یہاں تک کہ اس کو اغوا کر کے اس کی عزت بھی خراب کرنے کی کوشش کی۔۔۔! شاید ضمیر ہے ہی نہیں۔۔۔آپ جا سکتے ہیں"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر اپنے آدمی کو اشارہ کیا۔تو وہ ملک دلاور کو لے کر باہر نکل گیا۔

"اور ہاں ایک اور بات آپ کی تیسری بیوی ہمارے قبضے میں ہے۔۔۔اگر ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو ٹی وی پر اس کا انٹرویو چلا دوں گا"۔رضا بخاری دھمکی آمیز انداز میں بولا۔تو ملک دلاور اپنے دانت کچکچا کر رہ گیا زندگی میں اس نے کبھی اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ اب کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★********★********★

مجھے شاخ شاخ سے توڑنا

پھر پیچ پیچ سے جوڑنا

یہ ادا ادا بھی کمال ہے

یہ سزا سزا بھی کمال ہے

یہ شام کے دھندلکے تو

اور قطرہ قطرہ سی بارش

مجھے پیاس پیاس میں ڈال کے

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

پھر دشت دشت میں چھوڑنا

یہ اداس اداس اداسیاں

اور دور دور کی دوریاں

مجھے اشک اشک بکھیر کے

پھر ہنس ہنس کر سمیٹنا

یہ آگ آگ کا کھیل ہے

اسے روز روز نہیں کھیلنا

مجھے ورق ورق کھولنا

پھر حرف حرف پہ سوچنا

Posted On Kitab Nagri

یہ جفا جفا کے راستے

اور وفا وفا کی منزلیں

مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کے ڈھونڈنا

پھر چھوڑ چھوڑ کے چھوڑنا

وہ چہرہ چہرہ حجاب ہے

میرے درد درد کا علاج ہے

یہ ادا ادا بھی کمال ہے

یہ سزا سزا بھی کمال ہے

Posted On Kitab Nagri

عدن حیدر مستجاب کے بغیر سانس بھی نہیں لینا چاہتا تھا۔لیکن وہ اسے مجبور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

اسے آج اپنے دادا کی بڑی یاد آئی تھی جنھوں نے اس سے یہ بولا تھا کہ تم جس سے محبت کرتے ہو اسے کبھی مجبور مت کرنا۔وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اس کی محبت میں کہاں کمی رہ گئی ہے جو مستجاب اسے چھوڑ کر جا رہی ہے۔

ایک دل کیا کہ اسے اپنے ساتھ باندھ لے لیکن وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو مستجاب ابھی ہوسپیٹل میں ہی تھی۔وہ الماری سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا کہ کپڑے نکالتے ہوئے کچھ کاغذات نیچے گر گئے۔جو اس نے اٹھا کر ادھر ہی رکھنا چاہے لیکن کھول کر دیکھنے لگ گیا۔جوں جوں وہ کاغذات دیکھتا جا رہا تھا۔اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے۔آنکھوں میں تحیر سا سمٹ آیا۔ایک دم ہی گھٹن کا احساس ہوا تو اس نے اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے۔

ایسا کیا ہو گیا کہ۔وہ خلع کے پیپرز کو دیکھ کر دیوار کو مکہ مارتے ہوئے بولا۔دل تو کر رہا تھا کہ مستجاب کا حشر کر دے۔گاڑی کی چابی اٹھا کر وہ ہاسپٹل کے لئے روانہ ہو گیا۔مستجاب ڈاکٹرز کے پاس بیٹھ کر کچھ اہم امور پر بات کر رہی تھی۔کہ اچانک عدن کی کمرے میں آمد ہوئی۔عدن کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سرد تھے۔

"پھر بات کرتے ہیں"۔وہ ڈاکٹرز کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اگر یہاں رہنا نہیں ہے تو چھوڑو اس ہاسپٹل کو یہ ڈرامے کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔عدن آنکھوں میں شعلے لئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے بڑے غور سے اسے دیکھا۔عدن کی آنکھوں کے سرد پن نے اسے اندر تک ہلا کر رکھ دیا۔

"جب تک یہاں ہوں۔۔۔اپنا فرض انجام دیتی رہوں گی"۔وہ اپنی سیٹ سے اٹھتے ہوئے نرم لہجے میں بولی۔تو عدن کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ٹکٹ کنفرم کروا چکا ہوں جانے کی تیاری کر لو۔۔۔کوئی فرض بھی تمہارے اوپر فرض نہیں ہے"۔غصے سے یہ کہتے ہوئے عدن نے ٹکٹ اس کے منہ پر دے ماری۔ جس پر مستجاب کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔ اس کو لگا کہ عدن کے اس طرح کے رویے کی وجہ سے اس کا سانس لینا دشوار ہو جائے گا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا"۔وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی۔تو عدن کا دل کیا کہ اس سے پوچھے یہ کون سا طریقہ ہے کسی کو بیچ راہ میں چھوڑ کر جانے کا۔۔۔اپنا عادی بنا کے ایک دم سے بچھڑ جانے کا۔۔یہ لڑکی اس کی سانسوں میں بستی تھی اس کی سانسیں چھیننے پر تلی ہوئی تھی۔عدن نے جس انداز سے اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں ہزار ہا شکوے تھے۔

ایک دم سے ہی مستجاب نے منہ پھیر لیا تو عدن دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور مستجاب کے رکے ہوئے آنسو تیزی سے آنکھوں سے رواں ہوئے تو وہ ہچکیوں سے رودی۔میں کیسے تمہیں بتاؤں تم مجھے میری خواہشوں سے زیادہ عزیز ہو۔۔۔تمہاری زندگی میرے لیے ہر چیز سے زیادہ اہم ہے۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی کہ ڈاکٹر فروا ایک دم سے کمرے میں داخل ہوئی اور اسے ایسے روتے دیکھ کر ششدر سی رہ گئی۔

"کیا ہوا ہے مستجاب ایسے کیوں رو رہی ہو"۔وہ پریشانی سے بولی۔تو مستجاب ایک دم سے آنسو صاف کرنے لگ گئی۔

"کچھ نہیں ایسے ہی بس دل بھر آیا"۔وہ اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے بولی۔

"عدن بھائی بھی غصے سے باہر نکلے ہیں کیا کوئی لڑائی ہو گئی ہے"۔وہ نرم لہجے میں استفسار کرنے لگی۔

"نہیں بس تھوڑی سی جھڑپ ہوئی ہے اور کچھ نہیں"۔ مستجاب نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ چھوٹی سی جھڑپ نہیں لگ رہی مستجاب"۔یہ کہتے ہوئے اس کی نگاہ ٹیبل پر گئی۔تو وہ ٹکٹ اٹھا کر دیکھنے لگ گئی۔

"یہ کیا تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔! تمیں پتا ہے کہ تم تمہاری اس ہاسپٹل کو کتنی ضرورت ہے۔۔۔! اس ہاسپٹل کو تعمیر کرنے میں کتنی محنت لگی ہے اور تم اسے ایسے چھوڑ کر کہاں جا رہی ہو"۔ڈاکٹر فروا حیرانی سے بولی۔

"میں کونسا ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں۔۔۔! آجاؤں گی"۔

وہ اب ٹکٹ اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے بولی۔

"عدن بھائی کیسے رہیں گے تمہارے بغیر۔۔۔! شاید اسے لیے تم پر غصہ ہیں"۔وہ افسوس بھرے انداز میں بولی۔تو مستجاب چپ کر گئی کیونکہ اس سوال کا جواب تو اس کے پاس موجود نہیں تھا۔

★*************★***********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج جائشہ کو رضا بخاری سارا دن ہی نظر نہ آیا تو ایک بے چینی نے دل کو آن گھیرا۔کئی دفعہ فون ملایا لیکن رضا بخاری نے کال بھی اٹینڈ نہ کی۔تو اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔

وہ آٹھ بجے کا پروگرام کر کے دفتر سے نکل رہی تھی کہ رضا بخاری کی آمد ہوئی۔بلیک شلوار قمیض میں وہ گاڑی سے باہر نکلا تو جائشہ کی ہارٹ بیٹ ایک دم سے تیز ہوئی۔کیونکہ وہ اس رنگ میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔

ایک دم سے غصے نے بھی آن گھیرا۔رضا بخاری چلتا ہوا اس کے قریب آیا لیکن اس نے منہ پھیر لیا۔

"لگ رہا ہے موسم کافی ابر آلود ہے"۔رضا بخاری اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کون سا طریقہ ہے غائب ہونے کا صبح سے کتنی دفعہ فون کر چکی ہوں لیکن مجال ہے سوائے ایک دفعہ کے جو فون اٹینڈ کیا ہو۔۔۔میں آپ سے بالکل بھی بات نہیں کروں گی"۔یہ کہہ کر وہ چلتی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔جہاں مدثر بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"چلو مدثر"۔وہ رضا بخاری کو غصے سے گھورتے ہوئے مدثر سے مخاطب ہوئی۔تو ایک مسکراہٹ رضا کے لبوں کو چھو گئی۔وہ اپنا سر جھٹکتا ہوا آفس میں داخل ہوا۔جائشہ غصے سے پیچ و تاب کھاتی ہوئی گھر پہنچی۔

"یعنی میری پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔میرا غصہ کرنے پر کیسے مسکراہٹ اچھال کر اندر چلے گئے۔۔۔!میں بھی اب نہیں مانوں گی"۔وہ غصے سے اپنے آپ سے ہی باتیں کر رہی تھی۔

"باجی کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہیں"۔کومل جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو جائشہ نے اپنے منہ کے زاویے نارمل کیے۔

"نہیں بس ایسے ہی ایک کپ چائے کا تو بنا دو کومل۔۔۔جواد بھائی آئے ہیں کہ نہیں"۔وہ کومل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہ تو ابھی نہیں آئے تو آپ کھانا کھا کر چائے پیجیے گا"۔کومل جائشہ کو دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی۔

"کھانے کو دل نہیں کر رہا تم ایک کپ چائے کا بنا کر میرے کمرے میں لے آؤ"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔تھوڑی دیر بعد رضا بخاری بھی گھر آگیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو وہ چائے پی رہی تھی۔رضا بخاری نے ایک دم سے کپ اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔؟"وہ رضا بخاری کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں کھانے کا بول کر آیا ہوں کھانا لگ چکا ہے چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں"۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں کھانا کھانا آپ جا کر کھا لیں۔۔۔جدھر آوارہ گردی کرنے گئے ہوئے تھے۔۔۔ادھر سے کیا کھانا نہیں ملا"۔وہ اب غصے سے بولی تو رضا بخاری مسکرانے لگ گیا۔جائشہ کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگ گئی۔

"کیا زیادہ اچھا لگ رہا ہوں"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے ایک زبردست قسم کی گھوری اس پر ڈالی۔اور اپنے دل کو سختی سے ڈپٹا۔جو رضا کو دیکھ کر بے اختیار ہوتا تھا۔

"بات مت کریں مجھ سے میں آپ سے سخت قسم کی ناراض ہوں"۔وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔

"یار سخت قسم کی بھوک لگی ہوئی ہے۔۔۔!ناراضگی بعد کے لئے رکھ لو میں تمہیں ٹھہر کے منا لوں گا۔۔۔!چلو آؤ"۔یہ کہہ کر وہ ہاتھ پکڑ کر ڈائننگ ٹیبل پر لے آیا۔

"کھانے سے کیا ناراضگی چلو اب شاباش کھانا شروع کرو"۔رضا بخاری اسے پیار سے دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں بولا تو وہ چپ کر کے کھانا کھانے لگ گئی۔کیونکہ بھوک تو اسے بھی لگی ہوئی تھی۔کھانا کھا کر وہ کمرے میں جانے لگا تو رضا بخاری کے موبائل پر بیل ہوئی۔تو وہ ایکسکیوزمی کہتے ہوئے موبائل لے کر سائیڈ پر چلا گیا۔جس پر جائشہ کو مزید غصہ آنے لگا۔تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور کمبل منہ تک اوڑھ کر لیٹ گئی۔

"سو گئی ہو کیا۔۔؟تھوڑی دیر بعد رضا بخاری اس کے ساتھ بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بولا اور اس کے منہ سے کمبل کو ہٹایا۔

"مجھے آپ سے بات بھی نہیں کرنی"۔وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔

"لیکن مجھے تو بات بھی کرنی ہے اور۔۔۔!یہ کہتے ہوئے رضا بخاری نے اسے اپنی باہوں کے حلقے میں لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔اتنا بھی کوئی کسی کو ستاتا ہے"۔"جتنا تم ستا رہی ہو"۔اگلی بات اس کی رضا بخاری نے مکمل کی۔تو جائشہ کے تو گویا سر پر لگی اور تلووں پر بجھی۔

"میں آپ کو ایسا نہیں سمجھتی تھی۔۔۔آپ بھی بڑی چیز ہیں رضا صاحب۔۔۔۔!کہاں تھے آج سارا دن"۔وہ مخصوص بیویوں والے انداز میں بولی۔

"تمہارے آس پاس ہی تو تھا۔۔۔۔!کیا محسوس نہیں کیا مجھے"۔رضا اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

"میرے ساتھ یہ تھرڈ کلاس قسم کی ڈائلاگ بازی مت کریں۔۔۔بات کو گھمائیں مت میرے سوال کا جواب دیں نہیں تو مجھ سے دور رہیں"۔جائشہ غصے سے بولی۔

"میرے جذبات کو ڈائیلاگ بازی کا نام دے رہی ہو ظالم لڑکی۔۔۔یار ایک بہت ضروری کام سے گیا تھا۔۔۔کل تک کا انتظار کر لو تمہیں پتا چل جائے گا کہ آج میں کس سلسلے میں بزی تھا۔۔۔!اس لیے اب بحث مت کرو۔۔۔اور مجھے سکون لینے دو۔۔۔۔جو مجھے تمہاری قربت میں ہی ملے گا"۔رضا بخاری نے یہ کہتے ہوئے اس نے جائشہ کو پیار سے اپنے ساتھ لگایا لیکن جائشہ کا دل مطمئن نہیں ہو سکا۔

"ایک صحافی کو مطمئن کرنا بڑا مشکل کام ہے"۔رضا بخاری مسکراتے ہوئے بولا۔تو وہ بھی مسکرانے لگ گئی۔

"شکر ہے خدایا۔۔۔!چہرے پر کچھ مسکراہٹ تو آئی۔

"واقع ہی میرا دل مطمئن نہیں ہو سکا۔۔۔۔آج آپ اتنے اچھے لگ رہے تھے۔۔۔۔عجیب وغریب وہمے آنے لگتے ہیں"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔!مجھ پر پورا اعتماد رکھو۔۔۔!کسی اور کی طرف دیکھنا گناہ سمجھتا ہوں"۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پر تو پورا اعتماد ہے۔۔۔لیکن آج کل کی لڑکیوں پر نہیں"۔وہ رضا کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"کوئی انسان اس وقت تک خراب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خود نہ چاہے۔۔۔!اس بات کو ذہن میں بٹھا لو"۔رضا اس کے چہرے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے بولا۔تو جائشہ کچھ حد تک مطمئن ہو گئی۔

★********★*********★

عدن حیدر پوری رات کمرے میں نہ آیا تو مستجاب تو کانٹوں پر لوٹنے لگ گئی۔ایک دم سے دل کا درد بڑھا تو وہ بے ساختہ اپنے سینے کو مسلنے لگ گئی۔ساری رات وہ بھی نہ سو سکی تھی۔عدن حیدر فام ہاؤس میں بیٹھ کر خود کو جلا رہا تھا۔دل تو کر رہا تھا کہ سارے جہان کو آگ لگا دے۔

مسئلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراؤ مجھ سے
اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کر دو

اپنے غم سے کہو ہر وقت میرے ساتھ رہے
ایک احسان کرو اس کو مسلسل کر دو

Posted On Kitab Nagri

فجر کی اذانوں کی آواز کانوں میں پڑی تو بے ساختہ اٹھ کر وہ وضو کرنے لگ گیا اور خدا کے حضور جھک کر اپنی بے چین دل کو چین دینا چاہا۔ لیکن چین تو اس کا حویلی میں تھا۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو کئی آنسو بے اختیار آنکھوں سے نکل آئے۔ "اگر اس نے مجھے چھوڑنا ہی تھا تو کیوں اتنی محبت میرے دل میں ڈالی۔ کہ کہ وہ نظر نہ آئے تو سانس بھی بوجھ لگنے لگتی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ میں کیسے جیوں گا۔۔۔ لیکن جینا تو ہے کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا۔۔۔ اور مستجاب عدن حیدر بھی زندہ رہ کر دکھائے گا"۔ کتنی دیر تک خدا سے گلے شکوے اور دعائیں کرنے کے بعد وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر حویلی کے لئے روانہ ہوا۔ آج اس کو اپنے دادا کی بھی بڑی یاد آئی تھی۔ جو ہمیشہ مشکل وقت میں اس کی ڈھارس بنتے رہتے تھے۔ حویلی میں داخل ہوا تو لاؤنج میں دادا کی تصویر پر نظر پڑی۔

"آپ کی لاڈلی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے دادا۔۔۔! اگر روک سکتے ہیں تو روک لیں اسے"۔ وہ دادا کی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔ اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دل تو نہیں کر رہا تھا کمرے میں جانے کو لیکن وہ پھر بھی چلا گیا۔ مستجاب جائے نماز پر آڑی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا اگر بیڈ پر لیٹ گیا۔ کتنے ہی لمحے اس کے وجود میں حرکت نہ ہوئی تو وہ بے ساختہ تشویش سے اس کی طرف بڑھا۔ اس کو سیدھا کیا۔ تو ایک دم سے مستجاب کی آنکھ کھلی۔ تو بے اختیار عدن کے سینے سے آ لگی۔

"کہاں تھے تم۔۔۔؟ ساری رات گزر گئی ہے"۔ وہ روتے ہوئے بولی تو عدن اس کی کیفیت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"میرے ساتھ یہ ڈرامے بازی مت کرو مستجاب۔۔۔! تنگ آ گیا ہوں میں ان سب سے"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو اپنے سے دور دھکیلا اور جا کر بیڈ پر لیٹ گیا۔ کئی لمحوں تک تو مستجاب ششدر سی بیٹھی رہ گئی۔ پھر

Posted On Kitab Nagri

غصے سے اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔عدن کا دل کیا کہ وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے لیکن اپنی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

نیند تو کانٹوں کے بستر پہ بھی آ جاتی ہے
تیری آغوش میں ہو سر یہ ضروری تو نہیں

★*******★**********★

صبح دس بجے کے قریب ملک دلاور کی رضا بخاری کے گھر آمد ہوئی۔تو رضا بخاری تو نارمل تھا لیکن جائشہ بہت حیران ہوئی تھی۔

"جی آپ یہاں پر کیا کرنے آئے ہیں۔۔؟" جائشہ اپنا غصہ دباتے ہوئے نارمل لہجے میں بولی۔

"اپنی بیٹی سے ملنے آیا ہوں"۔ملک دلاور یہ کہتے ہوئے جائشہ کی طرف بڑھا۔تو جائشہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ملک دلاور کو دیکھنے لگ گئی۔

"حیران مت ہو۔۔۔!انھیں احساس ہو گیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی اور بیوی کو نام نہیں دیا شاید اپنی بیٹی سے ملنے آئے ہیں"۔رضا بخاری جائشہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔تو ایک مسکراہٹ ملک دلاور کے لبوں کو چھو گئی۔جو جائشہ کو مصنوعی سی لگی۔

"آپ میری ماں کے سامنے اپنے گناہوں کو تسلیم کریں۔۔۔!اور انہیں معاشرے میں ایک باعزت مقام دیں۔۔۔تب بھی میرا دل آپ کو معاف نہیں کرے گا ملک صاحب۔۔۔کیونکہ میں ان اذیتوں کو نہیں بھول

Posted On Kitab Nagri

سکتی جس سے میری ماں اور میں گزری ہیں"۔ جائشہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔ تو رضا بخاری نے ملک دلاور کو اشارہ کیا۔

"مجھے معاف کر دو جائشہ۔۔۔! میں فردوس سے بھی معافی مانگ لوں گا۔۔۔ تم میرے ساتھ حویلی چلو"۔ ملک دلاور اب نرم لہجے میں بولا۔ تو جائشہ کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

"ہم ضرور آئیں گے سسر صاحب۔۔۔! شام کو چکر لگائیں گے ہمارا انتظار کیجئے گا"۔ رضا بخاری سنجیدگی سے بولا۔ تو ملک دلاور کے چہرے پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"ٹھیک ہے میں آپ کا انتظار کروں گا"۔ یہ کہہ کر ملک دلاور وہاں سے چلا گیا تو جائشہ مشکوک نظروں سے رضا بخاری کو دیکھنے لگ گئی۔

اسلام علیکم!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"شاہ صاحب یہ سب آپ کی کرامات لگ رہی ہیں"۔جائشہ رضا بخاری کی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔تو ایک مسکراہٹ رضا کے لبوں کو چھو گئی۔

"کیا چیز ہو یار تم۔۔۔!اس بات کو چھوڑو۔۔۔بس رات کو اپنے باپ کے گھر جانے کی تیاری کرو"۔وہ مبہم سا مسکراتے ہوئے بولا۔

"کس چیز کو لے کر میرے باپ کو مجبور کیا کہ وہ یہاں تک آیا ہے۔۔۔۔مجھے جواب چاہیے رضا صاحب ۔۔۔!کل کی مصروفیت اسی سلسلے میں تھی ناں آپ کی"۔وہ اب ٹھیک ٹھیک اندازہ لگاتے ہوئے بولی تو رضا کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"جیسے وہ ہر وقت ہم سب کو ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں اس دفعہ انھیں کا فارمولا میں نے انھیں پر استعمال کیا۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔اچھا چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔رات کو سسرال بھی پہنچنا ہے"۔رضا بخاری جائشہ کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"مجھ سے زیادہ تو آپ کو میرے میکے جانے کی جلدی ہے"۔وہ اب رضا کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرانے لگ گیا۔

"بس یار فردوس آنٹی کو ان کا جائز مقام دلوانا چاہتا ہوں۔۔۔اسی بات کی جلدی ہے"۔رضا بخاری وضاحت کرتے ہوئے بولا تو جائشہ اپنی قسمت پر رشک کرنے لگ گئی۔اتنا اچھا شوہر ملنے پر دل بے اختیار خدا کے حضور شکر گزار ہوا تھا۔

"رضا صاحب آئی لو یو ویری مچ"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے کندھے سے آ لگی۔تو رضا اس کے اظہار پر اندر تک کا مطمئن ہو گیا تھا۔

"آئی لو یو ٹو میری جان۔۔۔اس سے پہلے کہ میرا موڈ بدلے ہمیں آفس کے لیے نکلنا چاہیے"۔رضا بخاری آنکھوں میں جذبات لیے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایک دم سے اس سے علیحدہ ہوئی۔جس پر بے اختیار اس کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ماشاءاللہ آج تو ابھی تک گھر میں رونق لگی ہوئی ہے۔۔۔!آج آفس اتنی دیر سے کیوں جا رہے ہو"۔جواد بخاری لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"جائشہ کے بابا آئے تھے اس لئے دیر ہو گئی"۔رضا بخاری نے کہا تو جواد بخاری کافی حیران ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تفصیل سے بتاؤ ذرا۔۔۔اور کل کیس کی ہئیر نگ ہے۔۔۔کچھ ضروری نکات تم دونوں سے ڈسکس کرنے تھے۔۔۔آج ذرا جلدی گھر آجانا"۔جواد بخاری دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"بھائی آج ہم ذرا جائشہ کے بابا کے گھر جا رہے ہیں آپ ایسے کرنا کہ دوپہر کو آفس آجانا لنچ بھی اکٹھا کریں گے۔۔۔اور ساتھ ساتھ ڈسکشن بھی کر لیں گے"۔رضا بخاری یہ کہہ کر اپنا کوٹ پہننے لگ گیا۔

"ٹھیک ہے لنچ پر ویٹ کرنا"۔جواد بخاری یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

★*********★********★

جائشہ جب حویلی پہنچی تو اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔البتہ رضا بخاری کافی مطمئن تھا۔ملک دلاور اور عدن گھر پر ہی موجود تھے۔جائشہ نے عدن کو اپنی آمد کا بتادیا تھا اس لئے وہ بھی جلدی گھر آگیا تھا۔

"کیسی ہو بیٹی"۔ملک دلاور نے جائشہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو عدن نے حیرانی سے اس منظر کو دیکھا۔جبکہ جائشہ کا رویہ بالکل روکھا پھیکا سا تھا۔اتنے میں فردوس اور تسلیم بھی ادھر ہی آگئی تھیں۔مستجاب بھی گھر پر ہی موجود تھی کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ ہاسپیٹل سے جلدی گھر آگئی تھی۔جائشہ کے آنے کا سن کر وہ بھی ڈرائنگ روم میں آگئی۔اور جائشہ کو بڑی گرم جوشی سے ملی تھی۔

"میں آپ سب کے سامنے یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے فردوس کے ساتھ نکاح کیا تھا۔۔۔!اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اب اسی حویلی میں ہمارے ساتھ رہے"۔ملک دلاور نے جب یہ انکشاف کیا تو راشدہ کو تو سانپ سونگھ گیا جبکہ تسلیم اور فردوس نے حیرت زدہ ہو کر ملک دلاور کو دیکھا۔عدن کو ایک خوش گوار حیرت نے آن گھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک صاحب آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں"۔راشدہ چیختے ہوئے بولی۔

"ہاں راشدہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔۔۔۔!اور میں اب آپ سب کے سامنے اپنی اس غلطی پر نادم ہوں۔۔۔ جائشہ میری ہی بیٹی ہے۔۔۔۔!"۔ملک دلاور کی آنکھیں اس کے لہجے کا ساتھ تو نہیں دے رہی تھی لیکن پھر بھی تسلیم فردوس اور جائشہ کے اندر ہلکا سا اطمینان اترا تھا۔

"معافی تو تمہیں کبھی بھی نہیں مل سکتی ملک دلاور"۔فردوس کی سپاٹ اور سرد سی آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔تو سب نے فردوس کو حیرت سے دیکھا تھا۔

"میں نے سب کے سامنے حقیقت رکھ کر اپنا فرض پورا کر دیا ہے"۔ملک دلاور بھی سپاٹ لہجے میں بولا۔

"کہہ دیں یہ سب جھوٹ ہے ملک صاحب"۔راشدہ اب صدماتی کیفیت میں گھری ہوئی بولی۔

"امی یہ سب سچ ہے۔۔!یہ رہی جائشہ کی ڈی این اے رپورٹ۔۔۔!جائشہ میری بہن اور میرے باپ کی ہی بیٹی ہے"۔عدن نے سب باتوں کی تصدیق کی تو ملک دلاور سمیت سب اسے دیکھنے لگ گئے۔مستجاب بھی اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی۔راشدہ بیگم بغیر کوئی واویلا مچائے غصے سے ملک دلاور اور سب کو دیکھتی ہوئی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔جبکہ عدن نے آگے بڑھ کر جائشہ کو اپنے گلے سے لگا لیا۔

"آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ میری بہن کو لے کر ادھر آئے"۔وہ رضا بخاری کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں یہاں پر ایک منٹ بھی نہیں رکنا چاہتی"۔فردوس اضطرابی کیفیت میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس گھر پر جتنا حق ہمارا ہے اتنا ہی آپ کا بھی ہے آنٹی۔۔۔اب آپ یہی رہے گی"۔عدن فیصلہ کن انداز میں بولا۔

"نہیں بیٹا میں یہاں پر نہیں رہ سکتی"۔فردوس نے پرزور انداز میں انکار کیا۔تو ایک دم سے تسلیم آگے بڑھی۔

"فردوس تم اب یہی رہ لو۔۔۔۔۔!اس گھر پر جتنا حق سب کا ہے اتنا ہی تمہارا ہے"۔تسلیم اصرار بھرے انداز میں بولی۔

"فی الحال آنٹی کو ہمارے ساتھ جانے دیں۔۔۔بعد میں دیکھیں گے کیا کرنا ہے"۔رضا بخاری پر سوچ انداز میں بولا۔

"چلے آئیں بخاری صاحب کھانا لگ چکا ہے"۔عدن صوفے سے اٹھتے ہوئے بولا۔تو سب کھانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔سب کھانے کی ٹیبل پر آگئے لیکن فردوس تسلیم کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئی۔کیونکہ وہ ملک دلاور کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔اور تسلیم اس کی حالت سمجھ رہی تھی۔

"فردوس میری دوست اپنے آپ کو سنبھالو۔۔۔!تم تو بہت بہادر ہو"۔تسلیم اور فردوس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تو وہ بے اختیار رو دی۔

"میں ان اذیتوں کو کیسے بھول سکتی ہوں تسلیم۔۔!جو اس انسان نے مجھے زندگی بھر دی ہیں۔۔۔!اور اب بھی مجھے اس کی آنکھوں میں کوئی شرمندگی نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔!پتہ نہیں اس نے یہ سب کچھ کیسے تسلیم کر لیا ہے۔۔۔!یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے"۔وہ روتے ہوئے بولی تو تسلیم بھی اس کی بات سے متفق تھی۔

"چلو جیسے بھی سہی اس نے دنیا کے سامنے تو تسلیم کیا ہے کہ تم اس کی بیوی ہو۔۔۔اور جائشہ اس کی بیٹی ہے۔۔۔!اس طرح اس نے اپنے گناہوں کو تسلیم کیا ہے۔۔۔۔!اتنی بڑی بات ہو جانے پر آج پہلی دفعہ

Posted On Kitab Nagri

راشدہ بیگم چپ کر کے بیٹھ گئی ہے اس بات پر حیرت ہو رہی ہے"۔ تسلیم حیرانی سے بول رہی تھی۔اتنے میں ملازمہ کھانا لے کر ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"چلو کھانا کھاتے ہیں باقی کی باتیں بعد کے لئے رکھ لیتے ہیں"۔ تسلیم فردوس کے آنسو صاف کرتے ہوئے محبت سے بولی۔

"میرا دل نہیں کر رہا تسلیم "۔فردوس بے دلی سے بولی۔

"لیکن آنٹی آپ کو کھانا کھانا پڑے گا"۔ مستجاب کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔فردوس نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا۔

"آنٹی آپ کے بارے میں سن کر مجھے کافی افسوس ہوا ہے۔۔۔!کوئی عورت اتنی بھی صابر ہو سکتی ہے۔۔! جتنی کہ آپ ہیں"۔ مستجاب فردوس کو دیکھ کر عقیدت سے بولی۔

"میں کہاں صابر ہوں بس حالات انسان کو صبر کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔۔۔!وہ بھی ظرف کے مطابق کسی کو آزماتا ہے۔۔۔! جتنا کسی کا ظرف ہوتا ہے وہ اتنا ہی اس کو آزماتا ہے میں اس کی ہر حال میں شکر گزار ہوں"۔فردوس عاجزی سے بولی۔

"آپ لوگوں کا کھانا کھائیں پھر بعد میں بیٹھتے ہیں"۔ مستجاب پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے بولی۔تو تسلیم بھی آگے بڑھی اور فردوس کو کھانا کھانے پر اصرار کرنے لگی۔تو فردوس دونوں ماں بیٹی کا اتنا پیار بھرا اصرار دیکھ کر کھانا کھانے لگ گئی۔

★********★***********★

Posted On Kitab Nagri

فردوس رضا بخاری اور جائشہ کے ساتھ گھر آگئی تھی۔وہ ملک دلاور کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی۔جائشہ کو پتا تھا کہ آج اس کی ماں کی حالت کافی بکھری ہوئی ہے اس لیے وہ کافی دیر تک اپنی ماں کے کمرے میں بیٹھ کر اسے تسلیاں دیتی رہی۔رضا بخاری بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنی ساس کو تسلی دے کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔فردوس ساختہ خدا کے حضور شکر گزار ہوئی جس نے اس کو جائشہ جیسی بہادر بیٹی اور رضا بخاری جیسا بیٹے جیسا داماد دیا تھا۔

"اماں آپ دکھی نہ ہوں دیکھیں اللہ تعالی کیسے سارے حالات ہمارے حق میں کر رہا ہے"۔جائشہ اپنی ماں کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں میں اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔۔۔! پتہ نہیں رضا بخاری ہماری کون سی نیکی کا صلہ ہے۔۔۔! جائشہ ہمیشہ ارضا کی اطاعت گزاری کرنا۔۔۔! کبھی اس کو ہلکا سا دکھ بھی مت پہنچانا۔۔۔! وہ ہمارا محسن ہے"۔فردوس جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولی تو ایک مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی۔

"ٹھیک ہے اب آپ پریشان مت ہونا میں چلتی ہوں"۔وہ اپنی ماں کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔کمرے میں آئی تو رضا بخاری ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"کیسی طبیعت ہے اب انٹی کی"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے"۔وہ وارڈروب کی طرف بڑھتے ہوئے بولی اور وہاں سے اپنے کپڑے لے کر چینج کرنے چلی گئی۔لائٹ سے پنک کلر کے نائٹ سوٹ میں وہ کافی جچ رہی تھی۔بیڈ پر آکر وہ رضا کے قریب آکر بیٹھ گئی۔اور بے ساختہ آگے بڑھ کر رضا کے سینے سے جا لگی۔

"تھینک یو فار ایوری تھنگ۔۔۔۔!آپ کی اتنی ساری مہربانیوں کے قرض کیسے چکاؤں گی"۔وہ عقیدت بھرے لہجے میں بولی تو رضا نے غصے سے اسے گھورا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا بات ہوئی جائشہ۔۔۔!کونسی مہربانیاں۔۔۔۔!آئندہ ایسی بات مت کرنا۔۔۔۔!نہیں تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔!میاں بیوی کا رشتہ ایک دوسرے کو سکون پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔۔۔!چاہے وہ ذہنی ہو چاہے وہ جسمانی ہو۔۔۔!اور چاہے روحانی ہو۔۔۔!اور میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے بس اور کچھ نہیں۔۔۔! تمہیں ذہنی طور سکون پہنچانے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔!وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

"آئی لو یو ویری مچ"۔جائشہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"محبت کے معاملے میں حساب سیدھا رکھنا چاہتی ہو تو اپنے آپ کو کبھی بھی میری مہربانیوں کے نیچے دبا ہوا محسوس مت کرنا۔۔۔۔!آج تم نے دو دفعہ اظہار کیا ہے۔۔۔!اور اب میرا بھی تو کچھ فرض بنتا ہے"۔رضا نے یہ کہتے ہوئے جائشہ کو بڑی خوبصورتی سے اپنے آپ میں سمیٹا تو جائشہ اس کی محبت کے اظہار پر مسکرانے لگ گئی۔

"پتہ ہے آپ کی یہ مسکراہٹ لیڈی کلر ہے۔۔۔۔آپ کی مسکراہٹ دیکھ کر دل پاگل سا ہونے لگتا ہے۔۔۔۔! دوسری لڑکیوں کے سامنے کم مسکرایا کریں۔۔۔۔!یہ میری ریکویسٹ ہے"۔جائشہ رضا کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اب تو میں زیادہ مسکراؤں گا"۔رضا بخاری اب اس کا دل جلانے کے لیے کھل کر ہنستا تھا۔

"میرا پتہ بھی ہے آپ کو۔۔۔۔!لحاظ نہیں کروں گی۔۔۔۔!اس مسکراہٹ پر صرف جائشہ کا حق ہے"۔وہ رضا بخاری کے سینے پر ہلکا سا پنچ مارتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"ہاں جس کی بیوی بلیک بیلٹ ہو اسے تو ڈرنا ہی چاہیے۔۔۔!نہیں تو ہڈی پسلی ایک کر دے گی"۔رضا بخاری مصنوعی ڈرتے ہوئے بولا۔

"دھیان رکھیئے گا اس بات کا۔۔۔!یہی آپ کے حق میں بہتر ہے"۔جائشہ بھی ہنستے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

★********★**********★

عدن اٹھ کر اپنی ماں کے کمرے میں آیا تھا اسے پتہ تھا کہ اس کی ماں کافی دکھی ہو گی اس لیے اپنی ماں کے پاس کافی دیر تک بیٹھا رہا۔

"امی آپ آپ پریشان مت ہوں آپ کا بیٹا آپ کے ساتھ ہے"۔ وہ اپنی ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا کیونکہ آج وہ کافی پریشان تھا کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی ہو جائے تو راشدہ بیگم واویلا مچا دیتی تھی لیکن آج اتنی بڑی بات ہونے پر وہ چپ کر کے اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔

"تمہیں نہیں پتا عدن جب عورت کا اعتماد ٹوٹا ہے تو اس کو کیا محسوس ہوتا ہے۔۔۔! میں نے ساری زندگی تمہارے باپ کی جھوٹی سچی باتوں پر اس کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔۔۔! اور اس نے میرے اعتماد کو کس قدر سخت ٹھیس پہنچائی ہے"۔ وہ اب روتے ہوئے بولی تو عدن اپنی ماں کو اپنے سینے سے لگا کر تسلی دینے لگ گیا۔

"پریشان مت ہوں بابا تو شروع سے ہی ایسے ہی ہیں۔۔آپ کی آنکھوں پر ہی پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔آپ ان کی بات پر یقین کر لیتی تھی۔۔۔! پلیز آپ اس بات کو دل پر مت لیں۔۔۔۔اور سوچیں کہ اس عورت پر کتنا ظلم ہوا ہے جس کو ساری زندگی نہ بیوی کا مقام ملا ہے۔۔۔! اور نہ ایک پرسکون زندگی"۔ عدن دکھی لہجے میں بولا تو راشدہ بیگم نے پہلی دفعہ اپنے بیٹے کی بات پر اختلاف نہیں کیا تھا۔ عدن کو اپنی ماں کے لیے بھی دل میں تکلیف ہو رہی تھی۔ اور جب وہ فردوس کا سوچتا تو اسے اس عورت کے لیے زیادہ دکھ ہوتا۔ وہ اپنی ماں کو اپنے ساتھ لگا کر کتنی ہی دیر تک تسلیاں دیتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

★*******★*********★

مستجاب نے جب تسلیم کو لندن جانے کا بتایا تو تسلیم تو حیران ہی رہ گئی تھی۔

"یہ اچانک تمہارے دماغ میں لندن جانے کی کیا سمائی مستجاب"۔وہ حیرانی سے بولی۔

"ماما میں اس روٹین سے فیڈ اپ ہو گئی ہوں کچھ چینج چاہتی ہوں اس لئے کچھ دنوں کے لیے لندن جانا چاہتی ہوں۔۔۔!اپ بھی تیاری کر لیں"۔وہ ماں سے نگاہیں چراتے ہوئے بولی تو تسلیم نے بڑے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"عدن تمہیں جانے دے گا۔۔۔!میرا کہنے کا مطلب ہے کہ وہ بھی ساتھ جا رہا ہے"۔تسلیم سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں عدن میرے ساتھ نہیں جا رہا"۔

"کیوں۔۔؟وہ تو تمہارے بغیر رہتا ہی نہیں ہے۔۔۔!کوئی جھگڑا وغیرہ تو نہیں ہوا"۔تسلیم کو مستجاب کی بات ہضم نہیں ہو رہی تھی اس لیے مشکوک لہجے میں بولی۔

"نہیں ماما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔چلیں آپ تیاری کر لیں دو دن بعد ہماری فلائٹ ہے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنی ماں کے پاس سے اٹھ گئی تو تسلیم ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگ گئی۔

"مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے مستجاب۔۔۔!میں ابھی نہیں جانا چاہتی۔۔۔!تمہیں بھی یہی مشورہ دوں گی کہ فی الحال مت جاؤ"۔تسلیم بیگم اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو ضرور جاؤں گی۔۔۔۔!اور اب آپ ادھر رہ کر کیا کریں گی"۔وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"میں فلحال اب ادھر ہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔!فردوس مجھے مل گئی ہیں۔۔۔۔!اور میں اسے چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جانا چاہتی مستجاب اور تم بھی اپنے جانے کا فیصلہ بدل دو"۔تسلیم رسان سے بولی۔

"نہیں مما اگر آپ نہیں جانا چاہتی تو مت جائیں لیکن میں تو ضرور جاؤں گی"۔یہ کہتے ہوئے وہ دروازے تک گئی۔تسلیم نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روک لیا۔

"کیا بات ہے مستجاب تم تو عدن کے بغیر نہیں رہتی۔۔۔!اور نہ وہ تمہارے بغیر رہتا ہے۔۔۔۔نیا نیا ہو سپیٹل کھلا ہے۔۔۔۔تمہیں یہاں رہنے کی ضرورت ہے میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ تمہارے دماغ میں کیا سمائی ہے کہ تم ایسا فیصلہ کر بیٹھی ہو"۔تسلیم بیگم الجھن بھرے انداز میں بولی۔

"ماما کوئی بات نہیں ہے بس میں اپنی زندگی میں چینج چاہتی ہوں اس لئے یہاں سے جا رہی ہوں۔۔۔!اور تو کوئی بات نہیں ہے آپ پلیز سو جائیں۔۔۔۔!مجھے بھی سخت نیند آرہی ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنے آنسو اندر ہی اندر اتارتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔دل تو چاہ رہا تھا کہ اپنی ماں کے سینے سے لگ کر خوب روئے۔لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔اپنی ماں کی اور عدن کی زندگی بچانے کے لئے اسے یہ فیصلہ کرنا پڑ رہا تھا۔وہ کمرے میں آئی تو عدن کمرے میں موجود نہیں تھا۔عدن کے بغیر پورا کمرا اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔دل میں ایک اضطرابی کیفیت چل رہی تھی۔اس نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں سے سلیپنگ پلز نکال کر دو گولیاں اس میں سے کھالیں اور چپ کر کے لیٹ گئی کیونکہ ویسے تو اسے نیند نہیں آنی تھی۔تھوڑی دیر بعد ہی وہ غنودگی میں چلی گئی۔عدن ساری رات کمرے میں نہیں آیا تھا۔وہ اپنے فارم ہاؤس کے کمرے میں بیٹھا سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ مستجاب اسے چھوڑ کر جا رہی ہے۔اور خلع کے پیپرز دیکھ کر تو اس کا دماغ

Posted On Kitab Nagri

گھوما ہوا تھا۔وہ کسی بھی طور مستجاب کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ وہ اپنا ضبط کھو دے گا۔اور وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

★**********★*******★

الیکشن کے دن نزدیک آتے جا رہے تھے۔ادھر ملک حسام اپنے باپ کی نشست پر کھڑا تھا۔اور الیکشن کی زور و شور سے تیاریاں کر رہا تھا۔آج وہ گھر نہیں آیا تھا اس لئے جائشہ والے معاملے کی اسے خبر نہ ہو سکی۔رات گئے وہ گھر لوٹا تو رخسار اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"خیریت آج کچھ خاص بات ہے کہ تم ابھی تک جاگ رہی ہو"۔وہ رخسار کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کھانا گرم کروں"۔وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پہلے کھانے کا پوچھنے لگ گئی۔

"کیا عقل کام نہیں کرتی۔۔۔!اتنی دیر تک باہر رہوں گا تو کچھ نہ کچھ تو کھایا ہی ہو گا"۔وہ ناگواری سے بولا۔اور آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

"اب میرے سر پر کیوں سوار ہو۔۔۔!سو جاؤ"۔وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا غصے سے بولا۔تو وہ چلتی ہوا اس کے قریب بیٹھ گئی۔

"میں نے سونے کا بولا ہے۔۔۔!اپنے پاس بیٹھنے کا نہیں بولا"۔حسام جب بات کر رہا تھا اس کے منہ سے شراب کی ناگوار بو رخسار کے نتھنوں سے ٹکرائی۔تو اس نے منہ پھیر لیا۔

"آج گھر میں ایک بہت بڑی بات ہوئی ہے وہ آپ کو بتانا چاہ رہی تھی"۔وہ اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب بتا بھی چکو پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہو میں بہت تھکا ہوا ہوں سونا چاہتا ہوں"۔وہ نا گواری سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔

"وہ جو جائشہ ہے ناں جو ٹی وی پر آتی ہے۔۔۔!اور بڑی بہادری سے سچ بولتی ہے۔۔!وہ آج اپنے شوہر کے ساتھ حویلی آئی تھی"۔رخسار نے بات کا آغاز کیا تو ملک حسام نے خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔

"آئی تھی تو میں کیا کروں آدھی رات کو اس کے قصیدے پڑھ کر میرا سر کیوں کھا رہی ہو"۔وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔

"وہ لڑکی آپ کی بہن ہے"۔رخسار نے یہ کہہ کر ملک حسام کے سر پر بم ہی تو پھوڑا تھا۔وہ جو غنودگی میں جا رہا تھا ایک دم سے اس کی بات سن کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔۔!وہ لڑکی میری بہن کیسے ہو سکتی ہے"۔حسام بے یقینی سے بولا۔

"ماموں نے ان کی ماں سے خفیہ شادی کر رکھی تھی۔۔۔!اور آج انہوں نے سب کے سامنے یہ بات تسلیم کی ہے کہ جائشہ ان کی بیٹی ہے اور فردوس آنٹی ان کی بیوی ہے"۔رخسار بڑے آرام سے بولی تو ملک حسام کے ارد گرد تو جیسے دھماکے ہونے لگ گئے۔

"یہ نہ ہو مجھے مردانگی دکھاتے دکھاتے تم ایسے پاتال میں گرو جہاں سے تم نکل ہی نہ سکو"۔جائشہ کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو"۔وہ اب رخسار کو دیکھ کر بے یقینی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل سچ کہہ رہی ہوں عدن بھائی کو بھی اس بات کی پہلے سے خبر تھی"۔رخسار نے عدن کا ذکر کیا تو اسے عدن کے کا طنز آمیز لہجہ یاد آگیا۔حسام اسے دیکھ کر غصے سے چلتا ہوا اپنے باپ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگ گیا۔راشدہ بیگم اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سمیت دروازہ کھول کر باہر آئی۔

"بابا کہاں ہیں امی"۔وہ ماں کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا۔

"مجھے نہیں پتا وہ کہاں گئے ہیں۔۔۔! مجھے عذابوں میں چھوڑ کر"۔یہ کہتے ہوئے راشدہ بیگم کی آنسو سے بھل بھل آنسو بہنے لگ گئے۔

"امی رخسار مجھے بتا رہی ہے کہ جائشہ میری بہن ہے۔۔۔! کیا یہ سچ ہے؟"وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے اب نارمل لہجے میں بولا کیونکہ ماں کی حالت دیکھ کر اسے بھی دکھ ہوا تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے۔۔۔! میں نے ہمیشہ تمہارے باپ کی باتوں پر یقین کیا لیکن بدلے میں مجھے دھوکہ ہی ملا"۔ راشدہ بیگم اب دکھ سے بولی تھی۔

"بابا کہاں ہیں"۔وہ اب اپنی ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے نہیں پتا کہ کہاں گئے ہیں ہو سکتا ہے اپنی کسی اور بیوی کے پاس گئے ہوں"۔راشدہ بیگم کا تو آج اعتماد ٹوٹا تھا۔اسی لئے اس کے لہجے میں دکھ ہی دکھ بول رہا تھا۔

"چلیں آپ سو جائیں پریشان مت ہوں۔۔۔! حسام یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔لیکن اانسان کے اندر ایک ضمیر ہوتا ہے وہ اسے کچو کے لگا رہا تھا۔اس نے اپنی بہن کو اغوا کیا تھا اور اسے میر ارسلان کے سامنے پیش بھی کر دیا تھا۔بے ساختہ ایک مکہ بنا کر دیوار پر دے مارا۔اپنے کمرے میں آکر الماری کھول کر شراب کی بوتل نکال کر پینے لگ گیا۔اور رخسار بیچاری یہ بھی نہ کہہ سکی کہ وہ نہ پئے کیونکہ اکثر اوقات وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر

Posted On Kitab Nagri

بھی شراب پیا کرتا تھا۔ایک آدھ دفعہ اس نے روکنے کی کوشش کی لیکن حسام نے اسے بری طرح جھڑک دیا تھا۔

★*******★*********★

صبح وہ تیار ہونے کے لئے اپنے کمرے میں آیا تو مستجاب بے سدھ سو رہی تھی۔اس نے ٹائم دیکھا تو نو بج چکے تھے۔عموما اس وقت مستجاب اٹھ جاتی تھی۔

اس کی آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔عدن ایک لمحے کے لیے تشویش میں مبتلا ہو گیا لیکن پھر سر جھٹک کر اپنے کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے مستجاب کو جگانے کے لیے ایک دو چیز بھی زور سے نیچے پھینکی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔پھر ایک دم سے اس نے اپنے دل پر اختیار کھو دیا اور چلتا ہوا اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔اس کے چہرے سے بال پیچھے کیے۔

جس پر مستجاب نے ایک دم سے آنکھیں کھول کر پھر آنکھیں بند کر لیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تجھے کیسے کہوں میں

کہ تجھ میں جان بستی ہے

Posted On Kitab Nagri

"کیا نشہ کیا ہوا ہے آٹھ کیوں نہیں رہی ابھی تک"۔عدن اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولا تو مستجاب نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔تو وہ اس کے پاس سے اٹھنے لگا۔لیکن مستجاب نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔جس پر عدن نے درزیدہ نظروں سے اسے دیکھا۔کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں مستجاب اب اس کی طرف زیادہ دیر تک نہ دیکھ سکی اور ایک دم سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔اور اٹھ کر ایک دم سے واش روم میں گھس گئی۔اور دروازہ بند کر کے رکے ہوئے آنسو بہانے لگ گئی۔عدن نے اس کی آنکھوں کی کیفیت نوٹ کی تھی۔اس کی آنکھیں جیسے سب کہہ رہی تھیں۔

مجھے نہیں پتا عدن حیدر میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔اتنی سردی میں ٹھنڈے پانی کا شاور کھول کر وہ اس کے نیچے کپڑوں سمیت ہی کھڑی ہوگئی۔کتنی ہی دیر تک وہ باہر نہ آئی۔تو عدن کو تشویش ہوئی۔مسلسل شاور چلنے کی آواز آرہی تھی۔عدن نے ایک دو دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اسے کوئی جواب نہ ملا۔تو وہ زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگ گیا۔لیکن جب پھر بھی دروازہ نہیں کھلا تو اس نے لاک کی چابی لے کر دروازہ کھولا۔تو اندر کی صورتحال دیکھ کر اس کے قدموں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی۔مستجاب ٹھنڈے پانی کے شاور کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔اور بالکل نیلی ہو رہی تھی۔ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اس نے شاور کو بند کیا۔اور غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگ گیا۔

"یہ کیا بچپنا ہے مستجاب۔۔۔!اٹھو کمرے میں اور یہ کپڑے چینج کرو۔۔۔اتنی ٹھنڈ میں مرنا ہے کیا"۔وہ ٹاول سے اس کے بال صاف کرتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کا دل کیا کہ اسے کہہ دے کہ تمہارے بغیر مر ہی جاؤں تو بہتر ہے۔لیکن وہ غائب دماغی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

وہ اس کے کپڑے الماری سے نکال کر لایا۔

Posted On Kitab Nagri

"دو منٹ میں چینج کر کے باہر آؤ"۔وہ اسے کپڑے تھماتے ہوئے بولا۔تو اس نے چپ کر کے اس کے ہاتھ سے کپڑے لے لیے۔

"میں باہر انتظار کر رہا ہوں جلدی کرو"۔یہ کہہ کر وہ واش روم سے باہر نکل گیا۔وہ تھوڑی دیر بعد کپڑے چینج کر کے باہر نکلی۔عدن نے اسے دیکھا تو اس کے ہونٹ بالکل نیلے ہو رہے تھے اور رنگت بھی نیلی پڑ رہی تھی۔اس نے اسے بیڈ پر لٹایا اور اس کے اوپر کمبل دیا۔اور روم ہیٹر تیز کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"رانی آپا۔۔مستجاب کے لیے کچھ ناشتہ لے کر جائیں۔۔دو انڈے بھی بوائل کر لیں اور ساتھ میں دودھ پتی بھی بنا لیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آ گیا۔

"رانی آپا ناشتہ لے کر آ رہی ہیں ناشتہ کر کے ہوسپٹل جانا"۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنا بیگ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اور وہ یہ بھی نا پوچھ سکی کہ تم نے ناشتہ کیا ہے کہ نہیں۔کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے۔

ایک دم سے اس کے موبائل پر بیل ہوئی۔

"ہمیں لگتا ہے کہ تمہیں اپنے شوہر کی زندگی عزیز نہیں ہے۔۔۔۔!خلع کے پیپرز ابھی تک تم نے سائن نہیں کیے"۔کرخت آواز میں کہا گیا تو مستجاب اپنے اوپر ضبط کھو بیٹھی۔

"چھوڑ کر جا تو رہی ہوں اب مجھے مارنا ہے کیا۔۔۔سائن میں کبھی بھی نہیں کروں گی۔۔۔!میں کبھی اس کی زندگی میں لوٹ کر نہیں آؤں گی۔۔۔اس بات کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔۔میں یہ نہیں کر سکتی"۔یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور فون بند کر دیا۔رانی نے آکر اس کی تشویشناک حالت دیکھی تو حیران ہی رہ گئی۔

"مستجاب بی بی آپ کو اچانک کیا ہو گیا ہے"۔رانی دکھے ہوئے لہجے میں بولی۔

"پلیز آپ ناشتہ کر لیں"۔یہ کہہ کر وہ آگے بڑھی۔اور مستجاب کو آگے بڑھ کر اٹھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن کہاں ہے۔۔؟"

"وہ تو چلے گئے ہیں۔۔۔! آپ پلیز ناشتہ کرلیں نہیں تو وہ مجھے غصہ ہوں گے وہ مجھے کہہ کر گئے ہیں کہ آپ کو ضرور ناشتہ کرواؤں"۔رانی یہ کہہ کر اسے اٹھانے لگی لیکن مستجاب نے سختی سے انکار کر دیا۔

"جائیں آپ۔۔۔! میں نے ناشتہ نہیں کرنا"۔اس نے سختی سے رد کر دیا۔

"لیکن عدن صاحب مجھ پر غصہ ہوں گے۔۔۔آپ اٹھیں چلیں یہ انڈے ہی کھالیں"۔یہ کہہ کر پلیٹ اس نے آگے بڑھائی۔تو مستجاب نے غصے سے پلیٹ کو ہاتھ مار کر نیچے گرا دیا۔تسلیم بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کی حالت دیکھ کر اچھنبے کا شکار ہوئی۔

"کیا ہوا ہے مستجاب کو"۔وہ رانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ماما پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں سب میرے کمرے سے چلے جائیں"۔یہ کہہ کر وہ کمبل میں منہ دے گئی۔تو تسلیم کی تشویش میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"اٹھ کر ناشتہ کرو مستجاب"۔تسلیم نے اس کے منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے کہا تو اس کی حالت دیکھ کر ایک لمحے کو اپنی جگہ سے ہل کر رہ گئی۔کیونکہ وہ برسوں کی بیمار لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے مستجاب ایک دم سے تمہارے ساتھ"۔وہ تشویش سے بولی۔تو وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر زاروقطار رونے لگ گئی۔

"کیا ہوا ہے عدن سے کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا"۔وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی۔تو ایک دم سے مستجاب سنبھلی۔

"نہیں مما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔! میں ٹھہر کے ناشتہ کر لیتی ہوں آپ پلیز جائیں"۔وہ اپنی ماں کے گود سے سر نکال کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ایسا کیوں لگتا ہے جیسے تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو"۔ تسلیم اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مما ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔! میں ناشتہ کر لیتی ہوں آپ پلیز پریشان مت ہوں"۔ یہ کہہ کر اٹھ کر بیٹھ گئی اور ناشتہ کرنے لگ گئی لیکن تسلیم بیگم کے اندر جکڑ سے چل رہے تھے۔اسے اس بات کا یقین ہو گیا کہ مستجاب کچھ نہ کچھ ضرور اس سے چھپا رہی ہے۔

★*******★****★********★**********★

عدن نے آفس میں آتے ہی اپنے آپ کو بری طرح مصروف کر لیا۔رانی سے فون کر کے مستجاب کی طبیعت کے بارے میں بھی پوچھا۔

میر ارسلان اس سے ملنے کے لئے اس کے آفس آیا۔ تو وہ اس کو کافی پریشان لگا۔

"کیا بات ہے عدن کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔ وہ اس کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں بس کام کا برڈن زیادہ ہو گیا ہے آج کل۔۔۔ تم سناؤ کیا پیو گے"۔ وہ اپنے سامنے پڑی ہوئی فائلیں ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بھی نہیں بس تم سے ملنے کو دل کیا تو تمہارے آفس آ گیا۔۔۔بھابھی کا کیا حال ہے؟"۔وہ اپنا سر سیٹ کی پچھلی پشت پر ٹکاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے وہ بھی تم سناؤ میری بھابھی کا کیا حال ہے؟"وہ اب ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

"وہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔!ایک بات پوچھنا چاہ رہا تھا تم سے۔۔۔پوچھ سکتا ہوں"۔میر اارسلان اب اپنے ذہن میں کلبلاتے سوال کی طرف آیا۔

"ہاں پوچھو۔۔۔؟اب تمہیں مجھ سے کچھ پوچھنے کے لئے اجازت درکار ہو گی"۔عدن نرمی سے بولا۔

"یار میں تم پر شک کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔اور جائشہ پر بھی۔۔۔تم ہمیشہ لڑکیوں سے دور ہی رہے ہو۔۔۔!لیکن جائشہ کے ساتھ تمہاری بے تکلفی کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔۔اور وہ بھی ایسی لڑکی ہے کہ ایک حد میں رہتی ہے۔۔۔لیکن تمہارے ساتھ تو کافی فرینک ہے۔۔۔اس چیز کو لے کر میں کافی پریشان ہوں"۔میر ارسلان اب تھوڑی سی وضاحت کرتے ہوئے بولا تو عدن کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی۔

"بہت محبت کرتا ہوں میں جائشہ سے"۔یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک انوکھی چمک آئی۔میر ارسلان تو اس کا جواب سن کر بھونچکا کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایسے مت دیکھ میں اس سے بہنوں والی محبت کرتا ہوں۔۔۔اور وہ میری بہن ہی ہے"۔عدن کا یہ انکشاف میر ارسلان کو دم بخود کر گیا تھا۔

"میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔وہ الجھن بھرے انداز میں بولا۔

"سیدھی سی بات کہہ رہا ہوں جائشہ میری بہن ہے۔۔۔اور میں اس کا بھائی ہوں"۔عدن اب اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔میر ارسلان کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

تو عدن نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔جس پر وہ کافی صدمے میں گیا تھا۔

"کتنی دکھی ہے وہ اندر سے یار۔۔۔!اور کتنی مضبوط ہے وہ لڑکی"۔وہ اب مدھم سے لہجے میں بولا۔

"میری بہن بہت خوش قسمت ہے کہ رضا بخاری جیسا شخص اس کا لائف پارٹنر ہے۔۔۔جس نے ہر موڑ پر اس کا بھرپور ساتھ دیا ہے"۔عدن کے لہجے میں رضا بخاری کے لئے بہت احترام تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"واقعی ہی رضا بخاری جیسا انسان خوش قسمت لڑکیوں کو ملتا ہے"۔میر ارسلان ایک زخمی مسکراہٹ لیے ہوئے بولا۔

"میری بہن کو دل اور دماغ سے نکال باہر پھینکو۔۔۔!میر ارسلان۔۔۔!وہ اپنی زندگی میں بہت مطمئن ہے۔۔۔!اور رضا بخاری بھی اس کا بہت خیال رکھتا ہے۔۔۔!اس لیے میں تمہیں ایک دفعہ اور نصیحت کروں گا کہ اللہ کے اور اپنی بیوی کے گنہگار مت بنو"۔عدن اٹھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔تو میر ارسلان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں اس کے لائق ہی نہیں تھا تو خدا کیسے اس لڑکی کا ساتھ مجھے دیتا"۔ایک پھیکی سی مسکراہٹ ارسلان کے لبوں کو چھو گئی۔

"جو جس لائق ہوتا ہے خدا اسے اسی کے مقام سے نوازتا ہے۔۔۔تمہارے آئے دن نت نئی لڑکیوں کے ساتھ افئیرز ہوتے تھے میر ارسلان۔۔۔میری بہن ایک پاکیزہ لڑکی تھی۔۔۔خدا نے اسے اسی کی طرح کا شوہر عطا کر دیا ہے۔۔۔شاید خدا تمہیں راہ راست پر لانا چاہتا تھا اس لیے ایک پاکیزہ لڑکی کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی۔۔۔اور اس نے تمہیں بتایا کہ ہر چیز دولت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔۔۔کچھ آپ کو آپ کے کردار کو تول کر بھی دیا جاتا ہے۔۔۔۔تم خدا سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے۔۔۔اور روحی کی طرف بھرپور توجہ دو۔۔۔وہ لڑکی تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔ایک

Posted On Kitab Nagri

دفعہ اس کو اپنا یقین دو وہ تمہیں بہت خوش رکھے گی"۔عدن اسے رسان سے سمجھاتے ہوئے بولا۔تو میر اسلان اس کے گلے سے آ لگا۔

"میں بہت خوش قسمت ہوں جسے تمہارے جیسا دوست ملا ہے۔۔۔جو ہمیشہ میری رہنمائی کرتا رہتا ہے۔۔۔آئی ایم سوری یار اگر میں نے تمہارا دل دکھایا ہو"۔میر ارسلان اس سے شرمندہ نظر آ رہا تھا۔

"سوری کس بات کی کر رہے ہو میں تمہارا احسان مند ہوں۔۔۔!تم نے میری بہن کو بچایا تھا"۔عدن اس کی شرمندگی کم کرنے کے لئے بولا۔

"میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا عدن۔۔۔۔!اب اس بات کو زندگی میں کبھی بھی مت دہرانا"۔میر ارسلان اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"رات کو تیار رہنا ڈنر کے لئے نکلیں گے۔۔۔!اب جا یہاں سے کیونکہ مجھے بہت کام ہے اور تم پہلے ہی میرا بہت وقت لے چکے ہو"۔عدن یہ کہہ کر اپنے ٹیبل کی طرف بڑھا۔

"بڑا ہی کمینہ ہے تو ٹھیک ہے میں رات کو تیار رہوں گا"۔یہ کہہ کر وہ عدن کے کیبن سے باہر نکل گیا۔تو عدن سر جھٹک کر اپنے کام میں لگ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کو عدن میر ارسلان کے ساتھ ڈنر پر چلا گیا اس لیے رات کو کافی دیر سے گھر لوٹا تھا۔وہ گھر سے فرار چاہ رہا تھا۔اور مستجاب کا سامنا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے اپنے آپ سے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ مستجاب کو دیکھ کر اپنا ضبط نا کھو دے۔اور اس کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دے۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو تسلیم اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"بیٹا تمہارا انتظار کر رہی تھی کچھ بات کرنا چاہتی ہوں"۔ تسلیم اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اتنی رات تک آپ جاگ رہی ہیں"؟ وہ حیرانی سے بولا۔

"ذرا بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔ تسلیم یہ کہتے ہوئے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی اور عدن کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بیٹا تمہارے اور مستجاب کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا۔۔"؟ تسلیم پریشانی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"جھگڑا تو کوئی نہیں ہوا لیکن وہ لندن جانا چاہ رہی ہے"۔عدن نے بات واضح نہیں کی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے اور مستجاب کے درمیان ہونے والی کسی بھی قسم کی جھڑپ کی کسی تیسرے کو خبر ہو چاہے اس وہ اس کے والدین ہوں یا مستجاب کی ماں ہو۔

"وہ بہت پریشان ہے عدن۔۔۔!اس سے پوچھو کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔۔اس کا چہرہ دیکھا ہے تم نے بلکل کملا کر رہ گیا ہے"۔تسلیم تشوش سے بولی۔تو عدن کئی لمحوں تک گہری سوچ میں ڈوبا رہا۔

"اپ سے اس نے کوئی بات کی۔۔۔۔!آپ بھی اس کے ساتھ جا رہی ہے۔۔؟عدن نے تھوڑے توقف کے بعد پوچھا۔

"میں نے اسے جانے سے منع کیا ہے۔۔۔میں نے اس کے ساتھ جانے سے بھی انکار کر دیا ہے۔۔۔لیکن وہ نہیں مان رہی۔۔۔۔میں خود اس کی کیفیت سمجھ نہیں پا رہی"۔تسلیم پریشانی سے اٹھ کر عدن کے پاس آ کر بولی۔تو عدن بھی بہت پریشان ہوا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔!میں اس سے اس معاملے پر بات کرتا ہوں۔۔۔۔اگر آپ کے ساتھ وہ کسی بھی قسم کی کوئی بات کرے تو پلیز آپ مجھ سے مت چھپائیے گا۔۔۔!ڈونٹ وری ایوری تھنگ ول بی اوکے"۔وہ تسلیم بیگم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔تو تسلیم کی بھی تشویش کسی حد تک کم ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

عدن جب کمرے میں آیا تو مستجاب سو چکی تھی۔وہ کپڑے چینج کر کے بیڈ پر آیا اور مستجاب کا چہرہ بڑے غور سے دیکھنے لگ گیا۔اس کا واقع ہی چہرہ کملا گیا تھا۔عدن نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔اور اس کو دو تین آوازیں بھی دیں لیکن وہ گہری نیند میں تھی۔

اتنی پکی نیند تو اس کی نہ تھی جتنی اب ہو گئی ہے۔اس نے تشویش سے سوچا۔اس کی نگاہ گولیوں کے پتے پر پڑی۔تو اس نے اٹھا کر دیکھا تو وہ نیند کی گولیاں تھیں۔عدن کی پیشانی پر ایک دم سے بل پڑے تھے۔اپنے ہاتھوں کو اپنے بالوں میں پھنسا کر وہ بڑا پریشان ہوا تھا۔ایسی کیا نوبت آگئی کہ ایک اتنی قابل ڈاکٹر ہوتے ہوئے یہ نیند کی گولیاں کھانے لگ گئی ہے۔اس کا دل کیا کہ وہ اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے لیکن وہ ہوش میں ہوتی تو اس کی بات سنتی۔دل میں اچانک درد سا اٹھا تھا۔جس نے سارے جسم کو لپیٹ میں لے لیا۔وہ بے ساختہ اٹھ کر کچھ سوچتے ہوئے تسلیم بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا۔لیکن پھر اس نے قدم واپس موڑ لئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پہلے مستجاب سے اس ایشو پر کھل کر بات کروں گا پھر تسلیم آنٹی سے ڈسکس کروں گا۔یہ سوچتے ہوئے وہ واپس اپنے کمرے میں آگیا۔لیکن اب اسے نیند کہاں آنی تھی۔بے ساختہ آگے بڑھ کر مستجاب کو اپنی باہوں کے ہالے میں لے لیا۔اور اس کے چہرے کو اپنے لمس سے مہکایا تو سوتے میں بھی بی مستجاب کے چہرے پر ایک الوہی مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

میں کیسے یقین کر لوں کہ تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔۔مجھے اس بات پر یقین ہی نہیں آ رہا۔۔۔۔تمہاری آنکھیں تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دیتیں۔پتہ نہیں تم کیا چاہتی ہو۔۔۔۔پلیز ایک دفعہ اٹھ کر اپنے رویے کی وضاحت کر دو"۔وہ نیند میں ہی اس سے باتیں کر رہا تھا۔کتنی دیر تک وہ ایسے ہی باتیں کرتا رہا۔اور پھر اٹھ کر وضو کیا۔اور تہجد کی نماز ادا کرنے لگ گیا۔جس میں اس نے خدا سے دکھے دل کے ساتھ مستجاب کی سلامتی کی دعائیں مانگی تھیں۔

★*******★*********★

میر ارسلان زندگی میں پہلی دفعہ خدا کے حضور کھڑا تھا۔اسے نہیں یاد تھا کہ اس نے کب نماز ادا کی تھی۔لیکن اب اس کا دل کرتا تھا کہ وہ اپنے خدا سے بات کرے۔دعا کے لیے ہاتھ اٹھے تو سب سے پہلے اس نے جائشہ کی سلامتی کی دعائیں مانگیں۔پھر اپنے اور روحی کی نارمل زندگی کے لیے بھی خدا سے دعائیں مانگی تھیں۔روحی اسے دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔

"کیا نیک بننے کی کوششیں کر رہے ہو۔۔؟"وہ طنز آمیز انداز سے بولی۔

"کوشش تو انسان کر سکتا ہے ناں۔۔۔!کون سا گناہ ہے جو میں نے نہیں کیا۔۔۔!ہر گناہ میں نے کیا ہے۔۔۔۔کوشش ہے کہ زندگی میں ہی اس سے معاف کروالوں۔۔۔۔تاکہ دل کو کچھ تو سکون ملے۔۔۔۔!اور تم بھی خدا

Posted On Kitab Nagri

سے توبہ کرو کہ تم شراب نہیں پیو گی۔۔۔! میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ ان سب بری عادات سے نجات پا لوں"۔میر ارسلان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔تو روحی اس کی باتیں سن کر حیران ہو رہی تھی۔

"ویری سٹرینج ارسلان۔۔۔ہر شام اپنی کلب میں گزارنے والا۔۔۔نت نئی لڑکیوں کے ساتھ افیئرز چلانے والا۔۔۔اور شراب کے بغیر نہ رہنے والا آج اتنی اچھی باتیں کر رہا ہے۔۔۔میں تو شاک میں چلی گئی"۔روحی طنزیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"ایک لمحہ بھی انسان کو بدل سکتا ہے روحی۔۔۔!اور ہو سکتا ہے میں بدل جاؤں۔۔۔!تم میرا ساتھ دو گی تو میں ضرور بدلوں گا۔۔۔تمہارے لئے اپنے لئے اور اپنی آنے والی اولاد کے لیے"۔میر ارسلان اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔تو روحی کئی لمحوں تک اس کو دیکھتی رہ گئی۔

"تم میں چینج آرہا ہے اچھی بات ہے۔۔۔!لیکن میں اپنا طرز زندگی اپنی مرضی سے بدلوں گی"۔روحی فیصلہ کن انداز میں بولی تو میر ارسلان اس کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

"اگر تم اپنا طرز زندگی نہیں بدلو گی تو ہماری آنے والی اولاد کا کیا ہو گا۔۔۔!کیونکہ اولاد کے سامنے والدین ہی رول ماڈل ہوتے ہیں"۔وہ روحی کو دیکھ کر نرم لہجے میں بولا۔تو روحی چپ کر گئی۔کیونکہ وہ اس وقت کوئی بحث نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔اگر میر ارسلان بدل رہا تھا تو یہ اس کے حق میں اچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★********★**********★

عدن صبح دیر تک مستجاب کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔وہ کافی دیر سے اٹھی تھی۔وہ فریش ہو کر تیار ہو رہی تھی کہ عدن نے اس کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیا۔مستجاب کو بھی اپنے اوپر نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے شیشے میں ہی عدن کو دیکھا۔

"میرے پاس آؤ"۔عدن نرمی سے بولا تو مستجاب کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔وہ وہی پر رک گئی۔

"شاید آنکھوں کے ساتھ ساتھ اب تمہارے کان بھی بند رہنے لگ گئے ہیں۔۔۔اپنے پاس بلا رہا ہوں تمہیں"۔عدن کا لہجہ برف کی طرح سرد تھا۔اور آنکھوں میں ہلکا سا غصہ تھا۔وہ چپ چاپ چلتی ہوئی عدن کے پاس آبیٹھی۔تو عدن نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"کیا بات ہے۔۔۔؟کیا چھپا رہی ہو مجھ سے"؟وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو مستجاب ایک لمحے کے لیے گڑ بڑا کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں تم سے کچھ چھپانے لگی؟"

"مجھے چھوڑ کر کیوں جا رہی ہو"۔عدن کا لہجہ بلکل برف کی طرح سرد تھا۔کچھ لمحوں تک تو وہ بول ہی نہ سکی لیکن تھوڑی دیر بعد وہ سنبھل گئی۔

"کچھ دنوں کے لیے بس اس جگہ کو دیکھنا چاہ رہی ہوں جدھر اتنا عرصہ گزارا ہے۔اس میں اتنا ایشو بنانے والی کوئی بات نہیں ہے"۔وہ اب اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولی۔اور ایک دم سے عدن کے پاس سے اٹھ گئی۔ عدن نے اس کی کلائی پکڑ کر کھینچی تو وہ اس کی گود میں آ گری۔عدن نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"میں سچ سننا چاہ رہا ہوں مستجاب۔۔۔بالکل سچ۔۔۔اگر تم نے کسی بھی قسم کی کوئی بات مجھ سے چھپائی تم مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔عدن کے دھمکی آمیز انداز سے وہ اندر تک دہل کر رہ گئی۔عدن نے اس کی آنکھوں میں خوف دیکھا تو الجھ کر رہ گیا۔

"آخر میری بات سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے آپ لوگ"۔وہ اب چیختے ہوئے اٹھ گئی۔تو عدن نے خلع کے پیپرز سائیڈ ٹیبل میں سے نکال کر اس کے منہ پر دے مارے۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر تم مجھ سے کچھ چھپا نہیں رہی تو یہ سب بکواس کیا ہے"۔عدن شادی کے بعد پہلی دفعہ اس پر دھارتے ہوئے بولا۔تو مستجاب اپنی جگہ جم کر رہ گئی۔

"مجھے ان پیپرز کا نہیں پتا۔۔۔!میں بس اس ماحول سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔۔۔!پلیز مجھے مت روکو مجھے جانے دو"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔تو عدن اذیت سے اپنے لب کاٹنے لگ گیا۔

"یعنی یہ پیپر فرشتوں نے بنوائے ہیں۔۔۔یا آسمان سے اتر آئے ہیں۔۔۔۔ٹھیک ہے تم جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا۔۔۔۔تم بے فکر ہو کر جاؤ۔۔۔لیکن مجھے اس سب کی وضاحت چاہیے"۔وہ پیپرز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"میں تمہیں کوئی بھی وضاحت نہیں دے سکتی عدن۔۔۔!بس مجھے جانے دو"۔یہ کہہ کر وہ واش روم کا دروازہ کھول کر اندر بند ہو گئی کیونکہ عدن کے کسی بھی سوال کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔وہ پیپرز اٹھا کر تسلیم بیگم کے پاس چلا آیا۔ان کو پیپرز دکھائے تو وہ اپنی جگہ پر ہی ہل کر رہ گئی۔

"عدن مجھے ان پیپرز کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے"۔وہ پریشانی سے بولی تو عدن کا دل کیا کہ وہ اپنا آپ ہی پیٹ لے۔زندگی میں عجیب بے بسی کے دوراہے پر کھڑا تھا۔وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتا ہوا تسلیم کے کمرے سے نکل آیا۔

Posted On Kitab Nagri

★********★**********★

آج کورٹ میں رضا بخاری کے کیس کی ہیئرنگ تھی۔پورے میڈیا میں یہ کیس ڈسکس ہو رہا تھا۔

"رضا صاحب کیا لگتا ہے آج عدالت میں کیا ہو گا۔۔؟" وہ رضا کی ٹائی ٹھیک سے لگاتے ہوئے بولی۔

"خدا سے بہتری کی ہی امید ہے۔۔۔انشاءاللہ کچھ اچھا ہی ہو گا"۔رضا پر امید طریقے سے بولا۔

"اللہ کریں آج کچھ اچھا فیصلہ ہو جائے تو آپ حنان کو جا کر لے آئیں۔۔۔۔میں اب اسے بہت مس کرتی ہوں"۔جائشہ اداسی سے بولی تو رضا بخاری کو حنان بے تحاشا یاد آیا۔

"میں بھی اس کے بغیر بہت اداس ہوں جائشہ۔۔۔۔!میں اکیلا نہیں جاؤں گا تمہیں بھی اپنے ساتھ لے کر امریکہ جاؤں گا۔۔۔کیونکہ اب تمہارے بغیر دل نہیں لگے گا۔۔۔۔کچھ دن تک گھومیں گے۔۔۔۔کیونکہ ہم ہنی مون پر بھی نہیں گئے۔۔۔۔بلکہ کہیں بھی نہیں گئے۔۔۔اپنی زندگی کی الجھنوں میں ہی الجھے ہوئے ہیں"۔ رضا بخاری یہ کہہ کر اپنے بال سیٹ کرنے لگ گیا۔تو جائشہ اسے دیکھ کر مسکرا کر رہ گئی۔

"ویسے ایک امپورٹنٹ بات کرنی تھی تم سے"۔رضا بخاری سنجیدگی سے بولا۔تو جائشہ بھی متوجہ ہوئی۔رضا بخاری چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اور اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے۔

"میرا تو دل ہے کہ حنان کے آنے سے پہلے اس کے کسی بہن بھائی کے آنے کا انتظام ہو جائے"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تو جائشہ رضا بخاری کو گھورنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی جلدی آپ کو کس بات کی ہے"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"حنان کافی بڑا ہو گیا ہے۔۔۔!اور میں چاہتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا بے بی آئے۔۔۔تمہارا دماغ بھی کچھ سیٹ ہو جائے۔۔۔جو ہر وقت میرے اوپر ہی لگا رہتا ہے"۔آخر میں وہ مسکرایا۔

"اب تو اور بھی آپ کے اوپر دماغ سیٹ کروں گی۔۔۔!میرے چاہے جتنے مرضی بچے ہو جائیں۔۔۔!میرا دماغ آپ پر ہی سیٹ رہے گا"۔وہ رضا کے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔!کیسے تمہارا دماغ سیٹ رہے گا۔۔۔!اب چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے"۔رضا بخاری یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل آیا وہ بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکلی۔

★********★********★

تسلیم بیگم تو طوفانوں کی زد میں تھی۔کئی دفعہ پوچھنے پر بھی مستجاب اسے کچھ بھی بتا نہیں رہی تھی۔اس کو یقین ہو گیا تھا کہ ضرور مستجاب کسی کے پریشر میں ہیں۔دوسرے دن ان دونوں کی فلائٹ تھی لیکن تسلیم نے تو جانے سے انکار کر دیا۔عدن نے اس کے بعد اس سے کوئی بھی کسی بھی قسم کی بات نہیں کی تھی۔وہ ائیر پورٹ جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔عدن چپ کر کے اس کی تیاری دیکھتا رہا۔تسلیم کمرے میں آئی تو وہ تیار ہو رہی تھی۔

"عدن بیٹا اس کو روک لو"۔تسلیم عدن کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں آنٹی آپ اسے جانے دیں۔۔۔!اور میں تو بالکل بھی نہیں روکوں گا۔۔آپ بھی اسے فورس مت کریں"۔وہ اپنے دل پر سخت پہرے بٹھاتے ہوئے بڑے ضبط سے بولا۔اور کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ کئی لمحوں تک مستجاب کو دیکھتی رہی۔تسلیم کو وہ نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"خلع کے پیپرز کس نے تیار کروائے تھے مستجاب"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"میرے پاس آپ کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں ہے مما"۔وہ روکھے انداز میں بولی۔تسلیم اس کا منہ دیکھ کر رہ گئی۔اتنے میں مستجاب کے موبائل پر بیل ہوئی تو اس نے فورا کال اٹینڈ کی۔

"اگر آج تمہاری فلائٹ مس ہوئی تو تمہارے دونوں پیاروں کی فلائٹ اوپر پہنچادیں گے۔۔۔! یہ بات ذہن میں بٹھالو"۔فون پر یہ کہا گیا تو مستجاب کا رنگ ایک دم ہلدی کی طرح پیلا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے میں نکل رہی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا"۔تسلیم اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"میری دوست کا تھا"۔

جھوٹ کب سے بولنے لگی ہو"۔تسلیم اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔تو مستجاب چپ کر کے اپنا ہینڈ بیگ لے کر کمرے سے نکل آئی اور ملازمہ کو گاڑی تک سامان لانے کا بولا۔تسلیم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

عدن کو بلا کر اس سے کچھ بات کی۔جس سے عدن کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے تھے۔

مستجاب ڈرائیور کو گاڑی تیز چلانے کا بول رہی تھی۔اتنے میں ایک بلیک کلر کی گاڑی نے اس کا راستہ روکا تھا۔اور اس میں سے تیزی سے عدن باہر نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

"باہر نکلو"۔عدن نے مستجاب کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے بولا تھا کہ تم مجھے روکو گے نہیں۔۔۔!اب مجھے کیوں روک رہے ہو"۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے میں کافی ناکام ہوئی تھی۔عدن نے غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے باہر نکالا۔اور پچھلی سیٹ سے اس کا سامان باہر نکالا۔

"آپ تین گھنٹے بعد گھر جائیں گے اور سب سے یہی کہیں گے کہ میں مستجاب کو ایئر پورٹ چھوڑ کر آ گیا ہوں۔۔۔کسی کو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔میں اسے لے گیا ہوں۔۔۔یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالیں"۔عدن ڈرائیور کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں بولا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا زبردستی کر رہے ہو میرے ساتھ"۔مستجاب اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے چیخی تو عدن نے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا۔

"ہاں زبردستی ہے"۔یہ کہہ اس نے گاڑی کی اگلی سیٹ پر اسے بٹھایا اور دروازہ زور سے بند کیا۔اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آبیٹھا۔اور اسکے گرد سیٹ بیلٹ باندھی۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے۔۔۔!پلیز مجھے جانے دو"۔مستجاب اب اس کے آگے عاجزی سے گڑگڑائی تھی۔

"تمہیں جانے دوں تو سانسیں کہاں سے لوں۔۔۔!یوں سمجھو کہ میں تمہیں اغوا کر کے لے کے جا رہا ہوں۔۔۔!اب تمہاری آواز نہیں نکلنی چاہیے ایک دم چپ کر کے بیٹھی رہو"۔عدن اب غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تو ایک دم وہ غصے میں آ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم میرے ساتھ زبردستی کروگے۔۔۔۔کیا میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے نہیں گزار سکتی۔۔۔ہر وقت میرے سر پر مسلط رہتے ہو"۔وہ اب چیختے ہوئے بولی تو ایک دم گاڑی جھٹکے سے رکی۔جس وہ اچھل کر عدن سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

"اپنی زبان بند کرو نہیں تو منہ پر ٹیپ لگا دوں گا"۔عدن غصے سے اس کا جبڑا دبوچتے ہوئے بولا۔

"تم انتہائی جاھل انسان ہو"۔وہ غصے سے بولی۔

"اب تم اس جاھل انسان کی قید میں جا رہی ہو۔۔۔۔!جب تک تمہارا دماغ درست نہیں ہوتا میں تمہیں بند ہی رکھوں گا۔۔۔اس لئے اب چپ کر کے بیٹھی رہو اب میں تمہاری کوئی بھی فضول قسم کی بکواس برداشت نہیں کروں گا"۔اس نے غصے سے کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔تو مستجاب اپنے لب کاٹ کر رہ گئی۔

"کیا ساری زندگی مجھ پر زبردستی ہی چلاؤ گے"۔وہ منہ موڑتے ہوئے بولی۔

"ہاں۔۔۔زبردستی ہی کروں گا۔۔۔ہر معاملے میں۔۔۔۔!ڈھیل دے کے بہت دیکھ لی۔۔۔اب تمہاری لگامیں میں کھینچتا ہوں"۔وہ اس کی طرف دیکھ کر ذو معنی انداز میں بولا۔تو مستجاب اس کے لب و لہجے اور اس انداز پر ششدر رہی تو رہ گئی۔

★*******★**********★

یور آنر میں اس کیس کا ایک بہت اہم گواہ پیش کرنے جا رہا ہوں۔۔۔امید ہے اس کی گواہی کے بعد رضا بخاری کو باعزت بری کر دیا جائے گا"۔جواد بخاری بڑے مطمئن انداز سے بولا۔تو کورٹ میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کہہ کر جواد بخاری نے آنے والے کا نام بتایا۔ تو سب حیرانی سے اس طرف دیکھنے لگ گئے۔

"جی تو آپ بتانا پسند کریں گے کہ رضا بخاری کی الماری میں وہ پیکٹس کیسے آئے"۔ جواد بخاری بڑے آرام سے بولا۔

"جی وہ میں نے رکھے تھے"۔ جب اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تو پورے کورٹ میں ایک دم سے پن سائلنٹ چھا گئی۔ جائشہ صدمے سے اپنی کرسی سے ہی اٹھ گئی۔ جبکہ رضا بخاری بے یقین نظروں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اعتماد کیسے ٹوٹتا ہے۔ یہ آج کوئی علی رضا بخاری اور جائشہ سے پوچھتا۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر شاک میں چلے گئے تھے۔ پورے کمرے میں اب چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔ جج نے آرڈر دے کر چپ کروایا۔ لیکن پھر بھی دبی دبی سرگوشیاں جاری تھیں۔

"جی تو اعجاز ہمدانی صاحب آپ نے وہ پیکٹس مسٹر علی رضا بخاری کی الماری میں کیوں رکھے۔۔؟ اس کے پیچھے کیا وجہ تھی۔۔؟"۔ جواد بخاری اعجاز ہمدانی کی طرف دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں بولا۔

"مسٹر علی رضا بخاری میرے لیے بھائیوں سے کم نہیں ہے۔ کافی سال ہو گئے ہیں ہم نے اکٹھے کام کیا ہے۔ میں نے آج تک ان کو مہرباں ہی پایا ہے۔۔" یہ کہتے ہوئے اس کی نظر رضا بخاری پر گئی جس کا چہرہ دھواں دھواں تھا۔ اور آنکھیں اسے لگ رہی تھیں کہ جیسے پتھر کی ہو گئی ہیں۔ ایک دم سے ہی اعجاز ہمدانی نگاہ چرا گیا تھا۔ جب کہ جائشہ اپنا سر تھامے ہوئے بیٹھی تھی۔ اس کے اندر آندھی اور طوفان جیسے جھکڑ چل رہے تھے۔ اعتماد ٹوٹنے کی کرچیاں آنکھوں میں چبھیں تو بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جن کو جائشہ نے بے دردی سے رگڑ ڈالا۔

"پلیز اپنی بات مکمل کریں"۔ جواد بخاری اعجاز ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"علی رضا بخاری نے ایک نہایت ہی ایماندار انسان ہے۔۔۔مخالفین نے انہیں ہر طرح سے زیر کرنے کی کوشش کی۔لیکن ناکام رہے۔میں ان کا بہت ہی قریبی ساتھی ہوں۔میں ان کے ساتھ دھوکا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔!اس لئے ان کے مخالفین نے میری بیوی اور بچوں کو اغوا کر لیا تھا۔جب اولاد اور عزت پہ بات آتی ہے تو انسان سب کچھ بھول جاتا ہے۔میں نے اپنی بیوی اور بچوں کی جان بچانے کے لیے یہ سب کچھ کیا تھا"۔ اعجاز ھمدانی نگاہیں جھکاتے ہوئے شرمندگی سے بولا۔

"کون لوگ ہیں اس کے پیچھے۔۔۔۔!آپ بتانا پسند کریں گے "۔جوار بخاری اب ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ان کے خلاف بہت لوگ مل کر کام کر رہے ہیں۔۔۔!لیکن جہاں تک میں نے پتہ لگوایا ہے اس واقعے کے پیچھے چودھری خالد اور سفیان کا بھی ہاتھ ہے۔لیکن وہ اکیلے نہیں ہیں۔۔۔ان کے ساتھ اور بھی لوگ ملے ہوئے ہیں۔۔۔جن کی ایوانوں تک بات سنی جاتی ہے اور جو ایوانوں میں موجود رہے ہیں"۔اعجاز ہمدانی ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ آپ کو زیر کرنے کے لیے آپ کے مخالفین نے آپ کی بیوی اور بچے کو اغوا کروایا تھا ایم آئی رائٹ "۔جواد بخاری سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تو اعجاز ہمدانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایکسکیوز می یور آنر میں ان کے گواہ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں"۔ولید بختیار بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور چلتا ہوں اعجاز ہمدانی کے پاس آیا۔

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ چوہدری خالد اور سفیان صاحب نے کروایا ہے"۔ولید بختیار اعجاز ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"چونکہ یہ پہلے بھی مجھے کئی دفعہ پیسوں کی آفرز کر چکے ہیں۔۔۔لیکن میں نہیں مانا۔۔۔یہ ہمارے چینل کو شدید نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔جب ان کا بس اس بات پر نہیں چلا تو انہوں نے میری بیوی اور بچوں کو اغوا کروا لیا"۔اعجاز ہمدانی ولید بختیار کو دیکھتے ہوئے بولا۔رضا بخاری ایک دم سے اٹھ کر کورٹ سے باہر نکل گیا تھا۔جائشہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

"میں نے آپ سے وضاحت نہیں مانگی۔۔۔!میں آپ سے ثبوت مانگ رہا ہوں ہمدانی صاحب"۔ولید بختیار نے ناگوار لہجے میں کہا۔

"اتنے اتاؤلے کیوں ہو رہے ہیں میرے فاضل دوست۔۔۔۔ہم ثبوت بھی ساتھ لے کر آئے ہیں"۔جواد بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا اور اپنے بیگ میں سے ایک ریکارڈر نکالا۔اور اسے آن کر دیا۔

"جب رضا بخاری گرفتار ہوگا۔۔۔تو ہم تمہاری بیوی اور بچوں کو چھوڑ دیں گے"۔

"پلیز میری بیوی اور بچوں کو کچھ مت کہنا میں تمہارا یہ کام کر دوں گا"۔اعجاز ہمدانی کی رندھے ہوئے لہجے میں آواز نکلی تھی۔

"ٹھیک ہے جتنی جلدی یہ کام کرو گے اتنی جلدی تمہاری بیوی اور بچے کو رہائی ملے گی"۔اس کے ساتھ ہی جواد بخاری نے وہ ریکارڈر بند کر دیا۔ولید بختیار کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ ابھری۔

"اچھا اس طرح کوئی بھی ریکارڈنگ کر کے آپ یہ کیسے ثابت کریں گے کہ یہ چوہدری خالد ہے یا سفیان ہے یا ان کا کوئی مخالف ہے۔۔۔۔ویری سٹرینج عدالت کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے"۔ولید بختیار

Posted On Kitab Nagri

جواد بخاری کو دیکھتے ہوئے بولا۔ تواس سے نے موبائل سے ایک ویڈیو آن تھی۔اور جج صاحب کے قریب گیا۔وہ ویڈیو پہلے جج صاحب کو دکھائی۔ولید بختیار کے چہرے پر پسینے چھوٹنے لگے۔

"جج صاحب میں یہ میں اسکرین پر دکھانا چاہوں گا"۔جواد بخاری یہ کہہ کر موبائل جج کے ہاتھ سے لیا۔

جب سکرین پر وہ ویڈیو پلے کی گئی۔توسب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"مجھے پتا ہے کہ رضا بخاری کو گرفتار کروانے کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے سفیان صاحب"۔اعجاز ہمدانی سفیان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔اور چوہدری خالد بھی اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"جب سمجھ گئے ہیں تو ہمارے ساتھ مل کر کام کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔ہم اپنے مخالفین کو کسی نہ کسی طریقے سے توزیر کر ہی لیتے ہیں۔۔۔۔مثال آپ کے سامنے ہیں ہمدانی صاحب"۔چوہدری خالد ہنستے ہوئے بولا۔جواد بخاری نے ویڈیو بند کروادی۔اور جج کی طرف دیکھ کر کندھے اچکائے۔جبکہ ولید بختیار اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کر رہا تھا۔

"اب آپ کی بیوی اور بچے کہاں ہیں ہمدانی صاحب"۔جواد بخاری اب ہمدانی سے مخاطب تھا۔

"ان کو میں نے پہلے بیرون ملک بھیجا۔۔۔کیونکہ مجھے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔میں رضا بخاری کا وفادار تھا لیکن میں بے وفائی کر گیا۔۔۔اب میں اپنی غلطی کو سدھارنا چاہتا ہوں۔۔۔اس لئے آج اس کٹہرے میں کھڑا ہوں"۔اعجاز ہمدانی نگاہیں جھکاتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہے اس سب کے بعد آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔۔۔کہ میرے موکل رضا بخاری بے قصور ہیں۔۔۔۔وہ آج بھی پاکستان کے باعزت شہری ہیں۔۔۔۔!اس لیے انہیں آج ہی باعزت بری کیا جائے"۔جواد بخاری کہہ کر اپنی کرسی پر آبیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یور آنر میں چاہتا ہوں۔۔۔آپ مجھے کچھ دن کا ٹائم دیں تا کہ میں پتہ لگا سکوں کہ یہ ان سب کی ملی بھگت ہے۔۔۔اس سب کے پیچھے کون سے عناصر کار فرما ہیں"۔ولید بختیار اب سنبھل کے بولا۔

"ہر چیز بالکل آپ کے سامنے ہیں۔۔۔۔!اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ رضا بخاری کو باعزت بری کیا جائے"۔جواد بخاری اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔جج جلدی جلدی پیپر پر کچھ لکھ رہا تھا۔

"کورٹ کا فیصلہ اگلی تاریخ پر سنایا جائے گا"۔یہ کہہ کر جج نے عدالت برخاست کر دی۔تو جواد بخاری حیرت کا شکار ہوا تھا وہ تو آج کی ہی امید لگائے بیٹھا تھا کہ کیس کا فیصلہ ہو جائے گا لیکن جج نے تاریخ بڑھا دی۔

پھر بھی وہ مطمئن ہوتا ہوا اپنے اسسٹنٹ کو اپنی ضروری فائلیں اٹھانے کا کہہ کر کمرہ عدالت سے باہر نکل آیا۔جبکہ اعجاز ہمدانی بھی مرے مرے قدموں سے کمرہ عدالت سے باہر نکل آیا۔تو پورا میڈیا اس کی طرف لپکا۔

"میں ایک دو دن تک پریس کانفرنس رکھوں گا اس میں آپ کے سارے سوالات کے جوابات دوں گا۔۔۔!اس وقت میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہوں گا"۔اعجاز ہمدانی یہ کہہ کر اپنی گاڑی میں آبیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★******★

رضا بخاری کو اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہیں آرہا تھا۔اسی لیے وہ کمرہ عدالت سے اٹھ گیا تھا۔جائشہ کو پتا تھا کہ وہ اب بہت زیادہ ٹینشن لے گا اس لئے وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔!اور کوئی ٹینشن بھی مت لیں پلیز"۔وہ رضا بخاری کے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"کیا یہ ٹینشن والی بات نہیں ہے۔۔۔!رضا بخاری کی سپاٹ آواز ابھری تو جائشہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرنے لگ گئی۔

"دیکھیں انہوں نے جو بھی کیا مجبوری میں ہی کیا تھا"۔وہ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے بولی دل تو اس کا بھی ٹوٹا تھا۔

"اب تم اس کی صفائی دو گی مجھے"۔رضا بخاری غصے سے بولا۔

"میں صفائی نہیں دے رہی حقیقت بیان کر رہی ہوں"۔وہ اب نگاہیں چراتے آتے ہوئے بولی۔

"مائی فٹ حقیقت۔۔۔۔!کیا وہ مجھ سے یہ سب کچھ ڈسکس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔پہلے بھی ہم نے بڑی مشکلوں کا اکٹھے مقابلہ کیا۔۔۔۔۔!اگر وہ مجھے آکر کہتا کہ اس کی بیوی اور بچوں کی جان خطرے میں ہیں۔۔۔تو کیا میں چپ بیٹھتا۔۔۔لیکن نہیں وہ اعتماد کے قابل ہے ہی نہیں۔۔۔۔افسوس مجھے خود پر افسوس ہو رہا ہے"۔رضا بخاری سٹیرنگ پر مکا مارتے ہوئے بولا۔تو جائشہ خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی۔کیونکہ رضا بخاری کا یہ روپ اس کے لئے نیا تھا۔گاڑی ایک جھٹکے سے اس کے آفس کے سامنے رکی۔

"آپ بھی اندر آئیں"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم جاؤ"۔رضا بخاری کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔اور لہجہ خطرناک حد تک سرد تھا۔

"لیکن آپ کہاں جائیں گے"۔وہ بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز جائشہ میں اس وقت تنہائی چاہتا ہوں تم جاؤ"۔ وہ ہلکا سا چیختے ہوئے بولا۔ تو جائشہ جو کہ سیٹ سے اٹھ رہی تھی واپسی سیٹ پر آ بیٹھی۔

"میں آپ کو اس وقت تنہا نہیں کر سکتی"۔ یہ کہہ کر اس نے گاڑی کا دروازہ بند کر دیا۔ تو رضا بخاری نے اسے شعلہ بار نگاہوں سے گھورا۔ ساتھ ہی غصے سے اٹھ کر گاڑی سے باہر نکل گیا۔ جائشہ کی طرف کا دروازہ کھولا۔ اور جائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی اسے باہر نکالا۔ اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔ اور خود گھوم کا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اور گاڑی کو تیزی سے بھگا لے گیا۔ جب کہ جائشہ حیرت سے ادھر ہی کھڑی رہ گئی۔

جائشہ کا خود دل بہت زیادہ ٹوٹا تھا لیکن وہ اس وقت رضا بخاری کو تنہا نہیں کرنا چاہتی تھی اسے پتہ تھا کہ اس وقت رضا بخاری اندر سے بہت دکھی ہے۔ وہ اپنے دل کو سنبھالتی ہوئی آفس کے اندر داخل ہوئی کیونکہ اس انکشاف سے پورے چینل میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ پورا اسٹاف آپس میں چہ مگوئیاں کرنے میں مصروف تھا۔ جائشہ نے سب کو اپنی اپنی جگہ پر جانے کا کہا اور اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی تھی کیونکہ اسے بھی اس وقت تنہائی کی اشد ضرورت تھی۔ اور جو زیادہ کبھی نہ روئی تھی آج کھل کر روئی۔ کیونکہ اعجاز ہمدانی کو اس نے اپنے بھائیوں جیسا درجہ دیا تھا۔ اور وہ دل سے اس انسان کی عزت کرتی تھی۔ جس نے اس کے اور اس کے شوہر کے اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچائی تھی۔

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد عدن مستجاب کو ایک نامعلوم مقام پر لے آیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ چوکیدار نے گیٹ کھولا تو اس نے گاڑی اندر پورچ میں کھڑی کی۔

"یہ مجھے کہاں لے آئے ہو"۔ مستجاب اسے سر اٹھا کر دیکھنے لگ گئی۔ تو گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کا بازو پکڑ کر اس نے اسے باہر نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا"۔یہ کہہ کر اس نے گھر کا بیرونی دروازہ کھولا۔اور اسے لے کر اندر آیا۔

"عدن تم چاہتے کیا ہو آخر"۔وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی۔

"ایک دم چپ۔۔۔!یہ کہتے ہوئے وہ اسے کمرے میں لے آیا۔یہ درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بیڈ پڑا ہوا تھا۔بیڈ کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا۔نیچے قیمتی قالین بچھی ہوئی تھی۔کارنر میں ایک چھوٹا سا صوفہ تھا۔ایک دیوار کے ساتھ کبرڈ بھی بنی ہوئی تھی۔

"کیوں جا رہی تھی مجھے چھوڑ کے"۔وہ اسے بازوؤں کو تھامتے ہوئے اپنے مقابل کرتے ہوئے بولا۔

"کتنی دفعہ بتاؤں"۔وہ اب اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولی۔

"میں سچ سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔صرف سچ"۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تقریبا غراتے ہوئے بولا۔

"تم ہمیشہ اپنی ہی چلاتے ہو۔۔۔۔!پلیز مجھے جانے دو"۔وہ اب بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو اب تو میں اپنی ہی چلاؤں گا۔۔۔!وہ اسے اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔تو مستجاب کو لگا کہ جیسے وہ اس کی ہڈیاں ہی توڑ دے گا۔

"پلیز عدن یو آر ہرٹنگ می"۔وہ اس کی جنونی گرفت میں مچلتے ہوئے بولی۔کہاں وہ سے اتنے پیار سے چھوتا تھا اور اب اس کی سانس بند کرنے والی گرفت میں کئی آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بکھرے تھے۔جس پر عدن کے دل کو کچھ ہوا تھا۔اس نے وہ آنسو بڑی نرمی سے صاف کیے۔اور گرفت بھی ڈھیلی کر دی۔

"مسز میں نے تمہیں بولا تھا کہ اگر مجھ سے کچھ چھپاؤ گی تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا"۔وہ اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھ سے اونچا کرتے ہوئے بولا۔تو وہ کچھ نہ بولی۔عدن نے ایک دم سے اسے چھوڑ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں جارہاہوں۔۔۔۔!سچ بتانے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرلو۔۔۔!نہیں تو میں تمہارا حشر کردوں گا مستجاب"۔یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا تو مستجاب بھاگتے ہوئے اس کے سامنے آئی۔

"مجھے یہاں چھوڑ کر کہاں جارہے ہو"۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بے چینی سے بولی۔

"میں تمہیں بتانے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔۔کچھ دیر بعد ایک ملازمہ آجائے گی"۔یہ کہہ کر اس نے ایک ہاتھ سے پیچھے ہٹایا لیکن مستجاب دروازے سے لگ کر کھڑی ہوگئی۔

"میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گی عدن۔۔۔"۔وہ سراسیما سی کیفیت میں بولی۔اس کا دوپٹہ سر سے اتر چکا تھا۔ریشمی بال بھی جوڑے سے نکل چکے تھے۔غلافی آنکھوں میں خوف ہلکورے لے رہا تھا۔بلیک کلر کی خوبصورت شلوار قمیض میں وہ مقابل کے ہوش اڑا سکتی تھی۔اور عدن حیدر تو اس صورت کا ویسے ہی دیوانہ تھا۔

"مستجاب سامنے سے ہٹو"۔وہ اب اس سے نگاہیں چراتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے نفی میں سر ہلا دیا۔تو وہ اپنے اوپر اختیار کھو بیٹھا۔

"روک رہی ہو تو نتیجہ تمہیں بھگتنا پڑے گا"۔یہ کہتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا۔تو مستجاب کے اندر اس کا ذو معنی لہجے سے ہلچل سی مچ گئی۔

جوان معصوم آنکھوں نے دیے تھے

وہ دھوکے آج تک میں کھا رہا ہوں

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"میں نے تمہیں کوئی دھوکا نہیں دیا"۔وہ اپنی کیفیت پر قابو پانے میں کافی حد تک ناکام ہوئی تھی۔

"اچھا۔۔۔! یہ دھوکہ تو میں بار بار کھانا چاہوں گا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں پر لب رکھے۔

مستجاب کو محسوس ہوا آج اس کے لمس میں نرمی نہیں بلکہ سختی تھی۔اس نے اپنی شدتیں لٹا کر ثابت بھی کر دیا۔جبکہ مستجاب اس کی جنوں خیزیوں کے آگے بے بس ہو کر رہ گئی۔بلکہ اس نے اسے بھی اپنے ساتھ ہی باندھ لیا تھا۔وہ بھی کتنے دنوں بعد اس کے قریب آکر سب کچھ بھول گئی تھی۔یاد تھا تو بس عدن حیدر۔

★*******★********★

میر ارسلان جائشہ کے بارے میں سن کر کافی ڈسٹرب ہوا تھا۔

"کیا ہوا ارسلان تم کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔روحی نے کتنے ہی دنوں بعد اس سے نرمی سے بات کی تھی۔

"کچھ نہیں پاپا کی طرف سے کچھ پریشان ہوں"۔اس نے اپنی طرف سے بہانہ گھڑا تھا۔

"پریشان مت ہوں وہ آجائیں گے"۔روحی اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جس پر میر اسلان نے اسے بڑی حیرت سے دیکھا تھا۔کیونکہ وہ اب کبھی روحی کے قریب بھی نہیں جاتا تھا۔

"ان کی سیٹ خالی ہو چکی ہے اور میں ان کی جگہ الیکشن پر کھڑا ہو رہا ہوں روحی"۔وہ پتا نہیں کیوں اسے یہ سب بتا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جو تمہیں مناسب لگے وہی کرو"۔روحی نرم لہجے میں بولی۔تو ارسلان نے اسے بڑے غور سے دیکھا۔اس کا سراپا کافی بھاری ہو گیا تھا۔میر اسلان اپنی آنے والی اولاد کا سوچ کر ایک دم جیسے مطمئن ہو گیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہو گا یا بیٹی"۔روحی نے اس سے سوال کیا تو میر اارسلان اس کے سوال پر کافی خوش ہوا تھا۔کیونکہ روحی نے کبھی اس بات میں دلچسپی نہیں لی تھی وہ ہمیشہ ہی بیزار رہتی تھی۔لیکن آج معمول سے ہٹ کر وہ کافی اچھے موڈ میں تھی۔

"چاہے بیٹی ہو چاہے بیٹا ہو۔۔۔!مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔!میں بس آپ نے آنے والی اولاد کو صحت مند دیکھنا چاہتا ہوں روحی۔۔۔۔!بس ایک دھڑکا سا لگا ہوا ہے۔۔۔اگر خدا بیٹی دے تو اس کے نصیب اچھے کرے۔۔۔۔میرے کسی گناہ کی پرچھائی اس پر نہ پڑے"۔میر ارسلان دل گرفتگی سے بولا۔تو روحی کے دل کو کسی نے مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔وہ بے اختیار آگے بڑھ کر میر ارسلان کے سینے سے آلگی۔

"تم پریشان مت ہو جو ہو گا بہتر ہی ہو گا"۔وہ دونوں بازو اس کے گرد باندھتے ہوئے بولی۔تو میر ارسلان نے پیار سے اسے سمیٹ لیا۔

"تھینک یو روحی"۔وہ دل سے اس کا شکر گزار ہوا تھا۔کیونکہ اس وقت اسے روحی کی محبت کی بہت ضرورت تھی۔وہ اندر سے ٹوٹا ہوا تھا۔

"اگر تم نے اپنے آپ کو بدلنے کا فیصلہ کیا ہے تو میں بھی تمہارے لئے خود کو بدل سکتی ہوں ارسلان۔۔۔۔بس مجھ سے کبھی جھوٹ مت بولنا"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔تو وہ نگاہ چرا گیا تھا۔کیونکہ اس نے اس

Posted On Kitab Nagri

سے جھوٹ بولا تھا اگر وہ اس کو حقیقت بتادیتا کہ وہ جائشہ کے بارے میں پریشان ہیں تو وہ کبھی بھی اس کے قریب نہ آتی۔

"جیسے میڈم کا حکم۔۔۔! ویسے بہت خوبصورت ہوتی جارہی ہو"۔ وہ اب ہلکے سے انداز میں بولا تو روحی مسکرا دی۔ جس پر میر اارسلان کے اندر طمانیت کی ایک گہری لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ کتنے دنوں بعد وہ اس کی کسی بات پر دل سے مسکرائی تھی۔

★******★***********★

اعجاز ھمدانی آج آفس نہیں آیا تھا کیونکہ وہ کسی سے بھی نظر نہیں ملا پا رہا تھا۔ رضا بخاری بے مقصد سڑکوں پر اپنی گاڑی دوڑا رہا تھا اسے ابھی تک اپنی آنکھوں دیکھی بات پر یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ اعجاز ہمدانی پر اس نے اپنی ذات سے زیادہ اعتماد کیا تھا۔

جائشہ نے کتنی دفعہ اسے فون کیا۔ لیکن اس نے اس کی کال بھی اٹینڈ نہ کی۔ پھر اس نے اعجاز ہمدنی کو فون ملایا۔ جو اس نے ہچکچاتے ہوئے اٹینڈ کر لیا۔

"آپ سے ملنا چاہتی ہوں"۔ جائشہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن میں ابھی آفس میں نہیں آنا چاہتا۔۔۔! اگر تکلیف نہ ہو تو تم میرے گھر آجاؤ"۔ اعجاز ہمدانی دھیمے لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک آتی ہوں"۔ یہ کہہ کر جائشہ نے فون بند کر دیا۔ جواد بخاری کا نمبر ملایا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آپ کے بھائی صاحب میرا فون بھی اٹینڈ نہیں کر رہے۔۔۔پلیز آپ ان کو فون کریں۔۔۔۔! میں ان کے لئے پریشان ہو رہی ہوں۔۔! لیکن ان کو پرواہی نہیں ہے"۔جائشہ اب اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تو جواد بخاری مسکرا کر رہ گیا۔

"جائشہ اس وقت اس کو اکیلا چھوڑ دو کیونکہ مجھے پتا ہے۔۔۔کہ وہ جب شدید صدمے میں ہوتا ہے تو ایسا ہی کرتا ہے۔۔۔وہ تنہائی چاہتا ہے"۔جواد بخاری اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"لیکن بھائی میں بہت زیادہ پریشان ہوں آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔اگر ان کی طبیعت خراب ہوگئی تو۔۔۔پہلے ہی انھیں ہارٹ کا مسئلہ ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس لہجے میں نمی سی گھل گئی۔جو جواد بخاری نے باآسانی محسوس کرلی۔

"اچھا گڑیا پریشان مت ہو وہ تمہیں تھوڑی دیر تک فون کرتا ہے"۔یہ کہہ کر جواد بخاری نے فون بند کردیا۔رضا بخاری کو فون ملایا۔جو اس نے اٹینڈ کرلیا۔

"علی یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔!جائشہ کا فون کیوں اٹینڈ نہیں کررہے تم۔۔۔۔!وہ بہت پریشان ہورہی ہے۔۔۔!ابھی اسے فون کرو۔۔۔۔!مجھے پتا ہے تم پریشان ہو لیکن اس لڑکی کو تو اپنی وجہ سے پریشان مت کرو وہ بھی پہلے سے پریشان ہے۔۔۔۔عورت کا دل تو زیادہ نازک ہوتا ہے۔۔۔اس کا بھی تو دل ٹوٹا ہے وہ بھی اعجاز ہمدانی پر بہت زیادہ بھروسہ کرتی تھی۔۔۔اس کا بھی تو اعتماد ٹوٹا ہے۔۔۔!ابھی آفس میں جاؤ یا اسے فون کرو"۔جواد بخاری رضا بخاری کو تھوڑا سا گھرکتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم سوری بھائی میں ابھی اسے فون کرتا ہوں"۔رضا بخاری نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔اور جائشہ کا نمبر ملایا۔

"شام کو میں نے گھر میں ہی آنا تھا۔۔۔!بھائی سے شکایتیں لگانا ضروری تھا کیا"۔رضا بخاری تپے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ہاں ضروری تھا۔۔!آپ فون اٹینڈ نہیں کر رہے اور مجھے گاڑی سے باہر نکال دیا ابھی تو میں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ نے مجھے گاڑی سے باہر نکالا"۔جائشہ اب اسے دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"وہ بھی بتا دینا تھا"۔رضا غصے سے بولا۔

"اگر ٹائم پر آفس اور گھر نہ آئے تو وہ بھی بتا دوں گی۔۔۔یہ بعد کے لئے رکھ لیا ناں"۔وہ اب اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولی دل میں اطمینان اترا تھا کہ رضا بخاری ٹھیک ہے۔اسی لئے وہ اسے باتوں میں لگا گئی۔

"اچھا اب تم مجھے بلیک میل کرو گی"۔

"ہاں ضرور کروں گی۔۔۔!پلیز آفس میں آجائیں۔۔۔آپ کو بہت مس کر رہی ہوں"۔وہ اب نارمل لہجے میں بولی تو نہ چاہتے ہوئے بھی رضا بخاری کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی۔

"ٹھیک ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔جائشہ سے بات کر کے رضا بخاری کو کچھ سکون ملا تھا۔اس نے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

★*******★*********★

Posted On Kitab Nagri

اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کردو
میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کردو
تم ہتھیلی کو میرے پیار کی مہندی سے رنگو
اپنی آنکھوں میں مرے نام کا کاجل کردو
اس کے سائے میں مرے خواب دہک اُٹھیں گے
میرے چہرے پہ چمکتا ہوا آنچل کردو
جیسے صحراؤں میں ہر شام ہوا چلتی ہے
اس طرح مجھ میں چلو اور مجھے جل تھل کردو
تم چھپالو میرا دل اوٹ میں اپنے دل کے
اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کردو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فسوں خیز لمحوں کے بادل چھٹ چکے تھے۔ مستجاب عدن کے کندھے پر سر رکھ کر پرسکون ہو کر ایسے سو رہی تھی۔ جیسے وہ اس کندھے کی کتنے دنوں سے پیاسی ہو۔ جبکہ عدن کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔ بے اختیار ہو کر اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔اور بڑے غور سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھا۔

میں کیسے یقین کرلوں کہ تم مجھ سے دور جانا چاہتی تھی۔ تمہارے قول و فعل میں بہت تضاد ہے مستجاب۔ تم نے مجھے اپنی مرضی سے یہ خوبصورت لمحے دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ تم بھی میرے لیے اتنی ہی پاگل ہو جتنا میں

Posted On Kitab Nagri

تمہارے لئیے ہوں۔عدن الجھ کر رہ گیا تھا۔لیکن وہ گتھی سلجھا نہیں پا رہا تھا۔اتنے میں اُس کے موبائل پر بیل ہوئی۔

فسوں خیز لمحوں کے بادل چھٹ چکے تھے۔مستجاب عدن کے کندھے پر سر رکھ کر پر سکون ہو کر ایسے سو رہی تھی۔جیسے وہ اس کندھے کی کتنے دنوں سے پیاسی ہو۔جبکہ عدن کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔بے اختیار ہو کر اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔اور بڑے غور سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھا۔

میں کیسے یقین کر لوں کہ تم مجھ سے دور جانا چاہتی تھی۔تمہارے قول و فعل میں بہت تضاد ہے مستجاب۔تم نے مجھے اپنی مرضی سے یہ خوبصورت لمحے دے کر ثابت کیا ہے۔کہ تم بھی میرے لیے اتنی ہی پاگل ہو جتنا میں تمہارے لئیے ہوں۔عدن الجھ کر رہ گیا تھا۔لیکن وہ گتھی سلجھا نہیں پا رہا تھا۔اتنے میں اُس کے موبائل پر بیل ہوئی۔

"جی انٹی وہ بالکل ٹھیک ہے آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک حویلی پہنچتا ہوں۔۔۔پھر آپ سے بات ہو گی"۔عدن دھیرے سے بول رہا تھا لیکن مستجاب کی آنکھ کھل گئی۔وہ فون بند کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔تو وہ اس سے نگاہیں چرا گئی۔

"نگاہیں مت چراؤ مستجاب۔۔۔!میری طرف دیکھو"۔وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"تم بہت برے ہو"۔وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔نہ چاہتے ہوئے بھی عدن کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"میں تو جا رہا تھا تم نے مجھے روکا۔۔۔! جب بھی روکو گی تو نتیجہ بھگتنا ہی پڑے گا۔۔۔! ویسے جیسے میں تمہارے لئے بے چین تھا۔۔۔ تم شاید مجھ سے بھی زیادہ بے چین تھی"۔ معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے وہ اسے بہت کچھ باور کروانا چاہتا تھا۔ جو وہ اچھے طریقے سے سمجھ رہی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے"۔ یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔

"یہ جھوٹ تمہارے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہو سکتے ہیں مستجاب"۔ وہ اب اس کا بازو پکڑتے ہوئے ترش لہجے میں بولا۔

"میں کیوں جھوٹ بولنے لگی"۔ یہ کہہ کر وہ واش روم میں گھس گئی۔

یہی تو پتا کرنے کی ضرورت ہے کہ تمہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔" وہ اپنی ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنساتے ہوئے پریشانی سے بولا۔ اور کچھ سوچتے ہوئے مستجاب کے بیگ کی طرف بڑھا۔ اور اس کے بیگ میں اس کا موبائل نکالا۔ اس نے مستجاب کے موبائل کو کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا لیکن اب اسے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ پاس ورڈ کھول کر اس نے موبائل آن کیا۔ تو اس کے ذہن میں الجھی ہوئی کئی گتھیاں سلجھ سی گئیں۔ ایک دم سے فشارِ خون بلند ہوا تھا اس کا دل کیا کہ ہر جگہ حشر نشر کر دے۔ لیکن اس وقت اس کو بڑے صبر سے کام لینا تھا۔ اس نے واپس موبائل اس کے بیگ میں رکھ دیا اور خود کو پر سکون کرنے کے لیے گہرے گہرے سانس خارج کرنے لگ گیا۔ مستجاب کے واش روم سے باہر نکلنے سے پہلے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ کیونکہ خود کو پر سکون کرنے کے لئے اس کو کچھ لمحوں کی تنہائی چاہیے تھی۔ گیراج میں آ کر وہ چھوٹے سے لان میں بچھی ہوئی کرسی پر سگریٹ سلگا کر بیٹھ گیا۔ اس کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے میں آیا۔ تو مستجاب اپنے

Posted On Kitab Nagri

گیلے بال سلجھا رہی تھی۔ وہ اس کی طرف بغیر دیکھے واش روم چلا گیا۔ کتنی ہی دیر تک وہ باہر نہ نکلا تو مستجاب کو تشویش ہوئی۔ شاور چلنے کی مسلسل آواز آرہی تھی۔

ٹھنڈے پانی سے نہاتے ہوئے عدن کے اندر کی آگ نہیں نکل رہی تھی۔ مستجاب نے پریشانی سے دروازہ زور سے کھٹکھٹایا۔ تو عدن کو ہوش آئی۔ اس نے عدن کو دو تین دفعہ آوازیں دیں۔ جو شاور کے شور میں دب کر رہ گئی۔ مستجاب نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا تو عدن نے شاور بند کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھول کر واش روم سے باہر نکلا۔

"کب کی دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو تولیے سے اپنے بال رگڑ رہا تھا اس کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر ڈریسنگ کے آگے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں کے سرد پن نے مستجاب کو ایک دم تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ کیونکہ کچھ دیر پہلے تو وہ اس پر پیار کی پھوار بن کر برسا تھا۔ شرٹ پہن کر اپنے بال سیٹ کر کے وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا کر مستجاب ایک دم پھر سامنے آگئی۔

"تم مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے عدن"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بالکل بیگانہ ہوا کھڑا تھا۔

"مستجاب آگے سے ہٹو میرا جانا بہت ضروری ہے"۔ وہ لہجے کو نارمل بناتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔

"میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گی"۔ وہ بھی اب ضدی پن سے بولی۔ تو عدن نے ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالی۔ جو کہ اس کی قربت میں مہک کر مزید دو آتشہ بنی ہوئی تھی۔ عدن نے اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ لیکن مستجاب نے بھاگتے ہوئے اس کی پشت سے آلگی۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"پلیز مت جاؤ عدن میری ماما کو بلادو۔۔۔! یا مجھے لندن واپس جانے دو"۔اب کہ لہجے میں التجا تھی۔اور انداز جان لیوا تھا۔لیکن عدن حیدر نے اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچ لیں۔

"کیوں روک رہی ہو مجھے۔۔۔؟ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔؟اب کے وہ چیختے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے سہم کر اسے چھوڑ دیا۔عدن نے اس کی طرف نگاہ کی تو دل بے اختیار ہوا۔

"میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہی تم"۔اب لہجہ تھوڑا نرم پڑا تھا۔

"عدن تمہاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔اور میرے ماما کی بھی جان کو خطرہ ہے"۔وہ روتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں اپنا منہ چھپا گئی۔تو عدن نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کس سے میری جان کو خطرہ ہے"۔وہ اس کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوا بولا۔تو مستجاب اپنی جگہ پر گڑبڑا کر رہ گئی۔

"میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی عدن۔۔۔!"۔وہ بے بسی سے بولی۔تو عدن کا دل کیا کہ ایک تھپڑ اس کے گال پر جڑ دے۔لیکن وہ اپنے اوپر ضبط کر کے کھڑا رہا۔

"ہاں میری جان کو خطرہ ہے پتا ہے میری جان کو کس سے خطرہ ہے۔۔۔!تم سے۔۔۔قطرہ قطرہ کر کے نکال رہی ہو۔۔۔ایک دفعہ ہی نکال دو کسی دن"۔عدن غضبناک انداز میں بولا تو مستجاب کی روح تک کانپ گئی۔

وہ غصے سے مستجاب کو دیکھتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگا تو مستجاب تیزی سے آگے بڑھی۔

"پلیز عدن مت جاؤ۔۔۔!وہ ہچکیوں میں کہہ رہی تھی۔

جس پر عدن کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کچھ ہو گیا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔۔۔! اور میں تمہاری زندگی میں رہی تو تم زندہ نہیں رہ پاؤ گے۔۔۔! مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔! میری آنکھوں کے سامنے رہو"۔ مستجاب ہذیانی کیفیت میں یہ سب بول رہی تھی۔

"کون مجھے مارنا چاہتا ہے؟"۔ عدن سپاٹ لہجے میں بولا۔ دل تو کر رہا تھا مستجاب کی طبیعت صاف کر دے جس نے اس سے اتنے دن یہ حقیقت چھپائی تھی۔ لیکن اس وقت اس کی حالت ایسی نہ تھی۔ کہ وہ اس پر سختی کرتا۔

"جنہوں نے ہسپتال کے افتتاح والے دن تم پر حملہ کیا تھا۔۔۔! اور۔۔۔ مجھے کہا کہ اگر میں تمہاری زندگی میں رہی تو وہ تمہیں مار دیں گے۔۔۔۔! پلیز اس حقیقت کو اپنے تک رکھنا"۔ مستجاب اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"یہ اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں اتار کر مجھے پہنا دو۔۔۔! تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ میری بیوی مجھے ایک غیرت مند مرد سمجھتی بھی ہے کہ نہیں"۔ عدن نے اشتعال آمیز لہجے میں بولتے ہوئے غصے سے جبڑے بھینچے۔ جس پر مستجاب نے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔

"انہوں نے مجھے بولا تھا کہ اگر تم نے عدن کو کچھ بتایا تو ہم تمہیں۔۔۔"۔ وہ روتے ہوئے بولی

"کیا نامرد ہوں میں۔۔۔! کیا اپنی حفاظت نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔ آخر سمجھتی کیا ہو تم مجھے۔۔۔۔ تم سے تو میں بعد میں نمٹوں گا۔۔۔! کیونکہ تم نے میری ذات کا غرور خاک میں ملا دیا ہے مستجاب۔۔۔۔! اندر سے دروازہ لاک کر لو! تھوڑی دیر بعد ایک ملازمہ آئے گی۔۔۔! ہو سکتا ہے میں کل آؤں۔۔۔۔! یا ہو سکتا ہے کچھ دن لگ

Posted On Kitab Nagri

جائیں۔۔۔چھوڑ کر تم پہلے بھی مجھے جا رہی تھی۔۔۔اس لیے تمہیں میرے بغیر فرق تو نہیں پڑنا چاہیے"۔یہ کہہ کر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور مستجاب صوفے پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔کیونکہ عدن کا یہ لب و لہجہ اس کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

★********★**********★

جائشہ تھوڑی دیر بعد اعجاز ہمدانی کے گھر پہنچ گئی تھی۔اعجاز ہمدانی کی نگاہیں شرمسار تھیں۔جبکہ جائشہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اعجاز ہمدانی سے کیسے بات کرے اس نے ہمیشہ اعجاز ہمدانی کا احترام ہی کیا تھا کیونکہ وہ سینئر تھا اور ہر قدم پر اس کا ساتھ دیا تھا۔

"بیٹھو جائشہ"۔اعجاز ہمدانی اپنے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"سر آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔؟" جائشہ اذیت بھرے لہجے میں بولی۔

جائشہ کئی دفعہ انسان کی زندگی میں ایسے دوراہے آجاتے ہیں کہ اس کے لیے فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ کیا کرے۔۔۔!میری زندگی میں بھی ایسا دوراہا آیا تھا میرے لیے فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ میں رضا بخاری کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتا تھا اور اپنی بیوی اور بچوں کی جان بھی جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اس لیے بیوی اور بچوں کی محبت اور رضا بخاری کی وفاداری پر غالب آگئی۔۔۔!مجھے خود رضا بخاری بھائیوں کی طرح عزیز ہے۔۔۔اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی میں ان کا سامنا کیسے کروں گا۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دو"۔ اعجاز ہمدانی ندامت بھرے لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی بیوی اور بچوں کی جان بچانے کے لئے آپ نے دو قتل کیے ہیں سر۔۔۔! کسی کا اعتماد توڑنا بھی کسی قتل سے کم نہیں ہوتا۔۔۔! میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔! آپ تو میرے بھائی تھے ناں۔۔۔! کیا بھائی بہنوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں"۔ جائشہ بے بس لہجے میں بولی۔ تو ہمدانی کے چہرے پر کرب کے آثار نمایاں ہوئے۔

"میں جانتا ہوں میرا جرم نا قابل معافی ہے۔۔۔! اس لئے میں اب میں چینل کے آفس میں قدم بھی نہیں رکھوں گا۔۔۔! میں رضا بخاری کا سامنا نہیں کر سکتا۔۔۔! پلیز ان سے کہنا ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں"۔ ہمدانی بڑے دکھ سے بولا تو جائشہ کو سمجھ نہ آئی وہ اب کیا کہے۔

"آپ اتنی جلد بازی سے کام مت لیں۔۔۔! میں بخاری صاحب سے بات کروں گی"۔ وہ اعجاز ہمدانی کو دیکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولی تو اس کے چہرے پر کرب ہی کرب تھا۔

"میں رضا بخاری کو بڑے اچھے طریقے سے جانتا ہوں جائشہ۔۔۔! دھوکہ دہی کو برداشت کرنا ان کی سرشت میں شامل نہیں ہے۔۔۔ اور یہاں پر تو ان کے اتنی قریبی نے ان کو دھوکا دیا ہے۔۔۔ وہ تو مجھے بالکل معاف نہیں کریں گے"۔ اعجاز ہمدانی بے بسی سے بولا۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔۔۔! پھر بات ہو گی"۔ یہ کہہ کر جائشہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"کیا تم نے مجھے معاف کیا جائشہ۔۔؟" اعجاز ہمدانی کے سوال پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوشش تو یہی ہے کہ میں آپ کو معاف کر دوں۔۔! کیونکہ میری ذات پر آپ کے بڑے احسان ہیں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں آبیٹھی۔اور کئی آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرے تھے کیونکہ اعتماد تو اس کا بھی کرچی کرچی ہوا تھا۔

★******★********★

ملک دلاور کئی دنوں سے حویلی نہیں آرہا تھا۔وہ زیادہ تر اپنے ڈیرے پر ہی رہ رہا تھا۔الیکشن کی گہما گہمی جاری تھی۔کافی رات گئے حسام کی ڈیرے میں آمد ہوئی۔تو اس نے سب کو باہر جانے کا بولا۔اور چلتا ہوا اپنے باپ کے قریب آیا۔

"بابا کیا یہ سچ ہے کہ جائشہ میری بہن ہے۔۔؟"حسام نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تو ملک دلاور تو ایک لمحے کے لیے گڑبڑا کر رہ گیا۔

"جوانی میں کی گئی غلطی تھی۔۔! وہ لڑکی خود میرے قریب آنا چاہتی تھی۔۔۔اور پھر نکاح کے لیے میری منتیں کرنے لگ گئی۔۔۔تو میں نے نکاح کر لیا۔۔! مجھے نہیں پتا تھا کہ میری ماضی میں کی گئی غلطی اس طرح میرے سامنے آکر کھڑی ہو جائے گی"۔ملک دلاور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا کیونکہ اسے حسام کے غصے کا پتا تھا۔

"بابا میں نے بس یہ پوچھا ہے کہ جائشہ میری بہن ہے۔کہ نہیں"۔وہ اب اونچی آواز میں بولا۔تو ملک دلاور کو یہ لمحہ بڑا بھاری لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تمہاری بہن ہے وہ"۔ملک دلاور اب نگاہیں جھکاتے ہوئے بولا۔حسام کا دل کیا کہ ہر چیز تہس نہس کر دے۔

"آپ کی ماضی میں کی گئی غلطی مجھ سے اتنا بڑا گناہ کروانے لگی تھی۔۔۔!یعنی میں اپنی بہن کو ہی کسی کے سامنے۔۔۔۔"۔اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکا اور شعلہ بار نگاہوں سے اپنے باپ کو گھورا۔

اور پاس پڑی ٹیبل کو غصے سے ٹھوکر ماری تھی۔اور غصے سے باہر نکل گیا۔ملک دلاور ادھر ہی صوفے پر بیٹھتا چلا گیا۔

"اس منحوس عورت کو اسی وقت مار دیتا تو بہتر تھا۔۔!آج میری اولاد ایسے مجھ سے بدظن نہ ہوتی"۔وہ غصے سے پیچ وتاب کھاتا رہ گیا۔

★*******★*********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن سے آج ڈرائیونگ کرنی مشکل ہو رہی تھی۔اس کو رہ رہ کر مستجاب پر غصہ آرہا تھا۔کہ اس نے اسے اعتماد کے قابل نہیں سمجھا۔اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔اس کی گاڑی دور سے آتے ہوئے ٹرک سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔تو اس کو ہوش آئی۔اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کون ہے جو مستجاب کو ایسے دھمکیاں دے رہا ہے۔اور جتنی سمجھ آئی وہ اپنے باپ پر شک نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا شک اپنے باپ پر ہی جا رہا تھا۔گاڑی ایک جھٹکے

Posted On Kitab Nagri

سے حویلی میں جا کر کھڑی کی اور تیزی سے باہر نکلا۔اس کا رخ تسلیم کے کمرے کی طرف تھا۔تسلیم جو جائے نماز پر پریشانی میں دعائیں مانگ رہی تھی۔عدن کا لال چہرہ دیکھ کر دعا کو مختصر کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا عدن۔۔۔؟"تسلیم کو کسی انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔

"یہ پوچھیں کہ کیا نہیں ہوا۔۔۔؟کیا آپ کو بھی کسی بات کا نہیں پتا۔۔؟"عدن چلتا ہوا تسلیم کے قریب آیا۔

"نہیں بیٹا مجھے کسی بات کا پتہ نہیں ہے لیکن اتنا شک ضرور ہے کہ مستجاب اندر سے ڈری ہوئی تھی۔

عدن نے جب ساری بات تسلیم بیگم کو بتائی تو اس کا بھی چہرہ دھواں دھواں ہو کر رہ گیا۔

"یہی چیزیں لے کر میں بڑی پریشان تھی اس لیے میں چاہتی تھی کہ تم لوگ باہر سیٹ ہو جاؤ"۔تسلیم دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

"آپ کی پریشانی بلاوجہ تھی۔۔۔!دکھ تو مجھے مستجاب پر ہو رہا ہے۔۔۔۔!جس نے میرا اعتماد توڑا ہے۔۔۔!اگر کوئی ایسے ہی دھمکی دے گا تو وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔۔!میں اسے اس چیز کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گا"۔عدن دل گرفتگی سے بولا۔تسلیم نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر تسلی سے ہاتھ رکھا۔

"بیٹا وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔۔!وہ بالکل کمزور لڑکی نہیں تھی۔۔۔!تمہیں کھونے سے اسے ڈر لگتا ہے۔۔۔!ہو سکتا ہے وہ تمہیں سب کچھ بتا دیتی لیکن تم پر قاتلانہ حملہ بھی تو ہوا تھا۔۔۔۔!اس لیے وہ زیادہ ڈر گئی"۔تسلیم اس کا دل مستجاب کی طرف سے صاف کرنا چاہ رہی تھی۔

"اس کے پیچھے کون ہو سکتا ہے عدن۔۔؟"خدا کرے جو میں سوچ رہی ہو وہ نہ ہو۔۔۔!کیونکہ اگر ایسا ہوا تو رشتوں کا اعتبار نہیں رہے گا"۔تسلیم کرب بھرے لہجے میں بولی۔تو عدن بھی سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

ایسی سوچیں اسے بھی آرہی تھیں لیکن وہ ایسی بات زبان پر نہیں لانا چاہتا تھا اس لیے چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔اور اپنا فون پکڑ کر بخشو کو ملانے لگ گیا۔

"بخشو بابا مجھے آپ سے بہت ضروری کام ہے۔۔۔! میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں"۔بخشو جو کے اب زیادہ تر بیمار رہنے لگا تھا اس لئے اب اپنے گھر میں ہی رہتا تھا۔کیونکہ ملک اللہ داد کے گزرنے کے بعد اب اس کا حویلی میں دل نہیں لگتا تھا۔عدن کی آواز سے اسے صورتحال کا اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ کوئی بڑی بات ہوئی ہے جو عدن نے اسے ایسے فون کیا ہے۔

★******★********★

رضا بخاری جب گھر آیا تو جائشہ گھر پر موجود نہیں تھی۔وہ آفس میں بھی نہیں تھی۔ایک دم سے پریشان ہوا اور اسے فون ملایا۔

"کہاں ہو؟"

"بس گھر آنے لگی ہوں"۔یہ کہہ کر جائشہ نے فون بند کر دیا۔رضا بخاری کو یقین ہو گیا کہ وہ ہمدانی سے ملنے گئی ہے۔رضا نے خود کو پرسکون کرنے کے لیے پہلے عشاء کی نماز پڑھی۔اور پھر کوئی کتاب لے کر پڑھنے بیٹھ گیا لیکن اس کے دل کو چین کہاں تھا۔اس نے اعجاز ہمدانی پر اپنی ذات جتنا اعتماد کیا تھا۔کوئی بھی چیز اس سے نہیں چھپائی تھی۔دل کا درد ایک دم سے بڑھنے لگا تھا۔تو اس نے کتاب بند کر دی اور اٹھنے لگا۔اسی وقت جائشہ کمرے میں داخل ہوئی۔تو رضا کو دیکھ کر ایک دم سے پرسکون ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کہاں گئی تھی۔۔؟رضا کے سوال پر ایک لمحے کو تو سوچ میں پڑ گئی کہ اسے بتانا چاہیے کہ نہیں۔لیکن وہ جھوٹ بول نہیں سکتی تھی۔

"ہمدانی صاحب سے ملنے گئی تھی"۔رضا بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

"جی"۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔اور رضا سے نگاہیں چرا کر اپنا اسکارف کھولنے لگ گئی۔

"طیبہ کھانا گرم کر رہی ہے۔۔۔!مجھے بڑی بھوک لگی ہے۔۔آپ چلیں میں ذرا فریش ہو کر آتی ہوں"۔لہجے کو نارمل بناتے ہوئے وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو رضا چپ کر گیا۔اسی وقت رضا کے موبائل پر جواد بخاری کی کال آئی۔

"علی کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے جلدی سے آؤ۔۔۔!میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔جواد بخاری نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ آج رضا بخاری ٹینشن میں ہے اس لیے ہو سکتا ہے وہ کھانا بھی نہ کھائے اس لیے اسے فون کیا۔کچھ سوچتے ہوئے رضا بخاری ڈائننگ ٹیبل پر آیا۔تھوڑی دیر بعد جائشہ بھی فریش ہو کر آ گئی۔کھانا خاموشی سے کھایا گیا۔رضا بخاری نے ایک دفعہ بات چھیڑنے کی کوشش کی لیکن جواد بخاری نے اسے سختی سے روک دیا۔

"کھانا کھا لیں پھر ڈسکس کرتے ہیں"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولا تو رضا چپ کر کے کھانا کھانے لگ گیا۔

"جائشہ دو کپ کافی کے بنا کر لاؤ"۔جواد بخاری نے جائشہ کو دیکھ کر کہا تو جائشہ اثبات میں سر ہلا کر کچن کی طرف چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پتا ہے کہ تم کیا پوچھنا چاہ رہے ہو علی۔۔۔! یہی کہ میں ہمدانی تک کیسے پہنچا۔جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دیتی۔۔۔یہ سمپل سی بات ہے۔۔۔اعجاز ہمدانی ایک اچھا انسان ہے لیکن بیوی اور بچوں کی محبت انسان سے بہت کچھ کروا دیتی ہے۔۔۔۔! مجھے اس پر شک تھا۔کیونکہ تمہاری الماری تک تم تینوں کی رسائی تھی۔ظاہر ہے جائشہ اور تم تو یہ نہیں کر سکتے تھے۔اس لئے مجھے یقین تھا کہ یہ کام اعجاز ہمدانی نے ہی کیا ہے۔میرے ہلکا سا پوچھنے پر شاید اس کا ضمیر بھی اس بوجھ سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔اس لیے اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا۔

میں نے پہلے اسے مشورہ دیا کہ اپنے بیوی اور بچوں کو باہر بھیجو پھر کورٹ میں تمہاری گواہی ہو گی۔۔۔! کچھ دن پہلے اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو دبئی اسی سلسلے میں بھیج دیا تھا۔۔۔! تم پریشان مت ہو ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں"۔آخر میں وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا اتنے میں جائشہ کافی بھی بنا کر لے آئی۔

"جو بھی تھا اگر وہ مجھے بتاتا تو ہم مل کر کوئی نہ کوئی حل تلاش کر ہی لیتے۔۔۔! وہ میری عزت سے ایسے تو نہ کھیلتا"۔رضا بخاری کافی کا سپ لیتے ہوئے بڑے دکھ سے بولا تھا۔

"پتا ہے علی جب انسان کی عزت پر اور اپنے بچوں کی زندگی پر بات آتی ہے تو انسان سب کچھ کر جاتا ہے"۔جواد بخاری اسے دیکھ کر پر سوچ انداز میں بولا۔

"لیکن جو حق اور سچ کے لیے کھڑے ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنی بات پر ڈٹے رہتے ہیں"۔رضا بخاری قائل نہیں ہوا تھا۔

"تم بھی اپنی جگہ ٹھیک ہو۔۔۔! لیکن سٹریس نہیں لینا میری جان"۔جواد بخاری اٹھ کر اپنے بھائی کی پیشانی چومتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو بھائی"۔رضا بخاری دل سے اپنے بھائی کا مشکور ہوا تھا جس نے اسے اتنی بڑی پریشانی سے نکالا تھا۔

"بھائی ہوتے کس لیے ہیں اب یہ تھینک یو مت بولنا۔۔۔! یار کیس کا فیصلہ آج ہی ہو جاتا تو تھوڑے دنوں بعد میں بھی امریکہ چلا جاتا۔۔۔! تمہاری بھابھی کی بہت یاد آ رہی تھی"۔جواد بخاری اب ماحول کو نارمل بنانے کے لئے مسکرا کر بولا۔تو رضا بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔

"اب آرام کرو۔۔۔! اس کا خیال رکھنا"۔جواد بخاری جاتے ہوئے جائشہ کو کہہ گیا تھا۔تو جائشہ نے جی بھائی کہہ کر گردن ہلادی۔

رضا جب سونے کے لیے لیٹا تو جائشہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔تو رضا نے اس کے ہاتھ کے نیچے اپنا ہاتھ نکال لیا۔

"کیا ناراض ہیں۔۔؟"وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو اس نے آگے سے کوئی جواب نہ دیا۔جس پر جائشہ کو یقین ہو گیا کہ وہ اس سے ناراض ہے۔تو اس نے رضا کے کندھے پر اپنا سر رکھا۔

"پلیز جائشہ۔۔۔۔! اس نے اس کا سر ہٹانا چاہا لیکن جائشہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"جب تک آپ کی ناراضگی دور نہیں کروں گی پیچھے نہیں ہٹوں گی"۔یہ کہہ کر اس نے رضا بخاری پر اپنی گرفت مضبوط کی۔

"کیوں ملنے گئی تھی اعجاز ہمدانی سے"۔رضا ہلکے سے غصے سے بولا۔

"بہت تکلیف میں تھی اس لئے میں ان سے ملنے گئی تھی کیونکہ یہ سب میرے لیے ناقابل یقین تھا"۔جائشہ کے لہجے میں بھی کرب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو کیا کہا پھر اس نے۔۔؟رضا بخاری نا چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر گیا تھا۔

"وہ بہت مجبور تھے رضا۔۔۔!بہت شرمندہ ہیں آپ سے۔۔۔۔چینل چھوڑ کر جانا چاہ رہے ہیں"۔وہ رضا کو تھوڑی سی وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"اچھا ہے خود ہی جا رہا ہے میں اب اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا"۔رضا بخاری ٹھوس لہجے میں بولا تو جائشہ صدمے سے اسے دیکھنے لگ گئی۔لیکن وہ چپ کر گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت رضا بخاری اس کی کوئی بھی بات نہیں سنے گا۔

★******★******★

دو دن ہو گئے تھے عدن مستجاب سے ملنے نہیں گیا تھا۔مستجاب کی پوری حفاظت کا انتظام وہ کر چکا تھا۔اگلے پورے دن مستجاب نے کھانا نہیں کھایا اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ عدن کو بلایا جائے۔کیونکہ اس کا فون تو عدن لے گیا تھا۔

عدن دن میں کئی دفعہ مستجاب کی خیریت معلوم کرنے کے لیے ملازمہ کو فون تو ضرور کرتا تھا۔جب ملازمہ نے اسے بتایا تو اس نے سارے دن سے کچھ نہیں کھایا تو ایک دم سے پریشان ہوا تھا۔دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ مستجاب سے ملنے چلا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیا پاگل پن ہے مستجاب۔۔۔! کھانا کیوں نہیں کھایا"۔وہ اس کے قریب آ کر تقریباً غرایا تھا۔وہ عدن کو اپنے سامنے دیکھ کر اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی اور اس کے سینے سے آ لگی۔عدن ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔ ملازمہ کھانا لے کر کھڑی تھی۔عدن نے اسے اشارے سے کھانا ٹیبل پر رکھنے کا بولا۔اور مستجاب کو اپنے سے علیحدہ کیا۔

"کھانا کھاؤ"۔اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا مستجاب اس کے لہجے کے روکھے پن سے اندر تک کانپ کر رہ گئی۔

"میں نے نہیں کھانا"۔وہ اپنے آنسو پیتے ہوئے بولی۔

"شرافت سے کھانا کھاؤ مجھے سختی پر مجبور مت کرو"۔وہ اب غصے سے بولا۔

"کر لو سختی کون سی سختی کرنا چاہتے ہو"۔وہ بھی غصے سے بولی۔

"ابھی تو میں آگیا ہوں لیکن اگر ابھی تم نے کھانا نہ کھایا تو کبھی نہیں آؤں گا"۔عدن دھمکی آمیز انداز میں بولا تو وہ چپ کر کے کھانا کھانے لگ گئی۔

"تم بھی کھاؤ"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

جب وہ کھانا ختم کر چکی تو عدن ادھر سے اٹھ گیا۔

"اب کہاں جا رہے ہو"۔وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

"جا رہا ہوں اب اس طرح کا تماشا مت کرنا"۔وہ اس کو دیکھ کر سرد سے انداز میں بولا تو مستجاب اندر تک لہولہان ہو کر رہ گئی۔

"میں تمہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔! یا مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ"۔وہ اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک دفعہ میری بات تمھیں سمجھ نہیں آتی کیا۔۔۔! بزدلوں کی طرح منہ چھپا کر بیٹھ جاؤں۔۔۔ایک تمہاری محبت کے علاوہ اور بھی بہت سارے کام ہیں دنیا میں۔۔۔! یہ موبائل پکڑو اس میں نئی سم ڈلوادی ہے۔۔۔بس تم میرے نمبر پر کال کر سکتی ہو اور کسی بھی نمبر پر فون مت کرنا۔۔۔اور مجھے بھی بار بار تنگ مت کرنا"۔وہ گرجدار اواز میں کہہ کر غصے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور روح جسم سے کیسے نکلتی ہے۔اس کا آج مستجاب کو صحیح معنوں میں ادراک ہوا تھا۔

الیکشن کے لیے ووٹنگ شروع ہو چکی تھی۔ملک حسام جیتنے کے لیے بڑا پر امید تھا۔دوسری طرف چودھری اکرام بھی پر امید تھا لیکن مستجاب اور عدن نے جو ہاسپٹل تعمیر کیا تھا۔اس کا الیکشن میں ان لوگوں نے فائدہ اٹھایا تھا۔کیونکہ ہاسپٹل جدید طرز اور شاندار طریقے سے تعمیر کیا گیا تھا۔سارے میڈیا چینلز اس الیکشن کو کوریج دے رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملک دلاور بھی پر امید تھا جب کہ عدن تو اپنی ذہنی الجھنوں میں ہی الجھا ہوا تھا۔وہ اس چیز کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ مستجاب کو دھمکیاں کہاں سے مل رہی تھیں۔اسے شک تو اپنے باپ پر ہی تھا لیکن پھر بھی وہ ثبوت کے بغیر کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس سلسلے میں اس نے بخشو سے بھی ملاقات کی تھی۔مستجاب کا فون اس کے پاس تھا۔اس میں سے ساری فون کالز کا ریکارڈ نکلوالیا تھا۔جس نمبر سے مستجاب کو دھمکیاں مل رہی تھیں وہ نمبر تو مسلسل بند جا رہا تھا۔اس نے اپنے ایک دوست جو پولیس میں آفیسر تھا اس کے ذمے یہ کام لگایا کہ وہ اس چیز کا پتہ لگائے کہ یہ نمبر کہاں کا ہے۔اور سم کس کے نام پر ہے۔رات کو جب الیکشن کے نتائج کا اعلان ہوا تو

Posted On Kitab Nagri

پورے گاؤں میں جشن کا ساسماں تھا۔کیونکہ ملک حسام بھاری اکثریت سے جیت چکا تھا۔ملک دلاور بڑا خوش تھا۔اور ملک حسام جو جائشہ کی وجہ سے کافی پریشان تھا۔اس کے رگ وپے میں بھی خوشی کی ایک لہر سرایت کر گئی۔کیونکہ الیکشن جیتنے کے لیے اس نے کافی بھاری رقم خرچ کی تھی۔

ربیعہ بھی آج حویلی آئی تھی۔فون پر اپنی ماں سے وہ حقیقت سن چکی تھی۔اسے اپنے باپ کی وجہ سے حقیقت میں بڑا دکھ ہوا تھا۔

عدن کافی رات گئے گھر لوٹا تو ربیعہ اٹھ کر اسے ملنے لگ گئی۔

"کہاں تھے تم۔۔۔؟اور مستجاب اکیلی کیوں لندن گئی ہے"؟وہ عدن کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔

"بس تھوڑا بزی تھا آپی۔۔۔آپ سنائیں بچے کیسے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے وہ ربیعہ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"بچے بھی ٹھیک ہیں ماموں ماموں کررہے تھے لیکن تم تو سارا دن گھر آئے ہی نہیں۔۔۔۔ابھی سو گئے ہیں۔۔۔!تم مجھے کافی کمزور لگ رہے ہو پہلے سے۔۔۔!اپنی آنکھیں دیکھی ہیں"۔ربیعہ غور سے عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"کچھ بزنس کی الجھنوں میں الجھا ہوا ہوں ایسی تو کوئی بات نہیں"۔وہ اب مسکراتے ہوئے بولا۔

"بیوی کی جدائی نے تو کمزور نہیں کر دیا"۔ربیعہ اب مسکراتے ہوئے بولی۔تو عدن اس بات پر مسکرا بھی نہ سکا۔

"کیا بات ہے عدن از ایوری تھنگ اوکے؟"وہ عدن کو دیکھ کر تشویش سے بولی۔

"ہاں آپی سب ٹھیک ہے۔۔۔آپ کھانا لگوائیں میں ذرا فریش ہو کے آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔جو مستجاب کے بغیر تو اسے بالکل ویران ہی لگتا تھا۔

★******★*********★

Posted On Kitab Nagri

جائشہ کا دل آج سارا دن بوجھل رہا۔ کیونکہ جب اعجاز ہمدانی آفس میں ہوتا تھا تو جائشہ کو اتنی فکر نہیں رہتی تھی۔ لیکن آج کام کا سارا بوجھ اس پر آن پڑا تو وہ صحیح معنوں میں بوکھلا کر رہ گئی تھی۔ وہ رضا بخاری سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہتی تھی لیکن ڈر رہی تھی۔ جس طرح رات کو رضا بخاری نے ہمدانی کے بارے میں سخت لہجہ استعمال کیا تھا۔ وہ چپ کر گی تھی۔ الیکشن میں ملک حسام کی جیت پر وہ حیرانگی کا شکار نہ ہوئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ الیکشن وہی جیتے گا۔ دوسرے دن انھوں نے اپنے آفس میں ملک حسام کو انٹرویو کے لیے بلایا۔ پہلے تو وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوا لیکن پھر اس نے ہاں کر دی۔ بہر حال وہ عملی سیاست میں تو آ چکا تھا اور اب اسے مختلف چینلز کو انٹرویو دینے تھے اور رضا بخاری کا چینل تو پہلے ٹاپ فائیو نیوز چینلز میں سے تھا۔

ملک حسام جب اسٹوڈیو پہنچا تو جائشہ اسٹوڈیو میں موجود نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آئی تو حسام کو دیکھ کر ایک دفعہ غصے سے اپنے لب بھینچ کر رہ گئی۔ بہر حال یہ انٹرویو تو اسے کرنا تھا اور وہ اپنے کام میں پروفیشنل تھی۔ ملک حسام جائشہ کو دیکھ کر ایک دفعہ اپنی جگہ پر جذبر ہو کر رہ گیا۔

وہ جائشہ سے پروگرام سے پہلے کچھ بات کرنا چاہتا تھا لیکن جائشہ اپنا پروگرام شروع کر چکی تھی۔

"سب سے پہلے تو میں ملک صاحب کو اتنی بھاری اکثریت سے جیتنے پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی"۔ وہ ہلکا سا مسکرا کے پروفیشنل انداز میں بولی۔

"بہت شکریہ"۔ ملک حسام مسکراتے ہوئے بولا۔

"جی تو ملک صاحب اب جیتنے کے بعد آپ کے کیا کرنے کے ارادے ہیں۔۔۔ کیا آپ اپنے وعدوں کی تکمیل کریں گے"۔ جائشہ نارمل انداز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"انشاءاللہ ہم اپنے سارے وعدے پورے کریں گے "۔ملک حسام پر یقین لہجے میں بولا۔

"امید ہے کہ آپ اپنی زبان پر پورا اتریں گے اور اپنے والد صاحب کی طرح وعدے کر کے مکر نہیں جائیں گے "۔سوال تھا یا تھپڑ تھا جو وہ ملک حسام کو رسید کر چکی تھی۔جس پر اس کو ہلکا سا غصہ آیا لیکن وہ جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال گیا۔کیونکہ رشتے کی نوعیت بھی اب بدل چکی تھی۔

"میرے والد صاحب نے بھی اپنے کام کروانے کی پوری کوشش کی ہے اور یہ شاندار جو ہسپتال تعمیر ہوا ہے یہ میرے والد کی کوششوں سے ہی تعمیر ہو پایا ہے"۔حسام اب نارمل لہجے میں خوشگوار طریقے سے بولا۔تو جائشہ کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ ابھری۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے اس ہسپتال کی تعمیر میں ڈاکٹر مستجاب اور عدن حیدر صاحب کا ہاتھ ہے۔۔۔ملک دلاور صاحب نے تو بس ایک فنڈ دیا تھا۔۔۔جبکہ ڈاکٹر مستجاب نے جو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن سے میٹنگز کی تھیں ان سے بھی ان کو کافی رقم ملی تھی۔اس کے مقابلے میں جو رقم آپ کے والد صاحب نے دی تھی وہ تو کچھ بھی نہیں تھی۔میرے پاس باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے"۔جائشہ ٹھہر ٹھہر کر بڑے جتاتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"عدن کون ہے۔۔۔میرا بھائی ہے۔۔۔ڈاکٹر مستجاب میری کزن بھی ہے اور بھابھی بھی ہے۔۔۔انہوں نے کروایا ہم نے کروایا ایک ہی بات ہوئی ناں"۔ملک حسام بھی اب سیاست کا کھلاڑی بن چکا تھا اس کے جواب پر جائشہ ہے تھوڑی دیر کے لیے چپ کر گئی۔

"لیکن یہ ڈاکٹر مستجاب کے آنے کے بعد ہی ہسپتال کی تعمیر کیوں ہو سکی پہلے کیوں نہ ہوئی۔۔؟"جائشہ کے سوال پر حسام بھی ایک لمحے کو گڑبڑا کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ اینکر لوگوں سوال کو گھماتے بڑا ہے۔۔۔جو بھی ہے جیسا بھی ہے ہمارے خاندان کی کوششوں کی وجہ سے ہی یہ ممکن ہو پایا ہے"۔ملک حسام اپنی اندرونی کیفیت چھپاتے ہوئے بولا۔

پھر وہ اور کئی چھوٹے موٹے سوالات کرتی رہی اور ملک حسام بڑے نارمل انداز میں اس کے جوابات دیتا رہا جس پر اس کو حیرت بھی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے ملک صاحب ہم آپ کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا انتظار کریں گے۔۔۔اگر آپ اپنے وعدوں پر پورا اتریں گے تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔۔۔۔۔!

اب تو انشاءاللہ ملاقات ہوتی رہے گی۔۔۔اسی کے ساتھ جائشہ بخاری کو اجازت دیجئے اللہ حافظ"۔یہ کہہ کر جائشہ نے پروگرام ختم کیا۔اور اپنا مائیک اتار کر کمرے سے جانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"مس جائشہ میں اکیلے میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں"۔حسام اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ رک گئی۔اور

پاس کھڑے ود کرز کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

حسام کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے۔

"جائشہ میں اس دن کے لیے تم سے کافی شرمندہ ہوں۔۔۔۔! مجھے نہیں پتا تھا کہ تم میری بہن ہو"۔حسام کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔

"دیکھیں ملک صاحب اگر میں آپ کی بہن ہوں تو میری عزت ہے۔۔۔۔اور دوسری لڑکیوں کی آپ کی نظر میں کوئی عزت نہیں ہے۔۔۔یہ تو منافقت ہے۔۔۔میں کہتی ہوں جس کے گھر میں بیٹی یا بہن موجود ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگراس میں غیرت ہوتو وہ کبھی بھی کسی دوسرے کی بیٹی یا بہن کی طرف غلط نظر سے نہ دیکھے۔۔۔۔امید ہے آپ میری بات سمجھ گئیے ہوں گے۔۔۔اس دن اگر میر اارسلان مجھے لے جاتا۔۔۔۔اتنا اچھاتو وہ بھی انسان نہیں تھا جس کے سامنے آپ مجھے پیش کر رہے تھے۔۔۔!تو یہ تاریخ کا ناقابل فراموش واقعہ ہو جاتا۔۔۔کہ ایک بھائی نے اپنی بہن کو کسی غیر مرد کے سامنے۔۔۔۔۔۔!

"جائشہ بس کرو۔۔۔۔"۔حسام چیختے ہوئے بولا۔

"کیسے بس کروں اس اذیت کو جو میں نے سہی۔۔۔اور میری ماں نے تن تنہا اتنی مشکلوں کا مقابلہ کیا۔۔کوئی بات نہیں وہ وقت اب واپس لوٹ نہیں سکتا اور میں آپ کو کبھی معاف کر نہیں سکتی"۔یہ کہہ کر وہ اس پر ایک گہری نگاہ ڈال کر سٹوڈیو والے کمرے سے باہر نکل گئی اور ملک حسام کتنے ہی لمحے وہاں پر غائب دماغی کی حالت میں کھڑا رہا۔

★******★**********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر ارسلان بھی اپنی الیکشن کمپین پورے زور وشور سے چلا رہا تھا۔کئی نیوز چینلز اس کا انٹرویو کر چکے تھے۔اس کے خیالات کافی اچھے تھے اس لئے اس کے انٹرویوز کو کافی سراہا گیا۔

جائشہ ابھی پروگرام کر کے گھر لوٹی تھی کہ اس کے نمبر پر میر ارسلان کی کال آئی۔

"جی میر صاحب فرمایئے۔۔۔!"جائشہ کے طرز تخاطب پر میر اسلان کافی حیران ہوا تھا

Posted On Kitab Nagri

"اتنی عزت ہماری کہاں جائشہ۔۔۔! جیسے تم بلا رہی ہو"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مستقبل میں اسمبلی میں جانے والے ہو اس لیے پہلے سے ہی اس طرح پکارنے کی عادت ڈال لوں تو ہی بہتر ہے"۔اب وہ لائٹ سے انداز میں بولی۔

"سارے نیوز چینلز نے میرا انٹرویو کیا ہے لیکن۔۔۔! لیکن شاید تم اس ناچیز کو کسی قابل نہیں سمجھتی"۔آواز میں ہلکا سا گلہ تھا۔

"ایسی بات بالکل بھی نہیں ہے میر ارسلان۔۔۔! میں تمھیں اپنے پروگرام میں بلانے کا سوچ ہی رہی تھی"۔ جائشہ صاف گوئی سے بولی۔

"ٹھیک ہے پھر بلاؤ کسی دن اپنے پروگرام میں۔۔۔! میں بھی تمہارے پروگرام میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔؛ کیونکہ تمہارے پروگرام کی ریٹنگ دوسرے پروگرام سے زیادہ ہوتی ہے"۔میر ارسلان ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔اتنے میں رضا بخاری کمرے میں داخل ہوا۔

"ٹھیک ہے میر ارسلان پھر بات ہو گی۔۔۔! نیکسٹ ویک میں تمہارا انٹرویو کروں گی"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور رضا بخاری کی طرف بڑھی۔

"آدھے دن سے غائب ہیں۔۔۔! کہاں گئے تھے۔۔؟"وہ اس کا کوٹ اتارتے ہوئے بولی۔

"گارمنٹس کی فیکٹری گیا تھا۔۔۔! کام کا برڈن بہت زیادہ تھا۔۔۔! اسی لئے دیر ہو گئی۔۔۔۔! میں فریش ہو کے آتا ہوں کھانا لگاؤ"۔یہ کہہ کر وہ فریش ہونے چلا گیا۔

جائشہ رضا بخاری سے ہمدانی کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اس کے موڈ کو دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کھانے سے فراغت کے بعد وہ دونوں کافی دیر باتیں کرتے رہے۔اتنے میں جواد بخاری بھی باہر سے آیا۔تو وہ تینوں کافی گپ شپ کرتے رہے۔رضا بخاری کا موڈ آج کچھ ٹھیک تھا۔جب وہ کمرے میں آئے تو رضا کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ جائشہ اس سے کچھ کہنا چاہ رہی ہے۔

"مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے تم مجھ سے کچھ کہنا چاہ رہی ہو اور کہہ نہیں پا رہی"۔رضا کے نوٹ کرنے پر وہ اس کی بات پر مسکرا کر رہ گئی۔اور ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کو سنوارا۔اور مسکراتی ہوئی رضا کی طرف آئی۔

"کیسے پتہ چلا۔۔؟"وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تھوڑا سا تجربہ تو ہمیں بھی ہے۔۔۔!اچھا چلو چھوڑو اس بات کو کیا کہنا چاہ رہی ہو"۔رضا بخاری اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو جائشہ سوچ میں پڑ گئی کہ وہ بات کیسے شروع کرے۔

"میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمدانی صاحب نے جو بھی کیا وہ مجبوری میں کیا۔۔۔وہ کچھ دنوں میں دبئی چلے جائیں گے پلیز آپ انہیں معاف کر دیں۔۔۔!میں آفس میں ان کی کمی بہت محسوس کرتی ہوں"۔

اس نے اپنا مدعا آخر کار بیان کر ہی دیا تو رضا بخاری کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"میں اس ٹاپک پر کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا جائشہ۔۔۔!جو ایک دفعہ دھوکا دے سکتا ہے وہ کئی بار دھوکہ دے سکتا ہے"۔رضا بخاری خشک لہجے میں بولا۔

"دیکھیں رضا۔۔۔!

"پلیز جائشہ۔۔۔"۔ابھی بات اس کے منہ میں ہی تھی کہ رضا نے اسے ٹوک دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خدا بھی تو انسان کے گناہ کئی دفعہ معاف کرتا ہے تو کیا ہم ایک دفعہ معاف نہیں کر سکتے"۔وہ منت بھرے انداز میں بولی۔

"میرا ظرف کم از کم اتنا نہیں ہے کہ جو شخص مجھے دھوکہ دے میں اس پر پھر یقین کروں۔۔۔!اور دنیا کے کام تو چلتے رہتے ہیں۔۔۔!یہ کبھی نہیں رکتے۔۔۔!مجھے پتا ہے تم پر بر ڈن بہت زیادہ پڑ گیا ہے۔۔۔!میں گارمینٹس کا کام تھوڑا سا سیٹ کر لوں تو انشاءاللہ تمہارا پورا ساتھ دوں گا۔۔۔!گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے"۔رضا بخاری اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی آمیز انداز میں بولا۔

"ایک دفعہ بات سمجھنے کی کوشش کریں پلیز رضا"۔جائشہ اپنی بات پر ہی اڑی ہوئی تھی۔

"شاید تمہیں ایک دفعہ میری بات سمجھ میں نہیں آتی جائشہ۔۔۔!میں تمہارے ساتھ سخت لہجے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔!کیوں مجبور کر رہی ہو"۔رضا بخاری آب سخت لہجے میں بولا تو جائشہ بے بس ہو کر رہ گئی۔

"مجھے سخت نیند آئی ہوئی ہے سو جاؤ تم بھی"۔رضا بخاری یہ کہہ کر اپنے اوپر کمبل درست کرنے لگ گیا اور لائٹ آف کر دی۔جبکہ جائشہ کتنی ہی دیر اسی انداز میں بیٹھی رہی۔

"شاید تمہارا آج سونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔!صبح آفس نہیں جانا کیا۔۔؟"رضا بخاری جھلائے ہوئے انداز میں بولا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے کچھ فاصلے پر لیٹ گئی۔اور یہ اس کے غصے کا واضح اظہار تھا۔جو رضا بخاری نے بخوبی محسوس کر لیا۔لیکن وہ اب مزید بحث نہیں چاہتا تھا اس لیے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

******★**********★

Posted On Kitab Nagri

آج صبح سے پورا آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ٹھنڈی ہوائیں بھی چل رہی تھیں۔چار دن گزر گئے تھے لیکن عدن مستجاب سے ملنے نہیں آیا تھا۔جس پر مستجاب کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔وہ اپنے فون سے اس کی تسلیم بیگم سے بات ضرور کروا دیتا تھا۔اچانک بارش شروع ہوئی جس نے پورے شہر میں جل تھل سی مچادی۔مستجاب ٹیرس پر کرسی پر بیٹھ کر کافی دیر تک بارش میں بھیگتی رہی۔ملازمہ نے آکر ایک دو دفعہ منع کیا لیکن اس نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔تو اس نے فوراعدن کو فون ملایا۔ملازمہ فون لے کر باہر آئی۔اور اس کو فون پکڑانا چاہا۔

"مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی"۔وہ ہلکا سا چیختے ہوئے بولی۔تو عدن ایک دم تشویش کا شکار ہوا۔اور فون بند کرکے گاڑی کی چابی اٹھائی۔اور بیگ میں اپنا ایک دو سوٹ رکھ کر گاڑی میں آ بیٹھا۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ بارش کافی تیز ہے۔راستے میں اسے کافی پریشانی بھی ہوئی لیکن وہ جلد سے جلد مستجاب تک پہنچنا چاہتا تھا۔وہ ادھر آیا تو وہ ابھی تک بارش میں بیٹھی ہوئی تھی۔عدن حیدر کا خون کھول اٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلو اندر مستجاب"۔وہ اس کا بازو پکڑ کر بولا۔

"مجھے نہیں جانا۔۔۔!تم کیوں آئے ہو یہ دیکھنے کے میں زندہ ہوں یا مر گئی ہوں"۔وہ کپکپاتے ہوئے بولی۔تو عدن نے آگے بڑھ کر اسے باہوں میں اٹھایا اور کمرے میں لے آیا۔اور کبرڈ سے اس کا ایک سوٹ نکالا۔

Posted On Kitab Nagri

"جلدی چینج کرو"۔یہ کہہ کر اس نے روم ہیٹر تیز کر دیا۔وہ بھی سارا بھیگ چکا تھا اس لیے اپنے کپڑے اٹھا کر چینج کرنے چلا گیا۔وہ واپس کمرے میں آیا تو ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"مستجاب میرا دماغ مت خراب کرو جلدی سے یہ اپنے کپڑے چینج کرو"۔وہ اس کے پاس آکر غراتے ہوئے بولا۔

"نہیں کروں گی"۔پانچ دن کا غصہ تھا جو کہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں خود کروا دیتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اس کی طرف بڑھا۔تو وہ غصے سے کپڑے اٹھا کر چینج کرنے چلی گئی۔جب وہ واپس آئی تو اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔آتشی گلابی رنگ میں وہ چمک رہی تھی۔لیکن ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے۔عدن کچن کی طرف گیا اور اس کے لئے دودھ گرم کر کے لے آیا۔لیکن اس نے پینے سے انکار کر دیا۔

"آخر چاہتی کیا ہو۔۔؟"وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے میرے حال پر چھوڑ دو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے غائب دماغی سے بولی۔

"چھوڑ کے ہی گیا تھا۔۔!لیکن شاید تم ایسی الٹی سیدھی حرکتیں کر کے مجھے اپنے پاس بلانا چاہ رہی تھی"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا۔اور اسے کمبل کے اندر لٹایا اور خود بھی اس کے ساتھ آلیٹا۔بے ساختہ اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔مستجاب نے ہلکی سی مزاحمت کی جو عدن حیدر نے ناکام بنا دی۔

"اب یہ مزاحمت بے کار ہے مسز۔۔۔!"۔وہ اس کے چہرے سے گیلے بالوں کو ہٹاتے ہوئے بولا۔تو مستجاب نے اسی کے سینے میں پناہ لی تھی۔کتنے دنوں بعد تو وہ آیا تھا۔اس کی قربت میں عجیب سا سکون مل رہا تھا۔

لیکن موسم کی شدت کے ساتھ عدن کی محبت کی شدت بھی بڑھنے لگی تو مستجاب کے چہرے پر ایک آسودگی بھری مسکراہٹ ابھری جو عدن کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے اپنے پاس بلانے کے لئے الٹی سیدھی حرکتیں مت کیا کرو۔۔۔۔! جب زیادہ دل گھبرائے تو ایک فون کر لیا کرو"۔ وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے تم سے بات بھی نہیں کرنی"۔ یہ سوچ کر کہ وہ پورے پانچ دن بعد آیا ہے مستجاب کا غصہ پھر عود آیا۔ یعنی میں فون کروں اس کو میری پرواہ نہیں ہے۔

"آجکل جھوٹ کچھ زیادہ ہی نہیں تمہاری زبان پر آرہے۔۔۔! یعنی دل میں کچھ اور زبان پہ کچھ اور"۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ تو غصے سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

"کوشش بھی مت کرنا مستجاب۔۔۔۔ جذبات کو ہوا دے کر اب پیچھے ہٹ رہی ہو۔۔۔۔! ایسا تو اب میں کرنے نہیں دوں گا"۔ وہ اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔ تو مستجاب نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔ جس پر عدن حیدر کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★********★

جوں جوں روحی کی ڈلیوری کے دن قریب آرہے تھے وہ گھبرا رہی تھی۔ میر ارسلان اس کا بہت زیادہ خیال رکھ رہا تھا۔ وہ دونوں ہی اس تعلق کو دل سے نبھانا چاہ رہے تھے اس لئے اب دونوں میں کافی حد تک انڈرسٹینڈنگ ہو رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آج جائشہ نے میر ارسلان کا انٹرویو کرنا تھا اس لیے وہ تیار ہو رہا تھا۔

"آج کچھ اسپیشل ہی تیاری ہو رہی ہے"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بلیک پینٹ کوٹ میں کافی اچھا لگ رہا تھا۔

"پروگرام اسپیشل ہے تو تیاری بھی تو اسپیشل ہونی چاہیے"۔وہ مسکراتے ہوئے ڈریسنگ کے شیشے میں اسے دیکھ کر بولا۔تو روحی کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا۔جو میر ارسلان نے بخوبی محسوس کر لیا۔چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے روحی۔۔۔!ریلیکس۔۔۔ارسلان صرف تمہارا ہی ہے"۔اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو روحی اس کے سینے سے آلگی۔

"بہت محبت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔"۔وہ جذبات سے چور لہجے میں بولی۔تو میر ارسلان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔

"محبت کرتی ہو تو پھر بھروسہ بھی کرو۔۔۔!اگر وہ لڑکی میری زندگی میں نہ آتی تو ہو سکتا ہے میں پہلے جیسا ہی رہتا۔۔۔خدا کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے روحی۔۔۔کبھی وہ دے کر آزماتا ہے اور کبھی لے کر۔۔۔! اور مجھے میری محبت نہ دے کر اس نے مجھے احساس دلانا چاہا کہ ہر چیز قابل خرید نہیں ہوتی۔۔۔پھر بھی اس کا

Posted On Kitab Nagri

احسان ہے کہ اس نے تم جیسی لڑکی میری زندگی میں شامل کر دی۔۔۔۔جو مجھ سے بہت سنسیئر ہے"۔میر ارسلان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"اب تو بہت اچھی باتیں کرنے لگے ہو"۔روحی کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی اس لیے بڑے آرام سے بولی۔

"اچھا مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔!پریشان مت ہونا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا"۔وہ اس سے دور ہٹ کر کے اپنی گھڑی پہننے لگ گیا۔تو روحی ہلکا سا مسکرا دی۔

★*******★*********★

آج تسلیم فردوس سے ملنے آئی تھی اور اسے اپنے ساتھ حویلی لے کر جانا چاہتی تھی لیکن فردوس نہیں مان رہی تھی۔

"میں کچھ دن تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں فردوس"۔تسلیم اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"لیکن میں اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تسلیم"۔فردوس بے بسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم دونوں کمرے میں رہے گی اس کی شکل مت دیکھنا۔۔۔پلیز چلو میرے ساتھ "۔ تسلیم اصرار بھرے انداز میں بولی۔تو فردوس نے جائشہ کو فون پر بتا کر اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئی۔اتنے میں تسلیم کے فون پر جائشہ کی کال آئی۔

"آنٹی میری اماں کا دھیان رکھیے گا مجھے ان لوگوں پر کوئی یقین نہیں ہے "۔ جائشہ کی آواز میں فکر تھی۔

"بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔! میں اپنی دوست کا خیال رکھوں گی "۔ یہ کہہ کر تسلیم نے فون بند کر دیا۔اور فردوس کو لے کر حویلی آگئی۔

لاؤنج سے گزرتے ہوئے اس کا ملک دلاور سے سامنا ہوا تو وہ غصے سے منہ پھیر گئی۔ جس پر ملک دلاور کی تیوریاں چڑھیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم دونوں نے مل کر میری اولاد کے سامنے مجھے گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔! وہ ان دونوں کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔"۔ تسلیم اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا ہے ایک انسان کہاں پر آ کر بے بس ہو جاتا ہے۔۔۔! میں تم دونوں سے ہارنے والا نہیں ہوں۔۔۔لیکن اولاد کے سامنے میں بالکل بے بس ہو کر رہ گیا ہوں۔۔۔اس چیز کو تم لوگ اپنا ہتھیار بنا کر استعمال کر رہی ہو"۔ ملک دلاور دونوں کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"شاید تمہارا ضمیر مر چکا ہے ملک دلاور۔۔! میں تو یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔لیکن تسلیم مجھے زبردستی لے آئی"۔فردوس بھی غصے سے بولی۔

"پتا تو اب سب کو چل گیا ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔! تو ساتھ رہنے میں کیا حرج ہے"۔وہ فردوس کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے خباثت سے مسکرایا۔تو فردوس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔

"ملک دلاور تمہیں شرم چھو کر نہیں گزری"۔تسلیم بیگم بھی سیخ پا ہوئی تھی۔جبکہ فردوس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ملک دلاور کا منہ نوچ لے۔

"تمہارا ہم دونوں میاں بیوی میں کیا کام۔۔۔! یہ کہتے ہوئے اس نے فردوس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

"خبردار جو مجھے ہاتھ بھی لگانے کی کوشش کی"۔فردوس غصے سے کانپتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ملک دلاور اپنی حد میں رہو۔۔۔!" تسلیم دانت پیستے ہوئے بولی۔

"حد میں ہی ہوں تسلیم۔۔۔۔اور میری حد یہ ہے کہ اتنے عرصے بعد میری بیوی یہاں آئی ہے اور میں اسے ٹائم دوں"۔ملک دلاور طنز آمیز انداز میں بولا۔تو فردوس نے تسلیم کو غصے سے دیکھا۔

"مجھے پتا تھا یہ کتنا گھٹیا انسان ہیں۔۔۔۔!اس لیے میں یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھی لیکن تم زبردستی لے آئی"۔فردوس دکھ اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے بولی۔

"بہت اچھا کیا تسلیم تم نے اس کو حویلی میں لا کر۔۔۔!ابھی تو میں نے کہیں جانا ہے آکر بات کروں گا"۔یہ کہہ کر ملک دلاور تو وہاں سے رخصت ہوا لیکن فردوس وہاں پر ہی صدمے سے بیٹھ گئی۔

"آئی ایم سوری فردوس۔۔۔!آج کی رات تم میرے ساتھ رہ لو۔۔۔۔!میں صبح تمہیں چھوڑ آؤں گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے فردوس کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

★*********★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میر ارسلان اسٹوڈیو پہنچا تو جائشہ پروگرام کے لیے تیار بیٹھی تھی۔ گرے کلر کا سوٹ پہنے وہ سر پر گرے کلر کا اسکارف پہنے وہ ہمیشہ کی طرح اچھی لگ رہی تھی۔ میر ارسلان کی طرف دیکھ کر ایک پروفیشنل مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری۔

جب انٹرویو سٹارٹ ہوا تو جائشہ نے بہت نارمل سے سوالات کیے۔ لیکن جب وہ اپنی فارم میں آئی تو میر ارسلان تھوڑی دیر کے لئے بوکھلا کر رہ گیا۔

پروگرام ختم ہوا تو میر ارسلان نے اپنے چہرے پر آیا ہوا پسینہ صاف کیا۔

"لڑکی تھوڑا سا ہی لحاظ رکھ لیتی "۔ وہ اب تھوڑا سا غصے سے بولا۔

"میں نے تمہیں اس دن بھی سمجھایا تھا میر اارسلان کہ اگر تم غلطی کروگے تو میں تمہیں اوروں سے زیادہ پکڑوں گی "۔ وہ اس کی ساری خوش فہمیاں اس پروگرام میں ہی زمین بوس کر چکی تھی۔

"اب میں تمہیں کبھی بھی انٹرویو نہیں دوں گا جائشہ "۔ میر ارسلان نے اپنے مستقبل کے ارادے ظاہر کئے تو جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔ جس پر وہ کئی لمحوں تک تو اس کو دیکھتا رہا جو پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔ اتنے میں رضا بخاری بھی وہاں پر آگیا۔ اور ارسلان کو ناگواری سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

جو اپنی محویت پر تھوڑا سا شرمندہ ہو گیا تھا۔

"کیسے ہیں بخاری صاحب"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا رضا بخاری نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

"آپ کی بیگم نے تو آج مجھے بوکھلا کر ہی رکھ دیا ہے۔۔۔۔!آئندہ اسے انٹرویو نہیں دوں گا۔۔۔۔!ایک صورت ہو سکتی ہے کہ بہت بڑا کوئی کام کر کے آؤں تو جائشہ بخاری میری تعریف کرے"۔وہ اب ماحول کو نارمل بناتے ہوئے بولا کیونکہ اسے پتا تھا کہ رضا بخاری نے اس کا جائشہ کو محویت سے دیکھنا نوٹ کر لیا ہے۔

"امید ہے کہ اب آپ نیک کام ہی کریں گے۔۔۔۔!چلو جائشہ"۔رضا بخاری خشک لہجے میں کہتے ہوئے جائشہ سے مخاطب ہوا تو جائشہ بھی اس کے لب و لہجے پر تھوڑا حیران ہوئی تھی۔

"اوکے پھر ملاقات ہو گی انشاءاللہ"۔میر ارسلان نے یہ کہہ کر اسٹوڈیو سے باہر قدم بڑھا دیے۔

"رضا ایسے بات کرتے ہیں"۔جائشہ اب رضا کو تھوڑا سا گھورتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ان جیسوں کے ساتھ ایسے ہی بات کرتے ہیں۔۔۔! وہ تمہیں بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔! اور یہ چیز مجھے بالکل پسند نہیں آئی"۔ رضا بخاری اب چیئر پر بیٹھے ہوئے بولا۔ تو کچھ سوچتے ہوئے جائشہ مسکرا دی۔

"اس کا مطلب ہے بخاری صاحب جیلس ہو رہے تھے"۔ وہ ٹیبل پر بالکل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔ تو رضا نے اس کی کلائی پکڑ کر اس کو جھٹکا دیا تو وہ اسکے سینے سے سے آ لگی۔

"کیا کر رہے ہیں یہ آفس ہے"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اٹھنا چاہا۔ لیکن رضا نے اس کی کوشش ناکام بنا دی۔

"کافی دنوں سے موڈ بنا ہوا ہے تمہارا۔۔۔! گھر چلو آج میں تمہارا موڈ سیٹ کرتا ہوں"۔ وہ اس کے چہرے پر اپنا پیار بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔

"میری بات کی آپ کے سامنے کیا ویلیو ہے بخاری صاحب"۔ وہ اب منہ بناتے ہوئے بولی۔ تو رضا نے ایک دم اسے چھوڑ دیا۔ ایک دم ہی چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"تمہاری ہر بات سر آنکھوں پر جائشہ۔۔۔! لیکن اس طرح کی بے جا بات میں نہیں مان سکتا۔۔۔۔۔! انتظار کر رہا ہوں تمہارا جلدی آ جاؤ"۔ یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ جائشہ کئی لمحوں تک ادھر پریشان کھڑی رہ گئی۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

عدن حیدر فجر کی نماز ادا کر کے لیٹا مستجاب جو کہ تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی اسے بھی نماز کے لیے جگایا۔تو مستجاب نے غصے سے اسے گھورا۔رہ رہ کر اپنے اوپر بھی غصہ آرہا تھا۔جو ہمیشہ اس کے سامنے بے بس ہو جاتی تھی۔

"اب غصے سے کیوں دیکھ رہی ہو"۔وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"ویسے تو تم نے میرے پاس نہیں آنا ہوتا۔۔۔!اپنی غرض کے لیے تمہارا موڈ بھی سیٹ ہو جاتا ہے"۔وہ غصے سے اٹھتے ہوئے بولی تو عدن کا بھی دماغ گھوم گیا۔

"تمہیں پتہ ہے میں کس کردار کا مالک ہوں۔۔۔۔!لیکن جب سارے اقرار ہو چکے ہیں۔۔۔!تو غرض بھی تو تم سے ہی ہو گی ناں"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آئندہ مجھے ہاتھ بھی نہ لگانا"۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"کوشش کروں گا۔۔اگر تم نے ممکن ہونے دیا تو"۔وہ اب اس سے کوئی بھی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے یہ کہہ کر اپنی آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گیا۔مستجاب کو لگا کہ جیسے اس نے اس کا دل دکھا دیا ہے۔لیکن وہ سر جھٹکتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھ گئی۔نماز ادا کر کے لیٹی تو وہ اس کی طرف کروٹ لئے سو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب پتہ نہیں کتنے دنوں بعد آئے گا۔۔۔"۔یہ سوچتے ہوئے وہ اس کی طرح بڑھی اور اس کے گرد اپنی نازک باہوں کا ہالہ بنایا اور اس کی بیک پر اپنا سر ٹکا کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔اس خوب صورت لمس پر عدن کی آنکھ کھل گئی۔اور تھوڑی دیر پہلے والی اس کی بات یاد کر کے ایک مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

"تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں رہ سکتی مستجاب"۔یہ سوچتے ہوئے وہ طمانیت سے مسکرادیا لیکن کچھ سوچتے ہوئے اس کے دل میں ایک دم سے دکھ کے بادل چھانے لگے۔کہ مستجاب کو اس سے محبت تو بہت ہے لیکن اعتماد نہیں۔اگر اعتماد ہوتا تو وہ اس سے سب کچھ ضرور ڈسکس کرتی۔

وہ دن کو جانے لگا تو وہ اسے روکنا تو چاہتی تھی لیکن اب وہ مزید اپنی آپ کو اس کے سامنے ہلکا نہیں کرنا چاہتی تھی۔اس لیے چپ کر گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے چلتا ہوں اب کوئی ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔!کوئی پرابلم ہو تو فون کر لینا"۔یہ کہہ کر وہ اس پر ایک گہری نگاہ ڈال کر باہر نکلنے لگا تو بے ساختہ آگے بڑھی اور اس کے سینے سے آلگی۔

"صبح کیا کہہ رہی تھی۔۔۔!اب میں نے تو تمہیں ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔!تم ہی بار بار میرے قریب آرہی ہو"۔وہ سنجیدگی سے اس کا چہرہ ہاتھ کی انگلی سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میں ہی پاگل ہوں"۔یہ کہتے ہوئے وہ غصے سے اس سے الگ ہوئی۔

"وہ تو تم ہو اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔!عقل کا خانہ خالی ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے زور سے اسے اپنے آپ میں بھینچ لیا۔

"چھوڑو مجھے"۔اس کی بات سن کر اسے توہین کا احساس ہوا تھا۔

"جا ہی رہا تھا لیکن پھر روک لیا۔۔۔!"۔یہ کہہ کر اس نے اس کی پیشانی پر لب رکھے اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

"مما کا اور اپنا خیال رکھنا"۔اس نے پیچھے سے آواز دی تو عدن نے اسے مڑ کر دیکھا۔

"ڈونٹ وری پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا تو مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کی زندگی بے رنگ ہو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"اس انسان نے اپنی محبت میں مجھے پاگل کر دیا ہے۔۔۔! مجھے پاگل کر کے خود کتنے سکون سے ہے۔یہ سوچتے ہوئے آنکھوں میں نمی سی آگئی۔

"آپ بہت زیادہ محبت کرتی ہیں صاحب جی سے"۔نسرین اس کی ملازمہ اس کا اداس چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں بہت زیادہ۔۔۔"۔وہ جیسے اپنے آپ سے مخاطب تھی۔

"وہ بھی آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔۔! اتنے خراب موسم میں میرے ایک فون کرنے پر کیسے دوڑے چلے آئے"۔نسرین اب اسے بتاتے ہوئے بولی۔

"تم نے فون کیا تھا"۔وہ اب حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ میری بات مان ہی نہیں رہی تھی تو میں نے تو انہیں ہی فون کرنا تھا"۔نسرین یہ بتا کر برتن اٹھانے لگی۔ اس کے ساری فہمیاں پل میں ہوا ہونے لگی اسے لگا تھا کہ شاید وہ اس کی یاد میں وہاں آیا ہے۔اداس دل کے ساتھ وہ ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی جہاں پر میر اسلان اور جائشہ کارات والا پروگرام ریپیٹ میں چل رہا تھا۔

میر اسلان کی درگت بنتے دیکھ کر ایک لمحے کو اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

Posted On Kitab Nagri

دل تو کر رہا تھا کہ جائشہ سے بات کرے لیکن عدن نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ کسی سے بھی رابطہ نہ کرے اس لئے وہ چپ کر کے بیٹھ گئی۔

★********★********★

"ارسلان تمھیں جائشہ کے پروگرام میں جانا ہی نہیں چاہیے تھا"۔روحی اس کا پروگرام دیکھ کر کافی تپی ہوئی تھی۔

"آئندہ خیال رکھوں گا۔۔۔!یار یہ لڑکی بڑی خطرناک ہے۔۔۔!کتنی بے باکی سے سچ بولتی ہے"۔میر ارسلان اب دل سے توبہ کر چکا تھا کہ وہ جائشہ کے پروگرام میں کبھی بھی نہیں جائے گا۔

"تھوڑا سا لحاظ رکھنا چاہیے۔۔۔!لیکن شاید اس لڑکی کو کوئی کسی کا لحاظ ہے ہی نہیں"۔روحی کا غصہ برقرار تھا۔

"اتنا غصہ کرنے والی کوئی بات نہیں روحی یہ تو اس کی عام روٹین ہے۔۔۔!اس نے بہت پہلے مجھے وارن کیا تھا کہ اگر میں کوئی ایسا کام کروں گا تو وہ مجھے اوروں سے دس گنا زیادہ پکڑے گی۔۔۔۔اور میرا اچھلا ریکارڈ بھی کوئی

Posted On Kitab Nagri

اتنا ٹھیک نہیں ہے اس لیے وہ اپنی جگہ پر ٹھیک تھی"۔۔۔اور پاپا کے کیسز بھی تمہارے سامنے ہیں"۔میر ارسلان اب جائشہ کا دفاع کرتے ہوئے بولا۔تو وہ سوچنے لگ گئی کہ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔

"تم اتنی چھوٹی موٹی باتوں کی پریشانی مت لیا کرو تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے"۔وہ اس کو سمجھانے والے انداز میں بولا۔تو روحی اس کو دیکھ کر رہ گئی۔کیونکہ وہ اب بہت کیئرنگ ہزبینڈ بنتا جا رہا تھا۔

★*******★*******★

جائشہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اعجاز ہمدانی کو واپس لانے کے لیے رضا کو ایسا کیا بولے کہ وہ اس کی بات مان جائے۔ہر طرح سے اس نے کوشش کر کے دیکھ لی تھی لیکن رضا کسی بھی طور اس کی بات ماننے کو تیار نہ تھا۔وہ صبح آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔کہ وہ ٹائی لے کر اس کے قریب آئی۔اور اسے ٹائی لگانے لگ گئی۔

"ایک بات پوچھوں رضا۔۔؟"وہ ٹائی باندھتے ہوئے بولی۔

"ہاں پوچھو"۔رضا اس کے چہرے سے اندازہ لگانا چاہ رہا تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہے لیکن ناکام ہوا۔

"آپ کی زندگی میں میری کیا حیثیت ہے۔۔؟"وہ ٹائی لگا کر اس کو دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میری بیوی کی حیثیت سے میرے گھر میں موجود ہو اور میرے آفس میں اور کئی فیصلے میں نے تمہیں سونپ دیے ہیں۔۔۔! اب تو دل پہ بھی حکومت کرنے لگی ہو اور کیا چاہتی ہو"۔رضا اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔

"مجھے کیوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے میری کوئی حثیت ہے ہی نہیں"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔تو وہ افسوس سے سر ہلانے لگ گیا۔

"تمہیں ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے۔۔؟"وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

"میں سر اعجاز ہمدانی کو واپس لانا چاہتی ہوں لیکن آپ میری بات مان ہی نہیں رہے۔۔۔۔۔! پھر کیا حیثیت رہ جاتی ہے میری"۔وہ بڑے آرام سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو رضا نے اس کے کندھوں سے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔

"شاید تم مجھے ذلیل کرنے کا پروگرام بنا چکی ہو جائشہ۔۔۔۔! میں اعجاز ہمدانی کو اپنے آفس میں دیکھنا بھی نہیں چاہتا اور تم اسے واپس لانا چاہتی ہو عجیب ضد سی باندھ لی ہے تم نے مجھ سے"۔رضا اب غصے سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ہے کوئی ویلیو میری۔۔۔!اور نہ ہی میری کسی بات کی"۔غصے سے کہتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل کر مدثر کے ساتھ گاڑی میں آبیٹھی۔رضا اس کے رویے پر پیچ وتاب کھا کر رہ گیا۔

وہ آفس پہنچا تو وہ دل جمعی سے اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔وہ زیادہ تر صبح آفس رضا بخاری کے ساتھ ہی آتی تھی۔آج غصہ میں مدثر کے ساتھ آئی تھی۔جس پر بخاری کا بھی دماغ گھوم گیا۔

سارا دن ان کی آپس میں بات چیت بند رہی۔دونوں ہی اپنی جگہ ضد کے پکے تھے۔پروگرام کر کے گھر آگئی تو رضا گھر پر بھی موجود نہیں تھا اور آفس سے بھی آدھے دن سے غائب تھا۔یہ سوچ کر تو اس کو مزید غصہ آگیا۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے لیکن رضا کے آنے کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جائشہ نے اسے فون ملایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں ہیں۔۔؟"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"ضروری کام میں بزی ہوں تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔یہ کہہ کر رضا نے اس کی بات سنے بغیر فون بند کر دیا تو وہ غصے سے بل کھاتی رہ گئی۔جب اس کی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ کمبل منہ تک لپیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگ گئی کیونکہ اب اسے تسلی ہو گئی کہ رضا بخاری گھر آگیا ہے۔وہ کمرے میں آیا تو وہ سوتی بن گئی۔ رضا بخاری کو پتا تھا کہ وہ جب تک آ نہیں جاتا تھا جائشہ سوتی نہیں تھی۔چینج کر کے وہ کمبل اپنے اوپر ٹھیک کرتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے لیٹ گیا۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔جائشہ کا دل کیا کہ اسے جھنجوڑ کر رکھ دے لیکن اپنے اوپر ضبط کر کے لیٹی رہی۔تھوڑی ہی دیر بعد اس کی آنکھ لگ گئی۔رضا بخاری نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا۔تھوڑا سا قریب ہو کر اسے اپنے حصار میں لیا۔کیونکہ اب اس کے لمس کے بغیر نیند

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

کہاں آتی تھی۔ صبح نماز کے لیے وہ اٹھی تو خود کو رضا بخاری کے حصار میں پایا۔تو ایک ہلکی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔بے بساختہ تھوڑا اوپر ہو کر رضا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔اور کتنے ہی لمحوں تک اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دل میں سموتی رہی۔

تیری باہوں کے ہی حصار میں

میری ساری زندگی مقید ہے

تیری پیشانی کا مہکتا لمس

میری روشن صبح کی نوید ہے

Posted On Kitab Nagri

ایک دم سے ہوش کی دنیا میں آئی۔اور اپنے آپ کو کوسنے لگ گئی۔کیونکہ رضا بخاری کو محویت سے دیکھتے دیکھتے نماز کا ٹائم نکل رہا تھا۔وہ جلدی جلدی اٹھ کر وضو کرنے کے لئے چلی گئی۔

نماز سے فراغت کے بعد اس نے رضا بخاری کو نماز کے لیے جگایا اور خود قرآن پڑھنے بیٹھ گئی۔رضا بخاری نماز ادا کر کے ایکسرسائز کرنے چلا گیا۔جب وہ لوٹا تو ابھی تلاوت کر رہی تھی۔

"تم بہت اچھی تلاوت کرتی ہو جائشہ "۔بے اختیار اس کی دل سے تعریف کی تھی۔

"میں ناشتہ تیار کرتی ہوں آپ تیار ہو کر نیچے آجائیں "۔قرآن پاک بند کر کے اس نے دراز میں رکھا۔

رضا بخاری چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔وائٹ کلر کا دوپٹہ اوڑھے وہ روشن صبح کا حصہ لگ رہی تھی۔

رضا نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔اور دوپٹہ اس کے سر سے ہٹا کر سائیڈ پر رکھا۔اور جوڑے میں مقید اس کے بال کھولے۔

جائشہ اچھنبے سے اسے دیکھنے لگ گئی کہ وہ کرنا کیا چاہ رہا ہے۔آنکھوں میں جذبات کی عجیب سی لپک تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری میری زندگی میں بہت اہمیت ہے جائشہ۔۔۔۔! تم سے تو زندگی زندگی لگنے لگی ہے۔۔۔۔ نہیں تو رانیہ کے بعد میں سوچ رہا تھا کہ میری زندگی اب بس ختم ہو کر رہ گئی ہے۔۔۔۔! لیکن میں ایک اصول پرست انسان ہوں۔۔۔اپنے اصولوں سے کبھی بھی نہیں ہٹا اور تم مجھے اپنے اصولوں سے ہٹانا چارہی ہو۔۔۔۔! پلیز ایسے مت کرو"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں آپ کو آپ کے کسی اصول سے ہٹانا نہیں چاہ رہی رضا۔۔۔۔۔! بس ایک بات میری مان لیں"۔رضا کا خوشگوار موڈ دیکھ کر اس نے پھر اپنی بات دہرائی۔تو رضا تاسف سے سر ہلانے لگ گیا۔

"ناشتہ ریڈی کرو میں دس منٹ تک آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں گھس گیا اور وہ اپنے بال سمیٹ کر کچن کی طرف آگئی۔سوچوں میں رضا بخاری تھا۔جو اس کی سوچ سے بڑھ کر اپنی بات کا پکا انسان تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★******★********★

کافی دن ہو گئے تھے جائشہ کی عدن سے ملاقات نہ ہو سکی۔آجکل اعجاز ہمدانی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ بزی بھی بہت زیادہ تھی۔آج عدن کی یاد آئی تو وہ اس کو فون کر کے اس نے اپنے آفس میں ملنے کے لیے بلایا۔تو وہ بھی اپنا

Posted On Kitab Nagri

کام جلدی ختم کر کے اس سے ملنے آفس چلا آیا۔ تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد جائشہ کو محسوس ہوا کہ جیسے عدن پریشان ہے۔

"بھائی آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔! اور ایسا کیا ہوا کہ مستجاب لندن چلی گئی"۔ جائشہ چائے کا کپ عدن کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔ کتنے ہی لمحوں تک عدن چپ رہا۔

"مستجاب لندن نہیں گئی وہ پاکستان میں ہی ہے"۔ عدن نے چائے کا سپ لیتے ہوئے بولا۔

"کیا۔۔؟ واٹ ڈو یو مین۔۔۔! حویلی میں بھی نہیں ہے۔۔۔! ہاسپٹل میں بھی نہیں ہے تو پھر کہاں ہیں۔۔؟" جائشہ حیرانی سے بولی۔ تو عدن نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"ہاں وہ پاکستان میں ہی ہے لیکن میں نے ابھی تک کسی کو نہیں بتایا کہ وہ لندن نہیں گئی بس تسلیم آنٹی کو پتا ہے"۔ عدن نے تھوڑی سی وضاحت کی تو جائشہ کی حیرانی کم نہ ہوئی۔

"کیا ہوا۔۔؟ سب ٹھیک تو ہے!"۔ وہ اب تشویش سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"سب کچھ خراب ہو رہا تھا لیکن اب اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں"۔عدن کے چہرے پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"پلیز مجھے بتائیں۔۔!جائشہ کو ایکدم پریشانی نے آن گھیرا۔تو عدن نے اسے کچھ وضاحت دی۔تھوڑی دیر تک تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

"اس کا مطلب ہے آپ پر جو حملہ ہوا تھا وہ مستجاب کو ڈرانے کی بھرپور کوشش تھی"۔وہ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"اب کہاں ہیں مستجاب؟"وہ اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"ادھر سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ ہے وہاں رکھا ہوا ہے۔۔۔!میں نہیں چاہتا کہ کسی کو پتہ چلے کہ مستجاب ادھر ہی ہے۔۔۔!وہ بے وقوف لڑکی دھمکیوں سے ڈر کر مجھے چھوڑ کر جانے لگی تھی"۔عدن افسوس بھرے لہجے میں بولا۔

"بھائی آپ کو نہیں پتا۔۔۔!ہم لڑکیاں جتنی مرضی مضبوط ہو جائیں۔۔!اگر کسی سے سچے دل سے محبت کریں تو اس کے لیے اپنی ذات کی بھی نفی کر جاتی ہیں۔۔۔وہ آپ سے بہت محبت کرتی ہے آپ کی زندگی سے زیادہ

Posted On Kitab Nagri

عزیز شاید اس کو کچھ بھی نہیں۔۔۔اور آپ پر حملہ بھی تو ہوا تھا۔۔دیکھا نہیں تھا کہ وہ کتنا ڈر گئی تھی۔۔۔! یہ محبت انسان کو مضبوط بھی بنا دیتی ہے اور کمزور بھی بنا دیتی ہے۔۔۔! آپ اس کی پوزیشن کو سمجھنے کی کوشش کریں"۔جائشہ مدلل انداز میں بولی۔

"بس محبت کرتی ہے بھروسہ کرتی تو میں اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو ضرور نکال لیتا۔۔! لیکن افسوس اس نے مجھ پر بھروسہ نہیں کیا"۔عدن کے لہجے میں ایک دکھ بول رہا تھا۔

"نہیں بھائی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔! جب انسان کی جان پر بنتی ہے تو اچھے بھلے عقلمند انسان بھی کچھ بے وقوفیاں کر جاتے ہیں۔۔۔! وہ تو ایک لڑکی ہے۔۔۔! آپ سے غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔! چلیں چھوڑیں ان باتوں کو مجھے اس سے ملوادیں"۔وہ عدن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو عدن اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"میری بہن تو کافی سمجھدار ہے۔۔۔! میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ تم ایک دفعہ اس سے مل لو۔۔۔۔! اکیلی کافی گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔! اچھا کافی ٹائم ہو گیا ہے چلتا ہوں۔۔۔! اپنا خیال رکھنا۔۔۔! اور کل تیار رہنا میں تمہیں لے کر اس کے پاس جاؤں گا"۔یہ کہہ کر عدن جائشہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر اس کے کیبن سے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اور جائشہ سوچنے لگ گئی کہ اس سب کے پیچھے کون ہو سکتا ہے۔شک تو اس کا اپنے باپ پر ہی گیا تھا۔

★******★*****★

بس اک شخص ہی کل کائنات ہو جیسے

نظر نہ آئے تو دن بھی رات ہو جیسے

میرے لبوں پر تبسم موجزن ہے اب تک

کہ دل کا ٹوٹنا چھوٹی سی بات ہو جیسے

شب فراق مجھے آج یوں ڈراتی ہے

تیرے بغیر پہلی رات ہو جیسے

Posted On Kitab Nagri

آج سات دن گزر گئے تھے لیکن عدن مستجاب سے ملنے نہیں گیا تھا۔ مستجاب کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔ لیکن اب اس نے کوئی بھی ایسی حرکت نہ کی۔ کیونکہ اب وہ اسے مجبور کر کے بلانا نہیں چاہتی تھی۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ آڑ کر اس ستم گر کے پاس چلی جائے لیکن وہ اپنے اوپر ضبط کرتی رہی۔ اس نے عدن کو فون کر کے ماں سے ملنے کا بولا لیکن اس نے منع کر دیا۔ ادھر تسلیم بیگم کو بھی اس نے پوری تسلی دے دی تھی کہ مستجاب بالکل محفوظ ہے آپ پریشان مت ہوں۔ اس لیے تسلیم کو تسلی تھی۔ وہ اپنے فون سے مستجاب کی بات اپنی ماں سے کروا دیتا۔

عدن بھی اپنے اوپر ضبط کے بندھن باندھتا رہا کیونکہ وہ مستجاب کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے بغیر کیسے رہ سکتی تھی۔

سونے کے لیے لیٹا تو بے چینی نے آن گھیرا۔ دل چاہ رہا تھا کہ وہ پری وش سامنے ہو اور وہ اسے اپنے آپ میں سمو لے۔ جب دل کا درد حد سے بڑھا تو وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر اپنے فلیٹ سے نکلا۔ ایک گھنٹے کا سفر اس نے چالیس منٹ میں طے کر لیا۔ وہ ادھر پہنچا تو رات کے بارہ بجے چکے تھے۔ چوکیدار نے عدن کو دیکھ کر دروازہ کھولا۔ تو وہ گاڑی سے اتر کر بے چینی سے چلتا ہوا مستجاب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ مستجاب جو ابھی سونے کی کوششوں میں لگی ہوئی تھی۔ اسے دیکھ کر ایک دم سے حیرت کا شکار ہوئی۔ پھر اسے دیکھ کر غصے سے منہ موڑ لیا۔ وہ اس کی طرف بڑھا لیکن مستجاب غصے سے بیڈ سے اٹھ گئی۔

"میرے قریب بھی مت آنا عدن"۔ وہ غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں۔۔۔! میں اب پرانا عدن نہیں ہوں۔۔۔! جو تمہارے کہنے پہ چلوں گا"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تو وہ اس کے ساتھ آ لگی۔

"آئی ہیٹ یو چلے جاؤ یہاں سے"۔وہ غصے سے غرائی۔

"سوچ لو خود ہی کہہ رہی ہو جانے کا"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"سوچ کے ہی بول رہی ہوں"۔وہ اس کو دیکھنے سے گریز برت رہی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اس کی شکل دیکھ لی تو وہ اپنے اوپر ضبط نہیں رکھ پائے گی۔

"میرا غصہ اترا نہیں ہے مستجاب صاحب۔۔۔! جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے۔۔۔! چلو چھوڑو اس بات کو۔۔۔! ٹھیک ہے چلتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ گاڑی کی چابی اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔اور وہ جو اسے آواز دینا چاہتی تھی لیکن سسکیوں میں آواز دب کر رہ گئی۔

★********★********★

Posted On Kitab Nagri

مستجاب کی ساری رات کانٹوں پر گزری۔وہ بہت پریکٹیکل لڑکی تھی۔جب سنتی کہ کوئی کسی کی محبت میں پاگل ہے تو ہنس دیتی تھی۔کہ ایسا بھی ہوتا ہے۔لیکن اب جب خود پر گزر رہی تھی تو پتہ چل رہا تھا کہ محبت کہتے کسے ہیں۔ اور محبت میں جلنا کیسا ہے۔جب زیادہ دل گھبرایا تو اٹھ کر خدا کے حضور کھڑی ہو گی۔اور عدن کی اور اپنی ماں کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگ گئی۔

ادھر عدن حیدر کو کہاں چین تھا۔وہ تو مستجاب کے پاس سکون ڈھونڈنے گیا تھا لیکن مزید بے سکون ہو کر آگیا۔عشق تو دونوں طرف تھا۔لیکن یہ روٹھنا بھی تو ایک دوسرے کی محبت کے لیے ہی تھا۔

دوسرے دن وہ اپنے ضروری کام نمٹا کر جائشہ کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ وہ بھی اپنی جان جلا رہی ہو گی۔اور یہ چیز بھی اسے بھی اذیت دیتی تھی۔جائشہ کو دیکھ کر کچھ لمحوں تک تو مستجاب حیران رہ گئی پھر آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عدن پر نظر پڑی تو نگاہوں میں ناراضگی اتری۔

"اچھا جائشہ میں چلتا ہوں۔۔۔۔!جب واپس جانا ہوا تو مجھے فون کر لینا۔۔۔۔!میں تمہیں لینے آجاؤں گا"۔وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا مستجاب کو دیکھنے سے بھی گریز کیا۔جس پر مستجاب کے دل میں جکڑ سے چلنے لگ گئے لیکن چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے بھائی آپ جائیں۔۔۔! میں خود آ جاؤں گی"۔وہ مستجاب کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"نہیں میں ایسا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔! میں تمہیں خود لینے آؤں گا"۔یہ کہہ کر وہ اپنی رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے جانے لگا۔

"پھر ایسے کریں۔۔۔! آپ بھی رک جائیں میں زیادہ دیر نہیں بیٹھوں گی کیونکہ آفس میں کافی کام پڑا ہے"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔محسوس تو کر گئی تھی کہ دونوں میں کافی ناراضگی چل رہی ہے۔

"ٹھیک ہے تم لوگ بیٹھو۔۔۔! میں ذرا کمرے میں جا رہا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ کمرے کی طرف بڑھا اور دروازہ بند کر دیا۔بیڈ پر لیٹا تو مستجاب کی خوشبو نے آن گھیرا۔طبیعت میں عجیب سی بے چینی آ گئی۔لیکن اس بے چینی میں بھی عجیب طرح کا سکون تھا۔رت جگا تھا کہ وہ لیٹتے ہیں تھوڑی دیر بعد سو گیا۔

"نسرین آپا آپ کھانا جلدی جلدی بنائیں"۔وہ اپنی ملازمہ نسرین کو ضروری ہدایات دے کر جائشہ کے پاس آ بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یار کھانا وغیرہ نہیں کھاؤں گی۔۔۔! تھوڑی دیر ہی بیٹھوں گی کیونکہ بہت بزی تھی۔لیکن تم سے ملنا بھی ضروری تھا۔۔۔! کیوں میرے بھائی کو چھوڑ کر جا رہی تھی"۔وہ مستجاب کی طرف دیکھ کر اب اپنے اصل مدعے کی طرف آئی۔تو مستجاب کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی۔

"ضروری تو نہیں جائشہ کہ ہم جس سے محبت کرتے ہیں۔۔۔اس کے ساتھ ہی رہیں۔۔۔ کبھی کبھی اس محبت کی وجہ سے وقتی طور پر کچھ فیصلے بھی کرنے پڑتے ہیں۔۔۔! اور میں نے کچھ غلط نہیں کیا! مجھے عدن کی اور اپنی ماں کی زندگی اپنی محبت سے بڑھ کر عزیز ہے۔یہ سب اسی محبت کی وجہ سے ہیں۔جو میں اپنی ماں اور عدن سے کرتی ہوں"۔وہ اسے تھوڑی سی وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

"لیکن تم عدن سے تو ضرور ڈسکس کرتی۔۔۔! اس کو اعتماد میں لیتی"۔جائشہ اسے دیکھ کر نرمی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جائشہ تمھیں نہیں پتہ تمہارے بھائی کا غصہ کتنا تیز ہے۔۔۔! فی الحال میرا جانا ضروری تھا۔۔۔! کیونکہ مجھے پتا تھا کہ اگر میں عدن کو بتاتی تو گھر میں کوئی نہ کوئی ہنگامہ ضرور ہوتا۔۔۔! پتہ نہیں جو مجھے فون کرتے تھے ان کو گھر کی ایک ایک بات کا پتہ چل جاتا تھا۔۔۔! یہی بات مجھے کھٹکتی تھی۔۔۔! جب انسان کی زندگی پر بات آتی ہے تو انسان کو اپنے دل کے خلاف جا کر کچھ سخت فیصلے بھی کرنے پڑتے ہیں"۔ مستجاب ٹھہر ٹھہر کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو سکتا ہے تمہارا فیصلہ درست ہو لیکن عدن بھائی کو اس فیصلے سے کافی تکلیف پہنچی ہے۔۔۔!اور شاید تم دونوں میں اسی بات کی وجہ سے ناراضگی چل رہی ہے"۔جائشہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے سوال کر گئی۔

"چلو چھوڑو ان باتوں کو تم بتاؤ رضا صاحب کیسے ہیں۔۔۔اور کیس کا کیا بنا"۔مستجاب نے جائشہ کی بات اگنور کر کے یہ سوال کیا۔تو جائشہ کو ایسا محسوس ہوا ہے کہ جیسے وہ اس ٹاپک سے بچنا چاہ رہی ہے۔

"کورٹ اب اپنا آخری فیصلہ دے گا۔۔۔!اور رضا صاحب بھی بالکل ٹھیک ہیں"۔رضا کے نام پر جائشہ کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آکر ٹھہر سی گئی۔

"ویسے میر ارسلان کی کافی درگت بنائی تھی تم نے اپنے پروگرام میں"۔مستجاب اب مسکراتے ہوئے بولی۔تو جائشہ ہنسنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہتا ہے اب تمہارے پروگرام میں نہیں آؤں گا۔۔۔!لیکن میں بھی کچھ مہینوں بعد اسے ضرور اپنے پروگرام میں بلاؤں گی"۔جائشہ نے وضاحت کی تو مستجاب مسکرانے لگ گئی۔

تھوڑی دیر بعد کھانا ریڈی ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن بھائی کو بلا کر لاؤ مجھے ابھی نکلنا ہے یار"۔وہ صوفے سے بے چینی سے اٹھتے ہوئے بولی کیونکہ وہ بڑی مشکل سے ٹائم نکال کر آئی تھی۔مستجاب کمرے کی طرف گئی تو عدن بڑے سکون سے سو رہا تھا۔دل تو کر رہا تھا کہ نہ جگائے لیکن سوچنے لگ گئی جگائے تو کیسے جگائے ناراضگی بھی تو اپنی جگہ برقرار تھی۔

موبائل پر الارم لگا کے اس کے کان کے پاس رکھ دیا۔تو عدن کی ایک لمحے کے لئے آنکھیں کھلیں۔تو اسے بیزار نظروں سے دیکھنے لگ گیا۔

"جائشہ باہر بلا رہی ہے۔۔۔!منہ ہاتھ دھو کر آجاؤ کھانا بھی ریڈی ہے۔۔۔پھر آپ نے اپنے گھر بھی جانا ہے"۔آخری الفاظ طنزیہ ادا کیے گئے تھے۔جس پر عدن نے ایک ابرو اچکا کر مستجاب کو دیکھا تو وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ منہ ہاتھ دھو کر آیا تو کھانا لگ چکا تھا۔کھانا کافی خاموشی سے کھایا گیا۔

"گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔وہ جائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"ناراضگی کافی سیریس لگ رہی ہے مستجاب۔۔۔!تم نے پہل کر لینی تھی"۔وہ مستجاب کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کیوں پہل کروں۔۔۔! ادھر مجھے قیدی کر کے اتنے دن میری خبر بھی نہیں لی۔۔۔ نہیں کرتی میں پہل"۔ مستجاب اب منہ بناتے ہوئے بولی تو جائشہ اب ہنسنے لگ گئی۔

"ٹھیک ہے چلتی ہوں انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی"۔ یہ کہہ کر جائشہ باہر نکل گئی۔ تو وہ بھی بیرونی دروازے کے پاس آئی۔ ایک گہری نظر سے عدن کو دیکھا جو اس وقت مکمل پتھر بنا ہوا تھا۔ ایک نگاہ بھی اس پر ڈالنا گوارا نہ کی تو مستجاب کا بھی غصہ بڑھنے لگا۔

★******★******★

"کہاں گئی تھی جائشہ۔۔؟" رضا بخاری جو کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا آتے ہی اس کی طرف آیا۔

"ایک ضروری کام سے گئی تھی"۔ یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

"لیکن آفس میں زیادہ اہم کام تھے"۔ رضا بخاری کچھ فائلیں اس کی ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔"۔ وہ جائشہ کی سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔۔۔!کام کا کافی برڈن ہے رضا۔۔۔۔!میں کسی اور پر اعتماد نہیں کر سکتی۔۔۔!اور آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں"۔وہ اپنی کنپٹیاں انگلیوں سے سہلاتے ہوئے بولی۔

"جائشہ موڈ خراب مت کرو"۔رضا بخاری ناگواری سے بولا اتنے میں جائشہ کے موبائل پر بیل ہوئی۔تو اس نے فوراً فون اٹینڈ کیا۔

"کب جا رہے ہیں آپ۔۔؟"وہ پریشانی سے بولی تو رضا اس کو دیکھنے لگ گیا۔

"ٹھیک ہے خدا حافظ"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا۔۔؟"رضا بخاری جائشہ کے چہرے پر پریشانی نوٹ کرتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہمدانی صاحب کا۔۔!وہ دبئی جا رہے ہیں۔۔۔!پلیز رضا۔۔۔ان کا روک لیں۔۔۔جانے سے پہلے آپ سے ملنا چاہ رہے ہیں"۔جائشہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں اس بات کو ڈسکس کر کے اپنا اور میرے بیچ کا تعلق خراب کرنا چاہتی ہوں جائشہ۔۔۔۔! میں ہمدانی کو واپس نہیں لا سکتا"۔رضا اب غصے سے بولا۔تو جائشہ غصے سے فائلیں ادھر ادھر کرنے لگ گئی۔اور پھر اٹھ کر غصے سے اپنے کیبن سے ہی باہر نکلنے لگی تھی کہ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

"جب میری اس آفس میں ویلیو ہی نہیں ہے۔۔۔۔! تو میں بھی یہاں پر کام نہیں کروں گی سنبھالیں اپنے کام"۔وہ غصے سے کہہ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر اپنے کیبن سے باہر نکل گئی۔اور رضا بخاری ہونقوں کی طرح اس کے ری ایکشن کو دیکھتا رہا۔اور پھر غصے سے ایک مکہ بنا کر ٹیبل پر دے مارا۔

جائشہ غصے سے گھر چلی تو گئی تھی لیکن چین نہیں آرہا تھا۔رضا بخاری رات گئے گھر لوٹا۔اور چپ کر کے سونے کے لئے لیٹ گیا۔جائشہ نے اسے دیکھا لیکن رضا بخاری اپنی آنکھوں پر بازو رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کھانا لگواؤں"۔وہ رضا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔! تم نے کھانا کھایا"۔وہ اب اپنی آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کو کیا میں کھاؤں کہ نہ کھاؤں"۔وہ اب منہ بناتے ہوئے بولی۔تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں خوامخواہ ضد کر کے ٹینشن کری ایٹ کر رہی ہو جائشہ۔۔۔! تم آفس میں کام نہیں کرنا چاہتی ٹھیک ہے تو مت کرو۔۔۔! کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔! میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔۔! اگر پروگرام بھی نہیں کرنا چاہتی تو مت کرو۔۔۔! کچھ دنوں بعد حنان بھی آجائے گا۔۔۔بس گھر پر توجہ دو"۔وہ بڑے نرم لہجے میں بولا۔جائشہ کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگ گیا۔

"یعنی آپ چاہتے ہیں کہ میں نہ آفس جاؤں اور پروگرام بھی نہ کروں"۔وہ اب غصے سے بولی۔

"کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟ جو چاہتی ہو وہ میں نہیں کر سکتا"۔رضا بخاری غصے سے بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔

"آپ کوئی خواہش کریں اور جائشہ اس کو پورا نہ کرے۔۔۔ایسا ممکن نہیں ہے رضا صاحب۔۔۔اور میری بات کی آپ کی نظروں میں کوئی ویلیو ہی نہیں ہے۔۔۔میں تو آپ سے محبت کرتی ہوں لیکن آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے"۔وہ رضا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہارے وہم میں نہیں نکال سکتا جائشہ۔۔۔! اعجاز ہمدانی کو آفس میں لانا چاہتی ہو ٹھیک ہے لے آؤ۔۔! لیکن میں آفس نہیں آؤں گا۔۔۔! ٹھیک ہے جیسے مرضی

Posted On Kitab Nagri

کرو"۔یہ کہہ کر رضا بخاری کمرے سے باہر نکل گیا۔

جب کافی دیر تک وہ کمرے میں نہ آیا تو جائشہ اس کے پیچھے گئی۔تو رضا لاؤنج میں ٹی وی آن کیے بیٹھا تھا۔

"کمرے میں چلیں"۔وہ رضا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"تم سو جاؤ مجھے نیند نہیں آ رہی"۔وہ خشک لہجے میں بولا۔

"جب آپ کو کہہ رہی ہوں کمرے میں آئیں تو کمرے میں آئیں۔۔۔! میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے مجھے ٹینشن مت دیں"۔جائشہ اب غصے سے بولی۔تو رضا بخاری اٹھ کر اس کے ساتھ کمرے میں آ گیا۔

رات کے کسی پہر جائشہ اس کی پناہوں میں آئی۔تو اس کے جسم کی گرمائش سے رضا بخاری کی ایک دم سے آنکھ کھلی۔

"جائشہ تمہیں تو تیز بخار ہے"۔وہ جائشہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کو کیا آپ تو سو گئے ناں"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا۔اور دراز کھول کر اس میں سے تھرما میٹر نکالا۔اور اس سے اس کا بخار چیک کرنے لگ گیا۔

بخار کافی تیز تھا۔وہ بیڈ سے اٹھا اور کچن کی طرف چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ آیا تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا۔

"فی الحال یہ ٹیبلٹ لو۔۔۔!صبح ڈاکٹر کو بلاؤں گا"۔یہ کہتے ہوئے رضا نے اسے اٹھا کر ٹیبلٹ کھانے کے لئے دی اور پھر زبردستی دودھ کا آدھا گلاس اسے پلا دیا۔

"مجھے پتا ہے تم نے کھانا نہیں کھایا ہو گا۔۔!جان دیکھی ہے اپنی۔۔۔!دن بدن کمزور ہو رہی ہو"۔رضا بخاری اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کو کیا۔۔؟"منہ بنا کر ناراضگی دکھائی۔تو ایک ہلکی سی مسکراہٹ رضا کے لبوں کو چھو گئی۔بڑے پیار سے اسے اپنے حصار میں لیا۔اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم میرے لیے بہت اہم ہو جائشہ۔۔۔! میرے گھر کی رونق تم سے ہے۔۔۔! اور پتہ ہے آج تم آفس میں نہیں تھی تو پورا آفس کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔! اتنا عادی کر دیا ہے اپنا"۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا۔

"بات تو مانتے نہیں میری"۔جائشہ غصے سے بولی۔

"مان ہی تو رہا ہوں"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔اور اس کے پورے چہرے پر اپنی محبت کی بارش کر دی۔

"بات کو الجھانا کوئی آپ سے سیکھے"۔وہ سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔

"سو جاؤ صبح بات کریں گے"۔رضا بخاری نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔اور اس کے سر میں تیز تیز انگلیاں چلانے لگ گیا تاکہ وہ سو جائے۔تھوڑی ہی دیر بعد وہ سو گئی۔

"ضدی لڑکی کیا کروں میں تمہارا علاج۔۔۔! کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی پڑے گا۔۔۔شاید تمہیں اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے اپنے اصولوں کو توڑنا ہو گا"۔وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں بولا۔

★*******★********★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

راشدہ اور ملک دلاور میں کافی دنوں سے بول چال بند تھی۔

"راشدہ بیگم آخر کب تک منہ پھلائے پھرو گی"۔ملک دلاور راشدہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ملک صاحب آپ نے جو کیا اس پر آپ کو ذرا سی بھی شرمندگی نہیں ہے"۔راشدہ بیگم ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔

"فردوس میری طرف خود آئی تھی اور میں بھی بہک گیا۔۔۔!نہ میرے پاس آتی نہ میں بہکتا"۔ملک دلاور دیدہ دلیری سے بولا۔

"اچھا اب بھی آپ فردوس پر الزام لگائیں گے۔۔۔!کیا آپ چھوٹے سے بچے تھے۔۔۔!تین بچوں کے باپ تھے"۔راشدہ بیگم کی آنکھیں اب کھل چکی تھی اس لیے وہ ملک دلاور کی بات سے اختلاف کر گئی تھی۔

"دیکھو راشدہ۔۔!میں تمہارے اس لہجے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔!مرد بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔۔۔!اگر مجھ سے بھی ایک غلطی ہو گئی تو اس میں اتنا ہوا بنانے کی کیا ضرورت ہے"۔ملک دلاور غصے سے بولا تو راشدہ بیگم کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ہی پاگل تھی جو اتنے سال آپ پر اعتبار کرتی رہی۔۔۔اور میں اب آپ سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔۔! تسلیم بھی اپنی جگہ اب مجھے ٹھیک لگ رہی ہے"۔راشد بیگم غم و غصے سے کہتی تن فن کرتی کمرے سے باہر نکل آئی تو ملک دلاور غصے سے دیکھتا رہ گیا کیونکہ آج تک راشدہ بیگم نے اس کے ساتھ اس طریقے سے بات نہیں کی تھی۔

"دیکھ لوں گا میں تم سب کو"۔وہ غصے سے چلایا۔

★******★******★

حویلی میں صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔

لیکن آپس میں بات کم ہی کر رہے تھے۔اتنے میں رخسارہ ردا کو لے کر آئی تو وہ سب کی توجہ کا مرکز بنی۔عدن بے اختیار رخسار سے ردا کو لے کر اسے پیار کرنے لگ گیا۔

"اپنا بھی دھیان رکھا کرو کافی کمزور لگ رہی ہو"۔عدن ردا کو رخسار کو پکڑاتے ہوئے بولا۔تو حسام اسے دیکھ کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری بیوی کیوں گئی ہے تمہیں چھوڑ کر"۔راشدہ بیگم نے سوال کیا ایک لمحے کیلئے عدن کا ناشتے سے ہاتھ اٹھ گیا۔

"پتہ نہیں کیوں گئی ہے۔۔۔!اس ماحول سے فیڈ اپ ہو گئی ہے۔شاید اس وجہ سے گئی ہے"۔وہ نارمل انداز سے بولا۔

"حیرت ہے تم اس کے ساتھ نہیں گئے"۔ملک دلاور اب حیرانی سے بولا۔

"تو کیا جانا چاہیئے مجھے اس کے پیچھے۔۔؟"اس نے اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا۔ایک لمحے کیلئے ملک دلاور گڑبڑا کر رہ گیا۔

"تمہاری زندگی ہے تمہاری مرضی میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔!وہ لڑکی زیادہ دیر ادھر نہیں رہ سکتی تھی مجھے تو اس بات کا پہلے سے ہی پتہ تھا"۔ملک دلاور ہاتھ نیپکین سے صاف کرتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"واقع ہی یہ اندازہ تو آپ کا کافی ٹھیک ثابت ہوا"۔وہ اپنے باپ کو دیکھ کر طنز سے بولا۔تو ملک دلاور کے چہرے پر بھی ایک استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

"کیا وہ تمہیں چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔؟"راشدہ حیرانی سے پوچھنے لگ گئی۔

"یہ تو آنے والا وقت بتائے گا کہ وہ مجھے چھوڑ کر گئی ہے یا کچھ عرصے کے لیے"۔عدن مبہم سے انداز میں بولا۔

"تو کیا اتنا عرصہ میں تمہاری اولاد کی شکل کو ترسوں گی۔۔۔اگر وہ واپس نہیں آتی تو میں تمہاری شادی کہیں اور کروا دیتی ہوں"۔راشدہ بیگم بڑے آرام سے بولی تو عدن کئی لمحوں تک اپنی ماں کو حیرت سے دیکھتا رہا۔

"دادی بن تو گئی ہیں اب آپ کو کس چیز کی خواہش ہے"۔وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ تو حسام کی بیٹی ہے۔۔۔!تمہارے بچوں کو دیکھنے کی خواہش کیا میں قبر میں ہی لے کر جاؤں گی"۔راشدہ اب حسرت بھرے لہجے میں بولی۔

"آنے والے وقت کا کوئی کچھ بھی نہیں کہہ سکتا امی۔۔۔!اللہ نے یہ آپ کو اتنی پیاری گڑیا دی ہے۔۔!فی الحال یہ ہی کافی ہے"۔وہ رخسار کے گود میں ردا کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں دونوں میاں بیوی میں کیا چل رہا ہے"۔راشدہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے ناشتہ کرنے لگ گئی۔

رخسار بھی اپنی جگہ حیران تھی کہ مستجاب کیوں گئی ہے۔

★*******★*********★

رضا بخاری نے صبح جائشہ کو زبردستی ناشتہ کروایا تھا۔پھر ڈاکٹر کو فون کیا تو ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد جائشہ کے کچھ ضروری ٹیسٹ لکھ کر دیئے۔

"بخاری صاحب یہ کچھ ٹیسٹ لکھ کر دے رہی ہوں۔ابھی کروالیں۔۔۔جائشہ صاحبہ کافی ویک ہیں۔۔۔انکو اپنی ڈائٹ کا کافی دھیاں رکھنا ہوگا۔یہ کہہ کر ڈاکٹر نے بخار کی دوائی لکھ کر دی۔اور رضا بخاری کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آئی۔

I think She is pregnant.

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے جب یہ کہا تو رضا بخاری کے اندر ایک خوشگوار حیرت اتری۔ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"۔جتنا ہو سکے ان کو ریسٹ دیں۔۔۔!اور انکی ڈائٹ کا بھی خاص خیال رکھیں"۔یہ کہہ کر ڈاکٹر چلی گئی۔رضا بخاری جائشہ کی طرف خوشی سے پلٹا۔اس کے پاس بیڈ پر آ بیٹھا۔اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔کئی لمحوں تک اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا رہا۔وہ جو غنودگی میں جا رہی تھی۔ایک دم سے رضا کی طرف حیرت سے دیکھنے لگ گئی۔

"کیا دیکھ رہے ہیں۔۔؟"۔وہ اپنی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں جلدی جلدی ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں ٹھیک دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔!ہر ٹینشن کو دماغ سے نکال دو میری جان۔۔۔تھوڑی دیر ریسٹ کر لو۔۔۔!میں ذرا آفس کا چکر لگا آؤں۔۔۔تھوڑی دیر تک آتا ہوں"۔رضا بخاری نے یہ کہتے ہوئے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھے اور اس پر کمبل سیدھا کیا۔اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
اس کو آج اپنی زندگی مکمل لگ رہی تھی۔اس نے اس وقت جائشہ کو اس لیے نہیں بتایا تھا کہ اس نے ایکسائٹمنٹ میں ریسٹ ہی نہیں کرنا تھا۔اس لئے اس کا دل تھا کہ تھوڑی دیر ریسٹ کر لے پھر وہ آکر اسے بتائے گا۔

####################################

Posted On Kitab Nagri

عدن نے فون کالز کا سارا ریکارڈ نکلوالیا تھا۔ساری کڑیاں کہیں آس پاس سے ہی مل رہی تھیں۔وہ چلتا ہوا فارم ہاؤس کی ایک کال کوٹھڑی میں آیا۔جہاں پر انہوں نے رشید کو رکھا ہوا تھا۔اس نے اپنے آدمیوں کو باہر جانے کا بولا۔اور چلتا ہوا رشید کے پاس آیا۔

"جھوٹ بول کر میرے غضب کو دعوت مت دینا۔۔۔!جس سے ہمیں دھمکی آمیز فون آرہے تھے۔۔وہ سم تمہارے نام پر تھی۔۔۔!اب بتاؤ۔۔۔کس کے کہنے پر فون کر رہے تھے"۔عدن غضبناک انداز میں بولا۔تو وہ ہاتھ باندھنے لگ گیا۔

"صاحب جی مجھے کچھ نہیں پتا سم تو میرے نام پر ہے۔۔۔!کچھ عرصہ پہلے گم گئی تھی"۔وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔تو عدن نے آگے بڑھ کر ایک زناٹے دار تھپڑ اس کو دے مارا۔

"جھوٹ تو بالکل نہیں سنوں گا۔۔۔!کیا مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے۔۔۔اعدن دہشت ناک انداز میں چیخا۔اپنے آدمی کو بلا کر اسے اشارہ کیا۔تو وہ اس کا بیٹا لے آیا۔

"اس کی زندگی چاہتے ہو تو۔۔۔!سچ بکو"۔عدن رشید کے جبڑے دبوچتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"صاحب جی یہ سم مجھ سے میرے بھانجے نے لی تھی۔۔۔خدا کی قسم سچ بول رہا ہوں"۔وہ روتے ہوئے بولا۔

"تمہارا بھانجا کدھر ہے۔۔!اور کیا کرتا ہے؟"عدن نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بڑے ملک صاحب کے پاس ہوتا ہے"۔وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔عدن اپنے لب بھینچ کر رہ گیا

"نام بتاؤ اس کا جلدی"۔عدن غصے سے دھاڑا۔

امجد۔۔!امجد نام ہے جی اس کا۔۔۔چھوٹے صاحب بڑے ملک صاحب کو اگر پتہ چل گیا تو وہ مجھے زندہ در گور کر دیں گے۔۔!مجھے ان کے قہر سے کون بچائے گا"۔تھر تھر کانپتے ہوئے بولا۔تو عدن نے آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔

"فکر مت کرو اب جلدی سے گھر جاؤ۔۔!میرے لوگ تم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔۔!اگر تم نے کوئی بھی ایسی ویسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو اسی وقت گولی سے اڑا دوں گا۔۔؛اور ہاں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کچھ نہیں ہوگا"۔عدن نے یہ کہا اور ادھر بچھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔بے ساختہ آنکھوں میں نمی آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ ہے میرا باپ جس نے مجھے ہی اجاڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔! پتا ہے کہ اس لڑکی میں میری جان ہے! میرے جسم سے میری جان نکالنے کی کوشش کی۔۔! اب اور نہیں۔ یہ سوچتے ہوئے عدن نے کرسی کو ایک زوردار ٹھوکر ماری۔ دل تو کر رہا تھا کہ ابھی جا کر اپنے باپ سے پوچھے لیکن وہ اپنے باپ کے پاس پورے ثبوتوں کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ اس کی کوئی بھی بات جھٹلا نہ سکے۔ رہ رہ کر مستجاب پر بھی غصہ آ رہا تھا۔

جس نے عدن کو اتنا کمزور سمجھا تھا۔ آج بے ساختہ دادا کی بے تحاشہ یاد آئی۔ تو اپنی گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی کا رخ قبرستان کی طرف کر دیا۔

★*******★*********★

رضا بخاری دفتر کا چکر لگا کر گھر آیا تو وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ پھر طیبہ کے پاس آیا۔

"طیبہ کیا جائشہ نے ناشتہ لیا ہے"۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے بولا۔

"جی بھائی میں نے تو بہت منع کیا لیکن کہہ رہی تھی کہ مجھے خود سے الجھن ہو رہی ہے۔۔۔! اس لیے فریش ہو کر ہی ریسٹ کرتی ہوں"۔ طیبہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کیوں فون نہیں کیا۔۔۔!اگر اس طرح بخار بگڑ گیا تو۔۔"۔رضا بخاری غصے سے بولا تو طیبہ حیران ہوئی۔ کیونکہ وہ بڑی نرمی سے بات کرتا تھا۔

"کھانے کے لیے لے کر آؤ کچھ "۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں واپس آیا۔اور جائشہ کو نرمی سے اٹھانے لگا۔لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ابھی بخار کی حدت تو کم تھی۔رضا نے نرمی سے اپنی گرفت میں لیا۔اور اس پر اپنی محبت کی پھوار برسانے لگا۔تو جائشہ کو ہوش آئی۔

"رضا۔۔"۔جائشہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو رضا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔اور جائشہ کی پیشانی کے اوپر اپنی پیشانی ٹکائی۔

"تمہیں پتا تھا کہ تمہیں کتنا تیز بخار تھا باتھ کیوں لیا"۔وہ اسے دیکھ کر نرمی سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رضا۔۔۔!سونے دیں"۔

"رضا کی جان اٹھ جاؤ۔۔۔!کچھ کھالو بہت کمزور ہو گئی ہو۔۔۔!پتا ہے اب تمہیں خوراک کی زیادہ ضرورت ہے۔۔۔!کیونکہ اب ایک اور جان بھی تمہارے اندر پل رہی ہے"۔رضا بخاری نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو کئی لمحوں تک جائشہ حیران ہوتی رہی۔اور پھر رضا کی آنکھوں میں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا واقع ہی"۔وہ پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگ گئی۔

"ہاں جی اب آپ کے بھی ہوش ٹھکانے لگے گے۔۔ تھوڑی توجہ ادھر ادھر ہو گی۔۔جو ہر وقت رضا بخاری پر ہی لگی رہتی ہے"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔تو جائشہ نے بھی اپنی باہوں کا ہالہ رضا کے گرد کیا۔

"وہ تو ہمیشہ رضا صاحب پر ہی رہے گی۔۔۔۔!رضا بخاری سے زیادہ جائشہ کو کسی سے بھی محبت نہیں ہے"۔وہ رضا کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔تو رضا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔جائشہ کی آنکھوں کی دیوانگی پر مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔پھر ایک خوبصور تسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

اتنے میں طیبہ کھانے کے لیے کچھ لے کر آئی تو وہ اس سے علیحدہ ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رکھ دو طیبہ اور ہاں ایک اور بات کرنی تھی تم سے۔۔۔!تمہاری آپی ماں بننے والی ہے۔۔۔!اس کی ہر چیز کا دھیان رکھنا۔۔۔!تمہاری توجہ اِدھر ادھر ہوئی تو تم سے بہت سخت پوچھ گچھ ہو گی"۔رضا بخاری جائشہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔تو طیبہ ہلکا سا چیختے ہوئے جائشہ کے قریب آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت مبارک ہو آپی۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں اور آپ بے فکر رہیں بھائی میں ان کا بہت خیال رکھوں گی"۔ وہ خوشی سے تالی بجاتے ہوئے بولی۔ تو رضا اور جائشہ دونوں مسکرانے لگ گئے۔

★********★********★

عدن حیدر کے لیے آج پوری رات بھاری تھی۔ کیا رشتے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ اپنے ہی دشمن بن جائے تو انسان ان سے سوال کیسے کرے۔ عدن نے فون کالز کا سارا ریکارڈ نکلوالیا تھا۔ کس کس طرح سے مستجاب کو ڈرانے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ اپنوں کی دی ہوئی چوٹ بیگانوں کی دی ہوئی تکلیف سے ہزار گنا زیادہ ہوتی ہے۔

اب اسے رہ رہ کر مستجاب پر بھی غصہ آرہا تھا۔

ادھر مستجاب کی طبیعت کو بھی ایک عجیب سی بے چینی نے آن گھیرا۔ اسے لگا جیسے عدن ٹھیک نہیں ہے۔ بے ساختہ فون اٹھا کر عدن کو فون کرنے لگ گئی۔

عدن نے غصے سے فون کاٹ دیا۔ تو مستجاب مزید تشویش میں مبتلا ہو گئی۔ اس نے پھر فون کیا تو عدن نے دوبارہ کاٹ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"عدن میرا فون اٹینڈ کرو۔۔۔!"اس نے میسج کیا۔تو عدن نے فون آف کرنا چاہا۔لیکن ایک لمحے کے لئے رک گیا۔اسے پتہ تھا کہ ساری رات وہ بھی نہیں سوئے گی۔

اس لئے اس کے دوبارہ فون کرنے پر فون اٹینڈ کر لیا۔

"کیوں فون کر رہی ہو"۔عدن کی سرد سی آواز پر مستجاب کی روح تک گائل ہو گئی۔

"تم ٹھیک ہو۔۔"۔وہ تھوڑی دیر بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

"جی رہا ہوں"۔لہجہ وہی تھا۔

"کچھ پریشان لگ رہے ہو"۔دل تو کر رہا تھا کہ فون بند کر دے لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پھر سوال کر گئی۔

"خوش ہونے کی کوئی وجہ بھی نہیں رہی"۔وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔تو مستجاب کے دل نے یہ تکلیف اندر تک محسوس کی۔

"اتنے دن ہو گئے ہیں آئے نہیں"۔وہ مزید خود کو انا کے خول میں قید نہ رکھ پائی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تم تو ویسے بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی"۔وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا۔

"فرق پڑتا ہے تو فون کیا ناں"۔اب وہ غصے سے بولی۔

"اچھا۔۔۔!وہ طنزیہ مسکرایا اور ایک گہرا کش لے کر دھواں فضا میں چھوڑا۔

"آئی مس یو۔۔۔!پلیز آجاؤ"۔انا کے سارے ہی بت ٹوٹ گئے تھے۔

"میرا آنا تم پر تھوڑا بھاری پڑے گا۔۔۔!بخشوں گا نہیں مسز"۔وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"کون کہہ رہا ہے بخشو۔۔۔!ایک ہی دفعہ سزا دے دو"۔وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔کب دور رہ پا رہی تھی وہ اس سے۔

"کون سی سزا۔۔۔!کیسی سزا۔۔۔؟سزا تو میں کاٹ رہا ہوں تم سے محبت کی"۔وہ دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا میری محبت سزا ہے؟" اندر کہیں چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا۔

"سزا تو نہیں تھی لیکن تم نے اپنے عمل سے سزا بنا دی"۔ایک دم سے کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تو وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

"تمہیں پتہ ہے تمہاری زندگی مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اس لیے میں وقتی طور پر تم سے دور ہو رہی تھی۔۔۔!تم پر قاتلانہ حملہ بھی اس سلسلے میں تھا۔۔۔!کیا کرتی میں؟"

"اگر مجھے کوئی تمہارے بارے میں ایسی دھمکی دے تو کیا میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔!نہیں کبھی نہیں۔۔۔! میاں بیوی کا رشتہ اعتماد پہ چلتا ہے جو تمہیں مجھ پر نہیں ہے۔۔۔!اس لئے اب میرے سامنے اپنی محبت کے راگ الاپنا بند کر دو"۔لہجے میں طنز کے ساتھ ساتھ ایک کاٹ تھی۔وہ جو اپنے سگے باپ اور بھائی کا ڈسا ہوا تھا۔اس وقت اس کا لہجہ ظالمانہ حد تک سخت تھا۔جو مستجاب کو اندر تک کاٹ گیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔!خدا حافظ"۔اس نے رندھے ہوئے لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیا۔تو عدن کی جان مزید جوکھوں میں چلی گئی۔دل تو کر رہا تھا کہ ابھی اس کے پاس چلا جائے لیکن اسے بھی تو جدائی کے زہر کا مزا چکھانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★********★

جائشہ کی طبیعت اب کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی۔

رضا بخاری نے جب اپنی ماں مہرالنساء کو فون کر کے خوشخبری دی تو وہ خوشی سے بے حال ہو گئی۔

"رضا کیا میں حنان کو لے کر آ جاؤں"۔وہ خوشگوار لہجے میں بولی۔

"نہیں مما ابھی نہیں کیس کا فیصلہ آ جائے۔۔۔۔! میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔! بس تھوڑے دن اور"۔رضا جائشہ کو اپنی نگاہوں کے احاطے میں لیتے ہوئے بولا۔جو براؤن کلر کے خوبصورت سوٹ میں بہت جچ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ لیں اپنی بہو سے بات کر لیں"۔وہ جائشہ کو فون پکڑاتے ہوئے بولا۔

"السلام علیکم مما کیسی ہیں آپ۔۔؟"جائشہ مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں میری بچی میں ٹھیک ہوں اور میں اتنی خوش ہوں کہ تمہیں بتا نہیں سکتی۔۔۔!تم نے میرے رضا کو دوبارہ زندگی دی ہے۔۔۔!میں تمہاری احسان مند ہوں"۔مہرالنساء متشکرانہ لہجے میں بولی۔

"ارے مما آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔!زندگی تو مجھے ملی ہے"۔وہ رضا کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے بولی جو آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔اس کے دیکھنے پر ایک جوابی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

"حنان کیسا ہے۔۔۔۔میں بہت مس کرتی ہوں اسے"۔آنکھیں ہنوز رضا بخاری پر ہی تھیں۔

"وہ بھی تم لوگوں کو بہت مس کرتا ہے۔۔۔!جوں ہی کیس کا فیصلہ آتا ہے میں اس کو لے کر آجاؤں گی تم پریشان مت ہونا اور اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔!اور میرے رضا کا بھی"۔یہ کہہ کر مہرالنساء بیگم نے فون بند کر دیا۔

"کیا کہہ رہی تھی مما؟"وہ اپنے بالوں میں برش کرتے ہوئے بولا۔تو وہ بھی ڈریسنگ کے سامنے آئی۔

"کہہ رہی تھی میرے رضا کا بہت سارا خیال رکھنا"۔وہ بھی اپنے بالوں کو برش کرنے لگ گئی اور شیشے میں رضا کے عکس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"دل تو کہہ رہا تھا کہ کہہ دوں کہ رضا کا ہی خیال ہے لیکن۔۔۔ کہہ نہیں پائی"۔ایک جان لیوا مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تو رضا بخاری ہنسنے لگ گیا۔اور پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اسے پیچھے سے اپنی گرفت میں لیا۔

"تمہارا نام جائشہ سے بدل کر کچھ اور رکھتے ہیں۔۔"۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"کیا۔۔۔؟"وہ سوالیہ لہجے میں بولی۔

"رضا کی دیوانی"۔رضا بخاری کا قہقہہ نکلا تو وہ پلٹ کر اس کو گھورنے لگ گئی۔لیکن جب رضا بخاری کی ہنسی نہ رکی۔تو وہ بھی ساتھ ہنسنے لگ گئی گی۔

"وہ تو میں ہوں"۔وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے آج جو تمہارا پروگرام چلے گا۔۔۔!اس میں تمہارا نام یہی ہوگا۔جائشہ بخاری عرف رضا کی دیوانی"۔رضا اب اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔تو جائشہ کے ہونٹوں پر بھی ایک خوبصورت مسکراہٹ پھ بکھر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کیا آفس نہیں جانا۔۔۔! میرا تو ارادہ تھا کہ تم نہ جاؤ۔۔۔! ایک دو دن ریسٹ کر لو پھر آ جانا"۔وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں میں نے جانا ہے"۔یہ کہہ کر وہ اپنے بیگ میں ضروری فائلیں رکھنے لگ گئی۔اور سر پر اسکارف سیٹ کرنے لگ گئی۔

"چلو پھر"۔رضا نے یہ کہتے ہوئے بیگ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا۔

وہ لوگ جب آفس پہنچے تو ایک سرپرائز جائشہ کا منتظر تھا۔اعجاز ہمدانی کو ادھر کام کرتے دیکھ کر جائشہ کو لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہے۔کئی لمحوں تک اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا۔رضا نے آگے بڑھ کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مل لو اپنے سر سے جس کی خاطر مجھ سے لڑ رہی تھی"۔رضا بخاری لائٹ سے لہجے میں بولا۔اور اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

جائشہ خوشگوار حیرت سے آگے بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر چلیں۔۔۔۔! بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔ یہ کہہ کر وہ اعجاز ہمدانی کے کیبن کی طرف بڑھی جو کئی دنوں سے ویران پڑا تھا۔اعجاز ہمدانی ایک گہرا سانس خارج کر کے اپنے کیبن کی طرف بڑھا۔

"سر اپنی سیٹ پر بیٹھیں"۔ جائشہ اعجاز ہمدانی کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ تو وہ بھی اپنی سیٹ پر آ بیٹھا۔

"تم میرے لیے کیوں سر سے بحث کرتی رہی۔"۔اعجاز ہمدانی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کے لیے نہیں اپنے لئے بحث کرتی رہی۔۔۔! میں اپنا ایک بہت اچھا بھائی اور دوست کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نیوز چینل کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔! اور ہمیں بھی"۔ جائشہ اب نارمل سے لہجے میں بولی۔ اعجاز ہمدانی نے اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیوں شرمندہ کر رہی ہو"۔ وہ بے چینی سے بولا۔

"سر آپ نے جو بھی کیا مجبوری میں کیا۔۔۔! میں سمجھ سکتی ہوں اب آپ کو مزید شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔! آپ آفس کیسے آئے۔؟"۔ جائشہ اب سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تو ابھی تک اس بات پر حیران ہوں کہ رضا بخاری جیسا انسان اپنے اصولوں سے ایک انچ نہیں ہٹتا۔۔۔! جو ایک دفعہ ان کی نظروں میں نا قابل اعتبار ٹھہرے وہ دوبارہ اس پر اعتبار نہیں کرتے۔۔۔! لیکن وہ خود میرے گھر آئے۔۔۔! اور مجھے باہر جانے سے روک دیا۔۔۔! میں نے وجہ پوچھی تو پتا ہے کیا بولا؟"

"کیا"۔ جائشہ حیرانی سے بولی۔

"تمہاری بہن مجھے سکون سے جینے نہیں دے رہی۔۔۔اور میں اب مزید اپنی زندگی بے سکون نہیں کرنا چاہتا۔۔۔! ہوم منسٹر کے آرڈر پر آیا ہوں۔۔۔۔! دوبارہ کوئی چانس نہیں ملے گا۔۔۔! تم یقین کرو ان کی دوبارہ والی بات پر میں پاتال میں ہی گر گیا تھا"۔ اعجاز ہمدانی دکھ سے بولا۔

"سر آپ کو پاتال میں گرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔! مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے۔۔۔! رضا بخاری آپ سے اس لیے شدید ناراض تھے کیونکہ وہ آپ پر اپنی ذات سے زیادہ اعتماد کرتے تھے۔۔۔۔ بہر حال آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ ہر قسم کے پریشر کو ذہن سے نکال دیں۔۔۔اور پہلے کی طرح ذمہ داری سے کام کریں۔۔۔ چلتی ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ رضا کے کیبن کی طرف بڑھی جو فائلوں میں سر دیے بیٹھا تھا۔ کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی۔

"کیا بات ہے جائشہ۔۔؟" وہ سر اٹھا کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو رضا"۔وہ متشکر لہجے میں بولی۔تو رضا مسکرا دیا۔

"تھینک یو کہنے کی ضرورت نہیں ہے جائشہ۔۔۔!تمہیں اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے اپنا اصول توڑا ہے۔۔۔!

اب تم جانو اور تمہارا بھائی جانے"۔رضا سنجیدگی سے بولا۔تو بے اختیار اس کی طرف بڑھی۔

"ایسے تو مت بولیں رضا۔۔۔!پلیز ان کو دل سے معاف کر دیں"۔وہ رضا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو۔۔۔!کسی بھی قسم کا کوئی سٹریس ذہن پر مت ڈالو"۔رضا اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔تو جائشہ پر سکون سی ہو گئی تھی۔

★******★*******★

میر ارسلان ان دنوں اپنی الیکشن کمپین میں بزی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے اپنا زیادہ وقت روحی کو نہیں دے پا رہا تھا۔

ابھی بھی وہ ایک جلسہ کر کے آیا تو روحی کا منہ پھولا ہوا تھا۔میر ارسلان پیار سے اس کے گال کو کھینچ کر فریش ہونے چلا گیا۔جب وہ باہر نکلا تو روحی کا منہ ایسے ہی پھولا ہوا تھا۔اپنے بالوں کو برش کر کے وہ روحی کی طرف آیا۔

"کیا بات ہے ڈارلنگ۔۔۔؟ناراض ہو"۔وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیا تم بس اپنے جلسے کرو"۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"یہ بھی تو ضروری ہے۔۔۔!ایک دفعہ الیکشن ہو جانے دو پھر تمہارے لئے ٹائم ہی ٹائم نکالوں گا"۔وہ اسے پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"پھر تمہاری اور طرح کی مصروفیات ہو جائیں گی"۔روحی سنجیدگی سے غصے بھرے انداز سے بولی۔

"نہیں یار میں ٹائم نکالوں گا۔۔۔!اپنے بیٹے کے لیے بھی اور تمہارے لئے بھی"۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"چلو بتاؤ آج کیا کیا کھایا ہے۔۔؟" وہ بیڈ پر دراز ہوئے بولا۔

"کچھ خاص نہیں کھایا۔۔؟" وہ بھی اس کے قریب دراز ہوتے ہوئے بولی۔ تو میر ارسلان نے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا۔

"غلط بات ہے روحی پلیز تمہیں اچھی ڈائٹ کی ضرورت ہے"۔ وہ اب پریشانی سے بولا۔

"اگر کہوں مجھے کسی اور کی ضرورت ہے"۔ روحی میر ارسلان کے چہرے پر نگاہیں ٹکاتے ہوئے بولی۔

"کس کی۔۔؟" نگاہوں میں سوال اترا تھا۔

"مجھے میر ارسلان کی ضرورت ہے۔۔۔! کیا دو گے مجھے میر اارسلان"۔ روحی کا لہجہ محبت سے لبریز تھا۔

"کیوں نہیں میر ارسلان اب صرف تمہارا ہی ہے"۔ وہ اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

"وہ اینکر جو تمہارا انٹرویو کر رہی تھی۔۔۔۔ بہت خوبصورت تھی۔۔۔! اور کیسے تمہیں دیکھ رہی تھی"۔ روحی اسے دیکھ کر بولی۔ تو میر ارسلان قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔ تو روحی نے ناراض نظروں سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے پھر میرے پروگرام کیوں دیکھتی ہو"۔وہ اب اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے ارسلان"۔روحی غصے سے بولی۔تو میر ارسلان کئی لمحوں تک اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔

"شاید تمہیں پتا نہیں کہ تم کتنی خوبصورت ہو روحی۔۔۔!تم سے زیادہ کوئی بھی خوبصورت نہیں ہے"۔وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"سچ کہہ رہے ہو"۔وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا تم خوبصورت نہیں ہو۔۔۔!جو تمہیں یقین نہیں آرہا"۔میر ارسلان سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے پتا ہے میں بہت خوبصورت ہوں لیکن جب تم مجھے اگنور کرتے تھے تو مجھے لگتا تھا کہ جیسے مجھ میں کچھ بھی خوبصورتی نہیں ہے"۔وہ ارسلان کے چہرے پر نگاہیں ٹکاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"خوبصورتی میں تو تمہارا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔! اگر تم خوبصورت نہ بھی رہو تو میرے لئے دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو کیونکہ تم اب میرے بچے کی ماں بننے والی ہو"۔وہ اس کی نوز پن پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔تو آج پہلی دفعہ روحی کے اندر تک سرشاری سی اتری تھی۔

★******★*****★

حویلی میں آج تقریباسب ہی گھر کے افراد موجود تھے۔

"راشدہ بیگم جب کمرے میں جانے لگی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔

"امی کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟ادھر ہی بیٹھیں میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔وہ ملک دلاور کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جبکہ حسام بھی اس کی بات پر ٹھٹکا تھا۔راشدہ بیگم چپ کر کے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بابا مستجاب لندن کیوں گئی ہے۔۔۔؟"وہ ملک دلاور کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے کیا پتا تمہاری بیوی تم جانو یا وہ جانے"۔وہ تیوری چڑھاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوچ سمجھ کر جواب دیں۔۔۔! کیونکہ میری بیوی کے لندن جانے کا آپ کی ذات سے بہت گہرا تعلق ہے"۔آنکھوں میں وحشت تھی اور لہجے میں آگ کی سی لپک تھی۔ملک دلاور ایک لمحے کیلئے تو اپنے بیٹے کے تیور دیکھ کر اندر تک ہل کر رہ گیا تھا۔

"پہیلیاں کیوں بجوا رہے ہو عدن سیدھے طریقے سے بات کرو کیا کہنا چاہ رہے ہو"۔اب حسام اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"تم تو ہر بات میں بابا کا ساتھ دیتے ہو۔۔۔! بے خبر تو تم بھی نہیں ہوں گے"۔وہ حسام کی طرف دیکھتے ہوئے استہزائیہ انداز میں بولا۔

"مطلب کیا ہے تمہارا سیدھے طریقے سے بات کرو"۔وہ اب بہت غصے سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے کیا کوئی باپ اور بھائی اتنا بھی گر سکتے ہیں کہ وہ اپنے ہی بیٹے اور بھائی پر حملہ کروا دیں۔۔۔! آپ کی ہمت کی داد دینی پڑے گی۔۔۔! کیونکہ اس طرح کا گناہ کرنے کے لیے بڑا جگرہ چاہیے ہوتا ہے جو آپ دونوں کے پاس بدرجہ اتم موجود ہے"۔وہ ٹھہر ٹھہر کر غراتے ہوئے بولا۔

"اپنی زبان کو لگام دو عدن۔۔۔! جو کہنا ہے صاف صاف کہو"۔ملک دلاور گرجتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آواز نیچی رکھیں بابا۔۔۔!اب تو آپ کو بابا کہنے کو بھی دل نہیں کرتا۔۔۔میری بیوی کو ڈرایا۔۔۔مجھ پر حملہ کروایا۔۔۔تاکہ میں اور مستجاب علیحدہ ہو جائیں۔۔۔۔اور آپ اس دولت پر عیاشی کرتے رہیں۔۔۔!کیا کوئی دولت کے لالچ میں اتنا بھی گر سکتا ہے"۔عدن غضبناک انداز میں چیختے ہوئے بولا۔

"یہ مجھ پر سراسر الزام ہے عدن۔۔"۔ملک دلاور اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کاش الزام ہی ہوتا"۔عدن دکھ بھرے لہجے میں بولا۔تو راشدہ بیگم نے آگے بڑھ کر بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اس کا اشتعال کم کرنا چاہا۔

"عدن ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو"۔وہ عدن کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں امی مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔۔!کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی سگی اولاد کو ہی اجاڑنے کی کوشش کرے"۔

"میرے اوپر جھوٹا الزام مت لگاؤ"۔ملک دلاور غصے سے بولا تو عدن اشتعال آمیز انداز میں آگے بڑھا۔اور اور فون کالز کا سارا ریکارڈ اپنے باپ کے منہ پر دے مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس ریکارڈ کو دیکھیں۔۔۔! میں آپ کو بیوقوف لگتا ہوں۔۔۔! یا اب بھی مزید اپنی بات سے مکرنے کی گنجائش ہے"۔عدن چیخ چیخ کر بولا۔ تو راشدہ بیگم صدمے سے آگے بڑھی اور عدن کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

جس کو اپنوں نے توڑ کر رکھ دیا تھا۔

"امی آپ سب کو پتا ہے کہ وہ لڑکی میرے لیے کتنی اہم ہے۔۔ میری زندگی ہے وہ۔۔اس سے دور کرنے کی کوشش کر کے بابا نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔بلکہ کر دیا ہے۔۔۔! میں اپنا قتل انہیں کسی بھی صورت معاف نہیں کروں گا"۔وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرا تھا۔ جس پر راشدہ بیگم کا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔

"ملک صاحب چلے جائیں یہاں سے۔۔۔! میں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔! میں مانتی ہوں کہ میں بھی اس لڑکی کو پسند نہیں کرتی۔۔۔! لیکن آپ اس حد تک گر جائیں گے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا"۔ راشدہ بیگم اب روتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اگر آپ نے کسی کو بھی اب جانی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں آپ کو خود گرفتار کرواؤں گا۔۔۔! یہ دھمکی نہیں عدن حیدر کا وعدہ ہے"۔وہ سر اٹھا کر پتھریلے لہجے میں بولا۔تو ملک دلاور جو رشید اور اس کے بھانجے کو مزا چکھانا چاہتا تھا ادھر ہی جم کر رہ گیا۔

"حسام تم بھی یہ بات ذہن میں بٹھالو۔۔۔! تم لوگوں نے مجھ سے میری سانسیں چھیننے کی کوشش کی ہے۔۔۔! اس سے بہتر تھا کہ مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دیتے تو مجھے اتنی تکلیف نہ ہوتی"۔عدن یہ کہہ کر غصے سے گھر سے جانے لگا تو راشدہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم اس وقت کہیں بھی نہیں جاؤ گے۔۔"۔راشدہ بیگم اس کا راستہ روکتے ہوئے بولی۔

"پلیز امی مجھے جانے دیں"۔یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تسلیم بیگم جو سب کچھ سن رہی تھی۔آنسو لڑیوں کی صورت میں آنکھوں سے بہہ نکلے۔اپنی بیٹی کی قسمت پر رشک کرنے لگی جسے عدن حیدر جیسا شوہر ملا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ مستجاب کے پاس پہنچ چکا تھا۔اتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہی تھی۔وہ کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی اور پھر تیزی سے آگے بڑھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ادھر ہی رک جاؤ مستجاب۔۔۔۔! تیاری کر لو میں تمہیں حویلی لے کر جا رہا ہوں"۔آج سے پہلے اس کے لہجے میں اتنی بیگانگی اس نے کبھی نہیں سنی تھی عدن کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی۔اور چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔۔مستجاب کئی لمحوں تک اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔

جائشہ نے جب اپنی ماں کو یہ خوشخبری سنائی تو فردوس بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔بے اختیار اپنی بیٹی کا منہ چوم لیا۔

"تم نے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری دی ہے"۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"اچھا اماں اب ہم آفس جا رہے ہیں۔۔۔! رات کو ملاقات ہو گی"۔وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کچھ دن ریسٹ کر لو۔۔۔! تمہاری طبیعت پہلے بھی ٹھیک نہیں تھی"۔فردوس تشویش سے بولی۔

"گھر میں رہ کر میں بور ہو جاؤں گی۔۔۔! چلیں رات کو ملتے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔

آتے ٹائم ہی وہ کام میں بزی ہو گئی۔آج تو رضا بخاری اس کے کیبن کے کتنے ہی چکر کاٹ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ چلو گھر کچھ دیر آرام کرو پروگرام کے ٹائم آجانا یا گھر میں بیٹھ کے ہی کر لینا۔ جائشہ جو اپنے کام میں مصروف تھی رضا کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اگر مجھے آرام کرنا ہوا تو میں ادھر ہی کر لوں گی۔۔۔! آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔اس نے اب لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کر کرسی کی پچھلی سائیڈ پر ٹیک لگائی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"کہاں کرتی ہو آرام تمہاری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی"۔رضا بخاری فکر مندی سے بولا۔تو جائشہ مسکرانے لگ گئ۔تو وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا۔

"کدھر لے کر جارہے ہیں مجھے"۔وہ حیرانی سے پوچھنے لگ گئ۔

وہ اسے اپنے کیبن میں لے گیا۔جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔جس میں ایک سنگل بیڈ لگا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہاں پر کچھ دیر آرام کرلو۔۔۔!کام پھر ہوتا رہے گا"۔وہ اسے ادھر لٹاتے ہوئے بولا۔

"پتا ہے میں ایک بہت ضروری رپورٹ تیار کررہی تھی"۔وہ جھنجھلا کر بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہر چیز سے اہم تمہاری صحت ہے"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے اوپر چادر دی تو جائشہ برے برے منہ بنانے لگ گئی۔لیکن رضا بخاری کہاں سننے والا تھا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں فریش جوس کا گلاس تھا۔

"اٹھو یہ پیو"۔اس کے پاس بیٹھے ہوئے بولا۔

"میرا دل نہیں کر رہا"۔

"لیکن میرا دل کر رہا ہے کہ تم پیو"۔رضا بخاری نے گلاس ایک سائیڈ پر رکھا اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھا دیا۔

"پینا تو پڑے گا۔۔"۔وہ گلاس اس کے منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔

"خود ہی پی لیں"۔وہ بیزاری سے بولی۔

"تم نے پی لیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے ہی پیا ہے چلو شاباش منہ کھولو"۔یہ کہتے ہوئے رضا بخاری نے بڑے پیار سے اس کو جوس کا گلاس پلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"چلو تھوڑی دیر آرام کر لو اب رات کا پروگرام کرنا اور زیادہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔تمہارا چھیتا بھائی آچکا ہے ناں۔۔۔۔کچھ وہ سنبھال لے گا۔۔۔!اور میں سب سنبھال لوں گا"۔وہ اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیتے ہوے بولا۔

"میں نے اپوائنمینٹ لے لی ہے۔پانچ بجے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے"۔یہ کہتے ہوئے رضا بخاری کمرے سے باہر نکل آیا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔اور جائشہ اپنی اتنی فکر کرنے پر آنکھیں موند کر مسکرا دی۔

★******★*********★

دکھ دے کر سوال کرتے ہو

تم بھی غالب کمال کرتے ہو

دیکھ کر پوچھ لیا حال میرا

چلو کچھ تو میرا خیال کرتے ہو

Posted On Kitab Nagri

شہر دل میں یہ اداسیاں کیسی

یہ بھی مجھ سے سوال کرتے ہو

مرنا چاہیں تو مر نہیں سکتے

تم بھی جینا محال کرتے ہو۔۔

اب کس کس کی مثال دوں تم کو

ہر ستم بے مثال کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

عدن کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔ مستجاب نے عدن کو دوبارہ مخاطب کرنے کی کوشش نہ کی۔چپ کر کے اپنا بیگ لے کر گاڑی میں آ بیٹھی۔تو عدن نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ پتہ چلا کہ دھمکیاں کون دے رہا تھا"۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سے مخاطب ہوئی۔ تو عدن نے ایک لمحے کے لیے درزیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔اور پھر نگاہیں سامنے سڑک پر جمادیں۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔! تم نے بھی تو ان کا ساتھ دیا"۔ وہ کاٹ دار لہجے میں بولا۔ تو مستجاب ایک لمحے کے لیے دنگ رہ گئی۔ جس لہجے میں ہر وقت مستجاب کے لئے محبت کے پھول برستے تھے۔ وہ لہجہ اب پتھر برسا رہا تھا۔ جو آنکھیں اسے دیکھ کر جی اٹھتی تھیں۔ایک دم سے ان میں سنگدلی در آئی۔ دل تو کر رہا تھا بہت سارا روئے لیکن ضبط سے ہونٹ کاٹنے لگ گئی۔ سیٹ کی پچھلی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔ کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلے تھے۔ لیکن وہ اپنا رخ پھیر گئی۔ باقی کا سفر بالکل خاموشی سے کٹا۔

کچھ دیر بعد وہ حویلی پہنچ چکے تھے۔ حویلی کے احاطے میں جب عدن کی گاڑی رکی تو راشدہ بیگم اور تسلیم جو دونوں ہی بے چین تھیں۔ حویلی کی داخلی راہداری پر آگئیں۔ تسلیم نے آگے بڑھ کر مستجاب کو گلے سے لگالیا۔ تو مستجاب کر دل کیا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روہے لیکن اس نے اپنے اوپر قابو پانے کی بہت کوشش کی۔ جبکہ راشدہ عدن کی طرف بڑھی۔اور اس کا ماتھا چومنے لگ گئی۔ مستجاب نے راشدہ بیگم کو سلام کیا۔اور وہاں سے جانے لگی۔

"کیسی ہو مستجاب۔۔؟"راشدہ نے جب یہ کہا تو مستجاب اپنی جگہ پر حیران رہ گئی۔

"ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔؟"وہ نارمل لہجے میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی ٹھیک ہوں"۔راشدہ کا بھی لہجہ نارمل تھا جس پر مستجاب کو حیرانی ہوئی۔وہ سر ہلاتی ہوئی اپنی ماں کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں آکر اپنی ماں کے ساتھ لگ کر رو دی۔

"کیا ہوا میری جان"۔تسلیم بیگم اس کے اس طرح رونے پر پریشان ہو کر رہ گئی تھی۔

"بس آپ سے اتنے دن دور رہی تو آپ کو بہت مس کر رہی تھی۔۔۔!اسی لیے رونا آگیا اب وہ ماں سے علیحدہ ہو کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔تو تسلیم نے آگے بڑھ کر پھر اسے گلے سے لگا لیا اور اس کا منہ چومنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کتنی کمزور ہو گئی ہو تم۔۔۔!کیا اپنا دھیان نہیں رکھتی"۔وہ اب اسے دیکھ کر فکرمندی سے بولی۔تو مستجاب کا دل کیا کہ کہہ دے وہ جو دھیان رکھتا تھا وہ بے دھیان ہو گیا ہے۔لیکن چپ کر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا میری بچی تھوڑی دیر آرام کرلو پھر تم سے تفصیلی بات ہو گی"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ تو وہ سر ہلا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے مخصوص کلون کی مہک آئی۔ عدن دراز کھول کر فائلیں دیکھ رہا تھا۔ اس کے آنے پر ایک نگاہ بھی نہ اٹھائی۔ وہ دیواروں کو دیکھنے لگ گئی۔

بیڈ کی سامنے والی دیوار پر ان کی بہت ہی خوبصورت تصویر لگی ہوئی تھی۔ کئی لمحوں تک وہ تصویر دیکھتی رہی۔ ایک مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔ لیکن

جب عدن کی طرف نگاہ گئی۔ تو وہ خوبصورت مسکراہٹ زخمی مسکراہٹ میں ڈھل گئی۔ وہ اپنی فائلیں اٹھا کر اس سے بات کئے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا تو مستجاب کے دل میں جھکڑ سے چلنے لگ گئے۔

وہ اس کے اس طرح سنگدلانہ رویے کی کب عادی تھی۔ دل کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔ تکلیف حد سے سوا ہو گئی تو وہ اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا ہوا مستجاب۔۔؟" تسلیم بیگم تشویش سے بولی۔

تو وہ ماں سے لگ کر رونے لگ گئی۔ تسلیم بیگم بوکھلا کر رہ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا میری جان کچھ بتاؤ تو سہی"۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"مما وہ عدن مجھ سے ناراض ہے"۔وہ اب اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔تو تسلیم بیگم نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"وہ حق پر ہے۔۔۔!اس کا ناراض ہونا بنتا ہے مستجاب۔۔۔!ناراض تو مجھے بھی ہونا چاہیے تھا لیکن تمہاری حالت دیکھ کر چپ کر گئی۔۔۔!اتنی بڑی بات تم نے ہم سب سے کیسے چھپا سکتی تھی مستجاب"۔تسلیم بیگم اسے بیڈ پر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے بولی۔

"مم مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے بتا دیا تو ہو سکتا ہے آپ دونوں کی زندگی ختم ہو جائے۔۔۔!میں بزدل نہیں ہوں۔۔۔!میں عدن کو سب کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن جب عدن پر حملہ ہوا تو میں اندر تک ڈر گئی تھی۔

۔۔۔!کیا کرتی پھر مجھے بتائیں"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"بتانا چاہیے تھا۔۔۔!بہت محبت کرتا ہے وہ تم سے۔۔!وہ اندر تک ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔!کیونکہ جب اپنے دکھ دیتے ہیں تو انسان برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔!اور اس کے اپنوں نے اس کے ساتھ اس قدر غلط کیا ہے"۔تسلیم بیگم ٹھہر ٹھہر کر پریشانی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے میں نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔؟"مستجاب اپنی ماں کی طرف دیکھ کر ہلکے سے غصے سے بولی۔

"تم نے غلط کیا ہے مستجاب۔۔۔۔!اور اس کے گھر والوں نے بھی"۔ تسلیم بیگم دکھ سے بولی۔

"گھر والوں نے آپ کا کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔؟"مستجاب نے نا سمجھی کے عالم میں سوال کیا۔

"کوئی اتنا گھٹیا بھی ہوتا ہے جتنا تمہارا تایا ہے۔۔۔۔ لیکن یہ سب کرنے سے پہلے شاید وہ بھول گیا تھا کہ اس دفعہ مقابل اس کا اپنا بیٹا ہے۔۔۔۔جو اس کی بازی پلٹ بھی سکتا ہے"۔ تسلیم بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

تھوڑی دیر تک تو مستجاب صدمے سے کچھ بول ہی نہ سکی۔اس چیز کا وہم تو اسے پہلے بھی تھا لیکن کوئی اس حد تک گر سکتا ہے۔وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ تایا جان نے کروایا ہے"۔ مستجاب نے اب سنبھل کر کہا۔تو تسلیم نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماں کے پاس بیٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔اسے عدن کی تکلیف کا احساس ہوا جو دہری اذیت میں مبتلا تھا۔اسے اپنوں نے ہی تکلیفیں دی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہ حملہ۔۔۔! اوہ میرے خدایا کوئی ایسے بھی کرتا ہے بھلا۔۔۔! یہ پر اذیت سوچیں اسے بھی اپنے گھیرے میں لینے لگ گئیں۔اس کا دل کیا کہ وہ ابھی عدن کو منا لے۔اپنا موبائل لے کر عدن کا نمبر ملانے لگ گئی لیکن پھر رک گئی۔ نہیں جب گھر آئے گا تو مناؤں گی۔یہ سوچ کر وہ تھوڑی سی پر سکون ہو گئی۔

★******★*******★

جواد بخاری کو جب یہ پتہ چلا تو وہ بہت خوش ہوا تھا۔وہ اولاد کے لیے ترسا ہوا تھا۔اس لیے اسے اس چیز کا زیادہ احساس تھا۔کہ اولاد کہ خوشی کیا ہوتی ہے۔

آگے بڑھ کر رضا کو گلے سے لگا کر مبارکباد دی۔

"بہت خوش قسمت ہو۔۔اللہ تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دے۔۔۔۔!! جائشہ بچے تمہیں بھی بہت بہت مبارک ہو"۔رضا سے علیحدہ ہو کر وہ جائشہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

بہت شکریہ بھائی"۔یہ کہہ کر وہ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے خیال میں بھائی آپ کو اب بھابھی کے پاس جانا چاہیے۔۔۔کیونکہ انھیں اس وقت آپکی بہت ضرورت ہے"۔رضا بخاری پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوے بولا۔

"ایک دفعہ کیس کا فیصلہ ہو جائے تو پھر مطمئن ہو کر جاؤں گا"۔جواد بخاری نوالہ توڑتے ہوے بولا۔

"کیس کا فیصلہ بھی آجائے گا۔۔۔آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔۔ہر چیز ہمارے حق میں ہے۔۔۔! باقی میں سب سنبھال لوں گا"۔رضا بخاری اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"دیکھ لینا بھئی اداس تو ہم بھی بہت ہیں اپنی بیگم کے بغیر"۔جواد بخاری اب تھوڑا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

"آپ پلیز جائیں۔۔۔! یہ نہ ہو بھابھی ہمیں نہ کوس رہی ہو"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں یار وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔! ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔۔!اگر کوئی مسئلہ وغیرہ ہوا تو مجھے بتا دینا۔۔۔! میں دوبارہ آجاؤں گا"۔جواد بخاری سنجیدگی سے بولا۔

تو رضا بخاری نے سر ہلا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★******★

مستجاب کافی دیر سوتی رہی۔ پھر اٹھ کر تیار ہو کر ہاسپٹل گئی۔ سب ہی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ ڈاکٹر فروا تو کئی لمحوں تک خوشگوار حیرت میں مبتلا رہی۔ رات نو بجے تک وہ ہاسپٹل میں ہی رہی۔ جب گھر آئی تو عدن ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔

"رانی آپا عدن نہیں آیا"۔ وہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مستجاب بی بی وہ تو نہیں آئے۔۔۔! آپ کے لئے کھانا لگاؤں"۔ وہ مستجاب کی طرف دیکھ کر بولی۔

"نہیں عدن کو آ لینے دو پھر کھانا کھاتی ہوں"۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"عدن نے پتہ نہیں کس ٹائم آنا ہے رانی تم کھانا لگاؤ۔۔!" تسلیم ادھر ہی آتے ہوئے بولی۔

"نہیں مما عدن کو آ لینے دیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"حالت دیکھی ہے اپنی پہلے سے کتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔۔! عدن کا کچھ پتہ نہیں کس ٹائم آئے اس لیے تم کھانا کھالو"۔وہ رانی کو اشارہ کرتے ہوئے بولی۔تو رانی تھوڑی دیر بعد کھانا لے آئی۔مستجاب کا دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن بھوک بھی کافی لگی ہوئی تھی۔اس لیے ماں کے اصرار پر چپ کر کے کھانا کھانے لگ گئی۔

"جب تم ادھر نہیں تھی تو وہ تو بہت کم ہی حویلی آتا تھا"۔تسلیم مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولی۔تو مستجاب کا ہاتھ ایک دم سے کھانے سے رک گیا۔

"کیا ہو گیا ہے کھانے سے کیوں ہاتھ روک لیا ہے"۔تسلیم مسکراتے ہوئے بولی۔

"کچھ نہیں ماما"۔یہ کہہ کر وہ پھر کھانا کھانے لگے گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پریشان مت ہو میری بیٹی۔۔۔! تھوڑے دنوں تک وہ تمہارے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔! اسے کچھ ٹائم دو۔۔۔! تم سے بہت محبت کرتا ہے"۔تسلیم اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے تسلی آمیز انداز سے بولی۔تو وہ چپ کر گئی۔دل کی حالت تو عجیب ہو رہی تھی۔وہ کہاں اس رویے کی عادی تھی۔وہ تو ہمیشہ اس کے لاڈ ہی اٹھاتا تھا۔ سارے دن میں اس نے ایک بھی فون نہیں کیا تھا۔مستجاب نے دو دفعہ فون کیا تو اس نے فون کاٹ دیا تھا۔کھانا کھا کر وہ بوجھل دل سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں جا کر اس نے یلو کلر کا خوبصورت سوٹ پہنا۔اور ایک دفعہ آئینے میں اپنا جائزہ لیا۔تو اس کو اپنا چہرہ مرجھایا ہوا لگا۔تو ایک تلخ سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔

عدن تم کیا روٹھے۔۔۔!زندگی ہی بے رنگ ہو کر رہ گئی ہے۔لیکن مجھے بھی تمہیں منانا ہے۔بالوں کو کنگھی کر کے ہلکی سی لپ اسٹک لگا کہ وہ بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔اور عدن کا انتظار کرنے لگی۔کافی رات ہو گئی تھی اور وہ نہیں آیا تھا۔اس نے فکر مندی سے عدن کا نمبر ملایا۔اس دفعہ عدن نے فون ریسیو کر لیا کیونکہ اسے پتہ تھا وہ پریشان ہو رہی ہو گی۔

"گھر کیوں نہیں آرہے۔۔۔!کافی رات ہو گئی ہے"۔وہ پریشانی سے بولی۔

"تم سو جاؤ میں کل آؤں گا"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو وہ کتنی ہی دیر تک فون کو گھورتی رہی۔آنکھوں میں نمی چمک اٹھی۔غصے سے تکیے نیچے دے مارے۔

ادھر عدن حیدر اپنے شہر والے فلیٹ میں آ گیا تھا۔وہ فی الحال مستجاب کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور نہ ہی اپنے باپ کا۔کوٹ اتار کر اس نے سائیڈ پر رکھا اور کپڑے نکال کر چینج کرنے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کافی رات تک وہ لیپ ٹاپ پر اپنے بزنس کے سلسلے میں کام کرتا رہا۔لیکن دل کو آرام کہاں تھا۔اسے پتہ تھا وہ بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔لیکن وہ چاہ کر بھی اس کے پاس نہ جا سکا۔

★******★*******★

ملک دلاور تو دو دن تک گھر آیا ہی نہیں تھا۔راشدہ بیگم انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہ آیا۔حویلی کے احاطے میں اس کی گاڑی آکر رکی تو راشدہ بیگم کے کان کھڑے ہو گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا۔تو راشدہ نے غصے سے منہ موڑ لیا۔ملک دلاور اسے غصے سے دیکھتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا کوئی اپنی اولاد کے ساتھ بھی ایسا کرتا ہے"۔راشدہ بیگم اسے دیکھ کر غصے سے بولی۔

"اپنی چک چک بند کرو۔۔۔!اس لئے میں گھر نہیں آرہا تھا کہ تم میرے کان کھاؤ گی"۔وہ اپنی آنکھوں پر بازو رکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔!مجھے آپ سے جواب چاہیے۔۔۔!اور عدن پر حملہ"۔راشدہ بیگم کی آواز بلند ہوئی تو وہ اپنی جگہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے جو بھی کیا اس حویلی کی بھلائی اور ہم سب کی بھلائی کے لئے کیا۔۔۔! جب سے عدن کی شادی ہوئی ہے وہ زیادہ باغی ہو گیا ہے۔۔۔! مجھے تو کچھ سمجھتا ہی نہیں۔۔۔! آدھی جائیداد اس نے اس لڑکی کے نام کر دی۔۔۔! ہاسپٹل کے لیے بھی اتنی بھاری رقم مجھ سے نکلوالی۔۔! اور اب یہ دونوں میاں بیوی کالج بنانے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔! گاؤں کے لوگ پڑھ کر ہمارے سروں پر ناچیں گے۔۔! اس لئے ان دونوں کا علیحدہ ہونا ہی ضروری تھا۔۔! بدعقل عورت تم میری بات کہاں سمجھو گی۔۔۔۔! یہ جو آج ہمارے تلوے چاٹ رہے ہیں ناں کل ہمیں ہی یہ لوگ آنکھیں دکھائیں گے"۔دلاور بڑے آرام آرام سے سمجھانے کے سے انداز میں بولا۔تو راشدہ بیگم بھی سوچ میں پڑ گئی۔

"لیکن وہ مستجاب سے بہت محبت کرتا ہے۔۔! میں بھی اسے اتنا خاص پسند نہیں کرتی لیکن بیٹے کی وجہ سے مجبور ہوں۔۔۔۔! لیکن آپ نے عدن پر حملہ کروا کر بہت برا کیا ہے"۔راشدہ بیگم کی سوئی عدن پر پر حملے پر ہی اٹکی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ سیاست ہے تم نہیں سمجھو گی۔۔۔! صرف مستجاب کو ڈرانے کی کوشش تھی اور میڈیا کی ساری توجہ حاصل کرنی تھی کیونکہ حسام کو بھی تو الیکشن جتوانا تھا"۔وہ اب بڑے آرام سے راشدہ کو دیکھ کر بولا۔

"پھر بھی اپنی اولاد کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔! فردوس کے بارے میں کیا سوچا آپ نے۔۔؟"اس کا دھیان اب فردوس کی طرف گیا تو وہ پوچھنے لگ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کے بارے میں کیا سوچنا ہے۔۔۔!بس میرے ماضی کی غلطی تھی۔۔۔!اور ماضی کی غلطی کو میں سر پر بٹھانے سے تو رہا"۔ملک دلاور اب ناگواری سے بولا۔

"تو اسے آزاد کر دیں"۔راشدہ بیگم پر سوچ انداز میں بولی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟"وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگ گیا۔

"میرا کہنے کا مطلب ہے اسے طلاق دے دیں"۔وہ اب صاف صاف بات کرتے ہوئے بولی۔

"دیکھتا ہوں کیا کرنا ہے۔۔؟۔۔اب اپنی ناراضگی ختم کرو۔۔!پہلے کی طرح ذرا میرا سر دبادو۔۔۔!بہت سکون ملتا ہے تمہارے ہاتھوں سے"۔ملک دلاور راشدہ کو دیکھتے ہوئے بڑے پیار سے بولا۔بڑا گھاگ کھلاڑی تھا۔اسے پتہ تھا کہ راشدہ کو کیسے رام کرنا ہے۔اور اس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔

★*****★********★

Posted On Kitab Nagri

میر ارسلان جس حلقے میں کھڑا تھا۔ادھر کافی گہما گہمی تھی۔آج ادھر مخالف پارٹی کا جلسہ تھا۔جائشہ کور تیج کے لئے خود گئی تھی۔کیونکہ وہ کچھ لوگوں کے خود انٹرویو کرنا چاہ رہی تھی۔رضا بخاری جب آفس میں آیا تو جائشہ وہاں نہیں تھی۔

ہمدانی ایک فائل پر اس کے سائن لینے آیا تو اس نے جائشہ کے بارے میں اس سے پوچھا۔

"سر وہ جلسے کی کور تیج کے لئے گئی ہے"۔ہمدانی نے اسے بولا تو رضا بخاری اسے دیکھنے لگ گیا۔

"کیا وہ پاگل ہے۔۔۔!اتنی گیدرگ میں کیوں گئی ہے۔۔؟اور اس حالت میں"۔رضا بخاری کو ایک دم غصہ آیا۔

"سر کیا مطلب میں آپ کی بات نہیں سمجھا"۔ہمدانی سوالیہ نگاہوں سے رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ پریگنینٹ ہے۔۔۔اسے ابھی فون ملاؤ۔۔!اس کو بولو گھر پہنچے۔۔!اس کی جگہ کسی اور کو بھیج دو"۔رضا بخاری غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت سے بولا۔

"سر بہت مبارک ہو"۔ہمدانی خوش ہوتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"مبارکباد بعد میں دے لینا پہلے اسے فون ملاؤ"۔رضا بخاری یہ بولا تو اسے فوراً جائشہ کو فون ملایا۔

"جائشہ میں تمہاری جگہ کسی اور کو بھیج دیتا ہوں تم گھر پہنچو"۔ہمدانی رضا کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"لیکن سر بس میں ابھی انٹرویو شروع کرنے والی ہوں۔۔۔!کچھ دیر تک پہنچتی ہوں"۔وہ جلدی جلدی بولی۔

"لیکن رضا صاحب ناراض ہو رہے ہیں"۔

"سر اس طرح اچھا نہیں لگتا بس انٹرویو شروع ہونے والا ہے میں کچھ دیر تک پہنچتی ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔اور رضا بخاری کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم جاؤ"۔رضا ہمدانی کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس کے کیبن سے باہر نکل گیا۔

"آج گھر آؤ ذرا تمہاری کلاس لیتا ہوں"۔رضا بخاری بڑبڑا کر رہ گیا۔

★********★********★

Posted On Kitab Nagri

جب کانچ اٹھانے پڑ جائیں

تم ہاتھ ہمارے لے جانا

جب سمجھو کہ کوئی ساتھ نہیں

تم ساتھ ہمارا لے جانا

جب دیکھو گے تم تنہا ہو

اور راستے ہیں دشوار بہت

تب ہم کو اپنا کہہ دینا

بے باک سہارا لے جانا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جو بازی بھی تم جیتو گی

جو منزل بھی تم پاؤ گے

ہم پاس تمہارے ہوں نہ ہوں

احساس ہمارا لے جانا

اگر یاد ہماری آ جائے

تم پاس ہمارے آ جانا

بس ایک مسکان ہمیں دینا

پھر جان بھی چاہے لے جانا

Posted On Kitab Nagri

دوسرے دن رات گئے عدن گھر لوٹا تھا۔آج مستجاب نے ہوسپٹل میں اتنا زیادہ کام کیا تھا کہ وہ بھی تھک چکی تھی۔لیکن عدن کا انتظار کر رہی تھی۔وہ کمرے میں آیا تو مستجاب کو لگا کہ جیسے اس کا ویران کمرہ آباد ہو گیا ہو۔

"تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم سو جاؤ میں کھانا کھا کر آیا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کپڑے نکالنے لگ گیا۔اور فریش ہونے چلا گیا۔فریش ہو کر وہ واپس آیا تو آسمانی کلر کی ٹی شرٹ اور وائٹ ٹراوزر میں ملبوس تھا۔گیلے بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔کئی لمحوں تک وہ اسے دیکھتی رہی۔

مستجاب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیسے منائے۔اتنا شدید تو وہ کبھی ناراض ہی نہیں ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمرے کی لائٹ آف کر کے اس نے سائیڈ لیمپ آن کر دیا کر دیا اور اپنی آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گیا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ اس کے قریب آئی۔اور اس کا ایک بازو سیدھا کیا۔اور اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔عدن کو لگا کہ تھوڑی دیر تک اگر وہ ایسے ہی لیٹی رہی تو وہ ضبط کھو دے گا۔لیکن فی الحال وہ اس کو معاف کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز مستجاب مجھے سونے دو"۔یہ کہہ کراس نے اس کا سر اپنے کندھے سے ہٹایا۔اور دوسری طرف کروٹ لے گیا۔اپنی اتنی توہین پر مستجاب کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔

"عدن میری بات تو سنو اس دن۔۔۔"۔ابھی وہ یہ کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر نہ کی جائیں تو وہ اپنی اہمیت کھو دیتی ہیں۔۔۔۔اور میں نے تمہیں بولا تھا کہ اگر مجھ سے کچھ چھپایا تو میں بہت سخت پیش آؤں گا۔۔۔ان باتوں کا وقت گزر چکا ہے اس لیے اب ان کی میری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔!اس لئے چپ کر کے سو جاؤ اور مجھے ڈسٹرب مت کرو"۔وہ سخت لہجے میں بولا۔اور اپنے اوپر کمفرٹر اوڑھے دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گیا۔

"کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا"۔وہ آگے بڑھ کر اس کی پشت سے سر ٹکا کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز میں بہت تھکا ہوا ہوں اس وقت سونا چاہتا ہوں"۔وہ برہمی سے بولا۔

"تو سو جاؤ۔۔۔!پھر بات کر لیں گے!لیکن مجھے اپنے پاس آنے سے مت روکو"۔وہ عدن کے اوپر اپنا بازو رکھتے ہوئے بولی۔تو وہ بے بس ہو کر رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑادور ہو کر نہیں سو سکتی"۔وہ تھوڑا جھنجھلا کر بولا۔

"نہیں۔۔۔!"یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی گرفت عدن پر مزید مضبوط کر دی۔

"مجھے ڈسٹربنس ہو رہی ہے"۔وہ اب تنگ آکر بولا مستجاب کو لگا کہ آج سے پہلے اس کی اتنی توہین کبھی نہ ہوئی تھی۔ایک دم سے پیچھے ہٹی تھی۔اور غصے سے اٹھ کر تکیہ کھینچ کر صوفے پر دے مارا۔اور صوفے پر سونے کے لیے چلی گئی۔

"نواب اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔!جیسے میں مری جارہی ہوں نہ اس کے لیے"۔وہ بڑبڑاتے ہوئے بولی۔لیکن اندر تو اپنی توہین پر ایک آگ لگی ہوئی تھی۔

"میں اس کے فراق میں جل رہی تھی اور یہ باہر سے کھانا کھا آیا۔۔یہ سوچتے ہوئے اس کی بھوک چمک اٹھی کیونکہ اس نے کھانا ٹھیک طریقے سے نہیں کھایا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔عدن کو اس طرح اس کا کمرے سے نکل جانا تشویش میں مبتلا کر گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس نہ آئی تو وہ اٹھ کر اس کے پیچھے گیا۔تو لاؤنج میں اور کہیں بھی وہ اسے نظر نہ آئی۔تو وہ چلتا ہوا کچن کی طرف بڑھا۔تو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی۔اسے دیکھ کر غصے سے منہ موڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کیا کرنے آئے ہو میرے پیچھے "۔وہ منہ بنا کر بولی

"تھوڑی سی تمیز ہونی چاہیے کمرے میں پانی بھی رکھنا چاہیے "۔یہ کہتے ہوئے وہ پانی کا جگ اور گلاس لے کر کچن سے باہر نکل گیا۔اور جو سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کے پیچھے آیا ہے ایک پل میں اس کی خوش فہمی دور کر گیا تھا۔

*###################

جائشہ کافی دیر سے گھر لوٹی تھی۔رضا بخاری کا غصے سے برا حال تھا۔ماں سے کافی ڈانٹ پڑی تھی۔

"اچھا اماں آئندہ جلدی آجاؤں گی"۔وہ ماں کا چہرہ چومتے ہوئے بولی۔رضا بخاری کے کہنے پر طیبہ نے جلدی جلدی کھانا لگایا۔کھانا خاموشی سے کھایا گیا۔رضا بخاری کھانا کھا کر اٹھ گیا تو اس کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کمرے میں جا رہا ہوں جلدی آؤ"۔رضا بخاری یہ کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ آج رضا صاحب بھی میری کلاس لیں گے"۔وہ ماں کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی۔

"تمہاری کلاس ہونی چاہیے۔۔۔!اب جاؤ اپنے کمرے میں"۔

Posted On Kitab Nagri

فردوس اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ چپ کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

رضا بخاری غصے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"کیوں گئی تھی۔۔؟" وہ اسے دیکھتے ہوئے آرام سے ہی بولا تھا۔

"بہت اہم انٹرویو تھے اس لئے میں خود چلی گئی "۔وہ اپنا دوپٹہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔

"پہلے میری بات سنو جائشہ "۔رضا بخاری کی آواز میں بہت غصہ تھا۔اس لیے بے اختیار مڑی اور چلتی ہوئی رضا کے قریب آئی۔

"موسم کافی ابر آلود لگ رہا ہے "۔وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

"میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں جائشہ "۔رضا بخاری سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"قسم سے میں بھی نہیں ہوں"۔جائشہ اب اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔رضا نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔

"ہم تو پہلے ہی آپ کے لئے پاگل ہیں۔۔۔!اس طرح خوبصورت آنکھیں دکھائیں گے تو حواس ہی نہ کھودیں"۔جائشہ کسی طریقے سے رضا کا غصہ کم کرنا چاہ رہی تھی۔اس لئے مسکرا کر بولی۔

"تم ساری دنیا کو باتوں میں الجھا سکتی ہو مجھے نہیں۔۔۔!مجھے میری بات کا جواب دو جب ہمدانی نے فون کیا تھا تو واپس کیوں نہیں آئی تھی"۔رضا بخاری کا غصہ کسی طور بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔اس لیے برہمی سے پوچھا۔

"آپ کو میں کیسے الجھا سکتی ہوں بخاری صاحب۔۔۔

میں تو خود آپ کی محبت میں الجھی ہوئی ہوں۔۔۔جہاں تک ھمدانی صاحب کے فون کا سوال ہے تو اس وقت انٹرویو بالکل ریڈی تھا"۔وہ اب سنجیدگی سے بولی۔

"میرے خیال میں تمہیں کچھ ماہ کے لیے چینل سے لیو لے لینی چاہیے۔۔۔!اور گھر پر رہ کر ریسٹ کرنا چاہیے"۔رضا بخاری سنجیدگی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"بخاری صاحب کیا مجھے گھر میں بندر کھ کر آپ چڑ چڑا بنانا چاہتے ہیں"۔وہ اب بیزاری سے بولی۔اور کپڑے اٹھا کر چینج کرنے چلی گئی۔کپڑے چینج کر کے لوٹی تو ایسے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر نے کیا کہا تھا کہ تم بہت کمزور ہو۔۔۔!میں کسی بھی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتا۔۔۔!یہ تمہارے لیے آخری وارننگ ہے۔۔۔اگر آج کے بعد کوئی ایسی حرکت کی تو ایک سال کے لئے چینل کے آفس میں تمہارا داخلہ بند کر دوں گا"۔رضا بخاری سے دیکھ کر سختی سے بولا۔تو وہ اس کے اتنے غصے پر پہلے تو اسے دیکھتی رہی پھر چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

"بچی کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟"اتنا سخت تو نہ بولیں ناں"۔وہ رضا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

"میں چاہتا ہوں اس عرصے تم ریلیکس رہو۔۔۔!کام کے برڈن سے خود کو آزاد کر دو۔۔۔!تمہاری جگہ کسی اینکر کو دیکھتا ہوں"۔رضا بخاری سنجیدگی سے بولا۔

"اتنی فکر کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔؟"اب کہ وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔اور اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم بھی صحت مند رہو اور ہمارا آنے والا بچہ بھی۔۔۔!کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔۔۔!تمہاری اپنی طرف سے لاپرواہی بالکل برداشت نہیں کروں گا"۔وہ اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ہیں ناں میری پرواہ کرنے والے"۔وہ پیار سے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے تو تمہاری پرواہ ہے لیکن تمہیں خود بھی اپنی پرواہ کرنی ہو گی۔۔۔!اور اس سلسلے میں بہت سختی سے کام لوں گا"۔رضا بخاری اب مسکراتے ہوئے بولا۔

"شکر ہے اللہ"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔رضا بخاری سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگ گیا۔

"تقریباڈیڑھ گھنٹے بعد آپ کی مسکراہٹ دیکھ رہی ہوں اس لئے اللہ کا شکر ادا کیا"۔جائشہ بڑی سادگی سے بولی تو رضا بخاری کا ہلکا سا قہقہہ گونجا۔تو جائشہ بھی کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔

"اس طرح ہنس کر بخاری صاحب آپ ہماری جان ہی نکال دیں گے"۔وہ رضا کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولی۔

"مجھے تمہاری جان کی بہت ضرورت ہے ایسی باتیں مت کیا کرو"۔رضا بخاری سنجیدگی سے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کافی رات ہو گئی ہے سو جاؤ۔۔۔! میں تھوڑا سا کام کر کے سوؤں گا۔۔۔! تم ڈسٹرب نہ ہو اس لیے سٹڈی روم میں جا رہا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگا۔

"سارے دن کے بعد ابھی تو ملے ہیں۔۔۔! میرے ساتھ آئیں گے تو سوؤں گی"۔وہ ضدی انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے میڈم جیسے تمہارا حکم"۔رضا بخاری مسکرا کر بولا۔اور اس کے ساتھ بیڈ پر آ گیا۔

وحدت عشق کے ہم قائل ہیں صاحب

تم سے تم تک۔۔! بس تم ہی ہو

وہ رضا بخاری کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔

"دیکھنے میں نہیں لگتا کہ میری بیوی کو شعر و شاعری سے کوئی لگاؤ ہو گا"۔رضا بخاری حیرانی سے بولا۔

"محبت پر بھی کوئی اتنا خاص یقین نہیں تھا۔۔۔! لیکن جب ہوئی تو پھر یقین آیا"۔وہ اب تھوڑی سی وضاحت کرتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے دیکھنے میں تو بہت پریکٹیکل لڑکی لگتی ہو"۔رضا بخاری اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا۔

"میں پریکٹیکل ہوں رضا۔۔۔!لیکن آپ میں اچھائیاں ہی اتنی ہیں کہ دل آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہو گیا۔۔۔۔میری محبت کا معیار بھی کتنا بلند ہے"۔

جائشہ محبت سے بولی۔

"یار گنہگار سا انسان ہوں۔۔۔!جس کو تم نے پتہ نہیں کتنا اچھا سمجھ لیا ہے"۔رضا بخاری اب مسکراتے ہوئے بولا۔

"میری نظر سے خود کو دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے کہ آپ میرے لئے کیا ہیں۔۔۔لیکن ایک شرط پر ہی آپ میرے لیے اچھے رہیں گے"۔وہ سر اٹھا کر رضا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"کون سی شرط۔"رضا نا سمجھی کے عالم میں بولا۔

مجھے ملنا ہے آپ سے اس جہان میں

Posted On Kitab Nagri

جہاں بچھڑنے کا کوئی رواج نہ ہو

وہ رضا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔تو رضا بخاری اپنی بیوی کی دیوانگی پر مسکرا کر رہ گیا۔

#############

آج سارا دن مستجاب کا موڈ کافی خراب رہا تھا۔ تسلیم اسے دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ ابھی تک عدن اس سے ناراض ہے اس لیے وہ بیزار ہے۔ تسلیم سارا دن گھر میں فارغ ہوتی تھی اس لئے وہ بھی عدن اور ستجاب کے کہنے پر ہاسپٹل میں کام کر رہی تھی۔سارے حساب کتاب والی فائلز اب تقریبا تسلیم ہی دیکھتی تھی۔

وہ مستجاب کے کمرے میں آئی تو وہ بیزار بیٹھی تھی۔

"لگتا ہے ابھی تک عدن کی ناراضگی دور نہیں کر پائی تم "۔اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"کچھ زیادہ ہی اکڑ دکھا رہے ہیں صاحب بہادر۔۔۔!اگر دادا جان زندہ ہوتے تو میں خوب کان کھنچواتی"۔ مستجاب غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پریشان مت ہو۔۔۔!اسے کچھ ٹائم دو۔۔۔!آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔وہ اسے سمجھانے کے سے انداز میں بولی۔

"لیکن اب میں بھی نہیں مناؤں گی"۔وہ تیوری چڑھا کر بولی۔

"ایسے مت کرنا مستجاب۔۔۔!کوشش کرتی رہو۔"۔ تسلیم اسے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"ماما میری بھی کوئی سیلف رسپیکٹ ہے"۔رات کے مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومے تو وہ نئے سرے سے تپ اٹھی۔

"سیلف ریسپیکٹ ہونی چاہیے لیکن ایک حد تک۔۔۔!اس طرح کے شوہر کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔! جو آپ کو دل و جان سے چاہتا ہو۔۔۔! سمجھ رہی ہو ناں میری بات"۔وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ اس کی اتنی حمایت کیوں کر رہی ہیں۔؟"اب اسے اپنی ماں پر غصہ آرہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اس کی حمایت نہیں کر رہی میں حق بات بول رہی ہوں مستجاب۔۔۔کیونکہ اتنا اچھا شوہر بہت قسمت والی لڑکی کو ملتا ہے۔۔۔! تھوڑے دن اس کی ناراضگی برداشت کرلو۔۔۔! میں بیچ میں اس لیے نہیں بول رہی کہ وہ برا نہ منا جائے کیونکہ یہ تم دونوں کا آپس کا مسئلہ ہے۔"۔تسلیم کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے ماما۔۔۔!اس کی محبت مجھے لے ڈوبے گی"۔وہ مسکرا کر بولی۔کیونکہ ماں سے بات کرنے کے بعد وہ کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی۔

اس نے آج عدن کو فون کرنے کے بجائے اس کے سیکرٹری ذیشان کو فون کیا۔

"ذیشان صاحب عدن صاحب نکل آئے ہیں ادھر سے"۔

اس کے اس طرح پوچھنے پر ذیشان کافی حیرانگی کا شکار ہوا تھا۔

"جی بس تھوڑی دیر پہلے نکلے ہیں"۔

"سارا دن آج ان کہ کیا مصروفیات رہیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"کچھ نہیں بس جو ڈیلی ورک ہوتا ہے وہی کرتے رہے۔۔۔! اور آج رات 8 بجے ان کا ایک بزنس ڈنر ہے"۔ وہ تھوڑی سی تفصیل بتاتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے یہ جو میں نے آپ کو فون کیا ہے آپ ان کو بالکل بھی نہیں بتائیں گے"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ بزنس ڈنر لیکن کس کے ساتھ۔ یہ سوچتے ہوئے اس نے دوبارہ ذیشان کا فون ملایا۔

"جی میڈم"۔

"ڈنر کس کے ساتھ ہیں ذرا یہ بتا دیں پلیز"۔ وہ بے چینی سے بولی۔

"جی نواب انڈسٹریز کی مس فریحہ اور ان کے منیجر کے ساتھ۔۔ اور میر ارسلان صاحب بھی اس ڈیل کا حصہ ہیں اس لیے وہ بھی آئیں گے"۔ ذیشان اب زیر لب مسکراتے ہوئے بولا کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا کہ وہ اس کی جاسوسی کر رہی ہے۔

"ایک بات بولوں میڈم اگر آپ برا نہ مانیں تو"۔ وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

"جی بولیں"۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ ان کے لیے بہت اہم ہیں۔۔۔! شاید ان کی اپنی زندگی سے بھی زیادہ۔۔۔! اس لئے بلاوجہ کے وہم اپنے دل میں مت پالیں"۔ذیشان نے یہ کہا تو وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر سلگ اٹھی۔

"آپ بالکل غلط مطلب سمجھے ہیں ذیشان صاحب۔۔۔! میں اس پر بالکل بھی شک نہیں کر رہی۔۔۔! اگر وہ کسی دوسری لڑکی کو دیکھے تو ذرا۔۔۔۔! میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔! اور ہاں میرے فون کا ذکر بھی مت کرنا"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تو ذیشان کئی لمحوں تک فون کو گھورتا رہا۔

"سر آپ کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔۔! اتنی سخت بیگم"۔

اور اب یہ سخت بیگم اسوچ رہی تھی کہ وہ اب وہ کیا کرے۔کچھ سوچتے سوچتے وہ الماری کی طرف بڑھی اور پنک کلر ایک نہایت ہی خوبصورت سٹائلش سا سوٹ نکالا۔فریش ہونے چلی گئی۔فریش ہو کر باہر نکلی اور ڈرائیر سے بال سکھانے لگی۔کافی دنوں بعد میک اپ کٹ کھولی۔اتنے میں عدن کمرے میں داخل ہوا۔اپنا بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا کوٹ اور ٹائی اتار کر وہ بھی سائیڈ پر رکھی۔کن انکھیوں سے اسے دیکھا جو میک اپ کرنے میں مصروف تھی۔یہ دیکھ کر اسے تھوڑی حیرانی ہوئی کیونکہ وہ عموما میک اپ بہت کم کرتی تھی۔پھر اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہن کر وہ تیار کھڑا تھا۔وہ اپنی گھڑی پہن رہا تھا اور خود پر اسپرے کر کے کمرے سے نکلنے لگا۔تو مستجاب اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔؟وہ اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے بولی۔جو بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

"کیوں۔۔؟"وہ اب ایک ابرو اچکا کر بولا۔

"پوچھنے کا حق رکھتی ہوں"۔وہ بھی ایسے ہی ابرو اچکا کر بولی۔تو عدن نے اس کا جائزہ لیا جو اس وقت اس کے سامنے شعلہ جوالہ بنی کھڑی تھی۔خوبصورت ہونٹوں پر ریڈ لپ اسٹک غضب ڈھا رہی تھی۔جب کہ آنکھوں کو بھی بڑی خوبصورتی سے سنوارا گیا تھا۔پنک کلر اس پر خوب جچ رہا تھا۔عدن ایک لمحے میں ہی اس سے نگاہ ہٹا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک بزنس ڈنر کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔۔۔!اگر لیٹ ہو گیا تو ادھر ہی رک جاؤں گا"۔یہ کہتے ہوئے اسے ایک ہاتھ سے ہٹانا چاہا۔تو مستجاب مزید جم کر کھڑی ہو گئی۔

"ادھر کیوں رکو گے۔۔۔!اگر رکنا ہے تو مجھے بھی ساتھ لے کے چلو"۔وہ اس کی ٹائی بگاڑتے ہوئے بولی۔تو عدن کئی لمحوں تک تو اسے دیکھتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

"قیامت بن کر مجھ پر ٹوٹنا چاہ رہی ہو"۔وہ اسے طنز سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم پر کون سا اثر ہو رہا ہے"۔وہ شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک سمجھی تم اب مجھے جانے دو"۔کہتے ہوئے اپنی ٹائی ٹھیک کرنے لگ گیا۔تو مستجاب کو بے انتہا غصہ آیا۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ عدن کا فون بجا۔

"جی مس فریحہ میں بس آدھے گھنٹے تک پہنچتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔تو مستجاب کو تو مزید آگ لگ گئی۔اس نے آگے بڑھ کر عدن کی ٹائی کھینچ دی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے مستجاب"۔وہ اب غصے سے بولا۔

"مجھے تم جا کر دکھاؤ ذرا۔۔۔!نہیں جانے دوں گی۔۔۔!اگر جانا ہے تو مجھے بھی ساتھ لے کر جاؤ"۔وہ عجیب دھونس بھرے انداز سے بولی۔

"ٹائی واپس کرو"۔وہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا اس نے ٹائی کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں کرنی واپس۔۔۔۔! پہلے میری بات مانو گے تب ہی میں ٹائی دوں گی"۔وہ ضدی انداز میں بولی۔

"ٹھیک ہے رکھو اسے تم اپنے پاس"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکلنے لگا تو وہ دوڑ کر دروازے کے ساتھ لگ گئی۔

"نہیں جانے دوں گی"۔وہ اب چلاتے ہوئے بولی۔

"تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو"۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ابھی تم نرمی برت رہے ہو عدن۔۔۔۔! واہ کیا کہنے۔۔

"تم بھی میری نرمی کا ناجائزہ فائدہ اٹھا رہے ہو لڑکیوں کے ساتھ ڈنر کرو گے تو میں تمہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔! امپوسیبل عدن حیدر"۔وہ اس کے گلے میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے غصے سے بولی۔

"یو آر ان بیرا ایبل مستجاب"۔وہ بے بسی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں اب تمہارے لیے ان بئیر ایبل ہو رہی ہوں۔۔۔! ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔! لیکن تمہارے پیچھے آ رہی ہوں۔۔۔! جو کرنا ہے کر لو"۔وہ ایک دم سے پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔تو عدن اس کے ضدی انداز پر لب بھینچ کر رہ گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

"ٹھیک ہے۔۔۔!گاڑی میں تمہاراانتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔!اور ہاں یہ لپ اسٹک اتار دو"۔وہ اسے دیکھتے ہوۓ بولا۔

"اگر نہ اتاروں تو۔۔۔"۔وہ مسکراتے ہوۓ بولی۔

"یہ میں کام خود بھی کر سکتا ہوں۔۔۔!چادر لے کر نیچے آجاؤ"۔عدن یہ کہہ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اور اس نے سرشاری سے آئینے میں اپنا جائزہ لیااور ایک ٹشو پکڑ کر اپنی ساری لپ اسٹک صاف کر دی۔اور چادر اپنے کندھوں پر ڈال کر اپنا بیگ اور اس کی ٹائی لے کر کمرے سے باہر نکل آئی۔وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگ گیا لیکن اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔تو عدن نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔تو وہ ٹائی اس کے کالر میں لگانے لگ گئی۔

وہ مسلسل اس کا ضبط آزما رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں خود لگا سکتا ہوں"۔اس نے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی۔

"مجھے پتا ہے تم لگا سکتے ہو لیکن اتاری میں نے ہے تو میں ہی لگاؤں گی"۔یہ کہہ کر اس نے بڑی مہارت سے ٹائی باندھی تو عدن نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

★******★*****★

ڈنر پر میر ارسلان روحی کو بھی لے کر آیا تھا۔روحی جو بلیک کلر کی خوبصورت فراک میں بڑی اچھی لگ رہی تھی۔ فریحہ سے بڑی خوش دلی سے ملی۔فریحہ بھی بلیک کلر کی ہاف بلاؤز ساڑھی پہنے بڑی اچھی لگ رہی تھی۔

"یہ عدن کدھر رہ گیا"۔وہ اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے بولا۔اوساتھ ہی موبائل اٹھا کر عدن کو فون کیا۔

"بس دس منٹ تک پہنچتا ہوں"۔یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

"میں آج تک لیٹ نہیں ہوا صرف تمہاری وجہ سے لیٹ ہوا ہوں"۔وہ غصے سے بولا۔

"مجھ پر احسان جتانے کی ضرورت نہیں ہے"۔وہ کہاں ادھار رکھنے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد عدن پہنچا تو سب نے ان کا بہت اچھے طریقے سے استقبال کیا۔ مستجاب جو پنک کلر کا دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔ اپنے دوپٹے کی وجہ سے ان سب میں نمایاں ہو رہی تھی۔

"ماشاءاللہ اس جوڑی کو نظر نہ لگے"۔ میر ارسلان کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ تو روحی بھی مسکرا دی۔ وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے واقعی ہی بہت اچھے لگ رہے تھے۔

"مس فریحہ میٹ مائے بیوٹیفل وائف مستجاب"۔ وہ فریحہ کی طرف دیکھ کر مسکرا کر مستجاب کا تعارف کروانے لگا تو فریحہ نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

"نائس ٹو میٹ یو"۔ فریحہ نے خوش دلی سے ہاتھ ملایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے لگتا تھا کہ آپ کی بیوی کافی ماڈرن ہو گی"۔ فریحہ مستجاب کو دیکھ کر بولی۔

"اگر یہ بے پردہ ہو جائے تو کوئی بھی اپنا دل سلامت نہ رکھ پائے اس لیے جب یہ باہر نکلتی ہے تو میں اسے ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں"۔ عدن اسے دیکھ کر نرمی سے بولا۔ تو فریحہ بھی مسکرانے لگ گئی۔ مستجاب روحی کے ساتھ

Posted On Kitab Nagri

بیٹھ گئی۔ڈنر پر زیادہ لوگ تو نہیں تھے۔فریحہ کی نظریں بھٹک بھٹک پر مستجاب اور عدن پر جا رہی تھیں جنکو عدن نے تو نہیں لیکن مستجاب نے محسوس کر لیا تھا۔

"بہت خوش قسمت ہیں آپ جس کو اتنا اچھا شوہر ملا ہے"۔فریحہ مستجاب اور روحی کے پاس آ کر بولی۔

"مس فریحہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں مستجاب۔۔!عدن بھائی واقع ہی بہت اچھے انسان ہیں"۔روحی نے یہ بولا تو اس نے عدن کو نگاہ اٹھا کر دیکھا جو میر ارسلان کی کسی بات پر مسکراتا ہوا اس کے دل میں اتر رہا تھا۔

"تو کیا وہ خوش قسمت نہیں ہے۔۔۔!جسے مجھ جیسی بیوی ملی ہے"۔مستجاب دونوں کو دیکھ کر بولی تو وہ دونوں بے ساختہ ہنسنے لگ گئیں۔مستجاب نے بھی ان کا ساتھ دیا تو عدن نے بھی چونک کر مستجاب کو دیکھا۔

Kitab Nagri

"خدا خیر کرے تینوں خواتین ہنس رہی ہیں"۔میر ارسلان مسکراتے ہوئے بولا۔

www.kitabnagri.com

"یار ویسے یہ جو بیوی ٹائپ کی مخلوق ہوتی ہے ناں۔۔۔!اس سے تھوڑا ڈر کر رہو گے تو گھر کا ماحول اچھا رہے گا نہیں تو درگت بنانے پر آ جائے تو کافی برا کرتی ہے"۔وہ عدن کو دیکھ کر بولا تو روحی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تم ادھر کھڑے ہو کر میری برائیاں کر رہے ہو۔۔! گھر چلو تمہیں سیٹ کرتی ہوں"۔روحی غصے سے بولی۔

"ارے میری جان میں تمہاری برائیاں کیوں کروں گا۔۔۔! مجھے گھر سے باہر تو نہیں نکلنا"۔میر اسلان روحی کو اپنی باہوں کے ہالے میں لیتے ہوئے عدن کو دیکھ کر ایک آنکھ دبا کر بولا۔تو روحی نے ایک مکہ بنا کر اس کے کندھے پر دے مارا۔ جس پر عدن کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دوڑ گئی۔

رات کو وہ کافی دیر بعد گھر لوٹے تھے۔عدن اپنے کپڑے بدل کر گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔مستجاب اسے ہونقوں کی طرح دیکھتی رہ گئی۔

کیونکہ آج تو اسے امید تھی کہ وہ اپنی ناراضگی ختم کر دے گا۔لیکن وہ تو ہورا سنگدل بنا بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں بھی اب نہیں مناؤں گی۔۔۔"وہ دل ہی دل میں ارادے باندھتی ہوئی سونے کی کوشش کرنے لگی۔لیکن دل کو آرام کہاں تھا۔دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا نمبر ملانے لگ گئی۔

"اس وقت کہاں گئے ہو۔۔"؟وہ چبا چبا کر غصے سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم سو جاؤ میں ذرا فارم ہاؤس آیا ہوں"۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ تو مستجاب کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔

بالکل بھی نہیں مناؤں گی"۔ وہ اب پکا ارادہ کر کے سونے کی کوشش کرنے لگ گئی۔

عدن حیدر کو پتہ تھا کہ آج وہ پگھل جائے گا۔ ابھی وہ اسے معاف کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ وہ خود کو اور اسے اس لئے سزا دے رہا تھا کہ آئندہ مستقبل میں مستجاب اس سے کوئی بھی بات نہ چھپائے۔ اور ان کی زندگی پر سکون گزرے۔

★********★********★

صبح جب اس کا سیکریٹری ذیشان اس کے پاس آیا۔ تو عدن کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ اس سے کچھ بات کرنا چاہ رہا ہے۔

"ذیشان کیا بات ہے۔۔؟ کچھ بات کرنا چاہ رہے ہو کوئی گھریلو پریشانی تو نہیں"۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"سر وہ بات تو کرنا چاہ رہا تھا لیکن میڈم نے منع کیا تھا"۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میڈم کون۔۔۔؟مستجاب"۔عدن ناسمجھی سے بولا۔

"جی ڈاکٹر صاحبہ ہی کی بات کررہا ہوں"۔

"جو بات کرنی ہے بلا ہچکچاہٹ کرو۔۔۔!پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"۔عدن نے یقین دلاتے ہوئے کہاتو اس نے کل کی مستجاب کی کال کے بارے میں اسے سب بتادیا۔عدن کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔

"سر وہ ایک اور بات کہہ رہی تھی"۔ذیشان بھی اپنے بوس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر کچھ ایزی ہوا۔

"اور کیا کہہ رہی تھی بتاؤ جلدی"۔عدن مسکراتے ہوئے بولا۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ وہ کسی اور لڑکی کی طرف دیکھے تو ذرا۔۔۔۔!میں اس کا منہ توڑ دوں گی"۔ذیشان ہچکچا کر بولا تو عدن کا بے ساختہ ایک قہقہہ کمرے میں گونجا۔

Posted On Kitab Nagri

"سر میڈم کو کچھ پتہ نہ چلے کہ میں نے آپ سے یہ بات کی ہے۔۔! نہیں تو وہ آپ کا تو نہیں۔۔۔! میرا منہ زور توڑ دیں گی"۔ذیشان اب مسکراتے ہوئے بولا تو عدن کا ایک اور قہقہہ نکلا جس پر ذیشان نے اپنے سنجیدہ سے بوس کو دیکھا۔جو بیوی کی دھمکی پر اتنا خوش ہو رہا تھا۔

"بے فکر رہو۔۔۔! مجھے ابھی تمہاری بہت ضرورت ہے"۔عدن یہ کہہ کر اپنی آگے رکھی ہوئی فائلوں پر جھکا اور ذیشان جانے کا بولا۔

مستجاب کو یاد کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر مسکرا اٹھا تھا۔

"ہائے میری بیوی کی معصوم دھمکیاں"۔

★*******★********

کئی دن ان کی ناراضگی میں ہی گزر گئے تھے لیکن اب تو مستجاب نے بھی کہنا چھوڑ دیا تھا۔لیکن اسے لگتا تھا کہ عدن کی بے رخی سے اس کی جان نکل رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

آج عدن آفس سے گھر آیا تو ایک نیا امتحان اس کا منتظر تھا۔ مستجاب اپنے اٹیچی میں کپڑے رکھ رہی تھی۔ وہ دیکھ کر تھوڑا سا حیران ہوا تھا۔ مسجاب نے اس کے چہرے سے اندازہ لگا لیا تھا۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے عدن۔۔۔! میں اب تمہاری مزید بے رخی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔اس لیے واپس لندن جا رہی ہوں۔۔۔۔ہاسپٹل کی ساری ضروری فائلز میں نے اس دراز میں رکھی ہیں۔ میں ہاسپٹل کے ساتھ آنلائن اٹیچ رہوں گی"۔

اور وہ جو سوچ رہا تھا کہ اب وہ مستجاب اور اپنے آپ کو بہت سزا دے چکا ہے۔ اب ناراضگی ختم کر دے گا۔ اب مستجاب کو دزدیدہ نظروں سے دیکھنے لگ گیا۔

اس دفعہ نہ عدن نے روکا اور نہ مستجاب رکی۔ ائیر پورٹ پر جانے سے پہلے وہ ماں کے ساتھ اسے آفس میں ملنے آئی تو اس کی ضروری میٹنگ چل رہی تھی۔

جب اسے مستجاب کے آنے کی اطلاع ملی۔ تو وہ ایکسکیوز می کہتا ہوا اپنے کیبن میں آیا جہاں پر تسلیم اور مستجاب اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا ہم لوگ جارہے ہیں۔۔۔تم لوگوں کے ریلیشن شپ کو مضبوط بنانے کے لیے مستجاب کا یہ فیصلہ مجھے بہتر لگا۔مجھے امید ہے کہ تم لندن آؤ گے۔۔اور اسے واپس اپنے ساتھ لانے کے لیے"۔تسلیم اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے بولی۔

"اگر یہ یہ سوچ کر جارہی ہے کہ میں اسے لینے آؤں گا تو ایسا نہیں ہوگا۔۔۔میں اسے لینے نہیں آؤں گا۔یہ اپنے فیصلوں میں آزاد ہے۔جب چاہے واپس آسکتی ہے۔حویلی اس کی ملکیت ہے۔اور ہاسپٹل بھی اسی کی کوششوں سے بنا ہے"۔وہ تلخی سے بولا تو تسلیم نے صدمے سے عدن کو دیکھا۔لیکن کچھ سوچتے ہوئے مسکرادی۔

"یہ تم دونوں کا معاملہ ہے۔۔۔!نہ تم دونوں مجھ سے مشورہ کر کے ملے تھے اور نہ جدا ہو رہے ہو۔۔۔میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بول کر باہر نکل گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مستجاب کتنی ہی دیر تک اسے دیکھتی رہی جو گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں بہت ڈیسینٹ لگ رہا تھا۔ایک لمحے کے لیے اس نے بھی مستجاب کی آنکھوں میں دیکھا۔جو شدت گریہ سے سرخ تھیں۔آنکھوں میں کاجل کی ہلکی سی لائن تھی جو شاید اس سرخی کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔

"جارہی ہو تو میں لینے نہیں آؤں گا تمہیں خود ہی آنا پڑے گا مسز"۔وہ اسے سرتاپیر غور سے دیکھتے ہوئے بولا جو یلو کلر کی شلوار قمیض میں بڑی اچھی لگ رہی تھی۔اس کے ایسا کہنے پر مستجاب کے چہرے پر ایک زخمی سی

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ ابھری۔وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔اور اپنی دونوں بانہیں اس کے گلے میں ڈالیں۔چہرہ بالکل اس کے چہرے کے قریب کیا۔اتنا کہ عدن کے گال سے اس کے ہونٹ مس ہونے لگے۔

"اگر یہ وقتی لگاؤ تھا تو بہت بری بات ہے۔۔۔!اور اگر محبت ہے تو محبت اپنے راستے خود بناتی ہے۔۔۔۔۔! ارادوں کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا مسٹر عدن حیدر۔۔۔۔۔قسم لے لو تم سے محبت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا"۔وہ آہستہ سے بولی۔عدن کی دھڑکنیں لمحہ بھر کو اپنے مدار سے ہٹیں تھیں۔

"تمہاری محبت کہاں گئی جو مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔!تمہارا بھی تو وقتی لگاؤ تھا"۔عدن نے یہ کہتے ہوئے اس کی دونوں بانہیوں س اپنے گلے سے ہٹائیں۔اور پیٹھ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔وہ ایک دم سے سامنے آئی۔

اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔دونوں کی آنکھوں میں اس وقت نمی چمک رہی تھی۔دل جیسے ایک ساتھ دھڑک رہے تھے۔

"محبت ایک بہت معتبر جذبہ ہے۔۔۔!یہ اپنی توہین برداشت نہیں کرتی"۔وہ ایک تلخ مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور اعتماد بھی ایک بہت معتبر جذبہ ہے۔۔۔۔! جب وہ ٹوٹتا ہے تو وہ بھی اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔!! کچھ نہ کچھ سزا تو بنتی ہے"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے سرد سے لہجے میں بولا۔

"لیکن سزا دینے سے پہلے صفائی کا موقع تو ملنا چاہیے"۔وہ بے بسی سے بولی۔اب وہ اسے کیا بتاتا کہ سزا تو اس نے خود کو بھی دی تھی۔

"الفاظ اپنی اہمیت رکھتے ہیں مستجاب۔۔۔۔! اگر وقت پر ادا نہ کیے جائیں تو وہ اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں"۔وہ دکھ سے بولا۔دل میں تو ایک کا طوفان مچا ہوا تھا۔اور آنکھیں بلکل پتھرائی ہوئی تھیں۔

"اسی لئے تو سزا تجویز کی ہے اپنی۔۔۔۔! اپنی محبت سے دور جانے کی۔۔۔! شاید تمہیں سکون مل جائے"۔دو آنسو اس کے گرے تھے جو اس نے بے دردی سے رگڑ ڈالے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنا فیصلہ بدل دو مستجاب"۔وہ بے بسی سے بولا۔

تمہاری تو بزنس میٹنگ بھی ہوتی رہتی ہیں۔۔۔۔! چکر لگانا۔۔۔! اگر نہ رہ سکی تمہارے بغیر تو تمہارے ساتھ آ جاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے خدا حافظ۔۔۔! یہ کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھی۔اور ایک گہرا سانس خارج کیا۔عدن کو لگا کہ جیسے وہ اس کی سانسیں بھی اپنے ساتھ ہی لے کے جا رہی ہے۔تم نے ٹھیک کہا محبت اپنا راستہ خود بناتی ہے۔یہ سوچتے ہوئے اس نے اپنا سینہ مسلا۔اور دھڑکنوں کو معمول پر لانے کی کوشش کی۔جو کہ اس کے قدموں کے ساتھ ہی جانے کی کوشش کر رہی تھیں۔دروازے کا ہینڈل گھما کر اس نے دروازہ کھولا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔عدن کا رنگ متغیر تھا۔بے ساختہ وہ دوڑ کر آئی اور اسکے سینے سے آلگی۔عدن کو لگا کہ جیسے اس کی دھڑکنوں کو قرار مل گیا ہے۔محبت واقعی ہی اپنے راستے خود بناتی ہے۔عدن نے بھی اس پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔دونوں اس لمحے کو محسوس کر رہے تھے دونوں کی ہی آنکھیں بند تھیں۔تھوڑی دیر بعد عدن کا موبائل بجا۔تو دونوں ہوش کی دنیا میں آئے۔ایک دم سے مستجاب اس سے علیحدہ ہوئی۔اور بنا پیچھے دیکھے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔عدن کو لگا اس سے زندگی ہی روٹھ گئی ہے۔اس نے غائب دماغی سے فون اٹینڈ کیا۔

"سر میٹنگ روم میں آپ کا سب انتظار کر رہے ہیں"۔دوسری طرف اس کا سیکریٹری ذیشان تھا جو بے چینی سے بولا۔

"کون سی میٹنگ۔۔۔؟ یہ کہتے ہوئے وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

"سر کیا ہو گیا ہے۔۔؟آپ نے ہی تو میٹنگ بلائی تھی"۔ذیشان اچھنبے سے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کینسل کردو"۔وہ غائب دماغی سے بولا۔

"سر آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟یہ بہت ہی امپورٹینٹ میٹنگ ہے"۔ذیشان بے چینی سے بولا۔

"کہا ہے ناں کینسل کردو"۔عدن چیختے ہوئے بولا۔تو ذیشان نے ڈر کر فون بند کر دیا۔

مستجاب گاڑی میں آکر اپنی ماں کے گلے لگ کر خوب روئی۔

"اگر اس طرح رونا ہے تو کیوں جا رہی ہو اسے چھوڑ کر"۔تسلیم تپے ہوئے لہجے میں بولی۔تو وہ اس سے ایک دم علیحدہ ہوئی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★*****★*******★

جواد بخاری امریکہ کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔جبکہ مہر النساء آنے کے لیے پر تول رہی تھی لیکن رضا بخاری نے منع کر دیا تھا۔کیس کا فیصلہ بھی آنے والا تھا۔اس لیے رضا بخاری چاہتا تھا کہ کیس کا فیصلہ آنے سے پہلے کوئی بھی ٹینشن کری ایٹ نہ ہو۔رضا بخاری نے جائشہ کو ہتھیلی کا چھالا بنایا ہوا تھا۔بعض دفعہ تو وہ تنگ آجاتی تھی۔تسلیم

Posted On Kitab Nagri

نے فردوس کا انگلینڈ کا ویزہ لگوا دیا تھا۔اور وہ اسے مسلسل اپنے پاس بلا رہی تھی۔لیکن فردوس مہر النساء کا انتظار کر رہی تھی۔

آج کیس کا فیصلہ ہونا تھا۔سب کو ہی بے چینی سے انتظار تھا۔اعجاز ہمدانی بھی عدالت میں موجود تھا۔تھوڑی دیر بعد جائشہ اور رضا بخاری بھی پہنچ چکے تھے۔جب کہ مخالفین نے کیس کا فیصلہ رکوانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا لیکن ان کی ایک بھی نہ چلی۔کیونکہ رضا بخاری اس دفعہ ان پر بھاری پڑ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد جج عدالت میں آیا تو سب اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔جج نے اپنی کرسی سنبھالی اور تھوڑی دیر تک فائلوں کو الٹ پلٹ کر کے دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وکیلوں کی تھوڑی سی بحث ہوئی۔کچھ دیر بعد جج نے اپنا فیصلہ سنانے لگ گیا۔

"سارے ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عدالت اس فیصلے پر پہنچی ہے کہ رضا بخاری کو اس

کیس میں بلاوجہ پھنسانے کی کوشش کی گئی تھی۔رضا بخاری بالکل بے قصور ہے۔اس لئے عدالت انہیں باعزت بری کرتی ہے"۔جج نے جب یہ فیصلہ سنایا تو جائشہ نے اپنا ہاتھ رضا بخاری کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔اور مسکرا دی۔

"مبارک ہو بخاری صاحب"۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں بھی بہت مبارک ہو"۔رضا بخاری نے اس کے ہاتھ پر تھپکی دی۔اور سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔رضا بخاری چلتا ہوا ہمدانی کے پاس آیا۔اور اسے پکڑ کر گلے سے لگا لیا۔

"سوری سر"۔احساس تشکر سے ہمدانی کی آنکھوں میں نمی چمک اٹھی۔

"تمہارا ووٹ کافی بھاری تھا"۔رضا بخاری مسکراتے ہوئے بولا تو ہمدانی بھی مسکرانے لگ گیا۔

"بھابی اور بچوں کو واپس بلا لو۔۔۔!اللہ نہ کرے اگر دوبارہ ایسی صورت حال در پیش ہو تو ہم مل کر مقابلہ کریں گے"۔رضا بخاری ہمدانی کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا۔تو ہمدانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب وہ باہر نکلے تو پورا میڈیا ان کا منتظر تھا۔

تقریباً سارے نیوز چینلز اس چیز کو کوریج دے رہے تھے۔

"رضا صاحب آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں"۔ایک صحافی نے آگے بڑھ کر سوال کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔!"۔رضا بخاری نرمی سے بولا۔

"میرا اپنے مخالفین کو یہ پیغام ہے۔میرے لئے سب سے زیادہ اہم میری عزت ہی ہے۔۔۔۔!اور مخالفین نے میری عزت خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔!لیکن شاید وہ یہ بھول گئے تھے کہ عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔!ہاں وقتی طور پر کچھ گھٹیا لوگ ایک عزت دار انسان کی عزت خراب کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن خدا ہر چیز کو جاننے والا ہے"۔رضا بخاری یہ کہہ کر مزید صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیے بغیر جائشہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے باہر نکلنے لگا۔

"مس جائشہ آپ تو ہمارے سوالوں کے جوابات دے کر جائیں"۔ایک صحافی نے سوال کیا۔

"فی الحال میرے جوابات پر ہی گزارا کریں۔۔۔!رات کو پروگرام میں کچھ وضاحت دے گی۔۔۔!چلو جائشہ "۔یہ کہتے ہوئے رضا نے اپنی آنکھوں پر چشمہ پہنا۔اور اسے لے کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔جائشہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہی امریکہ فون ملایا۔مہر النساء نے فون اٹھایا۔

"السلام علیکم کیسی ہیں مما۔۔؟"جائشہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے اللہ کا تم سناؤ بڑی خوش لگ رہی ہو"۔مہر النساء کو بھی اس کی خوشی اس کی آواز میں محسوس ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بس آنے کی تیاری پکڑیں۔۔۔! کیس کا فیصلہ ہمارے حق میں آچکا ہے۔۔۔۔! اس لیے حنان کو لے کر اب پہلی ہی فلائٹ سے یہاں آجائیں"۔جائشہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولی۔تو رضا بخاری اس کو دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔

"وہ گاڑی ڈرائیو کر رہے ہیں۔۔۔! رات کو بات کریں گے"۔یہ کہہ کر جائشہ نے فون بند کر دیا۔

"آپ کو پتا ہے میں کتنی خوش ہوں"۔وہ رضا کو دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

"جی مجھے پتا ہے۔۔۔۔! شکر ہے اللہ کا اس نے ہمیں اس آزمائش سے نکالا۔۔۔۔! ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہیں"۔رضا بخاری متشکر لہجے میں بولا۔اتنے میں جائشہ کے موبائل پر بیل ہوئی۔دوسری طرف عدن تھا۔

"بہت مبارک ہو میری گڑیا۔۔۔! خدا تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دے"۔عدن نرم لہجے میں بولا۔

"تھینک یو بھائی۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

"رضا صاحب سے بات ہو سکتی ہے"۔عدن نے یہ کہا تو جائشہ نے اپنا فون رضا کے کان سے لگا دیا۔

"السلام علیکم بخاری صاحب بہت بہت مبارک ہو"۔

"خیر مبارک آپ کو بھی ایک چیز کی مبارک باد دینا چاہوں گا"۔یہ کہتے ہوئے رضا نے ایک بھرپور نظر جائشہ پر ڈالی۔

"کس چیز کی مبارک باد"۔عدن حیرانی سے پوچھنے لگ گیا۔

"آپ ماموں بننے والے ہیں"۔رضا بخاری جائشہ کو دیکھ کر بولا تو جائشہ مسکرا کر رہ گئی۔

"آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔!اللہ آپ کو ڈھیر ساری خوشیاں دے"۔یہ خبر سن کر عدن واقع ہی بہت خوش ہوا تھا۔اور بے ساختہ خدا سے اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے دعا مانگ ڈالیں۔

رضا بخاری کے پورے چینل میں آج مٹھائی تقسیم ہوئی تھی۔کیونکہ اس کیس کے بعد چینل کی ساکھ بری طرح خراب ہوئی تھی۔جواب پہلے سے بہت بہتر تھی لیکن پوری طرح بحال نہیں ہوئی تھی۔لیکن فیصلہ آنے کے بعد ورکرز کا اعتماد پھر سے بحال ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

★******★******★

میر ارسلان کو اللہ نے ایک بہت خوبصورت بیٹا عطا کیا تھا۔میر ارسلان کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔جیل میں جب یہ خبر میر افتخار تک پہنچی۔تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔پوری جیل میں مٹھائی تقسیم کی گئی تھی۔

جب میر ارسلان روحی اور اپنے بیٹے کو گھر لے کر آیا۔تو پورا گھر سجایا گیا تھا۔

روحی اندر تک سرشار تھی کیونکہ آج ان کا رشتہ بہت مضبوط ہوا تھا۔میر ارسلان نے اپنے بیٹے کا نام میر اور خان رکھا تھا۔

"تھوڑی دیر آرام کر لو۔۔۔۔! میں شام تک آجاؤں گا"۔وہ روحی کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولا۔

"اب مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔۔؟" وہ برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تھوڑی دیر میری جان کیونکہ الیکشن سر پر ہے۔۔۔! اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس میدان میں بھی کامیاب ہو جاؤں۔۔۔! پلیز میرا ساتھ دو۔۔۔! ایک دفعہ الیکشن ہو جانے دو پھر تمہارے لئے اور اپنے بیٹے کے لئے ٹائم ہی ٹائم نکالوں گا۔۔۔! انٹی دھیان رکھیے گا روحی کا"۔میر ارسلان اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے روحی کی ماں کو بولا۔

"ڈونٹ وری بیٹا۔۔۔! تم بے فکر ہو کر جاؤ"۔وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولی تو میر اارسلان اپنے بیٹے کو پیار کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

الیکشن میں تقریبا تین دن باقی تھے۔اوران دنوں میر رسلان بہت زیادہ مصروف تھا۔مخالف پارٹی بھی الیکشن جیتنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی۔

میر ارسلان کے خیالات سن کر عوام میں اسے کافی پذیرائی مل رہی تھی۔جس کا اس کو بہت اچھے سے ادراک تھا۔الیکشن میں تو اس نے بے دلی سے حصہ لیا تھا لیکن اب وہ اس چیز کو بہت ہی سیریس طریقے سے لے رہا تھا۔میر افتخار جیل میں بیٹھ کر اپنے بیٹے کی تقریریں سن کر بہت خوش ہوتا تھا۔

★*******★********★

Posted On Kitab Nagri

چلو تم لوٹ آؤنا۔۔!!

تمہیں کوئی یاد کرتا ہے۔۔

وہی بارش وہی موسم۔۔

کوئی فریاد کرتا ہے۔۔

کبھی بارش کی بوندوں میں۔۔

کبھی آنکھوں کی رم جھم میں۔۔

تمہارے خواب بنتا ہے۔۔

اور پھر سنگسار کرتا ہے۔۔

جب بارش برستی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جب ارمان جلتے ہیں۔۔!

کوئی آنسو بہاتا ہے۔۔۔

تیرا انتظار کرتا ہے۔۔۔

کبھی گمنام راہوں میں۔۔

کبھی شاموں کی سرخی میں۔۔

سجا کر آشیانہ پھر۔۔

اسے وہ خار کرتا ہے۔۔

چلو تم لوٹ آؤنا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت بے چین رہتا ہے۔۔

وہ ایک پنچھی فضاؤں میں۔۔!

تمہاری راہ تکتا ہے۔۔

تیرا انتظار کرتا ہے۔۔

چلو تم لوٹ آؤ نا۔۔۔!

چلو تم لوٹ آؤ نا۔۔۔!!

آج مستجاب کو گئے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے۔اور وہ جو سمجھتا تھا کہ وہ اس کے بغیر بالکل رہ نہیں پائے گا۔اس نے خود کو بزنس میں بری طرح بزی کر لیا تھا۔لیکن ہر رات سلگتا تھا۔آج بارش خوب برس رہی تھی۔اور عدن کا دل بھی ساتھ جل رہا تھا۔آج بے طرح وہ یاد آئی تھی۔مستجاب نے بھی جا کر کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور عدن نے بھی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

Posted On Kitab Nagri

شاید دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ مستجاب کی طبیعت میں بھی بہت بے چینی آئی تھی۔ وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا بیٹا طبیعت ٹھیک ہے"۔ تسلیم جو اس کے کمرے میں پانی رکھنے آئی تھی اسے اس طرح بیٹھے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"میں ٹھیک ہوں مما بس ذرا دل گھبرا رہا تھا"۔ یہ کہتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ایسی حالت میں گھبراہٹ تو ہوتی رہتی ہے میرے خیال میں تمہیں عدن کو بتا دینا چاہیے مستجاب"۔ تسلیم پر سوچ انداز میں بولی۔

"پلیز آپ اسے نہیں بتائیں گی ادھر آئے گا تو پھر ہی اسے پتہ چلنا چاہیے اگر اسے میری پرواہ نہیں ہے تو میں کیوں اسے بتاؤں"۔ یہ کہتے ہوئے اس کا گلا رندھ گیا تھا۔ دل تو کر رہا تھا کہ اس سنگدل کو اس کے باپ بننے کی خوشخبری سنا کر ایک لمحے میں اسے اپنے پاس بلا لے۔ لیکن وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے لئے آئے۔ نہ کہ اپنے آنے والے بچے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا تم دونوں غلط کر رہے ہو۔۔۔! ڈاکٹر نے تمہیں کسی بھی قسم کا سٹریس لینے سے منع کیا ہے۔۔۔! اور مجھے پتا ہے کہ تم عدن کے بغیر کیسے رہ رہی ہو"۔ تسلیم پریشانی سے بولی۔

"پلیز مما۔۔۔! جب میں آئی تھی تو میں بہت زیادہ اداس تھی لیکن میرا آنے والا بچہ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔۔۔! اللہ نے مجھے اتنی بڑی خوشی سے نوازا ہے تو میں کیوں سٹریس لوں گی"۔ وہ ماما کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔ تسلیم بیگم چپ کر گئی۔

وہ یہ بھی نہ کہہ سکی کہ وہ کئی دفعہ اس کے سینے سے عدن کی تصویر اٹھا کر سائیڈ پر رکھتی ہے۔ جو وہ پاگلوں کی طرح اپنے سینے سے لگا کر سوتی ہے۔

تسلیم نے فردوس کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ کیونکہ مستجاب تو ہاسپٹل چلی جاتی تھی۔ فردوس کے آنے سے گھر میں رونق ہو گئی تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے کی کمپنی کو بھرپور انجوائے کر رہی تھیں۔

★*******★********

"یہ کیا ہے۔۔؟"۔ عدن نے ملک دلاور کے سامنے کچھ ضروری کاغذات رکھے تو اس نے سر اٹھا کر اسے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پراپرٹی کے پیپرز تیار کروائے ہیں۔۔۔! جائشہ کے حصے کی جائیداد اس کے نام کریں"۔عدن سپاٹ لہجے میں بولا۔

"تم ہوش میں تو ہو۔۔۔! اسے ہماری جائیداد کی اب کہاں سے ضرورت ہے..! رضا بخاری ایک دولت مند انسان ہے"۔ملک دلاور غصے سے بولا۔

"تو کیا یہ دولت آخرت میں آپ کو بچا لے گی۔۔۔! جو آپ اپنی اولاد کی حق تلفی کرتے آئے ہیں"۔عدن بڑے آرام سے بولا۔

"عدن میرے ساتھ بحث مت کرو۔۔۔! تم نے جائیداد کو تقسیم کرنے کا شاید ٹھیکہ لے لیا ہے کبھی اپنی بیوی کے نام کرواتے ہو کبھی اپنی اس بہن کے نام"۔ملک دلاور نے غصے میں یہ الفاظ ادا کیے تو عدن نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"میری بہن آپ کی کیا لگتی ہے۔۔؟"وہ باپ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔تو ملک دلاور نگاہ چرا گیا۔

"میں نے آپ سے کچھ سوال کیا ہے بابا۔۔؟"وہ اب غراتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے بیٹی لگتی ہے لیکن ان چاہی۔۔"۔ملک دلاور بے بسی سے بولا۔تو عدن نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے۔

"شکر ہے اللہ نے اسے اتنا پیارا اور محبت کرنے والا ہم سفر دیا ہے کہ اسے آپ کی یا آپ کی جائیداد کی ضرورت ہی نہیں رہی۔۔۔لیکن مجھے حق دار کا اسے حق دینے کی بہت ضرورت ہے۔۔۔یہ میں دلوا کر ہی رہوں گا۔۔۔چاہے مجھے اس کے لئے آپ کے زبردستی سائن نہ کروانے پڑیں"۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"تم مجھ سے کون سی دشمنی نکال رہے ہو عدن"۔ملک دلاور بے بسی کی انتہا پر تھا۔

"آپ نے مجھ سے میری بیوی کو دور کرنے کے لیے کیا کیا نہیں کیا۔۔۔!اور آپ اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔۔۔!اس چیز کے لیے میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔!میری ھنستی بستی زندگی میں آپ نے آگ لگائی ہے۔۔۔۔!کیا ملا ہے آپ کو ایسا کر کے۔۔۔؟"عدن چیختے ہوئے بولا۔تو ملک دلاور کے پاس اس کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں تھا۔عدن نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا۔

"یہاں پر سائن کریں"۔وہ پینسل کو سائن کی جگہ پر رکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نہیں کروں گا"۔ملک دلاور ہٹ دھرمی سے بولا۔

"یہ حویلی میری بیوی کی ہے۔۔۔! ٹھیک ہے پھر میں بھی شہر میں شفٹ ہو جاتا ہوں۔۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکتا ہے اس حویلی کو خالی کریں۔۔۔تاکہ یہاں کے جو غریب لوگ ہیں میں نے انہیں یہاں پر آباد کر سکوں"۔ عدن فیصلہ کن انداز میں بولا۔تو ملک دلاور اپنی جگہ پر گڑبڑا کر رہ گیا۔

"تم پاگل ہو چکے ہو۔۔؟"

"ہاں میں پاگل ہو چکا ہوں"۔عدن چیختے ہوئے بولا۔تو ملک دلاور لمحے بھر کو اس کے اس روپ سے ڈر کر رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے میں کچھ سوچتا ہوں"۔وہ اب آرام سے بولا۔

"سوچنے کا آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے سائن کریں"۔عدن ضدی انداز میں ہٹ دھرمی سے بولا۔

"دیکھو مجھے کچھ ٹائم تو دو"۔ملک دلاور اب منت سماجت پر اتر آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بالکل ناممکن سائن کریں"۔عدن کی ایک ہی رٹ تھی۔جس پر ملک دلاور نے مجبور ہو کر پراپرٹی کے پیپرز پر سائن کر دیے تھے۔عدن نے وہ پیپر اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیے۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ جائشہ سے ملنے اس کے آفس گیا تو جائشہ ادھر موجود نہیں تھی۔وہ وہاں سے آفس چلا آیا۔ آفس سے فارغ ہونے کے بعد وہ شام کو جائشہ کو ملنے گھر گیا۔جائشہ آج گھر پر ہی موجود تھی کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔وومیٹنگ کر کر کے اس کا برا حال تھا۔

جائشہ عدن کو دیکھ کر کافی خوش ہوئی تھی۔

"میری گڑیا تو کافی کمزور ہو گئی ہے اپنا خیال نہیں رکھتی کیا۔۔؟"عدن اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"بس طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے اس لیے"۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔اتنے میں رضا بخاری بھی گھر آگیا تھا عدن کو دیکھ کر کافی خوش ہوا۔

"طیبہ کھانا لگاو۔۔۔!میں ذرا فریش ہو کے آتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"عدن نے پراپرٹی کے پیپرز جائشہ کے سامنے کیے تو جائشہ نے سوالیہ نگاہوں سے عدن کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی یہ کیا ہے۔"

"تھوڑا سا تمہارا اور تمہاری مما کا حق دینے کی کوشش کر رہا ہوں"۔عدن ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے بولا۔

تو جائشہ پیپرز کو پڑھنے لگ گئی۔

"بھائی لیکن مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔جائشہ نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"لیکن میری خوشی کے لیے تمہیں یہ پراپرٹی لینی ہی پڑے گی"۔عدن ضدی انداز میں بولا۔

"لیکن بھائی۔۔۔!

"کوئی لیکن ویکن نہیں"۔عدن سختی سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"جب سے مستجاب گئی ہے۔۔۔!طبیعت میں کچھ سختی سی آگئی ہے میرے بھائی کی"۔جائشہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو پہلے سے کافی کمزور لگ رہا تھا۔

عدن نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"لے کر کیوں نہیں آتے اسے وہ بھی آپ کے بغیر بہت اداس ہے"۔جائشہ اداسی سے بولی۔

"آنا ہوا تو آجائے گی"۔یہ کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اتنے میں رضا بخاری ادھر آگیا تھا۔

چلیں پہلے کھانا لگ گیا ہے پہلے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔!پھر تھوڑی گپ شپ ہو جائے"۔رضا بخاری عدن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں میں اب چلوں گا"۔

"میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔۔۔!جائشہ یہ کہہ کر عدن کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھانے کی ٹیبل پر لے آئی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھائی ہماری بیگم کو ناراض مت کیجئے گا ان دنوں تو ویسے بھی کافی چڑچڑی سی رہتی ہے۔۔۔! یہ نہ ہو کہ آپ تو چلے جائیں اور یہ سارا غصہ مجھ پر ہی نکال دے"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکرا کر بولا تو عدن بھی اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔

"آپ کی بیگم کو ہم ناراض کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے بخاری صاحب"۔یہ کہتے ہوئے وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔کھانے کے دوران جب جائشہ نے رضا بخاری کو پراپرٹی کا اس کے نام کرنے کے بارے میں بتایا تو رضا بخاری بھی اس بات سے کافی ناراض ہوا تھا۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز موجود ہے۔۔۔! ہم یہ پراپرٹی نہیں لے سکتے"۔رضا بخاری نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا۔

"میں کونسا آپ کو دے رہا ہوں یہ میری بہن کا حق ہے۔۔۔! اور حق دار کے پاس اس کا حق جا رہا ہے"۔عدن بھی اسی لہجے میں بولا۔

"عدن یار یہ ہمارے معاشرے کی ایک تلخ حقیقت ہے۔۔۔! کہ جب بھی لڑکی کے گھر والے اسے کوئی چیز دیتے ہیں۔۔۔وہ چاہے جہیز کی صورت میں ہو چاہے پراپرٹی کی صورت میں۔۔۔! معاشرے کے زیادہ تر لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ جو بھی دے رہے ہیں اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں۔۔۔میں اس چیز پر آپ سے اختلاف رکھتا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔!اگر ایک انسان اپنی بیوی کی ضروریات زندگی پوری نہیں کر سکتا تو اسے اپنے گھر میں کسی دوسرے کی بیٹی لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔۔۔۔!اگر وہ چیزیں یا جائیداد آ رہی ہے۔۔۔وہ اس مرد کے گھر ہی آ رہی ہیں۔۔۔!اور ضرورت پڑنے پر وہ استعمال بھی کر لیتا ہے۔۔۔بلکہ جہیز کی چیزیں تو میاں بیوی دونوں مل کر ہی استعمال کرتے ہیں تو پھر وہ مرد بھی تو اپنے سسرال کی دی ہوئی چیزیں استعمال کر کے بھی یہی کہتا ہے کہ جو دیا ہے اپنی بیٹی کو ہی دیا ہے۔۔۔کتنا عجیب لگتا ہے معاشرے کا دوہرا معیار"۔رضا بخاری کی یہ بات سن کر عدن لاجواب ہو کر رہ گیا تھا۔جبکہ جائشہ تو رضا کے خیالات سن کر مزید اس کی گرویدہ ہو گئی تھی۔

"آپ کے خیالات سن کر بہت اچھا لگا بخاری صاحب۔۔۔!

اور آپ کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔۔۔۔۔!

لیکن یہ میری بہن کا حق ہے اور میں اسے دے کر ہی رہوں گا"۔عدن بھی اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

"عدن یار یہ ہمارے معاشرے کی ایک تلخ حقیقت ہے۔۔۔!کہ جب بھی لڑکی کے گھر والے اسے کوئی چیز دیتے ہیں۔۔۔وہ چاہے جہیز کی صورت میں ہو چاہے پراپرٹی کی صورت میں۔۔۔!معاشرے کے زیادہ تر لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ جو بھی دے رہے ہیں اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں۔۔۔۔میں اس چیز پر آپ سے اختلاف رکھتا

Posted On Kitab Nagri

ہوں۔۔۔!اگر ایک انسان اپنی بیوی کی ضروریات زندگی پوری نہیں کر سکتا تو اسے اپنے گھر میں کسی دوسرے کی بیٹی لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔۔۔۔!اگر وہ چیزیں یا جائیداد آ رہی ہے۔۔۔وہ اس مرد کے گھر ہی آ رہی ہیں۔۔۔!اور ضرورت پڑنے پر وہ استعمال بھی کر لیتا ہے۔۔۔۔بلکہ جہیز کی چیزیں تو میاں بیوی دونوں مل کر ہی استعمال کرتے ہیں تو پھر وہ مرد بھی تو اپنے سسرال کی دی ہوئی چیزیں استعمال کر کے بھی یہی کہتا ہے کہ جو دیا ہے اپنی بیٹی کو ہی دیا ہے۔۔۔کتنا عجیب لگتا ہے معاشرے کا دوہرا معیار"۔رضا بخاری کی یہ بات سن کر عدن لاجواب ہو کر رہ گیا تھا۔جبکہ جائشہ تو رضا کے خیالات سن کر مزید اس کی گرویدہ ہو گئی تھی۔

"آپ کے خیالات سن کر بہت اچھا لگا بخاری صاحب۔۔۔!

اور آپ کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔۔۔۔۔!

لیکن یہ میری بہن کا حق ہے اور میں اسے دے کر ہی رہوں گا"۔عدن بھی اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے جائشہ تم یہ ساری پراپرٹی ہاسپٹل کے نام ڈونیٹ کر دو۔۔۔!آپ کا بھی کام ہو جائے گا اور ہمارا بھی"۔رضا بخاری نے یہ آسان ساحل نکالا تو عدن مسکرا کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جائشہ کی پراپرٹی ہے یہ چاہے جیسے مرضی استعمال کریے۔عدن نے بھی اس بات پر مزید بحث نہیں کی تھی کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا کہ رضا بخاری اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے۔کھانا کھا کر وہ تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر آج حویلی کے لیے نکل آیا۔کیونکہ اسے حویلی گئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔راشدہ بیگم کا بھی کئی دفعہ فون آچکا تھا اور وہ اپنی ماں کے بغیر بھی اداس تھا۔

"بخاری صاحب اور کتنا دیوانہ کریں گے آپ ہمیں اپنا"۔جائشہ رضا بخاری کے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا اب ایسا میں نے کیا کر دیا"۔رضا بخاری سمجھ تو گیا تھا۔ایسے ہی بات نکالنے کے لئے پوچھ بیٹھا۔

"آئی لو یو۔۔!جائشہ آنکھیں بند کر کے بولی۔تو رضا بخاری قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

"آپ اس طرح ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟"وہ اب بگڑ کر بولی۔اور رضا سے تھوڑی دور ہٹ گئی۔

"ارے یار ویسے ہی۔۔۔"وہ جائشہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا لیکن اس نے جھٹک دیا۔

"آپ میری محبت کا مذاق اڑا رہے ہیں؟"اس نے خاصا برا مانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری نے ایک دم سے اپنے حصار میں لیا۔اور اس کے ماتھے پر پیار سے بوسہ دیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میری رگوں میں زندگی بن کر دوڑنے لگی ہو میری زندگی۔۔۔! جھوٹ نہیں کہہ رہا سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ بالکل سچ"۔رضا بخاری اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔تو ایک خوبصورت مسکراہٹ جائشہ کے لبوں کو چھو گئی۔

"لیکن مجھے آئی لو یو تو بہت کم کہتے ہیں وہ تو بس میں ہی کہتی رہتی ہوں"۔وہ اب نظریں جھکا کر بولی۔

"مجھے لگتا ہے مجھے عملی طور پر کچھ کرنا پڑے گا لیکن تمہاری حالت ایسی نہیں ہے۔۔۔!اس لئے میرے جذبات کو ہوا مت دو"۔رضا بخاری اس کی تھوڑی پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔اور دلچسپی سے اس کے چہرے کے رنگوں کو دیکھنے لگ گیا۔

تیرا رابطہ میری ہر دوا

یہ دوا ملے تو میں ٹھیک ہوں

Posted On Kitab Nagri

"آئی لو یو۔۔۔!" یہ کہہ کر اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔احساس تشکر سے جائشہ کی آنکھیں چھلک پڑیں۔

"کیا ہوا۔۔۔! اب رو کیوں رہی ہو"۔رضا بخاری اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"میں خدا کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے رضا۔۔۔! اس نے مجھے کتنا نوازا ہے میری سوچ سے بھی زیادہ۔۔۔! میں اگر اسے لمحہ لمحہ بھی سجدے کرتی رہوں تو میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتی"۔جائشہ عقیدت سے بولی۔

"میں بھی تو بہت خوش قسمت ہوں۔۔۔۔جسے لمحہ لمحہ نظر رکھنے والی بیوی ملی ہے"۔رضا نے لائٹ سے انداز میں کہا تو جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی جبکہ رضا بخاری نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

####################

آج عدن بہت بے چین تھا۔اسے گئے ہوئے تین ماہ گزر چکے تھے۔سوچ رہا تھا کہ اس کو لے آئے۔کیونکہ بس اب اس کا صبر جواب دینے لگا تھا۔

"محبت اپنا راستہ خود بناتی ہے"۔اس کے یہ کہے ہوئے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جب سے وہ گئی تھی پوری حویلی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔اس لیے وہ بہت کم ہی ادھر آتا تھا۔آج بھی کئی دنوں بعد وہ اپنے کمرے میں بیٹھا سلگ رہا تھا۔فیصلہ کرنے میں مشکل ہو رہی تھی لیکن انا کی دیوار کو بھی تو گرانا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے وہ الماری کی طرف بڑھا۔اور مستجاب کے کپڑے دیکھ کر ایک زخمی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔اپنے لاکر کو کھولا۔اس نے کچھ ضروری کاغذات رکھنے تھے۔اس میں سے اسے ایک ڈائری ملی۔جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ڈائری اٹھا کر اس نے کھولی۔

میری حیات ہو تم

غموں سے نجات ہو تم

مختصر یہ کہوں

کہ کل کائنات ہو تم

یہ ہینڈ رائٹنگ تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عدن تمہیں یہ یہ خط لکھنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ تم مجھے اپنی زندگی سے زیادہ پیارے ہو۔اس بات کو ماننے میں مجھے کوئی عار نہیں ہے۔ کہ میں نے زندگی میں تم سے محبت نہیں بلکہ عشق کیا ہے۔ کہاوت سنی تھی کہ کسی کی جان کسی میں قید تھی۔ یہ کہاوت میرے اوپر پوری غالب آتی ہے۔ میری جان تم میں قید ہے۔ شروع شروع میں تو یہ جذبہ نا قابل قبول تھا۔ لیکن میں اس جذبے کے آگے ہارتی گئی۔ تم مجھے میری رگ جان سے زیادہ عزیز ہو۔ جب مجھے پہلے دن دھمکی ملی میں اسی دن تم سے ذکر کرنا چاہتی تھی۔ لیکن مجھے موقع نہیں ملا۔ لیکن جب تم پر حملہ ہوا میں تمہیں اپنی کیفیت بیان نہیں کر سکتی۔ وہ ایک لمحہ مجھے لگا کہ میری جان ہی جسم سے نکل گئی ہو۔ میں بزدل نہیں ہوں۔ اس لئے میں نے وقتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں کچھ دیر کے لئے لندن چلی جاتی ہوں۔ اور یہ میں سارے نمبرز جن سے مجھے فون آتے رہے اس پر درج کر رہی ہوں۔ کچھ میں نے ریکارڈنگز کی ہیں اس لیے فون یہاں پر ہی رکھ کر جا رہی ہوں۔

تمہارے سامنے تمہیں اسی لیے نہیں بتایا کہ تم غصے میں آ جاؤ گے اور ہو سکتا ہے کچھ بڑا نقصان نہ ہو جائے۔ اب بالکل تسلی سے اور آرام سے تحقیقات کرواؤ کے اس سب کے پیچھے کون ہے۔ جب ہمیں پتہ چلے گا کہ ہمارا کونسا دشمن ہے جو ہمیں جدا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسی دن مجھے بتانا میں اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی۔ کیونکہ میں اپنی نئی زندگی ایک بہت ہی پر سکون ماحول میں شروع کرنا چاہتی ہوں۔۔ جہاں پر میں ہوں گی تم ہوں گے اور ہمارے آنے والے بچے"۔ مستجاب کی تحریر پڑھ کر عدن کی آنکھوں سے آنسو نکل کر کاغذ پر گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے تمہیں خود سے جدا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔! چلو کوئی بات نہیں میں نے کونسا تمہیں ہمیشہ کے بھی لیے اپنے آپ سے جدا کیا ہے"۔عدن دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ پھر کچھ سوچتا ہوا اپنا فون اٹھانے لگا۔ تاکہ وہ اپنے سیکریٹری کو فون کرے کہ وہ جلد از جلد اسکی لندن کی ٹکٹ بک کروائے۔ لیکن اسی لمحے عدن کے نمبر پر تسلیم کی کال آئی۔

"عدن جتنی جلدی ہو سکتا ہے مستجاب کے پاس آجاؤ۔۔۔! تمہارے بغیر مر جائے گی! ڈاکٹر نے اس حالت میں اسے سٹریس لینے سے منع کیا ہے لیکن وہ لیتی ہے۔۔۔۔! یہ نہ ہو کہ تم دونوں اپنا کوئی بڑا نقصان کر بیٹھو"۔ تسلیم نے یہ کہا تو عدن کو کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیا کہے کیونکہ وہ اسے اتنی بڑی خوشخبری

دے رہی تھی۔

"Is she pragnent"?

وہ اپنے اندر امڈنے والی خوشی کو قابو نہ رکھ پایا۔

"شک تو مجھے پاکستان میں ہی تھا۔۔۔! ادھر آکر رپورٹ کروائی ہے تو کنفرم ہو گیا ہے"۔ تسلیم خوشی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی بڑی بات آپ نے مجھ سے کیوں چھپائی آنٹی۔۔؟"

وہ نا چاہتے ہوئے بھی گلہ کر بیٹھا

"مستجاب نے مجھے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔!میں نے تمہیں بتادیا ہے اب تم جانو اور وہ جانے"۔

"آنٹی آپ اس کا بہت سارا خیال رکھیے گا میں پہلی ہی فلائٹ سے وہاں پہنچتا ہوں۔۔۔!اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔!میری امانت ہے وہ آپ کے پاس"۔عدن جذبات سے چور لہجے میں بولا۔

"اپنی امانتوں کو آکر سنبھالو۔۔۔!اور بے فکر رہو میں تو اس کا بہت زیادہ خیال رکھ رہی ہو لیکن اسے تمہاری ضرورت ہے"۔تسلیم پریشانی سے بولی۔

"میرے بس میں ہو تو ابھی آجاؤں۔۔۔۔میں ذرا اپنے سیکریٹری سے ٹکٹ کے سلسلے میں بات کرلوں"۔یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی اسی نے اسی لمحے ذیشان کا نمبر ملایا۔جو اس نے سوتے میں اٹھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"ذیشان جتنی جلدی ہو سکتا ہے میری لندن کی ٹکٹ کنفرم کرواؤ جلدی"۔عدن بے تابی سے بولا تو ذیشان ہونقوں کی طرح فون کو گھورنے لگ گیا۔

"سر اا س وقت تو سارے آفس بند ہیں"۔وہ جلدی میں کہہ گیا۔

"الو میں تمہیں کب کہہ رہا ہوں ابھی جا کر کرواؤ تمہیں انفارم کرنا تھا کہ سب سے پہلے یہ ہی کام کرنا پھر صبح مجھے اپنا منہ دکھانا"۔یہ کہہ کر عدن نے فون بند کر دیا۔

"اتنی رات کو کس کا فون تھا"۔ذیشان کی بیوی جو واش روم میں تھی باہر نکل کر پوچھنے لگ گئی۔

"میرے بوس کا"۔وہ انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اتنی رات کو بوس نے فون کیا کسی لڑکی وڑکی کا تو چکر نہیں ہے"۔وہ مشکوک لہجے میں بولی۔

"ایک تو تم بیویوں کو شک کرنے کی عادت کیوں نہیں جاتی"۔وہ بیزاری سے بولا موڈ تو پہلے ہی خراب ہو چکا تھا کیونکہ اس کی نیند خراب ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیویوں سے کیا مراد ہے تمہاری۔۔۔؟اور کونسی بیویوں کو جانتے ہو"۔ذیشان کی بات سن کر اس کی بیوی کا دماغ ہی گھوم گیا۔

"سر کی بیوی گئ ہوئی ہے لندن۔۔۔اور اب یاد آ رہی ہو گی۔۔۔اس لیے مجھے آدھی رات کو فون کیا کہ جلد از جلد میری لندن کی ٹکٹ بک کرواؤ۔۔۔!اب جان چھوڑو میری۔!مجھے سونے دو"۔یہ کہتے ہوئے ذیشان کمبل اوڑھ کر لیٹ گیا۔

"سر بھی ناں بہت عجیب ری ایکٹ کرتے ہیں کبھی کبھی۔۔۔پچھلی دفعہ بھی انہوں نے ایسے ہی میری نیند خراب کی تھی اب تو میں یہ دعا کروں گا کہ ان کی بیوی لندن جائے ہی نہ"۔وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگ گیا۔

★******★*******★

رضا بخاری نے جائشہ کو لے کر امریکا خود حنان کو لینے جانا تھا۔لیکن جائشہ کی حالت کے پیش نظر مہر النساء حنان کو لے کر پاکستان پہنچ گئی۔

حنان اپنے ماما پاپا کو دیکھ کر اتنا خوش تھا۔کبھی جائشہ کو چومتا تو کبھی رضا بخاری کو۔

Posted On Kitab Nagri

رضا بخاری آج اپنے بیٹے کی وجہ سے گھر پر ہی رکا تھا۔

"حنان جائشہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور مہر النساء دونوں کو ساتھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"ویسے مما۔۔! ابھی پاپا آپ کو بہت پیار کرنے لگے ہیں"۔ حنان نے دونوں کی محبت محسوس کر لی تھی۔۔۔! آپ

مجھے بتائیں آپ کس سے زیادہ پیار کرتی ہیں پاپا

سے یا مجھ سے"۔ حنان نے یہ سوال کر کے جائشہ کو آزمائش میں ڈال دیا تھا۔رضا بخاری اور مہر النساء بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"دونوں سے"۔ وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔

"ایسے تو نہیں ہوتا ناں زیادہ کس سے کرتی ہے پہلے یہ بتائیں"۔ وہ ضدی انداز میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ سے "۔وہ حنان کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔حنان زور سے جائشہ سے لپٹ گیا۔وہ حنان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے رضا بخاری کو دیکھ رہی تھی۔

رضا بخاری نے مسکراتے ہوئے آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا۔تو جائشہ نے فلائینگ کس رضا بخاری کی طرف اچھالی۔مہر النساءاس وقت فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔رضا اس کی ادا پر مسکرا کر رہ گیا۔

"مجھے لگ رہا ہے آپ پاپا کی طرف زیادہ توجہ دے رہی ہیں۔۔۔!اور مجھے لگتا ہے آپ پاپا سے زیادہ پیار کرتی ہیں"۔حنان کے اس طرح کہنے پر رضا بخاری اور جائشہ کا قہقہہ بلند ہوا۔جس پر مہر النساء نے چونک کر دونوں کو دیکھا۔اور بے اختیار خدا کی شکر گزار ہوئی جس نے رضا بخاری کی زندگی دوبارہ خوشیوں سے بھر دی تھی۔

اتنے میں جواد بخاری کا فون آیا تو اس نے اپنی ماں کو پوتے کی خوشخبری سنائی۔جس پر خوشی سے مہر النساء کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔رضا بخاری اور جائشہ بھی یہ خوشی کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے تھے۔مہر النساء وضو کرنے چلی گئی تا کہ وہ اپنے خدا کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کر سکے۔جس نے اسے اتنی خوشیوں سے نوازا تھا۔

★******★********★

Posted On Kitab Nagri

عدن اپنی ساری ضروری میٹنگز کینسل کر کے دو دن بعد لندن پہنچ چکا تھا۔یہ ایک ٹھٹھرتی ہوئی شام تھی۔

عدن کو یاد آیا جب وہ پچھلی دفعہ آیا تھا تب بھی اتنی زیادہ سردی تھی۔آج بھی کافی سردی تھی۔دروازے پر بیل ہوئی تو تسلیم کو پتہ چل گیا کہ عدن ہی آیا ہے۔

مستجاب براؤن کلر کی گرم شرٹ اور ساتھ ڈھیلے ڈھالے وائٹ ٹراؤزر میں صوفے پر لیٹی ہوئی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔لیکن ذہن عدن کہ طرف تھا۔تسلیم اور فردوس دونوں کچن میں کام کر رہی تھیں۔فردوس کے آنے سے تو مستجاب کا بھی دل کچھ حد تک بہل گیا تھا۔اور تسلیم بیگم تو بہت خوش رہنے لگی تھی۔اس وقت دونوں مل کر کوکنگ کر رہی تھیں۔تسلیم نے خوشی خوشی دروازہ کھولا تو بلیک کلر کے لانگ کوٹ میں عدن حیدر کھڑا تھا۔تسلیم نے بے ساختہ آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگالیا اور اس کا ماتھا چوما۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسا ہے میرا بچہ۔۔؟"وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے اللہ کا ٹھیک ہوں۔۔!آپ کیسی ہیں۔۔؟"وہ مسکراتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا۔مخصوص کلون کی مہک پر مستجاب نے آنکھیں بند کر لیں۔لیکن پھر ایک دم سے آنکھیں کھولیں تو آنکھوں کو جیسے بینائی مل گئی۔بے قرار دھڑکنوں نے اس ستمگر کو سامنے دیکھ کر سینے میں اودھم مچادیا تھا۔عدن فردوس سے مل کر اس کی طرف بڑھا۔مستجاب اپنی جگہ منجمند سی ہو کر رہ گئی۔ایک لمحے میں ہی وہ اس کے بھاری سراپے کا جائزہ لے چکا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔جو تخلیق کے مراحل سے گزرتے ہوئے مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔اس پہ غصہ بھی تھا کہ اس نے اتنی بڑی خبر اس سے چھپائی تھی۔لیکن وہ اب غصہ دکھا کر اسے کوئی ٹینشن نہیں دینا چاہتا تھا۔آگے بڑھ کر بے ساختہ اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔مستجاب جیسے جادوئی کیفیت میں تھی۔تسلیم اور فردوس ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا اٹھیں۔اور کچن میں چلی گئیں۔

کتنے ہی لمحے ایسے گزر گئے۔ایک دم سے جیسے مستجاب ہوش کی دنیا میں آئی۔اور اس سے علیحدہ ہوئی۔

"کیوں آئے ہو یہاں۔۔؟"وہ اس کی طرف پشت کر کے بولی۔لہجہ رندھا ہوا تھا۔جیسے ابھی رو دے گی۔

"نہ آتا۔۔؟"وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔

"نہ آتے"۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے بولی۔تو عدن مسکرانے لگ گیا۔

"کمرے میں چلو پھر بات کرتے ہیں"۔اس کی آنکھیں بے تابی سے اس کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہی تھیں۔

"مجھے نہیں جانا۔۔"۔وہ بے رخی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"اٹھالوں پھر "۔لبوں پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔

"ہمت بھی نہ کرنا"۔وہ اب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

جبکہ تسلیم اور فردوس کے کانوں تک دونوں کی آواز آرہی تھی۔

"اب یہ اسے کیسے منائے گا۔۔۔مستجاب تو کافی غصے میں ہے"۔فردوس آہستگی سے بولی۔

"منالے گا۔۔۔!امید تو ہے"۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آنٹی مجھے بڑی سخت بھوک لگی ہے میں ذرا اپنی بیوی سے دو دو ہاتھ کر لوں اتنے میں کھانا لگائیں"۔عدن نے مستجاب کو اٹھاتے ہوئے بولا تو تسلیم اور فردوس کا ہلکا سا قہقہہ گونجا۔

"نیچے اتارو مجھے "۔مستجاب عدن کے سینے پر مکے برسا رہی تھیں لیکن اس پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔کمرے میں جا کر بیڈ پر بٹھایا اور دروازہ بند کر کے اس کے سامنے آبیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس حالت میں اتنا غصہ ٹھیک نہیں میری جان۔۔۔! مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔؟"اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا جو مستجاب نے جھٹک دیا۔

"کیوں بتاتی۔۔۔۔! کتنا تنگ کیا تم نے مجھے۔۔۔! اتنا منایا لیکن تم نہ مانے۔۔۔! اب میرے پاس کیا لینے آئے ہو"۔وہ غصے سے بولی۔

"سب کچھ تو تمہارے ہی پاس ہے۔۔۔۔! میرا بچہ میری بیوی۔۔۔اور عدن حیدر خود بھی۔۔۔۔سارا کچھ تو چرا لائی ہو ساتھ"۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں ماما نے بلایا ہے ناں"۔وہ اب اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"آنٹی نے بھی فون کیا تھا لیکن میں خود بھی آنا چاہ رہا تھا"۔وہ نارمل لہجے میں بولا۔

"تو یوں کہو ناں میری پریگنینسی کا سن کر آئے ہو"۔یہ کہتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھی۔

"میری بات تو سنو یار۔۔۔! اب جا کہاں رہی ہو"۔عدن جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ماما سے پوچھنے جا رہی ہوں کہ انہوں نے تمہیں کیوں بلایا۔۔؟" وہ غصے سے دروازہ کھولنے لگی لیکن عدن آگے کھڑا ہو گیا۔

"آنکھوں کو پیاس تو بجھا لینے دو ظالم لڑکی"۔وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے بولا۔

"پیچھے ہٹو"۔وہ بمشکل بول سکی۔عدن نے جارحانہ انداز میں پھر اسے اٹھایا۔

"ویسے پہلے سے کافی بھاری ہو گئی ہو"۔وہ اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولا۔اور خود بھی ساتھ لیٹ گیا۔اور اس کے اوپر بازو رکھا۔

"زبردستی کرو گے میرے ساتھ"۔اس نے اس کا بازو ہٹانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔عدن نے اس پر اپنے پیار کی بارش کر دی۔تو وہ بوکھلا کر رہ گئی۔

کتنے ہی لمحے ایسے گزر گئے۔عدن نے اس کا چہرہ غور سے دیکھا جو مارے خفت کے سرخ ہو رہا تھا۔

"اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ ایسی حرکتیں کر کے مجھے منا لو گے تو یہ تمہاری بھول ہے"۔وہ اب اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں ماننا تو نہ مانو۔۔۔!بس کسی بات کی ٹینشن مت لو۔۔۔!بھوک کافی لگی ہوئی ہے۔۔۔!تم سے ملنے کی خوشی میں میں نے کھانا بھی ٹھیک طریقے سے نہیں کھایا۔۔۔میں ذرا فریش ہو جاؤں"۔وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم میں جا گھسا۔

اتنے میں تسلیم نے عدن اور مستجاب کو کھانے کے لیے

آواز دی۔عدن فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"گئی نہیں ابھی ادھر ہی بیٹھی ہوئی ہو"۔وہ اپنے بالوں کو کنگھی کرتے ہوئے بولا۔

"جاؤ تم کھالو میں نہیں کھاؤں گی"۔وہ منہ بنا کر بولی۔

"تو پھر میں بھی نہیں کھاؤں گا۔۔۔۔!پہلے ہی تمہاری جدائی نے کمزور کر دیا ہے"۔عدن ہنستے ہوئے بولا۔تو اسنے تھوڑا غور سے اسے دیکھا تو وہ اسے واقع ہی کمزور لگا اس لیے وہ کھانے کے لیے اٹھ گئی۔

کھانے پر تسلیم نے کافی اہتمام کیا ہوا تھا۔مستجاب ٹھیک طریقے سے نہیں کھا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مستجاب تم ٹھیک طریقے سے نہیں کھا رہی"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے بولا۔تسلیم کو محسوس ہو گیا تھا کہ اس کی بیٹی اس پر ابھی غصہ ہے۔

"بیٹا تمہیں خوراک کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔۔۔!اکیلی جان نہیں ہو تم۔۔۔!تمہارے ساتھ دو جانیں اور بھی لگی ہوئی ہیں"۔تسلیم نے یہ کہا تو عدن کا ہاتھ کھانے سے ایک دم سے رک گیا۔

"کیا مطلب۔۔؟دو جانیں"۔عدن حیرانی سے بولا۔

"ٹوینز ہیں"۔فردوس مسکرا کر بولی۔

"کیا"۔وہ خوشی سے چیختے ہوئے بولا۔

"جی بیٹا جی آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔!اللہ اسے ٹھیک رکھے اور آنے والے بچوں کو بھی"۔تسلیم بیٹی کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔جو ایسے بیٹھی ہوئی تھی کہ جیسے اس کے بارے میں نہیں کسی اور کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔عدن نے بہت محبت سے اس کی طرف دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اب کھانے پینے کے معاملے میں تمہاری ایک نہیں چلے گی مسز۔۔۔! تمہیں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے"۔ وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کیا زبردستی کرو گے"۔وہ غصے سے بولی۔

"کرنے کا حق رکھتا ہوں"۔وہ اس کے غصے کو نظرانداز کرتے ہوئے بولا۔

"چار ماہ سے مجھے ایسے ہی چھوڑا ہوا ہے۔۔۔۔! پلٹ کر خبر ہی نہیں لی۔۔۔! اب اپنے بچوں کے لئے آئے ہو۔۔۔اور ماما آپ نے بھی میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے"۔وہ چمچ پلیٹ کے اندر غصے سے پھینک کر وہاں سے اٹھی اور کمرے میں بند ہو کر غصے سے لاک لگا لیا۔تسلیم اس کے غصے کو دیکھ کر پریشان ہو کر رہ گئی۔

"آپ پریشان نہ ہوں میں اسے ہینڈل کر لوں گا"۔عدن سنجیدگی سے بولا۔تو تسلیم کو کچھ تسلی ہوئی۔

مستجاب نے کمرے کو لاک کر دیا تھا۔عدن نے تسلیم سے چابی لے کر دروازہ کھولا اور کھانا لے کر اندر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"مسز اتنا غصہ ٹھیک نہیں۔۔۔۔! اگر مجھ سے بدلہ لینا ہے تو ڈلیوری کے بعد لے لینا۔۔۔! میرے بچوں کو ایسے بھوکا تو مت رکھو"۔ وہ نوالہ بنا کر اس کے منہ تک لے گیا لیکن مستجاب نے منہ دوسری طرف کر دیا۔ عدن کو اب غصہ آنے لگا۔

"کھانا تو تمہیں کھلا کر ہی چھوڑوں گا۔۔۔! وہ ایک ہاتھ سے اس کا منہ کھول کر اس میں نوالہ ڈالتے ہوے بولا۔

"خود ڈاکٹر ہو تمہیں تو کسی بھی چیز کو سمجھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔۔! ناراضگی اپنی جگہ برقرار رکھو لیکن کھانا کھا لیا کرو۔۔۔! تمہارا احسان ہو گا مجھ پر"۔ وہ دوسرا نوالہ اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

رات کو مستجاب نے عدن کو اپنے کمرے میں سونے نہیں دیا تھا۔ تسلیم بیگم شرمندہ نظر آ رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔! بس اس کے کمرے کی چابی مجھے دے دیں"۔ وہ زیر لب مسکرا کر تسلیم کو کافی حد تک ریلیکس کر گیا تھا۔

کافی رات کو وہ اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تو وہ سو رہی تھی۔ وہ بڑے آرام سے آ کر اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر لیٹ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

کتنے دنوں کی روٹھی ہوئی نیند آج ایک دم سے مہربان ہوئی تھی۔ تھوڑے ہی دیر بعد وہ سو گیا۔ مستجاب نماز کے لیے اٹھی تو عدن کو اپنے پہلو میں سویا ہوا پایا۔ کتنی ہی دیر تک اس کی آنکھیں اس کو پاگلوں کی طرح دیکھتی رہیں۔ پھر ایک دم سے اس پر غصہ آنے لگا۔

نماز ادا کر کے اس نے الارم لگا کر موبائل عدن کے کان کے پاس رکھ دیا تاکہ وہ بھی نماز کے لئے اٹھ جائے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی نماز کے لئے اٹھ گیا۔

★******★********★

ملک دلاور کا بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔اس کو اسی وقت ہاسپٹل میں لے جایا گیا۔عدن کو جب پتہ چلا تو وہ کافی پریشان ہوا تھا لیکن وہ اس طرح مستجاب کو بھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔ملک دلاور کی جان تو بچا لی گئی تھی لیکن دونوں ٹانگوں سے معذور ہو گیا تھا۔عدن نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی ٹکٹ کنفرم کروائی۔ مستجاب کو وہ اس سے لئے پاکستان لے کر نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے مستجاب کو بہت احتیاط بتائی تھی۔

اپنے باپ کو اس طرح بے بس دیکھ کر اس کا دل بھی کٹ کر رہ گیا تھا۔راشدہ بیگم دن رات اس کی خدمت کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا پھر جا رہے ہو بیوی کے پاس"۔راشدہ نے جب عدن کے جانے کا سنا تو ناگواری سے بولی۔

"امی اسے بھی میری ضرورت ہے۔آپ دادی بننے والی ہیں"۔عدن جب ماں کو دیکھ کر بولا تو راشدہ بیگم کافی خوش ہوئی تھی۔

"اسے اپنے ساتھ لے آنا تھا "

"نہیں لا سکتا ابھی اب وہ ڈلیوری کے بعد ہی آئے گی۔۔۔میں کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔!کیونکہ وہ کافی کمزور ہے"۔عدن نے وضاحت دی تو راشدہ بیگم چپ کر گئی۔

★******★*******★

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میر ارسلان اور ہاشم الہی کا مقابلہ بڑا سخت تھا۔میر ارسلان چند ووٹوں کی برتری کی وجہ سے اس پر سبقت لے گیا تھا۔میر اسلان اب گھر پر بھی کافی توجہ دے رہا تھا۔اس لیے اب روحی کافی حد تک مطمئن ہو گئی تھی۔میر افتخار کی بھی ضمانت ہو گئی تھی لیکن کیس اس پر ویسے ہی برقرار تھے۔جن کا اس نے نیب میں سامنا کرنا تھا۔

میر افتخار پوتے کو دیکھ کر تو بالکل پاگل ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا بچہ میری جان۔۔" وہ اسے بے تحاشہ پیار کرتے ہوئے بولا۔ تو میر ارسلان مسکرادیا۔

"مجھے تم پر فخر ہے بیٹا۔۔۔! امید ہے تم میرے اوپر کیس بھی ہٹوانے کی کوشش کروگے"۔ میر افتخار میر ارسلان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں اپنااثرورسوخ استعمال نہیں کروں گا پاپا۔۔۔! اگرایسے کروں گا تو میری بھی ساکھ خراب ہو گی"۔ وہ دو ٹوک انداز میں بولا تو میر افتخار اس کا منہ دیکھ کر رہ گیا۔

"ایسے تو مت کرو بیٹا"۔ میر افتخار بڑے آرام سے ہی بولا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ اگر وہ سخت بولے گا تو میر ارسلان سخت بات تو بالکل بھی نہیں سنتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تھوڑا مجھے سیٹ ہو جانے دیں۔۔۔! پھر دیکھوں گا۔۔۔! لیکن مکمل طور پر نہیں کر سکتا"۔ میر ارسلان باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ اتنے میں روحی اور خان کو لے کر آگئی۔ تو میر افتخار نے آگے بڑھ کر اپنے پوتے کو بڑے پیار سے اٹھالیا۔

★******★*******★

Posted On Kitab Nagri

عدن لندن واپس آچکا تھا۔

"آنٹی میں چاہتا ہوں کہ آپ اور فردوس آنٹی پاکستان چلی جائیں۔۔۔اور ہاسپٹل کا سارے فنڈز کا نظام اپنی نگرانی میں رکھیں۔ مستجاب کی طرف سے آپ بے فکر ہو جائیں۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔جب تک اس کی ڈلیوری نہیں ہو جاتی میں اسی کے پاس موجود ہوں۔"۔

عدن تسلیم کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"لیکن بیٹا تمہارے بزنس کا کیا ہوگا۔"وہ فکر مندی سے بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بزنس تو ساری زندگی کرتے ہی رہنا ہے۔۔۔!لیکن یہ رشتے میرے لیے زیادہ اہم ہیں۔۔۔!جو زیادہ ضروری میٹنگز ہوں گی وہ میں آن لائن اٹینڈ کر لوں گا۔۔۔!آپ بالکل بے فکر ہو کر پاکستان جائیں"۔وہ تسلی آمیز انداز میں بولا۔

"وہ تو ابھی تک تم سے راضی ہی نہیں ہوئی"۔تسلیم مسکراتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں ڈینجر زون میں ہوں۔۔۔! خود ہی ڈھیل دی ہے میں نے۔۔۔! میں اسے کسی قسم کی ٹینشن نہیں دینا چاہتا۔۔۔! آپ بے فکر ہو جائیں میں جانوں اور میرے بیوی بچے"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے زیرلب مسکرا کر بولا۔تو مستجاب نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔لیکن اندر ایک اطمینان سا اترا تھا۔کہ وہ اس کے پاس ہی ہے۔بہر حال غصہ بھی تو دکھانا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ تیاری کریں"۔یہ کہہ کر وہ مستجاب کی طرف بڑھا جس کے کھانے کا ٹائم ہو چکا تھا۔

پھر کچھ دنوں بعد تسلیم اور فردوس پاکستان آگئی تھیں۔تسلیم کو ملک دلاور کی حالت دیکھ کر وقتی طور پر افسوس ہوا تھا۔جبکہ فردوس کو کافی دکھ ہوا تھا۔فردوس اب تسلیم کے ساتھ حویلی میں ہی رک گئی تھی۔کیونکہ اب ان دونوں کو جینے کا مقصد مل چکا تھا۔ہاسپٹل کافی بڑا تھا اور عملہ بھی اب زیادہ ہو گیا تھا۔اس لئے کام بھی کافی بڑھ گیا تھا۔جو گاؤں ساتھ تھے وہاں کے لوگ بھی آکر اپنا علاج کرواتے تھے۔غریب لوگوں کے لیے علاج تقریبا مفت تھا۔اور ان چیزوں کا دھیان رکھ کر تسلیم اور فردوس بہت مطمئن تھیں۔

★*******★********★

عدن مستجاب کا بہت زیادہ دھیان رکھ رہا تھا۔بعض دفعہ وہ غصے سے بھی بول جاتی لیکن وہ اگنور کر جاتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مسز بچوں کے لیے چھوٹ دے رکھی ہے۔۔۔!ایک دفعہ فارغ ہو جاؤ۔۔۔! پھر تمہیں بتاؤں گا"۔وہ بھی دھمکی لگا جاتا۔

"کیا بتاؤ گے۔۔۔؟وہ پھر غصے سے آنکھیں دکھاتی۔

"اتنی محبت کی بارش کروں گا کہ سانس بھی نہیں لے سکوں گی"۔وہ ذو معنی انداز میں بولتا تو مستجاب نگاہیں چرا جاتی۔

بعض دفعہ تو اپنی قسمت پر رشک کرنے لگ جاتی۔کہ اللہ نے اسے اتنا پیارا ہمسفر دیا ہے۔

★*****★******★

رضا بخاری کو خدا نے ایک بہت ہی خوبصورت بیٹی سے نوازا تو بے اختیار خدا کا شکر گزار ہوا۔اس کا نام انھوں نے فاطمہ رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں کہتا تھا کہ مجھے دوسری جائشہ چاہیے"۔ دیکھو اللہ نے میری مراد کیسے پوری کی"۔ وہ اپنی بیٹی کو پیار کرتے ہوئے بولا۔

"کیا مجھے نہیں پیار کریں گے"۔ جائشہ رضا بخاری کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولی۔ اتنے میں مہرالنساء کمرے میں داخل ہوئی۔ رضا بخاری اس کے پاس آیا۔

"پیچھے ہٹو مجھے ذرا اس کو اٹھا کر بٹھانے دو"۔ مہرالنساء رضا کو دیکھ کر بولی۔

"آپ رہنے دیں۔۔۔! آپ کی بہو کی کچھ فرمائش آئی ہے۔ وہ تو پوری کر لینے دیں"۔ وہ جائشہ کو شرارتی انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔ تو جائشہ نے آنکھیں دکھائیں۔

رضا بخاری بے اختیار اس پر جھکا اور اس کے پیشانی پر اپنے لب رکھے۔ اور پھر باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر پھر اس کے گال پر لب لے کر آیا۔

"رضا۔۔۔! وہ اسے ٹوک گئی۔

"خود ہی تو بولا تھا"۔ رضا مسلسل مسکرا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں تنگ کر رہے ہو میری بہو کو"۔وہ رضا کی شرارت سمجھ گئی تھی۔

"میں نہیں تنگ کر رہا۔۔۔! یہ کہہ رہی تھی کہ جتنا پیار اپنی بیٹی کو کرو گے اس سے ڈبل میں لوں گی۔۔۔! اب شریف شوہر ہوں اس کی فرمائش تو پوری کروں گا ناں"۔رضا نے یہ کہا تو مہرالنساء ہنسنے لگے گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595
انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"تو ٹھیک ہی تو کہا میری بہو نے"۔وہ جائشہ کو دیکھ کر بولی۔

"ماما میں نے ایسے تو نہیں کہا"۔

"پھر کیسے کہا۔۔۔!وہ بتا دو"۔رضا آنکھوں میں محبت لیے اسے دیکھ کر بولا۔

"تم ایسے کرو گھر جاؤ۔۔۔!اور میری بیٹی کے استقبال کی تیاریاں کرو"۔وہ رضا کو دیکھ کر بولی۔

"ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔۔!گھر آیئے پھر آپ کے سارے گلے دور کروں گا"۔وہ جائشہ کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔پھر تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا۔۔؟"مہرالنساء حیرانی سے بولی۔

"ایک بہت اچھی خبر ہے۔۔۔جواد بھائی کا فون آیا تھا۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو لے کر گھر گئے تھے۔۔۔!اور پاپا اپنے پوتے کو دیکھ کر پگھل گئے۔۔!اور بھائی کو معاف کر دیا"۔رضا بخاری نے یہ کہا تو مہرالنساء خوشی سے چیخ اٹھی۔

"یااللہ تیرا شکر ہے"۔زبان سے بے اختیار یہ الفاظ ادا ہوئے۔

★******★*******★

جوں جوں مستجاب کی ڈلیوری کے دن قریب آرہے تھے وہ عدن کو بہت زیادہ تنگ کررہی تھی۔لیکن جب اسے بہت پیار سے ہینڈل کرتا تو وہ اپنے آپ کو کوسنے لگ جاتی۔

خدا نے اسے ایک ہی دفعہ بیٹا اور بیٹی دونوں سے نواز دیا تھا۔ڈلیوری نارمل ہی ہوئی تھی عدن نے کئی شکرانے کے نوافل ادا کیئے تھے

تسلیم پہلی ہی فلائٹ سے لندن پہنچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عدن کی اتنی کیئر کرنے پر تسلیم اس کی دل سے شکر گزار ہوئی تھی۔

بیٹے کا نام انھوں نے اذلان حیدر اور بیٹی کا نام مستبین حیدر رکھا۔دونوں ہی بچے بہت پیارے تھے۔ایک سوتی تو دوسرا اٹھ جاتا اذلان سوتا تو مستبین اٹھ جاتی۔عدن اور تسلیم دونوں گن چکر بنے ہوئے تھے۔ابھی ابھی عدن مستجاب کے پاس آکر لیٹا اور بڑے پیار سے اسے اپنی گرفت میں لیا۔

"میں سوچ رہا ہوں یہ بچے ہمیں ایسے ہی تنگ کریں گے تو میں تمہیں پیار کیسے کر سکوں گا"۔وہ اس کے کان کے اوپر لب رکھ کر سرگوشی کرتے ہوئے بولا کیونکہ اونچا تو وہ بول نہیں سکتا تھا۔بچوں کے جاگنے کا خطرہ جو تھا۔

"ناراضگی دور کر دو نا یار"۔وہ اس کی پیشانی پر پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا۔

"اتنی میری خدمت کی ہے۔۔۔!سوچوں گی"۔وہ اپنی مسکراہٹ کو دباتے ہوئے بولی۔ناراضگی تو وہ کب کی دور کر چکی تھی۔ایسے ہی اسے ستانے کے لیے بولا۔

"تمہیں تو میں ٹھیک کرتا ہوں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ اس پر جھکا۔اتنے میں اذلان کے رونے کی آواز آئی۔تو وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کر کاٹ کی طرف بڑھا۔اور اسے اٹھالیا۔مستجاب کا قہقہہ بے ساختہ گونجا۔

Posted On Kitab Nagri

"کہا تھاناں پہلے کی طرح ماما کو ہی ادھر میرے پاس سونے دو"۔وہ اب ہنستے ہوئے بولی۔

"تھوڑی سی آج پرائیویسی چاہتا تھا۔۔۔!کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔!مجھے لگتا ہے میرے بچے ایسا نہیں چاہتے"۔وہ اذلان کو پیار کرتے ہوئے بولا۔

"اسے شاید بھوک لگی ہے"۔وہ مستجاب کو اسے پکڑاتے ہوئے بولا۔اور اپنی بیٹی کی طرف بے اختیار بڑھا اور کئی لمحوں تک اسے پیار سے دیکھتا رہا۔اور اس کے گالوں کو چومنے لگ گیا۔

"کیا کر رہے ہو اس کو بھی جگانا ہے کیا۔۔"۔مستجاب دانت پیستے ہوئے آہستگی سے بولی۔

"بچوں کی اماں تو ہاتھ ہی نہیں آ رہی۔۔۔!اب بچوں کو ہی پیار کرو گا ناں"۔عدن مسکرا کر بولا۔تو مستجاب کی ہنسی نکل گئی۔

★******★*******★

Posted On Kitab Nagri

دو ماہ بعد جب عدن اور مستجاب حویلی پہنچے تو پوری حویلی کو سجایا گیا تھا۔ہاسپٹل کے کافی ڈاکٹرز بھی ان کے استقبال کے لیے موجود تھے۔جن میں ڈاکٹر فروا اور ڈاکٹر شر جیل پیش پیش تھے۔راشدہ بیگم دونوں بچوں کو دیکھ کر تو پاگل ہی ہو گئی تھی۔رخسار نے بھی آگے بڑھ کر مستجاب کو گلے لگا کر مبارکباد دی۔

دوسرے دن دونوں بچوں کا عقیقہ رکھا گیا تھا۔رضا بخاری اور جائشہ بھی آئے ہوئے تھے۔فاطمہ اب چار ماہ کی ہو چکی تھی۔بالکل رضا بخاری کی کاپی تھی۔ویسا ہی رنگ روپ ویسے ہی نقش۔عدن نے جائشہ کی گود سے فاطمہ کو لے کر خوب سارا پیار کیا۔ملک دلاور کی آنکھیں بھٹک بھٹک کر جائشہ پر آ رہی تھی۔

مستجاب مہرون کلر کا سوٹ پہنے جب کمرے سے باہر نکلی تو بہت پیاری لگ رہی تھی۔راشدہ بیگم جیولری باکس ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس کے پاس آئی اور اسے لے کر کمرے میں آ گئی۔

"یہ تمہارا زیور ہے اسے سنبھالو۔۔۔!ابھی پہن لو"۔یہ کہہ کر وہ زیور اٹھا کر اسے پہنانے لگ گئی۔

"میں اتنا ہیوی زیور نہیں پہنتی"۔اس نے ہلکی سی مزاحمت کی۔

"پہننا تو پڑے گا"۔وہ نیکلس کا ہک بند کرتے ہوئے بولی۔تو عدن کمرے میں داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں میری بیوی کے ساتھ زبردستی کر رہی ہیں"۔وہ مستجاب کو دیکھتے ہوئے بولا جو برے برے منہ بنا رہی تھی۔

"عدن ان سے بولو ناں مجھے الرجی ہو جاتی ہے"۔وہ بے بسی سے بولی۔

"اس معاملے میں کسی کی بھی نہیں سنوں گی۔۔۔! یہ چوڑیاں پہن کر جلدی آجاؤ باہر۔۔۔! سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں"۔یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

مستجاب زیور اتارنے لگی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میری ماں آج خود چل کر آئی ہے۔۔۔! ان کا مان رکھو پلیز۔۔۔ جہاں تک الرجی کی بات ہے۔۔۔ خور ڈاکٹر ہو کوئی ٹیوب وغیرہ لگا لینا۔۔۔! پلیز۔۔۔۔! ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو"۔اس نے یہ کہا تو مستجاب مسکرا کر رہ گئی۔وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کمرے سے باہر نکل گیا تو مستجاب جھلائے ہوئے انداز میں اس کے پیچھے آگئی۔

میر ارسلان بھی روحی اور اپنے بیٹے کو لے کر آیا ہوا تھا۔نگاہ جائشہ پر گئی تو ایک دم رک سی گئی۔کیونکہ وہ پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی تھی۔شاید رضا بخاری کی محبت کا اعجاز تھا۔لیکن ایک دم سے ہی وہ نگاہیں ہٹا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیسی ہو روحی۔۔۔اور میر ارسلان تم کیسے ہو"۔وہ دونوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے جائشہ تم کیسی ہو۔۔؟"میر ارسلان فاطمہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اسے کافی پیاری لگی تھی۔

"ماشاءاللہ تمہاری بیٹی بہت پیاری ہے جائشہ"۔وہ فاطمہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو کیا میں پیارا نہیں ہوں"۔حنان پیچھے سے آتے ہوئے بولا۔میر ارسلان نے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا۔اور پھر اسے پیار کر کے گود سے اتار دیا۔

"الیکشن جیتنے پر بہت بہت مبارک ہو"۔وہ میر ارسلان کو دیکھ کر بولی۔

"خیر مبارک۔۔۔تھینک یو ویری مچ"۔میر ارسلان نارمل لہجے میں بولا۔

"ویسے سالوں سے یہی نظام آرہا تھا۔۔۔کہ کچھ خاندان ہیں ہمارے ملک پر حکومت کر رہے ہیں۔۔۔!یہ سلسلہ نسل در نسل چل رہا ہے۔۔۔!یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔۔۔!کوئی نیا خون آنا چاہیے جس میں جوش ہو کہ وہ ملک کی تقدیر بدل دے"۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔! پانچوں انگلیاں برابر بھی نہیں ہوتی جائشہ "۔میر ارسلان مسکرا کر بولا۔

"چلیں آپ کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔! کہ آپ اسمبلی میں جا کر کیا کرتے ہیں"۔وہ چیلنجنگ انداز میں بولی۔

"میرے پیچھے ہی نہ پڑ جانا۔۔! میں نہیں کہتا کہ میں بہت اچھے کام کروں گا لیکن ان کرپٹ سیاستدانوں کی طرح بھی نہیں کروں گا"۔وہ ہنستے ہوئے بولا تو وحی بھی مسکرا دی۔اتنے میں اس کی حنان پر نگاہ پڑی۔جو برے برے بنا رہا تھا۔شاید اپنے اگنور ہونے کا قلق ہو رہا تھا۔

"کافی دیر بعد ملاقات ہو رہی ہے پارٹنر کیسے ہو۔۔؟ پتا ہے کہ کتنی دیر بعد ملاقات ہو رہی ہے"۔وہ حنان کو دیکھتے ہوئے بولا۔پھر حنان صاحب کی باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔تو سب مسکرانے لگ گئے۔رضا بخاری کی نگاہ گئی تو جائشہ بھی مسکرا رہی تھی اور میر ارسلان بھی جائشہ کی کسی بات پر ہنس رہا تھا۔

تقریب کا اختتام ہوا تو ملک دلاور اپنی وہیل چیئر گھسیٹ کر جائشہ کی طرف بڑھا۔تو سب نے اس بات کو نوٹ کیا۔

"جائشہ۔۔۔!"آج پہلی دفعہ بیٹی کی حیثیت سے اس کا نام پکار رہا تھا۔جائشہ نے بے اختیار اپنے باپ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے معاف کر دو"۔وہ جائشہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو جائشہ نے منہ موڑ لیا۔فردوس ایک دم آگے بڑھی۔جائشہ کا کندھ تھپتھپایا۔اور اسے آنکھوں سے اسے معاف کرنے کا اشارہ کیا۔جائشہ نے نفی میں سر ہلایا۔ اتنے میں عدن آگے بڑھا۔

"پلیز جائشہ۔۔۔!مانا کہ ان کا جرم نا قابل معافی ہے لیکن۔۔۔!تم بڑے دل کی مالک بنو اور اپنے بابا کو معاف کر دو"۔عدن جائشہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"میرے تو وہ بابا نہیں ہے۔۔۔!بابا تو وہ آپ سب کے ہیں"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ کی آنکھوں سے آنسو کا ریلا بہہ نکلا۔تو سب کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ملک دلاور نے اپنے دونوں ہاتھ جائشہ کے آگے جوڑے۔او وہ جو کبھی اپنے باپ کو معاف نہ کرنے کا عہد کیے ہوئے تھی۔اپنے باپ کے جڑے ہوئے ہاتھ نہ دیکھ سکی۔عدن نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو جائشہ نے فاطمہ کو ملک دلاور کی گود میں بٹھا دیا۔اور خود دوزانوں ہو کر ملک دلاور کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گئی۔ملک دلاور نے بے اختیار جائشہ کی پیشانی چوم لی۔تو سب نے یہ جذباتی منظر دیکھا تھا۔رضا بخاری مطمئن انداز میں مسکرایا۔ملک دلاور نے رضا کو بھی اپنے قریب بلایا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بخاری صاحب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔۔۔! آپ نے میری بیٹی کو اتنی خوشیاں دی ہیں۔۔۔! میں باپ ہوتے ہوئے اس کے اتنے دکھوں کا باعث بنا ہوں"۔ملک دلاور نے یہ کہا تو جائشہ نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کے ہاتھ تھام لیے۔

"بس کریں بابا"۔جائشہ کے منہ سے اپنے بارے میں بابا لفظ سن کر ملک دلاور کے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"پھر کب آؤ گی"۔جائشہ اور رضا بخاری جانے لگے تو ملک دلاور نے پوچھا۔

"جب آپ بلائیں گے آ جاؤں گی۔۔۔"۔جائشہ یہ کہہ کر

گاڑی میں آ بیٹھی۔رضا بخاری نے ایک نظر جائشہ پر ڈالی اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

"بیٹی تم بہت بڑے دل کی مالک ہو۔۔۔۔! اللہ نے تمہارا اور تمہاری ماں کے صبر کا بہت اچھا پھل دیا ہے"۔ مہر النساء اپنی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی تو جائشہ کی آنکھیں چھلک پڑیں۔رضا نے بڑے پیار سے اس کے آنسو صاف کیے۔اور حنان نے آگے بڑھ کر جائشہ کی گود میں بیٹھ کر جائشہ کے گالوں کو چوما تو رضا بخاری مسکرا دیا۔اور ایک دم سے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بہت غصہ ہے تم پر "۔وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا۔۔۔! مجھ پر کیوں غصہ ہیں۔۔۔؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"میں لڑکیوں کے سامنے مسکراؤں تو مجھ پر پابندی۔۔۔! یہ کہہ کر رضا نے بات ادھوری چھوڑی تو وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگ گئی۔

"کیا۔۔۔؟

"گھر جا کر بات کرتے ہیں"۔رضا نے یہ کہہ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے چپ کروا دیا۔

"اچھا بتائیں کیا بات کرنی تھی۔۔۔؟ کیوں ناراض ہیں۔۔؟" وہ کمرے میں آتے ہی بولی۔تو رضا اس کی بیتابی پر مسکرا اٹھا۔اور فاطمہ کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگ گیا۔

"بتائیں بھی۔"۔

"اس کو سلا لو بڑی تسلی سے بتاؤں گا"۔وہ اس کا گہری نگاہ سے جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز مجھے بتائیں"۔وہ ضدی انداز میں بولی۔

"توبہ ہے یار۔۔۔!اتنی بے صبری ہو رہی ہو۔میرارسلان کے سامنے کیوں مسکرا رہی تھی۔۔۔۔جب میں لڑکیوں کے سامنے مسکراؤں تو مجھ پر پابندی لگاتی ہو"۔رضا بخاری سنجیدگی سے بولا لیکن آنکھوں میں شرارت تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"اچھا آپ جیلس فیل کر رہے ہیں۔۔۔!اب تو اور مسکراؤں گی"۔وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی تو رضا نے فاطمہ کو بیڈ پر لٹایا۔اور آگے بڑھ کر اس کی کلائی کو جھٹکا دیا تو اس کے ساتھ آ لگی۔

"یہ مسکراہٹ صرف میرے لیے ہونی چاہیے۔۔۔بیگم صاحبہ۔۔۔!از دیٹ کلئیر"۔اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تو مسکراؤں گی"۔وہ بھی شرارت سے بولی۔

"ٹھیک ہے تمہاری مسکراہٹ نکالتا ہوں میں۔۔۔!اتنے میں فاطمہ رونے لگ گئ۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کو سلا لو ذرا"۔رضا بخاری اسے پیار سے دیکھ کر وارڈ روب کی طرف بڑھا۔اور کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔اور جائشہ کو لگا کہ آج کا دن جیسے اس کے لیے خواب تھا۔دل ہی دل میں خدا کی بہت مشکور ہوئی تھی۔وہ کپڑے بدل کر آیا تو وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔

"ویسے آپ کو واقعی ہی میرا میر ارسلان کے ساتھ مسکرا کر بات کرنا برا لگا"۔وہ رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں یار ایسی بات بالکل نہیں۔۔۔!وہ تو صرف تم سے مذاق کر رہا تھا۔۔۔!اتنا تنگ ذہن نہیں ہوں میں۔۔۔مجھے پتا ہے تمہارے دل میں صرف میں ہوں۔۔۔!اور جدھر رضا بخاری آجائے دوسرے کی گنجائش نہیں بچتی"۔وہ اس کے پاس لیٹتے ہوئے آخری بات کہہ کر مسکرا دیا

"میں آپ کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتی ہوں"۔جائشہ کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔اور اپنا سر رضا کے سینے پر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند لیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

★*******★******★

آج تو یہ خود ساختہ ناراضگی ختم کر دو یار"۔ازلان تو تسلیم کے پاس تھا۔اور مستبین کو سلانے کے بعد وہ کپڑے چینج کرنے جانے لگی تو عدن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا ہے میں نے تمہارے بغیر کیسے وقت کاٹا تھا عدن"۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی گلہ کر گئی تھی۔

"چاہتا تو تمہیں روک لیتا لیکن میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔!ہاسپٹل کے ساتھ ایک چھوٹا سا گھر بنوا رہا تھا۔۔!میں اس ماحول سے تمہیں تھوڑی دیر دور رکھنا چاہ رہا تھا۔۔!اور تمہارا ابھی دماغ درست کرنا لازمی تھا۔۔!اس لیے میں نے سوچا گھر بنوالوں گا تو پھر تمہیں لے آؤں گا۔۔اتنے عرصے میں بھی اپنے بزنس پر توجہ دے لوں۔۔۔کیونکہ جب تم پاس ہوتی ہو توجہ کہیں رہتی ہی نہیں"۔آخری بات پر وہ مسکرانے لگ گیا۔

"تو مجھے بتا دیتے۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔

"بدلا بھی تو اتارنا تھا مسز۔۔!تم نے بھی تو مجھ سے چھپایا تھا اور میں نے بھی تم سے چھپانا تھا۔۔!حساب برابر"۔وہ اسے اپنی باہوں کے ہالے میں لیتے ہوئے بولا۔

"جیولری کیوں اتار دی بہت پیاری لگ رہی تھی"۔اس کی گردن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جہاں پر سرخ نشان پڑے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم پاگل ہو پہلے ہی مجھے الرجی ہو گئی ہے۔۔۔! اور کب شفٹ ہو رہے ہیں ہم گھر"۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

"اب نہیں۔۔۔! اب تو بابا میں بھی کافی تبدیلی آگئی ہے۔۔۔! اور امی میں بھی آہی جائے گی۔۔۔! بابا کے ایکسیڈنٹ کے بعد میں نے فیصلہ بدل دیا تھا کیونکہ وہ جیسے بھی ہیں میرے باپ ہیں۔۔۔ان کو ہماری ضرورت ہے مستجاب۔۔۔! اور امید ہے تم بھی ان کا دھیان رکھو گی"۔عدن مستجاب کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"کیوں نہیں عدن ضرور۔۔۔۔! اب تو تایا جان نے مجھ سے بھی بڑے اچھے طریقے سے بات کی تھی"۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے اللہ نے سب کچھ ٹھیک کر دیا۔۔۔! کئی دفعہ بعض حادثے ہمیں بدلنے کے لیے ہوتے ہیں۔۔۔! میں نہیں کہتا میرے بابا بلکل بدل گئے ہیں لیکن کچھ تبدیلی تو ان میں ضرور آئی ہے"۔وہ پر سوچ انداز میں بولا۔اور مستجاب کو بڑے غور سے دیکھا۔کیا کچھ نہیں تھا اس کی براؤن آنکھوں میں۔

"آنکھوں کی اگر کوئی زبان ہوتی تو عدن حیدر کی آنکھیں سب سے پہلے کلام کرتیں"۔مستجاب عدن کے کندھے پر پیار سے ایک مکہ مارتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک سمجھی ہو تم۔۔۔آج تقریبا پورے سال بعد ہاتھ آئی ہو۔۔۔! یہ کہتے ہوئے اس نے مستجاب کو اپنے آپ میں بھینچ لیا تھا۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں مستجاب۔۔۔۔! سارے دکھ اور ساری خوشیاں ہم دونوں کی ہیں۔۔۔! ہم دونوں دو نہیں ایک ہیں۔۔۔! وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"تم نے بھی تو مجھ سے عشق کیا ہے۔۔۔۔! میں نے تمہارا خط پڑھ لیا تھا مسز۔۔۔۔! اب تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں"۔عدن نے مسکرا کر کہا تو مستجاب نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اظہار تو کرنا پڑے گا۔۔۔! نہیں تو میں ایسا اظہار کروں گا۔۔۔اظہار نہ کر کے پچھتاؤ گی"۔وہ ایک ابرو اٹھا کر دھمکی لگا گیا تھا۔

"مجھے دھمکا رہے ہو"۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔جہاں پر جذبات کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر موجزن تھا۔

"جو مرضی سمجھ لو"۔عدن نے کندھے اچکا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

تو رگ جاں سے عزیز ہے مجھے

میری دھڑکنوں سے بھی قریب ہے مجھے

اگر تمہارے بدلے خدا مجھے پوری کائنات بھی دے دے۔ تو میرے اختیار میں ہوا تو میں خدا کو بولوں گی۔ ساری کائنات لے لے بس یہ شخص مجھے دے دے"۔

مستجاب نے اس کے کندھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو عدن حیدر روح تک سرشار ہو گیا تھا۔اور اپنے لمس سے اس کے ہر نقش کو مہکانے لگ گیا۔اتنے میں مستبین کے رونے کی آواز آئی۔تو مستجاب کا ہلکا سا قہقہہ نکل گیا۔

"یار میرے بچے ہی میرے رقیب بن گئے ہیں"۔عدن منہ بناتے ہوئے بولا تو مستبین کے رونے میں اور شدت آگئی۔

"میری پرنسز کو بابا کی بات پسند نہیں آئی"۔وہ اسے کاٹ سے اٹھاتے ہوئے بولی۔اتنے میں عدن آگے بڑھا اور اس سے مستبین کو لے لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری میری جان تم تو میری شہزادی ہو۔۔۔ بابا کی جان"۔عدن بے ساختہ اسے پیار کرنے لگ گیا۔

"مستبین کو کیا ہوا ہے مستجاب۔۔۔؟"تسلیم دروازے کے پاس آکر بولی۔تو مستجاب نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"بابا کی کوئی بات بری لگ گئی ہے"۔ مستجاب مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی۔تو عدن نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"میں اسے کمرے میں لے جاتی ہوں تم لوگ آرام کرو"۔تسلیم اسے عدن سے لیتے ہوئے بولی۔اتنے میں راشدہ بیگم بھی رونے کی آواز پر ادھر آگئی۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔؟"

"کچھ نہیں بس سوئے سوئے ایسے ہی رونے لگ گئی۔

اتنے میں ازلان کے رونے کی بھی آواز آئی

Posted On Kitab Nagri

"راشدہ میرے ساتھ آؤ۔۔۔! تمہیں بھی تو پتہ چلے دادی بننا کیسا ہوتا ہے"۔ تسلیم راشدہ کو اشارہ کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔راشدہ بھی اس کے پیچھے چلی آئی۔ جبکہ مستجاب اور عدن بھی ادھر ہی آ گئے۔

"ایک کو تم سلاؤ ایک کو میں سلاتی ہوں۔۔۔! تم لوگ جاؤ آرام کرو۔۔۔! جب سے یہ بچے ہوئے ہیں تم دونوں کو تو ایک دوسرے سے بات کرنے کا بھی موقع نہیں ملتا"۔ وہ عدن اور مستجاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں مما۔۔۔اسے مجھے دیں"۔ازلان کو لینے کے لئے مستجاب نے ہاتھ بڑھایا تو تسلیم نے منع کر دیا۔

"نہیں مما اس نے ابھی سونا ہے میں اس کو فیڈ کروا کر سلا دیتی ہوں آپ پریشان نہ ہوں"۔ یہ کہہ کر مستجاب نے مستبین کو تسلیم کی گود سے اٹھالیا۔اور اپنے کمرے میں چلی آئی۔

"راشدہ اب ہم دونوں نے مل کر ہی ان دونوں بچوں کو سنبھالنا ہے۔۔۔! مستجاب نے اب ہوسپیٹل کو بھی سنبھالنا ہوتا ہے۔۔۔۔! دونوں بچے ایک دوسرے کو بلکل بھی ٹائم نہیں دے پا رہے"۔ وہ راشدہ کی طرف دیکھ کر بولی تو راشدہ عدن کو دیکھ کر مسکرا کر رہ گئی۔ عدن بھی اپنی بیٹی کو پیار کر کے اپنے کمرے میں چلا آیا۔

"کتنی اچھی ہے میری ساس۔۔۔۔! انہیں میرا کتنا احساس ہے"۔ وہ مستجاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"اچھا اب چپ کر کے سو جاؤ کافی ٹائم آگیا ہے۔۔۔! مجھے بھی سخت نیند آرہی ہے"۔ مستجاب جمائی لیتے ہوئے بولی۔اور ازلان کو کاٹ میں لٹادیا۔ابھی وہ سیدھی بھی نہیں ہوئی تھی کہ عدن نے اسے اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے اوپر آ گری۔

"توبہ ہے تم سے عدن۔۔۔! تمہارے پاس ہی آرہی تھی"۔اس کے سینے سے اس کا سر کافی زور سے ٹکرایا تھا۔اپنے ماتھے کو سہلاتے ہوئے بولی۔

"تمہارا کوئی بھی بہانہ نہیں چلے گا مسز"۔وہ اس پر گرفت سخت کرتے ہوئے بولا۔

"ویسے تسلیم آنٹی کا بھی جواب نہیں ہے۔۔۔! ہو سکتا ہے بچوں کی وجہ سے ہماری ماؤں میں صلح ہو جائے"۔

عدن آہستگی سے بولا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔۔۔! ایک اور بات کرنی تھی تم سے"۔ مستجاب نے یہ کہا تو عدن نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اور کوئی بات نہیں صرف محبت کی بات کرو۔۔۔!

Posted On Kitab Nagri

عدن نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو مستجاب نے مسکرا کر اسی کے سینے میں منہ چھپا لیا۔

"ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو"۔عدن کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا۔

"اہستہ ہنسو از لان اٹھ گیا تو تمہاری یہ ہنسی غمی میں ہی نہ بدل جائے"۔ مستجاب اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔تو عدن ایک دم سے سنجیدہ ہوا تھا۔اور اس کے ہاتھ کی ہتھیلی کو محبت سے چوم لیا۔

★******★******★

پانچ سال بعد!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈاکٹر مستجاب ایمرجنسی ہے فوراً اپنے روم میں آؤ۔۔!"۔ڈاکٹر فروا مستجاب کے پاس آکر جلدی جلدی بولی۔

"تم دیکھ لو میں ادھر مریض چیک کر رہی ہوں"۔ مستجاب سنجیدگی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"مریض کا مطالبہ ہے کہ وہ آپ سے ہی چیک اپ کروائے گا۔۔۔! اس لیے پلیز جلدی جائیں ایمرجنسی ہے"۔ڈاکٹر فروا اسے دیکھتے ہوئے بولی تو مستجاب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ابھی کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا۔کہ اس کے مریض نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس افتاد پر بوکھلا کر ہی رہ گئی۔لیکن جب چہرے پر نظر پڑی تو کھا جانے والی نظروں سے آنے والے کو دیکھا۔

"تم۔۔۔! تم کب آئے۔۔؟۔۔۔اور یہ کون سا طریقہ ہے بلوانے کا میں مریضوں کو چیک کر رہی تھی"۔وہ غصے سے بولی ناراضگی بھی تو دکھانی تھی۔کیونکہ وہ آٹھ دن کا کہہ کر دبئی گیا تھا اور اب اسے گئے ہوئے پورے دس دن ہو چکے تھے۔

"میں بھی تو تمہارا مریض ہوں مسز۔۔۔۔! چیک کرو ذرا دھڑکن کی رفتار اپنے معمول پر نہیں رہی۔"۔وہ اس کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتے ہوئے بولا۔وہ آنکھوں میں محبت کا جہان لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دو دن اوپر ہو گئے ہیں۔۔۔۔! سزا تو تمہیں ضرور ملے گی"۔یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔

"جونسی مرضی سزا دینی ہے دے لو لیکن ایسے منہ تو نہ موڑو۔۔۔۔! کیونکہ ایئرپورٹ سے سیدھا بچوں سے بھی پہلے تمہیں دیکھنے کے لئے اور ملنے کے لئے آیا ہوں۔۔۔! مجھے پتا ہے میری پرنسیز ناراض ہے اس لیے اسے بھی تو

Posted On Kitab Nagri

پہلے منانا ہے۔۔۔ہو سکتا ہے حویلی میں داخلہ ہی بند کر دے"۔وہ پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"آئندہ ایسا ہوا تو معاف نہیں کروں گی۔۔۔!از دیٹ کلئیر مسٹر عدن"۔وہ اب انگلی سے وارن کرتے ہوئے بولی۔

"آپ کے حکم سے سرتابی ہو سکتی ہے بھلا"۔عدن مسکرا کر بولا۔اور اپنے پیار کے لمس سے اسکے خوب صورت چہرے کو مہکایا۔

"اچھا اب گھر جاؤ میں جلدی آنے کی کوشش کروں گی"۔وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"جلدی آجانا۔۔۔!کچھ سرپرائز ہے تمہارے لیے"۔یہ کہہ کر وہ مسکراتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

لاؤنج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔مستجاب جب گھر پہنچی تو ایک بڑا سرپرائز اس کا منتظر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہیپی ویڈنگ انیورسری مسز"۔عدن اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا تو ایک لمحے کے لیے وہ ماضی میں چلی گئی جب دادا جان نے ان دونوں کا نکاح کروایا تھا۔اتنے

میں اس کے دونوں بچے بھی آگے بڑھے اور ماں کے گلے سے لگ گئے۔وہ خوبصورتی سے مسکرادی۔اور تیار ہونے کمرے میں چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد جائشہ اور رضا بخاری اپنے بچوں کو لے کر آ گئے۔جائشہ اب دو بیٹیوں کی ماں بن چکی تھی۔چھوٹی الویرہ سب کی جان تھی۔میر ارسلان بھی اپنی فیملی کے ہمراہ موجود تھا۔

بچوں کی شرارتوں نے پوری حویلی کو سر پر اٹھایا ہوا تھا۔

"ویسے ماننا پڑے گا یار تم دونوں کی محبت کی شادی

نہیں تھی لیکن اتنی محبت۔۔۔!خدا تم دونوں کو ہمیشہ سلامت رکھے اور ایسے ہی ہم کتنی ہیں انیورسریز تم لوگوں کو وش کرتے رہے'۔میر ارسلان دل سے بولا۔

"میری تو محبت کی ہی شادی تھی"۔جائشہ رضا بخاری کو دیکھتے ہوئے بولی جو پہلے سے زیادہ سوپر ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں جی اور آپ نے ہمیں بھی ساتھ باندھ ہی لیا"۔رضا بخاری ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا۔اتنے میں فاطمہ روتے روتے ادھر آئی۔رضا بخاری نے بھاگ کر اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

"کیا ہوا ہے فاطمہ۔۔؟"وہ بیٹی کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔

"اس اوراں نے مجھے مارا ہے"۔وہ روتے ہوئے بولی۔

"کون اوروں۔۔؟سب نے ہی سوالیہ نظروں سے فاطمہ کو دیکھا۔جبکہ مستبین اور اذلان بھی ادھر آچکے تھے۔

"یہ جو براون بالوں والا بلا ہے"۔اس نے روتے ہوئے میر اور خان کی طرف اشارہ کیا جو شعلہ بار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"تم نے مجھے اوراں بولا۔۔۔!یہ میرا نام بگاڑ رہی تھی۔۔۔!تو کیا میں اسے منع نہ کرتا"۔وہ اکڑ کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو مارنے کی"۔اب ازلان غصے سے اور خان کی طرف بڑھا۔جسے عدن نے پکڑ کر اپنی گود میں اٹھالیا۔

"او یار غصہ ذرا کم کیا کرو"۔وہ اسے پچکارتے ہوئے بولا لیکن وہ مچل مچل کر عدن کی گود سے باہر نکل رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

جائشہ ایک دم سے آگے بڑھی اور میر اور حان کے پاس گئی۔

"بیٹا وہ آپ کا نام بگاڑ رہی تھی تو آپ نے مجھے بتانا تھا۔۔۔! مارتے تو نہیں ہیں"۔وہ پیار سے میر اور خان کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولی۔تو وہ برے برے منہ بنانے لگ گیا۔میر ارسلان چلتا ہوں اپنے بیٹے کی طرف آیا۔

"ویسے آپس کی لڑائیوں سے ہی پیار بڑھتا ہے۔۔۔! تمہاری بیٹی مجھے بڑی پسند ہے جائشہ۔۔۔!"۔میر ارسلان ایک آنکھ دبا کر بولا تو جائشہ کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے۔

"شرم نہیں آ رہی تمہیں۔۔۔! رضا کو پتہ چل گیا تو تمہارا منہ توڑ دیں گے"۔وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"کھانا لگ چکا ہے بچوں کی لڑائیاں تو ہوتی ہی رہیں گے چلو چل کر کھانا کھائیں"۔عدن قریب آکر بولا لیکن دونوں کو دیکھ کر اسے درجہ حرارت کافی ہائی لگا۔

"عدن بھائی اسے اپنی زبان میں سمجھا دیں۔۔۔! یہ پہلے بھی اشاروں کنایوں میں ایسی گفتگو کر چکا ہے۔۔۔! ابھی ہمارے بچے چھوٹے ہیں۔۔۔! اور یہ میری بیٹی پر اپنی نظر رکھ رہا ہے اپنے بیٹے کے لئے"۔وہ آہستگی سے دانتوں کو چبا چبا کر بولی۔تو میر ارسلان کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ابھری جبکہ عدن نے بھی اسے غصے سے دیکھا۔

"وزیر بن چکے ہو لیکن عقل نام کو نہیں ہے۔۔۔! کھانا کھالو تمہارا دماغ درست کرتا ہوں"۔یہ کہہ کر وہ پلٹا تو مستجاب کو سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھا جو ریڈ کلر کی خوبصورت ساڑھی میں ہلکا سا میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔وہ دو بچوں کی ماں بلکل بھی نہیں لگتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلے اپنا دماغ تو درست کرلو بیوی کو دیکھ کر پاگل ہی ہو جاتے ہو جیسے پہلی دفعہ دیکھ رہے ہو"۔میر اسلان اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔تو عدن اسے گھور کر رہ گیا۔جائشہ بھی اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے رضا بخاری کے پاس جا بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا میر ارسلان کیا کہہ رہا تھا جس سے تمہارے چہرے پر کافی ناگواری آئی تھی"۔رضا بخاری اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں کہہ رہا تھا کہ بچے تو لڑتے ہی رہتے ہیں۔۔۔! میں نے کہا اپنے بیٹے کو کنٹرول میں رکھو"۔یہ کہتے ہوئے میر اسلان پر نظر گئی تو میر ارسلان نے اسے آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا۔تو اس کے اشارے کے تعاقب میں اس نے دیکھا۔اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

کیونکہ میر اور خان اب فاطمہ کو منا کر اس کے گال پر کس کر رہا تھا۔جائشہ نے کھا جانے والی نظروں سے اس کو دیکھا تو میر ارسلان کا قہقہہ ایک دم سے بلند ہوا جس پر روحی نے اسے کہنی ماری۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو جائشہ کو"۔وہ میر ارسلان کو گھورتے ہوئے بولی۔اتنے میں تسلیم اور راشدہ بھی ادھر ہی آگئی تھی۔جبکہ فردوس ملک دلاور کو لینے اس کے کمرے میں گئی۔حسام تو اپنی سیاسی مصروفیات میں ہی مگن رہتا۔رخسار بھی اپنے دو بچوں کے ساتھ بیٹھی بچوں کی شرارتوں کو انجوائے کر رہی تھی۔

حسام بھی دو بچوں کا باپ بن چکا تھا۔جبکہ حنان امریکہ اپنی دادا دادی کے پاس ادھر ہی پڑھ رہا تھا۔

ان پانچ سالوں میں ملک دلاور کا غرور ٹوٹ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"فردوس معاف نہیں کرو گی"۔وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"معاف کرنا بہت مشکل ہے ملک صاحب۔۔۔! لیکن کوشش کروں گی"۔یہ کہہ کر وہ اس کی وہیل چیئر گھسیٹتی ہوئی لے کر لاؤنج میں آگئی۔جہاں پر بہت ساری رونق لگی ہوئی تھی۔مستجاب اور عدن نے کیک کاٹا تو سب نے ان کو وش کیا۔

"تم آج بھی اتنی ہی خوبصورت ہو جتنی آج سے سات سال پہلے تھی۔۔۔!"عدن اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

"اور تم آج بھی اتنے ہی پاگل ہو جتنے کے آج سے سات سال پہلے تھے"۔یہ کہہ کر مستجاب نے کیک عدن کے منہ پر مل دیا۔تو پورا لاؤنج قہقہوں سے گونج اٹھا۔مستجاب کی دیکھا دیکھی بچوں نے پورے لاؤنج میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا تھا۔راشدہ تسلیم اور فردوس سب بچوں کے پیچھے ہلکان ہو رہی تھیں۔

"پتا ہے رضا میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میری زندگی میں ایسے بھی دن آئیں گے"۔جائشہ سب کو دیکھتے ہوئے ایک خواب کی سی کیفیت میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"رانیہ کے بعد تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میری زندگی کی رونق مجھے دوبارہ ملے گی لیکن تم نے ایسا کر دکھایا جائشہ۔۔۔! میری زندگی میں آنے کے لیے بہت شکریہ"۔رضا بخاری محفل میں عموما ایسے کم ہی کرتا تھا۔ جائشہ کو دیکھ کر پیار سے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔میر ارسلان نے یہ منظر بڑے غور سے دیکھا۔اور بے ساختہ دل میں جائشہ کی خوشیوں کے لیے دعائیں مانگ ڈالیں۔جبکہ جائشہ کی عدن پر نظر پڑی تو کھلکھلا کر ہنسنے لگ گئی۔کیونکہ مستبین اور ازلان بھی مستجاب کی طرح عدن کے منہ پر کیک مل رہے تھے۔

" ٹھہرو میں تم سب کو ٹھیک کرتی ہوں۔۔! میرے اکیلے بھائی کو تم تینوں نے گھیرا ہوا ہے"۔یہ کہتے ہوئے جائشہ ٹشو پکڑ کر عدن کا چہرہ صاف کرنے لگ گئی۔عدن آنکھوں ہی آنکھوں میں مستجاب کو وارن کر رہا تھا۔

"میرے بھائی کے ہاتھوں آج تمہاری خیر نہیں ہے"۔جائشہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

"مسز آج واقع ہی تمہاری خیر نہیں ہے"۔عدن مستجاب کے کندھے پہ کندھا مارتے ہوئے بولا۔

"اچھا جی۔۔۔! مجھے لگتا ہے اب آپ کے ایک اور نئے رقیب کو آجانا چاہیے"۔مستجاب اکثر بچوں کو اس کا رقیب کہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑا شوق ہے تمہیں۔۔۔! مجھے یہ دو ہی بہت ہیں"۔عدن نے یہ کہا تو مستبین روتے ہوئے عدن کے پاس آئی۔

"بابا ازلان نے مجھے مارا ہے"۔اس نے یہ کہا تو عدن

اپنے بیٹی کا ماتھا چوما۔

"ابھی تمہیں ٹھیک کرتا ہوں ازلان"۔عدن ازلان کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے یہ پسند نہیں ہے۔۔۔! مجھے اپنی نئی بہنا چاہیے۔۔۔بالکل الویرہ کے جیسی"۔ازلان نے منہ بناتے ہوئے بولا تو سب کا ایک فلک شگاف قہقہ پورے لاؤنج میں گونجا۔جب کہ مستجاب نے عدن کو دیکھ کر خوب

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صورت قہقہہ لگایا۔تو عدن نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

ختم شد۔#******★********★**********★******#

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595